6641

ذخیرہ محمد و محمد ... الاخی

135192

پیش لفظ

میرے مرحوم شوہر مولانا یعقوب حسن ہندوستان کے ان مشہور لوگوں میں سے تھے جو کسی تعارف کے محتاج نہیں۔

مرحوم کی دلی آرزو تھی کہ اس حیات مستعار کو الوداع کہنے سے قبل اس کام کی تکمیل کرلیں لیکن افسوس کہ مسودات کے بیشتر حصہ کے پریس میں بھیجنے سے قبل ہی وہ ۱۴ صفر ۱۳۵۹ھ کو انتقال فرما گئے۔ مولانا مرحوم کا گہرا مطالعہ اور مطالب کو ایجاز و اختصار کے ساتھ بیان کرنے کی غیر معمولی اہلیت اس کتاب کی قدر و قیمت کی ضامن ہوگی۔

اس جلد کی اشاعت اعلیٰحضرت سلطان العلوم، حضور پُر نور نواب میر عثمان علی خاں بہادر کی فیاضی کی رہین منت ہے جنھوں نے معتد بہ عطیہ سے امداد فرمائی۔ علوم و فنون کا ذوق اور ان کی بے مثل سرپرستی اعلیٰحضرت کی زندگی کا ایک وصف امتیازی ہے۔ جس کا تذکرہ نسلاً بعد نسلٍ فخر کے ساتھ ہوتا رہے گا۔

مرحوم کی ان تصانیف کو شاہ عثمان کی سرپرستی کی عزت حاصل ہے اور اس کی کافی ضمانت ہے کہ یہ کتاب تمام مسلمانوں کی مقبولیت حاصل کریگی۔ اور مرحوم کی زندگی کی یہی وہ آرزو اور تمنا تھی جس کے لیے انھوں نے اتنی محنت شاقہ برداشت کی تھی۔ مرحوم اگر زندہ رہتے تو اپنی اس غیر معمولی محنت کے لئے عام مسلمانوں سے خراج تحسین حاصل کرسکتے جیسا کہ انھوں نے اپنی زندگی میں اعلیٰحضرت بندگان عالی کی قدردانی کا فخر حاصل کیا۔

کتاب الہدیٰ کی پوری اسکیم مرحوم نے کشاف الہدیٰ کے ساتھ شائع کردی ہے۔ اس تجویز کے مطابق اس کتاب کے ستائیس ۲۷ حصے ہیں۔ ان ستائیس حصوں کے خاکے مرحوم نے جیل ہی میں تیار کرلیے تھے۔ حصہ ۲ قصص زیر طبع تھا کہ ایک روز اچانک حرکت قلب بند ہوگئی اور اس دار فانی سے عالم جاودانی کو جا بسے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

حصہ ۲ کا جو خاکہ کشاف الہدیٰ میں درج ہے۔ اس سے یہ کتاب چند باتوں میں مختلف ہے۔

۱۔ بابؔ دین الٰہی کی تبلیغ کے لیے انبیا کا آنا۔ اس حصہ کی بجائے حصہ معتقدات میں رکھ دیا گیا۔

۲۔ شہرت عامہ کی بنا پر پہلے خیال تھا کہ قرآن کا ذوالقرنین سکندر مقدونی ہے۔ اس لیے پہلی تجویز یہ تھی کہ اس

واحد بکڈپو

جونا مارکیٹ کراچی نمبر ۲

باب کا نمبر ۴۴ ہو مگر الصعب ذوالقرنین کا سراغ لگ جانے اور مغرب الشمس اور مطلع الشمس کی حقیقت معلوم ہو جانے کے بعد حضرت ابراہیم سے پہلے باب۱۹ میں ذوالقرنین کا ذکر کیا گیا۔

۳۔ لقمان کا تذکرہ پہلے بھی ذوالقرنین کے پاس تھا اب بھی وہیں ہے مگر باب کا نمبر ۴۰ کے بجائے ۱۹ ہے۔

۴۔ پرانی تجویز میں اصحاب الرس کا باب ۲۷ ہے۔ مگر پہلے یہ خیال تھا کہ قوم تبع، اصحاب الاخدود اور اصحاب الرس ایک ہی قوم کے تین نام ہیں۔ مگر پھر یہ رائے بدل گئی اور حضرت شعیب کے ہم عصر باشندگان رسّہ کو اصحاب الرس سے تطبیق دی گئی۔

۵۔ ج ۱ حصہ ۱۔ خالق و مخلوقات میں سورتوں کے جو نمبر دیئے گئے ہیں ان کو اس جلد میں بدل دیا گیا۔ ان نمبروں کا مدار ترتیب نزول کے اس نقشہ پر ہے جو کشاف الہدیٰ ص۱۷۱ تا ص۱۸۲ میں درج ہے۔ جن جن ابواب پر اس نقشہ کا مدار ہے۔ بعد کو ان کی کمزوری معلوم ہوئی۔ کئی سورتوں کے متعلق قرآن کی اندرونی شہادتوں سے وہ نقشہ غلط ثابت ہوا۔ ان شہادتوں کی بنا پر اس فہرست میں بار بار ترمیم کے بعد جو فہرست تیار ہوئی وہ حسب ذیل ہے۔

Marfat.com

۱- آغاز نبوت و اسرار دعوت

ترتیب	سورہ	سابق ترتیب	
۱	علق ۹۶	۱	ابتدائی پانچ آیتوں سے نزول قرآن کا آغاز ہوا باقی آیتیں ۲ع ومد ۹۶ کی ہم عصر ہیں۔
۲	مدثر ۷۴	۴	سابق ترتیب میں ۳۱ تک جو سورتیں ہیں ان میں سے فاتحہ ۲ لغایت قدر ۱۵ کے سوا سب کے متعلق روایتوں اور قرآن کی اندرونی شہادتوں کی بنا پر یہ رائے قائم ہوتی ہے کہ علانیہ تبلیغ کے دنوں میں اُتریں۔ یہی حال سورہ مدثر کا بھی ہے (۱۱) تا (۳۱) ۲ع سورہ طارق کی اور ۲ع سورہ انعام کے ۲ع کی ہم عصر ہے ابتدائی وحی کے بعد چند دنوں تک وحی نہ اتری پہلی فترت وحی کا خاتمہ (۱) تا (۱۰) ۱ع مدثر سے ہوا۔
۳	فاتحہ ۱	۵	سورہ حجر ۱۵ میں اسی کو سبعًا من المثانی کہا گیا ہے۔
۴	عصر ۱۰۳	۱۳	کچھ افراد کے مسلمان ہونے کے بعد اُتری۔
۵	نوح ۷۱	۶۸	اس کے سوا اور جن سورتوں میں مردوں کے جی اُٹھنے کا ذکر ہے ان کی اندرونی شہادتیں بتاتی ہیں کہ اس مضمون پر اعتراضوں کے جواب میں اُتریں۔
۶	فجر ۸۹	۱۰	اس میں قوم عاد، قوم ثمود، اور فرعون کا ذکر ہے۔
۷	شمس ۹۱	۱۰	بائبل میں جہاں کہیں قوموں کی تباہی کا ذکر ہے ساتھ ہی ساتھ عمومًا بعد کو خدا کے پچھتانے کا ذکر ہے۔ اس سورۃ میں ثمود کا انجام بتا کر خدا نے فرمایا کہ لا یخاف عقبٰھا۔
۸	بلد ۹۰	۳۱	
۹	فیل ۱۰۵	۱۹	یہ ان لوگوں کی تسکین کے لئے اتری جنھوں نے کہا تھا "اگر ہم آپ کے ساتھ ہدایت
۱۰	قریش ۱۰۶	۱۷	کی اتباع کریں تو ہم کو ہماری زمین سے اچک لیا جائیگا" یہ قول (۷) ۶ع قصص میں منقول ہے (۷) ۴ع انفال کا مقابلہ بتاتا ہے کہ یہ بات کہنے والے قرشی صحابہ تھے جو بعد کو مسلمان ہوئے اور غزوہ بدر میں شریک ہوئے قرشی صحابہ جو بدر میں شریک ہوئے ان میں اکثر علانیہ تبلیغ سے پہلے "اسرار دعوت" کے زمانہ میں مسلمان ہوئے۔
۱۱	قارعہ ۱۰۱	۲۷	
۱۲	ہمزہ ۱۰۴	۲۹	
۱۳	فلق ۱۱۳	۱۷	
۱۴	ناس ۱۱۴	۱۸	
۱۵	قدر ۹۷	۲۲	

۲- اعلان رسالت

ترتیب	سورہ	سابق ترتیب	
۱۶	شعرا ۲۶	۴۶	علانیہ تبلیغ آپ نے (۲۱۴) تا (۲۲۹) ۱۱ع شعرا کے بعد شروع کی باقی آیتیں عرصہ بعد کی ہیں۔

Marfat.com

۱۷	رحمٰن	۴۰	حضرت اسما بنت ابی بکر نے اصداع امر سے پہلے نماز میں یہ سورۃ آنحضرت کو پڑھتے سنی تھی۔
۱۸	حجر ۱۵		اس میں اصداع امر کا حکم ہے۔ سورہ انعام میں ہے کہ کفار "تم کو نہیں جھٹلاتے لیکن یہ ظالم لوگ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں" (۳۳) ع۔ ابوجہل نے ایک بار کہا تھا اے محمد تم تو ضرور سچے ہو، ہم تم کو تو سچا ہی مانتے ہیں مگر تم جو کچھ لائے ہو اسے جھوٹ باور کرتے ہیں" (ترمذی) آپ کو سچا مانتے ہوئے آپ کے دعوائے رسالت کو غلط قرار دینے کی غرض سے ایک دن کفار نے کہا "اے وہ جس پر نصیحت اتاری گئی ہے یقیناً تو مجنوں ہے (۶) فرشتوں کو ہمارے پاس کیوں نہیں لا دیتا اگر تو سچوں میں سے ہے" (۷) ع حجر۔ اس بات کے جواب میں سورہ حجر اتری جس میں اصداع امر کا یعنی ہر حکم کو بے دھڑک اور صاف صاف بیان کرنے کی ہدایت دے کر خدا نے فرمایا "ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ لوگ کہتے ہیں اس سے تمھارا سینہ پھولتا ہے (۱۸) سو اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو ۱۹ اور اپنے رب کی عبادت کیا کرو یہاں تک تمھارے پاس یقینی چیز (موت) آجائے (۲۰) ع حجر۔
۱۹	لہب ۱۱۱	۶	انذار عشیرت اور اصداع امر کے حکم کے بعد ایک روز آنحضرت نے بنو ہاشم کو ایک ضیافت پر جمع کیا اور اسلام کو پیش کیا پھر ایک روز کوہ صفا پر چڑھ کر قریش کے ہر قبیلہ کو نام بنام پکار کر جمع کیا اور اور اسلام کی توضیح کی ان دونوں موقع پر ابولہب نے آپ کی سخت مخالفت کی پھر وہ اور اس کی بی بی طرح طرح سے پیغمبر اسلام کی راہ میں رکاوٹوں پر رکاوٹیں ڈالنے لگی کچھ عرصہ بعد یہ سورۃ اتری۔ ابن عباس فرماتے ہیں مین بروز صفا اتری۔
۲۰	ضحیٰ ۹۳	۱۱	ایک دن ابولہب کی بی بی نے کہا وَدَّعَكَ رَبُّكَ قَلاكَ پھر یہ سورۃ اُتری۔
۲۱	انشراح ۹۴		شرح صدر ضیق صدر کا ضد ہے (۱۹) ع حجر کے زمانہ نزول تک کفار کی تکذیب سے آپ کا دم گھٹتا تھا، اس سورہ کے نزول کے وقت آپ کی یہ کیفیت نہ تھی، اور آپ کا چرچا دیار و اکناف میں اچھی طرح ہو چکا تھا۔

۳- زمانہ بحث و جدال

۲۲	اخلاص ۱۱۲	۹	ایک روز قریش نے کہا انسب لنا ربک تب یہ سورۃ اتری۔
۲۳	تین ۹۵	۲۵	
۲۴	تکویر ۸۱	۷	حجر کے ایام نزول میں آپ کو سچا مانتے ہوئے تکذیب رسالت کی یہ صورت اختیار کی گئی تھی کہ کفار نے آپ کو مجنوں کہا مطلب یہ تھا کہ علق اتاہ کے وقت جو غار حرا میں تم کو

Marfat.com

			نظر آیا وہ محض ایک خیالی صورت تھی جو پراگندگی دماغ کی خلاقی تھی۔ لیکن آپ کو پراگندہ دماغ باور کرنا ناممکن تھا۔ اس لئے اب یہ خیال کفار نے قایم کیا کہ (مدثر ۱: ۱تا۱۰) کے نزول کے وقت جس کو تم نے آسمان وزمین کے درمیان دیکھا تھا وہ شیطان تھا۔ کیونکہ دیوتاؤں کی مخالفت پر اکسانے والا ان کے خیال میں شیطان ہی ہوسکتا تھا۔ تکویر کفار کے اسی خیال کی تردید کے لئے اُتری۔
۲۵	قلم ۶۸	۲	کفار نے چاہا کہ آنحضرت کچھ ان کی رعایت کریں اور آپ کچھ کفار کی رعایت کریں اس لئے ایک دو ذی اثر آدمیوں کو آپ کے پاس بحثوں کے لئے بھیجا۔ ان بجاتوں نے قرآن مبین کو اساطیر الاولین کہا، آپ کو مجنوں کہا، بار بار اس قسم کی گستاخیاں کرنے کے لوگ عادی ہوگئے تھے، اب کی بار کی بدتمیزیاں ایسی تھیں کہ آنحضرت ان کے حق میں کوئی بُددعا کردیتے مگر خدا نے اس سورۃ میں آپ کو تسکین دیتے ہوئے بتلایا کہ یہ لوگ ان اصحاب الجنۃ کے مانند ہیں جو بالآخر راہ پر آگئے اس لئے "مچھلی والے جیسے نہ بنو جنھوں نے اپنے رب کو رنجیدگی کے حال میں پکارا تھا" یعنی بددعا کی تھی۔
۲۶	ملک ۶۷	۷۶	قرآن کے بارے میں کفار نے کہا "اللہ نے کوئی چیز نہیں اتاری" حشر کے بارے میں کہا یہ "وعدہ کب پورا ہوگا"۔ مسلمانوں سے کہا "تم لوگ نہیں ہو مگر صریح گمراہی میں"۔
۲۷	نبا ۷۸	۸۰	نبأ عظیم یعنی حشر کے بارے میں دو مختلف ٹولیاں ہوکر لوگ آپس میں جواب و سوال کرنے لگے تب یہ سورۃ اُتری۔
۲۸	انفطار ۸۲	۸۲	
۲۹	نجم ۵۳	۲۰	ہر اس سورہ سے قدیم ہے جس میں آیت سجدہ ہے رمضان ۵ھ نبوت میں آنحضرت نے پوری سورہ مجمع عام میں تلاوت کی۔
۳۰	مومن ۴۰	۵۳	کفار نے آپ سے بحثیں کیں انبیا کی تعلیمات کو جھٹلایا۔ آپ کو دین اشلاح کی طرف دعوت دی۔ تب یہ سورۃ اتری۔ اس میں عشی (عصر) اور ابکار (فجر) دو وقت حمد و تسبیح کا حکم ہے۔
۳۱	ق ۵۰	۳۲	کفار نے حیات بعد ممات پر اعتراض کیا کہ "یہ تو عجیب چیز ہے۔ کیا جب مر کر ہم خاک ہوجائینگے تب؟ یہ تو (عقل سے) بعید واپسی ہے" اس کا جواب دینے کے بعد خدا نے فجر، عصر، عشا تین وقتوں میں حمد و تسبیح کرنے کی ہدایت فرمائی۔
۳۲	سبا ۳۴	۵۶	اب تک کفار آپ کی تعلیمات کو تو جھٹلاتے تھے مگر اس طرح کہ ذاتی طور پر آپ کو فی نفسہ سچا قرار دیتے ہوئے۔ مگر اب کہنے لگے "کیا ہم تم کو ایک مرد کا پتہ دیں جو تم کو خبر دیگا۔ کہ جب تم پوری طرح ریزہ ریزہ ہوچکے ہوگے اس وقت نئی تخلیق (کے عالم) میں ہوگے

Marfat.com

			(بتاؤ) اس نے اللہ پر (دانستہ) جھوٹ گھڑا ہے یا اس میں باؤلا پن ہے ⑧ ع وہ گھڑی ہمارے پاس کبھی نہ آئیگی ③ ع یہ شخص ہم کو عذاب الٰہی سے ڈرا کر قرآن اور توراۃ و انجیل پر ایمان لانے کو کہتا ہے" ہم نہ تو اس قرآن پر ایمان لائیں گے۔ نہ اس پر جو اس کے آگے سے ہے" ① ہم لوگ بہت مال اور بہت اولاد والے ہیں اور ہم عذاب پانے والے نہیں ہیں ⑤ ع یہ شخص تو کچھ نہیں مگر ایک مرد جو چاہتا ہے کہ تم کو ان سے روک دے جن کی تمھارے باپ دادا عبادت کرتے تھے ...... یہ تو کچھ نہیں مگر گھڑا ہوا جھوٹ ..... یہ تو کچھ نہیں مگر صریح جادو۔ ⑦ ع
٣٣	طارق ٨٦	٣٢	ایک روز ایام حج سے کچھ دنوں پہلے ولید بن مغیرہ نے قریش کو جمع کر کے کہا کہ حج کے دن آرہے ہیں وفود عرب آنے والے ہیں، سب لوگ تمھارے صاحب کا ذکر سن چکے ہیں، اس لئے تم لوگ اس کے بارے میں ایک قول پر اتفاق کر لو، نہ کہ ایک کا قول دوسرے کو جھٹلائے تھوڑی بات چیت کے بعد اسی کو ایسا قول تصنیف کرنے کا ذمہ دیا گیا تو اس نے بہت غور اور ذہنی تکلیف کے ساتھ کہا یہ تو کچھ نہیں مگر روایتی جادو، یہ تو کچھ نہیں مگر قول بشر" تب اللہ نے ⑪ تا ㉚ ع مدثر نازل فرمائی۔ مدثر ا: ٣٠ کو سن کر کچھ لوگوں نے کہا ہم نہیں جانتے کہ اس مثل سے اللہ کا مقصد کیا ہے" اس پر مدثر ا: ٣١ نازل ہوئی۔ مدثر ا: ٣١ کو سن کر ابو الاشدین نام کے ایک شخص نے جسے جم کر کھڑے ہونے میں کمال حاصل تھا۔ کئی کئی آدمی اسے اپنی جگہ سے ہٹا نہیں سکتے تھے ازروئے تمسخر یہ بات کہی کہ اجی ان ١٩ میں سے دس کو تو اکیلا میں دھکے دیکے گرا دونگا۔ حضرت حسن بصری کہتے ہیں سورہ طارق میں اسی ابو الاشدین کے حق میں خدا نے فرمایا فلینظر الانسان مم خلق الخ
٣٤	قیامت ٧٥	٢٨	ابوجہل نے کہا اے قریش تم لوگ تو آفتیں ہو آفتیں کیا تم میں سے دس دس بھی محمد کی جہنم کے ایک ایک سرہنگ کے لئے کافی نہ ہونگے۔ حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ اس کے بعد ایک روز آنحضرت نے ابوجہل سے مل کر فرمایا کہ خدا نے میرے پاس پیغام بھیجا ہے کہ اولی لك فاولی ثم اولی لك فاولی (قیامت)
٣٥	دخان ٤٤	٦٢	ابوجہل نے کہا محمد تم کسے دھمکی دیتے ہو جانتے نہیں ہو کہ انی انا العزیز الکریم اس پر سورہ دخان میں خدا نے فرمایا ذق انك انت العزیز الکریم۔
٣٦	صافات ٣٧	٥٤	سورہ دخان میں خدا نے بتایا ہے کہ جہنم میں گناہگار کو زقوم کھانے کو ملیگا۔ ایک روز
٣٧	واقعہ ٥٦	٤٠	ابوجہل نے چند احباب کو جمع کیا کہنے لگا محمد نے مجھے زقوم کھلانے کی دھمکی دی ہے، میں بتا[ؤں] زقوم کیا ہے؟ پھر اپنی ایک حبشی لونڈی سے کہا میں زقوم کھلا حبشی لوگ کھجور اور مکھن کو لیدہ کو زقوم کہتے تھے وہ لیدہ بنا لائی لوگوں نے سامنے رکھا تو لوگ ہنسنے لگے پھر ③ تا ④

Marfat.com

			صافات اور (١٧) تا (١٧) رع واقعہ نازل ہوئی۔
٣٨	حاقہ ٦٩	٧٨	حضرت عمر کہتے ہیں کہ ایک روز آنحضرت کو میں چھیڑنے کے لئے نکلا، آنحضرت نماز پڑھ رہے تھے، نماز میں سورہ حاقہ پڑھ رہے تھے میں نے اپنے جی میں کہا یہ شخص کتنا اچھا شاعر ہے آپ نے تلاوت فرمائی وما ھو بقول شاعر قلیلا ما تومنون میں نے کہا اس نے میرے جی کے اندر کی بات سن لی، یقیناً یہ بہت بڑا کاہن ہے آپ نے تلاوت فرمائی ولا بقول کاھن قلیلا ما تذکرون۔ یہ پہلا موقع تھا جب اسلام کے لئے میرے دل میں جگہ پیدا ہوئی۔
٣٩	اعلیٰ ٨٧	٨	حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ (١٥) رع حاقہ اتری تو آپ نے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھنے کا حکم دیا پھر اعلیٰ اتری تو آپ نے سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھنے کا حکم دیا۔ اس سے پہلے رکوع اور سجود میں بولنے کے لئے کوئی خاص عبارت مقرر نہ تھی۔
٤٠	لیل ٩٢	٩	سورہ اعلیٰ میں خدا نے فرمایا کہ نصیحت کے ماننے سے "کنارے رہیگا الاشقی (وہ بڑا بدبخت) جو بڑی آگ میں جلیگا" سورہ لیل میں فرمایا کہ جہنم میں نہیں جلیگا مگر وہ الاشقی جس نے جھٹلایا اور روگردانی کی" ان دونوں سورتوں میں "الاشقی" کا پہلا مصداق امیہ بن خلف کو بتایا گیا ہے۔ اس کے بالمقابل ان سورتوں میں جس من یخشی اور الاتقی کا ذکر ہے اسے حضرت ابو بکر سے تطبیق دی گئی ہے۔ حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر نے کئی غلاموں اور لونڈیوں کو جن کو ان کے آقا سخت اذیت دیتے تھے خرید کر آزاد کیا۔ حضرت بلال کو امیہ بن خلف سے خرید کر جب آزاد کیا تو ان کے باپ ابو قحافہ نے کہا کہ اگر غلاموں کو آزاد ہی کرنا چاہتے ہو تو قوت اور طاقت والوں کو خریدو اور آزاد کرو تاکہ بوقت ضرورت وہ تمہاری حمایت کریں۔ حضرت ابو بکر نے کہا خدا کی خوشنودی کے سوا میں کوئی اور معاوضہ نہیں چاہتا۔ اس لئے سورہ لیل میں خدا نے ان سے راضی ہونے کا وعدہ کیا۔
٤١	بروج ٨٥	٢٤	مومن مردوں اور مومن عورتوں کو کفار جب بہت ستانے لگے تو خدا نے اصحاب الاخدود کا تذکرہ تنبیہ کے لئے نازل فرمایا۔
٤٢	مریم ١٩	٤٢	حضرت جعفر کی ہجرت حبشہ سے پہلے اتر چکی تھی۔ حضرت جعفر نے نجاشی کے دربار میں اس کی ابتدائی آیتیں تلاوت کی تھیں۔
٤٣	عبس ٨٠	٢١	ایک روز چند اکابر قریش کے ساتھ آپ باتیں کر رہے تھے اتفاق سے حضرت عبداللہ بن ام مکتوم آگئے۔ بار بار بات کاٹ کر کہنے لگے مجھے سمجھائیے مجھے سمجھائیے، آپ نے ان کی طرف چیں بجبیں ہو کر دیکھا اور اکابر قریش سے باتیں کرنے لگے، خدا کو یہ ادا پسند نہ آئی۔

			اس لئے سورہ عبس نازل فرمائی۔
۴۴	کہف ۱۸	۶۶	اکابر مکہ کو یہ ناگوار ہوا کہ محمد (صلعم) کے نزدیک ہمارا اور ابن ام کلثوم کا درجہ برابر ہے بلکہ وہ ہم سے زیادہ اس کی عزت کرتے ہیں۔ حضرت ابو طالب سے اس کی شکایت کی گئی۔ لوگوں نے آپ سے ملنا جلنا کم کردیا اور آنحضرت سے کہلایا کہ ہم جب آیا کریں تو اپنے پاس سے حقیر غلاموں کو ہٹا دیا کرو۔ کیونکہ ہم کو شرم آتی ہے کہ عرب کے لوگ ہمیں ان غلاموں کے پاس بیٹھے دیکھیں گے تو کیا کہیں گے" اس بنا پر خدا نے فرمایا "اپنے جی کو ان کے ساتھ تسلی دے جو کہ صبح کو اور آخری پہر اپنے رب کو پکارا کرتے ہیں اس کے چہرہ (کی خوشی) چاہتے ہیں اور ہو کہ تیری آنکھیں ان سے تجاوز کریں اور تو دنیاوی زندگی کی خوش نمائی کو پسند کرے اور اس کا کہا نہ مان جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کردیا ہے اور جس کا حکم بے جا ہے (۵) ع کہف
۴۵	انعام ۶		ایک روز چند افراد نے آنحضرت کے پاس تھوڑے سے کم رتبہ لوگوں کو بیٹھے دیکھ کر کہا کیا یہی ہیں وہ جن پر ہمارے درمیان سے (چن کر) اللہ نے احسان کیا ہے" (۳) ع انعام۔ محمد کیا تم اپنی قوم سے اسی قدر لوگوں پر خوش ہو، ان کو پرے ہٹا دو تو ہو سکتا ہے کہ ہم بھی تمہارا اتباع کریں (ترمذی) تب خدا نے ع انعام نازل فرمائی۔ در منثور میں کئی روایتیں اس مضمون کی منقول ہیں کہ پوری سورہ انعام ایک وقت اتری مگر خود سورہ انعام کی اندرونی شہادت بتاتی ہے کہ یہ سورہ نہ تو موجودہ ترتیب سے مسلسل اتری نہ بیک وقت اُتری (۹) ع انعام سے ظاہر ہے کہ اس سے پہلے (۱) ع انعام یا اس کی ہم معنی کوئی آیت اُتر چکی تھی۔ اس آیت کی ہم معنی آیتیں زیادہ تر مدنی سورتوں میں ہیں۔ ایک آیت ع نحل میں ہے۔ بس مگر نحل کی ان آیتوں میں (۲) ع انعام کا حوالہ موجود ہے اس سے ثابت ہوا کہ انعام کا اٹھارھواں رکوع پہلے چودھواں رکوع بعد کو اترا۔ (۷) ع انعام (۹) ع انعام اور (۳) ع انعام کا سرسری مطالعہ یہ ثابت کرتا ہے کہ یہ آیتیں بیک وقت نہیں بلکہ ناغے دے کر مختلف اوقات میں اتریں۔
۴۶	قمر ۵۴	۵۴	(۹) ع انعام شق قمر سے پہلے اور (۳) ع انعام شق قمر اور سورہ قمر کے بعد اُتری۔
۴۷	جن ۷۲	۲۷	جنات کے استماع قرآن کا واقعہ دو مرتبہ پیش آیا۔ ایک مرتبہ حضرت جعفر وغیرہ کی ہجرت حبشہ سے پہلے جحون میں اور ایک بار حضرت ابو طالب کی وفات کے بعد مقام نخلہ میں۔ قرآن میں بھی اس کا دو جگہ ذکر ہے ایک جگہ سورہ جن میں ایک جگہ سورہ احقاف میں چونکہ ترتیب قدیم میں جن کا نمبر ۳۷ تھا اور احقاف کا نمبر ۴۶ تھا جن کو یہاں رکھا گیا۔

۴۸	دہر ۷۶	۳۹	سورہ جن کے دوسرے رکوع سے ظاہر ہے کہ اس کے ایام نزول میں آنحضرت کو تبلیغ سے باز رہنے کا حکم دیتے ہوئے کفار نے کہا تھا کہ تم لوگ "اضعف ناصرا واقل عددا" یعنی تعداد میں کم ہو، تمھاری مدد کرنے والے کمزور ہیں۔ انھیں دنوں میں ایک روز ابوجہل نے آنحضرت کو نماز سے منع کیا، اور یہ کہا کہ تم جانتے ہو کہ مکہ میں مجھ سے بڑی نادی (مجلس والا) کوئی نہیں اور آپ کی گردن توڑنے کی دھمکی دی۔ اس واقعہ کو ع دوسرا اور (۶) تا (۱۹) علق کا سبب نزول بتایا گیا ہے
۴۹	انبیاء ۲۱	۷۱	اس سورہ میں ہے کہ کفار نے کہا "یہ شخص[۱] کیا ہے مگر تم جیسا ایک بشر" نیز یہ کہا کہ یہ جو کچھ کہتا ہے۔ "خواب[۲] کی پراگندہ خیالیاں ہیں، نہیں[۳] بلکہ اس نے گھڑ لیا ہے، نہیں[۴] بلکہ وہ شاعر ہے تو[۵] اسے چاہئے کہ کوئی نشانی لائے جیسے اگلے لوگ بھیجے گئے"
۵۰	یوسف ۱۲	۵۱	سورہ یوسف انھیں اقوال کا جواب معلوم ہوتی ہے جو سورہ انبیا میں منقول ہیں۔ ۱۔ (۵) ع یوسف میں فرمایا کہ "تم سے پہلے بھی ہم نے رسول نہیں بنایا مگر بستیوں (میں بسنے) والوں میں سے چند مردوں کو جن کی طرف ہم وحی فرمایا کرتے تھے" یہ جواب ہے ان کے قول[۱] کا۔ ۲۔ حضرت یوسف، ان کے ساتھ کے زندانیوں، اور بادشاہ مصر کے خواب کا تذکرہ یہ ثابت کرنے کے لئے فرمایا کہ ہر خواب محض بے ہودہ خیال نہیں ہوتا بلکہ واقعات آیندہ کی تصویر ہوتا ہے۔ حضرت یوسف کا خواب ایسا تھا کہ اسے سنتے ہی حضرت یعقوب نے ان کے حق میں ابراہیم و اسحاق جیسے مجتبیٰ ہونے کی پیش گوئی کر دی یہ تذکرے کفار کے قول[۲] کا جواب ہیں۔ ۳۔ سورہ یوسف میں خدا نے کہا "ہم تم کو قصوں میں سے بہت اچھا قصہ سناتے ہیں۔ اس لئے کہ ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا ہے اور اس سے پہلے تم ناواقفوں میں سے تھے (۳) ع یہ غیب کی خبروں میں سے ہے تمھارے پاس ہم اس کی وحی اتارتے ہیں اور تم اس وقت ان (برادران یوسف) کے پاس نہیں تھے، جب انھوں نے اپنے فیصلہ پر اتفاق کیا اور سازش کر رہے تھے (۹) ع۔ یہ ایسی بات نہیں جو گھڑی جا سکے بلکہ اس کی تصدیق ہے جو اس کے آگے سے ہے ۔۔۔ (۷) ع۔ یہ باتیں کفار کے قول[۳] کی تردید کرتی ہیں۔ ۴۔ "یوسف اور ان کے بھائیوں (کے قصہ) میں سوال کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں" (۱) ع۔ آسمانوں اور زمین میں بہتیری نشانیاں ہیں (جو اسلام کے ہر مسئلہ کی تصدیق کرتی ہیں) لوگ ان سے گذر جاتے ہیں اور بے خیال رہتے ہیں" (۱) ع۔ یہ باتیں کفار کے قول[۵] کا جواب ہیں۔
۵۱	قصص ۲۸	۴۸	جس طرح سورۂ یوسف میں قصہ یوسف کو آپ کی ناواقفی کی دلیل سے آپ کے ملہم ہونے کی دلیل قرار دیتے ہوئے قرآن کو گھڑا ہوا کلام کہنے والوں کی خدا نے تردید کی ہے۔ اسی

Marfat.com

			طرح سورہ قصص میں فرمایا "ہم تمہیں صداقت کے ساتھ کچھ موسیٰ اور فرعون کا حال [سنا...] ہیں..... (۴) ع - تم اس وقت جبکہ ہم نے موسیٰ کے پاس حکم بھیجا غربی جانب موجود [نہ] تھے اور نہ شاہدوں میں سے تھے (۴) ..... اور نہ (اس وقت) تم مدین میں مقیم رہ کر [ان] کو ہماری آیتیں سنا رہے تھے.... (۴) اور نہ (اس وقت) تم طور کے کنارے تھے جبکہ [ہم نے] (موسیٰ کو) آواز دی مگر یہ تمہارے رب کی طرف سے ایک رحمت ہے تاکہ تم ایک ایسی قوم کو خبردار کرو جن کے پاس تم سے پہلے کوئی نذیر نہیں آیا تاکہ وہ نصیحت مانیں (۴) ع تمہیں تو اس کا خیال تک نہ تھا کہ تمہارے پاس کتاب کا القا کیا جانے والا ہے مگر یہ مہربانی ہے تمہارے رب کی سو تم کافروں کے پشتی بان نہ بنو (۴) ع قصص۔
۵۲	نمل ۲۷	۴۷	سورہ یوسف اور سورہ قصص میں خدا نے یوسف و موسیٰ کے قصوں سے آپ [کی] ناواقفی کے باوجود توراۃ کے مطابق ہونے کو اس بات کا ثبوت قرار دیا کہ یہ ایسی بات نہیں جو گھڑی جا سکے مگر قرآنی قصے بہتیری باتوں توراۃ سے الگ ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ [امر] بھی زیر بحث آیا اس لئے سورہ نمل میں خدا نے فرمایا "تم پر قرآن کا ایک حکمت والے [...] کی طرف سے القا ہوتا ہے (۶) ع یقیناً یہ قرآن بنی اسرائیل کو اکثر ایسے امور بھی بتاتا [ہے] جس کے متعلق ان میں اختلاف ہے" (۱۱) ع نمل۔
۵۳	فرقان ۲۵	۴۱	ابتدا میں کفار کوئی نفسہٖ سچا مانتے ہوئے آپ کی باتیں جھٹلاتے تھے۔ سورہ سبا کے [...] کے وقت سے آپ پر جھوٹا ہونے کا شبہ ظاہر کرنے لگے۔ سورہ فرقان کے وقت سے آ[...] نعوذ باللہ جھوٹے ہونے کی دلیلیں تصنیف کرنے لگے اور کہنے لگے "یہ تو کچھ نہیں مگر ایک جھو[ٹ] جسے اس نے گھڑ لیا ہے اور اس کی امداد ایک دوسری قوم نے کی ہے.... (۴) یہ تو [...] افسانے ہیں اگلے لوگوں کے جن کو اس نے لکھوا رکھا ہے پھر روزانہ صبح و شام اس پر [...] کا املا کیا جاتا ہے (۵) ع یہ قرآن اس پر یکبارگی کیوں نہیں اتارا گیا (۳۲) ع اس رسول [کو] کیا ہو گیا ہے کہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے۔ اس کے پاس کوئی فرشتہ (ایسا) کیوں نہیں بھیجا گیا جو اس کے ساتھ لگا خبردار کرتا۔ یا اس پر خزانہ گرایا گیا ہوتا [یا] اس کے پاس ایک باغ ہوتا جس میں سے وہ کھاتا.... (۸) ع (بتاؤ) کیا یہی ہے وہ شخص جس کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے (۷) ع ایسا کیوں نہ ہوا کہ اللہ ہم پر فرشتے اتارتا یا ہم کو خدا کا دیدار ہوتا (۱) ع۔ کفار کی ان باتوں سے عاجز آ کر آنحضرت نے خدا سے عرض کیا "اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو بکواس قرار دے رکھا ہے" (۱۰) ع آپ کی اس شکایت [کے] جواب میں سورہ فرقان اُتری۔
۵۴	ہود ۱۱	۵۰	اس میں کفار سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ اگر تمہارا یہ خیال ہے کہ ایک دوسری قوم کی [...]

Marfat.com

		سے یہ قرآن اس نے گھڑ لیا ہے تو ایسی ہی دس سورتیں اپنے مددگاروں کے تعاون سے تم تو بنا لاؤ۔ نماز کے لئے پہلے دو وقت مقرر تھے عشی (عصر) ابکار (فجر) (مومن) پھر تین وقتوں کا حکم ہوا۔ فجر، عصر، عشا۔ (ق، دہر) سورہ ہود میں فجر، مغرب اور عشا کی نماز کا حکم دیا۔ اب اوقات نماز چار ہوگئے۔
یونس ۱۰	۴۹	ہود میں دس سورتوں کا مطالبہ تھا اس میں تو سورتوں کا مطالبہ چھوڑ دیا گیا صرف ایک سورۃ کا مطالبہ کیا گیا۔
طور ۵۲	۷۵	اس میں قرآن جیسی صرف ایک بات بنا لانے کا مطالبہ کیا گیا۔ اس سورۃ میں عشا اور ادبار نجوم (یعنی تہجد کے وقت) حمد و تسبیح کا حکم ہے۔ اب نمازیں پانچ ہوگئیں مگر آیندہ چل کر سورہ اسرائیل میں تہجد کو آنحضرت کا خصوصی فرض قرار دیا گیا۔
مرسلات ۷۷	۳۰	اس سورۃ میں خدا نے فرمایا اور "جب ان سے کہا جاتا ہے رکوع کرو تو وہ رکوع نہیں کرتے" (۹) ع - اس آیت میں (۵) ع ج کی طرف اشارہ ہے اس بنا پر جناب قتادہ نے کہا (۹) ع کے سوا پوری سورۃ مرسلات مکہ میں مگر (۹) ع مدینہ میں اتری لیکن یہ قول اس خیال پر مبنی ہے کہ یا ایھا الذین امنوا سے شروع ہونے والی ہر آیت مدینہ میں اتری۔ یہ قول حضرت ابن مسعود کی طرف منسوب ہے، جن سے سورہ مرسلات کی بابت یہ مروی ہے کہ وہ چند صحابہ کے ساتھ منٰی کے ایک غار میں تھے جب سورہ مرسلات اتری۔ وہ کہتے ہیں کہ میں آنحضرت سے تازہ بتازہ اس سورۃ کو سیکھ رہا تھا کہ اتنے میں ایک سانپ نکلا۔ ہم اسے مارنے کو اٹھے وہ نکل بھاگا آنحضرت نے فرمایا جانے دو اللہ نے تم کو اس کے شر سے اور اسے تمھارے شر سے بچا دیا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ سورۃ اس وقت اذا قیل لھم ارکعوا پر ختم ہوئی یا کسی اور آیت پر۔ قرین قیاس یہ ہے کہ سورۃ تو اس وقت پوری کی پوری اتری مگر حضرت ابن مسعود سانپ کی وجہ سے گھبرا گئے تھے آخری دو آیتیں نہیں سنیں ورنہ وہ ہرگز نہ کہتے کہ یا ایھا الذین امنوا سے شروع ہونے والی ہر آیت مدینہ میں اتری (۹) ع مرسلات اور (۵) ع ج کے مقابلہ کی بنا پر مرسلات کی آیت کو مدنی سمجھنے سے بہتر ہے کہ (۵) ع ج کو مکی سمجھا جائے۔ کیونکہ سورہ حج حرمینی ہے اس میں مکی آیتیں بھی ہیں اور مدنی آیتیں بھی ہیں۔ حضرت ابن عباس کے نزدیک چند آیات کے سوا پوری سورہ حج مکہ میں اتری۔ نماز کے ارکان چار ہیں۔ قیام، رکوع، سجود، قعود۔ رکن نماز کے طور پر قرآن میں قعود کا ذکر نہیں ہے۔ البتہ ایک عام آیت (یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَاماً وَّقُعُوْداً وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ) میں بیٹھ کر عبادت کا ذکر ہے۔ سنت نے نماز کے خاتمہ کے لئے قعود کو مقرر کر دیا۔ باقی تین ارکان میں

			سے قرآن میں سب سے پہلے سجود کی ہدایت اتری (شعرا، حجر، نجم) سجود کا قیام یا قعود کے بغیر تصور ناممکن ہے۔ نماز میں قیام کا حکم دینے والی آیت (قم اللیل) ہجرت سے چند ماہ پیشتر اتری۔ سورہ جن کی آیت "قام عبد الله" سے ظاہر ہے کہ حکم قیام کے پیشتر سے آپ قیام کے عادی تھے۔ سجود کے بعد جس رکن نماز کا حکم ملا وہ رکوع ہے۔ رکوع کا بھی قیام کے بغیر تصور نہیں ہوسکتا اس لئے رکوع کا حکم قیام کے حکم کو بھی شامل ہے۔
۵۸	طٰہٰ ۲۰	۴۴	سورہ مرسلات میں ہے اذا الجبال نسفت غالباً اسی آیت کی بنا پر کفار نے وہ سوال کیا تھا جس کا ذکر سورہ طٰہٰ میں ہے کہ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ قُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا۔ مومن، قٓ، دہر اور ہود میں جو اوقات نماز بتائے گئے تھے ان چاروں وقتوں کا ② ع طٰہٰ میں یکجا حکم ہے۔
۵۹	اعراف ۷	۳۶	۲۴ع اعراف جس میں دو وقتوں یعنی فجر و عصر کی نماز کا ذکر ہے وہ تو بہت قدیم ہے باقی آیتیں عرصہ بعد کی ہیں۔
۶۰	زخرف ۴۳	۶۱	کفار نے کہا "یہ قرآن (مکہ اور طائف) دو بستیوں کے کسی بڑے آدمی (مثلاً عروہ بن مسعود یا ولید بن مغیرہ) پر کیوں نہیں اترا"۔
۶۱	انشقاق ۸۴	۸۳	
۶۲	صٓ ۳۸	۳۵	ابتدائی آیتوں میں جو اقوال کفار منقول ہیں وہ عمارہ بن الولید کے زمانہ حیات میں کہے گئے تھے۔ عمارہ نے سنہ نبوت میں وفات پائی۔
۶۳	معارج ۷۰	۷۹	سورہ صٓ میں ہے کہ کفار نے کہا "اے ہمارے رب ہمارا حصہ ہم کو یوم حساب کے دن سے پہلے جلد چکا دے"، حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ یہ بات نضر بن حارث نے کہی تھی اور اسی کے جواب میں سورہ معارج اتری۔
			۴ - ترک جدال
۶۴	فصلت ۴۱	۵۹	آپ تک کفار بہت بحثیں کیا کرتے تھے اور بحث کے لئے آپ کی باتیں کان لگا کر سنا کرتے تھے بحثوں میں غالب عموماً مسلمان ہی ہوا کرتے تھے بہتوں کے خیالات پھیر دیا کرتے تھے یہ دیکھ کر کفار نے باہم فیصلہ کیا کہ "اس قرآن کو نہ سنو اور اس (کی تلاوت) میں بکواس ملایا کرو، تاکہ تم غالب رہو" ① ع۔ اب اگر آنحضرت یا صحابہ کرام کسی کو قرآن سناتے تو وہ کہتا تھا "ہمارے دل اس چیز سے غلافوں میں ہیں جس کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو اور ہمارے کانوں میں ٹھینٹھی ہے اور ہمارے اور تمہارے درمیان پردہ ہے سو (اپنی جگہ جو چاہو) کرو اور (اپنی جگہ جو چاہیں گے) ہم کریں گے ⑤ ع۔
۶۵	یٰس ۳۶	۳۸	⑤ ع فصلت میں مذکورہ قول کفار کی بنا پر خدا نے فرمایا "اس میں سے بہتیروں کے

			ع میں یہ بات طے ہے کہ وہ ایمان نہ لائیں گے (۷) ہم نے ان کی گردنوں میں (لعنت کے) طوق پہنا دیئے ہیں جو ان کی ٹھوڑیوں تک (لٹکتے) ہیں ہیں اس لئے وہ سر گرائے ہوئے ہیں (۸) اور ہم نے ان کے آگے ایک دیوار کھڑی کر دی ہے اور ان کے پیچھے ایک دیوار پھر ہم نے ان کو ڈھانک دیا ہے اس لئے ان کو سوجھائی نہ دیگا (۹) اور ان کے حق میں برابر ہے چاہے تم ان کو خبردار کر دو چاہے خبردار نہ کرو وہ ایمان نہ لائیں گے (۱۰) ع یٰس۔
۶۶	جاثیہ	۷۷	اس میں خدا نے فرمایا کہ کفر و تکذیب سے گھبراؤ نہیں" سمجھاتے رہو، تم تو صرف سمجھانے والے ہو، (۲۱) ان پر داروغہ مقرر نہیں گئے گئے ہو (۲۲) البتہ جو روگردانی اور کفر کریگا ۲۳ اللہ اسے بہت بڑا عذاب دیگا (۲۴)
۶۷	رعد [۱۳]	۷۰	
۶۸	ابراہیم [۱۴]	۱۹	
۶۹	فاطر [۳۵]	۴۲	
۷۰	زمر [۳۹]	۵۷	کفار دیوتاؤں کے غضب کا خوف دلایا۔ اور دین آبا کی طرف واپس بلایا
۷۱	کافرون [۱۰۹]	۱۵	معاصر زمر
۷۲	مومنون [۲۳]	۷۴	

۵۔ حصار شعب

۷۳	روم [۳۰]	۸۴	رومیوں کو ایرانیوں کے مقابل غزوہ بدر سے سات برس پہلے ۵ نبوت میں شکست ہوئی تھی ان دنوں آپ مع بنی ہاشم شعب ابی طالب میں محصور تھے۔ اس سورۃ میں نماز ظہر کا اضافہ ہوا۔
۷۴	نازعات [۷۹]	۸۱	

۶۔ حصار شعب کے بعد

۷۵	اسرائیل [۱۷]	۷۴	مختلف اوقات میں اتری۔ زیادہ حصہ حصار شعب سے رہائی کے بعد اترا۔ اسی زمانہ میں خدا نے فرمایا" یہ لوگ تم کو اس زمین سے بے دل کر رہے ہیں تاکہ تم کو اس سے نکال دیں، اور تب تمہارے پیچھے یہ لوگ نہیں ٹھیریں گے مگر تھوڑے" (۷۶) ع۔ اسرائیل۔ سورہ طور میں خدا نے عشا۔ اور ادبار تہجد (یعنی تہجد کے وقت) حمد و تسبیح کا حکم دیا تھا۔ سورہ طٰہٰ میں فجر، عصر، مغرب، اور عشا کی نماز کا حکم دیا۔ سورہ روم میں فجر، عصر، مغرب اور ظہر کی ہدایت فرمائی، اب جملہ اوقات نماز چھ ہوگئے۔ ان چھوں اوقات کا مجموعی طور پر (۱) و (۲) ع اسرائیل میں حکم دیتے ہوئے تہجد کو آنحضرت کا نجی فریضہ قرار دیا اور اب متعین ہوگیا کہ ہر شخص پر پانچ وقت کی اور آنحضرت پر چھ وقت کی نمازیں فرض تھیں۔
۷۶	نحل [۱۶]	۶۷	اس کی دو آیتوں میں الذین ھاجروا کا ذکر ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ان ایام میں

Marfat.com

			اتری جب ایک ایک کرکے مسلمان مکہ چھوڑ چھوڑ کر مدینہ جا رہے تھے۔
۷۷	احقاف ۴۶	۶۴	اس میں جنات کے اسماع قرآن کا ذکر ہے، یہ آیتیں ۱۰ نبوت میں اتریں جبکہ آپ مکہ سے طائف لئے جا رہے تھے۔ آپ کا یہ سفر بغرض ہجرت تھا مگر ناکام واپس آنا پڑا۔
۷۸	جاثیہ ۴۵	۶۳	اس میں ظالموں سے درگذر کی ہدایت۔
۷۹	شوریٰ ۴۲	۴۲	اس میں کفار سے بحث نہ کرنے کی اور لا حجۃ بیننا کہنے کی ہدایت کی گئی کیونکہ ان دنوں کفار نہایت سخت گیر ہو گئے تھے۔ مسلمانوں کو بحالت مجبوری ظالموں سے انتقام کی ہدایت کی گئی۔ اور مسلمانوں کو بتایا گیا کہ ان کی حکومت آپس میں مشورہ کرنا ہے اس آیت کے مطابق مدینہ کے مسلمان آنحضرت کے پہنچنے سے پہلے ہر بات آپس کے مشورہ سے طے کرتے تھے
۸۰	مزمل ۷۳	۳	۲ع مزمل مدینہ میں اتری۔ حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس سے بخاری میں مروی ہے کہ مزمل کی ابتدائی آیتیں آخری آیت سے بارہ ماہ پہلے اتریں۔
۸۱	ذریت ۵۱	۶۵	سورہ دہر میں خدا نے فرمایا تھا کہ وَسبحہ لیلاً طویلا اس حکم کی تعمیل میں آپ رات رات بھر نمازمیں گذار دیتے تھے۔ اس لئے خدا نے سورہ مزمل میں فرمایا قم اللیل الاَّ قلیلا۔ رات کو قیام کرو مگر تھوڑی دیر۔ اس تھوڑی دیر کی مقدار کم و بیش نصف شب بتائی پھر بھی جیسا کہ ① ع مزمل میں مذکور ہے آنحضرت اور آپ کے ساتھ کچھ صحابہ رات کے دو تہائی تک نمازوں میں کھڑے رہا کرتے تھے۔ اس واقعہ کا ذکر سورہ ذریت میں بھی ہے کہ اہل ایمان" رات کے وقت بہت کم اونگھتے تھے اور سحر کے اوقات میں مغفرت مانگتے" ع ذاریات۔
۸۲	عنکبوت ۲۹	۸۵	
۸۳	ماعون ۱۰۷	۱۴	یہ سورہ مکی ہے۔ پھر بھی اس میں منافقوں کا ذکر معلوم ہوتا ہے۔ سورہ عنکبوت میں بھی کچھ ایسے مکی مسلمانوں کا ذکر ہے جن کے ایمان کو خوف کفار نے متزلزل کر دیا تھا۔
۸۴	لقمان ۳۱	۵۵	
۸۵	سجدہ ۳۲	۷۳	
۸۶	تطفیف ۸۳	۸۶	اس سورہ کے بارے میں اختلاف ہے کہ مکہ کی آخری سورہ ہے یا مدینہ کی پہلی۔

۷ - ہجرت کے بعد

۸۷	بقرہ ۲	۸۷	۱ھ سے ۱۰ھ تک مسلسل اترتی رہی۔
۸۸	حج ۲۲	۹۰	جہاد کے متعلق پہلی آیت اسی سورہ میں ہے۔ اس کا کچھ حصہ مکہ میں کچھ مدینہ میں اترا
۸۹	زلزال ۹۹	۹۵	
۹۰	عادیات ۱۰۰	۹۶	

۹۱	صف (۶۱)	۱۱۰	اس میں خدا نے اہل مدینہ سے کہا کونوا انصار اللہ - اور فرمایا کہ اللہ ان لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو اس کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔
۹۲	محمد (۴۷)	۱۰۰	ایک سورہ سن کر جس میں ذکر قتال تھا بعض اہل مدینہ آنحضرت کو موت کی سکرات میں مبتلا کی طرح گھورنے لگے۔ (۲) رع محمد۔ (۴) رع انفال میں (۴) رع محمد کا حوالہ ہے۔
۹۳	انفال (۸)	۸۸	غزوہ بدر کے ایام میں اتری۔
۹۴	جمعہ	۱۰۸	ترتیب قدیم میں یہ نور سے چار سورتوں بعد تھی مگر آیت جمعہ اور آیت نور کا مقابلہ ثابت کرتا ہے کہ جمعہ قدیم تر ہے۔ رع جمعہ حضرت دحیہ کلبی کے قافلہ تجارت کے بارے میں اتری اس وقت تک وہ مسلمان نہ تھے مگر غزوہ احد سے پہلے مسلمان ہو چکے تھے۔
۹۵	بینہ (۹۸)	۴۰	پہلے مولف کی رائے میں یہ مکی تھی بعد میں یہ رائے بدل گئی اور اسے رع جمعہ کا مرادف سمجھا۔
۹۶	مجادلہ (۵۸)	۱۰۵	
۹۷	آل عمران (۳)	۸۹	اس میں واقعات اُحد ہیں۔
۹۸	حشر (۵۹)	۹۱	غزوہ بنو نضیر سے تعلق رکھتی ہے جس کا زمانہ ربیع الاول سنہ ۴ھ ہے۔
۹۹	احزاب (۳۳)	۹۲	زیادہ حصہ حضرت زینب بنت جحش کے ساتھ نکاح کے قصہ سے تعلق رکھتا ہے جس کا زمانہ ذیقعدہ سنہ ۴ھ ہے، رع و رع ذی قعدہ سنہ ۵ھ میں غزوہ بنو قریظہ کے بعد اُتری
۱۰۰	نساء (۴)	۹۲	سنہ ۴ھ و سنہ ۵ھ کی آیتوں کا مجموعہ ہے۔
۱۰۱	نور (۲۴)	۱۰۳	اس میں قصہ افک ہے جس کا زمانہ شوال سنہ ۵ھ ہے۔
۱۰۲	منافقون (۶۳)	۱۰۴	سورہ نور کا اور اس کا زمانہ ایک ہے۔
۱۰۳	تغابن (۶۴)	۱۰۹	
۱۰۴	کوثر (۱۰۸)	۹۷	اس کے مکی یا مدنی ہونے میں اختلاف ہے۔ مولف کے نزدیک حضرت سعید بن
۱۰۵	فتح (۴۸)	۱۱۱	جبیر کا یہ کہنا زیادہ قرین قیاس ہے کہ حدیبیہ میں اُتری۔
۱۰۶	حدید (۵۷)	۹۹	(۱۰) رع سے ظاہر ہے کہ انا فتحنا کی بشارت کے بعد اُتری۔
۱۰۷	تکاثر (۱۰۲)	۹۸	"تکاثر" کی مذمت سورہ حدید میں بھی ہے۔ یہ سورہ بھی مختلف فیہ سورہ ہے۔
۱۰۸	ممتحنہ (۶۰)	۹۳	دوسرا رکوع صلح حدیبیہ کے بعد اور پہلا رکوع فتح مکہ کے لئے سفر کے وقت اترا۔
۱۰۹	طلاق (۶۵)	۱۰۲	
۱۱۰	تحریم (۶۶)	۱۰۷	
۱۱۱	حجرات (۴۹)	۱۰۶	(محرم یا صفر سنہ ۹ھ) میں وفد تمیم اور وفد اسد کے ایام ورود میں اتری۔

Marfat.com

۱۱۲	توبہ	۱۱۲	زیادہ حصہ غزوہ تبوک کے واقعات سے تعلق رکھتا ہے
۱۱۳	سورہ نصر	۱۱۳	
۱۱۴	سورہ مائدہ	۱۱۴	قرآن کی سب سے آخری آیت اسی سورۃ میں ہے۔

یہ ترتیب محض اجمالی خاکہ ہے، اس ترتیب کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ۱۱۴ سورتیں بالکل اسی ترتیب سے اتریں یہ خاکہ صرف اتنا ثابت کرنا ہے کہ فلاں اور فلاں سورہ تقریباً ہم عصر ہے۔ کہف کو اس خاکہ میں پہلے اور انعام کو پیچھے رکھا گیا ہے۔ آپ لیل کو موخر اور بروج کو مقدم کر لے سکتے ہیں اسی طرح انعام کو کہف سے پہلے رکھ دے سکتے ہیں مگر یہ سورتیں ہم عصر اور تقریباً ایک زمانہ کی ہیں۔

حصہ ۲۔ قصص میں مولف نے اس بات کا خاص لحاظ رکھا ہے کہ اسرائیلی روایتیں جو مفسرین نے نقل کی ہیں ان کو ہاتھ تک نہیں لگایا کیونکہ اسرائیلی عربوں کی روایتوں کے متعلق حضرت رسول خدا نے فرمایا تھا کہ ان کو نہ تو سچ کہو نہ جھوٹ۔ توراۃ اور انجیل سے صرف اس قدر باتیں لی گئی ہیں جن کی قرآن نے یا تو صریحاً تکذیب کی ہے یا صریحاً ان کی تصدیق کی ہے۔ جن امور سے قرآن کا کوئی تعلق نہیں ان کو دہرانا بے جا خیال کیا۔ اکتشافات جدید پر اس خیال سے زیادہ توجہ دی کہ قرآن نے بارہا اقوام گذشتہ کے آثار باقیہ پر غور کرنے کی ہدایت دی ہے اور ان کو اپنی صداقت کے گواہ بنایا ہے۔

خدیجہ حسنہ
(اہلیہ مولانا یعقوب حسن مرحوم)
ممبر مدراس قانون ساز اسمبلی

"حسنہ"
ڑلینڈ گیٹ
ننگبا کم۔ مدراس
۱۴ ؍ صفر ۱۳۶۰ھ

Marfat.com

غلط نامہ

صفحہ	۲۶۸	نیچے کے نوٹ میں	"متغذ"	کے بجائے	"متغدد"	پڑھیے
"	۲۶۹	حاشیہ میں سطر دسویں	"قوم نوح ایک مالدار کی مطیع تھی"			"
"	۲۷۳	سطر اٹھارویں	"اگر اللہ یہ ارادہ کرتا ہے"	کے بجائے	"اگر اللہ یہ ارادہ کرلے"	"
"	۲۷۸	" ساتویں	"اسے"	"	"اسے"	"
"	۲۸۹	" پانچویں	"پانچ سو برس"	"	"سات سو برس"	"
"	۳۰۵	" تیرھویں	"مفغول"	"	"مفقول"	"
"	۳۱۲	" "	"جن ستونوں شالیں"	"	"جن ستونوں کی مثالیں"	"
"	۳۲۲	" سولھویں	"نصیحت کر"	"	"نصیحت کرو"	"
"	۳۲۹	" سترھویں	"اس قسم کا رواج"	"	"اس قسم کی تخفیف کا رواج"	"
"	۳۵۲	" اکیسویں	"اللہ کے پیچھے"	"	"اللہ ان کے پیچھے"	"
"	۳۵۷	" پچیسویں	"دلوں"	"	"دِنوں"	"
"	۳۶۵	" چوتھی	"ذو کو"	"	"ذُو کو"	"
"	۳۶۷	" سترھویں	"بعد و نفع"	"	"بعد وہ نفع"	"
"	۳۶۸	" سولھویں	"البدالحرام"	"	"البلدالحرام"	"
"	۳۷۰	" پندرھویں	"جوفاً"	"	"خوفاً"	"
"	"	" اٹھارویں	"المغاول"	"	"المقاول"	"
"	"	" اکیسویں	"طارف"	"	"طاف"	"
"	۳۷۱	" بائیسویں	"جس"	"	"جن"	"
"	۳۷۲	" تیسری	"توراۃ بیان"	"	"توراۃ کے بیان"	"
"	"	" سولھویں	"کاتھ"	"	"کانھ"	"
"	۳۷۴	" چھبیسویں	"عقب"	"	"لقب"	"
"	۳۷۵	" سولھویں	"دیکھو"	"	"دیکھ"	"
"	[illegible]	" پچیسویں	"ود"	"	"وہ"	"
"	"	" ستائیسویں	"لامامن"	"	"لایامن"	"
"	۳۸۴	" چھٹی	"اور دوسرے"	"	"وہ اور دوسرے"	"
"	۴۰۴	" بائیسویں	"ہوئے ہیں"	"	"ہوا ہے"	"
"	۴۱۸	" سولھویں	"روزہ"	کے پہلے	"کے لئے"	"
"	۴۴۷	" چودھویں	"ہیں"	کے بجائے	"ہیں"	"
"	۴۴۹	" ساتویں	"گر"	"	"مگر"	"
"	۴۵۱	" انیسویں	"دہکنا"	"	"دہلنا"	"

Marfat.com

صفحہ ۴۶۱	سطر بارھویں	لوط کے بعد "جو"	نکال دیجیے		
〃 ۴۷۱	سطر دوسری	"کیا"	کے بجائے	"لیا"	پڑھیے
〃 〃	〃 ساتویں	"کچھ گوں"	〃	"کچھ لوگوں"	〃
〃 〃	〃 پندرھویں	"پھل پھلاڑی"	〃	"پھل پھلاری"	〃
〃 ۴۷۴	سطر گیارھویں	"یغطہ"	〃	"یعطہ"	〃
〃 〃	〃 بارھویں	"ہبکہ"	〃	"ہبکہ"	
〃 〃	〃 انیسویں	"یغطہ"	〃	"یعطہ"	〃
صفحہ ۴۷۷	سطر چوتھی	"توراۃ کے"	〃	"توراۃ کی"	〃
〃 ۴۸۵	〃 پندرھویں	"پھل پھلاڑی"	〃	"پھل پھلاری"	〃
〃 〃	〃 سولھویں	〃	〃	〃	〃
〃 ۴۸۶	〃 پندرھویں	〃	〃	〃	〃
〃 ۴۹۰	〃 انیسویں	"رکوع تھا"	کے پہلے	"اس میں قیام تھا"	〃
〃 ۴۹۹	〃 تیرھویں	"لوگ نہیں"	کے بجائے	"لوگ کھاتے نہیں"	〃
〃	〃 چودھویں	"کھا" نکال دیجیے۔			
صفحہ ۵۰۰	سطر پندرھویں	"پھل پھلاڑی"	کے بجائے	"پھل پھلاری"	〃
〃 ۵۱۲	سطر پندرھویں	"بس"	〃	"پس"	〃
〃 ۵۲۰	〃 بائیسویں	"یہ" نکال دیجیے۔			
〃 ۵۲۶	〃 تیسویں	"ساتھ"	کے بجائے	"سات"	〃
〃 ۵۳۲	〃 دسویں	"درجہ ایک"	〃	"درجہ کا ایک"	〃
〃 〃	نیچے کے نوٹ میں	"ہندوستان کے ایشور"	〃	"ہندوستان کا ایشور"	〃
〃 ۵۵۰	سطر چھبیسویں	"ان کے"	〃	"ان کا"	〃
〃 ۵۶۳	سطر پہلی	"اب ان کو"	کے پہلے	"بھائی"	〃
صفحہ ۵۶۴	〃 دسویں	"با"	کے بجائے	"یا"	〃
〃 ۵۶۵	〃 چودھویں	"فہرست کو"	〃	"فہرست جن کو"	〃
〃 〃	〃 تیئسویں	"وسیرڈوٹس"	〃	"ہیروڈوٹس"	〃
〃 ۵۶۷	〃 تیسری	"بالائے"	〃	"بالائی"	〃
〃 〃	〃 〃	"زیر مصر"	〃	"زیریں مصر"	〃
〃 〃	〃 چوتھی	"بالائے"	〃	"بالائی"	〃
〃 〃	〃 پانچویں	"نہر توما"	〃	"نہرولوبا"	〃
〃 ۵۸۴	〃 سترھویں	"ام ج"	〃	"اح م"	〃
〃 ۶۰۳	〃 پندرھویں	"ابن حکام"	〃	"ان احکام"	〃

(مطبوعہ مدینہ پریس بجنور)

Marfat.com

حصہ ۲۔ قصص

باب ۱۲۔ انسان کا ابتدائی زمانہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

135192

کیا (ایسا نہیں ہے کہ) انسان پر زمانہ میں سے ایک وقت آچکا ہے کہ وہ کوئی چیز قابل ذکر نہ تھا ①	ھَلۡ اَتٰی عَلَی الۡاِنۡسَانِ حِیۡنٌ مِّنَ الدَّھۡرِ لَمۡ یَکُنۡ شَیۡئًا مَّذۡکُوۡرًا ①	ف ۱ غ سورہ دہر ۲۹ پ	ایک زمانہ میں انسان کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا۔
بے شک ہم نے اسے مخلوط نطفہ سے پیدا کیا، اسے ہم آزماتے رہے، تو ہم نے اسے سننے والا دیکھنے والا بنایا۔ ②	اِنَّا خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ نُّطۡفَۃٍ اَمۡشَاجٍ نَّبۡتَلِیۡہِ فَجَعَلۡنٰہُ سَمِیۡعًۢا بَصِیۡرًا ②		انسان کی آزمائش۔ خدا نے اسے سننے والا دیکھنے والا بنایا
ہم نے اس کو راستے کی رہ نمائی کی۔ چاہے وہ شکر گزار ہو چاہے ناشکرا ③	اِنَّا ھَدَیۡنٰہُ السَّبِیۡلَ اِمَّا شَاکِرًا وَّ اِمَّا کَفُوۡرًا ③		انسان کو ہدایت دی۔

ف انسان کا ابتدائی زمانہ۔ جس زمانہ میں پیغمبر آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید اُترنے لگا، انسان نے تمدنی ارتقا کی بہت سی منزلیں طے کرلی تھیں، مصر کے قدم قومی ترقی کی آخری حد تک پہنچ کر رُک گئے تھے، رومی سلطنت نے اپنا پایہ تخت روما سے قسطنطنیہ بدل کر مشرقی طاقت کے نام سے نیا جنم لیا تھا، اور وہ اس وقت یونان کے کندھوں پر سوار ہوکر ایران جیسی عظیم الشان دولت کے ساتھ عالم گیر غلبہ کے لئے قوت آزما تھی۔ ان دونوں زبردست قوموں کے قدموں تلے بابل کی سرزمین کے ایک زمانہ میں ایران و فلسطین باج گزار تھے پامال ہو رہی تھی۔ *(حاشیہ: انسان کا ابتدائی زمانہ)*

جس زمانہ میں انسان کا یہ دم خم تھا قرآن نے دنیا کو یاد دلایا "کیا (ایسا نہیں ہے کہ) انسان پر زمانہ میں سے ایک وقت آچکا ہے کہ وہ کوئی چیز قابل ذکر نہ تھا" ① ف خدا کی بے شمار مخلوقات میں کرہ زمین پر چلنے پھرنے والے جانوروں میں سے انسان بھی دو پاؤں والا ایک دابہ تھا۔ "اللہ نے تمام چلنے پھرنے والوں کو پانی سے پیدا کیا، تو ان میں سے کچھ وہ ہیں جو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں، اور ان میں سے کچھ وہ ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں، اور ان میں سے کچھ وہ ہیں جو چار (پاؤں) پر چلتے ہیں" ② غ نور ۱۰۱/۴۴ *(حاشیہ: انسان اور جانور)*

ابتدائی زمانہ میں انسان اور دوسرے جانوروں میں کچھ یونہی سا فرق تھا۔ وہ چرندوں کی طرح خود رو درختوں کے پھل کھا کر پیٹ پالتا، درندوں کی طرح جانوروں کو پھاڑ کھاتا، سردی لگتی تو جانوروں کی کھال اوڑھ لیتا، اور رات کو غاروں میں سو رہتا تھا۔ *(حاشیہ: ابتدائی زندگی)*

واحد بکڈپو
جونا مارکیٹ کراچی نمبر ۲

Marfat.com

انسان کی ابتدائی ضرورتیں — **۹۱۔ صبح تمدن۔** انسان کی ابتدائی ضرورتیں صرف تین تھیں: خوراک، لباس، سایہ، سوان کی سربراہی "ادیم زمین سفرۂ عام او" سے بآسانی ہوجاتی تھی۔ تاہم اور جانوروں کے برعکس اللہ نے انسان کو "سننے والا دیکھنے والا بنایا" تھا (۲) ف۔ اس میں مشاہدہ اور غور و فکر کا زبردست ملکہ تھا۔ اس نے

غور و مشاہدہ — نباتات کا مشاہدہ — دیکھا کہ جب کسی پھل کے بیج زمین پر گرتے ہیں اور کچھ دنوں مٹی میں پڑے رہتے ہیں اور پھر ان پر مینہ برستا ہے تو بیجوں سے پودے پھوٹ نکلتے ہیں، پھر پودے بڑھتے بڑھتے اپنے پورے قد و قامت کو پہنچتے ہیں تو ان میں پھل لگتے ہیں، کچھ پھلوں کو چرندے پرندے کھا لیتے ہیں اور کچھ سڑ گل کر ادھر اُدھر بکھر

زراعت و کاشتکاری — جاتے ہیں، اور پھر ان کے بیجوں سے ویسے ہی پودے نکل آتے ہیں۔ یہ دیکھ کر انسان نے خیال کیا کہ وہ خود بیج جمع کر رکھے، برسات میں ان کو بوئے، پودوں کی رکھوالی کرے، اور جب وہ پھل دینے لگیں تو ان کو چرندوں پرندوں سے بچائے، پھر خود کھائے، اور اپنے بال بچوں اور ہم جنسوں کو کھلائے۔ اس طرح انسان نے فن کاشتکاری کی بنیاد ڈالی اور خوراک بہم پہنچانے کی یہ مستقل صورت نکالی۔

شکار — خوراک حاصل کرنے کا دوسرا ذریعہ شکار تھا۔ انسان نے دیکھا کہ بعض جانور دوسرے جانوروں کو پھاڑ کھاتے ہیں تو وہ بھی جانوروں کا شکار کر کے ان کے گوشت سے اپنا پیٹ بھرنے لگا۔ بعض اوقات

گلہ بانی — شکار ملتا تھا اور بہ کثرت ملتا تھا، اور بعض اوقات کچھ بھی ہاتھ نہ آتا تھا اور انسان کو بھوکا رہنا پڑتا تھا۔ اس لئے وہ جانوروں کو زندہ پکڑ کر اپنے قبضہ میں رکھنے لگا۔ وہ ان کو چراتا، ان کا دودھ پیتا اور ان پر سواری کرتا۔ ضرورت کے وقت ان کو ذبح کر کے ان کا گوشت کھاتا اور ان کی کھال سے لباس بناتا تھا۔ اس طرح گلہ بانی کے پیشہ کی بنیاد پڑی۔

مبادلۂ اجناس — ابتدا میں زراعت، شکار، اور گلہ بانی جدا جدا پیشے نہ تھے، پھر کچھ لوگوں نے زراعت کو اور کچھ لوگوں نے گلہ بانی کو اپنا پیشہ بنا لیا۔ کھیتی باڑی کرنے والے گلہ بانی کرنے والوں کو کچھ اناج دیتے اور اس کے عوض ان سے مویشی لیتے تھے۔ اس طرح مبادلۂ اجناس کے ذریعہ خرید و فروخت کا دستور قائم ہوا۔

ہتیار — ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ انسان کو جب ہتیار کی ضرورت پڑی تو اس نے پتھر کو گھس کر اس میں نوک اور دھار بنالی۔ ابتدا میں سنگی آلات بھدّے اور بدنما تھے، رفتہ رفتہ ان کی اصلاح ہوتی گئی اور

عہدِ حجر — وہ زیادہ سڈول اور کار آمد بننے لگے۔ جس زمانہ میں بھدّے اور بے ڈول سنگی ہتیار مستعمل تھے اس زمانہ کو عہدِ حجر قدیم کہتے ہیں، اور بعد کے زمانہ کو جس میں سڈول ہتیاروں کا استعمال ہوتا تھا عہدِ حجر جدید کہتے ہیں۔

اگلے انسانوں کو اس بات کا یقین تھا کہ مر کر زمین میں دفن ہونے کے بعد ان کی پھر ایک نئی زندگی شروع ہوتی ہے۔ اس لئے وہ مُردہ کے ساتھ قبر میں اس کے ہتیار اور زندگانی کی دوسری ضروری چیزیں دفن کر دیا کرتے تھے تاکہ وہ دوسری زندگی میں اس کے کام آسکیں بعض قبروں

مٹی کے برتن — میں مُردہ کے پاس سڈول سنگی ہتیاروں کے ساتھ مٹی کے پختہ برتن، کوڑیوں، خوشنما پتھروں اور

Marfat.com

زیور

مونگے کے زیور بھی دھرے ہوئے پائے گئے ہیں۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ عہد حجر جدید میں مٹی کے برتن بنانے کا فن ایجاد ہو چکا تھا۔ مٹی کے برتن بنانا انسان کی پہلی اور قدیم ترین صنعت ہے۔

دھات کے ہتیار

اس کے بعد انسان نے دھات کے ہتیار بنانے شروع کئے۔ دھات پتھر سے زیادہ ملائم ہوتی ہے اور اس کو بے دھڑک ٹھوک ٹھاک کر اس سے ہر قسم کے ہتیار بنا لئے جا سکتے ہیں۔ دھات کے ہتیاروں سے لوگ اور بھی بہت سے کام لینے لگے جو پتھر کے ہتیاروں سے ممکن نہ تھے۔ یہاں سے انسان کی قوت ایجاد کو اور زیادہ تحریک ہوئی اور نئی نئی صنعتیں وجود میں آنے لگیں۔

کانسی کا زمانہ

دھات میں سب سے پہلے کانسی کا استعمال ہوا تھا، اس لئے اس زمانے کو کانسی کا زمانہ کہتے ہیں۔

لوہا

کانسی کے بعد لوہا دریافت ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "ہم نے لوہا نازل کیا۔ اس میں سخت خطرہ ہے اور لوگوں کے لئے فائدے بھی ہیں" (۶) ع حدید ۲۵/۵۷۔ کانسی کے ہتیاروں سے لوہے کے ہتیار زیادہ مفید ثابت ہوئے۔ لوہے میں خطرہ یہ ہے کہ لوگ لوہے کے ہتیاروں سے جنگ و جدل کرنے لگے، مگر اس خطرہ کے مقابلہ میں لوہے کے فائدے بہت زیادہ ہیں۔ جوں جوں زمانہ ترقی کرتا گیا لوہے سے انسان کو زیادہ نفع پہنچنے لگا، یہاں تک کہ موجودہ زمانہ میں انسان کی گوناگوں ضرورتیں قریباً سب کی سب لوہے سے پوری ہوتی ہیں۔ ہم لوہے کے برتنوں میں کھاتے ہیں، لوہے کے گھروں میں رہتے ہیں، لوہے کی سواریوں پر چڑھ کر لوہے کی سڑکوں پر سفر کرتے ہیں، لوہے کے جہازوں پر بیٹھ کر بڑے بڑے سمندر عبور کرتے ہیں، جسمانی طاقت بڑھانے کے لئے لوہے کی مقویات کھاتے ہیں۔ غرض یہ زمانہ ہی لوہے کا زمانہ ہے اور اسی لئے اس کو عہد حدید کہتے ہیں۔

عہد حدید

پارچہ بافی

جب انسان روئی کے فوائد سے واقف ہوا تو سوت کاتنے اور کپڑا بننے لگا۔ وہ جانوروں کے بالوں سے بھی کپڑا بنانے لگا اب اس کو سردی گرمی سے بچنے کے لئے جانوروں کی کھال کی ضرورت نہ رہی۔ غالباً پارچہ بافی دوسری صنعت ہے جسے انسان نے برتن سازی کے ساتھ ساتھ ایجاد کیا۔

کھانا پکانا

آگ جلانے کی ترکیب انسان کو پہلے ہی سے معلوم ہو چکی تھی اور جانوروں کی طرح کچے پھل اور کچے گوشت کے بجائے وہ صنعت کے ساتھ کھانا پکا کر کھانے کا عادی ہو گیا تھا۔ اب صرف ایک ضرورت کی سربراہی باقی رہ گئی تھی، یعنی جائے حفاظت یا مکان، تو اس کی تکمیل کی طرف بھی وہ قدیم زمانہ ہی میں متوجہ ہو گیا تھا۔ ایک عرصہ تک مٹی کی بے ڈول دیواروں پر گھاس پھوس اور پتوں کا چھپر بنا لیا کرتا تھا۔ رفتہ رفتہ چونے، اینٹ یا پتھر کی دیواروں، تراشی ہوئی لکڑی کے ستونوں اور چھتوں اور پتھر اور پختہ کویلو کی چھت کے مکان دروازوں اور دریچوں کے ساتھ بنانے لگا اور فن تعمیر انسان کی بہت بڑی صنعت بن گیا۔ اس صنعت میں جن اقوام نے سب سے

مکان

فن تعمیر

Marfat.com

زیادہ ترقیاں کی ہیں انھیں کو سب سے زیادہ متمدن و مہذب سمجھا جاتا ہے۔ قدیم اقوام کے تمدن وتہذیب کی تاریخ انھیں آثارِ قدیمہ کے ذریعہ سے جو ان قوموں نے اپنے زمانوں کی یادگار کے طور پر چھوڑی ہیں، مرتب ہو رہی ہے۔ جن قوموں کا فن تعمیر ناقص و نامکمل تھا وہ صفحۂ دنیا سے ایسی مٹ گئیں کہ اب ان کے وجود کا بھی پتہ چلانا مشکل ہے۔

قوموں کے فن تعمیر سے ان کے تمدن کا اندازہ

یہ خیالی پلاؤ پکانا بالکل ہی فضول ہے کہ انسان کی ابتدا کب ہوئی، اس نے کتنے عرصہ میں اور کس قدر درجہ بدرجہ ترقی کی، ہر ترقی کی مختلف حالتوں کے درمیان کتنا زمانہ گذرا اور موجودہ حالت کو پہنچنے کے لئے کتنی مدت لگی۔ تمام ممالک میں انسان کی ترقی یکساں نہیں ہوئی جس زمانہ میں مصر کے لوگ عہدِ جدید میں تھے ترکستان میں کانسی کا دور شاید ابھی شروع نہیں ہوا تھا اور ہندوستان نے تو عہدِ حجرِ قدیم سے آگے بڑھ کر عہدِ حجرِ جدید میں بھی قدم نہیں رکھا تھا۔

انسان کی ابتدا کا زمانہ متعین نہیں ہو سکتا

آدم زاد کو انسانیت کے مکتب میں داخل ہو کر تمدن کی ابجد ختم کرنے کے لئے چاہے کتنا ہی عرصہ لگا ہو مگر اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ موجودہ توراۃ کا یہ بیان کہ دنیا کے سب سے پہلے انسان حضرت آدمؑ نے حضرت عیسیٰؑ سے فقط چار ہزار برس پہلے دنیا میں قدم رکھا تھا بالکل ہی بے بنیاد ہے۔ قرآن ایسی بے سند باتوں سے مبرا ہے۔ اس نے کسی واقعہ کے زمانہ کا تعین نہیں کیا۔
تمام قصص ایسے ہی مبہم ہیں جیسا کہ اس باب کے متن کی پہلی آیت: "کیا (ایسا نہیں ہے کہ) انسان پر زمانہ میں سے ایک وقت آ چکا ہے کہ وہ کوئی چیز قابل ذکر نہ تھا۔"

ہدایت کے دو طریقے

۹۲۔ ہدایت۔ اللہ نے انسان کی ہدایت دو طریقوں سے کی: ایک یہ کہ اللہ نے انسان کے نفس ہی میں اچھے اور بُرے کی تمیز ودیعت کر دی ہے۔ "اس نے اس (نفس) کو ٹھیک کیا کہ پھر اسی (نفس) کو اس کی بدکاری اور اس کی پرہیزگاری کا الہام کیا" ○ شمس ۹۱ ۔ دوسرے یہ کہ اللہ نے وقتاً فوقتاً رسول بھیجے اور ان کے ذریعہ سے انسان کی ہدایت کی۔

Marfat.com

باب ۱۳۔آدمؑ کے دو بیٹے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اور (اے محمدؐ!) ان کو آدم کے دو بیٹوں کا حال سنا دو جب کہ	وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ م	ع سورۂ مائدہ ۱۱/۵ ۱۴
دونوں نے قربانیاں چڑھائیں، تو ایک سے قبول کی گئی	اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا	آدم کے دو بیٹے ۲۰ح
اور دوسرے سے قبول نہیں کی گئی" (دوسرے نے پہلے سے)	وَلَمْ یُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَ	قربانی
کہا کہ میں تجھے ضرور قتل کر دوں گا" اس نے کہا اللہ تو فقط ڈرنے	قْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ	قربانی قبول ہونا
بچنے والوں سے قبول کیا کرتا ہے ①	مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ①	۲۱ح
اگر تو نے میری طرف اپنا ہاتھ اس لئے بڑھایا ہے کہ تو مجھے قتل کر دے	لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَیَّ یَدَكَ لِتَقْتُلَنِیْ مَاۤ	
تو میں تیری طرف ہاتھ بڑھانے والا نہیں ہوں کہ تجھے قتل کردوں،	اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ اِلَیْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ	
میں تو اللہ سارے عالم کے پروردگار سے خوف کرتا ہوں ②	اِنِّیْۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ②	
میں چاہتا ہوں کہ میرے گناہ اور اپنے گناہ کو تو لے	اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِیْ وَاِثْمِكَ	
جائے پھر تو دوزخ والوں میں سے ہو جائے، اور یہی	فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ	
ظالموں کی سزا ہے ③	جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ③	
پھر اس کے جی اس کے نفس نے اپنے بھائی کے قتل کو گوارا کر دیا تو اس نے	فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِیْهِ	قتل برادر
اسے قتل کر دیا، پھر وہ نقصان اٹھانے والوں میں ہو گیا ④	فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ④	۲۲ح
پھر اللہ نے ایک کوّا بھیجا، وہ زمین کریدنے لگا، تاکہ اسے	فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا یَّبْحَثُ فِی الْاَرْضِ	لاش دفن کرنا
دکھائے کہ وہ کس طرح اپنے بھائی کی لاش چھپائے؛ وہ بول	لِیُرِیَهٗ كَیْفَ یُوَارِیْ سَوْءَةَ اَخِیْهِ ؕ	
اٹھا: ہائے میری شامت! کیا میں اس سے بھی عاجز ہوں	قَالَ یٰوَیْلَتٰۤی اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ	
کہ اس کوّے کے مانند ہوں اور اپنے بھائی کی لاش چھپاؤں،	هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِیَ سَوْءَةَ اَخِیْ ۚ	
پھر وہ نادموں میں سے (ایک) ہو گیا ⑤	فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِیْنَ ⑤	

۲۰ح۔ قَرَّبَا = "وہ دونوں قریب لائے" قُرْبَانًا "انھوں نے ایک ذریعہ قربت کو" یعنی نذر پیش کی۔

۲۱ح۔ طَوَّعَتْ = طَوْعٌ (گوارا ہونا) سے ماخوذ ہے۔ کام دو طرح کے ہوتے ہیں، ایک کو آدمی طوعًا یعنی بخوشی کرتا ہے، اور دوسرے کو کرہًا یعنی ناگواری کے ساتھ کرتا ہے۔ قتل برادر بذات خود ناگوار کام تھا مگر اس کے نفس نے اس کے لئے اس کو گوارا کر دیا بالآخر اسے شرمندہ ہونا پڑا۔ ان آیتوں کا ایک مقصد یہ بھی بتانا ہے کہ گناہ انسان کو طبعًا ناگوار ہوتا ہے، اور اسی لئے گناہ گار بعد کو شرمندہ ہوتا ہے۔

۲۲ح۔ تقویٰ۔ متقی۔ اِتقا = ان سب الفاظ کا ماخذ وِقایۃ ہے، وقایۃ کا ترجمہ بچانا اور محفوظ رکھنا ہے۔ اتقا اصل میں (اِوْتِقاء) تھا۔ اس کا لغوی مفہوم "اپنے آپ کو بچائے رکھنا" ہے یہ لفظ خوف و احتیاط سے ملی جلی ایک قلبی کیفیت پر دلالت کرتا ہے۔ متقی وہ ہے جو خدا کے خوف کے باعث محتاط زندگی بسر کرے۔

Marfat.com

طبیعتوں کا اختلاف

ف ۹۳ ۔ آدم کے دو بیٹے ۔ متن کی آیتوں میں اللہ نے آدم کے جداگانہ صفتوں والے دو بیٹوں کی پیدائش اور ان کی مختلف طبیعتوں اور متضاد چال چلن کا حال بیان کیا ہے۔ ایک بھائی غصہ ور، زود رنج، تند خو، جابر اور ظالم ہے، اور دوسرا سلیم الطبع، منکسر المزاج، متین، صابر، فرماں بردار اور خدا ترس ہے۔ یہ دونوں ایک ہی باپ کے بیٹے ہیں اور پھر بھی ان میں اس قدر بیّن اختلافِ طبع ہے۔ ان دونوں کی اولاد کی طبیعتیں اور بھی مختلف ہو گئیں، کوئی کسی بات میں اپنے باپ کی حالت پر پیدا ہوا تو کوئی اپنی ماں کی شان لے کر آیا۔ جس طرح انسانوں میں ہر ایک کی شکل و صورت جدا ہے کہ ہزاروں لاکھوں میں بھی دو آدمی ہم شکل نظر نہیں آتے، اسی طرح ان کی طبیعتیں بھی مختلف ہیں۔ پھر آب و ہوا اور تمدن کے اختلاف، رنگ و روپ کے فرق اور تعلیم و تربیت کی کمی بیشی نے نوع انسان کی اتنی مختلف جماعتیں بنا ڈالیں کہ دنیا بھر کے سب آدمیوں کو ایک ہی آدم کی اولاد سمجھنے میں پس و پیش ہوتا ہے۔ بایں ہمہ سب انسان ایک ہی جنس ہیں اور ان کے جدِّ اوّل کی فطرت ان میں بحال ہے۔

نوع انسان کی مختلف جماعتیں باوجود اختلاف کے سب انسان ایک ہی جنس ہیں۔

ف ۹۴ ۔ ہابیل اور قابیل ۔ جیسا کہ قرآن کا عمومی طرز ہے، اس قصہ میں بھی ان دونوں بھائیوں کے ناموں کی تخصیص نہیں کی گئی ہے، ان کو صرف "ابْنَا اٰدَمَ" یعنی آدم کے دو بیٹے، کہا گیا ہے۔ اس بیان سے ملتا جلتا توراۃ میں ایک قصہ ہے، جس میں ان دونوں بھائیوں کا نام ہابیل اور قائن بیان ہوا ہے۔ عربی زبان میں قائن کا معرب قابیل ہے۔ حسب معمول توراۃ کے اس قصہ میں بھی قرآن کی طرح سبق آموز اجمال کے بجائے غیر ضروری تفصیل اس طرح کی گئی ہے:۔

توراۃ میں ہابیل و قائن کا قصہ

"اور آدم اپنی جورو حوا سے ملا اور وہ حاملہ ہوئی اور قائن کو جنا اور بولی میں نے خداوند سے ایک آدمی پایا (۱) پھر اس کے بھائی ہابیل کو جنا۔ اور ہابیل بھیڑ بکری کا چرواہا تھا اور قائن کسان (۲) اور ایک وقت یوں ہوا کہ قائن نے اپنے کھیت کی پیداوار میں سے ایک نذر خداوند کے پیش کی (۳) اور ہابیل بھی اپنی پہلوٹی اور موٹی بھیڑ بکریوں میں سے چڑھاوا لایا۔ اور خداوند نے ہابیل اور اس کی نذر کی قدر کی (۴) پر قائن اور اس کی نذر کی خداوند نے قدر نہیں کی۔ اس لئے قائن خفا ہوا اور اس کا منہ اُتر گیا (۵) اور خداوند نے قائن سے کہا کہ تجھے غصہ کیوں آیا اور تیرا منہ کیوں اتر گیا (۶) اگر تو نیکی کرے تو کیا وہ قبول نہ ہو۔ اور اگر تو نیکی نہ کرے تو تیرے در پر گناہ وارد ہوتا ہے اور وہ تیرا ارادہ رکھتا ہے مگر تجھ کو اس پر غالب آنا چاہئے (۷) اور قائن نے اپنے بھائی ہابیل سے باتیں کیں، اور جب وہ دونوں کھیت میں تھے تو یوں ہوا کہ قائن اس پر جھپٹا اور اس کو مار ڈالا (۸) اور خداوند نے قائن سے پوچھا کہ تیرا بھائی کہاں ہے؟۔ وہ بولا میں نہیں جانتا۔ کیا میں اپنے بھائی کا رکھوالا ہوں (۹) پھر اس نے فرمایا تو نے کیا کیا؟۔ تیرے بھائی کا خون زمین سے مجھ کو پکارتا ہے (۱۰) اور اب تو لعنتی ہوا، اس زمین سے جس نے تیرے ہاتھ سے تیرے بھائی کا خون پینے کے لئے منہ کھولا" (۱۱) ۴ پیدائش۔

Marfat.com

غیبی طاقت

ف۹۵۔ مذہب کی ابتدا۔ انسان اگرچہ اپنی عقل اور محنت سے اپنی ضرورت کی چیزیں بہم پہنچا لینے پر قادر تھا مگر ساتھ ہی اس کے وہ یہ بھی محسوس کرتا تھا کہ ایک غیبی طاقت ایسی بھی ہے جو اس کی تمام محنت کو رائگاں کرسکتی ہے اور اس کی تمام تدبیروں کو بیکار کر دے سکتی ہے۔ وہ کھیت بکتے بوئے اور مناسب وقت پر اعتدال کے ساتھ مینہ برسا تو خیر گذری ورنہ بارش کی کمی اور زیادتی دونوں کسان کے حق میں مہلک ٹھیریں۔ گو بارش اچھی بھی ہوئی، فصل کمال کو پہنچی، اناج کے خوشے لہلہانے لگے، پھر بھی یہ کھٹکا لگا رہتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی ناگہانی بلا آئے اور سب کو تہ و بالا کر دے۔ اس لئے ابتدا ہی سے انسان اس غیبی طاقت کو خوش کرنے اور اس کی مہربانی کو اپنا

نذر

شاملِ حال بنا لینے کے لئے اس کی جناب میں نذر نذرانے پیش کرنے لگا۔ وہ نذرانہ پیش کرنے کے لئے ایک جگہ کو مخصوص کر کے وہاں شناخت کا کوئی نشان بنا دیتا یا ایک پتھر گاڑ دیتا تھا۔ اوقات مقررہ پر وہ وہاں آتا اور بھینٹ چڑھا جاتا تھا۔ نذر کی چیز غائب ہو جاتی تو سمجھتا کہ غیبی طاقت نے اس کی نذر قبول کرلی، اور اگر وہ جیسی کی ویسی ہی دھری رہی تو خیال کرتا کہ غیبی طاقت نذر پیش کرنے والے سے ناخوش ہے۔ رفتہ رفتہ بھینٹ چڑھانے کا مقام، مقدس بن گیا اور نشان کا پتھر احترام کی نظر سے دیکھا جانے لگا۔ بعض شخصوں نے لوگوں کو بھینٹ چڑھانے کی ترغیب دینے اور غیبی طاقت سے التجا کرنے کا طریقہ سکھانے کو اپنا پیشہ بنا لیا تاکہ اس خدمت کے لئے جاتریوں سے معاوضہ

کاہن

حاصل کریں۔ رفتہ رفتہ کاہنوں نے غیبی طاقت کے متعلق اقسام کے خیالات و اوہام پھیلا دیئے اور پرستش کے عجیب و غریب طریقے ایجاد کر دیئے۔

غیبی طاقت کے وجود کے اعتراف کا اصلی خیال تو بالکل صحیح اور وجدانِ طبعی کے عین مطابق تھا جس کو اللہ نے انسان کی فطرت میں ودیعت کر دیا تھا، مگر مکار کاہن اپنے دل سے اٹکل پچو باتیں گھڑ کر لوگوں کو سمجھا دیتے تھے اور عام لوگ دھوکے میں آکر سیدھے راستہ سے بھٹک جاتے تھے۔ رفتہ رفتہ نتیجہ یہ ہوا کہ لوگوں نے اس اصل غیبی طاقت کو نظرانداز کر دیا، اس کی پرستش کے بجائے ایسی چیزوں کی پرستش کرنا اور ان کے پاس اپنی حاجتیں لے جانے لگے جن کے متعلق وہ ذرا بھی غور کرتے تو خود ان کی عقل پکار اٹھتی کہ وہ ان سے بھی زیادہ عاجز اور محتاج ہیں۔

ف۹۶۔ قربانی قبول ہونا۔ پہلے زمانہ میں قربانی کے قبول ہونے کی علامت یہ سمجھی جاتی تھی کہ ایک غیبی آگ آکر اسے کھالے۔ اسی بنا پر حضرت خاتم رسول کے عہد تک یہود کا خیال یہ تھا کہ نبی کی پہچان یہ ہے کہ وہ ایک قربانی کرے اور آسمانی آگ آکر اُسے کھالے۔ چنانچہ انھوں نے کہا "ہم سے

قربانی کھانے والی آگ

خدا نے عہد لیا ہے کہ ہم کسی رسول کی بات نہ مانیں یہاں تک کہ وہ ایک قربانی کرے جس کو "النار" کھالے، خدا نے فرمایا "کہدو کہ مجھ سے پہلے بہت رسول بینات لے کر اور وہ لے کر آئے جو تم کہتے ہو، پھر اگر تم سچے ہو تو تم نے ان کو کس لئے قتل کیا (۳) ع۱۹ آلِ عمران ۹/۳

یہود کے اس خیال کے برعکس اسلام یہ بتاتا ہے کہ " ان کا گوشت اللہ کو نہیں پہنچتا اور نہ ان کا خون، لیکن اس کو تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے " ⑳ ع ۵ ۲۲/۱۷۔ اسی بات کو ابن آدم نے یوں کہا تھا کہ " خدا تو صرف متقی لوگوں سے قبول کرتا ہے " ① یعنی کوئی کام جو تقویٰ یعنی خوف الہٰی اور احتیاط کے ساتھ نہ کیا جائے اللہ کو پسند نہیں۔ ہر کام کی نیکی اور بدی کا مدار نیت پر ہے۔ خدا نے فرمایا " اس کے نزدیک کسی کا کوئی احسان نہیں جس کا بدلا دیا جائے مگر اپنے رب اعلیٰ کے چہرہ (کی خوشی) کو تلاش کرنا، اور یقیناً وہ عنقریب خوش ہو جائے گا " ⑳ لیل ۹۲/۳۰ آنحضرتؐ نے فرمایا:۔

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَىٰ. (بخاری عن عمرؓ) اعمال تو سب کے سب نیتوں کے مطابق ہوا کرتے ہیں اور ہر مرد کے لئے وہ ہے جو اس نے نیت کی۔

جس ابن آدم کی قربانی قبول ہوئی تھی وہ متقی تھا، اس کی نیت اچھی تھی، وہ خدا کی خوشی چاہتا تھا۔ دوسرا ابن آدم متقی نہیں تھا۔ اس کی نیت اچھی نہیں تھی، وہ خدا کی خوشی کا طالب نہیں تھا بلکہ اس کی قربانی کا مقصد دنیاوی مفاد کا حاصل کرنا تھا۔

ف ۹۷۔ إِثْم کے لغوی معنے دیر کرنے کے ہیں۔ اس سے مراد وہ گناہ ہے جو ترک خیر سے عائد ہوتا ہے۔ کثرت استعمال کی بنا پر عام طور پر ہر گناہ کو اِثم کہا جاتا ہے۔ ⑳ ق/ا میں اثم کے حقیقی مفہوم ترکِ خیر کو مراد سمجھنا چاہئے۔ گناہ کبھی کسی عمل کی بنا پر ہوتا ہے، اور کبھی ترک عمل سے گناہ لازم آتا ہے۔ عمل کا گناہ اسی کے سر ہوتا ہے جس سے وہ عمل سرزد ہوا

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرَىٰ ⑤ ع بنی اسرائیل ۱۷/۱۵ اور کوئی بوجھ اُٹھانے والی (جان) دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھاتی ⑤

یعنی کوئی شخص کسی دوسرے کے عمل کا ذمہ دار نہیں۔ قابیل نے ہابیل کو قتل کر کے ان خیرات وحسنات کا کفارہ دینے کا موقع کم کر دیا، جو ہابیل سے چھوٹ گئے تھے۔ ہابیل زندہ رہتے تو چھوٹے ہوئے اعمال کو بجا لاتے یا کفارہ دیتے۔ اسلئے ترک خیر کی سزا ایک حد تک ہابیل کی بجائے قابیل کو بھگتنا چاہئے، اسی لئے ہابیل نے کہا " میں چاہتا ہوں کہ میرے گناہ (اثم) کو اور اپنے گناہ کو تو لے جائے پھر تو دوزخ والوں میں سے ہو جائے " ⑳ ق/ا

Marfat.com

باب ۱۴ ۔ حضرت ادریس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اور کتاب میں ادریس کا ذکر کرو وہ بڑے سچے (اور) نبی تھے ⑥	وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ۡ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ⑥	۱ ع سورہ مریم ۴۲/۱۹ صدیق۔نبی
اور ہم نے ان کو اعلیٰ مکان پر بلند کیا ⑦	وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ⑦	اعلیٰ مکان
اور × اور ادریس اور × × یہ سب کے سب صبر کرنے والوں میں سے تھے ⑩	وَ × وَاِدْرِيْسَ × × كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ⑩	۲ ع سورۂ انبیا ۴۹/۲۱ صابر
اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ یہ سب نیکو کاروں میں سے تھے ⑪	وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ۭ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ⑪	رحمت میں داخل کرنا صالح

۹۸۔ حضرت ادریس ۔ قرآن مجید کہتا ہے کہ ہر امت میں کوئی نہ کوئی خبردار کرنے والا گذرا ہے ۔ ⑩ ع فاطر ۶۹/۳۵ ۔ ان میں سے بہتیروں کا ذکر قرآن میں نہیں ہے جن کا ذکر ہے ان میں سے بھی بعض کا صرف نام ہی نام آیا ہے ۔ حضرت ادریس کے متعلق خدا نے صرف اتنا بتایا ہے کہ وہ صدیق تھے، نبی تھے، صالحوں میں سے تھے، صابروں میں سے تھے، ان میں سے تھے جن کو اللہ نے اپنی رحمت میں داخل کیا، اللہ نے ان کو اعلیٰ مکان پر بلند کیا ۔ اس سے زیادہ ان کے متعلق قرآن میں کچھ نہیں ہے ۔ — قدیم ترین پیغمبر

سورۂ مریم کی جن آیتوں کے اندر حضرت ادریس اور دوسرے پیغمبروں کا ذکر ہے ان آیتوں کے بعد خدا نے بتایا ہے کہ "یہ لوگ ان میں سے ہیں جن پر نبیوں میں سے اللہ نے انعام فرمایا، آدم کی ذریت میں سے اور ان میں سے جن کو ہم نے نوح کے ساتھ (کشتی میں) لادا تھا اور ابراہیم و اسمٰعیل کی ذریت میں سے ⑧ ع مریم ۴۲/۱۹ ۔ اس آیت سے پہلے سورہ مریم میں جن انبیا کا ذکر ہے ان میں حضرت ادریس کے سوا کوئی نہیں جسے حضرت نوح کی کشتی کا سوار قرار دیا جا سکے اس لئے وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ حضرت ادریس ہی وہ پیغمبر ہیں جن کے متعلق "مِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ" وارد ہوا ہے ۔ — حضرت نوح کے ساتھ کشتی میں حضرت ادریس سوار تھے ؟

مروجہ توراۃ میں حضرت آدم سے لیکر حضرت نوح تک ایک خیالی شجرہ نسب منقول ہے، اس میں ہر جد کا صرف نام اور اس کی خیالی عمر درج ہے ۔ ان اجداد میں سے ایک بزرگ کا نام حنوک ہے جن کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ "خدا کے ساتھ چلتے تھے، اور نابود ہو گئے کیونکہ خدا نے ان کو لے لیا" ⑫ ب پیدائش ۔ — حضرت حنوک یا اخنوخ

قرآن کا یہ فرمانا کہ وہ صدیق تھے اور توراۃ کا یہ کہنا کہ وہ خدا کے ساتھ چلتے تھے ایک ہی حقیقت کی تعبیر کے دو طریقے ہیں۔ قرآن میں خدا نے حضرت ادریس کے متعلق فرمایا ہے "ہم نے ان کو مکان پر بلند کیا" ⑦ یہ توراۃ کے اس بیان سے مطابق ہے کہ "وہ نابود ہو گئے کیوں کہ خدا نے ان کو لے لیا ⑫ ب پیدائش۔

حنوک کا عربی زبان میں اخنوخ ہے مفسرین لکھتے ہیں کہ حضرت ابن عباس کے نزدیک حضرت اخنوخ ہی کا خدا نے ۔ ۔ ۔ ۔ ادریس کے نام سے ذکر کیا ہے۔

توراۃ کے اخنوخ اور قرآن کے ادریس ایک ہی ہیں۔

حضرت ابن عباس کے بیان بموجب حضرت ادریس اور توراۃ کے حنوک یا اخنوخ کا ایک ہونا قرآن کے اس اشارہ کے برخلاف نہیں ہے کہ وہ حضرت نوح کے ساتھ ان کی کشتی پر سوار تھے۔

انسان کے تین طبقے :-
۱۔ سابق بالخیرات
۲۔ مقتصد
۳۔ اپنے نفس کے حق میں ظالم۔

۹۹۔ انسانی مدارج ۔ قرآن مجید کی رو سے انسان کے تین طبقے ہیں، ان میں سے کوئی نیکی کے ساتھ آگے جانے والا "(سَابِقٌ بِالخَیرات) ہے، اور ان میں سے کوئی بیچ کی راہ چلنے والا (مقتصد) ہے اور کوئی اپنے نفس کے حق میں ظالم ہے" ⑥ ع فاطر $\frac{۱۹}{۳۵}$۔ سابق سے مراد وہ ہے جو گویا ہمہ تن نیکی اور بھلائی ہے، مقتصد سے کبھی کبھی لغزشیں بھی ہوتی ہیں، اور اپنے حق میں ظالم وہ ہے جو برابر اپنی فطرت اور اپنے ضمیر سے بغاوت کرتا ہے۔

سابقین کے چار طبقے :-
۱۔ صالح
۲۔ شہید ۳۔ صدیق
۴۔ نبی

پہلا طبقہ صالح، شہید، صدیق اور نبی چار طبقوں میں منقسم ہے۔ "اور جو لوگ خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر خدا نے انعام فرمایا ہے یعنی نبیوں اور صدیقوں، اور شہیدوں اور صالحوں (کے ساتھ) یہ لوگ رفیق کی حیثیت سے نہایت خوب ہیں" ⑩ ع نسار $\frac{۱۰۰}{۴}$

صالح

صالح سے مراد وہ ہے جو اپنے اعمال حسنہ کے باعث ممتاز ہو۔ شہید اور صدیق کے حق میں خدا نے فرمایا "بے شک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور (جن لوگوں) نے اللہ کو قرض حسنہ دیا ان کے لئے دو چند کیا جائے گا اور ان کے لئے باعزت اجر ہے ⑧ اور جو لوگ خدا اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لائیں، وہی اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہدا ہیں، ان کے لئے ان کے رب کے یہاں ان کا اجر ہے اور ان کا نور ہے ⑨ ع حدید $\frac{۱۰۶}{۵۲}$

شہید

شہید کا درجہ صلح سے بالاتر ہے۔ شہید کا لفظ "حاضر" کا مفہوم دیتا ہے شاہد گواہ کو اس لئے کہتے ہیں کہ وہ محل واقعہ پر موجود ہوتا ہے۔ اشہاد قسم کھانے کو اس لئے کہتے ہیں کہ قسم کھانے والا خدا یا دیوتا کو حاضر و ناظر سمجھ کر ایک بات کہتا ہے۔ صالحین سے بالاتر ایک طبقہ کو شہداء اس لئے کہا گیا کہ وہ گویا دل سے ہر وقت خدا کے سامنے حاضر رہتے ہیں یعنی ان میں حضور قلب کی کیفیت زیادہ ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں خدا نے فرمایا "بے شک ان باتوں میں نصیحت ہے اس کے لئے جس کے پاس دل ہے، یا اس نے کان لگا کر سنا جبکہ وہ دل سے حاضر (شہید) ہے" ⑧ ع ق $\frac{۱۳۱}{۵۰}$

صدیق

صدیق کا درجہ شہید سے بالاتر ہوتا ہے۔ آدمی جب اپنے اعمال حسنہ کے باعث ایک خاص درجۂ کمال کو پہنچ جاتا ہے، تو اس کو اللہ کی طرف سے ایک نہایت بلند رتبہ بصیرت عطا ہوتی ہے۔ چنانچہ خدا نے حضرت یوسف کے حق میں فرمایا "جب وہ اپنی توانائی کو پہنچے تو ہم نے ان کو دانائی (حکم) اور علم دیا اور بھلا کرنے والوں کو ہم یوں جزا دیا کرتے ہیں" (۲) ع یوسف ۱۲۔ حضرت یوسف کو اسی "دانائی" نے اس گناہ کے ارتکاب سے باز رکھا جس پر عزیز مصر کی گھر والی نے ان کو آمادہ کرنا چاہا تھا، "اس نے اُن کا ارادہ کیا، اور انھوں نے (بھی) اس کا ارادہ کیا ہوتا اگر وہ اپنے رب کی برہان کو دیکھ نہ لیتے" (۴) ع یوسف ۱۲۔ اسی بنا پر حضرت یوسف کو خدا نے عزیز مصر کی زبان سے صدیق کا لقب دیا۔ حضرت مریم صدیقہ تھیں۔ آنحضرت نے حضرت ابوبکر کو صدیق اور حضرت عائشہ کو صدیقہ فرمایا۔ قرآن و حدیث نے جتنے لوگوں کو صدیق کہا وہ انتہا درجہ کے راست باز تھے، اور اس دانائی کے مالک تھے جو راست بازی کے انعام کے طور پر ملتی ہے۔ شہید میں حق کو پہچان لینے کی صلاحیت ہوتی ہے، بشرطیکہ کوئی اسے پہچنوائے، صدیق کا ذاتی شعور حق کا انکشاف کرلیتا ہے، اور صدیق اپنی طبعی فراست سے واقف کار ہو کر حق کی تصدیق کرتا ہے۔

نبی

درجہ صدیقیت سے آگے نبوت کا درجہ ہے۔ عبری میں نبی کے معنے وہی ہیں جس کو مبشّر و منذر یعنی خوش خبری سنانے والا اور خبردار کرنے والا کے لفظوں میں ادا کرتے ہیں۔ یہ لفظ نبأ (خبر) سے مشتق نہیں ہے، کیوں کہ قرآن میں نبیءٌ نہیں ہے بلکہ نبیٌّ ہے اور یہ لفظ نبوٌّ سے مشتق ہے جس کے معنے بلند ہونے کے ہیں۔

نبی اس عالی رتبہ صدیق و صالح کو کہتے ہیں، جس پر علم لدنی اور حکمت لدنیہ کا خزانہ ملنے کے بعد وحی والہام کا دروازہ بھی کھل جاتا ہے اور جسے خدا انسان کی ہدایت وارشاد کے لئے مامور کرتا ہے۔

حضرت ادریس

اس باب کی آیتوں میں خدا نے حضرت ادریس کو صالح، صدیق اور نبی بتایا ہے اور ان کی شان فرمایا ہے کہ "ہم نے ان کو اعلیٰ مکان پر بلند کیا"۔

Marfat.com

باب ۱۵ حضرت نوحؑ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱ ع سورہ نوح ۵	اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ	ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ اپنی قوم کو خبردار
	قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ①	قبل اس کے کہ ان پر ایک دردناک عذاب آئے ①
صاف صاف خبردار کرنا	قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ	انھوں نے کہا اے میری قوم! میں تمہارے لئے ایک
	مُّبِيْنٌ ②	صاف خبردار کرنے والا ہوں ②
اللہ کی عبادت، تقویٰ، اطاعتِ رسول	اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ③	کہ اللہ کی عبادت کرو، اور اس سے ڈرتے رہو، اور میری اطاعت
مغفرت	يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى	تو وہ تمہارے گناہوں میں سے (کچھ) معاف کردیگا اور تم
ایک مدت تک مہلت دینا	اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَاۗءَ	نامزد مدت تک مہلت دیگا، بے شبہ جب خدا کا وقت آجا
اجل نہیں ٹلتی	لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ④	تو ٹالا نہیں جاتا، کاش تم جانتے ہوتے ④
	قَالَ رَبِّ اِنِّىْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا	انھوں نے عرض کیا کہ اے میرے رب میں نے اپنی قو
	وَّنَهَارًا ⑤	کو رات اور دن پکارا ⑤
دعوتِ حق سے کفار کا فرار	فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَاۗءِيْٓ اِلَّا فِرَارًا ⑥	تو میری پکار نے ان کو زیادہ نہ کیا مگر فرار میں ⑥
کانوں میں انگلی دینا	وَاِنِّىْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا	اور میں نے جب کبھی ان کو پکارا اس لئے کہ تو ان کی مغفر
اصرار بالکفر	اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا	کرے تو انھوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس لیں
تکبر	ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ⑦	اپنے کپڑے سمیٹ لئے، اور اڑ گئے اور تکبری تکبر کیا ⑦
	ثُمَّ اِنِّىْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ⑧	پھر میں نے ان کو بلند آواز سے پکارا ⑧
بالاعلان تبلیغ،	ثُمَّ اِنِّىْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ	پھر میں نے ان کو (کبھی) علانیہ کہا اور (کبھی) میں نے
رازدارانہ موعظت	لَهُمْ اِسْرَارًا ⑨	ان کو پوشیدہ کہا چپکے چپکے ⑨
استغفار کا حکم	فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ	پھر میں نے کہا اپنے رب سے مغفرت مانگو وہ بڑا
	كَانَ غَفَّارًا ⑩	کرنے والا ہے ⑩
	يُّرْسِلِ السَّمَاۗءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ⑪	وہ تم پر لگاتار برستا بادل بھیجیگا ⑪
	وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ	اور تم کو مال اور اولاد سے مدد دیگا اور تمہارے لئے
	لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ⑫	باغ بنائیگا اور تمہارے لئے نہریں بنائیگا ⑫
	مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ⑬	تمھیں کیا ہوگیا ہے کہ اللہ کے لئے کسی وقار کا خیال نہیں
	وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ⑭	حالانکہ اس نے تم کو طور طور[۳۳] سے پیدا کیا ہے ⑭

۳۳؎ اطواراً یعنی آدمی کی خلقت متعدد ادوار خلق سے گذرنے کے بعد مکمل ہوئی، عربی میں طورًا اکنی اور طورًا کذا کا مطلب یہ ہے کہ کبھی ایسا اور کبھی
اس لئے اطواراً کا لغوی ترجمہ کئی کبھی ہے۔

أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا ⑮
…م نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کس طرح سات آسمانوں …ہ تہ پیدا کیا ⑮

وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ⑯
…س نے ان میں چاند کو نور بنایا اور سورج کو چراغ …یا ⑯

وَاللَّهُ أَنْبَتَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا ⑰
…اللہ نے تم کو زمین سے نباتات کی طرح اُگایا ہے ⑰

ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا ⑱ — حیات بعد ممات
…م کو اس میں دوبارہ بھیجیگا اور پھر نکال خارج کریگا ⑱

وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ بِسَاطًا ⑲
…اللہ نے تمھارے لئے زمین کو فرش بنایا ⑲

لِتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ⑳
…تم اس میں کشادہ رستوں پر چلو ⑳

ع ۲ ایضاً

قَالَ نُوحٌ رَبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا مَنْ لَمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَوَلَدُهُ إِلَّا خَسَارًا ① — قوم نوح ایک کی طبع تھی۔
…نے کہا اے میرے رب! ان لوگوں نے میری نافرمانی …اور انھوں نے اس کی پیروی کی جس کے مال اور فرزند نے …و زیادہ نہیں کیا مگر خسارہ میں ①

وَمَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا ②
…ان لوگوں نے سازش کی بہت بڑی سازش ②

وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ③ — قوم نوح کے دیوتا وَدّ۔ سواع۔ یغوث یعوق۔ نسر
…ہے کہ اپنے دیوتاؤں کو ہرگز مت چھوڑو اور ہرگز …چھوڑو وَدّ کو اور نہ سواع کو اور یغوث اور یعوق …نسر کو ③

وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا ④
…لوگوں نے بہتوں کو بہکایا (اور خدایا) تو بھی ظالموں …نہ کر مگر بہکنے میں ④

مِمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْصَارًا ⑤
…کاریوں کی وجہ سے وہ غرق کئے گئے، پھر آگ میں …کئے گئے، سو انھوں نے اللہ کے مقابلہ میں اپنے لئے …نہیں پائے ⑤

وَقَالَ نُوحٌ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ⑥ — نوحؑ کی بد دعا
…نے عرض کی اے میرے رب! زمین پر کافروں میں سے …والے کو مت چھوڑ ⑥

إِنَّكَ إِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ⑦
…تو اگر ان کو چھوڑ دیگا تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے …سے اولاد نہ ہوگی مگر بدکار اور ناشکر ⑦

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ⑧ ع — نوحؑ کی دعا
…رب! میری مغفرت فرما اور میرے والدین …اس کی جو میرے گھر میں ایمان دار ہو کر داخل ہو …مردوں اور عورتوں کی؛ اور ظالموں کے لئے …کر مگر تباہی کو ⑧ ع

…نمبر ۱۔ سے ۸۶۔ تک نزولی ترتیب میں کی سورتیں، اور ۸۷۔ سے ۱۱۴۔ تک مدنی سورتیں ہیں۔

Marfat.com

حاشیہ	آیات	ترجمہ
ف۳ع سورہ شعراء ۲۶/۱۰۵	كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ (۱)	قوم نوح نے رسولوں کو جھٹلایا (۱)
قوم نوح نے رسولوں کو جھٹلایا	إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ (۲)	جب کہ ان سے ان کے بھائی نوح نے ان سے کہا: کیا لوگ ڈرتے بچتے نہیں (۲)
امانت دار رسول	إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ (۳)	میں تمھارے لئے ایک امانت دار رسول ہوں (۳)
تقویٰ	فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُونِ (۴)	سو تم اللہ سے ڈرتے بچتے رہو اور میری اطاعت کرو (۴)
رسول کی اُجرت	وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ	اور میں اس کا تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا ؛
	إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعٰلَمِينَ (۵)	میرا اجر تو کسی پر نہیں مگر سارے عالم کے رب پر (۵)
اطاعت رسول	فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُونِ (۶)	سو اللہ سے ڈرتے بچتے رہو اور میری اطاعت کرو (۶)
اتباع نوح معمولی لوگ تھے	قَالُوا أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ (۷)	ان لوگوں نے کہا: کیا ہم تم پر ایمان لائیں حالانکہ تمھاری تابعداری صرف رذیلوں نے کی ہے (۷)
	قَالَ وَمَا عِلْمِي بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۸)	انھوں نے کہا: اور میں کیا جانوں وہ کیا عمل کرتے تھے (۸)
	إِنْ حِسَابُهُمْ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّي لَوْ تَشْعُرُونَ (۹)	ان کا حساب صرف اللہ پر ہے کاش تم کو شعور ہوتا (۹)
طرد مومن سے انکار	وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ (۱۰)	اور میں مومنوں کو دور ہٹانے والا نہیں (۱۰)
	إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ (۱۱)	میں تو کچھ نہیں مگر صاف صاف خبردار کرنیوالا (۱۱)
کفار کی وعید؛ عہد نوح میں سنگساری کا رواج	قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يٰنُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ (۱۲)	ان لوگوں نے کہا: اے نوح! اگر تم باز نہیں آئے تو تم سنگ[...] میں سے ہوگے (۱۲)
نوح کی التجا اپنی اور مومنین کی عافیت کے لئے	قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ (۱۳)	(نوح نے) عرض کی: اے میرے رب! میری قوم نے مجھ کو جھٹلایا (۱۳)
	فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِي وَمَنْ مَعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (۱۴)	پس تو میرے اور ان کے درمیان کھلا فیصلہ کردے اور مجھ[...] ان کو بچالے جو میرے ساتھ مومنوں میں سے ہیں (۱۴)
استجابت دعا	فَأَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ (۱۵)	تو ہم نے بچا لیا ان کو اور انھیں جو ان کے ساتھ تھے [...] کشتی میں (۱۵)
	ثُمَّ أَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِينَ (۱۶)	پھر ان کے بعد باقی لوگوں کو ہم نے غرق کردیا (۱۶)
	إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَةً ط	بے شک اس میں ایک نشانی ہے ؛
	وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ (۱۷)	اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہ تھے (۱۷)
	وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ (۱۸)	اور بے شک تیرا رب ہی زبردست ہے مہربان ہے (۱۸)
ف۴ع سورہ صافات ۳۷/۷۵	وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيبُونَ (۱)	اور نوح نے ہم کو پکارا تو (دیکھو) ہم کیسے اچھے فریاد رس ہیں (۱)
	وَنَجَّيْنٰهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ (۲)	اور ہم نے ان کو اور ان کے گھرانے کو بڑی دکھ سے نجات د[...] (۲)
صرف ذریت نوح باقی ہے	وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبٰقِينَ (۳)	اور ہم نے بس انھیں کی اولاد کو باقی رکھا (۳)

نوٹ۔ حاشیہ پر رکوع اور اقتباس کا مرکب اس طرح دیا گیا ہے ف۳ع اوپر کا شمارہ رکوع اور اندر کا شمارہ اقتباس کا ہے۔

ان کے بعد پیچھے آنیوالوں میں ہم نے یادگار چھوڑی (۴)	وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ (۴)	
سارے عالم میں نوح پر سلام ہو (۵)	سَلَامٌ عَلَىٰ نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ (۵)	
بھلا کرنے والوں کو ہم یوں بدلا دیا کرتے ہیں (۶)	إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ (۶)	
بے شک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھے (۷)	إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ (۷)	
پھر دوسرے لوگوں کو ہم نے غرق کر دیا (۸)	ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ (۸)	
(اے لوگو!) جب پانی کا طغیان آیا تو ہم نے تم کو بہنے والی میں سوار کیا	إِنَّا لَمَّا طَغَى الْمَاءُ حَمَلْنَاكُمْ فِي الْجَارِيَةِ (۱۱)	ف۵ ع سورۂ حاقہ ۲۹/۶۹
تاکہ اسے تمہارے لئے یادگار قرار دیں اور یاد رکھنے والا	لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَتَعِيَهَا أُذُنٌ	پانی کا طغیان
کان اسے یاد رکھے (۱۲)	وَاعِيَةٌ (۱۲)	
ہم نے سب (نبیوں) کو ہدایت دی، اور (سب سے) پہلے	كُلًّا هَدَيْنَا ۚ	ف۶ ع سورۂ انعام ۷/۶
نوح کو ہدایت دے چکے تھے اور ان کی اولاد سے	وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ ۖ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ	
داؤد کو اور سلیمان کو اور ایوب کو اور یوسف کو اور موسیٰ	دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ	
اور ہارون کو (۴)	وَمُوسَىٰ وَهَارُونَ ۚ (۴)	
یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت فرمائی تھی سو تم (بھی)	أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ ۖ	
ان کی ہدایت کے مطابق چلو (۸)	فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ۗ (۸)	پیغمبروں کی اقتدا
اور بے شک اسی (اللہ) نے عاد اولیٰ کو ہلاک کیا (۱۶)	وَأَنَّهُ أَهْلَكَ عَادًا الْأُولَىٰ (۱۶)	ف۷ ع سورۂ نجم ۲۷/۵۳
اور ثمود کو پھر (کچھ) باقی نہیں چھوڑا (۱۷)	وَثَمُودَ فَمَا أَبْقَىٰ (۱۷)	
اور ان سے) پہلے قوم نوح کو؛	وَقَوْمَ نُوحٍ مِنْ قَبْلُ ۖ	
بے شک یہی لوگ سب سے بڑھ کر ظالم اور سب سے زیادہ	إِنَّهُمْ كَانُوا هُمْ أَظْلَمَ	
حد سے بڑھنے والے تھے۔ (۱۸)	وَأَطْغَىٰ (۱۸)	
(اہل مکہ) سے پہلے قوم نوح نے جھٹلایا، انھوں نے ہمارے بندہ	كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا	ف۸ ع سورۂ قمر ۲۷/۵۴
کو جھٹلایا اور کہا مجنون ہے اور وہ جھڑکے گئے (۹)	عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ (۹)	
انھوں نے اپنے رب کو پکارا کہ میں مغلوب ہوں، تو ہی انتقام لے (۱۰)	فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ (۱۰)	
تو ہم نے آسمان کے دہانے جھڑی برستے پانی کے ساتھ کھول دیئے (۱۱)	فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ (۱۱)	آسمان سے بارش ہوئی
اور زمین سے ہم نے چشمے چھوڑ بہائے۔ تو پانی (سے پانی) مل گیا	وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ	زمین سے چشمے پھوٹ بہے
اس کام پر جو (پہلے سے) مقدر تھا (۱۲)	عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ (۱۲)	
اور ہم نے ان کو تختوں اور کیلیوں والی (کشتی) پر سوار کیا (۱۳)	وَحَمَلْنَاهُ عَلَىٰ ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ (۱۳)	کشتی تختوں اور کیلیوں والی تھی
جو ہماری آنکھوں کے سامنے بہتی تھی۔ یہ بدلا تھا اس کے لئے	تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِمَنْ	
جس کی بے قدری کی گئی تھی (۱۴)	كَانَ كُفِرَ (۱۴)	

نوٹ۔ جو رکوع پورا نقل ہوا ہے اس کے شمارہ کے ساتھ ایسا نشان ر کیا گیا ہے۔

Marfat.com

حاشیہ	آیات	ترجمہ
	وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ⑮	اور ہم نے اس (کشتی) کو نشانی بنا چھوڑا ہے تو کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا؟ ⑮
	فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ⑯	تو میرا عذاب اور میرا خبردار کرنا کیسا تھا؟ ⑯
و۹ ع۶ سورۂ انبیاء ۷۶/۲۱	وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ①	اور نوح کو (ہم نے پیشوا بنایا) جب انھوں نے (اب سے) پہلے پکارا تو ہم نے ان کی سن لی اور ان کو اور ان گھرانے کو بڑے دکھ سے بچا لیا ①
	وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ②	اور ان کو اس قوم کے مقابلہ میں ہم نے مدد دی جنھوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا، بے شک وہ لوگ بُرے لوگ تھے سو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا ②
و۱۰ ع۴ سورۂ فرقان ۳۷/۲۵	وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ③	اور نوح کی قوم کو جب انھوں نے رسولوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو غرق کر دیا اور ان کو سب لوگوں کے لئے نشانی بنایا تھا اور ظالموں کے لئے دردناک عذاب مہیا کر رکھا تھا ③
و۱۱ ع۳ سورۂ ہود ۲۵/۱۱	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ ۡ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ①	اور ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا (اور انھوں نے کہا) میں تمہارے لئے صاف صاف خبردار کرنے والا ہوں ①
	اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ②	یہ کہ تم عبادت مت کرو مگر اللہ کی؛ میں تمہاری نسبت ایک دردناک دن کے عذاب کا خوف کرتا ہوں ②
بشریتِ نوح کی بنا پر قوم نوح کا انکار	فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۢ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ③	تو ان کی قوم کے جن بڑے لوگوں نے کفر کیا بولے: کہ ہم تم کو نہیں دیکھتے مگر اپنے جیسا ایک بشر اور ہم تم کو نہیں دیکھتے کہ تمہاری تابعداری کی ہو مگر ایسوں نے جو پہلی ہی نظر میں ہم سب سے زیادہ رذیل ہیں اور ہم تم لوگوں میں کوئی فضیلت اپنے اوپر نہیں دیکھتے بلکہ تم سب کو جھوٹے سمجھتے ہیں ③
اتباعِ نوح کو قوم نوح نے اراذل کہا		
کسی کی مرضی کے خلاف اس کو ہدایت دینا غیر ممکن ہے	قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ۭ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ④	(نوح نے) کہا: اے میری قوم! دیکھو تو سہی اگر میں اپنے رب کی طرف سے کھلی دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت بخشی ہے مگر وہ تم سے مخفی ہے تو کیا ہم لوگ اس (رحمت) کو تم سے چپکا دے سکتے ہیں حالانکہ تم اس (رحمت) کو ناپسند کرتے ہو ④
نوح کا اجر نہ مانگنا	وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۭ	اور اے میری قوم! میں اس پر تم سے کچھ مال نہیں مانگتا؛

میرا اجر تو کسی پر نہیں مگر اللہ پر، اور میں ان لوگوں کو جو ایمان لائے دور ہٹانے والا نہیں، یہ لوگ اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہیں، مگر میں تم لوگوں کو ایک ایسی قوم دیکھتا ہوں کہ تم جہالت برتتے ہو ⑤

إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَآ أَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ إِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ أَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ⑤

طرد مومنین کے مطالبہ کا جواب

اور اے میری قوم! اللہ کے مقابلہ میں میری مدد کون کریگا اگر میں ان کو دور ہٹا دوں! تو کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے ⑥

وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ إِنْ طَرَدْتُّهُمْ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ⑥

اور میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور میں غیب نہیں جانتا اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں، اور نہ یہ کہتا ہوں کہ جن کو تمھاری آنکھیں حقیر پاتی ہیں ان کو اللہ کوئی بھلائی نہ دیگا، اللہ خوب جانتا ہے جو ان کے دلوں میں ہے تب تو میں ظالموں میں سے ہوں گا ⑦

وَلَآ أَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ أَقُوْلُ إِنِّيْ مَلَكٌ وَّلَآ أَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ أَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ۖ اَللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ أَنْفُسِهِمْ ۚ إِنِّيْٓ إِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ⑦

خزائن رب کی ملکیت، علم غیب اور ملکیت سے انکار۔

ان لوگوں نے کہا اے نوح! تم نے ہم سے جھگڑا کیا اور بہت جھگڑا کیا تو وہ لا چکو جس کی ہم کو دھمکی دیتے ہو اگر تم سچوں میں سے ہو ⑧

قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَأَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ⑧

قوم نوح نے عذاب کا مطالبہ کیا

انھوں نے کہا اس کو تو اللہ ہی تمھارے پاس لائیگا اگر چاہے گا اور تم عاجز نہیں کرسکتے ⑨

قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ إِنْ شَآءَ وَمَآ أَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ⑨

اور میرا بھلا چاہنا تم کو نفع نہ دیگا اگرچہ میں تمھارا بھلا چاہتا رہوں اگر اللہ یہ ارادہ کرتا ہے کہ تم کو بدراہ کردے۔ وہی تمھارا رب ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ⑩

وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ إِنْ أَرَدْتُّ أَنْ أَنْصَحَ لَكُمْ إِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ أَنْ يُّغْوِيَكُمْ ۚ هُوَ رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ⑩

میری خیر خواہی تمھارا کچھ بنا نہیں سکتی اگر خدا تم کو بدراہ کرنا چاہتا ہے

(اے محمد!) کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ "اس نے گھڑ لیا ہے"، کہو کہ اگر میں نے اسے گھڑ لیا ہے تو میرا جرم مجھ پر ہے اور میں بری (الذمہ) ہوں اس جرم سے جو تم کرتے ہو ⑪

أَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۖ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ إِجْرَامِيْ وَأَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ⑪ ع

اور نوح کی طرف وحی کی گئی کہ تمھاری قوم میں سے اب کوئی ایمان نہ لائے گا مگر جو ایمان لا چکا، تو (اب) ان کاموں پر غم نہ کرو جن کو وہ کرتے ہیں ①

وَأُوْحِيَ إِلٰى نُوْحٍ أَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ①

و ۱۲ ع ۴ ایضاً

اور ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی کے مطابق کشتی بناؤ اور دیکھو! جن لوگوں نے ظلم کیا ان کے بارہ میں مجھے مخاطب کرنا، وہ ضرور غرق کئے جائیں گے ②

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ إِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ②

کشتی بنانے کا حکم

قوم نوح کا تمسخر	وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ	اور وہ کشتی بنانے لگے، اور جب کبھی ان کی قوم کے
	مَلَأٌ مِّنْ قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ ۚ قَالَ	لوگ ان کے پاس سے گذرتے تو تمسخر کرتے تھے، انھوں
	إِنْ تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا	کہا اگر تم ہم سے تمسخر کرتے ہو تو ہم بھی تم سے تمسخر کریں گے
	تَسْخَرُونَ ﴿۳﴾	جیسے تم مسخراپن کرتے ہو ③
	فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۙ مَنْ يَأْتِيهِ	سو قریب ہے کہ تم لوگ جان لوگے کہ کس پر وہ عذاب
	عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ	آتا ہے جو اسے رسوا کریگا اور کس پر قائم رہنے والا عذاب
	عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿۴﴾	آ ٹھیرتا ہے ④
اصحاب سفینہ	حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ	یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آگیا اور تنّور[۲۴ ح] اُبلنے لگا تو ہم نے کہا
	قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ	اس (کشتی) میں ہر جنس سے دو دو (جانور نر اور مادہ) کو
	اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ	سوار کرلو اور اپنے گھرانے کو سوائے اس کے جس کے بارے
	الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ ۚ وَمَا آمَنَ مَعَهُ	میں قول گذر چکا ہے اور اسے جو ایمان لائے، اور ان کے
	إِلَّا قَلِيلٌ ﴿۵﴾	ساتھ ایمان نہ لائے تھے مگر تھوڑے ⑤
	وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا	اور (نوح نے) کہا اس میں سوار ہو جاؤ، اللہ ہی کے نام سے اس کا
	وَمُرْسَاهَا ۚ إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۶﴾	چلنا اور ٹھیرنا ہے۔ اور بے شک میرا رب بخشنے والا نہایت رحم والا ہے ⑥
نوح اور پسر نوح	وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ	اور وہ (کشتی) ان کو لئے ہوئے پہاڑیوں جیسی لہروں میں بھی جاری تھی
	وَنَادَىٰ نُوحٌ ابْنَهُ وَكَانَ فِي مَعْزِلٍ	اور نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ (ان سے) کنارہ کش تھا
	يَا بُنَيَّ ارْكَبْ مَعَنَا وَلَا تَكُنْ	اے میرے بیٹے ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے
	مَعَ الْكَافِرِينَ ﴿۷﴾	ساتھ مت رہ ⑦
پسر نوح پہاڑ پر چڑھنا چاہتا تھا	قَالَ سَآوِي إِلَىٰ جَبَلٍ يَعْصِمُنِي مِنَ	بولا کہ میں ایک ایسے پہاڑ پر پناہ لونگا جو مجھے پانی سے بچا لیگا
	الْمَاءِ ۚ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ	(نوح نے) کہا آج اللہ کے حکم سے بچانے والا کوئی نہیں سوائے
	إِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ	اس کے جس پر وہ خود رحم کرے۔ اور ان دونوں کے بیچ میں لہر
	فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِينَ ﴿۸﴾	حائل ہو گئی پس وہ ڈوبائے جانے والوں میں سے تھا ⑧
کشتی نوح کا مستقر	وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ	اور کہا گیا کہ اے زمین اپنے پانی کو نگل لے اور اے بادل تھم جا
	أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ	اور پانی جذب ہو گیا اور حکم پورا کر دیا گیا اور وہ کشتی
	وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ ۖ وَقِيلَ	جودی پر ٹھیری۔ اور کہا گیا کہ دور باش ہے

۲۴ ح ۔ تنّور ۔ تنّور کے مشہور معنے چولھے کے ہیں۔ تاج العروس میں تنور کے بارہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ کلّ مَفجر ماء تنّور "پانی کے پھوٹنے کی ہر جگہ تنور ہے"۔ قرآن میں ہے وفجرنا الارض عیونا "اور زمین سے چشمے ہم نے پھوڑ بہائے"۔ اس آیت میں فارالتنور کا مفہوم "چولھا بھڑک اٹھا" نہیں ہے بلکہ "سوتا اُبلنے لگا" ہے۔

ظالم قوم کے لئے ﴿۹﴾	بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹﴾	
اور نوحؑ نے اپنے رب کو پکارا پھر کہا کہ اے میرے رب! بے شک	وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ	
میرا بیٹا میرے گھرانیکا (تھا)، اور بے شک تیرا وعدہ حق ہوتا ہے	ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ	
اور تو تمام حاکموں میں سب سے بڑا حاکم ہے ﴿۱۰﴾	وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۱۰﴾	
فرمایا: اے نوح! وہ تمہارے گھرانے کا نہیں ہے، وہ تو ایک	قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ	پسر نوح اہل نوح سے نہ تھا
نالائق کام ہے اس لئے تم اس کا سوال مت کرو جس کا	اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا	
تم کو علم نہیں ہے۔ اور میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ	لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنِّيْٓ اَعِظُكَ اَنْ	وجہ مت پوچھو کہ وہ کیوں
جاہلوں میں سے نہ ہو جاؤ ﴿۱۱﴾	تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۱۱﴾	اہل نوح سے نہ تھا۔
عرض کی اے میرے رب! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس سے کہ میں	قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ	
تجھ سے اس کا سوال کروں جس کا مجھے علم نہیں، اور اگر تو مجھے	اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ	
نہیں بخشیگا اور رحم نہیں کریگا تو میں بھی خسارہ والوں میں	وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ	
ہو جاؤنگا ﴿۱۲﴾	مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۲﴾	
اور کہا گیا: اے نوح! اتر پڑو، ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے	قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا	اصحاب سفینہ سے پیدا ہونے
ساتھ جو تم پر ہیں اور ان چند امتوں پر (ہونگی) جو تمہارے ساتھیوں سے	وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اُمَمٍ	والی قومیں
(پیدا ہونے والی) ہیں اور چند امتیں (ہونگی) جنھیں ہم فائدہ پہنچائیں گے	مِّمَّنْ مَّعَكَ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ	
پھر ان کو ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچیگا ﴿۱۳﴾	ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۳﴾	
(اے محمد!) یہ باتیں غیب کی خبروں میں سے ہیں جنکو ہم تمہاری	تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ	
طرف وحی فرماتے ہیں!	اِلَيْكَ	
ان کو اس سے پہلے نہ تم جانتے تھے اور نہ تمہاری قوم سو تم صبر	مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ	
کرو بے شک انجام ڈرنے بچنے والوں کے لئے ہے ﴿۱۴﴾	قَبْلِ هٰذَا فَاصْبِرْ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۴﴾	
(اے محمد!) ان لوگوں کو نوح کی خبر پڑھ سناؤ، جب انہوں نے	وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ	ع ۱۳ سورۂ یونس پ ۱۱
قوم سے کہا: اے میری قوم! اگر تم پر میرا قیام اور اللہ کی آیتوں	يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ	حضرت نوح کا چیلنج
سے تمہیں میرا نصیحت کرنا گراں گذرتا ہے تو میں نے اللہ پر توکل ح	وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ	
کیا ہے پس تم لوگ اپنے معاملہ کو اور اپنے شریکوں کو ایک کر لو	تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَ	
پھر تمہارا فیصلہ تم پر دھندلا نہ رہے پھر میری طرف (وہ)	كُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً	
کر گذرو اور مجھے مہلت نہ دو ﴿۱﴾	ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱﴾	
پھر اگر منہ موڑ لیا تو میں نے تم سے کچھ اجر نہیں مانگا	فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ	نوح کا اجر نہ لینا

ح۔ توکل۔ توکل کا لفظی ترجمہ کسی کو اپنا وکیل یعنی چارہ گر سمجھنا ہے۔

Marfat.com

	اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ ۙ وَاُمِرْتُ	میرا اجر (کسی پر) نہیں مگر اللہ پر، اور مجھے حکم دیا گیا
	اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۲	فرماں برداروں میں رہوں ۲
	فَکَذَّبُوْہُ فَنَجَّیْنٰہُ وَمَنْ مَّعَہٗ فِی الْفُلْکِ	پھر لوگوں نے ان کو جھٹلایا تو ان کو اور ان لوگوں کو
	وَجَعَلْنٰہُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ	ساتھ تھے کشتی میں ہم نے بچا لیا اور ان کو ہم نے جانشین
	کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ کَیْفَ کَانَ	اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ان کو ہم
	عَاقِبَۃُ الْمُنْذَرِیْنَ ۳	کر دیا پس دیکھو ان کا انجام کیسا ہوا جو خبردار کئے گئے تھے
واقعہ ۱۴ سورہ اعراف ۵۹/۷	لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖ فَقَالَ	ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا، تو انھوں نے
	یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ	اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارے
	غَیْرُہٗ ۭ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ	لئے کوئی اور خدا نہیں ہے، میں تمھارے حق میں ایک بڑے
	یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۱	دن کے عذاب کا خوف کرتا ہوں ۱
قوم نے نوح کو گمراہ کہا	قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِہٖٓ اِنَّا لَنَرٰىکَ فِیْ	ان کی قوم کے بڑے لوگوں نے کہا: ہم تو تم کو کھلی گمراہی
	ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۲	دیکھتے ہیں ۲
نوح کا جواب	قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَۃٌ وَّلٰکِنِّیْ رَسُوْلٌ	انھوں نے کہا: اے میری قوم! مجھ میں کوئی گمراہی نہیں ہے
	مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۳	میں سارے عالم کے رب کا رسول ہوں ۳
	اُبَلِّغُکُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنْصَحُ لَکُمْ وَ	میں تم کو اپنے رب کے پیغام پہنچاتا ہوں، اور تمھارے لئے بھلا چاہتا
	اَعْلَمُ مِنَ اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۴	ہوں، اور اللہ کی طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ۴
	اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَکُمْ ذِکْرٌ مِّنْ	اور کیا تم تعجب کرتے ہو کہ تمھارے پاس تمھیں میں سے ایک مرد
	رَّبِّکُمْ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْکُمْ لِیُنْذِرَکُمْ	تمھارے رب کی طرف سے ایک نصیحت آئی تاکہ وہ تم کو خبردار کرے
	وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۵	اور تاکہ تم ڈرتے بچتے رہو اور اسلئے کہ تم پر رحم کیا جائے ۵
	فَکَذَّبُوْہُ فَاَنْجَیْنٰہُ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ	تب ان لوگوں نے ان کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو اور ان لوگوں کو
قوم نوح اندھی قوم تھی	فِی الْفُلْکِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا	جو ان کے ساتھ تھے کشتی میں بچا لیا اور ان لوگوں کو غرق کر دیا جنہوں
	بِاٰیٰتِنَا ۭ اِنَّہُمْ کَانُوْا قَوْمًا عَمِیْنَ ۶	نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا، بے شبہ وہ اندھے لوگ تھے ۶
واقعہ ۱۵ سورہ ابراہیم ۹/۱۴	اَلَمْ یَاْتِکُمْ نَبَؤُا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ	کیا تمھارے پاس ان لوگوں کی خبر نہیں آئی جو تم سے پہلے
	قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ڛ وَالَّذِیْنَ	قوم نوح کی اور عاد کی اور ثمود کی اور ان کی جو ان کے
	مِنْۢ بَعْدِہِمْ ڛ لَا یَعْلَمُہُمْ اِلَّا اللّٰہُ ۭ	ان کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، ان کے پاس ان کے
	جَآءَتْہُمْ رُسُلُہُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا	کھلی دلیلوں کے ساتھ آئے تو انھوں نے اپنے ہاتھ ان کے منہ
	اَیْدِیَہُمْ فِیْٓ اَفْوَاہِہِمْ وَقَالُوْٓا اِنَّا	میں ڈالے اور کہنے لگے ہم اس کو نہیں مانتے جس کے ساتھ تم
	کَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِہٖ وَاِنَّا لَفِیْ	ہو۔ اور ہم اس کی طرف سے جس کی طرف تم لوگ ہم کو بلاتے

Marfat.com

شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ③

...ان کرنے والے شک میں ہیں ③

ع۲ ۱۶ سورہ مومنون ۲۳

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ①

...ح کو ان کی قوم کی طرف ہم نے بھیجا، تو انھوں نے کہا: ...ری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمھارے لئے ...خدا نہیں تو کیا تم لوگ ڈرتے بچتے نہیں ①

قوم نے کہا کہ یہ بشر سے بڑا بننا چاہتا ہے

فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ؕ

...ی قوم کے جن بڑے لوگوں نے کفر کیا تھا بولے کہ ...ہیں مگر تم جیسا ایک بشر چاہتا ہے کہ تم پر فضیلت ...حاصل کرے۔

خدا چاہتا تو فرشتے اتارتا

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۚۖ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ②

...خدا چاہتا تو فرشتے اُتارتا۔ یہ تو ہم نے اپنے پچھلے ...باپ دادا میں نہیں سنا ②

جس کو جنون ہے

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ③

...یہ نہیں مگر ایک مرد جس پر جنات ہیں، سو ایک وقت ...اس کے بارہ میں راہ دیکھو ③

دعائے نوح

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ④

...نے خدا سے عرض کی اے میرے رب! میری مدد کر ...ان لوگوں نے مجھے جھٹلایا ④

کشتی بنانے کا حکم

اصحاب سفینہ

فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ⑤

...نے اُن کی طرف وحی کی ہماری آنکھوں کے سامنے ...ری وحی کے مطابق کشتی بناؤ تو جب ہمارا حکم آ جائے ...اُبلنے لگے تو اس میں ہر جنس سے دو دو کو اور اپنے ...کو سوار کر لینا سوائے اس کے جس کے بارہ میں ان ...ے قول گذر چکا ہے، اور جن لوگوں نے ظلم کیا ...بارہ میں مجھے مخاطب نہ کرنا وہ ضرور غرق ...ہوں گے ⑤

کشتی پر سوار ہوتے وقت کی دعا

فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ⑥

...اور وہ جو تمھارے ساتھ ہیں کشتی پر متمکن ہو جانا ...سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہم کو ظالم ...نجات دی ⑥

وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ⑦

...اے میرے رب! مجھے ایک مبارک منزل میں ...سب اُتارنے والوں سے بہتر ہے ⑦

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ⑧

...ان (بیان) ہیں نشانیاں ہیں اور ہم ضرور خبردار ...رتے ہیں ⑧

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ⑨

...ن کے پیچھے ایک دوقرن (کو لوگوں) کو پیدا کیا ⑨

...ایک لفظ یا فقرہ کے دو معنے ہو سکتے ہیں تو ایک اصل ترجمہ میں اور دوسرا حاشیہ پر دے کر ان پر خط کھینچا گیا ہے۔

Marfat.com

فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۰﴾

پھر ہم نے ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو، تمہارے لئے اس کے سوا کوئی خدا نہیں، تو کیا تم ڈرتے بچتے نہیں ﴿۱۰﴾

ف ۱۷ ع سورہ بنی اسرائیل ۲/۱۷

وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ﴿۲﴾

اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اس (کتاب) کو بنی اسرائیل کے لئے ہدایت (نامہ) بنایا کہ تم لوگ میرے سوا کسی اور کو کارساز مت بنانا ﴿۲﴾

نوح کے ساتھیوں کی اولاد

ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ﴿۳﴾

اسے ان لوگوں کی اولاد جن کو ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا تھا بے شک وہ ایک شکر گزار بندے تھے ﴿۳﴾

ف ۱۸ ع سورہ ذٰریٰت ۴۶/۵۱

وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۴۶﴾

اور پہلے قوم نوح کو (ہم تباہ کر چکے ہیں) بے شبہ وہ بدکار لوگ تھے ﴿۴۶﴾

ف ۱۹ ع سورہ عنکبوت ۲/۲۹

نوح کے ۹۵۰ برس

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱﴾

اور ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان لوگوں میں پچاس برس کم ہزار سال رہے پھر ان لوگوں کو طوفان نے آگھیرا اور وہ ظالم تھے ﴿۱﴾

اصحاب سفینہ

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾

پھر ہم نے ان کو اور ناؤ والوں کو بچا لیا اور اس (ناؤ) کو سارے عالم کے لئے ایک نشان بنایا ﴿۲﴾

ف ۲۰ ع سورہ آل عمران ۹/۳

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳﴾ ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۴﴾

بے شک اللہ نے آدم کو، اور نوح کو اور آل ابراہیم کو اور آل عمران کو سارے عالم میں برگزیدہ کیا ﴿۳﴾ ان میں سے بعض بعض کی اولاد ہیں اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے ﴿۴﴾

ف ۲۱ ع سورہ حدید ۱۰۶/۵۷

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱﴾

اور ہم نے نوح کو اور ابراہیم کو رسول بنایا اور ان دونوں کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی سو ان میں سے کچھ ہدایت پانے والے ہیں اور بہتیرے بدکار ہیں ﴿۱﴾

ف ۲۲ ع سورہ تحریم ۱۱۰/۶۶

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ﴿۳﴾

اللہ نے ان لوگوں کے لئے جو کافر ہیں نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کو مثال قرار دیا ہے یہ دونوں ہمارے بندوں میں سے دو نیک بندوں کے ماتحت تھیں اور ان سے خیانت کی تو وہ دونوں (پیغمبر) اللہ کے مقابلہ میں ان دونوں (عورتوں) کے کچھ کام نہ آئے، اور کہا گیا کہ تم دونوں بھی (دوسرے) داخل ہونے والوں کے ساتھ آگ میں داخل ہو ﴿۳﴾

Marfat.com

حضرت نوحؑ کا قصہ قرآن میں

حضرت نوحؑ

[حضرت نوحؑ خدا کے مومن بندوں میں سے تھے (۷) ق۶] - ایک شکر گذار بندہ تھے (۳) ق۱۵
اللہ نے ان کو ہدایت دی تھی (۲) ق۶ اور ان کو رسول بنا کر ان کی قوم کی طرف بھیجا تھا (۱) ق

قوم نوح کا حال

[اس قوم کے لوگ] سب سے بڑھ کر ظالم اور سب سے زیادہ حد سے بڑھنے والے تھے
(۱۷) ق - [ایک ایسے شخص کی پیروی کرتے تھے] جس کے مال اور فرزند نے اسے زیادہ نہیں کیا

ان کا گمراہ کن مرشد

مگر خسارہ میں (۱) ق - یہ لوگ بُرے لوگ تھے (۲) ق۹ [عقل اور دانشمندی کے لحاظ سے]

وَدّ، سُواع، یغوث، یعوق، نسر

بے شبہہ اندھے لوگ تھے (۹) ق۱ - [چند فرضی دیوتاؤں ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کو
پوجتے تھے (۳) ق] - [یہ لوگ نہ صرف خود گمراہ تھے بلکہ] ان لوگوں نے بہتوں کو بہکایا تھا (۴) ق -
[ان کی تباہ کاریاں اس حد تک بڑھ گئی تھیں کہ اتنی بھی توقع نہیں تھی کہ ان کی اولاد میں کچھ لوگ نیک

تکذیب انبیا

اور اچھے ہونگے - (۷) ق] - [معلوم ہوتا ہے کہ اس قوم میں حضرت نوح کے پہلے بھی کچھ انبیا مبعوث
ہوئے تھے کیونکہ قرآن میں خدائے تعالیٰ فرماتا ہے] قوم نوح نے رسولوں کو جھٹلایا (۱) جب ان
سے ان کے بھائی نوحؑ نے کہا کیا تم ڈرتے بچتے نہیں - (۲) ق

خصوصیات رسالت

[جب خدا نے حضرت نوح کو رسول مقرر کیا تو انھوں نے اپنی قوم سے کہا] اے قوم میں

نبی خدا کا خزانچی نہیں ہوتا

تمھارے لئے ایک صاف صاف خبردار کرنے والا ہوں (۲) ق - میں تم سے نہ تو یہ کہتا ہوں کہ میرے

نبی عالم غیب یا فرشتہ نہیں ہوتا

پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں، اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں (۷) ق۱ -

نذیر مبین ہونا

میں تو کچھ نہیں مگر صاف صاف خبردار کرنے والا (۱۱) ق - میں تمھارے لئے ایک امانت دار رسُول

امین ہونا

ہوں (۲) ق - میں تم کو اپنے رب کے پیغام پہنچاتا ہوں - اور تمھارے لئے بھلا چاہتا ہوں - اور اللہ

خیر خواہ ہونا

کی طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے (۲) ق۱ - اور میں اس پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا (۵)

مفت تبلیغ

ق - تم سے کچھ مال نہیں مانگتا - میرا اجر (کسی پر) نہیں مگر اللہ پر (۹) ق۱ - سو اللہ سے ڈرتے بچتے رہو

نوح کی تعلیمات

میری اطاعت کرو (۹) ق - اللہ کی عبادت کرو (۳) ق (۱) ق۱ (۱) ق۱ - تمھارے لئے اسکے

توحید و عبادت

سوا کوئی خدا نہیں (۱) ق۱ (۱) ق - اس کے علاوہ کسی اور کو مت پوجو (۲) ق۱ - خدا سے مغفرت

استغفار

مانگو وہ بڑا مغفرت کرنے والا ہے (۱۰) ق وہ تم پر لگاتار برستا بادل بھیجیگا ۱۱ اور تم کو مال اور
اولاد سے مدد دیگا اور تمھارے لئے باغ بنائیگا اور تمھارے لئے نہریں بنائیگا (۱۲) ق وہ تمھارے
گناہوں میں سے (کچھ کو) معاف کردیگا، اور تم کو ایک نامزد مدت تک مہلت دیگا - بے شک
اللہ کا (نامزد کیا ہوا) وقت جب آجاتا ہے تو ٹالا نہیں جاتا، کاش تم جانتے ہوتے (۴) ق - تمھیں

انسان کا طور طور سے پیدا ہونا

کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کے لئے وقار کا خیال نہیں رکھتے حالانکہ اس نے تم کو طور طور سے پیدا کیا

مطالعہ کائنات

ہے (۱۴) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کس طرح سات آسمانوں کو تہ بر تہ پیدا کیا (۱۵) اور اس نے

نوٹ - اقتباس کے نشان ق پر جو شمار ہے اس کے حوالہ سے متن میں مذکور آیت تلاش کرسکتے ہیں -

Marfat.com

انسان نباتات کی طرح اُگا
چاند کو نور بنایا اور سورج کو چراغ بنایا (۱۶) اور اللہ نے تم کو زمین سے نباتات کی طرح اُگایا ہے
حیات بعد ممات
(۱۷) پھر تم کو اس میں دوبارہ بھیجیگا اور (پھر) نکال خارج کریگا (۱۸) اللہ نے تمھارے لئے زمین کو
فرش بنایا (۱۹) تا کہ تم اس میں کشادہ راستہ پر چلو (۲۰) ف۱

بہت کم لوگ ایمان لائے
[حضرت نوح نے ان تعلیمات کی تبلیغ میں اپنی تمام امکانی کوششیں صرف کر دیں۔ انھوں
نے] اپنی قوم کو رات اور دن پکارا (۵) بلند آواز سے پکارا (۸) [ان باتوں کو] (کبھی) علانیہ کہا،
[اور کبھی] پوشیدہ کہا (۹) ف۱ [لیکن] ان کے ساتھ ایمان نہ لائے مگر تھوڑے (۴۰) ف۲۔ اور ان
میں سے اکثر ایمان لانے والے نہ تھے ان لوگوں نے کہا تم جو تعلیم لیکر آئے ہو اس کو ہم نہیں مانتے
اس میں ہم کو شک ہے (۹) ف۳۔ [حضرت نوح کے مسلسل مساعی نے ان کی قوم کی اکثریت پر کچھ
اثر نہیں کیا، بلکہ ان کی] پکارنے زیادہ نہیں کیا مگر ان کے فرار کو (۶) ف۱ [عام لوگوں نے حضرت
جھوٹا۔ مجنون
نوح کو] جھوٹا کہا اور مجنون قرار دیا اور وہ جھڑکے گئے (ق) [یہاں تک کہ] ان کی قوم کے
جھڑکنا
بڑے لوگوں نے کہا ہم تو تم کو کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں (۶) ف۲ ہم تم کو نہیں دیکھتے مگر اپنے جیسا ایک
"کھلی گمراہی"
بشر اور ہم تم کو نہیں دیکھتے کہ تمھاری تابعداری کی ہو۔ مگر ایسوں نے جو پہلی ہی نظر میں ہم سب سے
بشر
زیادہ رذیل ہیں، اور ہم تم لوگوں میں (اے نوح! اور اے متبعین نوح!) کوئی فضیلت اپنے
"رذیل" تابع دار
اوپر نہیں دیکھتے بلکہ تم سب کو جھوٹے سمجھتے ہیں (۲۷) ف۱۔ [ان لوگوں نے آپس میں کہا] یہ تو کچھ
بشر
نہیں مگر تم جیسا ایک بشر چاہتا ہے کہ تم پر فضیلت حاصل کرے، اور اللہ چاہتا تو فرشتے
خدا نے فرشتہ کیوں نہیں اُتارا
اتارتا، یہ تو ہم نے اپنے پچھلے باپ دادا میں نہیں سُنا (۲۴) وہ تو کچھ نہیں مگر ایک مرد جس پر
جس کو جنون ہے۔
جنات ہیں، سو ایک وقت تک اس کے بارہ میں راہ دیکھو (۲۵) ف۲۔ اور ان لوگوں نے سازش
سازشیں۔
کی بڑی سازش (۲۲) اور بولے کہ اپنے دیوتاؤں کو ہرگز مت چھوڑو، ہرگز مت چھوڑو وَدّ کو اور
وَدّ، سواع، یغوث، یعوق، نسر
نہ سواع کو اور نہ یغوث اور یعوق اور نسر کو (۲۳) ف۱

[حضرت نوح نے جواب دیا] اے میری قوم! مجھ میں کوئی گمراہی نہیں ہے، بلکہ میں سارے
عالم کے رب کا رسول ہوں (۶۱) میں تم کو اپنے رب کا پیغام پہنچاتا ہوں اور تمھارے لئے بھلا
ایک بشر رسول
چاہتا ہوں اور اللہ کی طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے (۶۲) اور کیا تم تعجب کرتے ہو
کہ تمھارے پاس تمھیں میں سے ایک مرد پر تمھارے رب کی طرف سے ایک نصیحت آئی تا کہ وہ
تم کو خبردار کرے۔ اور تا کہ تم ڈرتے بچتے رہو اور اس لئے کہ شاید تم پر رحم کیا جائے (۶۳) ف۱۔ اے
کھلی دلیل
میری قوم دیکھو تو سہی اگر میں اپنے رب کی طرف سے کھلی دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے
پاس سے رحمت دی ہے مگر وہ تم سے مخفی ہے تو کیا ہم لوگ اس (رحمت) کو تم سے چپکا دے
سکتے ہیں حالانکہ تم اس (رحمت) کو ناپسند کرتے ہو (۲۸) اور میں ان لوگوں کو جو ایمان لائے دور
مومن خدا سے ملاقات کرینگے
ہٹانے والا نہیں، یہ لوگ اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہیں مگر میں تم کو دیکھتا ہوں کہ

Marfat.com

جہالت برتتے ہو (۲۹) اور اے میری قوم اللہ کے مقابلہ میں میری مدد کون کریگا اگر میں ان کو دور ہٹادوں تو کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے (۳۰) ھ اور میں کیا جانوں وہ کیا عمل کرتے تھے (۱۱۲) ان کا حساب صرف اللہ پر ہے کاش تم کو شعور ہوتا (۱۱۳) اور میں مومنوں کو دور ہٹانے والا نہیں (۱۱۴) ق۔

ایک دردناک دن کا عذاب

ایک بڑے دن کا عذاب

[حضرت نوح نے کہا کہ تمہاری گمراہی اور تمہاری بد اعمالی کے باعث میں تمہارے حق میں] "ایک دردناک دن (۱) ق۔ ایک بڑے دن کے عذاب کا خوف رکھتا ہوں" (۳) ق۔

عذاب کا مطالبہ

ان لوگوں نے کہا کہ اے نوح تم نے ہم سے جھگڑا کیا اور بہت جھگڑا کیا تو وہ لاچکو جس کی تم ہم کو دھمکی دیتے ہو اگر تم سچوں میں سے ہو (۸) [حضرت نوح نے] کہا اس کو تو اللہ ہی تمہارے پاس لائے گا اگر چاہے گا اور تم عاجز نہیں کر سکتے (۹) اور میرا بھلا چاہنا تم کو نفع نہ دیگا اگرچہ میں تمہارا بھلا چاہتا ہوں، اگر اللہ یہ ارادہ کرے کہ تم کو بے راہ کردے۔ وہی تمہارا رب ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے (۱۰) ق۔

لوگ خدا کی طرف لوٹائے جائینگے

توکل

مشرکوں کو چیلنج

اے میری قوم اگر میرا قیام اور اللہ کی آیتوں کے ذریعہ میرا نصیحت کرنا تم پر گراں گذرتا ہے تو میں نے اللہ پر توکل کیا ہے پس تم لوگ اپنے معاملہ کو اور اپنے شریکوں کو یکجا کرلو، پھر تمہارا فیصلہ تم پر دھندلا نہ رہے، پھر میری طرف (وہ) فیصلہ بھیجو اور مجھے مہلت نہ دو (۱) ق۔

حضرت نوح کو سنگسار کرنیکی دھمکی

ان لوگوں نے کہا اے نوح اگر تم باز نہیں آئے تو سنگساروں میں سے ہوگے (۳) ق

حضرت نوح کی دعا

[جب اپنی قوم سے اصلاح کی کوئی امید باقی نہ رہی حضرت نوح نے خدا سے] عرض کی اے میرے رب میری قوم نے مجھے جھٹلایا (۱۲) تو میرے اور ان کے درمیان کھلا فیصلہ کردے اور مجھے اور ان کو بچالے جو میرے ساتھ مومنوں میں سے ہیں (۱۸) ق۔ اے میرے رب! میری مدد کر کیونکہ ان لوگوں نے مجھے جھٹلایا (۲۶) ق۔ اے میرے رب! میں نے اپنی قوم کو رات اور دن پکارا تو میری پکار نے ان کو زیادہ نہ کیا مگر فرار میں (۶) اور میں نے جب کبھی ان کو پکارا اس لئے کہ تو ان کی مغفرت کرے، تو انھوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس (تاکہ میری باتیں نہ سن سکیں) اور اپنے کپڑے سمیٹ لئے اور اڑ گئے اور تکبر ہی تکبر کیا (۷) ق۔ اے میرے رب! زمین پر کافروں میں سے بسنے والے کو مت چھوڑ ○ بے شک اگر تو ان کو چھوڑ دیگا تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کرینگے۔

کفار کا اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لینا اپنے کپڑے سمیٹ لینا اور تکبر کرنا

دعائے مغفرت

اور ان سے اولاد نہ ہوگی مگر بدکار اور ناشکر (۷) اور اے میرے رب! میری مغفرت فرما۔ اور میرے والدین کی اور اس کی جو میرے گھر میں ایمان دار ہو کر داخل ہو، اور مومن مردوں کی اور مومن عورتوں کی، اور ظالموں کے لئے زیادہ نہ کر مگر تباہی (۸) ق

کشتی بنانے کی وحی

اور نوح کی طرف وحی کی گئی کہ تمہاری قوم میں سے اب کوئی ایمان نہ لائیگا مگر جو ایمان لا چکا، سو ان کاموں پر غم نہ کرو جو وہ کرتے ہیں (۱) اور ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی کے مطابق کشتی بناؤ اور جن لوگوں نے ظلم کیا ان کے بارہ میں مجھے مخاطب نہ کرنا، وہ ضرور غرق

Marfat.com

کئے جائینگے ﴿۴﴾ ق ۱۲۔ توجب ہمارا حکم آجائے اور تنور اُبلنے لگے تو اس میں ہر جفت سے دو دو کو اور اپنے گھرانے کو سوار کرلینا سوائے اس کے جس کے بارہ میں ان میں سے قول گذر چکا ہے، اور جن لوگوں نے ظلم کیا ان کے بارہ میں مجھے مخاطب نہ کرنا، وہ ضرور غرق کئے جائینگے ﴿۵﴾ توجب تم اور وہ جو تمہارے ساتھ ہیں کشتی پر متمکن ہوجانا تو کہنا سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہم کو ظالم قوم سے نجات دی ﴿۶﴾ اور کہنا کہ اے میرے رب! مجھے ایک مبارک منزل میں اُتارنا، اور تو سب اتارنے والوں سے بہتر ہے ﴿۹﴾ ق ۱۸۔ اور وہ کشتی بنانے لگے اور جب کبھی ان کی قوم کے بڑے لوگ ان کے پاس سے گذرتے تو ان سے تمسخر کرتے، (نوح نے) کہا اگر تم ہم سے تمسخر کرتے ہو تو ہم بھی تم سے تمسخر کرینگے جیسے تم تمسخر کرتے ہو ﴿۸﴾ سو قریب ہے کہ تم لوگ جان لوگے کہ کس پر وہ عذاب آتا ہے جو رسوا کریگا اور کس پر قایم رہنے والا عذاب اترتا ہے ﴿۹﴾ یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آگیا اور تنور اُبلنے لگا تو ہم نے کہا اس (کشتی) میں ہر جفت سے دو دو کو سوار کرلو اور اپنے گھرانے کو سوائے اس کے جس کے بارہ میں قول گذر چکا ہے اور اُسے جو ایمان لایا، اور ان کے ساتھ ایمان نہ لائے تھے مگر تھوڑے ﴿۵﴾ اور [نوح نے] کہا اس میں سوار ہوجاؤ اللہ ہی کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھیرنا ہے۔ اور بے شک میرا رب بخشنے والا نہایت رحم والا ہے ﴿۹﴾ ق ۱۱

"تب آسمان کے دہانے جھڑی برستے پانی کے ساتھ ہم نے کھول دیئے ۱۱ اور زمین سے ہم نے چشمے پھوڑ بہائے تو پانی (سے پانی) مل گیا ایسے طریق پر جو (پہلے سے) مقدر تھا ﴿۱۲﴾ اور ہم نے ان کو تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر سوار کیا ۱۳ جو ہماری آنکھوں کے سامنے بہتی تھی یہ بدلا تھا اس کے لئے جس کی بے قدری کی گئی تھی ﴿۱۴﴾ ق ۔ [حضرت نوح] پچاس برس کم ہزار سال ان لوگوں میں رہے، پھر ان لوگوں کو طوفان نے آگھیرا اور وہ لوگ ظالم تھے" ﴿۱﴾ ق ۱۹۔

[حضرت نوح کا قصہ مکی سورتوں میں مکمل ہوگیا، سورۃ تحریم ۲۸ میں جو مدنی سورۃ ہے بیان ہوا ہے کہ] اللہ نے ان لوگوں کے لئے جو کافر ہیں نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کو مثال قرار دیا ہے۔ یہ دونوں ہمارے بندوں میں سے دو نیک بندوں کے ماتحت تھیں اور ان (مردوں) سے خیانت کی تو وہ دونوں (پیغمبر) اللہ کے مقابلہ میں ان دونوں (عورتوں) کے کچھ کام نہ آئے، اور کہا گیا کہ تم دونوں بھی (دوسرے) داخل ہونے والوں کے ساتھ آگ میں داخل ہو ﴿۱۰﴾ ق ۲۸ ۔ [خدا نے حضرت نوح سے فرمایا تھا کہ جب کشتی تیار ہوجائے تو اس میں اپنے گھرانے کو سوار کرلینا] سوائے اس کے جس کے بارہ میں قول گذر چکا ہے ﴿۹﴾ ق ۱۱۔ [معلوم ہوتا ہے کہ یہ مستثنیٰ حضرت نوح کی بیوی تھی اس لئے حضرت نوح نے اس کے متعلق خدا سے کچھ نہ کہا۔ حضرت نوح کا ایک بیٹا جو (ان سے) کنارہ کش تھا جہاز میں سوار نہیں ہونا چاہتا تھا] اور وہ کشتی ان کو لئے ہوئے پہاڑیوں جیسی لہروں میں بہی جا رہی تھی۔ اور نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ (ان سے) کنارہ کش تھا۔

جب تنور اُبلنے لگے
کشتی میں سوار
ہر جفت سے دو دو
حضرت نوح کا گھرانا سوائے
اس کے جس کے بارہ میں
قول گذر چکا ہے
سفر کی دعا
کفار کا تمسخر
قایم رہنے والا عذاب
تنور کا اُبلنا
کشتی کے سوار
ایمان دار
آسمان کے دہانے جھڑی برستے پانی کے ساتھ کھول دیئے گئے۔
زمین سے چشمے پھوڑ بہائے۔
پانی سے پانی مل گیا۔
تختوں اور کیلوں والی کشتی۔
قیام نوح کی مدت پچاس کم ہزار سال۔
طوفان۔
حضرت نوح کی بیوی کی اپنے خاوند کے ساتھ خیانت۔
حضرت نوح کا بیٹا۔
پہاڑیوں جیسی لہر۔

Marfat.com

لے میرے بیٹے! ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ مت رہ ۞ بولا کہ میں ایک ایسے پہاڑ پر پناہ لونگا جو مجھے پانی سے بچا لیگا (نوح نے) کہا آج اللہ کے حکم سے بچانے والا کوئی نہیں سوائے اس کے جس پر وہ خود رحم کرے، اور ان دونوں کے درمیان موج حائل ہو گئی بس وہ ڈوبائے جانے والوں میں تھا ۞ ق ۱

پسر نوح کا کشتی میں سوار ہونے سے انکار۔

[جب کشتی جودی پہاڑ پر جا ٹھیری] "نوح نے اپنے رب کو پکارا، پھر کہا: اے میرے رب! بے شک میرا بیٹا میرے گھرانے والوں میں سے (تھا)، اور بے شک تیرا وعدہ حق ہوتا ہے اور تو تمام حاکموں میں سب سے بڑا حاکم ہے ۞ فرمایا کہ اے نوح! وہ تمھارے گھرانے کا نہیں ہے۔ وہ تو ایک نالایق کام ہے، اس لئے تم اس کا سوال مت کرو جس کا تم کو علم نہیں ہے، اور میں تمھیں نصیحت کرتا ہوں کہ جاہلوں میں نہ ہو جاؤ ۞ عرض کی اے میرے رب! میں تیری پناہ لیتا ہوں۔ اس سے کہ میں تجھ سے اس کا سوال کروں جس کا مجھے علم نہیں۔ اگر تو مجھے نہیں بخشیگا اور رحم نہیں کریگا تو میں خسارہ والوں میں ہو جاؤنگا ۞ ق ۱

جودی پہاڑ:
حضرت نوحؑ کی بیٹے کے متعلق فریاد
خدا نے فرمایا وہ لڑکا تمھارے گھرانے کا نہیں ہے
حضرت نوح کی معذرت

اور کہا گیا اے زمین اپنے پانی کو نگل لے اور اے بادل تھم جا، اور پانی جذب ہو گیا اور حکم پورا کر دیا گیا۔ اور وہ (کشتی) جودی (پہاڑ) کے اوپر ٹھیری اور کہا گیا دور باش ہے ظالم قوم کے لئے ۞ ق ۱۔ اور ہم نے کہا اے نوح اتر پڑ ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ جو تم پر ہیں اور ان چند امتوں پر جو تمھارے ساتھیوں سے (پیدا ہونے والی) ہیں اور چند امتیں (ہونگی) جنھیں ہم فائدہ پہنچائیں گے، پھر ان کو ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچیگا ۞ ق ۱۔ نوح نے ہم کو پکارا تو دیکھو ہم کیسے اچھے فریاد رس ہیں ۞ اور ہم نے ان کے گھرانے کو نجات دی ۞ اور ہم نے بس انھیں کی اولاد کو باقی رکھا ۞ اور ان کے لئے پیچھے آنے والوں میں ہم نے (یہ ذکر) چھوڑا ۞ کہ سارے عالم میں نوح پر سلام ہو ۞ ق ۱۔ اور ان لوگوں کو (جو ان کے ساتھ کشتی میں تھے) ہم نے جانشین بنایا اور جن لوگوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا تھا ان کو ہم نے غرق کر دیا۔ پس دیکھو ان کا انجام کیا ہوا جو خبردار کئے گئے تھے ۞ ق ۱۔ اے ان لوگوں کی اولاد! جن کو ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا تھا بے شک وہ ایک شکر گذار بندہ تھے ۞ ق ۱۔ (اے لوگو!) جب پانی کا طغیان آیا تھا تو ہم نے تم کو بہنے والی میں سوار کیا تھا ۞ تاکہ اسے تمھارے لئے یادگار قرار دیں اور یاد رکھنے والا کوئی کان اسے یاد رکھے ۞ ق ۱۔ اور ہم نے اس کشتی کو نشانی بنا چھوڑا تو کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا ۞ ق

زمین پانی کو نگل گئی، بادل تھم گئے اور پانی جذب ہو گیا
کشتی جودی پر ٹھیری
سلامتی اور برکتوں کے ساتھ اُترنا
اصحاب نوح اور ان سے امتیں
قوم نوح کے جانشین
پانی کا طغیانی پر آنا۔
"بہنے والی"
یادگار
کشتی کی نشانی

[اے محمدؐ!] یہ باتیں غیب کی خبروں میں سے ہیں جن کو ہم تمھاری طرف وحی فرماتے ہیں۔ ان کو اس سے پہلے نہ تم جانتے تھے اور نہ تمھاری قوم۔ سو تم (اپنی قوم کی سختیوں پر) صبر کرو۔ بے شک، انجام ڈرنے بچنے والوں کے لئے ہے ۞ ق ۱۔

غیب کی خبر لی جن سے خاتم رسول اور انکی قوم کے لوگ واقف تھے

Marfat.com

فا۔ عراق یا ارض نوح۔ خلیج فارس کا شمالی ساحل جس مقام پر اب واقع ہے اس سے
دجلہ و فرات
تقریباً چار پانچ سو میل پیچھے تک دجلہ و فرات کے درمیان جو شاداب اور ہرا بھرا حصۂ ملک ہے
وہ ایک زمانہ میں خشک زمین نہیں بلکہ ایک لق و دق سمندر تھا۔ یہ قطعہ زمین ایک طویل عرصہ
میں اس طرح بنا کہ مدت مدید تک دجلہ و فرات پہاڑوں سے مٹی لا لا کر خلیج کو پاٹتی رہیں اور
تقریباً ہر صدی میں سمندر کو دو تین میل پیچھے ہٹاتی رہیں۔ جوں جوں سمندر ہٹ کر قابل زراعت
زمین بنتا رہا قرب و جوار کے لوگ اس نئی زمین میں آ آ کر بستے رہے اور اس جدید مزرعہ کی زرخیزی
خالدیہ
سے مستفید ہوتے رہے، اس طرح ہزاروں برس میں وہ سرزمین وجود میں آئی جسے کبھی خالدیہ
بندرگاہ اور
کہا جاتا تھا اور اب عراق کہتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ کا مولد جس کا نام اُور ہے، اور جو اس وقت
ساحل خلیج سے ڈیڑھ سو میل دُور ہے، آج سے چار ہزار برس پہلے خالدیہ کا بڑا بندرگاہ اور تجارتی
مرکز تھا۔

خالدیہ چونکہ حقیقت میں ایک چھچھلا سمندر تھا جسے دجلہ و فرات نے پاٹ پاٹ کر آبادی
کے لائق زمین بنا دیا تھا، اس لئے اس کی سطح زمین ادائل میں سطح خلیج سے بہت کم بلند تھی، اس کی
رفعت دجلہ و فرات کی سطح آب سے زیادہ نہ تھی۔ تقریباً ہر سال گرمی کے موسم میں جب پہاڑوں
سے برف پگھل پگھل کر آنے لگتی تھی تو ان ندیوں کا پانی سیکڑوں میل تک میدانوں میں پھیل جاتا تھا۔

جنوبی عراق
ایک زمانہ میں جب کہ جنوبی عراق کو وجود میں آئے ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا، اور دنیا
نے بھی تمدن میں بہت ترقی نہ کی تھی، اور لوگ ڈنٹھلوں کے جھونپڑوں میں رہا کرتے تھے، اور جبکہ
تمدن
پختہ مکان مٹی کی خام چار دیواری کا نام تھا، ایک نہایت زبردست اور ہمہ گیر سیلاب آیا اور عراق
طوفان
کا ایک بڑا حصۂ ملک غرق آب ہو گیا۔ تاریخ نے ایسے خوفناک طوفان کی پھر کوئی نظیر پیش نہ کی۔
سیلاب کا چڑھاؤ کچھ اس طویل عرصہ تک قائم رہا کہ درندے، چرندے، پرندے اور انسان
کوئی جانور باقی نہ رہا، سارا مال متاع بہ گیا، مکانات منہدم ہو کر بے نشان ہو گئے، درخت بیخ
و بن سے اُکھڑ کر بہ گئے، اور انسانی بود و ماند کے نشانات کچھ اس طرح نذر آب ہو گئے۔ جیسے
وہاں کبھی کوئی آبادی ہی نہ تھی۔ پانی کے اتر جانے کے بعد ساری سرزمین ہر قسم کی مخلوق سے
خالی تھی۔ اس سیلاب کے بعد جب دوبارہ اس ملک میں آبادی ہوئی تو حقیقت میں یہ ایک
نئی دنیا تھی جو از سر نو وجود میں آئی۔

یہ ہوش ربا واقعہ ایسا نہ تھا کہ بعد کے لوگ اسے بھول جاتے اور اس کا افسانہ نہ بنا لیتے۔ یہ
میخی خط
ہولناک سانحہ عراق میں نہ صرف سینہ بسینہ روایتوں کی حیثیت سے صدیوں تک بزم و انجمن کا
تاریخی الواح
موضوع کلام رہا، بلکہ جب میخی خط ایجاد ہوا اور وہاں کے بادشاہوں نے اپنے کارناموں، اپنی
قوم کے واقعات، اور اپنے ملک کے حوادث اور سوانح کو ضبط تحریر میں لانا شروع کیا تو آغاز

عالم کے متعلق اپنے قیاسی خیالات کے بعد، کہ دنیا کیسے بنی، اور زمین و آسمان اور آسمان کے چمکتے اجرام کس طرح سے پیدا ہوئے، سب سے پہلے جس اہم واقعہ کا ذکر کیا وہ اسی طوفان کا قصہ ہے۔

ف ۱۰۱ ۔ قدیم کتبوں میں سیلاب کا قصہ ۔ ۱۹۰۰ء قبل مسیح میں سامریوں کی حکومت اور اقتدار کا خاتمہ ہو چکا۔ سامری قوم بحیثیت قوم مٹ گئی مگر اس سے پہلے ۲۰۰۰ء دو ہزار قبل مسیح میں جب کہ شہر اور میں تیسرے خاندان کے آخری بادشاہ حکمراں تھے سرکاری کاتبوں نے بادشاہوں کے کارناموں، دیوتاؤں کے حالات، اور ملکی روایتوں کو قلم بند کرنا شروع کیا۔ ان جمع شدہ ذخیروں سے بعد میں نہ صرف سومیر اور اکاد کے بادشاہوں نے بلکہ اشور کے تاجداروں نے فائدہ اٹھایا۔ چنانچہ ملک اشور کے، جو خالدیہ کے شمال میں واقع ہے پایہ تخت نینوا کے قدیم محل کے کھنڈروں میں بادشاہ اسرینپال (ساتویں صدی قبل مسیح) کی لکھوائی۔ لوحوں کا بڑا کتب خانہ پایا گیا ہے۔ یہ لوحیں چکنی مٹی کی ہیں جن پر میخ کی نوک سے حروف کندہ کرکے ان کو آگ میں جلا کر پختہ کر لیا گیا ہے۔ ان آثار قدیمہ میں ایک سلسلہ الواح کا بھی ہے جن پر گلگامس کی نظم کندہ ہے۔ جو قدیم زمانہ میں ایک بادشاہ تھا اور بعد میں جسے دیوتا بنا دیا گیا تھا۔ اس نظم کے خلاصہ کو ہم ذیل میں ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں ۵ع۔　　گلگامس کی نظم

انسانوں میں بدکاریاں بہت پھیل گئی تھیں، اور انھوں نے دیوتاؤں کے لئے قربانیاں چڑھانا بھی ترک کر دیا تھا۔ اس پر ان کے دیوتا ان سے ناراض ہو گئے اور انھوں نے تہیہ کر لیا کہ انسان کو اس کی بے پروائی کا مزہ چکھایا جائے۔ اس زمانہ میں شوری پاک یعنی "کشتی کے شہر" پر ایک بادشاہ حکومت کرتا تھا جس کا نام شمشناپشتیم ۶ع تھا۔　　دیوتاؤں کے لئے قربانیاں / شوری پاک "کشتی کا شہر" / بادشاہ شمشناپشتیم

جب اس سرزمین پر سیلاب لایا گیا، صرف یہی ایک بادشاہ اور اس کا خاندان تھا جو سیلاب کی غارتگری سے بچ رہا، باقی سارا ملک تباہ ہو گیا۔ اس بادشاہ نے بعد میں اپنے ایک لڑکے سے اس سیلاب کا قصہ اس طرح بیان کیا:۔ "تو جانتا ہے کہ شہر شوری پاک فرات کے کنارہ پر واقع ہے۔ یہ شہر بہت قدیم سمجھا جاتا تھا، اس زمانہ میں بھی جب کہ اس کے رہنے والے دیوتاؤں کے دل اس پر سیلاب لانے پر آمادہ ہوئے۔ سب کے سب بڑے بڑے دیوتا، ان کا باپ آنو، ان کا مشیر بعل جنگ جو، ان کا حامل تخت نینب، ان کا شہزادہ انوگی۔ عقل کے مالک ایا نے بھی ان کے ساتھ نشست کی۔ ایا نے رحم کھا کر اپنے بندہ شمشناپشتیم کو اس خطرہ کی اطلاع دینی چاہی مگر　　سیلاب کا قصہ / دیوتا ایا

ع۵ ۔ سیلاب کا قصہ گلگامس کی نظم کی گیارھویں لوح پر منقوش ہے۔ اس کی عبارت کو جی۔ اسمتھ نے ٹرانزاکشنس آف دی ببلیگرافک آرکیولوجیکل سوسائٹی جلد سوم کے صفحہ ۵۶۷ ۔ ۵۳۴ پر شائع کیا ہے اور اس کا ترجمہ بھی دیا ہے۔

ع۶ ۔ لوحوں میں اس شخص کا جو نام ہے اس کو چار طرح پڑھا گیا ہے:۔ (۱) شمشناپشتیم "زندگی کا شمس" (۲) ستناپشتیم "بچایا ہوا" (۳) پرناپشتیم (۴) اوتاناپشتیم۔ اس شخص کو اوداہیس یا ہیس وارا بھی کہا گیا ہے۔

Marfat.com

آسمانی اسرار کو ایک فانی انسان تک پہنچا دینا نہایت اندیشہ کی بات تھی جس کو یہ راہ راست پہنچانے کی ایا نے جرات نہیں کی، بلکہ ڈنٹھلوں کی باڑ سے خطاب کر کے کہا، "او باڑ! باڑ! دیوار! دیوار! اس باڑ! خوب سمجھ لے دیوار! او شوری پاک کے آدمی (اُبارا تو تو کے بیٹے!) ایک لکڑی کا گھر بنا، ایک کشتی بنا، اپنا مال ومتاع چھوڑ دے، زندگی کی تلاش کر، اپنی املاک پھینک دے، اپنی جان بچا، اور کشتی میں زندگی کے تخم رکھ۔ وہ کشتی جو تو بنائیگا، اس کا تناسب ٹھیک بنا ہوا ہو اس کا عرض، طول اور ڈیل ڈول نہایت مناسب ہو، پھر اس کو بحر میں ڈال۔

کشتی

ڈنٹھلوں کے کھیت سے جو یہ خطاب کیا گیا تھا، اس کو شمشنا پشتم نے سنا، میں اس کو سمجھ گیا اور میں نے اپنے مولا ایا سے کہا اے مالک! جو حکم تو نے اس طرح بیان کیا میں خود تو اس کی قدر کرونگا اور اس کی تعمیل بھی کرونگا مگر میں شہر والوں، لوگوں اور سرداروں سے کیا کہوں"

ایا نے کہا "ان سے کہو کہ بعل مجھ سے نفرت کرتا ہے، اس لئے میں آئندہ تمہارے شہر میں رہنا نہیں چاہتا، اور بعل کی سرزمین پر آئندہ میں اپنا سر نہ رکھونگا بلکہ میں سمندر پر جاؤنگا اور اپنے مالک ایا کے ساتھ رہونگا۔ بعل تم پر پانی برسائیگا، پرندوں کے جوق پر، مچھلیوں کے غول پر، کھیت کے سب جانوروں پر، اور ساری فصل پر۔ ایا ایک نشانی دکھائیگا۔ وہ دیوتا جو بارش پر حکومت کرتا ہے ایک شام کو خوب مینہ برسائیگا۔ جب دوسرا دن نکلیگا سیلاب شروع ہوگا جو زمین کو ڈھانک لیگا اور تمام زندہ چیزوں کو ڈبو دیگا۔

سیلاب کی پیشین گوئی

شمشنا پشتم نے لوگوں سے سیلاب کے آنے کی پیش گوئی کر دی مگر اس کا کسی کو یقین نہ آیا اور وہ اس پر ہنسنے لگے۔ کشتی سرعت کے ساتھ تیار کی گئی۔ اس کا طول ۱۴۰ ہاتھ اور عرض ۱۴۰ ہاتھ تھا اور اس کے سب جوڑ رال اور کول تار سے بندھے گئے تھے۔ "میرے پاس جو کچھ تھا میں نے اس کو کشتی میں رکھا، جو چاندی تھی وہ میں نے اس میں رکھی، جو کچھ سونے کا تھا وہ اس میں رکھا، ہر قسم کی زندگی کے تخم جو میرے پاس تھے میں نے ان کو رکھا، میں نے اپنے خاندان کو اور اپنے نوکروں کو اس میں داخل کیا۔ میدان کے جانوروں کو، اور میدان کے وحشی جانوروں کو، اس میں داخل کیا۔

کشتی میں چاندی، سونا، زندگی کے تخم، خاندان، نوکر، میدان کے جانور۔

دیوتا شمش نے مجھے اشارہ کیا کہ جب وہ دیوتا جو بارش پر حکومت کرتا ہے، شام کو بہت پانی برسائے تب کشتی میں داخل ہو جانا اور اپنا دروازہ بند کر لینا۔ نشانی ظاہر ہوئی۔ اس دیوتا نے، جو بارش پر حکومت کرتا ہے، ایک شب کو بہت مینہ برسایا۔ اُو دن! اس کے طلوع کا مجھے خوف تھا۔ میں دن کی روشنی دیکھنے سے ڈرتا تھا۔ میں کشتی میں داخل ہوا اور دروازہ بند کر لیا۔ میں نے بڑے جہاز اور اس کی قسمت، ساری چیزوں کو جہاز راں بزربل کے سپرد کیا تاکہ جہاز کی اچھی طرح رہ نمائی ہو"

مینہ

جونہیں صبح اچھی طرح نمودار ہوئی، آسمان کی بنیاد سے کالا بادل اٹھا۔ دامن اپنے سینہ میں

کالا بادل

Marfat.com

غرانے لگا، نبو اور مردوک اس کے سامنے بھاگنے لگے، تخت برداروں کی طرح پہاڑ اور گھاٹیوں پر دوڑنے لگے۔ نیرا اکیر (یہاں مضمون صاف نہیں ہے) نینب بھی فوراً آپہنچا، اس نے حملہ شروع کردیا، انوناکیون نے اپنی مشعلیں بلند کیں اور ان کی چمک سے زمین میں لرزہ پیدا کردیا، رآمن کا طوفان آسمان پر چھا گیا، ساری روشنی کو تاریکی سے تبدیل کردیا، زمین کو سیلاب سے جھیل کے مانند بنا دیا۔ ان سب دیوتاؤں نے مل کر طوفان برپا کیا۔ رآمن دیوتا رعد ہے جو بادل کے سینہ میں گرجتا ہے۔ نبو مردوک نیرا اَجَل (نرجل) اور نینب یہ سب دیوتا طوفان کی مختلف حالتوں کو، ہوا کے آغاز سے اس وقت تک جب کہ طوفان زوروں پر ہوتا ہے، پیدا کرتے ہیں۔ انوناکی بھوت اور بھتنیاں ہیں جو اس وقت برق کی شکل میں رہ رہ کر آسمان پر چمکتی ہیں۔ — طوفان

مہا دیو بعل کے اشارہ پر ان دیوتاؤں نے، جن کے نام اوپر آچکے ہیں، یہ طوفان برپا کیا تھا۔ باقی دوسرے دیوتا اور دیبیاں بعل کی اس کارروائی سے ناراض تھے۔ دن بھر آندھی غراتی رہی اور پہاڑوں اور میدانوں پر زور سے چلتی رہی، طوفان آدمیوں پر اس طرح آپڑا جس طرح ایک فوج حملہ کرتی ہے، نہ بھائی بھائی کو دیکھتا تھا نہ لوگ ایک دوسرے کو پہچانتے تھے۔ آسمان میں بھی دیوتا سیلاب سے خوف زدہ تھے۔"

"چھ شبانہ روز ہوا چلتی رہی، سیلاب اور طوفان زوروں پر رہا۔ ساتویں دن تڑکے طوفان کم ہوا، سیلاب، جو فوج کی طرح جنگ کر رہا تھا رک گیا۔ میں نے اپنی آنکھیں دریا پر دوڑائیں، آواز بلند کی، مگر سب انسان مٹی میں مل گئے تھے، نہ کھیت نظر آتے تھے نہ جنگل۔ میں نے کشتی کا دروازہ کھولا تو روشنی میرے منہ پر پڑی، میں جھک پڑا، گھٹنوں بیٹھ گیا رونے لگا، اور میرے آنسو میرے گالوں پر بہنے لگے جب میں نے دیکھا کہ دنیا ساری یہ تھی کہ اوپر مہیب اور نیچے دریا۔ بارہ روز بعد پانی میں سے زمین کی ایک نوک نکل آئی اور نصر کے پہاڑ نے جہاز کو روک لیا اور آگے بڑھنے نہ دیا۔ ایک دن دو دن نصر کے پہاڑ نے جہاز کو روک رکھا اور آگے بڑھنے نہ دیا تین دن چار دن نصر کے پہاڑ نے جہاز کو روک رکھا اور آگے بڑھنے نہ دیا۔ ساتویں دن طلوع کے وقت میں نے ایک کبوتر لیا اور اس کو اڑا دیا۔ کبوتر گیا، گھوما کیا اور چونکہ کوئی جگہ بیٹھنے کی نہ تھی وہ واپس آگیا۔ میں نے ایک ابابیل لی اور اس کو جانے دیا، ابابیل گئی، گھوما کی اور چونکہ کوئی جگہ بیٹھنے کی نہ تھی واپس آگئی۔ میں نے ایک کوا لیا اور اس کو جانے دیا۔ کوا گیا اور دیکھا کہ پانی اتر گیا ہے، اور وہ جہاز کے پاس سے اپنے بازو پھڑکاتا اور شور مچاتا ہوا گذرا اور پھر واپس نہیں آیا۔" — پانی میں سے زمین کی نوک نکل آئی — نصر کا پہاڑ

شمش نا پشتم سیلاب سے تو بچ گیا مگر اس کو معلوم نہ تھا کہ آسمانی غصہ بھی فرو ہوا ہے یا نہیں۔ اس لئے اس نے کفارہ کے رسوم ادا کئے۔ "میں نے کشتی کے لوگوں کو چاروں سمت بھیجا، میں نے چڑھاوا چڑھایا، میں نے پہاڑ کی چوٹی پر شراب ڈالی۔ میں نے سات اور سات برتن رکھے، اور — کفارہ کے رسوم

Marfat.com

میں نے خوشبودار ڈنٹھلے کچھ (صندل کی قسم کی) لکڑی اور لوبان وہاں رکھا ...
دیکھنے لگا کہ اس قربانی کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔" دیوتاؤں نے بو سونگھی، دیوتاؤں نے ...
دیوتا مکھیوں کے مانند قربانی پر آ جمع ہوئے۔ جب اشتار (عشتار) زندگی کی دیبی اپنی بار...
اور ان دیوتاؤں پر خصوصاً بعل پر جنھوں نے نوع انسانی کو مٹا دینے کا تہیہ کیا تھا، اپنا غصہ ...
لگی "میں قسم کھاتی ہوں اپنے گردن کے ہار کی کہ میں ان دیوتاؤں کو ہرگز نہیں بھولوں گی، ان ایا...
گویا درکھونگی میں کبھی نہیں بھولونگی۔ دوسرے سب دیوتا جلد آئیں اور نذر و نیاز میں سے اپنا نذر
حصہ لیں۔ بعل کو نیاز میں سے کچھ حصہ نہیں ملیگا، کیونکہ اس نے بے عقلی کی، وہ سیلاب لے آیا اور ...
نے میرے لوگوں کو نیست و نابود کر دیا۔" بعل کا غصہ بھی ابھی کم نہیں ہوا تھا۔ جب وہ اپنی ...
پر آیا اور جہاز کو دیکھا تو اس کے سامنے سکتہ کی حالت میں کھڑا رہا اور اس کا دل آسمان کے دیـ...
کے خلاف غصہ میں بھر گیا۔ 'کون ہے جو اس میں زندہ نکلا؟ اس تباہی سے کسی انسان کو بچنا
چاہیے تھا۔" اس پر دیوتا بغلیں جھانکنے لگے کیونکہ وہ سب بعل سے ڈرتے تھے۔ نینب ...
اپنی برارت اس میں سمجھی کہ وہ سب کچھ اِیاؔ پر تھوپ دے۔ اِیاؔ نے اپنے فعل سے انکار نہیں کیا
اور کہنے لگا "تو جو تمام دیوتاؤں میں زیادہ عقلمند ہے تو نے اس معاملہ میں کیوں عقل سے
کام نہیں لیا اور سیلاب لے آیا؟ گناہ گار کو اس کے گناہ کا ذمہ دار بنا، مگر خاموش رہ اور
سب کو کاٹ نہ ڈال، صابر ہو کر رہ اور سب کو ڈبو مت۔ سیلاب لانے کی کیا ضرورت؟ ایک
شیر آ جائے تو لوگوں کی تعداد کو گھٹا دے سکتا ہے۔ سیلاب لانے کی کیا ضرورت؟ ایک چیتا
آ جائے تو لوگوں کی تعداد کو گھٹا دے سکتا ہے۔ سیلاب لانے کی کیا ضرورت؟ قحط آ پڑے تو
ملک کو ویران کر دے۔ سیلاب لانے کی کیا ضرورت؟ صرف تیرا "طاعون" (کی دیبی) آ جا...
تو لوگوں کو ہلاک کر دے سکتی ہے۔ رہا میں سو میں نے دیوتاؤں کے فیصلہ کا راز افشا نہیں کیا
میں نے خاسیندرا کو ایک خواب دکھایا اور وہ دیوتاؤں کے فیصلہ سے واقف ہو گیا۔" بعل
اِیاؔ کے کلام سے ٹھنڈا پڑا" وہ جہاز کے اندر گیا اور اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو اوپر چڑھنے
پر آمادہ کیا، اس نے میری بیوی کو اوپر آنے پر آمادہ کیا اور اس کو میری طرف ڈھکیلا، اس
ہمارے مونہ اپنی طرف پھیرے، وہ ہم دونوں کے درمیان کھڑا ہوا اور اس نے ہم کو برکت دی
اس وقت تک شمشنا پشتم آدمی تھا، آئندہ شمشنا پشتم اور اس کی بیوی کی ہم دیوتاؤں
کے مانند تعظیم کی جائے، اور شمشنا پشتم یہاں سے دور سمندر کے دہانے کے پاس رہے ...
وہ ہم کو اٹھا لے گیا اور بہت دور سمندر کے دہانے کے پاس ہم کو مقیم کیا۔

ف ۱۰۲۔ توراۃ میں حضرت نوحؑ کا قصہ۔ سیلاب کے بعد ایک نئی قوم اس سرزمین پر جو
خلیج فارس کے شمالی کنارہ پر واقع ہے، وجود میں آئی جو اس قوم سے، جو سیلاب سے پہلے ہو گزری ...

Marfat.com

...ں باہم متفرق تھی سیکڑوں برس بعد اس سرزمین پر حضرت ابراہیم پیدا ہوئے جن پیغمبروں کے قرآن میں بیان ہوئے ہیں ان میں حضرت نوح کے بعد حضرت ابراہیم پہلے پیغمبر تھے جنھوں نے ...ں ملک میں توحید کی صدا بلند کی اور شرک اور پرستش غیر اللہ کی نہایت ہی شدومد کے ساتھ مخالفت کی۔ کفر کے مقابلہ میں حضرت ابراہیم کو کچھ زیادہ کامیابی حاصل نہیں ہوئی اور ان کو یہاں سے ہجرت کرنی پڑی۔ ان کے پانچ سو برس بعد انھیں کی اولاد میں ایک جلیل القدر پیغمبر حضرت موسیٰ پیدا ہوئے۔ وہ سب روایتیں اور قصے جو حضرت موسیٰ کے آبائی ملکِ عراق میں مروی تھے ان سے حضرت موسیٰ کے اجداد ناواقف نہ تھے۔ اس کے علاوہ حضرت موسیٰ کو جب اللہ تعالیٰ نے رسالت کے منصب سے سرفراز فرمایا تو وحی کے ذریعہ سے حضرت موسیٰ کو ان اگلے واقعات کی خبر خدا سے ملی۔ توراۃ کی کتاب پیدائش سے حضرت نوح کا قصہ ہم یہاں نقل کرتے ہیں :-

توراۃ میں حضرت نوح کا بیان

باب ۶۔ اور خداوند نے دیکھا کہ زمین پر انسان کی بدی بہت بڑھ گئی اور اس کے دل کے تصور اور خیال روز بروز صرف بد ہی ہوتے ہیں (۵)۔ تب خداوند زمین پر انسان کے پیدا کرنے سے پچھتایا اور نہایت دل گیر ہوا (۶)۔ اور خداوند نے کہا کہ میں انسان کو، جسے میں نے پیدا کیا، روئے زمین پر سے مٹا ڈالونگا، انسان کو اور حیوان کو بھی اور کیڑے مکوڑے اور آسمان کے پرندوں تک۔ کیونکہ میں ان کے بنانے سے پچھتاتا ہوں (۷)۔ مگر نوح پر خداوند نے مہربانی سے نظر کی (۸)

حضرت نوح اپنے قرنوں میں صادق اور کامل تھے اور وہ خدا کے ساتھ چلتے تھے

نوح کا نسب نامہ یہ ہے۔ نوح اپنے قرنوں میں صادق اور کامل تھے اور نوح خدا کے ساتھ چلتے تھے (۹)۔ اور ان سے تین بیٹے سم۔ حام اور یافث پیدا ہوئے (۱۰) پر زمین خدا کے آگے بگڑی ہوئی تھی اور زمین ظلم سے بھری تھی (۱۱)۔ اور خدا نے زمین پر نظر کی اور دیکھا کہ وہ بگڑ گئی کیونکہ ہر ایک بشر نے اپنے اپنے طریق کو زمین پر بگاڑا تھا (۱۲)۔ اور خدا نے نوح سے کہا کہ سب بشر کی اجل میرے سامنے آپہنچی ہے۔ اس لئے کہ ان کے سبب زمین ظلم سے بھر گئی اور دیکھو میں ان کو زمین کے ساتھ نابود کرونگا (۱۳)۔ تم اپنے واسطے گوپھر کی لکڑی کی ایک کشتی بناؤ...... (۱۴)۔ ...... اور دیکھو میں ! اور ہاں میں ہی زمین پر طوفان کا پانی لاتا ہوں کہ ہر ایک جسم کو جس میں زندگی کا دم ہے آسمان کے نیچے سے مٹا ڈالوں اور سب جو زمین پر ہیں مر جائیں گے (۱۷)۔ پر میں تم سے اپنا عہد قایم کرونگا اور تم کشتی میں جاؤگے، تم اور تمھارے بیٹے اور تمھاری جورو اور تمھارے بیٹوں کی جوروئیں تمھارے ساتھ (۱۸)۔ اور سب جانوروں میں سے ہر جنس کے دو دو اپنے ساتھ کشتی میں لے لو کہ وہ بچ رہیں۔ ...ئے کہ وہ نر و مادہ ہوں (۱۹)۔ اور پرندوں میں سے ہر ایک جنس کے اور زمین کے سارے رینگنے ...ں میں سے ہر ایک جنس کے دو دو ان سب میں سے تمھارے پاس اپنی اپنی جان بچانے آئیں (۲۰)۔ اور تم اپنے پاس ہر طرح کی خوراک کی چیزیں جو کھانے میں آتی ہیں، لے کر اپنے پاس جمع ... وہ تمھاری اور ان کی خوراک ہونگی (۲۱)۔ اور نوح نے ایسا ہی کیا۔ جو کچھ خدا نے فرمایا سو وہ

حضرت نوح کے تین بیٹے۔

کشتی بنانے کا حکم

کشتی کے سوار

حضرت نوح، ان کے بیٹے، بیوی، بیٹوں کی بیویاں۔

سب جانوروں میں سے ہر جنس کے دو دو۔

Marfat.com

سب بجا لائے ۲۲ ۔ ✓

باب ۷ ۔ اور خداوند نے نوح سے کہا کہ تم اپنے سب خاندان سمیت کشتی میں آجاؤ کیونکہ میں نے تم ہی کو اپنے حضور میں اس زمانہ کے درمیان صادق دیکھا ۱ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اسی دن بڑے سمندر کے سب سوتے پھوٹ نکلے اور آسمان کی کھڑکیاں کھل گئیں ۱۱ اور چالیس دن اور چالیس رات زمین پر پانی کی جھڑی لگی رہی ۱۲ ۔ اسی دن نوح اور سم اور حام اور یافت نوح کے بیٹے اور نوح کی جورو اور ان کے بیٹوں کی جورویں کشتی میں داخل ہوگئیں ۱۳ ۔ وہ اور ہر ایک جانور ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۴ ۔ اور سبھوں میں سے جن میں زندگی کا دم ہے جوڑے جوڑے نوح کے پاس کشتی میں آئے ۱۵ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور خدا نے اس کو باہر سے بند کیا ۱۶ ۔ اور چالیس دن طوفان کی باڑھ زمین پر رہی اور پانی بڑھ گیا اور کشتی کو اوپر اٹھا دیا ۔ سو کشتی زمین پر سے اٹھ گئی ۱۷ ۔ اور پانی زمین پر زور پکڑتا گیا اور بہت زیادہ ہوا ۔ اور کشتی پانی کے اوپر بہتی رہی ۱۸ ۔ اور پانی زمین پر بے نہایت بڑھ گیا اور سب اونچے پہاڑ جو آسمان کے نیچے ہیں چھپ گئے ۱۹ ۔ اور سب جاندار ۔ ۔ ۔ ۔ اور سب انسان مر گئے ۲۱ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ فقط نوح اور جو ان کے ساتھ کشتی کے اندر تھے بچ رہے ۲۳ ۔ اور پانی کی باڑھ ڈیڑھ سو دن تک زمین پر رہی ۲۴ ۔

بڑے سمندر کے سب سوتے پھوٹ نکلے، آسمان کی کھڑکیاں کھل گئیں ۔

سم، حام و یافت

چالیس دن طوفان کی باڑھ زمین پر رہی ۔

سب اونچے پہاڑ چھپ گئے

باب ۸ ۔ پھر خدا نے نوح کو اور سب جانداروں اور سب مواشیوں کو جو ان کے ساتھ کشتی میں تھے یاد کیا ۔ اور خدا نے زمین پر ایک ہوا چلائی اور پانی ٹھیر گیا ۱ ۔ اور گہراؤ کے سوتے اور آسمان کی کھڑکیاں بند ہوئیں اور آسمان سے مینہ تھم گیا ۲ ۔ اور پانی زمین پر سے رفتہ رفتہ گھٹتا جاتا تھا اور ڈیڑھ سو دن کے بعد کم ہوا ۳ ۔ اور ساتویں مہینہ کی سترہویں تاریخ کو اراراط کے پہاڑوں پر کشتی ٹک گئی ۴ ۔ اور پانی دسویں مہینہ تک گھٹتا جاتا تھا اور دسویں مہینہ کی پہلی تاریخ کو پہاڑوں کی چوٹیاں نظر آئیں ۵ ۔ اور چالیس دن کے بعد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نوح نے کشتی کی کھڑکی ۔ ۔ ۔ ۔ کھول دی ۶ اور اس نے ایک کوّے کو اڑا دیا سو وہ نکلا اور جب تک کہ زمین پر سے پانی سوکھ نہ گیا آیا جایا کرتا تھا ۷ ۔ پھر انھوں نے ایک کبوتری اپنے پاس سے اڑا دی کہ دیکھے کہ زمین پر پانی گھٹا یا نہیں ۸ ۔ پر کبوتری نے پنجہ ٹیکنے کی جگہ نہ پائی اور ان کے پاس کشتی میں پھر آئی ۔ کیونکہ تمام روئے زمین پر پانی تھا ۔ تب انھوں نے ہاتھ بڑھا کے اسے لے لیا اور اپنے پاس کشتی میں رکھا ۹ ۔ پھر انھوں نے اور سات روز صبر کیا تب اس کبوتری کو پھر کشتی سے اڑا دیا ۱۰ ۔ اور وہ کبوتری شام کے وقت ان کے پاس پھر آئی ۔ اور دیکھو زیتون کی ایک تازہ پتی اس کے مونہ میں تھی ۔ تب نوح نے معلوم کیا کہ اب پانی زمین پر کم ہوا ۱۱ ۔ اور وہ اور بھی سات دن ٹھیرے بعد اس کے پھر اس کبوتری کو اڑا دیا وہ ان کے پاس پھر کبھی نہ آئی ۱۲ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور نوح نے کشتی کی چھت کھولی اور دیکھا کہ زمین کی سطح سوکھنے لگی ۱۳ ۔ تب خدا نے نوح سے کہا کہ ۱۵ ۔ کشتی سے نکل جاؤ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۶

فقط نوح اور جو ان کے ساتھ کشتی کے اندر تھے بچ رہے ۔

ہوا چلی اور پانی ٹھیر گیا ۔

گہراؤ کے سوتے اور آسمان کی کھڑکیاں بند ہوئیں اور مینہ تھم گیا

اراراط کے پہاڑوں پر کشتی ٹک گئی اس کے ڈھائی مہینہ کے بعد پہاڑوں کی چوٹیاں نظر آئیں ۔

کوّا

کبوتری

زیتون کی پتی

Marfat.com

ب نوح نکلے اور ان کی جورو اور ان کے بیٹے اور ان کے بیٹوں کی جوروئیں ان کے ساتھ (۱۸) ۔ سب
انور سب کیڑے مکوڑے اور سب پرندے سب جو زمین پر رینگتے ہیں اپنی اپنی جنس کے ساتھ کشتی سے
ل گئے (۱۹) ۔ تب نوح نے خداوند کے لئے ایک مذبح بنایا ۔ اور سارے پاک چرندوں میں سے لے کر — مذبح
س مذبح پر سوختنی قربانیاں چڑھائیں (۲۰) ۔ اور خداوند نے خوشنودی کی بو سونگھی اور خداوند نے اپنے — سوختنی قربانہ اں
ل میں کہا کہ انسان کے لئے میں زمین کو پھر کبھی لعنت نہ کرونگا ۔ اس لئے کہ انسان کے دل کا خیال لڑکپن — خداوندنے خوشنودی کی بو سونگھی
سے برا ہے ۔ اور جیسا کہ میں نے کیا ہے پھر سارے جانداروں کو نہ مارونگا (۲۱) ۔ بلکہ جب تک زمین ہے — انسان کے دل کا خیال
ونا اور لُونا سردی اور گرمی ربیع اور خریف دن اور رات موقوف نہ ہونگے (۲۲)

باب ۹ ۔ اور خدا نے نوح اور ان کے بیٹوں کو برکت دی اور انھیں کہا کہ پھلو اور بڑھو اور زمین — نوح اور ان کے بیٹوں کو برکت
کو معمور کرو (۱) ۔ اور تمھارا رعب اور تمھارا ڈر زمین کے سب چرندوں اور آسمان کے سب پرندوں اور — انسان کا رعب
زمین پر کے سب چلنے والوں اور دریا کی سب مچھلیوں پر غالب رہیگا ۔ وہ تمھارے بس میں کئے گئے (۲) — جانور انسان کے بس میں کئے گئے
سب جیتے چلتے جانور تمھارے کھانے کے واسطے ہیں میں نے ان سب کو نباتات کے مانند تمھیں — سب جیتے چلتے جانور کھانے کی
دیا (۳) ۔ مگر تم گوشت کو لہو کے ساتھ کہ اس کی جان ہے مت کھانا (۴) ۔ میں صرف تمھاری ہی جان — اجازت
کے لہو کا بدلہ لونگا ۔ ہر ایک جانور سے اور ہر ایک آدمی کے ہاتھ سے اس کا بدلہ لونگا ۔ آدمی کی جان — آدمی کی جان کا بدلہ
کا بدلہ ہر ایک کے ہاتھ سے، کہ اس کا بھائی ہے، لونگا (۵) جو کوئی آدمی کا لہو بہائے آدمی ہی سے اس کا
لہو بہایا جائیگا ۔ کیونکہ خدا نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا ہے (۶) ۔ اور تم پھلو اور بڑھو اور زمین پر — خدا کی صورت پر انسان بنایا گیا
بہت اولاد بڑھاؤ اور اس پر زیادہ ہو ؤ (۷) ۔ اور خدا نے نوح کو اور ان کے بیٹوں کو کہا (۸) ۔ دیکھو
میں اپنا عہد تم سے اور تمھارے بعد تمھاری نسل سے (۹) ۔ اور سب جانداروں سے جو تمھارے ساتھ — خدا کا عہد
ہیں کیا پرند کیا چرند اور زمین کے سب جانوروں سے جو کشتی سے اترے زمین کے ہر طرح کے جانوروں
سے قایم کرتا ہوں (۱۰) ۔ . . . . . کہ کوئی جاندار پانی کے طوفان سے پھر ہلاک نہ ہوگا ' اور طوفان کی
بالا پھر نہ آئیگی کہ زمین کو تباہ کرے (۱۱) ۔ اور خدا نے کہا کہ یہ اس عہد کا نشان ہے جو میں اپنے اور
تمھارے بیچ میں اور سب جانداروں کے بیچ میں جو تمھارے ساتھ ہیں پشت در پشت ہمیشہ کے لئے کرتا
ہوں (۱۲) ۔ میں اپنی کمان کو بدلی میں رکھتا ہوں، وہ میرے اور زمین کے درمیان عہد کا نشان ہوگی — بدلی میں کمان خدا کے عہد کا
(۱۳) ۔ اور ایسا ہوگا کہ جب میں زمین کے اوپر بادل لاؤں تو میری کمان بادل میں دکھائی دے گی (۱۴) — نشان
میں اپنے عہد کو جو میرے اور تمھارے اور ہر طرح کے جانداروں کے درمیان ہے یاد کرونگا ۔ اور
طوفان کا پانی پھر نہ ہوگا کہ سب جانداروں کو تباہ کرے (۱۵) ۔ اور کمان بادل میں ہوگی ۔ اور میں اس پر
نگاہ کرونگا تاکہ اس ہمیشہ کے عہد کو، جو خدا کے اور زمین کے سب طرح کے جانداروں کے درمیان ہے یاد کروں (۱۶)
نوح کے بیٹے جو کشتی سے نکلے سِم حام اور یافث تھے اور حام کنعان کا باپ تھا (۱۸) ۔ نوح کے یہی تین بیٹے تھے — نوحؑ کے صرف تین بیٹے تھے
اور انھیں سے تمام زمین آباد ہوئی (۱۹) اور طوفان کے بعد نوح ساڑھے تین سو برس جیتے رہے (۲۸) ۔ — اور انھیں سے تمام زمین آباد ہوئی

Marfat.com

اور نوح کی ساری عمر ساڑھے نو برس کی تھی۔ تب وہ مر گئے ④۔

فـ۱۰۳۔ سیلاب کی جائے وقوع۔ الواح اسرنیپال میں [illegible] دسویں

شہر شوری پاک — کے شہر شوری پاک (شہر کشتی) کو فرات کے کنارہ واقع بتایا گیا ہے۔ شہر فارا (عرض بلد [illegible] طول بلد ۵ ر ۴۴) کے قریب ۱۹۰۲ء میں کولڈیوی KOLDEWEY نے اور ۱۹۰۳ء میں آنڈرے ANDRAE نے کھنڈر کھود دے تو معلوم ہوا کہ شوری پاک کا قدیم شہر یہیں تھا۔ الواح اسرنیپال میں منقوش ہے کہ "بارہ روز کے بعد زمین کی ایک نوک نکل آئی اور جہاز [illegible] سطح پر آ لگا، نصر کے پہاڑ نے جہاز کو روک لیا اور آگے بڑھنے نہ دیا" فـ۱۔ ان الواح سے یہ بھی

نصر کا پہاڑ — ہے کہ نصر اسی پہاڑ کا نام تھا جسے اب کاراچوک کہتے ہیں جو عرض بلد ۳۵ ر اور ۳۶ ر اور طول ۴۳ ر اور ۴۴ ر کے درمیان واقع ہے۔ یہ پہاڑ نہر دجلہ کے مشرق میں اس کی شاخ زاب اصغر [illegible] کنارہ واقع ہے۔

قرآن مجید کا ارشاد ہے کہ حضرت نوح نے جب اپنے بیٹے کو پکارا کہ ہمارے ساتھ سوار ہو جا تو وہ بولا "میں ایک ایسے پہاڑ پر پناہ لونگا جو مجھے پانی سے بچا لیگا" ⑧ قـ۱۔ عام کفار کی طرح نوح کا خیال تھا کہ یہ کشتی تو ورطہ میں پڑکر ڈوب جائیگی یا کسی ٹیکڑی سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جائیگی اس لئے کشتی میں سوار ہونے سے زیادہ قرین عقل یہ ہے کہ پاس کی کسی ٹیکڑی پر پناہ لینا چاہئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مقام نوح جہاں سے کشتی چلی کسی ایسی سرزمین میں تھا جو سپاٹ میدان نہ تھی

خالدیہ — اس میں چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں بھی تھیں۔ خالدیہ کی سرزمین جس میں شوری پاک واقع ہے، پہلے سمندر تھی، اور اس میں کوئی پہاڑ نہیں، بلکہ وہ سپاٹ میدان ہے۔ اس لئے ہم اس سرزمین کو مقام نوح قرار نہیں دے سکتے۔ خالدیہ کے شمال مغرب میں، دجلہ کے دونوں جانب جو سرزمین ہے وہ خالدیہ کی طرح ہموار میدان نہیں بلکہ نشیب و فراز رکھتی ہے اسی سرزمین میں کوہ نصر واقع ہے جسے الواح اسرنیپال کشتی نوح کا مستقر بتاتی ہیں۔

جبل جودی — کوہ نصر سے دو سو میل شمال کی طرف بڑھو تو جبل جودی ملیگا، جس کے متعلق قرآن کا بیان ہے کہ کشتی اسی پہاڑ پر ٹھیری تھی۔ "اور کہا گیا اے زمین اپنے پانی کو نگل لے اور اے بادل تھم جا، اور پانی جذب ہو گیا اور حکم پورا کر دیا گیا اور وہ (کشتی) جودی پہاڑ پر ٹھیری" ⑨ قـ۱۲۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس وقت جودی پہاڑ پر کشتی رکی اس وقت طوفان اُتار پر تھا۔ آہستہ آہستہ پانی نیچے اترا، پانی کے ساتھ کشتی بھی نیچے اتری اور جودی پہاڑ پر ٹک گئی۔ پھر رفتہ رفتہ پانی جذب، جبل سے اتر کر زمین میں جذب ہو گیا۔

کوہ اراراط — اپنے عام اسلوب کے خلاف اس جزئی تفصیل سے قرآن کا مقصود مروجہ توراۃ کی اصلاح کرنا ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ "ساتویں مہینہ کی سترھویں تاریخ کو اراراط کے پہاڑوں [illegible]

Marfat.com

ملک اشور | ...نک گئی'' ⑥ دیکھو کتاب پیدائش - کوہ نصر اور جبل جودی دونوں ملک آشور میں واقع ہیں ...کا قدیم پایہ تخت نینوا (موصل) تھا اور جو حضرت یونس کا مقام تھا جس سرزمین میں اراراط واقع ...وہ اشور کے شمال میں آرمینیہ کا ملک ہے جس میں پہاڑوں کے بہت سے سلسلے ہیں۔ حضرت ...کے زمانہ میں غالباً وہاں انسانی آبادی بھی نہ تھی ابتدائی قبائل کی جولانگاہ کی سرحدیں اشور ...معتدل ممالک سے آگے شمال کی طرف نہیں بڑھی تھیں۔

ملک آرمینیہ

ایک سیاح مسٹر جی سمتھ اپنی کتاب اسیرین ڈسکوریز میں اپنے سفر کا بیان اس طرح کرتا ہے:۔

"دوسرے دن ہم جزیرہ کی طرف چلے۔ یہ ایک سرزمین ہے جس میں کئی عمیق درارے ہیں۔ ...جوں جوں ہم دجلہ کے قریب آتے گئے یہ ملک زیادہ سے زیادہ دلکش ہوتا گیا۔ دن کے بڑے ...تک ہم جبل جودی کے سلسلہ کے نظارہ کا لطف اٹھاتے رہے جو جزیرہ کے اس پار واقع تھا۔ ...پہاڑ آدھی دور تک برف سے لدے تھے، برف کی خالص سپیدی اور چٹانوں کی سیاہی نہایت نظر ...فریب تھی۔ فرات سے یہاں تک جو حصہ ملک ہم نے طے کیا تھا گویا ایک وسیع چبوترہ تھا۔ اور دجلہ ...نظر آتے ہی ہم نے دیکھا کہ یہ چشمہ ایک وادی یا عمق میں بہ رہا ہے جسے پانی کے توڑنے اس چبوترہ ...میں کاٹ نکالا ہے۔ ہم ایک ڈھلواں راہ سے ایک دوسرے عمق میں اُترے جس میں دجلہ کی ...معاون شاخ بہتی ہے۔ اس عمق کی شکل عجیب تھی۔ یہاں دجلہ کی ایک معقول درازی تک بالائی ...تہیں کنکروں اور سنگریزوں سے مرکب تھیں۔ وادی کے درازوں کو پانی کے توڑنے کاٹ کر نشیب و ...مینار کھا تھا۔ بعض مقامات پر چٹانیں گویا معلق تھیں بالائی تہ کی بڑی بڑی چٹانیں کھسک گئی تھیں۔ ...واقعی وادی میں گری ہوئی تھیں۔ بعض گویا گرنے کے لئے مستعد تھیں۔ ان کی خوفناک صورتیں ...عجیب ہیائتیں ایسی تھیں کہ جیسے یہاں جنات کھیل چکے تھے۔ اس معاون دریا کو پار کرکے میں شہر ...میں داخل ہوا جو دجلہ کے دست راست واقع ہے۔ یہ شہر عمدہ مقام پر واقع ہے۔ اس کے ہر ...طرف طرح طرح کی خوشنمائی ہے۔ چٹانیں، چشمے، اور پہاڑ اسے گھیرے ہوئے ہیں۔ اور سامنے ...شان دجلہ ہے، جس کے اس پار جودی اپنی سیاہ ڈھلواں چوٹیوں کے ساتھ کھڑا ہے۔" (صفحہ ۴۵-۴۱)

جبل جودی کا منظر

...مینی تحریریں نصر کے پہاڑوں کو کشتی نوح کا مستقر بتاتی ہیں جن کا مقام اشور کے بادشاہ ...پال کی الواح کے مطابق عرض بلد ۳۵ر اور ۳۶ر کے درمیان دجلہ کے مشرق میں ہے کیونکہ ...نے کے لئے شاہ اشور شہر کلزو (موجودہ شمامک نزد اربل عرض بلد ۳۶ر طول بلد ۴۴ر) ...تھا۔ اور التون کبری (عرض بلد ۳۵ر۷ طول بلد ۴۴ر۲) کے قریب اس نے زاب اصغر ...کیا تھا۔ یہاں کے پہاڑ اس مقام سے مطابقت رکھتے ہیں جو کوہ نصر کا بتایا گیا ہے اور غالباً ...پہاڑ ہیں جن کا ذکر بھی تحریروں میں آیا ہے۔ ملکی روایات کشتی کے مستقر کو کوہ جودی بتاتی ہیں

کوہ نصر

...جلد اول صفحہ سطر ۴۴ر اور ۳۶ر

جو جزیرہ کے مقابل واقع ہے۔ (ص ۲۱۶ ج ۱)

خالدیہ
ف ۱۰۱۔ قوم نوح کا زمانہ اور تمدن - قوم نوح کے زمانہ کی تعیین بالکل ناممکن ہے۔ کی سرزمین میں جو قوم نوح کا مسکن ہے۔ اب تک جو آثار پائے گئے ہیں وہ سب سیلاب نوح کے بعد کے ہیں۔ ظاہر ہے کہ تمدن قبل طوفان سے بعد والا تمدن کہیں زیادہ ترقی یافتہ تھا۔ ہم تمدن قبل

تمدن قبل الآثار
طوفان کو آج کل کی بولی میں تمدن قبل الآثار اور اس کے بعد کے تمدن کو اثری زمانہ کا تمدن کہہ سکتے ہیں۔

دنیا کا قدیم ترین تمدن
خالدیہ کا تمدن دنیا کا قدیم ترین اثری تمدن ہے۔ قوم نوح کے تمدن کو ہم تمدن قبل الآثار کا آخری دور قرار دیں تو بے جا نہیں، کیونکہ خالدیہ کی سرزمین جو قوم نوح کا مسکن تھی، دنیا قبل الآثار کا جدید ترین قطعہ تھی۔ اور تھوڑے ہی عرصہ قبل سمندر پاٹ کر بنی تھی۔ سیلاب نوح تمدن قبل الآثار اور اثری تمدن کے درمیان ایک حد فاصل ہے اور طوفان کے بعد ایک نئے دور اور ایک نئے

سیلاب کے بعد نیا قرن
زمانہ کا آغاز ہوا "پھر ان لوگوں (قوم نوح) کے بعد ایک اور قرن (کے لوگوں) کو ہم نے پیدا کیا" ⑨ ق ۱۶۔

قوم نوح کا تمدن
روایات اور آثار سے قوم نوح کے تمدن کا جو نقشہ معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ لوگ نرسلوں

گاؤں۔ شہر
کے جھونپڑوں اور کچی دیواروں کے گھروں میں رہتے تھے۔ چھوٹے چھوٹے گاؤں کے علاوہ شہر بھی

شاہی حکومت
آباد تھے۔ حکومت اور سلطنت کی بھی ابتدا ہو چکی تھی۔ چنانچہ الواح اسرنیبال میں آٹھ بادشاہوں اور پانچ شہروں کے نام درج ہیں جن پر وہ حکومت کرتے تھے۔ ان شہروں یعنی تنکی، بوتیرہ، لرک سپار اور شوری پاک میں سے چوتھے شہر کا نشان ملک اقاد کے شمالی حصہ میں ملتا ہے۔ پانچویں

زراعت۔ نہر
شہر کا نشان وسط میں ملتا ہے۔ (دیکھو نقشہ) زراعت میں اچھی خاصی ترقی ہوئی تھی۔ اور ندی نہر نکال کر دور دور تک کھیتوں میں پانی پہنچاتے تھے، "وہ تم پر لگاتار برستا پانی بھیجیگا" اور تم کو مال

باغ
اور اولاد سے مدد دیگا اور تمہارے لئے باغ بنا دیگا ⑫ ق۔ لوگ لکڑی کے تختوں اور لوہے کی

کشتی۔ برتن
کیلوں سے کشتی بنانا اور کشتی کے ذریعہ بحری سفر کرنا جانتے تھے۔ وہ برتن بنانا بھی جانتے تھے "میں نے سات اور سات برتن رکھے" (شمشا بشتم کا بیان) اگر قبروں کے اندر جو نہایت نفیس برتن ملے

شراب
ہیں وہ یقیناً سیلاب کے بعد کے ہیں، اور وہ قبریں بھی بعد کی ہیں۔ وہ شراب بنانا بھی جانتے

خوشبودار جڑی بوٹی
تھے۔ اور خوشبودار جڑی بوٹی کے استعمال سے بھی آشنا تھے۔ ان کے پاس سونا اور چاندی بھی تھی

سونا۔ چاندی
چنانچہ شمشا بشتم کا بیان ہے "میرے پاس جو کچھ تھا میں نے اس کو کشتی میں رکھا۔ جو چاندی تھی میں نے اس میں رکھی اور جو کچھ سونے کا تھا وہ اس میں رکھا، ہر قسم کی زندگی کے تخم جو میرے پاس

نوکر
تھے میں نے اس میں رکھے۔ میں نے اپنے خاندان کو اور اپنے نوکروں کو اس میں داخل کیا۔ میدان کے جانوروں کو اور میدان کے وحشی جانوروں کو سب کو اس میں داخل کیا" شمشا

Marfat.com

کے بادشاہوں کے پاس جو کچھ جائداد منقولہ تھی اس کی ساری بساط یہ تھی جو اس بیان میں مذکور ہے اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ عہد نوح میں نوکری کا بھی دستور تھا۔

طوفان کی توجیہ — بداعتقادی — خرابی اخلاق

ف۱۰۱ ۔ قوم نوح کا مذہب ۔ توراۃ نے طوفان نوح کی توجیہ یہ کی ہے کہ "خداوند نے دیکھا کہ انسان کی بدی بہت بڑھ گئی ہے اور اس کے دل کے تصور اور خیال روز بروز صرف بد ہی ہوجاتے ہیں ⑤ نوح اپنے ہم عصروں میں صادق اور کامل تھے ⑨ پر زمین خدا کے آگے بگڑی تھی اور زمین ظلم سے بھری تھی" ⑪ اس لئے "خداوند نے نوح سے کہا کہ سب بشر کی اجل میرے سامنے آپہنچی ہے، اس لئے کہ اُن کے سبب زمین ظلم سے بھر گئی اور دیکھو میں ان سب کو نابود کردونگا ⑫ ب ۶ پیدایش۔ توراۃ نے یہ تو بتایا کہ قوم نوح کے عقائد اور اخلاق خراب ہوگئے تھے، مگر یہ نہیں بتایا کہ ان کے عقاید میں کونسی خرابی اور ان کے اخلاق میں کونسی برائی پیدا ہوگئی تھی۔

الواح اسر نیپال نے بھی طوفان نوح کی توجیہ یہی کی ہے کہ شمشا پشتم کی قوم بد سے بدتر ہوگئی تھی، اس لئے تباہ اور غرق آب ہوئی، لیکن چونکہ ان الواح کو لکھنے والے مشرک اور عناصر پرست تھے، اس لئے ان کی سمجھ میں قوم کے بد ہوجانے کا مطلب یہ تھا کہ ان لوگوں نے دیوتاؤں کے لئے قربانیاں چڑھانا چھوڑ دیا تھا۔ قرآن مجید نے بھی طوفان نوح کی وجہ وہی بتائی ہے جو توراۃ نے بتائی تھی، یعنی یہ کہ قوم نوح کے عقاید اور اعمال خراب ہوگئے تھے۔ حضرت نوح سے پہلے متعدد پیغمبر گذر چکے تھے، چنانچہ "قوم نوح نے رسولوں کو جھٹلایا ① جب کہ ان کے بھائی نوح نے ان سے کہا کیا تم لوگ ڈرتے بچتے نہیں ② ق۔ جب نوح نے اپنی قوم سے کہا "اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، تمھارے لئے اس کے سوا کوئی (دوسرا) خدا نہیں ہے" ① تو ان کی قوم نے ان کے جواب میں جو کچھ کہا اس میں سے ایک بات یہ بھی تھی کہ "اس کو تو ہم نے اپنے پچھلے باپ دادا میں نہیں سُنا" ② ق۔ قوم نوح نے انبیا کی تعلیمات کو بھلا دیا تھا، اور ان کے بجائے وہ لوگ ایک ایسے شخص کی پیروی

ایک دولتمند کی پیروی

کرنے لگے تھے، جو نہایت دولتمند تھا، اور جس نے متعدد دیوتاؤں کی عبادت کو رواج دیا تھا، چنانچہ نوح نے کہا اے میرے رب! ان لوگوں نے میری نافرمانی کی اور انھوں نے اس کی پیروی کی جس کے مال اور فرزند نے اس کو زیادہ نہیں کیا مگر خسارہ میں ① اور انھوں نے سازش کی بڑی

قوم نوحؑ کے بُت — وَدّ — سواع — یغوث — یعوق — نسر

سازش ② اور انھوں نے کہا ہرگز مت چھوڑو اپنے دیوتاؤں کو، اور ہرگز مت چھوڑو وَدّ کو اور نہ سواع کو اور نہ یغوث اور یعوق، اور نسر کو" ③ ق۔ اس آیت میں خدا نے قوم نوح کے صرف ان دیوتاؤں کے نام گنائے ہیں، جنکو قرآن مجید کے ایام نزول تک عرب میں کہیں کہیں پوجا جاتا تھا۔ بخاری نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ "جو بت قوم نوح میں عبادت کے لئے تھے، بعد میں عرب نے ان کی عبادت کی، وَدّ قوم کلب کا بت تھا، سواع قوم ہذیل، یغوث بنو مراد کا بت تھا پھر بنی غطیف کا ہوگیا، یعوق ہمدان کا اور نسر حمیر کا بت تھا"

Marfat.com

وَدّ | اس نام کا بت آغازِ اسلام تک دومۃ الجندل میں منصوب تھا۔ اس کو حضرت خالد بن ولید نے مسمار کیا اس کی شکل ایک تنومند بہادر کی سی تھی، ایک چادر اوڑھے ہوئے اور ایک کمان کہنی ٹیکے ہوئے کھڑا تھا، گلے میں ایک تلوار حائل تھی، ہاتھ میں ایک نیزہ تھا جس پر پرچم لہرا رہا … پاس ترکش میں متعدد تیر تھے۔ یہ حلیہ بظاہر لڑائی کے دیوتا کا ہو سکتا ہے، لیکن یہ لڑائی کا نہیں بلکہ صلح و آشتی اور محبت کا دیوتا تھا۔ وَدّ کا لغوی مفہوم پیار کرنا ہے، عربی اخلاق کو جنگ و خونریزی سے اس قدر گہرا تعلق تھا، کہ عشق و محبت کا دیوتا بھی ایک جنگجو سپاہی تھا جنوبی عرب کے بتوں میں

اشتار، شمش، ودّ، نکرو

چار دیوتاؤں کے نام عشتار، شمس، ودّ اور نکرو بیان ہوئے ہیں۔ اول الذکر دو نام عراق کے دیوتا اشتار اور شمش کی تعریب ہیں۔ ان دیوتاؤں کے نام گلگامس کی نظم میں بھی آئے ہیں، نکرو کا لفظی … نفرت اور کراہیت ہے، یہ دیوتا وَدّ کا مد مقابل تھا۔ شہر معین میں وَدّ چاند دیوتا کا لقب تھا۔ خالدیہ میں حضرت ابراہیم کے زمانہ میں سورج دیوتا کا نام وُدّ تھا۔

سواع

سواع | اس نام کا ایک بت مقام ینبع میں تھا اور بنو ہذیل اور آس پاس کے مصری قبائل اس کی پوجا کرتے تھے۔ سواع کی شکل ایک عورت کی سی تھی، یہ غالباً تاریکی اور شرارت کی دیوی تھی، کیونکہ سُوعٌ زائل اور ضائع ہونے کو کہتے ہیں اور سواع رات کے تاریک ترین حصہ کو کہتے ہیں یہ مورت غالباً اسی دیوی یا دیوتا کا مجسمہ تھی، جس کی پوجا کبھی نکرو کے نام سے کی جاتی تھی۔ گلگامس کی نظم سے ظاہر ہے کہ جس طرح ایران کے مجوسی، یزدان و اہرمن دو متضاد طاقتوں کے معتقد تھے، ایک طاقت ہمہ تن نور تھی اور ایک ہمہ تن تاریکی، ایک خدا سراپا خیر تھا اور ایک سراپا شر، اسی طرح سرزمین خالدیہ کے قدیم باشندے بھی اپنے خیال میں آسمان کے نورانی دیوتاؤں کو تیامت اور کنگو کی جناتی فوج کے ساتھ لڑایا کرتے تھے۔ چنانچہ دنیا میں دیوتاؤں کے وجود میں آنے کا بیان گلگامس کی نظم کی پہلی تختی میں یوں ہوا ہے کہ "اس زمانہ میں جب کہ نہ تو اوپر وہ تھا جس کو آسمان کہتے ہیں اور نہ نیچے

اپسو۔ تیامت

وہ چیز تھی جسے زمین کا نام دیا گیا ہے، اپسو سمندر نے جو پہلے ان کا باپ تھا اور تیامت نے جس نے ان سب کو جنا، اپنے پانیوں کو ملا کر ایک کیا، ڈنٹھل جو ملے ہوئے نہ تھے اور گھاس جو … نہیں دیتی تھی"۔ اس کے بعد دیوتا نمودار ہوئے لخمو اور لخامو سب سے پہلے ظہور میں آئے، اور مدتوں بڑھتے رہے۔ پھر ان کے بعد انشر اور کشر پیدا ہوئے، "دنوں میں دنوں کا اضافہ ہوا برسوں پر برسوں کا ڈھیر ہوا (یعنی عرصہ بعد) اپنی باری میں انو اور انلیل اور ایا پیدا ہوئے جو انشر اور کشر سے ان کی تولید ہوئی۔ انو آسمان تھا انلیل بل (یا بعل) زمین کا مالک ہوا، ایا سمندروں کا بادشاہ تھا اور عقل کا مجسمہ۔ ان میں سے ہر ایک جوڑا جوڑا ہو گیا۔ انو کی زوجہ انا تم تھی، بل (بعل) کی زوجہ بلیت، اور ایا کی زوجہ دنکنا۔ ان جوڑوں سے اور دیوتا پیدا ہوئے سن (چاند) شمش (سورج) رمن (ہوا) ہم رتبہ تھے۔ مرتبہ میں ان کے بعد ستاروں کے خداوند …

دیوتاؤں کی تخلیق

لخمو، لخامو

انشر، کشر

انو

انلیل بل۔ ایا

بتوں کی بیویاں

سن، رمن

نینب ، مردوک

تھا، نینب ، مردوک (مشتری روشنی کا دیوتا) نرجل (مریخ لڑائی کا دیوتا) اشتار (عشتار یعنی لڑائی کی دیوی) اور نبو (عطارد علم کا دیوتا)۔ توالد وتناسل کا سلسلہ ایسا بارآور ثابت ہوا کہ بہت

دیوتاؤں کی فوج

آنو (آسمان) کے گرد چھوٹے بڑے دیوتاؤں کی ایک فوج جمع ہوگئی۔ اس پر تیامت کو رشک اور اس بات کا خوف ہوا کہ آسمانی گروہ کہیں اس دیوی کی مملکت میں خلل انداز نہو۔ اسی لئے اس نے بھی تخلیق کا عمل زور سے شروع کیا اور جنات کے دستوں پر دستے پیدا کر دیئے"

دیوتاؤں کی شکلیں

ان جنات کی عجیب وغریب شکلیں تھیں، کوئی انسانی سر والا بیل تھا، کوئی گھوڑا تھا جس کی دُمنی کتے کی سی تھی، کوئی چار پاؤں کا کتا تھا، جس کی دم مچھلی کی سی تھی، کسی کے انسانی مونہ پر چیل کی چونچ تھی، کسی کے دو مونہ یا چار پر تھے، کسی کا انسانی پیکر بکرے کے پاؤں اور سینگیں رکھتا تھا اور اصلی جسمانی حیثیت میں گھوڑا اور خوبصورتی میں انسانی پیکر کا براق تھا۔ تیامت نے ان جنات کو مضبوط ہتھیاروں سے مسلح کر کے اپنے خاوند کنگو کی سرکردگی میں دیوتاؤں سے جنگ کے لئے روانہ کیا۔

کنگو

دیتاؤں کی جنگ

دیوتاؤں نے مردوک (مشتری) کو مقرر کیا کہ وہ تیامت کی فوج کا مقابلہ کرے۔ اس جنگ میں تیامت کو شکست فاش ہوئی، مردوک نے تیامت کو پکڑا اور اس کو چیر کر دو ٹکڑے کر دیا، ایک ٹکڑے کو اوپر لٹکا دیا جو آسمانی چھت بن گیا، اور دوسرے کو اپنے پاؤں کے نیچے دبایا جو زمین بن گیا"

آسمان اور زمین کا وجود میں آنا

یغوث

یغوث | اس نام کا ایک بت یمن کے ملک ایکہ میں تھا، بنو مذحج، اہل جرش، اور عیسائی ہونے سے پہلے نجران والے اس کو پوجتے تھے۔ یغوث کا ترجمہ ہے کہ "وہ مدد کرتا ہے"۔ اس لفظ کا ماخذ غوث ہے جس کے معنی فریادرسی اور امداد کے ہیں، مگر خود لفظ غوث کا ماخذ وہ لفظ ہے جس سے مغاوث کا لفظ بنا ہے۔ مغاوث مغوث کی جمع ہے اور مغوث اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں ہر طرف سے پانی آ آکر جمع ہوتا ہے۔ غیث بارش کو کہتے تھے۔ یغوث درحقیقت بارش کے اسی دیوتا کا عربی نام ہے، جس کو گلگامس کی نظم سمندروں کا بادشاہ اور ایا بتاتی ہے۔ اس دیوتا کو سامیوں میں رفتہ رفتہ اتنا تفوق حاصل ہوا کہ (ایا) کا دوسرا لہجہ "یاہ" عبری میں خدا کا نام ہوگیا چنانچہ ایک

یاہ یہواہ

پیغمبر کا نام (عبدیاہ) تھا۔ اسی لفظ نے عبری میں بعد کو یہواہ کی صورت اختیار کرلی جو توراۃ میں اللہ کا مرادف ہے۔ الواح اسرنیپال سے ظاہر ہوتا ہے کہ شمشنا پشتم ایا کے محبوب تھے، اسی ایا نے ان کو طوفان کی خبر دی تھی۔

یعوق

یعوق | اس نام کا ایک بت صنعائے یمن میں تھا۔ یعوق کو عوق سے مشتق مانا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ باز رکھتا ہے یعنی دشمن کو حملہ سے روکتا ہے اور حفاظت کرتا ہے۔ یعوق کے قاف کو کاف سے بدل دو تو یعوک کا مطلب یہ ہے کہ وہ لڑائی کرتا ہے، جنگ کرتا ہے۔ یہ نام بتاتا ہے کہ یعوق جنگ کے دیوتا کا نام تھا۔ یہ نام سرزمین خالدیہ کے بہادر دیوتا نرجل (مریخ) یا اس کی بہادر بیوی اشتار (زہرہ) کا وصفی نام ہے، یعنی جس قوۃ کی پوجا قوم نوح نرجل اور اشتار کی عبادت کے ذریعہ سے

کرتی تھی"۔ اسی قوت کا مجسمہ عرب کا یعوق بھی تھا۔ خالدیہ کے بعض اشخاص کا نام ایری یا
جس کا ترجمہ عبد یعوق ہو سکتا ہے۔ کدرنن ہندی کے جانشینوں میں سے ایک کا نام ایری یا
مصنف ہیا فلس جی چنس نے اسے توراۃ کے اریوخ سے تطبیق دی ہے۔

نسر | گدھ کو کہتے ہیں۔ اس صورت کا ایک بت یمن کے شہر سبا میں تھا۔ نسر بھی آسمان
دیوتا انو کے گرد چکنے والے دیوتاؤں یا بلفظ دیگر ستاروں کے ایک خاص جھرمٹ کی، جسے
نسر الطائر کہتے ہیں فرضی شکل ہے۔ جو قوم نینب، مردوک، نرجل، اشتار، ننو وغیرہ ستاروں
کو پوجتی ہو اس کے بارہ میں یہ بآسانی کہا جا سکتا ہے کہ وہ نسر طائر کو بھی پوجتی رہی ہو گی۔ اشوریوں
کے ایک دیوتا کا نام نسروک تھا۔[۵۱] اوک اکثر ناموں کا لاحقہ ہوتا ہے۔

قوم نوح کے دیوتاؤں کی صورت و شکل کا جو بیان ہوا اس کا تعلق ان بتوں کے مجسموں سے
ہے جو خالدیہ کے کھنڈروں میں ملے ہیں، اور وہ سب طوفان سے بعد کے ہیں، قوم نوح کے زمانہ
صنعت اتنی ترقی یافتہ نہیں تھی کہ وہ لوگ مورتیں تراشتے۔ اس زمانہ میں مندروں کے بنانے
کا بھی دستور نہ تھا، کیونکہ ابھی تک تعمیرات کا فن وجود میں نہیں آیا۔ اغلب یہ ہے کہ ان کی قوم درخت
کے نیچے بن گھڑے پتھروں کو محبت کے دیوتا وَدّ، تاریکی اور شرارت کی دیوی سواع، نیکی اور بھلائی
کے دیوتا یغوث، لڑائی کے دیوتا یعوق اور آسمانی دیوتاؤں کے جھرمٹ نسر کو پوجتی ہو گی۔

پوجا کا طریقہ — اس کا پتہ نہیں چلتا کہ بتوں کی پوجا کا کونسا طریقہ اس وقت مروج تھا۔ دیوتاؤں کو خوش کرنے کا
بڑا اور شاید اکیلا ذریعہ نذر کا چڑھانا تھا، چنانچہ شمشنا پشتم کی کشتی پہاڑ کی چوٹی سے جا لگی تو دیوتاؤں
چڑھاوا — کو خوش کرنے کے لئے اس نے چڑھاوا چڑھایا، "میں نے پہاڑ کی چوٹی پر شراب ڈالی، میں نے
سات اور سات برتن رکھے، اور میں نے خوشبودار عود اور کچھ اگر اور کچھ لوبان وہاں رکھا۔
"دیوتاؤں نے بو سونگھی، دیوتا مکھیوں کی مانند قربانی پر آ جمع ہوئے"۔ توراۃ کی رو سے حضرت نوح
نے بھی خدائے واحد کے حضور میں جو نذرانہ بطور شکرانہ کے پیش کیا تھا اس کا طریقہ شمشنا پشتم کے طریقے
سے مختلف نہ تھا۔ "نوح نے خداوند کے لئے ایک مذبح بنایا اور سارے پاک چرندوں اور پرندوں
سوختنی قربانی — میں سے لیکر اس مذبح پر سوختنی قربانیاں چڑھائیں" (۲۰) ب پیدائش۔ جس طرح شمشنا پشتم
کے "دیوتاؤں نے بو سونگھی" اسی طرح حضرت نوح کے "خداوند نے (بھی) خوشنودی کی بو سونگھی"
(۲۱)۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس زمانہ میں مشرکوں اور موحدوں سب کے پاس خداوند کی پرستش
کا طریقہ یہی نذر یا قربانی چڑھانا تھا۔

ف ۱۰۶۔ رسالت۔ خالدیہ والوں کا عقیدہ تھا کہ دنیا کے کارخانہ کو چھوٹے بڑے بہت سے
دنجر۔ ملک — دیوتا مل کر چلاتے ہیں جن کو دنجر (دیوتا) ایلو (معبود) ملک (فرشتہ۔ بادشاہ) اور ملک کہتے تھے

---

[۵۱] ۔ دی اولڈ ٹسٹامنٹ اِن دی لائٹ آف ہسٹاریکل ریکارڈس صفحہ ۱۲۹

Marfat.com

ں میں سے ایک کو اُدُ دِنجرِ دِنجرا۔ اور اَبْ اِیلانی یعنی خداؤں کا باپ کہا جاتا تھا۔ بادشاہ
ر نمو کے زمانہ میں ان لیل کو خداؤں کا باپ اور آنو کو خداؤں کا بادشاہ مانا جاتا تھا۔ مگر شمشنا پشتم
زمانہ میں آنو کو ادو دنجر دنجرا بھی سمجھا جاتا تھا۔ ان لوگوں کا یہ بھی خیال تھا کہ انسانوں کی ہدایت اور
رکوبی کی جب دیوتاؤں کو ضرورت ہوتی ہے تو خود دیوتاؤں میں سے کوئی شخص دنیا میں اُترآتا ہے اور اپنا کام انجام
ہے۔ اسی لئے جب حضرت نوحؑ نے پیغمبری کا دعویٰ کیا تو قوم نے "کہا ہم تم کو نہیں دیکھتے اپنے جیسا ایک
بشر ② قٌ یہ تو کچھ نہیں مگر تم جیسا ایک بشر چاہتا ہے کہ تم پر فضیلت حاصل کرے، اور اللہ چاہتا تو ملائکہ (فرشتے) اُتارتا
تو ہم نے اپنے پچھلے باپ دادا میں نہیں سُنا ② وہ تو کچھ نہیں مگر ایک بشر جس پر جنات ہیں ② قٌ۔

ابوالالہہ
تکذیب رسالت
بشر۔ ملائکہ

حضرت نوح نے "کہا میں سارے عالم کے رب کا رسول ہوں ② میں تم کو اپنے رب کے
پیغام پہنچاتا ہوں۔ اور میں تمھارے لئے بھلا چاہنے والا ہوں، اور اللہ کی طرف سے وہ جانتا ہوں
جو تم نہیں جانتے اور میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور میں غیب نہیں
جانتا۔ اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں مَلَک (فرشتہ) ہوں ⑦ قٌ۔ "میں تو کچھ نہیں مگر صاف صاف
خبردار کرنے والا" ⑫ ۔ "اے میری قوم! دیکھو تو سہی اگر میں اپنے رب کی طرف سے کھلی دلیل پر ہوں
اور اس نے مجھے اپنی طرف سے رحمت بخشی ہے، مگر وہ تم سے مخفی ہے تو کیا ہم لوگ اس (رحمت)
کو تم سے چپکا دے سکتے ہیں حالانکہ تم اس (رحمت) کو ناپسند کرتے ہو" ④ قٌ۔ ان آیتوں سے
رسالت کے منصب اور فرائض کی توضیح ہو جاتی ہے کہ اللہ کا رسول ایک انسان ہوتا ہے، مگر خدا
کی طرف سے وہ وہ جانتا ہے جسے عام لوگ نہیں جانتے، وہ خالدیوں کے اعتقاد کے مطابق
دنجر (دیوتا) یا مَلَک (فرشتہ) نہیں ہوتا اور نہ عالم غیب ہوتا ہے، وہ صرف اپنے رب کا پیغام پہنچاتا
ہے اور لوگوں کا بھلا چاہتا ہے۔

رسول
پیغام پہنچاتا
بھلا چاہتا
رسول کے پاس اللہ کے خزانے نہیں ہوتے
نہ وہ عالم غیب ہوتا ہے نہ فرشتہ
صاف صاف خبردار کرنے والا
کھلی دلیل۔ رحمت

قرآن کا ارشاد ہے کہ حضرت نوح نہ صرف رسول تھے بلکہ "بے شک اللہ نے آدمؑ کو اور نوح کو
اور آل ابراہیم کو اور آل عمران کو سارے عالم میں برگزیدہ کیا" ③ فٌ۔ حضرت نوح کے بارے میں
تورات بتاتی ہے کہ وہ اپنے ہم عصروں میں صدیق عبؔ ﺻﺪﻳﻖ (یعنی صدیق) اور تمؔ תָּם یعنی تام
(کامل) تھے ⑨ بٌ پیدائش۔ تورات کے بیان کے بموجب بھی ان پر الہام ہوا کرتا تھا چنانچہ طوفان کی خبر
ان کو خدا نے دی تھی۔ ایسا ہی شخص جو صدیق ہو اور تام ہو یعنی کامل انسان ہو، جب اس پر وحی
نازل ہوتی ہے اور وہ کسی قوم کو خبردار کرنے پر اور اسی کی اصلاح و تربیت پر مامور ہوتا ہے، تو اس کو
نبی یا رسول کہتے ہیں۔ حضرت نوح خدا کے پہلے رسول ہیں جن کا ذکر قرآن میں تفصیل کے ساتھ آیا ہے
ان سے پہلے حضرت ادریس گذرے تھے مگر قرآن میں ان کا نام ہی نام مذکور ہے۔

سارے عالم میں برگزیدہ
صدیق، تم

ف۔ رسالت کی اجرت۔ ہر شخص اپنی روزی کمانے کے لئے کچھ نہ کچھ پیشہ کرتا ہے، اور
حضرت نوح کے زمانہ میں بھی جو لوگ پوجا پاٹ اور دوسرے مذہبی فرائض انجام دیتے تھے وہ نذر نیاز

رسول رسالت کی اجرت نہیں لیتے

یا کسی اور شکل میں اُجرت پاتے تھے، کوئی بھی اپنا وقت کسی کام میں بغیر معاوضہ صرف نہیں کرتا تھا۔ حضرت نوح نے جب وعظ و تلقین کا کام شروع کیا تو صاف طور پر قوم کو یہ بھی سنا دیا کہ "میں تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا، میرا اجر کسی پر نہیں مگر اللہ پر، اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرماں برداروں میں رہوں ﴿۲﴾ ق"۔ اور اے میری قوم میں اس پر تم سے کچھ مال نہیں مانگتا، میرا اجر تو کسی پر نہیں ہے مگر اللہ پر ﴿۵﴾ ق"۔ حضرت نوح نے ایسا اس لئے کہا تھا کہ لوگ یہ جان لیں کہ ان کے وعظ و پند کا مقصد عام کاہنوں، اور پروہتوں کا سا نہیں ہے۔ نبوت کی بہت سی شناختیں ہیں ان شناختوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ نبی اپنے مواعظ حسنہ اور اپنے پیغمبرانہ اعمال کو اپنا ذریعہ رزق نہیں بننے دیتا، قرآن مجید نے تقریباً ہر نبی کی زبان سے اس بات کو دہرایا ہے کہ میں اپنے مساعی کا کوئی دنیاوی اور مادی معاوضہ نہیں چاہتا، خدا نے نبیوں کو ایک موقع پر اُولِی الْاَیْدِی وَالْاَبْصَار کہا ہے، یعنی ہاتھوں والے اور آنکھوں والے اس کا ایک ضمنی مفہوم یہ بھی ہے کہ انبیا اپنی روزی اپنے ہاتھ سے کماتے ہیں، وہ کسی دوسرے کے آگے دست سوال نہیں پھیلاتے نہ ان کا گذارہ نذر و نیاز یا زکوٰۃ و صدقہ کی رقم پر ہوتا۔

ف۱۰۸۔ تکذیب کی وجہیں۔ قوم نوح نے صرف حضرت نوح کو نہیں بلکہ دوسرے مرسلین کو بھی جو ان کے پہلے گذرے تھے جھٹلایا تھا۔ کیونکہ ان کا خیال یہ تھا کہ "خدا چاہتا تو فرشتوں کو اُتارتا" بشر کو وہ اس لائق نہیں سمجھتے تھے کہ خدا کا رسول ہو، اسی لئے حضرت نوح کے متعلق انھوں نے کہا تھا کہ یہ تو صرف ایک مرد ہے جو تم سب سے افضل بن جانا چاہتا ہے۔

رسول کا بشر ہونا

اتباع رسول کا بے نام و نمود ہونا

انبیا کے متبعین ابتدا میں صرف وہ لوگ ہوا کرتے ہیں جو نام نمود اور دولت والے نہیں ہوتے۔ قوم نوح کے خیال میں کسی عقیدہ کو صرف اجلاف کا قبول کرنا اس کے نامعقول ہونے کی سند تھا چنانچہ انھوں نے حضرت نوح کو نہ ماننے کی ایک وجہ یہ بھی بتائی تھی کہ تمھارا اتباع تو صرف رذیلوں نے کیا ہے۔

قدامت پرستی

قوم نوح نے جن اسباب کے ماتحت تعلیم نوح سے کفر برتا ان میں سے ایک ان کی قدامت پرستی تھی، چنانچہ حضرت نوح نے توحید اور حیات بعد ممات کے عقیدہ کی تعلیم دی تو قوم نوح نے کہا "یہ تو ہم نے اپنے پچھلے باپ دادا میں نہیں سنا" ﴿۲﴾ ق"۔ ان کے خیال میں جو بات قدیم سے معروف و مقبول مسلمات میں داخل نہ ہو ہدایت نہیں بلکہ ضلالت تھی اسی لئے "ان کی قوم کے بڑے لوگوں نے (نوح سے) کہا ہم تو تم کو کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں" ﴿۲﴾ ق"۔

آیات و بینات

قوم نوح نے حضرت نوح سے کسی خارق عادت نشان کا مطالبہ نہیں کیا تھا اور نہ حضرت نوح نے ایسی کوئی ... نشانی دکھائی تھی۔ حضرت نوح اپنے دعوے کو ثابت کرنے کے لئے صرف بینات یعنی کھلی دلیلیں پیش کیا کرتے تھے ق"۔ اور اللہ کی آیتوں کے ذریعہ نصیحت کیا

کرتے تھے ۔چنانچہ نوح نے اپنی قوم سے کہا تھا "اے میری قوم اگر تم پر میرا قیام اور اللہ کی آیتوں کے ذریعہ میرا نصیحت کرنا گراں گذرتا ہے تو میں نے اللہ پر توکل کیا الخ ① قا ۔ اس موقع پر آیتوں کے ذریعہ نصیحت سے مراد وعظ و پند کے لئے مظاہر قدرت کا ذکر یا خدا کے الاسماء کی تلاوت ہے ۔ اور بینات پیش کرنے کا مطلب عام فہم دلائل و قرائن کا بیان ہے ۔ قوم نوح اللہ کی آیتوں کو جھٹلاتی تھی ② ق ۔ یعنی جن باتوں کو حضرت نوح خدا کا ارشاد بتاتے تھے قوم ان کو من جانب اللہ نہیں باور کرتی تھی ۔

ف۱۰۹ ۔ ہدایت ۔ خدا کا ارشاد ہے کہ ہم نے سب نبیوں کو ہدایت دی اور ان سب سے پہلے نوح کو ہم ہدایت دے چکے تھے ③ ق ۔ اسی ہدایت کے مطابق نوح نے اپنی قوم کی راہ نمائی کرنے کی کوشش کی ۔ آپ کی تعلیمات کا خلاصہ حسب ذیل فوائد میں بیان کیا جاتا ہے ۔

ف۱۱۰ ۔ توحید اور عبادتِ الٰہی ۔ حضرت نوح کی تعلیم تھی کہ عبادت مت کرو مگر اللہ کی ② ق ۔ اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارے لئے کوئی خدا نہیں ① ق ۔ قوم نوح بلکہ دنیا کی ہر بت پرست قوم ایک خدائے اکبر کی قائل تھی مگر اس کے ساتھ یہ بھی اعتقاد رکھتی تھی کہ خدائے اکبر کے ماتحت اور بہت خداوند ہیں جن کو انسان کے معاملات میں دخل ہے اور جن کو خوش رکھنا ہر انسان کا فرض سمجھا جاتا تھا ، ہر شخص اپنی ہر غرض کے واسطے اسی خداوند کی جناب میں التجا کرتا تھا جو اس کے عقیدہ کے مطابق محکمہ متعلقہ کا سرکردہ تھا ۔ عبادت کے معنی بندگی اور چاکری کے ہیں ۔ خدا آقا ہے ۔ انسان اس کا بندہ اور چاکر ہے ۔ آقا کا حکم بجالانا عبادت کا اصلی مفہوم ہے ۔ خدا کا ارشاد ہے کہ میں نے جن و انس کو نہیں پیدا کیا مگر اس لئے کہ وہ میری بندگی (عبادت) کریں ⑩ ع احقاف پ۲۶ ۔ انسان کو جس غرض کے لئے خدا نے پیدا کیا ہے اس غرض کو پورا کرنا انسان کی عبادت ہے ۔ انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اپنے معبود کی حمد اور تعریف کرے ، اس کے سامنے جھکے ، اس کے احسانوں کی شکر گذاری کرے ، اسی سے اپنی حاجت براری کی درخواست کرے ، اس کو ناراض نہ ہونے دے ، اس کے حکم پر چلے اور ہر طرح کی برائی سے بچتا رہے ۔ عبادت کے پہلے چار ارکان کو ادا کرنے کو پرستش یا پوجا کہتے ہیں ، پرستش کا مخاطب صرف اسی ایک کو ہونا چاہیے جس کے سوا اور کوئی آقا اور خداوند نہیں ۔

عبادت کا مطلب

حضرت نوح نے صرف اتنا ہی نہیں بتایا کہ خدا کی ذات صرف ایک ہے اور اس کا کوئی سہیم و شریک نہیں بلکہ توحید فی الذات کے ساتھ ساتھ انھوں نے توحید فی العبادۃ کی تعلیم بھی دی شرک فی الذات اور شرک فی العبادۃ دونوں کی ممانعت کی ۔

ف۱۱۱ ۔ خدا کی فرماں برداری (اسلام) ۔ حضرت نوح نے کہا "مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرماں برداروں (مسلمین) میں رہوں ② ق ۔

اسلام کے معنی

اسلام کا لفظ تین طریقے سے بولا جاتا ہے :۔

(۱) بطور متعدی بغیر صلہ۔ اس صورت میں اس کے معنی مدد دینے سے گریز ہو جاتے ہیں۔ معنی میں حدیث آئی ہے المسلم اخو المسلم لا یسلمہ ولا یظلمہ یعنی مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ اس کی مدد سے گریز نہیں کرتا اور اس پر ظلم نہیں کرتا۔ اس معنی میں یہ لفظ قرآن میں کہیں نہیں آیا ہے۔

(۲) بطور متعدی لام یا الی کے صلہ کے ساتھ، اس صورت میں اس کا مفہوم تفویض کر دینا ہے مثلاً اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ میں نے اپنے چہرہ کو (یعنی اپنے سارے وجود کو) خدا کے سپرد کر دیا۔

(۳) بطور لازم لام کے صلہ کے ساتھ، جیسے اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ، اس صورت میں معنی ہمیشہ اور بلا تابعداری کے ہوتے ہیں، حضرت نوح نے اس موقع پر مسلمین کا لفظ تابعداری کرنے والوں کے مفہوم میں استعمال کیا ہے۔

و ۱۱۲۔ اطاعت رسول۔ حضرت نوح نے کہا اے میری قوم میں تمہارے لئے ایک صاف صاف خبردار کرنے والا ہوں ۲ کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرتے بچتے رہو اور میری اطاعت کرو ۳ (تو) وہ تمہارے گناہوں میں سے کچھ کو معاف کر دیگا۔ اور تم کو ایک نامزد مدت تک مہلت دیگا..... ۴ ق۔ چونکہ ہر ایک قوم کو خدا کے پیام اس کے رسول پہنچاتے ہیں، اس لئے رسول کی اطاعت اس قوم پر لازم ہے۔ لوگوں کو ہر معاملہ میں اپنے پیغمبر کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ اور جو ہدایت وہ خدا کی طرف سے ان امور میں دے جن کی نسبت اس پر کچھ وحی نازل ہوئی ہے اور دوسرے امور میں جو ہدایت اپنے اجتہاد سے دے ان پران کو عمل کرنا چاہیئے۔

خدا سے ڈرنا۔

و ۱۱۳۔ تقویٰ۔ تقویٰ اور اتقا کے معنی اپنے آپ کو مضرت رساں چیزوں سے بچائے رکھنا یا ڈرتے بچتے رہنا ہے۔ اس باب کی تین آیتوں میں یہ لفظ خدا سے ڈرنے کے معنی میں آیا ہے۔

"اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرتے بچتے رہو" ۳ ق۔

"سو اللہ سے ڈرتے بچتے رہو اور میری اطاعت کرو" ۳ و ۹ ق۔ یہ الفاظ کہکر حضرت نوح نے ہر حالت میں خدا سے ڈرتے رہنے کی تعلیم دی اور انسانی قلوب میں مکارم اخلاق کا پہلا بیج بویا۔

برے کام سے ڈرتے بچتے رہنا

اقتباس ۳ میں ہے کہ "تعجب کہ ان سے ان کے بھائی نوح نے کہا کیا تم ڈرتے بچتے نہیں" ۱ ق۔ یہاں پر ڈرنے بچنے کا تعلق خدا سے نہیں ہے بلکہ برے اور ناشائستہ کاموں سے بچتے رہنا مراد ہے۔ اور لفظ کا یہی متبادر مفہوم ہے۔ ذیل کی آیت میں بھی تقویٰ سے مراد پرہیزگاری ہے "کیا تم تعجب کرتے ہو کہ تمہارے پاس تمہیں میں سے ایک مرد پر تمہارے رب کی طرف سے ایک نصیحت آئی تا کہ وہ تم کو خبردار کرے اور تا کہ تم ڈرتے بچتے ... رہو اور اس سے لگ

۔۔۔ تم پر رحم کیا جائے (۵) ق ۱
ایک آیت ق ۲۶ میں ہے کہ "اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمھارے ۔۔۔ کوئی (دوسرا) خدا نہیں ہے، تو کیا تم ڈرتے بچتے نہیں (۱) اس کے بعد کی دسویں آیت میں ۔۔۔ اسی کی تکرار ہے۔ یہاں پر خوف خدا اور پرہیزگاری، دونوں ایک ساتھ مراد ہیں۔
۱۱۴۔ استغفار۔ حضرت نوح نے دعا کی تھی کہ "اے میرے رب! میری مغفرت فرما (اغفرلی) اور میرے والدین کی اور اس کی جو میرے گھر میں ایمان دار ہو کر داخل ہوا، اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کی" (۸) ق۔ اور انھوں نے قوم سے کہا تھا "اللہ کی عبادت کرو، ۔۔۔ اس سے ڈرتے بچتے رہو، اور میری اطاعت کرو ۳ تو وہ تمھارے گناہوں میں سے کچھ معاف کردیگا (یغفر لکم) (۴) ق۔ ان کی اس ہدایت کو قوم نے جس طرح مسترد کیا حضرت نوحؑ اس کا ذکر اس طرح کرتے ہیں کہ "اور میں نے جب کبھی ان کو پکارا اس لئے کہ تو ان کی مغفرت کرے تو انھوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونسیں اور اپنے کپڑے سمیٹ لئے، اور وہ اڑ گئے اور تکبر ہی تکبر کیا (۷) پھر میں نے ان کو بلند آواز سے پکارا ۸ پھر میں نے ان کو (کبھی) علانیہ کہا اور (کبھی) میں نے ان کو پوشیدہ کہا چپکے چپکے ۹ اور میں نے کہا تم اپنے پروردگار سے مغفرت مانگو کہ وہ بڑا مغفرت کرنے والا ہے (۱۰) ق۔
غَفَرَ کے ابتدائی معنے یہ ہیں کہ اس نے ڈھانپ لیا، اپنی اوٹ میں لے لیا اسی سے مِغْفَر (ڈھال) بنی ہے غَفَرَ لہ اور غَفَرَ عَنْہُ کا ابتدائی ترجمہ یہ ہے کہ اس نے اسے خطرہ سے بچا لیا، اور اس کے لئے ڈھال بن گیا، کثرت استعمال نے اس کے معنے یہ کر دیئے کہ اس نے اسے خود اپنے قہر سے دور رکھا یعنی اس سے درگذرا اور معاف کر دیا۔ استغفار کے معنی مغفرت کی درخواست ہے مغفرت کا مفہوم ہے گذشتہ لغزشوں سے درگذرنے کے بعد آیندہ غلطیوں سے بچانا۔ اس ۔۔۔ قرآن مجید توبہ کی ہدایت کے ساتھ اکثر و بیشتر یہ کہتا ہے کہ اللہ غفور ہے رحیم ہے۔ استغفار کے ۔۔۔ ضروری نہیں کہ مغفرت مانگنے والے نے کوئی گناہ بھی کیا ہو۔ استغفار بے گناہ اور گناہگار ۔۔۔ کا فرض ہے، استغفار اس بات کے احساس کو قوی کرتا ہے کہ مجھ سے غلطی ناممکن نہیں، ۔۔۔ لئے مجھے اپنے اعمال کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔ استغفار نہ صرف گذشتہ گناہوں کی پاداش سے ۔۔۔ کی دعا کا نام ہے بلکہ درحقیقت اِغْفِرْلِیْ کا مطلب یہ ہے کہ تو میری سپر بن جا، یعنی مجھے بدی حرکات سے محفوظ رکھ۔ لیکن اِغْفِرْ عَنِّیْ کا مطلب یہ ہے کہ میرے گناہوں کو معاف کر دے ۔۔۔ یا لفظ حقیقۃً اغفر واعف عنی کا مختصر ہے۔
۔۔۔۔ حیات بعد ممات۔ حضرت نوح نے حیات بعد ممات کے عقیدہ کو اپنی قوم کے سامنے ۔۔۔ طرح پیش کیا "اور اللہ نے تم کو زمین سے نباتات کی طرح اگایا ہے ۱۷ پھر تم کو اس میں دوبارہ

Marfat.com

بھیجیگا اور پھر نکال خارج کریگا" (۱۸) ف۱ ۔ "وہی تمھارا رب ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤگے" (۱۰) ف۱ ۔

ف۱۱۶ ۔ ترغیب و ترہیب ۔ حضرت نوح نے ترغیب کے موقع پر جنت کا اور ترہیب کے موقع پر جہنم کا ذکر نہیں کیا ۔ وہ ترہیب کے موقع پر کہتے تھے "میں تمھاری نسبت ایک ... دن کے عذاب کا خوف کرتا ہوں" (۳) ف۱ ۔ "انھوں نے کہا اے میری قوم اللہ کی عبا... اس کے سوا تمھارے لئے کوئی خدا نہیں، میں تمھارے حق میں ایک بڑے دن کے عذاب ... کرتا ہوں (۱) ف۱۱ ۔ "دردناک دن کے عذاب" اور "بڑے دن کے عذاب" سے مراد وہ ہے جو اس قوم کی بداعمالیوں اور بُرے عقیدوں کی وجہ سے اسی دنیا میں آنے والا تھا اور طوفان کی شکل میں آیا ۔ وہ ایسا اس لئے کہتے تھے کہ خدا نے فرمایا تھا کہ "اپنی قوم کو خبردار کرو اس سے کہ ان پر ایک دردناک عذاب آئے (۱) ف۱ ۔ قوم نوح نے اسی عذاب کے بارے ... جس سے وہ خبردار کیا کرتے تھے ۔ حضرت نوح سے مطالبہ کیا اور "کہا اے نوح! تم نے ہم ... کیا اور بہت جھگڑا کیا تو وہ لا چکو جس کی ہم کو دھمکی دیتے ہو اگر تم سچوں میں سے ہو" (۸) ف۱ "پھر ان کو طوفان نے آگھیرا اور وہ ظالم تھے" (۱) ف۱۹ ۔ حضرت نوح جب طوفان سے بچنے کے "کشتی بنانے لگے" اور قوم نے ان کی ہنسی اڑانی شروع کی تو حضرت نوح نے کہا "اگر تم ہم سے ... کرتے ہو تو ہم بھی تم سے تمسخر کرینگے جیسے تم تمسخر کرتے ہو (۳) سو قریب ہے کہ تم لوگ جان لوگے کس پر وہ عذاب آتا ہے جو اسے رسوا کریگا اور کس پر قائم رہنے والا عذاب اترتا ہے" (۳) ف۱ ۔ ا... آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار کو یہ بھی اچھی طرح جتا دیا گیا تھا کہ ان کو دنیا میں ایک دن "رسوا کرنے والا" عذاب دینے پر کفایت نہیں کی جائیگی بلکہ جب موت کے بعد اللہ کی طرف لوٹائے ... ان پر "قائم رہنے والا عذاب" بھی اتریگا ۔

بڑے دن کے عذاب سے مراد طوفان کا دن

قائم رہنے والا عذاب

اسی طرح ترغیب کے موقع پر بھی حضرت نوح دنیاوی نعمتوں کی امید دلاتے تھے ا... تھے کہ اگر تم ایمان لاؤگے اور نیک عمل کروگے تو "وہ تم پر لگاتار برستا بادل بھیجیگا (۱۱) ا... مال اور اولاد سے مدد دیگا اور تمھارے لئے باغ بنائیگا اور تمھارے لئے نہریں بنائیگا (۱۲) تمھیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ کے لئے وقار کا خیال نہیں رکھتے (۱۳) ف۱ ۔

خدا سے ملاقات | کفار کی عقل اس بات کے سمجھنے سے قاصر تھی کہ اللہ اور رسول پر ... لانے اور خدا کی عبادت اور رسول کی اطاعت کرنے سے آدمی اس قابل ہوجاتا ہے کہ ... عزت کی جائے اور اس کی فضیلت تسلیم کرلی جائے ۔ وہ کہتے تھے، "ہم تم کو نہیں دیکھتے کہ تمھاری تابعداری کی ہو مگر ایسوں نے جو پہلی ہی نظر میں ہم سب سے زیادہ رذیل ہیں، اور ہم تم لوگوں میں کوئی فضیلت اپنے اوپر نہیں دیکھتے، بلکہ تم سب کو جھوٹے سمجھتے ہیں" (۲۷) حضرت نوح نے

[میں] اور میں ان لوگوں کو جو ایمان لائے دور ہٹانے والا نہیں، یہ لوگ اپنے رب سے ملاقات کرنے والے
[ہیں] .... ۰۰ اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ جن کو تمھاری آنکھیں حقیر پاتی ہیں ان کو اللہ کوئی بھلائی نہ
[دیگا]، اللہ خوب جانتا ہے جو ان کے دلوں میں ہے" ⑦ ف ۱ ۔ رب سے ملنے کی توقع بہت بڑی ترغیب
[تھی] جو حضرت نوح نے لوگوں کو دی۔

[ف] ۱۱۷ ۔ مساوات انسانی ۔ مندرجہ صدر آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نوحؑ کی قوم غریبوں
[اور] ناداروں کو ذلیل سمجھتی تھی اور حضرت نوح کی تعلیم یہ تھی کہ کسی کو اس کی غربت اور ناداری کی وجہ سے
[حقی]ر و بے مایہ نہیں سمجھنا چاہئے کسی کو کیا معلوم کہ "جن کو تمھاری آنکھیں حقیر پاتی ہیں ان کو اللہ کوئی
[بھ]لائی نہ دیگا"۔ کسی کو محض اس کی معاشی تنگ حالی کی بنا پر طرد کرنا یعنی اسکے ساتھ مساویانہ میل جول
[س]ے پرہیز کرنا ظلم ہے۔ چنانچہ حضرت نوح نے فرمایا کہ اگر میں ان کو دور ہٹاؤں تو قہر الٰہی کے مقابلہ
[می]ں میری مدد کوئی نہیں کر سکیگا، میں ان کو طرد کروں تو میرا شمار بھی ظالموں میں ہوگا اور میں بھی
[ظا]لموں کی سزا کا مستحق ٹھیرونگا۔

[ف] ۱۱۸ ۔ کراہت حق ۔ قوم نوح نے حضرت نوح کی نصیحتوں سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ عام
[طو]ر پر سمجھا جاتا ہے کہ مخاطب اگر فہیم ہے اور سمجھانے والا معقول اور بین دلائل سے کام لیتا ہے تو
[ضر]ور ہے کہ مخاطب امر حق کو مان لیگا۔ لیکن مخاطب کا صرف فہیم ہونا قبول حق کے لئے کافی نہیں
[ہ]ے بلکہ یہ بھی ضرور ہے کہ مخاطب حق کا مشتاق نہیں تو کم از کم غیر متنفر اور سادہ تو ہو۔ چنانچہ حضرت
[نو]ح نے فرمایا "اے میری قوم! دیکھو تو سہی اگر میں اپنے رب کی طرف سے (واقعی) کھلی دلیل پر
[ہ]وں اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت دی ہے مگر وہ تم سے مخفی ہے تو کیا ہم لوگ اس
[ر]حمت) کو تم سے چپکا دے سکتے ہیں، حالانکہ تم اس (رحمت) کو ناپسند کرتے ہو" ⑱ ف ۱ ۔ ناپسند
[ک]رنے کی حالت میں کوئی بات بھی کسی کے دل میں نہیں اتاری جا سکتی۔

[ف] ۱۱۹ ۔ قوم نوح کی ہلاکت ۔ حضرت نوحؑ کی قوم گم راہ ہو گئی تھی، نہ صرف اس کے عقیدے
[خرا]ب ہو گئے تھے بلکہ اس کے اعمال بھی، جن پر عقیدوں کا بہت کچھ اثر پڑتا ہے، بہت ہی خراب ہو گئے
[تھے]۔ یہ ایک قانون قدرت ہے کہ ہر گم راہ قوم پر خود اس کے اپنے کرتوتوں کی وجہ سے زوال آجاتا
[ہے]، اور وہ من حیث القوم برباد ہو جاتی ہے۔ اور اگر اس پر اپنے ہاتھوں پیدا کی ہوئی مصیبت کے
[علا]وہ کوئی ارضی یا سماوی حادثہ بھی آجاتا ہے تو وہ بالکل مٹ کر خاک ہو جاتی ہے اور اس کا
[نام و] نشان ہی باقی نہیں رہتا۔

الواح کا بیان

عراق کی قدیم بت پرست قوم نے .... اپنے سے اگلی قوم کی تباہی کا سبب
[یہ بتایا] ہے کہ انسانوں میں بدکاریاں بہت پھیل گئی تھیں اور انھوں نے دیوتاؤں کو ناراض کر دیا
[تھا اور] ان کے لئے قربانیاں چڑھانا بھی ترک کر دیا تھا۔ ان کی ان نازیبا حرکتوں سے بیزار ہو کر

Marfat.com

ایک بڑا دیوتا انلیل نہ صرف انسانوں کو بلکہ ان کے ساتھ دنیا کی تمام مخلوقات اور تمام
نباتات کو مٹا دینے پر آمادہ ہوا اور اسی غرض سے سیلاب بھیجا تاکہ دنیا کی سب چیزیں غرق ہو کر
فنا ہو جائیں۔ (یہ عجیب بات ہے کہ مچھلیوں پر بھی ان کو ہلاک کرنے کے لئے پانی برسایا گیا!!)

توراۃ کا بیان

مروجہ توراۃ کا بیان ہے "جب انسان کی بدی بہت بڑھ گئی" وہ "انسان کو پیدا کر کے پچھتانے لگا" اور اس نے ارادہ کر لیا کہ انسانوں کے ساتھ "حیوانوں، کیڑے مکوڑوں اور آسمان کے پرندے" سب کو مٹا ڈالے، باوجودیکہ دوسری مخلوقات نے کوئی قصور نہیں کیا تھا جس کی وجہ سے وہ اس کی مستحق ہوتیں۔

قرآن کا ارشاد

قرآن کا ارشاد ہے کہ اللہ نے حضرت نوحؑ کو قوم نوح کی طرف پیغام دے کر بھیجا، مگر وہ قوم ایسی ظالم اور سرکش ہو گئی تھی کہ اس نے حضرت نوحؑ کی ایک نہ مانی اور اپنی بدکاریوں میں لگی رہی۔ ان کو خدا کے عذاب سے ڈرایا گیا تو انھوں نے حضرت نوحؑ سے کہا: "تم نے ہم سے جھگڑا کیا اور بہت جھگڑا کیا، تو وہ لا چکو جس کی تم ہم کو دھمکی دیتے ہو اگر تم سچوں میں سے ہو" ⑧ ق۱
ہر طرح اُن کو سمجھانے اور راہِ راست پر لانے کی کوشش کی گئی اور جب اس قوم کی اصلاح کسی طرح ممکن نہیں نظر آئی اور وہ قوم خود موعودہ عذاب کی طالب ہوئی تو اس کا بہترین علاج یہی تھا کہ اس قوم کو مٹا دیا جائے اور اس ملک میں دوسری قوم کو تمکنت دی جائے۔

قدیم قصہ

قدیم قصہ میں ہے کہ اِیاؔ دیوتا نے اپنے ایک پیرو کو آنے والی تباہی سے آگاہ کر دیا اور اُسے اپنے آپ کو اور اپنے خاندان کے لوگوں، تمام جان داروں اور نباتات کے تخموں کو محفوظ رکھنے کی ایک معقول تدبیر بتائی۔

توراۃ کا بیان

توراۃ کہتی ہے کہ خدا نے تمام انسانوں کو مٹا دینے کا سامان کیا صرف "نوحؑ پر خداوند نے مہربانی کی نظر کی" کیونکہ "نوحؑ اپنے قرنوں میں صادق اور کامل تھے اور نوحؑ خدا کے ساتھ چلتے تھے"۔
قدیم قصہ اور توراۃ کی رو سے ساری دنیا پر سیلاب آیا۔ دنیا کے سب انسان ساری مخلوقات کے ساتھ غرق کر دیئے گئے اور سیلاب کے بعد نوحؑ کے بیٹوں کی نسل اور ان جانوروں کی نسل سے جن کے جوڑے ثم شناپشتم یعنی حضرت نوح نے کشتی میں رکھ لئے تھے، نئی دنیا بسائی گئی۔

قرآن کا بیان

قرآن کا بیان یہ ہے کہ خدا نے حضرت نوحؑ کو صرف ان کی قوم کی طرف بھیجا تھا ① ق ① ق ① ق ① ق۱۹، اور خدا نے فرمایا تھا کہ اپنی قوم کو خبردار کرو قبل اس کے ان پر ایک دردناک عذاب آئے ① ق۔ انھوں نے ہمیشہ صرف اپنی ہی قوم کو مخاطب کیا ② ق ② ق ① ق ① ق ④ ق۔ اور اسی قوم نے تکذیب کی ⑫ ق ⑨ ق ⑨ ق۱۔ اس لئے عذاب غرق کی مستحق صرف وہی قوم تھی اور اسی قوم نے عذاب کا مطالبہ کیا تھا ⑧ ق۱ اور وہی قوم غرق ہوئی۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ "اور نوح کی قوم کو جب انھوں نے رسولوں کو جھٹلایا ہم نے غرق کر دیا" ⑦ ق۔ اور اس قوم میں بھی صرف اسی

صرف قوم نوح ہلاک ہوئی

Marfat.com

قوم کو غرق کیا جنھوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا تھا" ⑫ ق ۲۱ اور وہ سب کے سب ظالم تھے ① ق ۱۴
ہر ملک میں ہر نوع کے جانوروں کی کچھ ایسی قسمیں ہوتی ہیں جو دوسرے ملک میں نہیں ہوتیں،
حضرت نوح اپنے ساتھ ہر جانور کے دو دو جوڑے نہ رکھ لیتے تو عراق کے جانوروں کی وہ قسمیں
کل مفقود ہو جاتیں۔

قرآن میں کئی قوموں کی ہلاکت کا بیان آیا ہے۔ ان میں سے ہر قوم کی ہلاکت کا سبب وہی ہوا ہے جو اس کرۂ زمین کی ارضی ترکیب سے طبعی طور پر پیدا ہو سکتا تھا۔ چنانچہ عراق جیسے ملک میں وہاں کی ایک ندی میں غیر معمولی طغیانی کا پیدا کر دینا وہاں کی ساری مخلوقات کو مٹا دینے کا زبردست ذریعہ بن سکتا تھا، اور اللہ نے وہاں طغیان ہی کو قوم نوح کو مٹا دینے کا آلہ بنایا۔

ف ۱۲۰۔ **حضرت نوح کا بیٹا اور بیوی۔** توراۃ میں حضرت نوح کے بیٹوں کا عدد تین بتایا گیا ہے۔ قرآن میں عہد موسیٰ کے کچھ لوگوں کو ان لوگوں کی اولاد کہہ کر بزبان توراۃ مخاطب کیا گیا ہے، جن کو خدا نے نوح ؑ کے ساتھ سوار کیا تھا ③ ق ۱۷۔ حضرت نوح کے ساتھیوں میں ان کے کچھ فرزند بھی تھے لیکن سوائے ایک فرزند کے جو غرق ہو گیا کسی اور فرزند کا قرآن میں ذکر نہیں ہے۔ اس فرزند پر اس کے باپ کی تعلیم نے کچھ اثر نہیں کیا اور وہ کافر ہی رہا۔ خدا نے فرما دیا تھا کہ "جب ہمارا حکم آ جائے اور تنور اُبلنے لگے تو اس (کشتی) میں ہر جفت سے دو دو کو اور اپنے گھرانے (اہل) کو سوار کر لینا سوائے اس کے جس کے بارہ میں قول گذر چکا ہے اور (دیکھو) جن لوگوں نے ظلم کیا ان کے بارہ میں مجھے مخاطب نہ کرنا، وہ ضرور غرق کئے جائینگے" ⑤ ق ۲۳۔ اور عین اس وقت جب "تنور اُبلنے لگا" خدا نے فرمایا "اس (کشتی) میں ہر جفت سے دو دو کو سوار کر لو اور اپنے گھرانے کو سوائے اس کے جس کے بارہ میں قول گذر چکا ہے" ⑤ ق ۱۲۔ ان آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نوح کو ہدایت کی گئی تھی کہ اپنے گھرانے (اہل) میں سے اس کو سوار نہ کرنا "جس کے بارہ میں قول گذر چکا ہے"، خدا نے یہی کہہ دیا تھا کہ "جن لوگوں نے ظلم کیا ہے" یعنی جو کافر ہیں ان کے بارہ میں مجھ سے سفارش نہ کرنا۔

حضرت نوح کے گھرانے میں دو شخص تھے۔ (۱) ان کا ایک فرزند جو ان سے ......
......."کنارہ کش تھا" اور (۲) ان کی بیوی جس نے اپنے خاوند سے خیانت کی تھی۔ ان میں سے ایک کے بارہ میں قول گذر چکا تھا کہ اس کو کشتی پر سوار نہ کرنا۔ ان کے فرزند کا شمار ان کے گھرانے میں بھی تھا اور کفار میں بھی تھا۔ اگر وہ محض "اہل" میں سے ہونے کی وجہ سے کسی رعایت کا مستحق تھا تو کفر کی وجہ سے اس کا استحقاق رعایت فسخ ہو جانے کے قابل تھا۔ خدا کے کسی قول سے نہیں مگر حضرت نوح کے یاد دلانے سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے وعدہ کیا تھا کہ حضرت نوح ؑ کے اہل کو نجات دی جائیگی لیکن نوح کے اس بیٹے کو نجات نہیں ملی۔ اس کے بارہ میں خدا نے حضرت نوح کو بتایا کہ یہ تمھارے اہل سے نہیں ہے اور تم کو اس کے بارہ میں مجھ سے کچھ نہ

Marfat.com

پوچھو جس کا تم کو علم نہیں ہے، یعنی یہ مت پوچھو کہ وہ کیوں تمھارا اہل نہیں ہے۔

حضرت نوح کا آٹھ سورتوں میں مفصل قصہ ہے، مگر کسی قصہ میں حضرت نوح کی بی... ذکر نہیں، صرف سورۂ تحریم ۶۶ میں، جو مدنی سورۃ ہے کافروں کے لئے محض مثال کے طو... حضرت نوح اور حضرت لوط کی بیویوں کا یوں ہی سا ذکر آیا ہے کہ ان کے خاوند رسول ہو... کے باوجود اپنی بیویوں کو خدا کے غضب سے بچا نہ سکے ⑩ ق۲۔ ان بیویوں پر یہ جرم عاید کیا گ... ہے کہ انھوں نے اپنے خاندوں کی خیانت کی ⑩ ق۲۔ ق۱ کی آیت ⑩ اور ق۱۱ کی آیت ⑤ میں ح... کشتی پر سوار کرنے سے منع کیا گیا تھا اور جس کے بارہ میں "قول گذر چکا تھا" معلوم ہوتا ہے کہ وہ... کی بیوی تھی۔ اس کے علاوہ اور کسی شخص کو جو حضرت نوح کے اہل سے تھا کشتی پر سوار کرنے کی م... نہ تھی۔ اسی لئے حضرت نوح نے نہ تو کچھ اپنی بیوی سے کہا اور نہ اس کے بارہ میں خدا سے کچھ عر... کیا مگر اپنے بیٹے سے کہا کہ "اے میرے بیٹے ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ مت... ⑦ ق۱۔ اگر اس کے بارہ میں قول گذر چکا ہوتا تو حضرت نوح اس کو کشتی پر سوار کرنے کا ارادہ نہ کرتے اور نہ اس کے متعلق بعد میں خدا سے سوال کرتے۔

سوال کے دو معنی ہوتے ہیں مانگنا یا پوچھنا۔ اس آیت میں حضرت نوح نے خدا سے کچھ مانگا نہیں، ان کا سوال صرف یہ تھا کہ تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ سوائے ایک کے تو میرے سب اہل کو بچا لیگا اور تیرا وعدہ ہمیشہ حق ہوتا ہے، میرا بیٹا میرے اہل میں سے تھا۔ پھر تو نے اسے کیوں غرق کر دیا۔ حضرت نوح نے یہ بات اس وقت پوچھی تھی جب ان کا بیٹا غرق ہو چکا تھا اور کشتی کوہ جودی پر جا ٹھیری تھی۔ اس موقع پر حضرت نوح کا "خدا کو پکارنا" "دعا کرنا" یا "دہائی دینا" نہ تھا بلکہ ان کے دل میں جو ایک خلش پیدا ہوئی تھی اسے دور کرنا ان کا مقصود تھا۔ خدا نے ان کے سوال کا جواب یہ دیا کہ تمھارا بیٹا تمھارے اہل سے نہیں ہے۔ اور یہ بھی کہا کہ اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ "وہ ایک نالائق کام ہے" [انہ میں "وہ" کی ضمیر بیٹے کی طرف پھرتی ہے نہ کہ حضرت نوح کی "ندا" کی طرف] اور چونکہ وہ "عمل غیر صالح" (نالائق کام) تھا اس لئے "تم اس کا سوال مت کرو جس کا تم کو علم نہیں ہے" یعنی مجھ سے یہ نہ پوچھو کہ کیوں تمھارا بیٹا تمھارے اہل میں سے نہیں ہے۔ تم سے میں نے وعدہ کیا تھا کہ سوائے ایک کے میں تمھارے سب اہل کو بچا لونگا، اور تم جانتے ہو کہ میں وعدہ کے خلاف نہیں کرتا، اس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ میرے پاس تمھارا بیٹا تمھارے اہل سے نہیں ہے، اس پر بھی تم مجھ سے پوچھ گچھ کرتے ہو تو "میں تمھیں نصیحت کرتا ہوں کہ جاہلوں میں سے نہ ہو جاؤ" ⑪ ق۱۲۔

ف۱۲۲۔ حضرت نوح کے اصحاب، اہل اور ذریت۔ سفینہ نوح میں اہل نوح کے علاوہ وہ... لوگ بھی تھے جو حضرت نوح کے ساتھ ایمان لائے تھے اور جن کے متعلق قوم نوح نے کہا تھا "ہم تم کو

نہیں دیکھتے کہ تمہاری تابعداری کی ہو مگر ایسوں نے جو پہلی ہی نظر میں ہم سب سے زیادہ رذیل ہیں" ⑳ ق۱- کیا ہم تم پر ایمان لائیں حالانکہ تمہاری تابعداری صرف رذیلوں نے کی ہے ⑦ ق۱- ان کے متعلق حضرت نوح نے فرمایا تھا کہ "میں مومنوں کو دور ہٹانے والا نہیں ہوں ⑩ ق، یہ لوگ اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہیں ⑤ ق۱، اور خدا سے دعا کی تھی کہ اے میرے رب! مجھے اور ان کو بچالے جو میرے ساتھ مومنوں میں سے ہیں ⑫ ق- اس لئے خدا نے جب تنور اُبلنے لگا حضرت نوح کو حکم دیا کہ اپنے اہل کو سوار کر لو اور" اسے جو ایمان لایا ⑤ ق۱- خدا فرماتا ہے کہ" تو ہم نے بچا لیا ان کو اور جو ان کے ساتھ تھے بھری کشتی میں ⑮ ق-

کشتی جب جودی پہاڑ پر رکی تو خدا نے فرمایا "اے نوح! اتر پڑو ہماری طرف سے سلامتی اور (ان) برکتوں کے ساتھ جو تم پر ہیں اور ان چند امتوں پر ہونگی) جو تمہارے ساتھیوں سے پیدا ہونے والی) ہیں، اور چند امتیں (ہونگی) جن کو ہم فائدہ پہنچائینگے، پھر ان کو ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچیگا" ⑫ ق۱- انھیں امتوں کے متعلق ایک دوسرے موقع پر فرمایا" اور ان لوگوں کو ہم نے (قوم نوح کی) جانشین بنایا ⑭ ق۱- قوم نوح کی اولین جانشین جیسا کہ آیندہ بیان ہوگا قوم عاد تھی- معلوم ہوتا ہے کہ اصحاب نوح کی اولاد حضرت موسیٰ کے وقت تک تھی- چنانچہ ایک موقع پر قرآن نے کتاب موسیٰ کے الفاظ میں فرمایا ہے کہ" اے ان لوگوں کی اولاد جن کو ہم نے نوح کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا تھا- بے شک وہ شکر گذار بندہ تھے ⑭ ق۱- ایک دوسرے موقع پر خدا نے فرمایا" ہم نے ان (نوح) کو اور ان کے اہل کو بڑے دکھ سے نجات دی ⑭ اور بس انھیں (نوح) کی ذریت کو باقی رکھا ⑭ ق اور ان کے بعد نبوت اور کتاب ان کی ذریت میں رکھی گئی ق- اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول قرآن کے زمانہ میں فقط حضرت نوح کی ذریت دنیا میں باقی رہی اور سلسلہ نبوت انھیں میں رہا-

ف ۱۲۱- حضرت نوحؑ کے پچاس کم ہزار برس- توراۃ کی طرح قرآن میں کسی قصہ کی غیر ضروری تفصیل نہیں ہوتی- اس دستور کے خلاف کسی قصہ میں کوئی جزئی تفصیل بیان ہوتی ہے تو اس سے غرض توراۃ کی تصحیح ہوتی ہے- چنانچہ توراۃ نے حضرت نوح کی کشتی کا مستقر کوہ ارارات کو بتایا تھا جو آرمینیہ میں ہے- قرآن نے کشتی کے ٹھیرنے کا مقام کوہ جودی کو بتا کر جو ملک اشور میں ہے سیلاب کا موقع عراق کی شمالی سرحد کو قرار دیا- حضرت نوح کے متعلق توراۃ کا بیان ہے کہ "طوفان کے بعد نوح ساڑھے تین سو برس زندہ رہے ⑳ اور نوح کی ساری عمر نوسو پچاس برس کی تھی تب وہ مرگئے" ⑳ ب۹- پیدائش- طوفان کے بعد ساڑھے تین سو برس تک حضرت نوح کا زندہ رہنا خلاف واقعہ ہے- طوفان کے ساتھ تاریخ کا ورق الٹ گیا اور خدا نے ایک نیا "قرن" پیدا کیا جس میں حضرت نوح کا کوئی دخل نہ تھا- توراۃ نے حضرت نوح کے ساڑھے نوسو برس بیان کئے ہیں اس کی قرآن تصدیق کرتا ہے، مگر اس مدت کے

Marfat.com

ایک حصہ کو طوفان سے پہلے اور ایک حصہ کو طوفان کے بعد نہیں رکھتا بلکہ ارشاد ہے "اور
نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ پچاس برس کم ہزار سال ان لوگوں میں رہے (تبلیغ کرتے)
پھر ان لوگوں کو طوفان نے آگھیرا اور وہ لوگ ظالم تھے" (۱) ق ۱۹۔ قرآن نے یہ نہیں کہا کہ حضرت
کی کل عمر ۹۵۰ برس تھی بلکہ "ان کے قوم میں رہنے" کی مدت پچاس کم ہزار برس بتائی۔

۱۲۲۔ قرآنی قصص۔ قصہ نوح کے متعلق خدا کا ارشاد ہے۔" (اے محمد!) یہ باتیں غیب
میں سے ہیں جن کو ہم تمہاری طرف وحی فرماتے ہیں، ان کو اس سے پہلے نہ تم جانتے تھے اور نہ
قوم" (۱۲) ق ۱۔ اس طرح ایک طرف قرآن توراۃ کے قصہ نوح کی تصدیق کرتا ہے اور دوسری طرف
شہر نینوی کے بادشاہ آشر بنیپال کی ساتویں صدی قبل مسیح کی لکھوائی ہوئی لوحوں سے اور توراۃ
(جو پندرہ سو برس قبل مسیح میں حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی تھی) اس بات کی شہادت ملتی ہے کہ
قرآنی آیات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں کفار مکہ کو پڑھ کر سنائیں وہ من جانب اللہ تھیں کیونکہ
آنحضرت صلعم کے پاس سوائے وحی الٰہی کے کوئی اور ذریعہ اس قصہ کو جاننے کا نہ تھا۔ مکہ میں آنحضرت
قوم کے لوگ اس قصہ سے بالکل ناواقف تھے اور وہاں یہود کی آبادی نہ تھی جن سے آپ کو یہ حالات
معلوم ہوتے۔

جہاں تک قصص کا تعلق ہے قرآن مجید توراۃ و انجیل کی تصدیق اس طرح فرماتا ہے کہ جو بات
ان میں سچ ہوتی ہے اور جس کی تصدیق ضروری ہوتی ہے اس کا ذکر کر دیتا ہے، باقی باتوں کو چھوڑ
دیتا ہے۔ بعض مواقع پر نہایت اختصار کے ساتھ توراۃ کی بعض غلطیوں کی اصلاح بھی کر دیا کرتا ہے۔
مثلاً توراۃ کا بیان ہے کہ خدا نے چھٹے دن میں آسمان و زمین اور ساری کائنات کو بنایا ساتویں
دن اس نے آرام کیا، قرآن کہتا ہے۔ "بے شک ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان
ہے چھٹے دن میں پیدا کیا اور ہم کو تکان نے چھوا بھی نہیں" (۹) ع ق ۳ کتاب الہدیٰ حصہ اول ص ۹۵

قصہ نوح میں بھی قرآن نے توراۃ کی چند غلطیوں کی اصلاح کی ہے۔ توراۃ میں اس پہاڑ کا نام
آرارات مذکور ہے جس پر کشتی نوح ٹھیری تھی، قرآن مجید عموماً قصوں کے جزئیات کو نظر انداز
کر دیا کرتا ہے۔ اس کے باوجود توراۃ کے اس بیان کی تصحیح کرتے ہوئے فرمایا "وہ کشتی جودی
(پہاڑ) کے اوپر ٹھیری" (۹) ق ۱۴۔

توراۃ نے حضرت نوح کے بیٹوں کو تین میں محدود کیا ہے جو سب کے سب طوفان سے بچائے
گئے اور توراۃ کی رو سے کشتی نوح میں حضرت نوح اور ان کے تین بیٹے صرف چار انسان تھے،
اور یہ کہ ساری دنیا حضرت نوح کے تین بیٹوں کی اولاد سے آباد ہوئی مگر قرآن کی رو سے حضرت نوح
کے اہل میں سے جن کی تعداد معین نہیں ان کی خائن بیوی اور ایک ناخلف بیٹا غرق ہوا اور
نجات پانے والوں میں صرف نوح کے بیٹے نہیں بلکہ کچھ اور لوگ بھی تھے جو ان کے ساتھ ایمان

Marfat.com

۔۔۔ تھے۔ اور ان لوگوں کی نسل سے جو حضرت نوح کے ساتھ کشتی میں تھے ایک نسل پیدا ہوئی ۔۔۔م نوح کے جانشین ہوئی۔

توراۃ میں حضرت نوح کے صرف تاریخی واقعات بیان ہوئے ہیں، جن کا ماحصل یہ ہے کہ اس ۔۔۔میں صرف حضرت نوح ایک نیک بزرگ تھے جن کی نیکی کی وجہ سے ان کو اور ان کے بیٹوں کو ۔۔۔یا گیا باقی سب لوگ برے تھے اس لئے وہ غرق کر دیئے گئے۔ توراۃ میں یہ صریحاً مذکور نہیں ۔۔۔ضرت نوح ایک رسول تھے اور انھوں نے اپنی قوم کو راہ راست پر لانے کی کوشش کی تھی مگر ۔۔۔ چند لوگوں کے سوا وہ قوم راہ راست پر نہیں آئی بلکہ اس نے حضرت نوح سے کٹ حجتی کی اور ان ۔۔۔ذاق اڑایا اور کہا کہ جس عذاب سے تم ہم کو ڈراتے ہو اُسے لا چکو، اس لئے اس قوم کو ہلاک کئے ۔۔۔ر کوئی چارہ نہ تھا۔

قرآن میں قصوں کے بیان کرنے کی غرض ہی یہ بتانا ہے کہ نوع انسان کی ابتدا سے خدا پیغمبروں ۔۔۔نسانی جماعتوں کے پاس مسلسل بھیجتا رہا . . . . . اور انھوں نے اپنی قوموں کو راہ راست پر ۔۔۔نے کی کوشش کی، اور یہ بتانا مقصود ہے کہ انبیا کو کس حد تک کامیابی ہوئی۔ اور گمراہ قومیں ۔۔۔پنی بداعمالیوں کی وجہ سے کس طرح ہلاک ہوئیں اور ایک قوم کی جگہ دوسری قوم نے کیوں لی پھر ۔۔۔ب یہ دوسری قوم بھی اپنے پیغمبروں کے بتائے ہوئے مسلک سے ہٹ گئی تو ان کو خبردار کرنے ۔۔۔کے لئے خود انھیں میں سے خدا نے ایک نہ ایک پیغمبر اٹھا کھڑا کیا۔ یہ سلسلہ پیغمبر آخرالزماں صلی اللہ علیہ ۔۔۔سلم تک چلا۔

Marfat.com

باب ۱۶۔ قوم عاد اور حضرت ہودؑ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

ف ۱ ع ۲ سورۂ مومنون ۲۳/۴۲	ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا	پھر ان (قوم نوح) کے بعد ایک دوسرے
قوم نوح کے بعد نیا قرن	اٰخَرِيْنَ ﴿۹﴾	(کے لوگوں) کو ہم نے پیدا کیا ﴿۹﴾
	فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ	پھر ہم نے ان میں انھیں میں سے ایک رسول بھیجا (کہ)
	اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ	عبادت کرو تمھارے لئے اس کے سوا کوئی خدا نہیں
	اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۰﴾	تم ڈرتے بچتے نہیں ﴿۱۰﴾
ف ۲ ع ۶ سورۂ فجر ۸۹/۶	وَالْفَجْرِ ﴿۱﴾	قسم ہے فجر کی ؎۱
	وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿۲﴾	اور دس راتوں کی ؎۲
	وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿۳﴾	اور جفت کی اور طاق کی ؎۳
	وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ﴿۴﴾	اور رات کی جب وہ سیاہ تر ہونے لگے ؎۴
کسی بات کا ثبوت	هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ﴿۵﴾	کیا اس میں کسی صاحب عقل کے لئے کوئی قسم موجود ہے ؎۵
عاد	اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿۶﴾	کیا تم نے دیکھا نہیں؟ تمھارے رب نے کیا کیا عاد کے ساتھ ؎۶
ستونوں والے ارم	اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿۷﴾	(یعنی) ستونوں والے ارم کے ساتھ ؎۷
	الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ﴿۸﴾	جن (ستونوں) مثالیں (اور) آبادیوں میں نہیں گھڑی گئی
	وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿۹﴾	اور ثمود کے ساتھ جنھوں نے وادی میں چٹان تراشی تھی
	وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ﴿۱۰﴾	اور میخوں والے فرعون کے ساتھ ؎۱۰
	الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۱﴾	جنھوں نے شہروں میں حد سے تجاوز کیا ؎۱۱
	فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ﴿۱۲﴾	پھر ان میں بہت فساد مچایا ؎۱۲
	فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ﴿۱۳﴾	تو ان پر تمھارے رب نے عذاب کا تازیانہ برسایا ؎۱۳
	اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾	یقیناً تمھارا رب تاک میں ہے ﴿۱۴﴾
ف ۳ ع ۵ سورۂ ہود ۱۱/۵۴	وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ	اور عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو (ہم نے بھیجا) انھوں
توحید	اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ	کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو تمھارے لئے اس کے
	اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿۱﴾	کوئی خدا نہیں تم تو کچھ نہیں مگر جھوٹ گھڑنے والے ہو ﴿۱﴾
	يٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ	اے میری قوم اس پر میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا
	اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ؕ	اجر کسی پر) نہیں مگر اس پر جس نے مجھے بنایا کیا تم

نوٹ۔ کوئی لفظ دو معنے رکھتا ہو تو ایک کو متن میں اور ایک کو حاشیہ پر زیر خط لکھا گیا ہے۔

Marfat.com

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۲

کام نہ لوگے ۝۲

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا
اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّ
يَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا
مُجْرِمِيْنَ ۝۳

اے میری قوم اپنے رب سے مغفرت مانگ پھر اس کی
طرف پلٹ وہ تم پر جھڑی برستا بادل بھیجیگا اور تمھاری قوت
میں قوت زیادہ کریگا اور تم لوگ مجرم بن کر مونہ
موڑو ۝۳

استغفار
توبہ

قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ
بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ
لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝۴

انھوں نے کہا اے ہود تم ہمارے پاس کوئی کھلی دلیل نہیں
لائے، اور ہم تمھارے کہنے سے اپنے دیوتاؤں کو ترک کرنے
والے نہیں، اور ہم تمھارے کہنے پر یقین نہیں کرتے ۝۴

کھلی دلیل
دیوتا

اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ
اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ۭ قَالَ اِنِّىْٓ اُشْهِدُ
اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّىْ بَرِيْۗءٌ مِّمَّا
تُشْرِكُوْنَ ۝۵

ہم نہیں کہتے مگر یہ کہ ہمارے دیوتاؤں میں سے بعض نے
تم کو برائی کے ساتھ چھا لیا ہے۔ انھوں نے جواب دیا میں
اللہ کو گواہ بناتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو میں بالکل بری ہوں
ان سب سے جن کو تم شریک قرار دیتے ہو ۝۵

کسی دیوتا نے تم کو برائی کے ساتھ چھا لیا ہے۔

مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ
لَا تُنْظِرُوْنِ ۝۶

سوائے اس کے۔ اس لئے تم سب مل کر میرے خلاف داؤں
کرو پھر مجھے مہلت نہ دو ۝۶

ہودؑ کا چیلنج

اِنِّىْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّىْ وَرَبِّكُمْ ۭ
مَا مِنْ دَاۗبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ
بِنَاصِيَتِهَا ۭ اِنَّ رَبِّىْ عَلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ۝۷

میں نے اپنے رب اور تمھارے رب پر توکل کیا کوئی چلنے
پھرنے والا (جاندار) نہیں ہے مگر (ایسا کہ) وہ اس (جاندار)
کی پیشانی (کے بال) پکڑے ہوئے ہے بے شک میرا رب
سیدھی راہ پر ہے ۝۷

توکل

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ
اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ ۭ
وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ
وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَـيْــــًٔـا ۭ اِنَّ رَبِّيْ
عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ۝۸

پھر اگر تم نے مونہ موڑا تو میں تمھارے پاس وہ پہنچا چکا ہوں
جس کے ساتھ میں بھیجا گیا اور میرا رب تمھارے سوا ایک دوسری
قوم کو (تمھاری) جانشین بنائیگا اور تم اس (رب) کو کچھ
نقصان نہیں پہنچا سکوگے بے شک میرا رب ہر چیز کا نگہبان
ہے ۝۸

ایک دوسری قوم کے
غلبہ کی پیش گوئی۔

وَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ
مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝۹

اور جب ہمارا حکم آ پہنچا تو اپنی رحمت کے سبب سے ہم نے نجات
دی ہود کو اور ان کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے اور ہم نے
ان کو ایک کڑے عذاب سے بچا لیا ۝۹

وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ
وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ

یہ لوگ عاد تھے جنھوں نے اپنے رب کی نشانیوں کا انکار
کیا اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی، اور ہر زور آور

زور آور ہٹ دھرم کا حکم
مانا

جَبَّارٍ عَنِيْدٍ (۱۰) — ہٹ دھرم کا حکم مانا (۱۰)

وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ — اس لئے اس دنیا میں اور قیامت کے دن ان کے پیچھے لعنت لگادی گئی اجی، عاد نے بے شبہ اپنے رب کے ساتھ کفر کیا

ہلاکی، دوری، دُور دُور انا — اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ (۱۱) — اجی دھتکار ہے عاد کے لئے جو ہود کی قوم تھی (۱۱)

و ۴ ع سورہ شعراء ۱۶/۲۶

كَذَّبَتْ عَادُ ِۨ الْمُرْسَلِيْنَ (۱) — عاد نے رسولوں کو جھٹلایا (۱)

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ (۲) — جب ان سے ان کے بھائی ہود نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں (۲)

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ (۳) — میں تمہارے لئے ایک امانت دار رسول ہوں (۳)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ (۴) — پس اللہ سے ڈرو، بچو اور میری اطاعت کرو (۴)

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۵) — اور میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا میرا اجر کسی نہیں مگر سارے عالم کے رب پر (۵)

عاد کی تعمیرات — اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ (۶) — کیا تم ہر بلندی پر ایک نشان تعمیر کرتے ہو، عبث کام کرتے ہو

کارخانے — وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ (۷) — اور کارخانے بناتے ہو تاکہ ہمیشہ رہو (۷)

عاد کا اصول جنگ جابرانہ تھا۔ — وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ (۸) — اور جب تم مار دبوچتے ہو تو جابر بن کر مار دبوچتے ہو (۸)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ (۹) — سو اللہ سے ڈرو، بچو اور میری اطاعت کرو (۹)

وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ (۱۰) — اور اللہ سے ڈرتے بچتے رہو جس نے تم کو ان چیزوں سے مدد دی جن کو تم جانتے ہو (۱۰)

چوپائے — اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ (۱۱) — اس نے تمہاری امداد کی چوپایوں سے اور بیٹوں سے (۱۱)

باغات، چشمے — وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ (۱۲) — اور باغوں سے اور چشموں سے (۱۲)

اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ (۱۳) — میں تمہارے حق میں ایک بڑے دن کے عذاب کا خوف کرتا ہوں (۱۳)

قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ (۱۴) — وہ بولے ہمارے لئے سب برابر ہے چاہے تم نصیحت کرو یا نصیحت کرنے والوں میں سے نہ ہو (۱۴)

اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ (۱۵) — یہ تو کچھ نہیں مگر اگلوں کی عادت (۱۵)

وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ (۱۶) — اور ہم عذاب پانے والے نہیں ہیں (۱۶)

فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (۱۷) — پھر لوگوں نے ان کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو ہلاک کر دیا۔ بے شک اس میں ایک بڑی* نشانی ہے۔ اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہ تھے (۱۷)

* تنکیر تنظیم کے لئے ہے۔

Marfat.com

ترجمہ	متن	حاشیہ
بے شک تمھارا پروردگار ہی غالب و مہربان ہے ۱۸	وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۱۸	
عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو (بھیجا) انھوں نے کہا	وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ	ع ۵ سورۂ اعراف ۵۹
میری قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمھارے لئے	اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ	
خدا نہیں، تو کیا تم ڈرتے بچتے نہیں ۱	اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۱	
کی قوم کے سردار جنھوں نے کفر کیا تھا بولے ہم تو یقیناً	قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖٓ	
سبک سری میں دیکھتے ہیں اور ہم تم کو بے شک جھوٹوں	اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ	سبک سری
میں سے گمان کرتے ہیں ۲	مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۲	
ہود نے) کہا اے میری قوم مجھ میں کچھ سبک سری نہیں ہے	قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ	
میں سارے عالم کے رب کی طرف سے ایک رسول ہوں ۳	رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۳	
تم کو اپنے رب کے پیغام پہنچاتا ہوں اور میں تمھارے	اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ	
ایک بھلا چاہنے والا امانت دار ہوں ۴	نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ۴	خیرخواہ
کیا تم کو تعجب ہے کہ تمھارے پاس تمھارے رب کی جانب	اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَاۗءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ	
تمھیں میں سے ایک مرد پر ایک نصیحت آئی تاکہ وہ تم کو خبردار	عَلٰي رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ۭ وَاذْكُرُوْٓا	یاددہانی
ہے، اور (یاد کرو) جب اس نے تم کو نوح کی قوم کے بعد	اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاۗءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَ	
(ان کے) جانشین بنایا اور تم کو خلقت میں زیادہ پھیلاؤ دیا	كُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَاۗءَ	عاد قوم نوح کی جانشین قوم تھی
اللہ کی نعمتوں کو یاد رکھو تاکہ تم فلاح پاؤ ۵	اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۵	
لگے کیا تم ہمارے پاس اسی لئے آئے ہو کہ ہم صرف اللہ کی	قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ	
عبادت کریں اور ان سب کو چھوڑ دیں جن کی ہمارے باپ دادا	وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُنَا ۚ	
عبادت کرتے تھے، تو اسے لا چکو جس کی تم ہم کو دھمکی دیتے ہو	فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ	عاد نے عذاب کا مطالبہ کیا
تم سچوں میں سے ہو ۶	مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۶	
نے) کہا یقیناً تم پر تمھارے رب کی طرف سے پلیدی اور	قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ	
غضب آ پڑا ہے۔ کیا تم لوگ مجھ سے ان ناموں کے بارہ میں	رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ۭ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ	
جھگڑتے ہو جن کو تم نے اور تمھارے باپ دادا نے نامزد کر لیا	فِيْٓ اَسْمَاۗءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ	
اللہ نے ان کے بارے میں کوئی سند نہیں اتاری (تو اب)	وَاٰبَاۗؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ	
انتظار کرو، اور تمھارے ساتھ میں بھی انتظار کرنے والوں	سُلْطٰنٍ ۭ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ	
میں ہوں ۷	مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۷	
اپنی رحمت کے سبب ہم نے ان (ہود) کو اور جو لوگ ان	فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ	
ساتھ تھے (انھیں) نجات دی اور ان لوگوں کی جڑ تک کاٹ دی	مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ	نسل

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۸﴾

جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا اور وہ … لانے والے نہ تھے ﴿۸﴾

ع ۶ سورۂ فصلت ۴۱/۲۴ — کڑکا

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ﴿۵﴾

(اے محمد) تو اگر لوگ اعراض کریں تو کہو میں تم کو … کڑکے سے خبردار کرچکا ہوں، عاد اور ثمود کے کڑ… کے مانند ﴿۵﴾

اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۶﴾

ان کے پاس جب رسول آئے ان کے آگے سے … ان کے پیچھے سے کہ تم لوگ عبادت نہ کیجو مگر اللہ کی … بولے کہ ہمارا رب اگر چاہتا تو فرشتے اُتارتا۔ ہم ان باتوں کے منکر ہیں جن کے ساتھ تم لوگ بھیجے گئے ہو ﴿۶﴾

عاد کا تکبر — قوت پر غرور

فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۷﴾

سو عاد نے زمین میں ناحق تکبر کیا اور انھوں نے کہا … قوت میں ہم سے کڑا کون ہے؟ اور کیا ان لوگوں … یہ نہیں دیکھا کہ اللہ جس نے ان کو پیدا کیا قوت میں ان … سے کڑا ہے۔ اور وہ ہماری آیتوں کو نہیں … مانتے تھے ﴿۷﴾

بادصرصر۔ ایام نحس

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِىْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْىِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۸﴾

پھر ہم نے ان کے اوپر ایک بادِ صرصر بھیجی چند نحس (یا … بھرے) دنوں میں تاکہ ان کو دنیوی زندگی میں ہم رسوائی … عذاب چکھائیں، اور آخرت کا عذاب تو یقیناً اور زیادہ … کرنے والا ہوگا اور ان کی امداد نہ کی جائیگی ﴿۸﴾

ع ۷ سورۂ ابراہیم ۱۴/۶۸

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۬ؕ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۬ؕ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِىْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَاِنَّا لَفِىْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿۹﴾

کیا تم کو اپنے اگلوں کی خبر نہیں پہنچی قوم نوح کی اور عاد کی … ثمود کی اور ان کی جو ان کے بعد ہوئے جن کو اللہ کے سوا … نہیں جانتا ان کے پاس ان کے رسول کھلی دلیلیں لائے … تو انھوں نے اپنے ہاتھوں کو ان کے منہوں میں ڈالا … بولے کہ ہم ان (باتوں) کے منکر ہیں جن کے ساتھ تم … گئے ہو اور ہم اس کی طرف سے بدگمانی والے شک … ہیں جس کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو ﴿۹﴾

ع * سورۂ مومنون ۲۳/۲۳

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ

اور یقیناً ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو انھوں …

* رکوع ۲ کی ان آیتوں کو ہم نے باب کی ابتدا میں بطور پہلے اقتباس کے رکھا ہے پھر ان کو یہاں تیسرے رکوع کے ساتھ سلسلۂ کلام کو برقرار رکھنے کی غرض سے نزولی ترتیب کے لحاظ سے اقتباس ۵۳ کے ساتھ دوبارہ نقل کیا مگر اس رکوع پر اقتباس کا نمبر نہیں دیا۔

Marfat.com

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ①

میری قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارے لئے خدا نہیں، تو کیا تم ڈرتے بچتے نہیں ①

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۚ ⑨

ہم نے ان (قوم نوح) کے بعد ایک دوسرے قرن (لوگوں) کو پیدا کیا ⑨

فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ؑ ⑩

ہم نے ان میں انہیں میں سے ایک رسول (ہود کو) بھیجا اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارے لئے کوئی خدا نہیں تو کیا تم ڈرتے بچتے نہیں ⑩

۸ ع ۳ سورہ مومنون ۲۳

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ①

عاد منکر آخرت تھے۔ دولتمند تھے

ان کی قوم کے سردار جنہوں نے کفر کیا اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا اور جن کو ہم نے دنیا کی زندگی میں خوشحال بنایا تھا بولے کہ یہ تو کچھ نہیں مگر تم جیسا ایک بشر، کھاتا ہے جو تم کھاتے ہو اور پیتا ہے جو تم پیتے ہو ①

وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ②

اگر تم اپنے جیسے ایک بشر کی اطاعت کرو گے تو یقیناً نقصان اٹھانے والے ہو جاؤ گے ②

اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ۙ ③

عاد دوسری زندگی کو ناممکن سمجھتے تھے

یہ تم سے وعدہ کرتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور مٹی اور ہڈی ہو جاؤ گے تم ضرور نکالے جاؤ گے ③

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ۙ ④

یہ بہت بعید ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے ④

اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۙ ⑤

یہ نہیں مگر ہماری دنیوی زندگی، ہم مرتے ہیں اور ہم زندہ ہوتے ہیں اور ہم اٹھائے جانے والے نہیں ہیں ⑤

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ۨافْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ⑥

یہ نہیں مگر ایک مرد جس نے اللہ پر جھوٹ گھڑ لیا ہے اور ہم اس کے کہنے پر یقین کرنے والے نہیں ⑥

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ⑦

(ہود) نے کہا اے میرے رب میری امداد کر کیونکہ لوگوں نے مجھے جھٹلایا ⑦

قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ۚ ⑧

تھوڑے ہی عرصہ میں یہ لوگ نادم ہونگے ⑧

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ⑩

چیخ

ان کو چیخ نے حق کے ساتھ پکڑ لیا پھر ہم نے ان کو خاک و خس کر دیا سو دھتکار ہے ظالم قوم کے لئے ⑨

۹ ع ۳ سورہ نجم ۲۷/۵۳

وَاَنَّهٗۤ اَهْلَكَ عَادَا ۨالْاُوْلٰى ۙ ⑩

اسی نے عاد اولیٰ کو ہلاک کیا ۵۰

وَثَمُوْدَا۟ فَمَآ اَبْقٰى ۙ ⑪

ثمود کو پھر باقی نہیں چھوڑا ۱۹

وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ؕ ⑳

پہلے قوم نوح کو (ہلاک کر چکا ہے) بے شک یہی لوگ سب سے ظالم اور بہت زیادہ حد سے بڑھنے والے تھے ②

Marfat.com

فاع سورۂ حاقہ ۳۸/۶۹

اَلْحَاۤقَّةُ ۙ﴿۱﴾ — سچ مچ ہونے والی ملے

مَا الْحَاۤقَّةُ ۚ﴿۲﴾ — سچ مچ ہونے والی کیا ہے ﴿۲﴾

وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحَاۤقَّةُ ؕ﴿۳﴾ — اور تم کو کیا خبر سچ مچ ہونے والی کیا ہے ﴿۳﴾

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ﴿۴﴾ — ثمود و عاد نے کھڑکھڑانے والی کو جھٹلایا ﴿۴﴾

فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ﴿۵﴾ — پھر ثمود کو سخت آواز کے ذریعہ ہلاک کیا گیا ﴿۵﴾

باد صرصر

وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۙ﴿۶﴾ — اور عاد کو نہایت سخت باد صرصر کے ذریعہ ہلاک کیا گیا ﴿۶﴾

جلنے والی سات راتیں اور آٹھ دن

سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۚ﴿۷﴾ — (خدا نے) ان کے اوپر سات راتوں اور آٹھ دنوں تک (باد صرصر) کو کام میں لگائے رکھا جلاتے ہوئے قوم کو اس میں اس طرح گرے پڑے دیکھتے ہو جیسے کہ کھجور کے کھوکھلے تنے ہوں ﴿۷﴾

فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ﴿۸﴾ — تو کیا تم ان کی کوئی نشانی باقی دیکھتے ہو ﴿۸﴾

واع سورۂ قمر ۴۶/۵۴

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۱۸﴾ — عاد نے جھٹلایا تو میرا عذاب اور میرا خبردار کرنا کیسا تھا ﴿۱۸﴾

باد صرصر

ہمیشہ آنے والا نحس دن

اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ۙ﴿۱۹﴾ — ہم نے ان پر ایک باد صرصر بھیجی ایک نحس (یعنی آفت کے) دن میں جو ہمیشہ آتا ہے ﴿۱۹﴾

تَنْزِعُ النَّاسَ ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿۲۰﴾ — وہ لوگوں کو اکھاڑ پھینکتی ہے (اس طرح) جیسے کہ وہ اکھڑی ہوئی کھجور کے تنے ہوں ﴿۲۰﴾

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۲۱﴾ — تو میرا عذاب اور میرا خبردار کرنا کیسا تھا ﴿۲۱﴾

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۲۲﴾ — اور ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کیا ہے تو ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا ﴿۲۲﴾

و۱۲ ع سورۂ فرقان ۵۳/۲۵

وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۚ﴿۳۷﴾ — اور قوم نوح کو جب کہ انھوں نے رسولوں کو جھٹلایا ہم نے غرق کر دیا اور ان کو سب لوگوں کے لئے ایک نشانی بنا دیا اور ظالموں کے لئے ایک دردناک عذاب مہیا کر رکھا ہے ﴿۳۷﴾

وَّعَادًا وَّثَمُوْدَاۡ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًاۢ بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿۳۸﴾ — اور عاد کو اور ثمود کو اور اصحاب رس کو اور ان کے درمیان بہتیرے قرنوں کو ﴿۳۸﴾

وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۫ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ﴿۳۹﴾ — اور ہم نے سب کے لئے مثالیں بیان کیں اور سب کو ہی تباہ کر دیا۔ ﴿۳۹﴾

و۱۳ ع سورۂ احقاف ۳۳/۴۶

وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ؕ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ — اور ذکر کرو عاد کے بھائی کا جب انھوں نے اپنی قوم

Marfat.com

قاف میں خبردار کیا۔ حالانکہ ان کے سامنے اور ان کے پیچھے	بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ	احقاف
بہت سے خبردار کرنے والے گذر چکے تھے (انھوں نے کہا)	يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ	
اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو میں تم پر ایک بھاری دن	اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ	
کے عذاب کا خوف کرتا ہوں ①	عَظِيْمٍ ①	بھاری دن کا عذاب
ان لوگوں نے کہا کیا تم اس لئے آئے ہو کہ ہم کو ہمارے	قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ	
دیوتاؤں سے برگشتہ کر دو (ایسا ہے) تو اسے لا دو جس کی	فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ	مطالبہ عذاب
ہم کو دھمکی دیتے ہو اگر تم سچوں میں سے ہو ②	مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ②	
(ہود نے) کہا کہ علم تو بس اللہ کے پاس ہے اور میں تمہارے	قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ز وَ	
پاس وہ پہنچا دیتا ہوں جس کے ساتھ بھیجا گیا ہوں مگر میں تم کو	اُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ	
ایسی قوم دیکھتا ہوں کہ تم جہالت برت رہے ہو ③	قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ③	
جب انھوں نے اسے دیکھا کہ ایک لکہ ابر ان کی طرف	فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ	بادصرصر کو عاد نے ابر سمجھا
آ رہا ہے کہنے لگے یہ ایک لکہ ابر ہے جو ہم پر برسنے	اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ	
والا ہے (جی نہیں!) بلکہ یہ تو وہ چیز ہے جس کے لئے تم جلد بازی	بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ رِيْحٌ فِيْهَا	
کرتے تھے یہ ایک آندھی ہے جس میں ایک دردناک عذاب ہے ④	عَذَابٌ اَلِيْمٌ ④	عذاب بھری آندھی
(آندھی) ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے ریزہ ریزہ کر دیگی	تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا	
سو وہ ایسے ہو گئے کہ اب ان کے مسکنوں کے سوا کچھ نظر	لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ كَذٰلِكَ	صرف مساکن کا دکھائی دینا
نہیں آتا، ظالم قوم کو ہم ایسا ہی بدلا دیتے ہیں ⑤	نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ⑤	
ہم نے ان کو قابو دیا اس میں جس میں تم (اہل مکہ) کو قابو	وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَ	
دیا ہے اور ہم نے ان کے لئے سماعت اور نگاہیں اور	جَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۖ	عاد عقل و ہوش والے تھے
دل بنائے تھے، مگر نہ ان کی سماعت ان کے کچھ کام آئی نہ	فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ	
نگاہیں اور نہ ان کے دل جب کہ وہ اللہ کی آیتوں سے	وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا	
انکار کرنے لگے اور ان کو اس نے گھیر دبوچا جس کا وہ	يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ	انکار حق نے ان کی عقل و
مذاق اڑاتے تھے ⑥	مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑥	ہوش کو بے کار کر دیا۔
یقین کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں زمین میں ⑳	وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ⑳	ف ۱۴ ع سورۂ ذریٰت ۵۱
اور تمہاری جانوں میں۔ تو کیا تم بصیرت نہیں رکھتے ㉑	وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ㉑	
عاد کے حالات ایسے جب کہ ہم نے ان پر بانجھ (کرنے	وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ	ف ۱۵ ع =
والی آندھی) بھیجی ⑧	الْعَقِيْمَ ⑧	بانجھ کرنے والی آندھی
کسی شے کو جس پر گذرے خاک ریزے بنائے	مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا	

Marfat.com

حاشیہ	آیت	ترجمہ
	جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ ﴿٩﴾	بغیر نہیں چھوڑتی ﴿٩﴾
۱۶ع سورۂ عنکبوت ۲۰/۲۹	وَعَادًا وَّثَمُودَا۟ وَقَد تَّبَيَّنَ لَكُم	اور عاد کو اور ثمود کو (ہم نے ہلاک کیا) اور (ان کے
عاد کے حالات ان کے مساکن	مِّن مَّسَاكِنِهِمْ ۖ وَزَيَّنَ لَهُمُ	حالات) ان کے مسکنوں سے تم پر ظاہر ہیں۔ اور شیطان
سے ظاہر ہیں	الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ	نے ان کے اعمال کو ان کے لئے خوش نما بنا دیا تھا۔ پھر (ان
	السَّبِيلِ وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ ﴿٣٨﴾	کو راہ سے روک دیا تھا۔ حالانکہ وہ سوجھ بوجھ والے تھے
	وَقَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ	اور قارون کو اور فرعون کو اور ہامان کو۔۔
	.... ﴿٩﴾	.... ﴿٩﴾
	فَكُلًّا أَخَذْنَا بِذَنبِهِ ۖ	تو ہم نے (ان میں سے) ہر ایک کو اس کے گناہ کے بدلے پکڑ
	فَمِنْهُم مَّنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۖ	پھر ان میں سے کسی پر ریتلی ہوا بھیجی۔
	وَمِنْهُم مَّنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۖ	اور ان میں سے کسی کو چیخ نے پکڑ لیا
	وَمِنْهُم مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ ۖ	اور ان میں سے کسی کو ہم نے زمین میں دھنسایا
	وَمِنْهُم مَّنْ أَغْرَقْنَا ۖ	اور ان میں سے کسی کو غرق کر دیا *
	وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا	اور اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا مگر وہ خود اپنی جانوں
	أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١١﴾	پر ظلم کرتے تھے ﴿١١﴾
۷ع مومن ۳۰/۴۰	وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَا قَوْمِ	اور (آل فرعون میں سے موسیٰ پر) جو شخص ایمان لا چکا تھا اس نے
	إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُم مِّثْلَ	(فرعون سے) کہا اے میری قوم میں تمہارے حق میں جماعتوں
	يَوْمِ الْأَحْزَابِ ﴿٣﴾	کے دن جیسے (ایک دن) کا خوف رکھتا ہوں ۳۰
	مِثْلَ دَأْبِ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ	قوم نوح اور عاد اور ثمود اور ان لوگوں جیسے حالات کا
	وَالَّذِينَ مِن بَعْدِهِمْ ۚ وَمَا اللَّهُ	جو ان کے بعد گذرے اور اللہ بندوں پر ظلم کرنا نہیں
	يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿٣﴾	چاہتا ﴿٣﴾
۱۸ع سورۂ ق ۳۱/۵۰	كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَأَصْحَابُ	ان (اہل مکہ) سے پہلے قوم نوح نے جھٹلایا اور (اصحاب
	الرَّسِّ وَثَمُودُ ﴿١٢﴾	رس نے اور ثمود نے ۱۲
	وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ وَإِخْوَانُ لُوطٍ ﴿١٣﴾	اور عاد نے اور فرعون نے اور لوط کے بھائیوں نے ۱۳
	كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيدِ ﴿١٤﴾	سب نے رسولوں کو جھٹلایا تو میری دھمکی ٹھیک اتری ﴿١٤﴾
۱۹ع سورۂ ص ۲۳/۳۸	كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَ	ان (اہل مکہ) سے پہلے نوح کی قوم نے جھٹلایا تھا اور عاد
	فِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ﴿١٢﴾	نے اور میخوں والے فرعون نے ۱۲
	وَمَا يَنظُرُ هَٰؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً	اور یہ (مکہ کے) لوگ بھی صرف ایک چیخ کے منتظر ہیں
	مَّا لَهَا مِن فَوَاقٍ ﴿١٥﴾	جس کے لئے کوئی وقفہ نہیں ﴿١٥﴾

* ان آیتوں میں لف ونشر مرتب ہے

Marfat.com

اور (اہل مکہ) نے کہا اے ہمارے رب ہمارا حصہ حساب کے دن سے پہلے ہی چکا دے (۱۶)

وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّلْ لَنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ (۱۶)

ف ۳۰ ع توبہ ۹/۱۱۲

کیا ان کے پاس ان کی خبر نہیں آئی جو ان سے پہلے گزرے، قوم نوح اور عاد اور ثمود اور قوم ابراہیم اور مدین والوں اور الٹی پلٹی بستیوں کی، ان کے پاس ان کے رسول بین دلیلیں لائے، سو اللہ (ایسا) نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا مگر وہ خود اپنے نفسوں پر ظلم کرتے تھے (۷۰)

أَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَقَوْمِ إِبْرَاهِيمَ وَأَصْحَابِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكَاتِ أَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (۷۰)

حضرت ہودؑ کا قصہ قرآن میں

[قوم نوحؑ کی تباہی کے بعد خدا نے ایک نیا قرن پیدا کیا (۹) ف۔ یہ نیا قرن قوم نوحؑ کا جانشین تھا اور اس کا نام قوم عاد تھا (۵) ف۔ یہ عاد ستونوں والے ارم تھے جن کی مثالیں اور آبادیوں میں نہیں گھڑی گئی تھیں (۸) ف۔ یہ لوگ احقاف میں رہتے تھے (۱) ف، خدا نے ان لوگوں کو خلقت میں زیادہ پھیلاؤ دیا تھا (۵) ف۔ وہ ہر بلندی پر نشان تعمیر کرتے تھے (۷) کارخانے بناتے تھے (۸) اللہ نے ان کو چوپایوں سے، بیٹوں سے، (۱۱) باغوں سے اور چشموں سے مالا مال کیا تھا (۱۱) ف۔]

عاد ستونوں والے ارم
عاد کا مسکن احقاف
تعمیرات۔ کارخانے
چوپائے، بیٹے، باغ، چشمے

[بجائے اس کے وہ اس پر خدا کا شکر کرتے، اس سے ڈرتے بچتے، اور اپنے رب سے مغفرت مانگتے پھر اس کی طرف پھرتے تو وہ ان پر جھڑی برستا بادل بھیجتا اور ان کی قوت میں قوت کا اضافہ کرتا، زیادہ مجرم بن کر خدا سے منہ موڑنے لگے (۳) ف۔ انھوں نے بے جا تکبر کیا اور انھوں نے کہا قوت میں ہم سے زیادہ کڑا کون ہے۔ انھوں نے یہ نہیں سمجھا کہ اللہ جس نے ان کو پیدا کیا قوت میں ان سے زیادہ کڑا ہے (۵) ف۔ غرض شیطان نے ان کے اعمال کو ان کی نظروں میں خوش نما کر دیا، پھر ان کو راہ سے روک دیا حالانکہ وہ سوجھ بوجھ رکھنے والے تھے (۹) ف۔ خدا نے ان کو آنکھ کان اور دل دیئے تھے مگر نہ ان کی سماعت ان کے کام آئی نہ ان کی نگاہیں اور نہ ان کے دل کیونکہ وہ اللہ کی آیتوں سے انکار کرنے لگے (۶) ف، اور وہ ان لوگوں میں سے ہو گئے جو اپنے زمانہ میں سب سے بڑھ کر ظالم اور بہت زیادہ حد سے بڑھنے والے تھے (۱۴) ف انھوں نے شہروں میں حد سے تجاوز کیا، پھر ان میں بہت فساد مچایا (۱۲) ف۔]

خدا سے ڈرتے بچتے تو ان کی قوت بڑھتی
بے جا تکبر کیا
شیطان نے ان کو گمراہ کیا حالانکہ
وہ سوجھ بوجھ والے تھے
ان کی سوجھ بوجھ کام نہ آئی
شہروں میں حد سے تجاوز کیا
فساد مچایا

بعثت ہودؑ

[عاد کی طرف خدا نے حضرت ہودؑ کو رسول بنا کر بھیجا (۱) ف و (۱) ف حضرت ہودؑ سے آگے

Marfat.com

عاد نے رسولوں کو جھٹلایا — ہودؑ امانت دار رسول — اطاعت رسول — اجر نہیں مانگا

اور ان کے پیچھے بہت سے خبردار کرنے والے گذر چکے تھے ① ق۲] عاد نے (سب) رسولوں کو جھٹلایا۔ جب ان سے ان کے بھائی ہود نے کہا تم ڈرتے بچتے نہیں ② میں تمہارے لئے ایک امانت دار رسول ہوں ③ پس اللہ سے ڈرو بچو اور میری اطاعت کرو ④ اے میری قوم اس پر میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا میرا اجر کسی پر نہیں ہے مگر سارے عالم کے رب پر ⑤ ق اجر کسی پر نہیں مگر اس پر جس نے مجھے پیدا کیا تو کیا تم عقل سے کام نہ لو گے ⑥ ق

حضرت ہودؑ کی تعلیم — اللہ کی عبادت کرو — اس کے سوا کوئی خدا نہیں — اپنے رب سے مغفرت مانگو — اللہ کی طرف پھرو

[حضرت ہود نے عاد کو تعلیم دی کہ] اے میری قوم اللہ کی عبادت کر اس کے سوا تمہارے کوئی خدا نہیں ہے ① ق ① ق تو کیا تم لوگ ڈرتے بچتے نہیں ⑩ ق ① ق تم تو کچھ نہیں مگر جھوٹ گھڑ لینے والے ہو ① ق۔ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو ① ق اور اے قوم اپنے رب سے مغفرت مانگ پھر اس کی طرف پلٹ وہ تم پر جھڑی برساتا بادل بھیجیگا اور تمہاری قوت میں قوت زیادہ کریگا۔ اور مجرم بن کر مونہ نہ موڑو ③ ق۔ کیا تم ہر بلندی پر نشان تعمیر کرتے ہو عبث کام کرتے ہو۔ اور کارخانے بناتے ہو تاکہ تم ہمیشہ رہو ⑧ سو اللہ سے ڈرو بچو اور میری اطاعت کرو ⑨ اور ڈرتے بچتے رہو اللہ سے جس نے تم کو ان چیزوں سے مدد دی جن کو تم جانتے ہو ⑩ اس نے تمہاری امداد کی چوپایوں سے اور بیٹوں سے ⑪ اور باغوں سے اور چشموں سے ⑫ ق

ایک بڑے دن کا عذاب

[اب تک وہ تم پر مہرباں تھا لیکن تمہاری نافرمانیوں کے باعث اب] میں تمہارے حق میں ایک بڑے دن کے عذاب کا خوف کرتا ہوں ⑬ ق و ① ق۱

عاد نے تعلیم ہود کو اگلوں کی عادت بتایا۔ عذاب کو جھٹلایا — شرک پر اصرار کیا — ہود کو آسیب زدہ بتایا — سبک سر بتایا — جھوٹا قرار دیا — عاد نے کہا خدا چاہتا تو فرشتے اتارتا

وہ لوگ بولے ہمارے لئے سب برابر ہے چاہے تم نصیحت کرو چاہے نصیحت کرنے والوں میں سے نہ ہو ⑭ یہ تو کچھ نہیں مگر اگلوں کی عادت ⑮ اور ہم عذاب پانے والے نہیں ہیں ⑯ ق اے ہود تم ہمارے پاس کوئی کھلی دلیل نہیں لائے۔ اور ہم (محض) تمہارے کہنے سے اپنے خداؤں کو ترک کرنے والے نہیں اور ہم تمہارے کہنے پر یقین نہیں کرتے ④ ہم نہیں کہتے مگر یہ کہ ہمارے دیوتاؤں میں سے بعض نے تم کو برائی کے ساتھ چھا لیا ہے ⑤ ق ان کی قوم کے سردار جنھوں نے کفر کیا تھا بولے ہم تو یقیناً تم کو سبک سری میں دیکھتے ہیں اور تم کو جھوٹوں میں سے گمان کرتے ہیں ② ق۔ ہم ان باتوں کے منکر ہیں جن کے ساتھ تم (پیغمبر) لوگ بھیجے گئے اور ہم اس کی طرف سے جس کی طرف تم لوگ ہم کو بلاتے ہو بدگمان کرنے والے شک میں ہیں ⑨ ق۔ اللہ اگر چاہتا تو فرشتے اتارتا۔ ہم تو ان باتوں کے منکر ہیں جن کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو ⑥ ق

بشر کی طاعت کو موجب نقصان قرار دیا — حیات بعد ممات پر اعتراض

لوگوں نے آپس میں کہا "یہ تو کچھ نہیں مگر تم جیسا ایک بشر، کھاتا ہے جو تم کھاتے ہو، پیتا ہے جو تم پیتے ہو۔ اور اگر تم اپنے جیسے ایک بشر کی اطاعت کروگے تو یقیناً تم نقصان اٹھانے والے ہوگے ③ کیا وہ تم سے وعدہ کرتا ہے کہ جب تم مر جاؤگے اس وقت تم ضرور (زندہ کئے جا کر قبروں میں سے) نکالے جاؤگے ③ بعید ہے بہت بعید ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا

135192

Marfat.com

(۲) یہ تو کچھ نہیں مگر ہماری دنیاوی زندگی، ہم مرتے ہیں اور ہم زندہ رہتے ہیں اور ہم اٹھائے جانے والے نہیں ہیں (۵) وہ تو کچھ نہیں مگر ایک مرد جس نے اللہ پر جھوٹ گھڑ لیا ہے اور ہم اس کے لئے پر یقین کرنے والے نہیں (۶) ق -

حضرت ہود کا جواب

(ہود نے) کہا اے قوم مجھ میں کچھ بیوقوفی نہیں ہے بلکہ میں سارے عالم کے رب کی طرف سے ایک رسول ہوں (۳) تم کو اپنے رب کے پیغام پہنچاتا ہوں اور تمھارے لئے ایک بھلا چاہنے والا امانت دار ہوں (۴) اور کیا تم کو تعجب ہوتا ہے کہ تمھارے پاس تمھارے رب کی جانب سے تمھیں میں سے ایک مرد پر نصیحت آئی تاکہ وہ تم کو خبردار کرے اور (یاد کرو) جب اس نے تم کو قوم نوح کے بعد (ان کے) جانشین بنایا اور خلقت میں تم کو زیادہ پھیلاؤ دیا پس اللہ کی نعمتوں کو یاد رکھو تاکہ تم فلاح پاؤ (۵) ق -

قوم نوح کی جانشینی

نعمتوں کو یاد کرو تاکہ فلاح پاؤ

[عاد کو راہ راست پر لگانے کی سب کوششوں کے رائیگاں ہو جانے کے بعد حضرت ہود نے کہا]

شرک سے بیزاری کا اعلان

میرے خلاف جو چاہو داؤں کر لو

میں خدا کو گواہ بناتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو میں بالکل بری ہوں ان سب سے جن کو تم (خدا کا) شریک قرار دیتے ہو سوائے اس کے، اس لئے تم سب مل کر میرے خلاف (جو چاہو) داؤں کر لو پھر مجھے مہلت نہ دو (۹) میں نے اپنے اور تمھارے رب پر توکل کیا، کوئی چلنے پھرنے والا (جاندار) نہیں مگر (یہ کہ) وہ اس کی پیشانی کے بال پکڑے ہوئے ہے، بے شک میرا رب سیدھی راہ پر ہے (۷)

ہر جاندار خدا کے قابو میں ہے

تم نے اگر منہ موڑا تو خدا ایک دوسری قوم کو تمھارا جانشین بنائے گا

پھر اگر تم نے منہ موڑا تو میں تمھارے پاس وہ پہنچا چکا ہوں جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں، اور میرا رب تمھارے سوا ایک اور قوم کو تمھارا جانشین بنائے گا اور تم اس کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکو گے بے شک میرا رب ہر چیز کا نگہبان ہے (۸) ق -

اور اللہ ایسا نہ تھا کہ ان لوگوں پر ظلم کرتا لیکن خود وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے (۱۱) ق -

عاد کا آخری جواب

ان لوگوں نے کہا کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہم کو ہمارے دیوتاؤں سے برگشتہ کرو.... (۲) ق کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہم صرف اللہ کی عبادت کریں اور ان کو چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے.... (۶) ق - اچھا تو اس (عذاب) کو لاؤ جس کی تم ہم کو دھمکی دیا کرتے ہو... (۲) ق و (۶) ق بشرطیکہ تم سچوں میں سے ہو (۹) ق

عذاب کا مطالبہ

حضرت ہود کا آخری اعلان

تم جہالت برتتے ہو

تم پر غضب آ پڑا

(ہود نے) کہا علم تو بس اللہ کے پاس ہے اور میں تو بس (اتنا) جانتا ہوں کہ) تمھارے پاس وہ پہنچا رہا ہوں جس کے ساتھ بھیجا گیا ہوں مگر میں تم کو ایسی قوم دیکھتا ہوں کہ تم جہالت برت رہے ہو (۲۳) یقیناً تم پر تمھارے رب کی جانب سے پلیدی اور غضب آ پڑا ہے، کیا تم لوگ مجھ سے ان ناموں بارہ میں جھگڑتے ہو جن کو تم نے اور تمھارے باپ دادا نے نامزد کر لیا ہے، اللہ نے کوئی سند نہیں اتاری ہے - اچھا تو انتظار کرو میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں (۷) ق

انتظار کرو

فریاد ہود

پھر حضرت ہود نے خدا سے فریاد کی کہ "اے میرے رب میری امداد کر کیونکہ لوگوں نے مجھے

Marfat.com

جھٹلایا" ⑦ (خدا نے) فرمایا تھوڑے ہی عرصہ میں یہ لوگ نادم ہونگے ⑧ ق (پھر انہوں
ریتلی باد صرصر آفت بھرا دن آثارا اس عذاب کی تفصیل یہ ہے کہ) خدا نے ان پر ایک باد صرصر بھیجی ایک نحس (یعنی آفت بھرے)
دن میں جو ہمیشہ آیا کرتا ہے ق۱۹ وہ (باد صرصر) لوگوں کو (اس طرح) اکھاڑ پھینکتی تھی جیسے
بانجھ کرنے والی آندھی وہ اکھڑی ہوئی کھجور کے تنے ہوں ⑳ ق۱۹۔ ایک بانجھ کرنے والی آندھی بھیجی ⑧ وہ (آندھی) کہ
کو جس پر سے گذرے خاک ریزے بنائے بغیر نہیں چھوڑتی ⑨ ق۱۲ [یہ باد صرصر ایک ریتلی آندھی
باد صرصر کو عاد نے لکہ ابر سمجھا ⑪ ق۱۲۔ مگر عاد نے اسے ابر خیال کیا] پس جب انھوں نے اسے دیکھا کہ ایک لکہ ابر ہے ان
وادیوں کی طرف رُخ کئے ہوئے ہے کہنے لگے یہ ایک لکہ ابر ہے جو ہم پر برسنے والا ہے (نہیں)
بلکہ یہ تو وہ چیز ہے جس کے لئے تم جلد بازی کرتے تھے یہ ایک آندھی ہے جس میں ایک دردناک
عذاب ہے ④ (یہ آندھی) ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے ریزہ ریزہ کر دیگی . . ⑤
سات رات آٹھ دن اس آندھی کو کئی نحس (یعنی آفت بھرے) دنوں تک ⑧ ق سات راتوں اور آٹھ دنوں تک
میں لگائے رکھا (ان کو) جھلساتے ہوئے سو تم اس قوم کو گرے پڑے دیکھتے ہو جیسے کہ وہ کھجور
چیخ نے پکڑ لیا کے کھوکھلے تنے ہوں . . . ⑦ ق۔ پھر چیخ نے حق کے ساتھ ان کو پکڑ لیا اور ان کو خاک وخس
بنا دیا ⑨ ق۔ اور ان کو اس (عذاب) نے گھیر دبوچا جس کا وہ مذاق اُڑاتے تھے ⑨ ق۔ عاد نے
(ہمارے پیغمبر ہود کو) جھٹلایا تو ہم نے ان کو ہلاک کر دیا بے شک اس میں ایک (بڑی) نشانی ہے
عاد کی ہلاکی اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہ تھے ⑭ ق سو وہ ایسے ہو گئے کہ ان کے مسکنوں کے سوا
مساکن عاد کو سوا کچھ نظر نہیں آتا کچھ نظر نہیں آتا . ⑤ ق تو کیا تم ان کی کوئی نشانی باقی دیکھتے ہو ⑧ ق۔
ہود و اصحاب ہود کا نجات پانا اور جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے ہود کو اپنی رحمت کے سبب بچا لیا اور ان لوگوں کو بھی
جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے اور ہم نے ان کو ایک سخت عذاب سے بچا لیا ⑨ ق۔
منکرین ہود کی جڑ کاٹ دی گئی اور ان لوگوں کی جڑ تک کاٹ دی جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور جو ایمان لانے والے
نہ تھے ⑧ ق۔

مساکن عاد کی گواہی (اور یہ باتیں) تمھارے لئے ان کے مسکنوں سے ظاہر ہیں ⑨ ق۔
اہل مکہ کو نصیحت ان (اہل مکہ) سے پہلے نوحؑ کی قوم نے جھٹلایا اور عاد نے . . ⑫ اور یہ لوگ بھی
چیخ صرف ایک چیخ کے منتظر ہیں جس کے لئے کوئی وقفہ نہیں ⑮ اور ان لوگوں (یعنی اہل مکہ)
نے کہا اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارا حصہ حساب کے دن سے پہلے چکا دے ⑯ ق۱۹۔
کڑکا تو اگر یہ (اہل مکہ اب بھی) اعراض کریں تو کہو میں تم کو ایک کڑکے سے خبردار کر چکا ہوں عاد اور
ثمود کے کڑکے کے مانند ⑤ ق۔

Marfat.com

۱۲ - امم سامیہ - ہم حضرت نوحؑ کے قصہ میں پڑھ آئے ہیں کہ سیلاب نوحؑ کا واقعہ زمانہ نوح سے مدتوں پہلے سرزمین عراق میں ہوا تھا۔ عراق کے باشندے اپنا سلسلہ نسب اسی شخص تک لاتے تھے جسے ان کے خیال کے بموجب ایک دیوتا نے خبر دے کر طوفان سے بچا لیا تھا۔ تورات و قرآن نے اس شخص کو حضرت نوح سے تطبیق دی ہے۔ قرآن کے بیان بموجب سیلاب نوحؑ نے حضرت نوح کی ساری قوم کو غرق آب کر دیا۔ ان کی قوم کے صرف وہ لوگ اس تباہی سے بچے جو حضرت نوح کے ساتھ تھے۔ آگے چل کر صرف حضرت نوحؑ کی اولاد باقی رہی۔ مگر تورات کے

نوح کے تین بیٹے

بیان کے مطابق اس طوفان نے ساری دنیا کو ختم کر دیا، صرف حضرت نوح کے تین بیٹے زندہ بچے جن کی اولاد نے دنیا کو ازسرنو آباد کیا۔ اس خیال کے ماتحت مرتبان تورات نے تمام اقوام عالم کو

سام - حام - یافث

نوح کے تین بیٹوں سام (شِمْ שם) حام (חם) اور یافث (יפת) کی اولاد قرار دیا ہے۔

سام کے معنی بلند رتبہ آدمی کے ہیں۔ حام کا لغوی ترجمہ سیاہ فام ہے۔ یافث خالدی کے ایک مکمل جملہ (یا اِفث) کی بدلی ہوئی صورت ہے جس کے معنی ہیں کہ یاؔ نے (ہر چیز) پیدا کی۔

دنیا قبل تاریخ کے تین گروہ

دنیا قبل تاریخ اسی سرزمین کا نام تھا جس کو ہم جدید اصطلاح میں مغربی ایشیا، مشرقی یورپ اور شمالی افریقہ کہتے ہیں۔ یہاں کے باشندے زبان، صورت، شکل اور رنگ روپ کے لحاظ سے تین قسموں میں منقسم ہو سکتے تھے۔ ان میں سے دو قومیں بہ نسبت اوروں کے زیادہ متمدن تھیں۔ ایک آرین کہی جاتی تھی اور ایک کو امت سامیہ یا سامی قوم کہا جاتا تھا، تیسری قسم میں وہ لوگ شمار کئے جاتے تھے جو نہ آرین تھے نہ سامی۔ آرین قبائل مشرق میں ایران اور افغانستان کو بساتے ہوئے ہندوستان آپہنچے یہاں پہلے سے کئی قومیں آباد تھیں جو تمدن میں فروتر تھیں۔ یورپ میں روس کے سوا جو کچھ آبادی ہے وہ سب آرین اصل سے ہے۔ روس، تبت، ترکستان اور چین کی اقوام کے افراد کی اصل ایک ہی بتائی جاتی ہے۔ حالانکہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں، ان اقوام کو نہ تو ہند کے قدیم باشندوں سے کوئی علاقہ ہے نہ ان کا جوڑا فریقہ کے حبشیوں سے ملتا ہے۔ ایران کی مغربی سرحد سے بحر متوسط کے ساحل تک اور بحر اسود سے بحر عرب تک جو ممالک آباد ہیں ان سب پر سامی اقوام کا دور دورا تھا۔

قبائل بنو سام

ایک ہی اصل سے جو مختلف سامی قبائل پیدا ہوئے وہ تورات کی اصطلاح میں سام کے پانچ بیٹے کہلائے، عیلام، اشور، ارفخشد، لود، ارم۔ جن قطعات زمین پر پہلی، دوسری اور چوتھی قوم آباد ہوئی انہیں کے ناموں سے منسوب ہو کر عیلام، اشور، اور لودیہ کہلائیں۔ عیلام جو بعد میں سوسانا کہلایا خلیج فارس کے مشرقی ساحل کی سرزمین کا نام تھا، بحر متوسط کے شمالی ساحل پر ایشیائے کوچک میں لودیہ واقع تھا، عیلام اور لودیہ کے درمیان اشور کا ملک تھا۔

Marfat.com

عبر سام کے تیسرے فرزند ارفخشد کی نسل اس طرح چلی۔ ارفخشد سے شلخ اور شلخ سے
عبر کو ہود سے تطبیق عبر کو حضرت ہود سے تطبیق دی جاتی ہے جن کو اللہ نے رسول بنا کر عاد کی طرف بھیجا۔ عبر کے
فلج۔ قحطان تھے فلج اور یقطان (جن کو عرب قحطان کہتے ہیں) فلج حضرت ابراہیم کے اجداد میں سے
ذکر بعد میں آئیگا۔ قحطان کے تیرہ بیٹے تھے: الموداد، سلف، حضرموت، ادارخ، ہدورام
دقلہ، عوبل، ابی مایل، سبا، اوفیر، حویلہ، یوباب۔

عوض ارفخشد کے بھائی ارم سے عوض، حول، جثر اور مس پیدا ہوئے۔ یہ توراۃ کا بیان
کے ضاد کی آواز دال سے کسی قدر مشابہ ہے اس لئے بعض نے عوض کو عاد قرار دیا ہے مگر
نسابوں نے عوض کے ایک بیٹے کا نام عاد بتایا ہے۔ چنانچہ معالم التنزیل میں ہے هو عاد
عوض بن ارم بن سام وهم عاد الاولی۔ جثر کی اولاد میں سے ایک کا نام ثمود
کا نام جدیس تھا۔ یہ نام جو بیان ہوئے حقیقت میں اشخاص کے نہیں بلکہ ان کی طرف منسوب
کے نام ہیں۔ انھیں خاندانوں اور ان سے پھوٹنے والی شاخوں کو امم سامیہ کہا جاتا ہے۔

۱۲۴۔ قوم عاد۔ توراۃ نے قحطان کے فرزندوں کے متعلق بیان کیا ہے کہ "ان کی
قحطان کے فرزندوں کے نام سے عرب کے بعض حصے موسوم ہوئے میسا سے سفار کی راہ میں اور پورب کے پہاڑ کے پاس تھے" (۳۰:۱۰ پیدائش)۔ عرب کے مختلف حصے
قحطان کے بعض فرزندوں کے نام سے موسوم ہیں مثلاً عرب کا جنوبی صوبہ حضرموت کے نام پر
ہے۔ الاحسار کے جنوب مشرق میں جو ملک ہے وہ حویلہ کے نام سے مشہور ہے۔ سبا یمن کے
ایک مشہور شہر کا نام ہے، اوزال یمن کی ایک مشہور تجارتی منڈی تھی جو وہاں واقع تھی جہاں
اب صنعا ہے۔ اوفیر اس مقام کے پاس ایک بندرگاہ تھا جہاں اب عدن واقع ہے۔ قحطان
یارح ایک بیٹے کا نام یارح تھا، اس کو بعض نے جرہم و جرہہ سے بعض نے یعرب سے تعبیر کیا ہے
جرہم عیلام بن سام کے بیٹے کا نام بھی جرہم تھا۔ جرہم نام کا ایک مشہور قبیلہ عرب میں بھی گذرا ہے
عرب نسابوں نے اس جرہم کو عبر کا بیٹا بتایا ہے۔ حضرت اسماعیل نے ایک جرہمی عورت
حمیر ساتھ شادی کی تھی جس کو توراۃ نے مصری عورت بنا لیا ہے۔ سبا کے بیٹے حمیر کے نام سے ایک
قبیلہ نامور ہوا جس کے سلاطین نے اس زمانہ کی تاریخ میں بڑا حصہ لیا۔ حضرموت کے جو آثار
کتبے برآمد ہوئے ہیں وہ اسی قوم کے ہیں۔

قبیلہ عاد کا نام ساری قوم ارم کا نام بن گیا۔ عام دستور ہے کہ ایک قوم کا کوئی قبیلہ ممتاز اور قوت حاکمہ کا مالک ہو جاتا ہے تو رفتہ رفتہ
ساری قوم اسی قبیلہ کے نام سے مشہور ہو جاتی ہے۔ اسی طرح عاد نہ صرف ارم کی نسل کا نام
بلکہ "عاد کے بھائی ہود" جس قبیلہ کے فرد تھے یعنی اولاد ارفخشد اور اولاد ہود یعنی عبر کے
قحطان کی اولاد اور دوسرے قبائل پر بھی محیط تھا جو عرب میں نہایت قدیم زمانہ میں موجود
بعد میں آنے والی نسلوں میں ثمود کو غلبہ و استیلا اور امتیاز و شرف حاصل ہوا مگر ان کی بھی جا

Marfat.com

نام سے شہرت ہوئی۔ اگلوں کو یعنی عاد بن ارم اور ان کے ہم عصر قبائل کو پچھلوں سے یعنی ثمود جدیس وغیرہم سے ممتاز کرنے کی غرض سے اول الذکر کو عاد اولیٰ اور ثانی الذکر کو عاد ثانیہ کہا گیا۔ — عاد اولیٰ

قوم عاد نے نہ صرف عرب میں ترقی کی اور وہاں باقاعدہ وسیع حکومت کی بنیاد ڈالی بلکہ اس قبیلوں نے اطراف وجوانب میں اپنا اقتدار ایسا جمایا کہ اس کے جداعلیٰ ارم کا نام تمام بنو سام غالب ہوگیا۔ چنانچہ توراۃ میں شمالی عرب کو آرام۔ شام کو فدان ارام کہا گیا ہے۔ زبور میں عراق ارم نہریم کا نام دیا گیا ہے۔ ارم بیت رحب عراق کا ایک شہر تھا۔ شہر مکہ کا ایک قدیم نام آرامی سامیوں کی زبان کا قدیم نام ارامیت تھا۔ عربی زبان اسی ارامی زبان کی ترقی یافتہ شکل ہے۔ — قوم عاد کا اقتدار / حکومت عاد کی وسعت / ارم

قرآن پاک میں عاد کو ارم ذات العماد یعنی ستونوں والے ارم بھی کہا گیا ہے۔ عادِ ارم کے ہم عصر عبر ارفخشد کے بارے میں خدا نے قرآن میں فرمایا ہے کہ "عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو (۵) ق ہم نے ہدایت کے لئے بھیجا۔ — ستونوں والے ارم

کسی قوم کے نام کی طرف جب اخ کا لفظ مضاف ہوتا ہے تو اخ کا لفظ اس قوم کے ایک فرد مرادف بن جاتا ہے۔ عرب کے لوگ قریشی کو یا اخا قریش کہہ کے مخاطب کرتے تھے۔ حضرت ہود کو چونکہ اخو عاد کہا گیا ہے اس لئے وہ اور ان کی اولاد میں سے ہر ایک قوم عاد کا ایک فرد تھا، اور قوم عاد اس پوری قوم کا نام تھا جس کا ایک فرد عاد بن ارم تھا۔ — ہود عاد ارم کے ایک فرد تھے

۲۵۔ عاد کا مسکن۔ عاد تمام مشرقی اور جنوبی عرب میں پھیلے ہوئے تھے یمن جو عرب کا بہترین، شاداب، اور نہایت زرخیز صوبہ ہے جس کی سرزمین قیمتی معدنیات سے مالا مال ہے اور جس کے ساحل بیش بہا موتی اگلتے ہیں عاد کا مرکزی مقام تھا یمن کے مشرق میں لب ساحل صوبہ حضرموت ہے جو یمن کے بعد سرسبزی وشادابی میں دوسرے درجہ پر ہے۔ خلیج عمان اور خلیج فارس کے کنارے ملک عمان، احسار، بحرین وغیرہ واقع ہیں۔ یہ ساری سرزمین قوم عاد کا مسکن تھی۔ ان صوبوں کی شمالی اور مغربی سرحدیں ایک وسیع ریگستان پر ختم ہوتی ہیں، جس کو اب ربع الخالی کہتے ہیں پہلے احقاف کہتے تھے، اس ریگستان میں بھی عاد کی آبادیاں تھیں۔ "اور عاد کے بھائی (ہودؑ) کا ذکر کرو جب انھوں نے احقاف میں اپنی قوم کو خبردار کیا" (۱) ق۔ اسی احقاف والوں پر خدا نے وہ آندھی بھیجی جس میں دردناک عذاب تھا اور "ان کو اس نے گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے" (۶) ق۔ حضرت ہودؑ نے اس قوم سے یہ بھی کہا تھا کہ "کیا تم ہر بلندی پر نشانی تعمیر کرتے ہو، عبث کام کرتے ہوئے اور کارخانے بناتے ہو تاکہ تم ہمیشہ زندہ رہو (۷) ق۔ ان آیتوں میں عاد کی ان عمارتوں کا ذکر ہے جو ریگستان میں نہیں بلکہ جنوبی عرب میں تھیں اور جن کی وجہ سے ان کو ذات العماد کا خطاب ملا تھا۔ — مشرقی وجنوبی عرب / یمن / عاد کے زرخیز علاقے / صحرائے عاد یا احقاف

قوم عاد کو خدا نے صحرائے عاد میں ہلاک کیا تو ان کی ہلاکت سے پہلے ہی حضرت ہودؑ کو آنے والے آندھی کا عذاب صحرائی عاد پر آیا۔

عذاب کی خبر دیدی تھی اس لئے وہ اپنے تبعین کے ساتھ ایک طرف کو نکل گئے "ہم نے ہودؑ کو
حضرت ہود کا عراق میں جانا — ان کو جوان کے ساتھ ایمان لائے اپنی رحمت (کے ذریعہ) سے نجات دی اور ہم نے ان کو
عذاب سے بچا لیا ⑨ ۔ غالباً توراۃ میں بنو سام کی اسی روانگی کے بارہ میں مذکور ہے کہ "جب
پورب سے روانہ ہوئے تو ایسا ہوا کہ شنعار کے ملک میں انھوں نے ایک بیابان پایا اور وہیں
رہ پڑے" ⑦ ب۱۱۔ پیدائش۔ پورب کنعانی بول چال کے مطابق عرب کا نام ہے۔ چنانچہ اولاد
قحطان کا مسکن توراۃ نے پورب کے پہاڑ کے پاس بتایا ہے۔ حضرت ابراہیم نے بنو قتورہ کو عرب
بسایا، ان کے مسکن کا نام بھی توراۃ نے پورب بتایا ہے۔ شنعار سے مراد علاقہ بابل ہے۔ عبر
لفظی مفہوم پار اترنے والا ہے۔ حضرت ہود کا یہ نام بتاتا ہے کہ ان کی قیادت میں ایک قوم پورب
یعنی ریگزار عرب سے شنعار کے ملک میں آئی اور اس نے دریائے فرات کو پار کیا۔ اسی وجہ سے دوآ
عراق کا شہر عاداب — عراق کا نام ارم نہریم ہوا —— دوآبہ عراق میں ایک شہر عاداب تھا، جو پدر عاد یعنی ارم
کا مرادف ہے۔ اس شہر کا نام بتاتا ہے کہ ایک زمانہ میں اس جگہ قوم عاد کے کچھ لوگ آئے تھے
دوآبہ عراق میں ایک اور شہر حاسی تھا جس میں حضرت ابراہیم سے قریباً ڈیڑھ پونے دو ہزار برس
عراق قبیلہ ہود کی حکومت — پہلے ۲۷۰ برسوں تک ہدانش (ہودنشی۔ قبیلہ ہود) نے حکومت کی تھی۔ عرب مورخین کا دعویٰ
ہے کہ قوم عاد اور عمالقہ نے ایک زمانہ میں عراق پر قبضہ کر لیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ جب وہاں بنو سام
نے ان کی مزاحمت کی وہ وہاں سے عرب میں چلے آئے (ابن خلدون) اور حجاز میں آبسے (ابن ندیم)
حضرت ابراہیم کے معاصر بادشاہ عراق کو عرب کی اسرائیلی روایتیں نمرود بن کنعان بتاتی تھیں مگر
عرب کے قحطانی اور اسرائیلی روایتیں اس کو ضحاک بن علوان کے لقب سے موسوم کرتی تھیں۔ اہل
حضرت ابراہیم کا معاصر بادشاہ — یمن جو قحطانی عرب تھے ان کا دعویٰ تھا کہ عراق کا معاصر ابراہیم بادشاہ ضحاک بن علوان ان کا
ہم نسل تھا (طبری) یعنی وہ قحطان بن عابر یا دوسرے لفظوں میں قحطان بن ہود کی اولاد سے
یا ان کا ابن عم تھا۔

ف ۱۳۶ ۔ حضرت ہودؑ۔ قرآن مجید نے بنو اسرائیل کا ذکر عموماً بنی اسرائیل کے لفظ سے کیا
ہے اسی قوم کو یہود، ہود، اور (الذین ھادوا) کے لفظوں سے بھی تعبیر کیا ہے۔ آخر الذکر لقب
یعنی الذین ھادوا دس مقامات پر وارد ہے۔ (دیکھو بقرہ ① عٓ ونسا ⑩ عٓ و ⑧ عٓ ومائدہ
① عٓ و ① عٓ و ⑦ عٓ وانعام ⑦ عٓ ونحل ⑧ عٓ وحج ⑦ عٓ وجمعہ ① عٓ) ان تمام مقامات
پر یہ فقرہ (الذین قالوا نحن یھود) کا مرادف ہے یعنی وہ لوگ جنھوں نے اپنے کو یہود کہا۔
نام رکھنے کا ایک سامی قاعدہ — سامی اقوام خصوصاً عرب اور عبرانیوں کا دستور تھا کہ فعل مضارع کو چیزوں اور شخصوں کا نام
بنا دیتے تھے، یارح، یعرب، اسماعیل (عبری یشمع ایل = عربی یسمع ایل = خدا سنتا ہے) اسرائیل
(عبری یشرو ایل = عربی یسری ایل یعنی خدا کے ساتھ چلتا ہے) یعقوب (یعقب = پیچھے آتا ہے)

یشوع. نجاۃ دیتا ہے. نجاۃ پاتا ہے؟ الیسع (ایل یشع خدا نجاۃ دیتا ہے) یعوق اور یغوث
بھی اسی طرح کے ہیں۔ اس قاعدہ کے مطابق یہود اور یہوداہ بھی حقیقۃً افعال ہیں جو
گئے۔ عبری میں ہُود عزت وآبرو کو کہتے ہیں، عربی میں اس کے معنی توبہ کرنے یعنی اللہ کی
"لوٹ آنے" کے ہیں۔ چنانچہ قرآن میں ہے کہ حضرت موسیٰ نے دعا کی تھی کہ اے میرے رب
ہمارے لئے اس دنیا میں اور آخرت میں بھلائی لکھ دے کیونکہ ہم تیری طرف لوٹ آئے۔
انا الیک" ⑤ ع ۱۹ اعراف۔ یہود اور یہوداہ کے معنی اس اشتقاق کے ماتحت صاحب
یا تائب کے ہوتے ہیں۔ یہود کا لفظ پوری قوم بنی اسرائیل کے لئے اس طرح چل نکلا کہ حضرت
ب کے ایک بیٹے کا نام یہوداہ تھا۔ حضرت یعقوب نے مرتے وقت فرمایا "یہوداہ کے
ں سے عصائے حکومت اور اس کے پاؤں کے بیچ سے شارعون کا خاتمہ نہوگا یہاں تک
وہ آجائے اور تمام قومیں اس کی مطیع ہوجائیں" ⑩ ب ۴۹ پیدائش۔ اس وصیت کی مطابق
بنی اسرائیل یہوداہ کی نسل کے حکام کے ماتحت رہا کئے۔ مگر حضرت سلیمان کی وفات کے
شخص یربعام نے بغاوت کی، دس قبائل نے یربعام اور اس کے جانشینوں کی حکومت
صرف دو قبائل نے رجعام بن سلیمان کو تسلیم کیا اُس زمانہ سے یہ دو قبائل یہود کہے
لگے اور باقی دس قبائل کو اسرائیل کہا جانے لگا کتاب ملوک اور کتاب الایام اس اصطلاح
ہے۔ بعد کو چلکر پوری قوم یہود کہی جانے لگی۔
تین مواقع پر خدا نے بنو اسرائیل کا ذکر ھود کے لفظ سے کیا ہے۔ (دیکھو بقرہ ⑧ ع ۱۳ و
⑪ ع ۱۲) یہ لفظ یہود کا مخفف نہیں ہے۔ عرب میں اس قسم کا رواج نہیں تھا۔ قرآن میں بنو
اسرائیل کا ھود کے لفظ سے موسوم ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ عرب کی لوگ اس قوم کو ایک شخص
اولاد سمجھتے تھے۔ قرآن میں یہ لفظ متقی اور پرہیزگار کے معنی میں نہیں آیا ہے۔ بلکہ ایک خاص
نام ہے۔

یہود کا نام

اسرائیل اور یہود کا فرق

یہود کا قرآنی نام ہود یعنی بنی ہود

بنو اسرائیل اپنے آپ کو عبری قوم یعنی اولاد عبر کہتے تھے، عرب ان کو ہودؑ یعنی اولاد ہود
تھے، اس سے بھی ظاہر ہے کہ عبر اور ہود دونوں ایک شخص کے دو نام ہیں۔ ایک ضعیف روایت
ب کو بن قحطان بن ہود کہا گیا ہے (درمنثور) حضرت ہودؑ جس قوم کی طرف مبعوث
تھے یعنی قوم عاد وہ حضرت ابراہیم کے مورث اعلیٰ عبر کی ہم عصر تھی۔ عبر کے معنی پار اترنے کے
حضرت ہود چونکہ ایک زمانہ میں غالباً تباہی عاد کے بعد اتفاق سے چلکر شنعار کے بیابان میں
انھوں نے فرات پار کیا اور دو آبہ عراق میں داخل ہوئے اس لئے ان کا نام عبر یا عابر
حضرت ہود کے دو آبہ عراق میں داخل ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ لارسا سے جو فہرست سلاطین
ملی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اکاد کے سرجون اکبر کے زمانہ حکومت سے صدیوں پہلے

عابر اور ہود ایک شخص کے دو نام ہیں

Marfat.com

اور اُور کی پہلی حکومت کے بعد مقام حاسی ہیں ۲۰۶۰ برس تک ہدانش (ہود نشی = قبیلہ ہود) حکومت کی تھی۔ ہود عربی اشتقاق کے مطابق "تائب" کا مرادف ہے حضرت ہود پہلے جنھوں نے توبہ کی تعلیم دی۔ عبری کا لفظ ہود (یعنی عزت وآبرو) انہیں کے نام سے ماخوذ ہے۔

توراۃ کے بیان کے بموجب حضرت عبرؑ کے ایک پوتے کا نام جو قحطان کا بیٹا تھا ہدرام تھا۔ دو لفظوں کا مجموعہ۔ ہدو۔ اور رام۔ رام کے معنی بلند رتبہ اور صاحب رفعت کے ہیں یہ اک لاحقہ ہے۔ ہدو اور ہود متشابہ الفاظ ہیں اور دونوں کے معنی بھی ایک ہیں۔ ہدورام کا ترجمہ ہود اعظم کے لفظوں میں کر سکتے ہیں۔ ہدورام درحقیقت ایک شخص کا نام نہیں بلکہ ایک عظیم قبیلہ کا نام تھا جو حضرت عبر کی اولاد سے تھا۔ اور عرب میں رہتا تھا۔ عبرؑ کے قدیم مسکن عرب میں اولاد کا ہود اعظم کہا جانا اور ان کے دوسرے مسکن میں ایک قبیلہ ہدانش (ہود نشی) کا ہونا اس امر کا ثبوت ہے کہ ہودؑ اور عبر ایک شخص تھے اور اسی لئے عرب کے باشندے عبرانیوں کو ہود کہتے تھے۔

ف ۱۲۷۔ عاد اولیٰ کا زمانہ۔ قوم نوح کے تباہ ہونے کے بعد خدا نے "ایک دوسرے قرن (کے لوگوں) کو پیدا کیا ⑨ ل اسی دوسرے قرن کا نام عاد اولیٰ ہے۔ اس قرن کے لوگوں سے حضرت ہود نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ "(یاد کرو) جب اس نے تم کو قوم نوح کے بعد ان کا جانشین بنایا" ⑤ ڤ۔

عاد نے قوم نوح کے بعد عروج پایا۔

ف ۱۲۶ میں بتایا گیا ہے کہ اکاد کے بادشاہ سرجون اکبر سے کئی سو برس پہلے حاسی میں ۶۰۔ برسوں تک ایک خاندان ہود نشی نے حکومت کی تھی سرجون اکبر کا زمانہ بہت گھٹانے کے بعد حضرت ابراہیم سے قریباً ڈیڑھ ہزار برس پہلے قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس کے زمانہ سے تقریباً نو دس سو برس پہلے خالدیہ میں ہود نشی اور عاد اب کے اقتدار کا نشان ملتا ہے۔ اور معلوم ہے کہ یہ لوگ اور تباہی احقاف کے دنوں میں آئے تھے۔ اس لئے عاد اولیٰ کی احقاف میں تباہی کا زمانہ حضرت ابراہیم سے تقریباً ڈھائی تین ہزار برس پہلے باور کرنا پڑتا ہے۔

قبیلہ ہود سرجون اکبر سے ڈیڑھ ہزار برس پہلے عراق میں با اقتدار تھا۔

عاد کا تمدن مصر کے تمدن سے بہت قدیم تھا۔ فراعنہ مصر عاد و ثمود کی تاریخ سے واقف تھے۔ حضرت موسیٰ کے زمانہ میں ایک مومن آل فرعون نے اپنی موعظت کے اثنا میں قوم نوح، عاد و ثمود کا ذکر کیا تھا ڽ۔

احقاف حضرت ابراہیم سے تین ہزار برس پہلے برباد ہوا

ف ۱۲۸۔ عاد کا تمدن۔ ہر قوم کے تمدن کا صحیح اندازہ اس کے آثار قدیمہ اور آیات باقیہ سے ہوتا ہے۔ تاریخ عالم کے ابتدائی صفحے زیادہ تر اینٹ پتھر اور چونے سے لکھے گئے۔ انسانی صنعت میں سب سے زیادہ دیرپا اور مستقل یادگار عمارتیں ہوتی ہیں، اس لئے تمدن میں سب سے پہلے اسی قوم کی تاریخ ہوتی ہے جس نے اپنی تعمیری کمالات کے نشان چھوڑے ہیں۔ تمدن کی بنا

تاریخ عالم کے ابتدائی صفحے

Marfat.com

آثار عاد کی قدامت

پہلے بابل میں اور بابل سے پہلے غالباً عاد کے ریگزاروں اور کوہستانوں میں پڑی تھی۔ قدامت
ان کے آثار باقیہ مصری یادگاروں سے بھی بڑھے ہوئے ہیں مگر ان کے متعلق تحقیقات ابھی اس
تک نہیں پہنچی ہے جس حد تک مصر کے آثار کی تحقیق ہو چکی ہے۔ بابل و اشور کی تحقیقات اب ہو رہی
ہے۔ تاہم جس قدر ادھورے معلومات حاصل ہو چکے ہیں ان سے عاد کے تمدن کی قدامت کا صاف
پتہ چلتا ہے۔

عاد کی عظمت پارینہ کے متعلق اور ان کے قابل عبرت حالات کے متعلق خداوند عالم فرماتا ہے۔
کیا تم نے دیکھا نہیں کہ تمھارے رب نے کیا کیا عاد کے ساتھ یعنی ستونوں والے ارم کے
ساتھ جن (ستونوں) کی مثالیں اور شہروں میں نہیں پیدا کی گئیں ⑧ ق۔ [ان کے حالات] تمھارے

مساکن عاد کی شہادت

لئے ان کے مسکنوں سے ظاہر ہیں ⑨ ق۔

تعمیرات کی غرض درازیِ عمر تھی

خالدیہ میں اکثر مذہبی عمارتوں کی بنیاد سے ایسے کتبات ملے ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان
عمارتوں کے بانیوں نے اپنی یا اپنے کسی فرزند کی یا اپنے بادشاہ کی زندگی کے دراز ہونے کی غرض
سے وہ عمارتیں بنائیں۔ یہ تمام کتبے حضرت ہودؑ سے عرصہ بعد کے ہیں مگر معلوم ہوتا ہے، حضرت ہودؑ
کے زمانہ میں بھی کچھ عمارتیں اسی غرض سے بنائی جاتی تھیں چنانچہ حضرت ہودؑ نے ایک بار فرمایا "کیا تم
لوگ ہر بلندی پر نشانیاں بناتے ہو۔ عبث کام کرتے ہوئے۔ اور کارخانے بناتے ہو تاکہ ہمیشہ زندہ
رہو ⑦ ق۔

عاد کی دولت

حضرت ہودؑ نے یہ بھی فرمایا کہ "اللہ سے ڈرتے بچتے رہو جس نے تم کو ان چیزوں سے
مدد دی جن کو تم جانتے ہو ⑩ اس نے تم کو مدد دی چوپایوں سے اور بیٹوں سے ⑪ اور باغوں سے
اور چشموں سے ⑫ ق۔ اس سے معلوم ہوا کہ دولت کے لحاظ سے بھی عاد کا مرتبہ قدیم اقوام میں
نمایاں تھا۔

فن تعمیر میں عاد کا تفوق

فن تعمیر میں عاد کو اپنے ہم عصروں اور اپنے پیشروؤں پر اتنا تفوق حاصل تھا کہ ان کے ستونوں
کے متعلق خدا نے فرمایا کہ اس زمانہ میں بے نظیر تھے ان کی مثالیں اور شہروں میں پیدا نہیں کی گئی تھیں۔
"اللہ نے ان کے لئے سماعت اور نگاہیں اور دل بنائے تھے ⑨ ق" یعنی ان کا احساس و تعقل
قوی تھا ایک زمانہ تک وہ خدا کی ان نعمتوں سے کام لیتے تھے اس لئے ترقی پر ترقی کرتے جاتے تھے
لیکن پھر ایک زمانہ آیا کہ ان کو ان کی سماعت نے کچھ فائدہ نہیں دیا نہ ان کی نگاہوں نے اور نہ ان کے
دلوں نے جب کہ وہ اللہ کی آیتوں سے مکرنے لگے۔

تعمیرات میں ستونوں کی اہمیت

۱۲۹۔ ذات العماد۔ ہر عمارت کے ضروری اور نمایاں اجزا اس کے ستون ہوا کرتے ہیں۔
شاندار و خوبصورت عمارت کی شان اس کے ستونوں ہی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ تمام متمدن قومیں جنھوں
نے فن تعمیر میں نمایاں ترقی کی ہے وہ اپنی صنعت اور دستکاری کو زیادہ تر ستونوں اور ان کے کاپٹل

اور جس پر صرف کیا کرتی تھیں۔ مصر، بابل، ایران، یونان اور روم نے یکے بعد دیگرے بڑی ترقی کی، ان سب کے طرز تعمیر میں جو بنیادی فرق تھا اس کا اظہار ان قدیم عمارتوں کے ستونوں ہی سے ہوتا ہے۔ ہر پچھلی قوم اگلی قوم پر فن تعمیر میں سبقت لے جانے کی کوشش کرتی رہی

مصر کے ستون دو طرزوں کے تھے۔ ایران نے دو اور طرزوں کا اضافہ کیا

ساری توجہ اور ہنرمندی ستونوں ہی کی اصلاح اور خوش وضعی پر صرف ہوتی تھی مصر کے طرز کے ستون اور چار قسم کے کاپٹل تھے، ایران نے ستونوں میں دو اور طرزوں اور کاپٹل کی چار قسموں کا اضافہ کر دیا۔ یونان کو اپنے تین طرزوں پر بڑا ناز تھا۔ یونان کی سب سے زیادہ اور شاندار عمارت پارتھینن ہے جس کو دنیا بھر کی قابل فخر صنعت کاریوں میں شمار کیا جاتا ہے اس کی ساری عظمت وشان اس کے سڈول اور بلند قد ستونوں کی وجہ ہی سے ہے۔ روم

روم نے گول کمان ایجاد کی

نے یونان کا اتباع کیا اور ستونوں اور کاپٹلوں کو زیادہ مرصع اور منقش کر دیا۔ روم نے گول کمان بھی ایجاد کی جو دو ستونوں کے درمیان بنائی جاتی تھی۔ چونکہ اب کمان دار دیواریں چھت کو اٹھائے ہوئے رہتی تھیں، ستونوں کی ضرورت باقی نہ تھی تاہم چونکہ لوگوں کے خیال میں یہ بات جمی ہوئی تھی کہ بغیر ستونوں کے کوئی عمارت شاندار نہیں ہو سکتی اس لئے محض عمارت کی شان بڑھانے کے لئے دیوار کے آگے محراب کی دونوں طرف ایک ایک ستون نصب کر دیا کرتے تھے روم کی مشرقی مملکت میں جس کا صدر مقام قسطنطنیہ تھا بجائے مصر کی ہموار چھت اور یونان

فن تعمیر میں مسلمانوں کا کمال

ڈھلواں چھت کے گنبدی چھت کا استعمال ہونے لگا۔ کمانیں گنبد کو اپنے سر پر اٹھائے ہوئے ہیں اور وہ بلند ستونوں کے کندھوں پر کھڑی ہیں۔ نوکدار کمان مسلمانوں کی قوت ایجاد کا نتیجہ ہے۔ تعمیر کے میدان میں مسلمانوں نے جب طبع آزمائی کی تو اس فن کے ہر صیغہ میں، عمارت کے ہر حصہ میں، تعمیر کے ہر ٹکڑے میں وہ وہ باریکیاں اور نزاکتیں پیدا کیں کہ اگلوں کے خواب و خیال میں بھی کبھی نہ آئی تھیں۔ مسلمانوں ہی نے سرو قد ستون کو اور بھی زیادہ طرحدار معشوق بنا دیا اور ایک خوبصورت تخت پر بٹھایا اور اس کے سر پر تاج مرصع رکھا۔ اس کی شان کو کوئی قرطبہ کی مسجد میں دیکھے کہ ہزاروں شہ تیر تنے کھڑے ہیں اور ان کی کمانیں گنجان درختوں کی شاخوں کی طرح ایک دوسرے میں گتھ گئی ہیں۔

عاد کے صنعتی کمال کی بہترین تعریف

ان حالات کے اوپر نظر کرتے ہوئے عاد کی تمدنی اور صنعتی ترقی کی اس سے بڑھ کر کیا تعریف ہو سکتی تھی کہ اس کو ارم ذات العماد (ق) یعنی ستونوں والے ارم کا خطاب عطا کیا اور کہا کہ ان (ستونوں) کی مثالیں اور آبادیوں میں نہیں گھڑی گئیں۔ التی لم یخلق مثلها فی البلاد اس آیت میں (التی) سے مراد عاد ہے کیونکہ لفظ اَلّتی مونث یا بے جان چیزوں کی طرف اشارہ کرتا ہے خلق کے ابتدائی معنی گھڑنے کے ہیں قرآن میں بھی یہ لفظ اس ابتدائی مفہوم کے لئے آیا ہے۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ کا یہ قول قرآن میں وارد ہے کہ انی اخلق لکم کھیئة الطیر من الطین

آل عمران - میں تمہارے لئے چڑیا کی سی (ایک چیز) مٹی سے گھڑتا ہوں۔

- عاد کا مذہب - عاد ارم اگرچہ قوم نوح کے جانشین اور خود حضرت نوح کی اولاد تھے

رسول کی نافرمانی

...ں نے چونکہ "رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر زورآور ہٹ دھرم کا حکم مانا ⑩ قؔ" اس لئے

زور آوروں کی فرماں برداری

...حید کو پس پشت ڈال چکے تھے، اور تعدد آلہہ کے قائل ہوگئے تھے، چنانچہ حضرت ہودؑ کو

بت پرستی

...ت دیتے ہوئے انھوں نے کہا "اے ہود تم ہمارے پاس کوئی کھلی دلیل نہیں لائے اور ہم

...، تمہارے کہنے سے اپنے دیوتاؤں کو ترک کرنے والے نہیں...... ③ قؔ کیا تم ہمارے

...اس لئے آئے ہو کہ ہم صرف اللہ کی عبادت کریں اور ان سب کو چھوڑ دیں جن کی ہمارے

باپ دادا عبادت کرتے تھے......⑥ فؔ -

ان کے دیوتا دو قسم کے تھے کچھ تو آبائی دیوتا تھے اور کچھ دیوتا خود ان لوگوں نے ایجاد کرلئے

اور یہ دونوں طرح کے دیوتا محض فرضی افراد تھے۔ چنانچہ حضرت ہودؑ نے کہا "کیا تم مجھ سے

شریر دیوتا

...موں کے بارہ میں جھگڑتے ہو جن کو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے نامزد کرلیا ہے۔ اللہ نے

...کے بارہ میں کوئی سند نہیں اتاری ⑦ قؔ۔ ان دیوتاؤں میں سے بعض ان کے خیال میں شریر

...گمراہ کرنے والے بھی تھے چنانچہ حضرت ہود سے انھوں نے کہا تھا کہ "ہم اور کچھ نہیں کہتے مگر

...ہمارے دیوتاؤں میں سے بعض نے تم کو برائی کے ساتھ چھا لیا ہے" ⑤ قؔ۔ حضرت نوحؑ کے

...میں ہم پڑھ آئے ہیں کہ قوم نوح کے دیوتاؤں میں سے بھی بعض شریر تھے اور یہ بھی پڑھ آئے ہیں کہ

...ح نے کہا تھا کہ "ہرگز مت چھوڑو اپنے دیوتاؤں کو ہرگز نہ چھوڑو وَدّ کو اور سواع کو اور نہ یغوث اور یعوق

...کو ④ عؔ نوح ۲۹ بخاری نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جو بت قوم نوح کی عبادت کے لئے تھے بعد

...لوں نے بھی ان کی عبادت کی، وَدّ قوم کلب کا بت تھا، سواع قوم ہذیل کا، یغوث بنو مراد کا بت تھا

...طیت کا ہوگیا، یعوق ہمدان کا اور نسر حِمیر کا بت تھا۔ ان تمام قبائل کا سلسلہ قوم عاد ہی کے افراد کی طرف

...ملتا ہے۔ اس لئے اغلباً انھیں اصنام کو انھیں ناموں یا کچھ اور ناموں سے قوم عاد بھی پوجتی تھی۔

آخرت کا انکار

حضرت نوح نے قوم کو حیات بعد ممات کے عقیدہ کی تعلیم بھی دی تھی، مگر قوم عاد اس عقیدہ

...منحرف ہوگئی تھی، حضرت ہود نے بھی اس عقیدہ کی تعلیم دی تو عاد نے کہا "کیا وہ تم سے وعدہ

...ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور مٹی اور ہڈی ہو جاؤ گے تو ضرور (قبر سے زندہ) نکالے جاؤ گے ③

...بہت بعید ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے ④ وہ تو کچھ نہیں ہے مگر ہماری دنیوی

...ہم مرتے ہیں اور ہم زندہ رہتے ہیں اور ہم اٹھائے جانے والے نہیں ہیں ⑤ قؔ -

...م عاد حیات بعد ممات کی قائل نہ تھی اس لئے عذاب آخرۃ کی بھی قائل نہ تھی۔ قوموں کو ان کی

...ں کی سزا کبھی کبھی دنیا میں بھی ملتی ہے۔ حضرت نوح کی قوم پر عذاب آچکا تھا وہ اس خیال

...کو پختہ کرنے کے لئے کافی تھا، اس کے باوجود جب حضرت ہود نے کہا "میں تمہارے

Marfat.com

حق میں ایک بڑے دن کے عذاب کا خوف کرتا ہوں (۱۳) وہ لوگ بولے ہمارے لئے سب
ہے چاہے تم نصیحت کرو یا نصیحت کرنے والوں میں سے نہ ہو (۱۳) یہ تو کچھ نہیں مگر اگلوں کی
عادکو علم تھا کہ ہود سے پہلے ۱۵ اور ہم عذاب پانے والے نہیں ہیں (۱۶) ق۔ آیت ۱۵ سے ظاہر ہے کہ عاد کو معلوم تھا
بھی عذاب سے ڈرایا گیا تھا زمانہ میں بھی ہود جیسے لوگ آ آ کر آنے والے عذاب سے ڈرایا کرتے تھے پھر بھی وہ اس
کے معتقد نہ تھے کہ دنیاوی آفتیں اعمال شنیعہ کی پاداش ہوا کرتی ہیں۔

قوم نوح نے حضرت نوح کی پیغمبری سے جس بنا پر انکار کیا تھا، وہ یہ ہے کہ انھوں نے
کہا کہ "یہ تو تمھیں جیسے ایک بشر ہیں، یہ چاہتے ہیں کہ تم پر فضیلت حاصل کریں، اور اگر اللہ
تو فرشتہ اتار دیتا۔ ہم نے تو اس بات کو اپنے پچھلے باپ دادا میں نہیں سنا (۲) وہ تو کچھ نہیں
کو جنون ہے۔ ایک مرد جس پر جنات ہیں (۲) ع مومنون ۲۲ اسی طرح حضرت ہودؑ کے منکرین بھی بو
عاد اطاعت بشر کو خطرناک یہ تو کچھ نہیں مگر تم جیسا ایک بشر کھاتا ہے جو تم کھاتے ہو اور پیتا ہے جو تم پیتے ہو۔ اور اگر تم
سمجھتے تھے، ان کے خیال میں جیسے ایک بشر کی اطاعت کرو گے تو یقیناً نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گے (۲) ق
پیغمبر کو فرشتہ ہونا چاہئے تھا رب اگر چاہتا تو فرشتوں کو اتارتا (۶) ق۔ قوم نوح نے نوح کی بشریت کو اس بات کا ق
قرار دیا تھا کہ "یہ چاہتے ہیں کہ تم پر فضیلت حاصل کریں" ورنہ وہ انسان محض کی طاقت کو ق
مضر چیز نہیں سمجھتے تھے۔ برخلاف اس کے قوم عاد دینی معاملہ میں انسان کی قیادت و رہبری
کو نہایت خطرناک چیز سمجھتی تھی۔

۱۳۱۔ حضرت ہود کی بعثت۔ کوئی قوم جب ترقی کے زینوں پر چڑھ کر بلند اور مشہو
ہو جاتی ہے تو اس میں اکثر حد سے زیادہ غرور پیدا ہو جاتا ہے۔ غرور جب کسی قوم کی طبیعت ثا
بن جاتا ہے، کوئی شے اس کو اپنی اصلی حالت اور مقدار میں نظر نہیں آتی اس کا ایک طبقہ
دوسرے طبقہ کو ذلیل و حقیر سمجھنے لگتا ہے۔ طاقتور گروہ کمزور اور بے طاقت گروہ پر ستم
عاد کا تکبر ڈھانے لگتا ہے۔ یہ حالت قوم میں اور بھی بے شمار برائیاں پیدا کر دیتی ہے۔ عاد میں بھی بتقا
فطرت بہت سی برائیاں اور اخلاقی بیماریاں پیدا ہو گئی تھیں جن کی بنیاد یہ تھی کہ "عاد نے نا
تکبر کیا اور انھوں نے کہا قوت میں ہم سے کڑا کون ہے، اور کیا ان لوگوں نے یہ نہ دیکھا ک
اللہ جس نے ان کو پیدا کیا قوت میں ان سے کڑا ہے اور وہ ہماری آیتوں کو نہیں مانتے تھے" (۱)
ق۔ قوم عاد کو ان کے کرتوت کے برے نتائج سے آگاہ کرنے اور ڈرانے کے لئے حضرت ہود کو
اسی قوم کے ایک فرد تھے عہدۂ پیغمبری پر مامور فرمایا، کیونکہ اللہ کا دستور یہ ہے کہ وہ کسی قوم کو ا
کے پاس رسول بھیجے بغیر جو آیندہ عذاب سے بچنے کی راہ بتا دے ہرگز مبتلائے عذاب نہیں کیا کر
(۵) ع بنی اسرائیل ۱۷/۱۵

حضرت امیر معاویہ کے عہد حکومت (۴۱ھ تا ۶۰ھ) میں یمن کے حاکم عبدالرحمان کو چ

ہود کے معتقدوں کا ایک کتبہ

...بات دستیاب ہوئے تھے جن میں سے دو کتبوں کا عربی ترجمہ نویری نے مسالک الابصار
...ل کیا ہے ان میں سے ایک یہ ہے :-

(۱) غنینا زمانا فی عراصة ذا القصر	...زمانہ تک ہم اس قصر کے میدان میں رہے
رنعیش بعیش غیر ضنک ولا نزر	...ندگی بسر کرتے تھے جو نہ تکلیف دہ تھی نہ حقیر
(۲) یفیض علینا البحر بالمد زاجرا	...در کا جوار بھر ہراتا ہوا آیا کرتا تھا۔
فانھارنا .... میزعة تجری	...ہماری نہریں گنگناتی ہوئی بہتی تھیں
(۳) خلال نخیل باسقات نواطرھا	...امت کھجوروں کے درمیان ان کے رکھوالے رہتے تھے
وننفق بالقسب المجزع والتمر	...ہم خرما اور کھجور خرچ کرتے تھے
(۴) ونصطاد صید البر بالخیل والقنا	...خشکی میں گھوڑوں اور نیزوں سے شکار مارتے تھے
وطورا لصید النون من لجج البحر	...بھی سمندر میں مچھلی کا شکار کرتے تھے
(۵) ونرفل فی الخز المرقم تارة	...ہم دھاریدار خز میں اینڈتے تھے۔
وفی القز احیانا وحلل خضر	...بھی ریشمی پھولدار اور ہرے پہرادے میں۔
(۶) یلینا ملوك یبعدون عن الخنا	...ایسے بادشاہ حاکم تھے جو عیب سے دور تھے۔
شداد علی اھل الخیانة والغدر	...ت وغدر والوں پر نہایت سخت تھے۔
(۷) نقیم لنا من دین ھود شرائعا	...اپنے لئے دین ہود کے قوانین قائم رکھتے تھے۔
ونؤمن بالایات والبعث والنشر	...ہم آیتوں پر اور جی اٹھنے پر اور حشر و نشر پر ایمان رکھتے تھے
(۸) اذا ما عدو حل ارضا یریدنا	...ہم سے لڑنے کو کسی زمین میں دشمن اترتا،
برزنا جمیعا بالمثقفة السمر	...کے سب نیزے لئے میدان میں نکل پڑتے تھے۔
(۹) نحامی علی اولادنا ونسائنا	...عورتوں اور بچوں کی حمایت کرتے تھے،
علی الشھب والکمت المعتق والشقر	...کمیت اور سرخ گھوڑوں پر چڑھے ہوئے۔
(۱۰) نقارع من یبغی علینا ویعتدی	...بھی ہم پر جور و ستم کرتے ان کے ساتھ ہم لڑتے تھے
باسیافنا حتی یولون بالدبر	...مدوں سے یہاں تک کہ وہ بھاگ جاتے۔

شریعت ہود کی پابندی

بعث و نشر پر ایمان

...۱۸۳۴ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی نے یمن کی پیمائش کے لئے چند افسر بھیجے تھے ان افسروں نے
...تبہ کو اصل حمیری خط مسند میں پایا۔ چھٹے اور ساتویں شعر کی بجائے اس میں یہ ہے کہ

ہم پر ایسے بادشاہ حکومت کرتے تھے جو بے عیب تھے۔ بدکار و منکر کو سخت سزا
...دیتے تھے۔

انھوں نے ہمارے واسطے دین ہود کے مطابق لکھ رکھا ہے اچھے فتوے ایک
...کتاب میں محفوظ رہنے کے لئے اور ہم نشانیوں پر اور موت کے بھید پر اور ناک کے سوراخ

پر یقین کرتے تھے۔

اس کے بعد کی عبارت کو نویری کے ترجمہ نے ایک عام دستور بنا دیا ہے اصل ع[illegible]
کا ترجمہ یہ ہے کہ

"لٹیروں نے ہم پر حملہ کیا، ہم کو اذیت دی، ہمارے نوجوان سخت اور تو کیلے نیزے لے کر چھپٹے ...... ہم نے اپنی تلواروں سے زخمی کیا اور اپنے دشمنوں کو چھیدتے ہوئے ان کا پیچھا کیا اور ہم فتح مند ہوئے اور ہم نے ان کو ذلیل کیا اور کچل دیا۔

اس کتبہ کے نیچے ایک اور عبارت ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ

"یہ فتح کا گیت علیحدہ حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ دہنے ہاتھ کی طرف سے بائیں ہاتھ کی طرف لکھا گیا اور نقطے لگائے گئے۔

سرس اور وزغا اور عوص نے چھیدا اور بنی عک کا تعاقب کیا اور ان کے چہروں کو سیاہی سے بھر دیا۔

نویری کے دوسرے کتبہ کا ترجمہ جو ابھی تک نہیں ملا ہے اور جسے نویری نے اسی اد[illegible] کتبہ کا تتمہ خیال کیا ہے حسب ذیل ہے:۔

نعشنا بھذا القصر سبعة احقب	پھر ہم اس قصر میں سات اسّی برس رہے
باطیب عیش جل عن ذکرہ الوصف	بہترین عیش کے ساتھ جو تعریف سے بالاتر ہے
فجاءت سنون مجدبات قواحل	پھر چند برس شدید قحط کے آئے
اذا ما مضیٰ عام اتیٰ اخر یقفو	ایک سال قحط کا گذرا تو دوسرا سال قحط کا آیا
فظلنا کان لم نغن فی الخیر لمحة	پھر ہم ایسے ہو گئے جیسے کبھی ایک لمحہ کی راحت بھی نصیب نہ
فماتوا ولم یبق خف ولا ظلف	تو سب مر گئے ایک چوپایہ تک جیتا نہ رہا۔

کتبہ میں جو بنی عک کا نام آیا ہے۔ سر سید اور فارسٹر دونوں نے اس سے بنی عک بن عد[illegible] کو سمجھا ہے عدنان کو سر سید نے اپنے دلائل سے بخت نصر کا ہم عصر قرار دیا ہے اور فارسٹر نے یعقوب کا ہم عصر قرار دیا ہے لیکن ان دونوں میں کسی کے پاس اس بات کا ثبوت نہیں کہ یہ عک بن عدنان کے بیٹوں کے وقت کا ہے اگر صرف نام کا اتحاد کافی دلیل ہے تو عوص کے آنے کی وجہ سے اسے عوص بن ارم کے عہد کا کتبہ کیوں نہ سمجھا جائے۔ نویری کے بیان اور[illegible] اس کے دونوں کتبے ایک ہی سلسلہ بیان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو پہلے کتبہ کے [illegible] جو بنی عک کے زمانہ میں ہوئے، اس مسلسل قحط سے سات حقب یعنی ساڑھے پانچسو برس واقع ہوئے جس کا ذکر نویری کے دوسرے کتبہ میں آیا ہے یہ قحط یقینی طور پر وہی قحط ہے جس کا ذکر توراۃ اور قرآن نے حضرت یوسف کے قصہ میں کیا ہے۔ اسی ملک یمن سے ایک اور

Marfat.com

ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قحط یوسف کے زمانہ میں یمن میں نہایت سخت کال پڑا تھا۔
اس کال نے بہتوں کو ہلاک کر دیا۔ اس کتبہ میں جن بنوعک کا ذکر آیا ہے وہ حضرت یوسفؑ
۵۰ برس پہلے تھے کیونکہ یہ کتبہ یقیناً حضرت یوسف کے وقت کا ہے۔ ان کتبات سے ظاہر
کہ حضرت یوسف کے زمانہ تک عرب میں دین ہود قائم تھا، اور دین ہود صرف عقائد کا نام نہ
تھا، بلکہ دین ہود کے مطابق بادشاہوں نے "عمدہ عمدہ فتوے ایک کتاب میں لکھ لئے تھے" اور
فتووں کے مطابق "ایسے بادشاہ حکومت کرتے تھے جو بے عیب تھے اور اہل خیانت اور اہل غدر کو سخت سزا
دیتے تھے"

اس کتبہ کا زمانہ

عرب میں حضرت یوسف کے زمانہ تک دین ہود رائج تھا۔

دنیا کی سب سے پہلی مذہبی کتاب

عرب کو یہ فخر حاصل ہے کہ سیلاب نوح کے بعد جو پہلے پیغمبر مبعوث ہوئے اور جن کا ذکر کسی
مذہبی کتاب یا آثار قدیمہ میں ہے وہ سرزمین عرب ہی میں پیدا ہوئے اور وہ حضرت ہودؑ تھے۔
حضرت نوح کی دنیا تو مفقود ہو چکی تھی، اس کے بعد نئی دنیا پر جب تاریخ کی دھندلی دھندلی شعاعیں
پڑنے لگتی ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص اپنی قوم کی ہدایت اور رہنمائی کا بیڑا اٹھاتا ہے، اور
انسانوں کو ان کے بھلائے ہوئے خالق کی یاد دلاتا ہے، اور ان کو ان کی اخلاقی ذمہ داریاں سمجھاتا
ہے، اور ان کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرتا ہے۔ حضرت ہود دنیا کے پہلے ناصح، پہلے واعظ،
پہلے ہادی اور پہلے شارع ہیں۔ دنیا میں سب سے پہلے انھیں نے منضبط مذہب کی بنا ڈالی، ان
سے پہلے کسی مصلح اور بانی مذہب کا پتہ دنیا بھر میں نہیں چلتا۔

حضرت ہود کے بعد کئی جلیل القدر پیغمبر مبعوث ہوئے مگر حضرت ابراہیم سے حضرت عیسیٰ تک
کسی پیغمبر کا نام یا اس کی تعلیم کی کوئی کیفیت مقدس کتابوں سے باہر کسی تاریخ یا آثار قدیمہ میں نہیں ملتی۔
اگر مقدس کتابوں پر انحصار نہ کیا جائے تو جہاں تک تاریخ کا تعلق ہے ان پیغمبروں کا وجود اور ان کا
عدم برابر ہے۔ یہ امتیاز فقط حضرت ہود کو حاصل ہے کہ ان کا نام اور ان کی تعلیم کی شہادت آثار قدیمہ
کتبوں سے ملتی ہے۔ حضرت ہود اور حضرت صالح کا بیان توراۃ میں نہیں ہے، صرف قرآن
میں ان کا ذکر آیا ہے تو جہاں قرآن کے دوسرے قصوں کی تصدیق توراۃ، انجیل، اور زبور کرتی ہیں
وہاں حضرت ہود کے بارہ میں جہاں اور کتابیں خاموش ہیں الواح قدیمہ قرآن کی تصدیق کے لئے
زمین کا سینہ چیر کر برآمد ہوئی ہیں۔

حضرت ہود تنہا پیغمبر ہیں جن کے وجود کی شہادت آثار قدیمہ دیتے ہیں۔

۱۱۔ آیات ۔ قوم عاد نے "اپنے رب کی نشانیوں (آیتوں) کو جھٹلایا اور اس کے رسولوں
کی نافرمانی کی اور ہر زور آور ہٹ دھرم کا حکم مانا" ⑩ ت ۔ اور ہم نے ان کے لئے سماعت اور نگاہیں
اور دل بنائے تھے (تاکہ وہ دیکھیں، سنیں، اور سمجھیں) مگر نہ ان کی سماعت ان کے کچھ کام آئی نہ ان کی
نگاہیں اور نہ ان کے دل جب کہ وہ اللہ کی آیتوں سے مکرنے لگے ⑨ ت ۔
⑩ ت میں خدا نے آیتوں کو ہر زور آور ہٹ دھرم (جبار عنید) کے حکم کا مقابل قرار دیا ہے،

آیات یعنی احکام الٰہی

اس سے ظاہر ہے کہ اس جگہ آیتوں سے مراد خدا کے ارشادات ہیں (۹) ق۱ سے ظاہر ... حضرت ہود نے قوم کو جو آیتیں سنائی تھیں وہ ایسی تھیں کہ چشم بصیرت کے علاوہ جسے قرآن یا فواد کہتا ہے بصارت چشم بھی ان آیتوں کی تصدیق کر سکتی تھی بشرطیکہ وہ سماعت سے کام ... پھر آنکھوں سے دیکھتے اور دل سے دھیان دیتے۔ حضرت ہود نے جو دلائل پیش کئے تھے ان ...

آیات یعنی مظاہر قدرت

قابل رویت مظاہر قدرت سے بھی استدلال کیا تھا۔

قرآن مجید نے قوم عاد کے جحود کی وجہ یہ بتائی ہے کہ انھوں نے ہر جبار عنید کا حکم مانا (۱۰) ق ... "عنید" کا لفظ عناد و معاندہ سے نکلا ہے۔ عناد و معاندہ کا مشہور اور متبادر مفہوم ایک دو... کے خلاف ضد اور ہٹ کرنا ہے۔ یہ دونوں لفظ عِنْدَ (پاس) سے بنے ہیں اس بنا پر ان الف... کے معنی اپنی اپنی رایوں پر جمنا ہے۔ عنید سے مراد خود رائے اور ضدی آدمی ہے۔ قوم عاد نے ا...

عاد نے دلیل و برہان کے بدلے قوت و اقتدار کا حکم مانا۔

کو چھوڑ کر جن لوگوں کی پیروی کی وہ اپنے خیالات کو لوگوں سے بزور دلیل نہیں منواتے تھے بلکہ اپنے اثر اور اقتدار کے زور کو استعمال کرتے تھے۔ ان کی دلیل یہ تھی کہ ہم اکابر ہیں، اس لئے ہماری بات مانو ہم بڑے ہیں اس لئے ہمارا حکم مانو۔ عاد نے قوت و اقتدار کے نامناسب حکم کو مانا دلیل و برہان کے مشورہ سے سرتابی کی، اس لئے نہ ان کی سماعت ان کے کام آئی نہ ان کی عقل و فراست نے ان کو فائدہ بخشا۔

ق۱۲۳۔ **بینات** ۔ عاد حضرت ہود سے "بینہ" یعنی کھلی دلیل مانگتے تھے اور کہتے تھے "اے ہود تم ہمارے پاس کوئی کھلی دلیل نہیں لائے اور ہم (محض) تمہارے کہنے سے اپنے دیوتاؤں کو ترک کرنے والے نہیں، اور ہم تمہارے کہنے پر یقین نہیں کرتے (۲) ق۔ حضرت ہود نے جو کھلی دلیلیں پیش کیں ان کو تو وہی لوگ سمجھ سکتے تھے جو عقل رکھتے تھے اور جن کے دل ہٹ دھرمی اور کٹ حجتی سے پاک تھے۔ ان کی تعلیم صرف یہ تھی کہ اللہ کی عبادت کرو، تمہارے لئے اس کے سوا کوئی خدا نہیں (۱) ق۔ تم پر تمہارے رب کی طرف سے پلیدی اور غضب آپڑا ہے" (۵) ق جو تم ایسی موٹی بات نہیں سمجھتے، اور بے حقیقت ناموں کے بارہ میں بحث کرتے ہو۔ حضرت ہود سے عاد نے بینات کا مطالبہ تو کیا مگر جب وہ بینات لے کر آئے تو انھوں نے اس کو سننے سے فرار کیا "کیا تم کو اپنے اگلوں کی خبر نہیں پہنچی، قوم نوح کی اور عاد کی اور ثمود کی اور ان کی جو ان کے بعد ہوئے، جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ان کے رسول کھلی دلیلیں (بینات) لے کر آئے تو انھوں نے اپنے ہاتھوں کو ان کے مونہوں میں ڈالا (تاکہ وہ بول نہ سکیں) اور بولے کہ ہم ان باتوں سے منکر ہیں، جن کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو۔ اور ہم اس (دین) کی طرف سے بدگمانی والے شک میں ہیں جس کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو (۳) ق۔

بینات سے مراد زبانی ادلہ

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ہود نے جو بینات پیش کیں وہ ایسی تھیں جن کو آپ موٹی سی بیان

Marfat.com

تھے۔
۱۔ کفر، تکذیب، اور جحود۔ عاد کے متعلق خدا نے فرمایا کہ "عاد نے اپنے رب کے ساتھ
کیا (۱۱) ق "اپنے رب کی نشانیوں کا انکار کیا (۱۰) ق۔ قوم نوح کے بیان میں دانستہ انکار کا ذکر
کیا البتہ فرمایا کہ انھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا (۹) غ اعراف ۵۹/۷۔ دانستہ انکار کے لئے خدا نے
اور جھٹلانے کے لئے تکذیب کا لفظ استعمال کیا ہے۔

تکذیب

تکذیب کسی بات کو جھوٹ بتانے کا نام ہے۔ جحود ایک بات کی صداقت پر دل میں یقین
باوجود اس کو نہ ماننے اور جھوٹ قرار دینے کا نام ہے۔ نوح کی قوم تمدنی ارتقا کے اس درجہ
نہیں پہنچی تھی کہ اس کے افراد خود اپنے اعتراف قلب کے خلاف دماغی جنگ کر سکتے مگر قوم

جحود

کا تمدن ایسا تھا کہ وہ اپنے اعتراف قلب کے خلاف لڑکر بالکل متضاد خیال کو دلنشین کر لے
اور اپنے دماغوں سے ان اثرات کو مٹا دیتے تھے جو ان پر حضرت ہود کے دلنشین دلائل سے
تھے یہی لئے ان کے حق میں اور ثمود کے حق میں خدا نے فرمایا "اور شیطان نے ان کے لئے ان
کاموں کو زیب دار بنا دیا پھر اس نے ان کو (سیدھے) طریق کار سے روک دیا، حالانکہ وہ سوجھ

کفر

والے تھے (۸) غ عنکبوت۔ قوم عاد کے اسی ٹیڑھے سلک کو خدا نے کفر سے تعبیر کیا اور کہا کہ "عاد
نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا۔
کفر کی اصل چھپانا ہے اِنَّ اللَّيْلَ کَافِر کا مطلب یہ ہے رات پردہ پوش ہوتی ہے۔
کسان کو بھی کہتے تھے کیونکہ وہ زمین میں دانہ کو چھپاتا ہے۔ کَفُور (ناشکرا) محسن کے احسان کا اعتراف

کافر کی دو قسمیں

نہیں کرتا گویا اس کے احسان کو چھپاتا ہے۔ اس لئے کُفران کا لفظ شکر کا ضد ہے۔ کافر کی دو قسمیں
ہیں ایک کافر تو جاحد یعنی دانستہ انکار کرنے والا ہوتا ہے یعنی امر حق کے اعتراف کو چھپاتا ہے اور ایک
کافر ایسا ہوتا ہے جو امر حق کو دانستہ نہیں چھپاتا بلکہ اس پر امر حق روشن اور ظاہر نہیں ہوتا اس لئے وہ اس
کا یقین نہیں کرتا۔ قوم عاد کے عام افراد پہلی قسم کے کافر تھے۔

۱۲۔ حضرت ہود کی تعلیم۔ حضرت ہود کی تعلیم تقریباً وہی تھی جو ان سے پہلے حضرت نوحؑ

خدا پر ایمان
جزا سزا پر ایمان
عمل صالح

دے چکے تھے یعنی ایک خدا پر ایمان لانا، اور آخرت میں جزا و سزا کا یقین رکھتے ہوئے اچھے اعمال کرنا
برے اعمال سے بچنا۔ صرف اسی قدر عقیدہ اور عمل کا نام دین ہے۔ دین کے معنی جزا کے ہیں چونکہ
انسان کے افعال جانوروں کی حرکات کی طرح اضطراری نہیں" بلکہ غور و فکر اور ارادہ کا نتیجہ ہوتے ہیں
اس لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اعمال کی درستی اور صحت کے لئے اپنی ذہنیت اور تیقن کو درست
کرے وہ کسی برے کام سے صرف بدنامی اور قانونی تعزیر کے خوف سے نہیں بلکہ اس لئے احتراز کرے
کہ اس کا ضمیر، اس کا عقیدہ، اس کا ایمان اور اس کے دل کا اندرونی فتویٰ اس کام کو برا بتاتا ہو۔ قانون
تو غفلت برت سکتے ہیں، ہو سکتا ہے کہ ہر وقت گناہ کو کوئی محتسب موجود نہ ہو جو آدمی کو اس کے

Marfat.com

گناہ کی قانونی سزا دلا سکتا ہے۔ مگر فعل اگر فی نفسہ برا ہے تو اس دنیا میں نہیں تو دوسری
اس کی سزا ضرور ملے گی۔

باضابطہ شریعت

عزاب کے کتبے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ہود کی تعلیم محض عقاید اور عبادات کی تلقین
محدود نہ تھی بلکہ انھوں نے اپنی امت کو ایک باضابطہ شریعت بھی دی تھی۔ حضرت ہود کی شریعت
عرب میں کم از کم اس زمانہ تک برسرکار تھی جب وہ عمارت تعمیر ہوئی جس پر یہ لکھا تھا کہ قوم پر وہ سلاطین حکمراں
تھے جو (مذہب ہود کی بدولت) بدکرداری سے کوسوں دور بھاگتے تھے۔ "وہ اہل خیانت و غدر پر سخت گیری کرتے
اور وہ رعایا پر جو "آیات" الہی اور بعث و نشر" پر ایمان رکھتی تھی" دین ہود کے احکام شرعیہ قایم کرتے تھے۔
و ۱۳۶۔ توبہ۔ یہ عجیب بات ہے کہ حضرت ہود کا نام جس لفظ سے نکلا ہے وہ توبہ کا مرادف

حضرت ہود پہلے پیغمبر ہیں جنھوں نے توبہ کی تعلیم دی

اور حضرت ہود پہلے پیغمبر ہیں جن کے متعلق قرآن میں خدا نے بتایا کہ انھوں نے توبہ کی تعلیم دی تھی
حضرت نوح کے بیان میں ہم پڑھ آئے ہیں کہ حضرت نوح نے کہا تھا "اپنے پروردگار سے مغفرت
مانگو کہ وہ بڑا مغفرت کرنے والا ہے" (۱۰) ع نوح ۲۹ حضرت ہود نے اس سبق میں ایک سطر
بڑھائی اور فرمایا "اور اے میری قوم اپنے رب سے مغفرت مانگ پھر اس کی طرف پھر (توبہ) کرو
وہ تم پر جھڑی برستا بادل بھیجے گا اور تمھاری قوت زیادہ کرے گا اور مجرم بن کر منہ نہ موڑو (۳)
توبہ کے معنی ہیں واپس آنا، پھرنا، لوٹنا۔ اس کا ضد تولی ہے جس کے معنی منہ موڑنے، پیٹھ پھیرنے
اور پلٹ جانے کے ہیں۔ قرآن کا ارشاد ہے کہ اللہ نے انسان میں اپنی روح پھونکی اللہ اور انسان کے
درمیان روح کا تعلق ہے سے گرچہ خوردیم نسبتیست بزرگ ؛ ذرۂ آفتاب تابانیم۔ اللہ
انسان سے اتنا قریب ہے کہ ارشاد فرمایا "کہ ہم رگِ ورید سے زیادہ اس کے قریب ہیں (۱۵)
ع ق ۲۶۔ آدمی جب کوئی برا فعل یعنی گناہ کرتا ہے تو حقیقت میں وہ "خدا کی (اس) فطرت سے
سرتابی کرتا ہے" جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا" (۳۰) (۴) ع روم ۲۱ وہ گویا خدا سے منہ موڑ

توبہ کا مفہوم

لیتا ہے پھر جب اس کو اپنے کئے پر افسوس اور پچھتاوا ہوتا ہے اور وہ ندامت اور شرمندگی کے
ساتھ اپنے گناہ سے باز آتا ہے تو گویا خدا کی طرف دوبارہ واپس ہوتا ہے۔ اسی لوٹ آنے کو
توبہ کہتے ہیں۔ خدا کو انسانوں کی یہ ندامت بھلی لگتی ہے اور وہ بھی اپنے بندہ کی طرف پھرتا ہے

خدا تواب ہے

اور اس کا گناہ معاف کرتا ہے "بے شک وہ (اپنے بندوں کی طرف) پھرنے والا (تواب) ہے
مہربانی کرنے والا (رحیم) ہے" (۸) ع بقرہ ۳۷

ہم آدم کے قصہ میں پڑھ آئے ہیں کہ جب پہلے انسان نے پہلا گناہ کیا اور آدم نے اپنے
رب کی نافرمانی کی تو وہ بھٹک گئے" (۶) ع طہ ۱۲۱ اس کے بعد ان کو اور ان کی بیوی کو دونوں
کو اپنے گناہ کا احساس ہوا اور "دونوں نے کہا اے ہمارے رب ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا اور اگر تو ہم کو
بخشے (وان لم تغفر لنا) اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم بے شک نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوں گے

اعراف ۹۵ "پھر اس کو اس کے رب نے نوازا (اجتباه) اور اس پر توجہ کی (فتاب علیہ) اور ہدایت
دی" طہ ۱۲۲

توبہ کی حقیقت — توبہ کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنے عمل کی برائی کو اچھی طرح محسوس کرے اور اس پر سچے دل سے نادم ہو تو اس کی ندامت کی سچائی اس کو دوبارہ ایسی نازیبا حرکت کرنے سے باز رکھے گی، جب کبھی اس کو اپنے گناہ کا خیال آئے گا تو رونگٹے کھڑے ہو جائینگے اور اس کا دل لرز جائے گا اور اس کی بوٹی بوٹی کانپنے لگے گی اور دوبارہ گناہ اس سے ناممکن ہو جائے گا۔

جس شخص کے دل پر متواتر گناہ کرتے کرتے گہرا زنگ چڑھ جاتا ہے یا بقول قرآن جس کے دل پر زنگ جاتی ہے، اور جس کو اس کی غلطی گھیر لیتی ہے اسے گناہ گناہ نہیں دکھائی دیتا اس کا نفس اس کے برا کام کو خوش نما اور خبیث عمل کو طیب بنا دیتا ہے، اس لئے وہ اپنے اعمال پر نادم نہیں ہوتا

عزت بالاثم یا گناہ پر فخر — عزت بالاثم" یعنی گناہ پر غرور کا مرض اس کے لئے توبہ کو ناممکن بنا دیتا ہے۔ اگر کسی نے مذہبی مسائل صرف غلط انداز نگاہوں سے پڑھ کر خیال کر لیا کہ چلو آیندہ کبھی توبہ کر لیں گے یا صرف زبانی توبہ و استغفار کو کافی سمجھا اور کہنے لگا کہ

مے پی تو بہی توبہ بھی ہو جائے گی زاہد ‏ کمبخت قیامت ابھی آئی نہیں جاتی

غرور باللہ کا فریب — اس قسم کی توبہ توبہ نہیں ہے، بلکہ یہ غرور باللہ (خدا کے نام پر فریب دینے والے) کا ایک فریب ہے۔ نیک اعمال کی پابندی اور بداعمالیوں سے توبہ ہر انسان کی روحانی قوت کو مضبوط کرتا ہے اور برے اعمال کا ارتکاب اور توبہ سے گریز اس کی روحانی قوت کو کمزور کرتا ہے۔ افراد ہی کے مجموعہ کا نام قوم ہے۔ ایک قوم اگر اپنی طبیعت کی کمزوری کا احساس کر کے خدا کے حضور اپنی لغزشوں سے مغفرت اور آیندہ لغزشوں سے حفاظت کی درخواست کرتی رہے اور اپنے گناہ سے سچے دل کے ساتھ توبہ

توبہ کا اثر — اور ان سے آیندہ بچنے کے عزم وارادہ کو بار بار مستحکم کرتی رہے تو اس قوم کی روحانی قوت رفتہ رفتہ ناقابل تسخیر ہو جاتی ہے۔ خدا اس قوم کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اور اس کی "قوت میں قوت زیادہ کرتا ہے" اور ایسے اسباب پیدا کرتا ہے مثلاً بارش جن سے قوم کی خوش حالی میں ترقی ہوتی ہے۔

۱۲ - توکل۔ "اللہ ہی پر ایمان والے توکل کریں ⑤ توکل والے اللہ ہی پر توکل کریں" ⑥

ابراہیم ۱۲ قرآن کے بیان بموجب حضرت نوح سے لے کر آخر زمانہ تک تمام رسولوں نے یہ تعلیم دی۔ ایک مرتبہ حضرت ہود نے عاد سے کہا "سو تم سب مل کر میرے خلاف داؤں کرو پھر مجھے مہلت نہ دو ⑨ میں نے اپنے رب اور تمہارے رب پر توکل کیا کوئی چلنے پھرنے والا (جاندار) نہیں ہے (اس کے سوا) کہ وہ اس (جاندار) کی پیشانی (کے بال) پکڑے ہوئے ہے بے شک میرا رب سیدھی راہ پر ہے ⑥ ق۔

توکل کا مطلب — کسی کو اپنا چارہ گر (وکیل) قرار دے کر اس پر بھروسا کرنے کو توکل کہتے ہیں، خدا فرماتا ہے کہ

Marfat.com

توکل کی حقیقت

میرے سوا کسی کو وکیل یعنی چارہ گر نہ بناؤ ⑦ ع اسرائیل ۱۵ توکل کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی یقین کرے کہ ہر نفع اور ہر ضرر کا سررشتہ خدا کے ہاتھ میں ہے اور خدا کی مرضی کے بغیر کوئی کسی کا نہ کچھ بنا سکتا ہے نہ بگاڑ سکتا ہے۔

توکل کا اثر

خدا پر اعتماد اور اس کی چارہ سازی پر یقین جب انسان کے دل میں پیدا ہو جاتا ہے تو اس کی ہمت، جرات اور استقلال میں بہت افزائش ہو جاتی ہے اور وہ کٹھن سے کٹھن مہم کے سر کرنے کی قوت اپنے آپ میں پاتا ہے۔ اس پر چاہے کیسی ہی مصیبت کیوں نہ آئے دشمن سخت سے سخت حملہ اس پر کیوں نہ کرے وہ اس کی برداشت اور اس کے مقابلہ میں پس پا نہیں ہوتا۔ توکل سے روحانی قوت بڑھ جاتی ہے اور اس سے جسمانی کمزوری کی بڑی حد تک تلافی ہو جاتی ہے۔

۱۳۸۔ عاد کا تنزل۔ بھلا وہ شخص (کیسا؟) جس کے لئے اس کے عمل کی برائی مزین کر دی گئی پھر وہ اسے خوبصورت دیکھنے لگا ⑥ ع فاطر ۱۹ جس طرح ایک آدمی برائیوں کا عادی بن جانے کے بعد اپنے بُرے کاموں کو اچھے کام سمجھنے لگتا ہے اسی طرح جب ایک قوم کے بہتیرے افراد اور اس کے سربرآوردہ لوگوں کی عادتیں بگڑ جاتی ہیں تو پھر رفتہ رفتہ قوم کی قوم بدسرشت ہو جاتی ہے پھر جب اس قوم کی تباہ کاریاں اپنی حد کو پہنچ جاتی ہیں تو خدا کا غضب کسی نہ کسی صورت میں اس قوم پر نازل ہو کے رہتا ہے۔

عاد نے چشم و دل سے کام نہ لیا

عاد کو اللہ نے کان دیئے تھے، آنکھیں دی تھیں، دل دیئے تھے سوجھ بوجھ والے تھے۔ جب تک انھوں نے کانوں سے سنا، آنکھوں سے دیکھا، دلوں سے سوچا عروج پر عروج حاصل کرتے رہے لیکن جب وہ اللہ کی آیتوں سے انکار کرنے لگے تو "نہ ان کی سماعت ان کے کچھ کام آئی نہ ان کی نگاہیں، اور نہ ان کے دل" ⑥ ق۔ اللہ (ایسا) نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا مگر وہ خود اپنے نفسوں پر ظلم کرتے تھے ⑦ ق۔ وہ اس بات کو بھول گئے کہ ان کی ساری عظمت و شوکت نتیجہ تھی ان اعمال صالحہ کی جن کی تعلیم اللہ نے ان کو وقتاً فوقتاً انبیاء کے ذریعہ دی تھی۔

سرکشی کی، فساد مچایا، تکبر کیا اس لئے ان پر غضب کی یورش ہوئی۔

انہوں نے "شہروں میں حد سے تجاوز کیا ۱۱ پھر ان میں بہت فساد مچایا ⑫ ق زمین میں ناحق تکبر کیا اور انہوں نے کہا قوت میں ہم سے کڑا کون ہے" ⑦ ق وہ لوگوں پر جابرانہ حملے کیا کرتے تھے ⑧ ق یہ وجہ تھی کہ ان پر خدا کی طرف سے پلیدی اور اس کے غضب کی یورش ہوئی ⑦ ق۔ "یہ ہے اللہ کا قانون جو پہلے سے چلا آتا ہے اور تم اللہ کے قانون میں کبھی تبدیلی نہ پاؤ گے" ⑥ ع فتح ۱۰

ایسا ہی ہمیشہ ہوتا ہے

"قسم ہے زمانہ کی" یعنی دنیا بھر کی تاریخ گواہ ہے کہ ہمیشہ "انسان خسارہ میں رہا ہے۔ سوائے ان کے جو ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے۔ ③ سورۂ عصر

۱۳۹۔ عادِ اولیٰ کی ہلاکت۔ قوم عاد پر خدا کی طرف سے چند منحوس دنوں میں باد صرصر کی صورت میں عذاب نازل ہوا۔

احقاف

احقاف ایک لق و دق ریگستان ہے، جو سینکڑوں میل تک پھیلا ہوا ہے۔ ....

Marfat.com

ریتلی سموم

جب وہاں طوفان آتا ہے، سمندر کی طرح ریگ میں بھی تلاطم پیدا ہوتا ہے۔ ریت کی موجیں پہاڑ کی طرح اٹھتی ہیں، قافلہ، مویشی، گاؤں، جس کسی پر پڑتی ہیں، اس کو دفن کرکے چھوڑتی ہیں۔ یہ ریتلی بھری ہوا اس طرح "لوگوں کو اکھیڑ کر پھینکتی ہے جیسے کہ وہ اکھڑی ہوئی کھجور کے تنے ہیں" (۲۰) ق۔ صرصر جس چیز پر گذرتی ہے، اس کو "خاک ریزے بنائے بغیر نہیں چھوڑتی" (۱۹) ق۔ اس سے قیاس کرسکتے ہیں کہ "اللہ نے ان پر سات رات اور آٹھ دن" "بڑے زناٹے کی باد صرصر" چلائی ہوگی، تو عاد کا کیا حال ہوا ہوگا۔ "تو اس قوم کو اس میں اس طرح گرے پڑے دیکھتے ہو، جیسے کہ کھجور کے کھوکھلے تنے ہوں (۷) تو کیا تم ان کی کوئی نشانی باقی دیکھتے ہو (۸) ق۔ عاد کی کامل ہلاکت تم پر ان کے مسکنوں سے ظاہر ہے (۸) ق۔ اب ان کے مسکنوں کے سوا کچھ نظر نہیں آتا (۵) ق۔

اس عذاب سے عاد کی ساری قوم ہلاک نہیں ہوئی، خدا نے حضرت ہود کو اور انھیں جو ان کے ساتھ تھے، اپنی رحمت سے نجات دی، اور ان لوگوں کی جڑ کاٹ دی، جنھوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا تھا اور ایمان والے نہیں تھے (۸) ق۔ اس طرح اس عاد اولیٰ کا خاتمہ ہوا، جو احقاف کے ریگستان میں بستے تھے اور اس عاد کا نہیں جو عرب کے جنوبی مشرقی اور دیگر ممالک میں بستے تھے۔

ایام نحسات
یوم نحس

ف ۱۴ - ایام نحسات - جن دنوں میں عاد کو خدا نے برباد کیا ان کو قرآن پاک نے ایک موقع پر "چند نحس دنوں" (ایام نحسات) کہا ہے اور ایک موقع پر "ایک نحس دن۔۔ جو ہمیشہ آتا رہتا ہے" (یوم نحس مستمر) کے نام سے ذکر کیا ہے۔

نحس کا لفظ نُحاس سے نکلا ہے۔ نحاس قدیم عربی میں پگھلے ہوئے تانبے کو اور آتش بے دود کو کہتے تھے۔ اب تانبے کو کہتے ہیں۔ سردی جب انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو اس میں بھی جلانے کی ایک آتشی خاصیت پیدا ہو جاتی ہے اور نباتات جل جاتے ہیں۔ اس لئے انتہا درجہ سرد ہوا کو عربی میں "ریح نحس" کہتے تھے

ریح نحس

جس سال اس قسم کی ہوا سے یا کسی دوسرے سبب سے نباتات جھلس جائیں اور قحط آجائے اس سال کا نام عام ناحس ہے۔ نحس کا اصلی مفہوم جھلس دینے والا ہے۔ عاد کے ایام عذاب کو جس طرح خدا نے یوم نحس (ق) اور ایام نحسات (ق) کہا ہے اسی طرح ان کو حُسُوم (ق) بھی کہا ہے۔ حسم کے معنی کاٹنے اور جھلنے کے ہیں، اس لئے حُسُوم اور نحسات ہم معنی الفاظ ہیں۔ ان دنوں کو حسوم و نحسات کہنے کا سبب یہ ہے کہ ان دنوں میں مسلسل وہ باد صرصر چلتی رہی جس کا دوسرا نام دبور اور سموم ہے۔

عام ناحس
جھلسنے والے ایام

سورہ قمر میں خدا نے عاد کی تباہی کے دن کو نہ صرف نحس بتایا ہے بلکہ "مستمر" بھی بتایا ہے۔ مستمر اس واقعہ کو کہتے ہیں جو کسی نہ کسی پیمانہ پر ہمیشہ ہوا کرتا ہے۔ "اور اگر یہ لوگ کوئی نشانی دیکھ لیں تب بھی منہ موڑ لیں گے اور کہیں گے یہ تو ایک جادو ہے جو (مستمر ہے یعنی) ہمیشہ ہوا کرتا ہے" (۲) ع قمر ۵۴

باد صرصر جس کے ذریعہ سے خدا نے عاد کو ہلاک کیا صحرائے احقاف میں برابر چلا کرتی ہے، کبھی نہایت شدید اور تباہ کن اور ایسی ہوتی ہے کہ "اس میں ایک دردناک عذاب" ہوتا ہے اور کبھی اس کی

Marfat.com

صرصر کا موسم

شدت کم ہوتی ہے جس طرح ہندوستان میں بارش کا موسم مقرر ہے اسی طرح ریگزاروں میں سموم کے چلنے کا بھی موسم مقرر ہے۔ آدمی تو آدمی ہے جانوروں کو بھی اس کا اندازہ پہلے سے ہے۔ جس دن عذاب الٰہی نے عاد کو اپنی پہلی نمود دکھائی وہ اگرچہ ان ایام حُسُوم اور نحسات میں تھے جو ہمیشہ آیا کرتے ہیں مگر عاد نے پیغمبر کے کہنے کی پرواہ نہ کی اور خدا اور موسم کے فیصلہ کے ان کی بدبختی نے یہ فیصلہ کیا کہ "یہ ابر ہے جو ہم پر برسنے والا ہے" ۔ بعض اصحاب ان آیتوں

عاد نے خدا اور موسم کے فیصلہ کے خلاف رائے قائم کی۔

بنا پر جن میں عاد کی ہلاکی کے دنوں کو نحس بنایا گیا ہے بعض دنوں کو نامبارک خیال کرتے ہیں اور وہ ان ضعیف روایتوں سے استدلال کرتے ہیں جن کو درمنثور میں سورۂ قمر کی تفسیر میں سیوطی بحوالہ ابن مردویہ نقل کیا ہے جن کا حاصل یہ ہے کہ عاد، ثمود، اور فرعون پر جس دن عذاب آیا وہ چہارشنبہ تھا۔ مگر اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا نے "ایام نحسات" کا لقب "سات راتوں

دنوں کے سعد و نحس ہونے کا خیال مطابق قرآن نہیں۔

آٹھ دنوں" کو دیا ہے، اس لئے ہفتہ کے سات دنوں میں سے کسی ایک دن کو خصوصیت کے ساتھ منحوس بتانا قرآن کے مطابق نہیں۔ حالات کے مطابق ہر دن کسی کے لئے مبارک کسی کے لئے نامبارک ہے ایک ہی دن ہے جسے فراعنہ کے لئے یوم عذاب اور یوم نحس اور مشئوم دن کہا جا سکتا ہے اور وہی دن امت موسیٰ کے لئے یوم حریت اور مبارک دن تھا اسی طرح جو دن مخالفین ہود اور باطل پرستوں کے حق میں یوم نحس تھا وہی دن متبعین ہود اور حق کے لئے یوم سعید بھی تھا۔

Marfat.com

باب ۱۷ حضرت صالحؑ اور قوم ثمود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

...نے دیکھا نہیں؟ تمھارے رب نے کیا کیا؟ عاد کے ساتھ ۶	أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝٦	۱ع سورہ فجر ۶/۸۹
...ستونوں والے ارم کے ساتھ ۷	إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝٧	
...ستونوں) کی مثالیں (اور) آبادیوں میں نہیں گھڑی گئی تھیں ۸	الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝٨	
...ثمود کے ساتھ جنھوں نے وادی میں چٹان تراشی تھی ۹	وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝٩	ثمود وادی قری میں چٹانیں تراشتا
...میخوں والے فرعون کے ساتھ ۱۰	وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ۝١٠	
...ہوں نے شہروں میں حد سے تجاوز کیا ۱۱	الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝١١	
...ان میں بہت فساد مچایا ۱۲	فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ۝١٢	
...ان پر تمھارے رب نے عذاب کا تازیانہ برسایا ۱۳	فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝١٣	عذاب کا تازیانہ
...تمھارا رب تاک میں ہے ۱۴	إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝١٤	
قسم ہے سورج کی اور اس کے چڑھنے پہر کی ۱	وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا ۝١	۲ع سورہ شمس ۷/۹۱
اور چاند کی جب اس کے پیچھے آیا ۲	وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا ۝٢	
اور دن کی جب اس نے اسے چمکایا ۳	وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا ۝٣	
اور رات کی جب اس نے اسے ڈھانپ لیا ۴	وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا ۝٤	
اور آسمان کی اور اس کی بناوٹ کی ۵	وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا ۝٥	
اور زمین کی اور اس کے پھیلاؤ کی ۶	وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَاهَا ۝٦	
اور نفس کی اور اس بات کی کہ اس نے اس کو درست کیا ۷	وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا ۝٧	
...اس کو اس کی بدمزاجی اور تقویٰ کا الہام کیا ۸	فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا ۝٨	
...فلاح پائی اس نے جس نے اسے پاک رکھا ۹	قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا ۝٩	
...یقیناً ناکام رہا وہ جس نے اسے خاک میں ملایا ۱۰	وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا ۝١٠	
...نے اپنی سرکشی سے جھٹلایا ۱۱	كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا ۝١١	
...جب کہ ان میں کا شقی ترین اٹھا ۱۲	إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا ۝١٢	ثمود کا شقی ترین
...ان سے اللہ کے رسول نے کہا اللہ کی اونٹنی اور اس کے	فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ نَاقَةَ اللَّهِ	
...پانی پینے سے خبردار رہو ۱۳	وَسُقْيَاهَا ۝١٣	ناقۃ اللہ پینے کی باری
...لوگوں نے ان کو جھٹلایا پھر اسے کاٹ ڈالا تب ان پر ان کے	فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ	
...رب نے ان کے گناہ کے بدلے الٹ مارا پھر ان کو ٹھیک کر دیا ۱۴	عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوَّاهَا ۝١٤	

	وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا (۱۰)	اور وہ انجام کی پرواہ نہیں کرتا (۱۰)
ع ۳ سورہ اعراف ۵۹	وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ	اور ثمود کے پاس ان کے بھائی صالح کو (ہم
	يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ	نے) کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اس
	اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ	لئے کوئی خدا نہیں ہے۔
	قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ	تمھارے پاس تمھارے رب کی جانب سے ایک
اونٹنی اللہ کا نشان تھی	هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا	یہ اللہ کی اونٹنی ہے، تمھارے لئے ایک نشان
	تَاْكُلْ فِيْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا	(آزاد) چھوڑو کہ زمین میں چرے اور اس کو برائی کے
اس کو ستانا موجب عذاب تھا	بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (۱)	چھونا ورنہ تم کو ایک دردناک عذاب پکڑ لیگا (۱)
	وَاذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ	اور یاد کرو (وہ وقت) جب اس نے عاد کے بعد تم
ثمود جانشین عاد	عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ	کے) جانشین بنایا اور تم کو زمین میں ٹھکانا دیا تم اس
میدانوں میں محل بنانا	سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ	کے میدانوں میں محلات بناتے ہو اور پہاڑوں کو گھڑ کر
پہاڑوں کو گھڑ کر مکان بنانا	بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا	بناتے ہو پس اللہ کی نعمتوں کا خیال کرو اور زمین
	فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ (۲)	فساد مچاتے نہ پھرو (۲)
	قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ	ان کی قوم میں سے جو سردار متکبر تھے، ضعیفوں سے ان
	لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ	ان میں سے ایمان لائے تھے، کہنے لگے کیا (واقعی) تم لوگ
	اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ	ہو کہ صالح اپنے رب کی طرف سے بھیجے ہوئے رسول
	قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ (۳)	انھوں نے کہا ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں جس کو ساتھ وہ بھیجے گئے
	قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا بِالَّذِيْۤ	متکبروں نے کہا تم لوگ جس چیز پر ایمان لائے ہو ہم
	اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ (۴)	کے منکر ہیں (۴)
	فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ	پھر انھوں نے اونٹنی کو کاٹ ڈالا اور اپنے رب کے حکم سے سرتابی کی
عذاب کا مطالبہ	وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ	بولے اے صالح اس (عذاب) کو لے آؤ جس کی تم ہم کو
	كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ (۵)	دیا کرتے ہو اگر تم رسولوں میں سے ہو (۵)
بھونچال	فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ	پھر ان کو بھونچال نے آ پکڑا تو صبح کے وقت وہ اپنی
	دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ (۶)	بستی میں اوندھے پڑے تھے (۶)
	فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ	تب (صالح نے) ان سے منہ پھیر لیا اور کہا اے قوم
	لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ	میں نے تمھارے پاس اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا
	رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا	اور میں تمھارا بھلا چاہتا تھا مگر تم لوگ بھلا چاہنے والوں
	تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ (۷)	کو دوست نہیں رکھتے (۷)

...نے رسولوں کو جھٹلایا ①	كَذَّبَتْ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ ①	ف ۴ ع سورہ شعراء ۱۷/۲۶
...ں سے ان کے بھائی صالح نے کہا کیا تم ڈرتے بچتے نہیں ②	إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صٰلِحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ②	صالح
...تمہارے لئے ایک امانت دار رسول ہوں ③	إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ③	امانت دار رسول
...للہ سے ڈرتے بچتے رہو اور میری اطاعت کرو ④	فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُونِ ④	اللہ سے ڈرنا بچنا
...اس پر تم سے میں کچھ اجر نہیں مانگتا میرا اجر تو کسی پر	وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ	رسول کی اطاعت
...مگر سب جہانوں کے رب پر ⑤	إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ⑤	رسول کا اجر
(ایسا ہوگا کہ) تم اس (حال) میں جو یہاں ہے بے خطر	أَتُتْرَكُونَ فِي مَا هٰهُنَا	
...چھوڑ دئے جاؤ گے ۶	آمِنِينَ ⑥	
...وں میں اور چشموں میں ۷	فِي جَنّٰتٍ وَعُيُونٍ ⑦	باغ، چشمے
کھیتوں میں اور نخلستانوں میں جن کے خوشے ٹوٹے پڑتے ہیں ⑧	وَزُرُوعٍ وَنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيمٌ ⑧	کھیت، نخلستان
...ر پہاڑوں کو کھود کر تکلف سے گھر بناتے رہو گے ⑨	وَتَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا فٰرِهِينَ ⑨	
...و اللہ سے ڈرو بچو اور میری اطاعت کرو ⑩	فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُونِ ⑩	
...ور ان حد سے گذرنے والوں کا حکم نہ مانو ۱۱	وَلَا تُطِيعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ ⑪	مفسد مسرفین
...زمین میں فساد مچاتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے ⑫	الَّذِينَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ⑫	
(ثمود نے) کہا تم تو بس جادو زدہ لوگوں میں سے ہو ⑬	قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ⑬	صالح بشر ہے
...تم تو کچھ نہیں مگر ہم جیسے ایک بشر تو کوئی نشانی لے آؤ	مَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا فَأْتِ بِآيَةٍ	صالح سے نشانی کا مطالبہ
اگر تم سچوں میں سے ہو ⑭	إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِينَ ⑭	
(صالح نے) کہا یہ ہے ایک اونٹنی، ایک باری پینے کی اس کی	قَالَ هٰذِهِ نَاقَةٌ لَهَا شِرْبٌ وَلَكُمْ	اونٹنی۔ پینے کی باری
...اور تمہارے لئے ایک معین دن پینے کی باری کا ہے ⑮	شِرْبُ يَوْمٍ مَعْلُومٍ ⑮	
...اور اس کو برائی کے ساتھ نہ چھونا ورنہ تم کو ایک بھاری	وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ	
...کا عذاب پکڑ لیگا ⑯	عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيمٍ ⑯	
...ب انھوں نے اسے کاٹ ڈالا پھر وہ نادم ہوئے ⑰	فَعَقَرُوهَا فَأَصْبَحُوا نٰدِمِينَ ⑰	اونٹنی کو کاٹ ڈالا۔
...ر ان کو عذاب نے پکڑ لیا بے شک اس میں ایک بڑا نشان	فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۚ إِنَّ فِي ذٰلِكَ	عذاب
...اور ان میں سے بہتیرے ایمان لانے والے نہ تھے ⑱	لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ⑱	
...یقیناً تمہارا پروردگار ہی غالب ہی مہربان ہے ⑲	وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ⑲	
...یقیناً حجر والوں نے رسولوں کو جھٹلایا ۱	وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ ①	ف ۵ ع سورہ حجر ۱۸/۱۵
...ہم نے ان کو اپنی نشانیاں دیں تو وہ ان سے منہ پھیرتے رہے ۲	وَآتَيْنٰهُمْ آيٰتِنَا فَكَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ②	حجر والے نشانیاں
...پہاڑوں کو اطمینان کے ساتھ تراش کر مکانات بناتے رہے ③	وَكَانُوا يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا آمِنِينَ ③	پہاڑوں کو تراشنا

چیخ	فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ﴿۸۳﴾	تو صبح سویرے ان کو چیخ نے پکڑ لیا ﴿۸۳﴾
	فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۴﴾	پھر ان کو ان کی کمائی نے نفع نہیں دیا ﴿۸۴﴾
ف ۶ ع سورہ نجم ۲۹/۵۳	وَاَنَّهٗٓ اَهْلَكَ عَادَا ۨ الْاُوْلٰى ﴿۵۰﴾	اور اسی نے عاد اولیٰ کو ہلاک کیا ﴿۵۰﴾
	وَثَمُوْدَا۟ فَمَآ اَبْقٰى ﴿۵۱﴾	اور ثمود کو پھر باقی نہ چھوڑا ﴿۵۱﴾
	وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ	اور پہلے قوم نوح کو (ہلاک کر چکا ہے) بے شک یہی لوگ
	كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ﴿۵۲﴾	بڑھ کر ظالم اور بہت زیادہ حد سے بڑھنے والے تھے ﴿۵۲﴾
ف ۷ ع سورہ حاقہ ۳۸/۶۹	كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ﴿۴﴾	ثمود و عاد نے کھڑکھڑانے والی کو جھٹلایا ﴿۴﴾
سخت آواز	فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ﴿۵﴾	پھر ثمود کو سخت آواز کے ذریعہ ہلاک کیا گیا ﴿۵﴾
ف ۸ ع سورہ قمر ۴۶/۵۴	كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿۲۳﴾	ثمود نے خبردار کرنے والوں کو جھٹلایا ﴿۲۳﴾
	فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ ۙ	پھر بولے کیا ہم ایک واحد بشر کی اطاعت کریں جو ہم میں سے
	اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۲۴﴾	ہو۔ ایسا ہوا تو ہم گمراہی اور لپکتے شعلوں میں ہوں گے ﴿۲۴﴾
	ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا	کیا ہمارے درمیان سے ایک اسی پر نصیحت اتری ہے
	بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿۲۵﴾	تو بڑا جھوٹا اترا ہے ﴿۲۵﴾
	سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿۲۶﴾	(اچھا) کل ان کو معلوم ہوگا بڑا جھوٹا اترا کون ہے ﴿۲۶﴾
اونٹنی آزمائش تھی	اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ	ہم اونٹنی کو بھیج رہے ہیں ان کی آزمائش کے لئے سو انتظار
	فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾	کرو اور صبر کرو ﴿۲۷﴾
	وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ ۚ	اور ان کو بتا دو کہ پانی ان کے درمیان بٹا ہوا ہے اور
	كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿۲۸﴾	ہر باری پینے کی محتضر ہے ﴿۲۸﴾
	فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿۲۹﴾	تب ان لوگوں نے اپنے رفیق کو آواز دی تو وہ لپکا پھر اس کاٹ
	فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۰﴾	پھر میرا عذاب اور میرا خبردار کرنا کیسا تھا ﴿۳۰﴾
	اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً	ہم نے ان پر ایک چیخ بھیجی تو وہ باڑھ لگانے والے کے
	فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿۳۱﴾	چورے کے مانند ہو گئے ﴿۳۱﴾
	وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ	اور قرآن کو نصیحت کے لئے ہم نے آسان کیا ہے تو
	مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۳۲﴾	کوئی نصیحت پکڑنے والا ﴿۳۲﴾

۲۶ ۔ محتضر = احتضار اور اجتماع تقریباً مرادف الفاظ ہیں۔ موت کے وقت کو احتضار اس لئے کہتے ہیں کہ وہ موت سے مڈبھیڑ کا وقت ... پینے کی ہر باری کو محتضر اس لئے کہا گیا ہے کہ باری کے قاعدہ کی خلاف ورزی کی صورت میں جنگ جتائی اور یا بھی مڈبھیڑ کا امکان رہا کرتا ... عرب میں پانی پینے پلانے پر ایام قدیم میں تلواریں چل جایا کرتی تھیں۔

Marfat.com

ع ۹ و سورۂ نمل ۵۲/۲۷

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا — نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا کہ اللہ

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ — ت کرو تو وہ دو فریق ہو کر باہم جھگڑنے

ثمود دو فریق ہو گئے۔

يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۱﴾

قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ — نے) کہا اے میری قوم بھلائی سے پہلے تم برائی کے

برائی کے لئے جلدی مچانا

قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ — ں جلدی مچاتے ہو، اللہ سے مغفرت کیوں نہیں

اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲﴾ — تاکہ تم پر رحم کیا جائے ﴿۲﴾

قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ؕ — نے) کہا ہم نے تمھارے اور تمھارے ساتھیوں کے بارہ

فال نکالنا

قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ — ال نکالی ہے۔انھوں نے کہا تمھاری فال اللہ کے پاس

قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿۳﴾ — تم ایک قوم ہو جسے آزمایا جا رہا ہے ﴿۳﴾

وَكَانَ فِی الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ — ود کے) شہر میں نو آدمی تھے جو زمین میں فساد مچاتے

نو مفسدین

فِی الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۴﴾ — اور اصلاح نہیں کرتے تھے ﴿۴﴾

قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَ — وں نے کہا باہم اللہ کی قسمیں کھالو کہ ہم سب اس پر اور اس کے

اَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا — شبخون ماریں گے پھر اس کے وارث سے کہیں گے ہم نے اس کے

شبخون کی تجویز

مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۵﴾ — ہلاکت نہیں دیکھی اور یقیناً ہم لوگ سچ بولتے ہیں ﴿۵﴾

وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ — وں نے خفیہ تدبیر کی اور ہم نے بھی خفیہ تدبیر کی اور

لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶﴾ — و پتہ نہ تھا ﴿۶﴾

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ اَنَّا — دیکھو ان کی تدبیر کا انجام کیا ہوا ، ہم نے ان کو

دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۷﴾ — اور ان کی قوم کو سب کو تہ و بالا کر دیا ﴿۷﴾

فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا — دیکھو) یہ ان کے گھر ڈھے پڑے ہیں اس وجہ سے کہ انھوں

بیوت ثمود ڈھے پڑے ہیں

ظَلَمُوْا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً — نے ظلم کیا تھا بے شک اس میں ان کے لئے جن کو (حالات)

لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۸﴾ — میں ایک بڑا نشان ہے ﴿۸﴾

وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۹﴾ — نے ان کو بچا لیا جو ایمان لائے اور ڈرتے بچتے رہے ﴿۹﴾

ع ۱ ف سورۂ فرقان ۵۳/۲۵

وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ — نوح کو جب انھوں نے رسولوں کو جھٹلایا ہم نے غرق کر دیا

وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ؕ وَاَعْتَدْنَا — کو سب لوگوں کے لئے ایک نشان بنایا اور ظالموں کے

لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۲﴾ — دردناک عذاب مہیا کر رکھا ہے ﴿۳﴾

وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا۠ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَ — کو اور ثمود کو اور ان کے درمیان بہتیرے

قُرُوْنًاۢ بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿۴﴾ — کو ﴿۴﴾

وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ؗ وَ — نے سب کے لئے مثالیں بیان کیں اور سب کو

Marfat.com

	كُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا ⑤	تباہ ہی تباہ کر دیا ⑤
۶ع سورہ ہود ۱۱/۶۱	وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ	اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا
	اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ	کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو، اس کے
انسانوں کو زمین سے اُگانا	هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ	لئے کوئی خدا نہیں ہے اس نے تم کو زمین سے اُگا
	فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ	اس میں بسایا اس لئے اس سے مغفرت مانگو اور
	رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ ①	طرف پھرو، بے شک میرا رب قریب ہے قبول کر
صالح بعثت سے پہلے مرجع امید تھے	قَالُوا يَا صَالِحُ قَدْ كُنتَ فِينَا مَرْجُوًّا قَبْلَ	وہ بولے اے صالح اس سے پہلے تم ہمارے درمیان
	هَٰذَا ۖ أَتَنْهَانَا أَن نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا	تھے۔ کیا تم ہم کو منع کرتے ہو اس سے کہ ہم اُن کو پوجیں
	وَإِنَّنَا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ	ہمارے باپ دادا پوجتے تھے اور جس کی طرف تم ہم کو
	مُرِيبٍ ②	اس کی جانب سے ہم بدگمان کرنے والے شک میں ہیں
	قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ	(صالح نے) کہا اے میری قوم دیکھو تو سہی اگر میں اپنے رب
	بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَآتَانِي مِنْهُ رَحْمَةً	سے کھلی دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت بخشی
	فَمَن يَنصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِنْ عَصَيْتُهُ ۖ فـ	اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو اللہ کے مقابل میری امداد
	فَمَا تَزِيدُونَنِي غَيْرَ تَخْسِيرٍ ③	کریگا پس تم لوگ خسارہ کے سوا میرے لئے کچھ افزود نہیں کرتے
اونٹنی قوم کے لئے نشانی	وَيَا قَوْمِ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً	اور اے میری قوم یہ اللہ کی اونٹنی تمھارے لئے ایک
	فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ وَلَا	نشانی ہے، پس اس کو (آزاد) چھوڑ دو کہ زمین میں چرے
	تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ	اور اسے برائی کے ساتھ نہ چھونا ورنہ تم کو ایک عذاب
	قَرِيبٌ ④	قریب پکڑے گا ④
تین دن کی مہلت	فَعَقَرُوهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ	تب انھوں نے اسے کاٹ دیا تو (صالح) نے کہا اپنی بستی میں
	أَيَّامٍ ۖ ذَٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ ⑤	دن تک چین کر لو، یہ ایک وعدہ ہے جو جھوٹ نہ ہوگا ⑤
	فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَالِحًا وَالَّذِينَ	تو جب ہمارا حکم آپہنچا تو صالح کو ہم نے بچا لیا اور ان کو جو ان
	آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ۗ	ساتھ ایمان لائے تھے اپنی رحمت کے سبب سے اور اس
	إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ⑥	رسوائی سے (بچا لیا) بے شک تمھارا رب قوی ہے غالب ⑥
چیخ	وَأَخَذَ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا	اور جنھوں نے ظلم کیا تھا ان کو چیخ نے پکڑ لیا تو صبح کے وقت
	فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ ⑦	بستیوں میں وہ اوندھے (پڑے) تھے
	كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۗ	گویا کہ وہ ان (بستیوں) میں کبھی نہیں تھے،
	أَلَا إِنَّ ثَمُودَ كَفَرُوا رَبَّهُمْ ۗ	ہاں، ثمود نے اپنے رب سے کفر کیا تھا۔
	أَلَا بُعْدًا لِّثَمُودَ ⑧	ہاں، ثمود کے لئے دھتکار ہے ⑧

Marfat.com

کے لئے دھتکار ہے جس طرح ثمود کے لئے دھتکار تھی ⑫	اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ⑫	۱۲ع سورۂ ہود ۵۴/۱۱
اگر لوگ اعراض کریں تو کہو میں تم کو ایک کڑکے سے	فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً	۱۳ع سورۂ فصلت ۶۲/۴۱
ہوں عاد اور ثمود کے کڑکے کے مانند ⑤	مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ⑤	کڑکا
جب رسول آئے ان کے آگے سے اور ان کے پیچھ	اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ	
عبادت کرو مگر اللہ کی تو وہ بولے ہمارا رب اگر	وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ	
فرشتے اتارتا ہم تو ان باتوں کے منکر ہیں جن کے	قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً	
بھیجے گئے ہو ⑥	فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ⑥	
نے زمین میں ناحق تکبر کیا	فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ	
	بِغَيْرِ الْحَقِّ . . . . ⑦	
ان کے اوپر ایک باد صرصر بھیجی . . . . . ⑧	فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا . . ⑧	
ثمود تو ہم نے ان کو ہدایت دی تو انھوں نے ہدایت کے	وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى	
اندھے پن کو پسند کیا پھر ان کو ذلیل عذاب کے کڑکے	عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ	ذلیل عذاب کا کڑکا
ان کے برے اعمال کے باعث ⑨	الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ⑨	ثمود نے اندھا پن پسند کیا
ان کو بچا لیا جو ایمان لائے اور ڈرتے رہتے تھے ⑩	وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ⑩	
کے حالات) میں (نشانیاں ہیں) جب ان سے کہا	وَفِىْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا	۱۴ع سورۂ ذریٰت ۸۱/۵۱
وقت تک چین کر لو ㊸	حَتّٰى حِيْنٍ ㊸	
نے اپنے رب کے حکم سے سرتابی کی تو ان کو کڑکے	فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ	
لیا اور وہ دیکھ رہے تھے ㊹	الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ㊹	کڑکا
ان سے کھڑا ہونا بھی ناممکن ہو گیا اور وہ انتقام	فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا	
㊺	مُنْتَصِرِيْنَ ㊺	
اور ثمود کو (ہم نے ہلاک کیا) اور (ان کے حالات)	وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۠ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ	۱۵ع سورۂ عنکبوت ۸۲/۲۹
سے تم پر ظاہر ہیں اور شیطان نے ان کے اعمال	مَّسٰكِنِهِمْ ۠ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ	ثمود کے مساکن
خوشنما بنا دیا تھا پھر ان کو راہ سے روک دیا تھا	اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ	
سوجھ بوجھ والے تھے ⑧	وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ⑧	سوجھ بوجھ
اور فرعون کو اور ہامان کو . . . . . ⑨	وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ . . . . ⑨	
ان میں سے) ہر ایک کو اس کے گناہ کے بدلے پکڑا،	فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ	
سے کسی پر پتھریلی ہوا بھیجی، اور ان میں سے کسی کو	اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ	
، اور ان میں سے کسی کو ہم نے زمین میں	اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا	چیخ

بِهِ الْأَرْضَ ۚ وَمِنْهُم مَّنْ أَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿۴۰﴾

دھنسا دیا، اور ان میں سے کسی کو غرق کر... ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا مگر وہ خود اپنے ... کرتے تھے ﴿۴۰﴾

۱۶ع سورہ اسرائیل ۵۹/۱۷

وَمَا مَنَعَنَا أَن نُّرْسِلَ بِالْآيَاتِ إِلَّا أَن كَذَّبَ بِهَا الْأَوَّلُونَ ۚ وَآتَيْنَا ثَمُودَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوا بِهَا ۚ وَمَا نُرْسِلُ بِالْآيَاتِ إِلَّا تَخْوِيفًا ﴿۵۹﴾

اور ہم کو نشانیاں بھیجنے سے صرف اس امر ... ہے کہ اگلوں نے اسے جھٹلایا تھا اور ہم نے ثمود کو ... (ان کی) آنکھیں کھولنے کو مگر انھوں نے اس پر ... اور نشانیاں تو ہم صرف خوف دلانے کے لیے بھیجا کرتے ... ﴿۵۹﴾

اللہ نشانیاں صرف خوف دلانے کے لیے بھیجا کرتا ہے۔

۱۷ع سورہ مومن ۳۰/۴۰

وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَا قَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُم مِّثْلَ يَوْمِ الْأَحْزَابِ ﴿۳۰﴾
مِثْلَ دَأْبِ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَالَّذِينَ مِن بَعْدِهِمْ ۚ وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾

اور (آلِ فرعون میں سے موسیٰ پر) جو شخص ایمان لا چکا ... (قوم فرعون سے) کہا اے میری قوم میں تمہارے حق ... کے دن جیسے (ایک دن) کا خوف رکھتا ہوں ﴿۳۰﴾
قوم نوح اور عاد اور ثمود اور ان لوگوں جیسے ... کا جو ان کے بعد گذرے اور اللہ بندوں پر ظلم ... ارادہ نہیں رکھتا ﴿۳۱﴾

۱۸ع سورہ ق ۱۲/۵۰

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَأَصْحَابُ الرَّسِّ وَثَمُودُ ﴿۱۲﴾
وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ وَإِخْوَانُ لُوطٍ ﴿۱۳﴾
كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيدِ ﴿۱۴﴾

ان (اہل مکہ) سے پہلے قوم نوح نے جھٹلایا اور اصحاب ... نے اور ثمود نے ۱۲
اور عاد نے اور فرعون نے اور لوط کے بھائیوں نے ۱۳
سب نے رسولوں کو جھٹلایا تو میری دھمکی پوری اتری ﴿۱۴﴾

۱۹ع سورہ بروج ۱۷/۸۵

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ﴿۱۷﴾
فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ﴿۱۸﴾
بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ﴿۱۹﴾
وَاللَّهُ مِن وَرَائِهِم مُّحِيطٌ ﴿۲۰﴾

کیا تمہارے پاس فوجوں کی خبر پہنچی ۱۷
فرعون کی اور ثمود کی ﴿۱۸﴾
البتہ وہ لوگ جھٹلا رہے ہیں جنھوں نے کفر کیا ۱۹
اور اللہ کے پیچھے سے ان کو گھیرے ہے ﴿۲۰﴾

۲۰ع سورہ ص ۱۲/۳۸

جُندٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ مِّنَ الْأَحْزَابِ ﴿۱۱﴾
كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ﴿۱۲﴾
وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ لْأَيْكَةِ ۚ أُولَٰئِكَ الْأَحْزَابُ ﴿۱۳﴾
إِن كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿۱۴﴾

یہاں (دیکھو) جماعتوں میں کی ایک فوج شکست خوردہ ہو... ﴿۱۱﴾
ان (اہل مکہ) سے پہلے نوح کی قوم نے جھٹلایا اور عا... اور فرعون نے ۱۲
اور ثمود نے اور قوم لوط نے اور ... والوں نے یہ وہی ٹولیاں ہیں ﴿۱۳﴾
ضرور ان سب نے رسولوں کو جھٹلایا تو میر... سزا ٹھیک ہوئی ﴿۱۴﴾

Marfat.com

ع ۲۱ سورۂ ابراہیم ۹/۱۴

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ
قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ ۛ وَالَّذِينَ
مِن بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللَّهُ ۚ
جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ
فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ
وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ
وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ
مُرِيبٍ ﴿۹﴾

تم لوگوں کو اپنے اگلوں کی خبر نہ پہنچی قوم نوح کی
د کی اور ثمود کی اور ان کی جو ان کے بعد ہوئے
اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ان کے پاس ان
رسول کھلی دلیلیں لے آئے تو انھوں نے اپنے ہاتھ
ان کے منھوں میں ڈالا اور بولے ہم ان باتوں کے
ہیں جن کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو اور ہم اس کی طرف
ے بدگمانی والے شک میں ہیں جس کی طرف تم ہم کو
تے ہو ﴿۹﴾

ع ۲۲ سورۂ حج ۴۲/۲۲

وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ
قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَثَمُودُ ﴿۴۲﴾
وَقَوْمُ إِبْرَاهِيمَ وَقَوْمُ لُوطٍ ﴿۴۳﴾
وَأَصْحَابُ مَدْيَنَ ۖ وَكُذِّبَ مُوسَىٰ
فَأَمْلَيْتُ لِلْكَافِرِينَ ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ
فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿۴۴﴾

اور (اے محمد) اگر یہ لوگ تم کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے
قوم نوح نے جھٹلایا اور عاد نے اور ثمود نے ۴۲
اور قوم ابراہیم نے اور قوم لوط نے ۴۳
اور مدین والوں نے اور موسیٰ کو جھٹلایا گیا تو میں نے
کافروں کو ڈھیل دی پھر ان کو پکڑا تو میرا
انکار کیسا تھا ﴿۴۴﴾

ع ۲۳ سورۂ توبہ ۷۰/۹

أَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ
قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَقَوْمِ
إِبْرَاهِيمَ وَأَصْحَابِ مَدْيَنَ
وَالْمُؤْتَفِكَاتِ ۚ
أَتَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ ۖ فَمَا
كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا
أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿۷۰﴾

کیا ان کے پاس ان کی خبر نہیں آئی جو ان سے
پہلے گذرے قوم نوح اور عاد اور ثمود اور
قوم ابراہیم اور مدین والوں اور الٹی پلٹی
بستیوں کی۔
ان کے پاس ان کے رسول بیّن دلیلیں لائے سو اللہ
ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا مگر وہ خود اپنے نفسوں پر
ظلم کرتے تھے ﴿۷۰﴾

Marfat.com

حضرت صالح کا قصہ قرآن میں

ثمود جانشین عاد [عاد کے بعد ان کے جانشین ثمود ہوئے ⑦ ق جن کا دوسرا نام اصحاب حجر تھا ① ...
وادی قریٰ وادی قریٰ میں ⑨ ق اطمینان کے ساتھ ③ ق تکلف سے ⑨ ق پہاڑوں کو تراش کر ...
ان کے محلات بناتے تھے ④ ق میدانوں میں (عالی شان) محلات بناتے تھے ④ ق [ان کے حالات]
پہاڑوں کو تراش کر مکان بناتے تھے مسکنوں سے تم پر ظاہر ہیں ⑧ ق (چنانچہ) ان کے گھر ڈھئے پڑے ہیں۔ (وہ) باغوں میں ا...
ان کی خوش حالی میں ے اور کھیتوں میں اور نخلستانوں میں جن کے خوشے ٹوٹے پڑتے ہیں ⑧ ق [مزے کی ...
بسر کرتے تھے]

ان کی گمراہی ہم نے ان کو ہدایت دی تو انھوں نے ہدایت کے مقابل گمراہی کو پسند کیا ⑨ ق ثمود نے ا...
رب سے کفر کیا ⑧ ق رسولوں کو جھٹلایا ⑦ ق۔ خبردار کرنے والوں کو جھٹلایا ① ق۔ کھڑکھڑا...
والی کو جھٹلایا ⑦ ق شہروں میں حد سے تجاوز کیا لا پھر ان میں بہت فساد مچایا ⑫ ق۔ شیطان ...
ان کے لئے ان کے اعمال کو خوشنما بنا دیا پھر ان کو راہ سے روک دیا حالانکہ وہ سوجھ بوجھ وال...
تھے ⑧ ق۔

حضرت صالح کی تعلیمات ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا ① ق۔ ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا ① جب...
تقویٰ ان سے ان کے بھائی صالح نے کہا کیا تم ڈرتے ۔ بچتے نہیں ② میں تمھارے لئے ایک امانت ...
طاعتِ رسول رسول ہوں ے سو اللہ سے ڈرتے بچتے رہو اور میری اطاعت کرو ④ اور اس پر میں تم سے ...
توحید و عبادت اجر نہیں مانگتا میرا اجر تو کسی پر نہیں ہے مگر سب جہانوں کے رب پر ⑤ ق۔ اے میری قو...
اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمھارے لئے کوئی خدا نہیں ہے اس نے تم کو زمین سے اگا...
استغفار و توبہ اس میں بسایا اس لئے اس سے مغفرت مانگو اور اس کی طرف پھرو بے شک میرا رب قریب ...
قبول کرنے والا ہے ① ق اور یاد کرو (وہ وقت) جب اس نے عاد کے بعد تم کو ان کا جانشین
بنایا اور تم کو زمین میں ٹھکانا دیا۔ تم اس (زمین) کے میدانوں میں محلات بناتے ہو اور پہاڑ...
فساد نہ مچاؤ کو گھڑ گھڑ کر مکانات بناتے ہو پس اللہ کی نعمتوں کا خیال کرو اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو...
ق۔ کیا (تم یہ) سمجھتے ہو کہ تم چاہے کچھ بھی کرتے رہو) تم اس (حال) میں جو یہاں ہے بے خطر چھ...
باغ، چشمے، کھیت، نخلستان دیے جاؤ گے لے باغوں میں اور چشموں میں ے اور کھیتوں میں اور نخلستانوں میں جن کے خو...
ٹوٹے پڑتے ہیں ے اور پہاڑوں کو گھڑ گھڑ کر تکلف سے گھر بناتے رہو گے ⑨ (تمھارا اگر یہ خیال
ہے تو غلط ہے) سو اللہ سے ڈرو بچو اور میری اطاعت کرو ⑩ اور ان حد سے گذرنے وا...
مفسد لیڈروں کا حکم نہ مانو کا حکم نہ مانو لا جو زمین میں فساد مچاتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے ⑫ ق۔
ثمود کا جواب (ثمود نے کہا) اے صالح اس سے پہلے تم ہمارے درمیان مرجع امید تھے، کیا تم ہم...

۔۔۔ا، اور وہاں اس نے ایک نئی حکومت قائم کرلی۔ سی لینڈ آف عربیا کے مؤلف ریمنڈ فلپ ڈوہرٹی (DOUGHERTY) نے اس کے متعلق ایک اشوری کتبہ کا حوالہ دیا ہے جس میں لکھا ہے ۔۔۔ کا مستقر سیت سمی (طلوع شمس) کا ساحل ہے۔ اس نے ماراتی اور اس کے سیلاب پر بھروسا ۔۔۔ اس سے ظاہر ہے کہ مطلع الشمس سے مراد عراق کا وہ حصہ ہے جو خلیج فارس کے پاس واقع ہے۔ ۔۔۔ علاقہ میں کوئی پہاڑ نہیں ہے۔ قرآن کا بیان ہے کہ "جب وہ مطلع الشمس میں پہنچا تو اس نے ۔۔۔ سورج کو ایسی قوم پر طلوع ہوتے پایا جن کے لئے ہم نے اس کے سامنے کوئی اوٹ نہیں ۔۔۔ تھا ⑧ ۹۰"۔

ماراتی، خلیج فارس

۱۵۱۔ مغرب الشمس۔ خلیج فارس اور عراق کے مغرب میں ریگستان عرب واقع ہے اور اس ریگستان ۔۔۔ مغرب میں بحر احمر ہے۔ بابلی اور اشوری دونوں زبانوں میں ریگستان عرب کو ماتی عرب سمی (سورج ۔۔۔ غروب کی زمین) اور بحر احمر کو تمتام عرب سمی کہتے تھے۔ چنانچہ اکاد کے بادشاہ سرجون اکبر کے ۔۔۔ ایک کتبہ میں مذکور ہے کہ اس نے سیت سمی کے سمندر (خلیج فارس) کو عبور کیا اور گیارھویں ۔۔۔ اس نے عرب سمی (غروب شمس) کی زمین پر قبضہ کرلیا[۲]" "اس نے عرب سمی کو عبور کیا اور تیسرے ۔۔۔ میں اس نے عرب سمی کے ۔۔۔۔۔ کو فتح کرلیا[۳]" اس سے بھی ظاہر ہے کہ تمتام عرب سمی (غروب ۔۔۔ شمس کا سمندر) بحر احمر کا نام تھا۔ قرآن میں ہے کہ ذوالقرنین "جب مغرب الشمس پہنچا تو اس نے سورج ۔۔۔ ایک گدلے یا (گرم) چشمہ میں ڈوبتے پایا ⑥ ۸۶"۔

سورج کے غروب کی زمین

۱۵۲۔ ارض البحر۔ ذوالقرنین اپنے وطن سے پہلے عرب سمی یعنی مغرب الشمس کے سمندر کے ساحل تک گیا۔ پھر وہاں سے واپسی کے بعد سیت سمی یعنی مطلع الشمس کی سرزمین کو آیا۔ یہ قصہ ۔۔۔ تا ہے کہ ذوالقرنین کا وطن خلیج فارس اور بحر احمر کے درمیان تھا۔ اسی سرزمین کو بابلی اور اشوری ۔۔۔ زبانوں میں مات تمتام اور ماتی تیامت یعنی ارض البحر کہا جاتا تھا اور اسی علاقہ کو ماتی عرب سمی ۔۔۔ کہتے تھے۔ جو بعد میں مختصر ہو کر صرف عرب ہو گیا۔ سرجون کے زمانہ میں اس ملک کی سرحدیں ۔۔۔ حسب ذیل تھیں۔

عرب کی وجہ تسمیہ

تمتام سیت سمی (خلیج فارس) تمتام سفلیس (بحر اسفل یا بحر ہند) تمتام عرب سمی (بحر مغرب الشمس یعنی بحر احمر) تمتام علیس (بحر عالی یعنی بحر روم)

عرب کی پرانی چوحدی

سرجون اکبر نے ایک تحریر کے مطابق "۔۔۔۔۔ کی زمین اور کفتارا اور تمتام علیس اور ۔۔۔ (بحرین) اور لجنہ (جزیرہ نمائے سینا) اور تمتام سفلیس اور تمتام سیت سمی اور تمتام ۔۔۔ عرب سمی کے درمیان کی زمین کو تین بار فتح کیا[۴]" اس مضمون کو ایک دوسری تحریر یوں ادا ۔۔۔

[۱] دی سی لینڈ آف عربیا صـ ۔۔۔ "THE SEA LAND OF ARABIA" BY RAYMOND Philip Dougherty
[۲] ایضاً صـ ۳۵　[۳] ایضاً صـ ۳۴　[۴] ایضاً صـ ۹ حاشیہ

Marfat.com

کرتی ہے کہ "میں نے ماتی تیامت (ارض البحر) کو تین بار فتح کیا"[91]

عربی کہانیاں

۱۵۵ و ۔ ذوالقرنین عربی کہانیوں میں۔ باب ۳ قوم عاد اور حضرت ہود کے وطن مساکن میں بتایا گیا ہے کہ تباہی احقاف کے بعد حضرت ہود کی اولاد اس مقام سے ہجرت کر کے شمال کی طرف گئی اور عراق میں جا بسی۔ ان لوگوں کا دستور تھا کہ وہ اشخاص کا نام ان کے حالات کے مطابق رکھتے تھے جن میں وہ پیدا ہوئے۔ حضرت ہود کا دوسرا نام عابر (مسافر) تھا۔ ان کی اولاد میں سے ایک شخص یا ایک خاندان کا نام یقطن بن عابر (مسافر کا بیٹا مقیم) تھا۔ عرصہ بعد جب یہ لوگ بابل سے ترک وطن پر مجبور ہوئے تو اب اس قوم کا نام یعرب بن قحطان ہوگیا بنو یعرب میں سے ایک کا نام یشجب بن یعرب تھا۔ اس نام کی توضیح یہ ہے کہ "عرب میں آنے والا بھوک سے نڈھال رہا کرتا ہے" یشجب کے دو بیٹے تھے ایک کا نام اود تھا دوسرے کا عمرو (یا سبائی ناموں کے مطابق امرؔ) تھا۔ آخر الذکر تاجر تھا۔ قدیم سامی زبانوں میں تاجر کو سبا کہتے تھے۔ اسی کا ذکر توراۃ میں سبا ابن یقطان کے نام سے وارد ہے۔

بنو سبا میں سے ایک شخص کا نام ملطاط تھا۔ ایک قصاص شاعر حارث الرائش کی زبان سے کہتا ہے[92]

انا الملک المقدم حین امضی	جلبت الخیل من یمن الحمام
لاغزوا عبدا اجهلوا مکانی	
بنی قحطان فانتجعوا وسیروا	وحطوا البیت فی البلد الحرام
دعوا احرامه لبنی آبیکم	وکونوا مثل یقطان وسام
وکونوا مثل ملطاط بن عمرو	وذی انس الاحنافذ ذی السنام

ان اشعار کا ماحصل یہ ہے کہ "لوگو خانہ کعبہ کی تحریم کا کام اپنے اور بھائیوں کے حوالے کر دو اور ان سے لڑنے کے لئے چلو جن کو میرے مرتبہ کا علم نہیں۔ اور یقطان اور سام اور ملطاط اور ذی انس جیسے بنو"

ایک دوسرا شاعر کہتا ہے۔

ان المکارم والعلیاء خص لها	خیر البریة ملطاط بن حیدان
اعنی به وایلا والغوث والده	وعبد شمس اتانا خیر انسان

ذوالقرنین کا شجرہ نسب

"بزرگی اور عظمت خالص ملطاط بن حیدان کا حق ہے ملطاط بن حیدان سے مراد وایل بن غوث ہے۔ اور عبد شمس ہمارے پاس بہترین انسان کی حیثیت سے آیا تھا" اس سے ظاہر ہے کہ ملطاط اور وائل ایک ہی شخص کے دو نام ہیں۔ ذوالقرنین اسی ملطاط کی نسل سے تھا۔ اس کا شجرہ

---

[91] دی سی لینڈ آف عربیا ص۱ [92] کتاب التیجان لابن ہشام۔

ے ہو اس سے کہ ہم ان کو پوجیں جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے اور جس کی طرف تم ہم کو
ہو اس کی جانب سے ہم بدگمان کرنے والے شک میں ہیں (۲) (صالح نے) کہا اے میری قوم
ہی اگر میں اپنے رب کی جانب سے کھلی دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت
ے تو اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو اللہ کے مقابل میری امداد کون کریگا تم لوگ تو خسارہ
ا میرے لئے کچھ افزود نہیں کر سکتے (۳) ق۔

کھلی دلیل۔ خدا کی نافرمانی

(ثمود نے کہا) کیا ہم ایک واحد بشر کی اطاعت کریں جو ہمیں میں سے ہے، ایسا ہوا تو ہم گمراہی
کتے شعلوں میں ہوں گے (۲) کیا ہمارے درمیان ایک اسی پر نصیحت اتری ہے نہیں بلکہ یہ تو
وٹا اترا ہے (۳) ق۔

ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو تو وہ دو فریق ہو کر باہم
نے لگے (۱) ق۔ ان کی قوم کے جو سردار متکبر تھے ضعیفوں سے، ان سے جو ان میں سے ایمان
تھے کہنے لگے کیا (واقعی) تم لوگ جانتے ہو کہ صالح اپنے رب کی طرف سے بھیجے ہوئے
ل ہیں انھوں نے کہا (ہاں) ہم اس پر ایمان لائے جس کے ساتھ وہ بھیجے گئے ہیں (۳) منکروں
ا تم لوگ جس چیز پر ایمان لائے ہو ہم اس کے منکر ہیں (۴) ق۔

ثمود دو فریق ہو کر جھگڑنے لگے

اور (ثمود کے) شہر میں نو آدمی تھے جو زمین میں فساد مچاتے تھے اور اصلاح نہیں کرتے تھے (۴)
وگوں نے کہا باہم اللہ کی قسمیں کھالو کہ ہم سب اس پر اور اس کے اہل پر شبخوں مارینگے پھر اس کے
ہلکے) وارث سے کہیں گے کہ ہم نے اس کے اہل کی ہلاکت نہیں دیکھی اور یقیناً ہم لوگ سچ
ے ہیں (۵) انھوں نے خفیہ تدبیر کی اور ہم نے خفیہ تدبیر کی اور ان کو پتہ نہ تھا (۶) پس دیکھو ان
دبیر کا انجام کیا ہوا۔ ہم نے ان کو اور ان کی قوم کو سب کو تہ و بالا کر دیا (۷) ق۔

نو آدمی ثمود نے صالح کے گھرانے پر شبخون کا ارادہ کیا

(واقعہ یوں ہوا کہ ایک دن ثمود نے) کہا تم تو بس جادو زدہ لوگوں میں سے ہو (۱۳) تم تو کچھ
مگر ہم جیسے ایک بشر تو کوئی نشانی لاؤ اگر تم سچوں میں سے ہو (۱۴) ق۔

ثمود نے نشان طلب کیا۔

{جب ثمود نے صالح سے نشان طلب کیا تو ان پر وحی اتری} کل ان کو معلوم ہوگا بڑا جھوٹا
ن ہے (۴) ہم اونٹنی کو بھیج رہے ہیں ان کی آزمایش کے لئے سو انتظار کرو اور صبر کرو (۵) اور ان
و کہ پانی ان کے درمیان بٹا ہوا ہے اور ہر باری پینے کی محتضر (مڈبھیڑ کا محل) ہے (۶) ق۔
باری پینے کی اس (اونٹنی) کی ہے اور تمھارے لئے ایک معین دن پینے کی باری کا ہے
صالح نے) کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمھارے لئے کوئی خدا نہیں
ے پاس تمھارے رب کی جانب سے ایک بیّن دلیل آگئی، یہ اللہ کی اونٹنی تمھارے لئے
نشان ہے پس اسے (آزاد) چھوڑ کہ زمین میں چرے اور اس کو برائی کے ساتھ نہ چھونا ورنہ تم کو
دناک عذاب پکڑ لیگا (۱) ق ایک بھاری دن کا عذاب پکڑ لیگا (۱۶) ق ایک عذاب

آزمایش کے لئے اونٹنی بھیجی گئی

پانی کی باری

اونٹنی نشان ہے

Marfat.com

قریب پکڑلیگا ④ ۱ق۔

ہم نے ثمود کو اونٹنی دی ان کی آنکھیں کھولنے کو مگر انھوں نے اس پر زیادتی ⑦ ق

شقی ترین رفیق نے اونٹنی کو — اپنے رفیق کو آواز دی تو وہ لپکا پھر اس نے کاٹ دیا ⑦ ق۔ جب ان میں کا شقی ترین

کاٹ ڈالا — اٹھا ۱۲ تب (پھر) اللہ کے رسول (صالح) نے کہا کہ اللہ کی اونٹنی اور اس کے پیاؤ سے

{اس تنبیہ کی انھوں نے پرواہ نہ کی} اونٹنی کو کاٹ ڈالا اور اپنے رب کے حکم سے سرتابی

حضرت صالح سے عذاب — اے صالح اس (عذاب) کو لے آؤ جس کی تم ہم کو دھمکی دیا کرتے ہو اگر تم سچوں میں سے ہو

کا مطالبہ۔ — (صالح نے) کہا اے میری قوم بھلائی سے پہلے تم برائی کے لیے کیوں جلدی چلاتے

بھی اپنا بھلا سوچو، عذاب کو ٹالنے کے لئے) اللہ سے مغفرت کیوں نہیں مانگتے تاکہ تم پر رحم

ثمود نے فال نکالی — [ثمود نے] کہا ہم نے تمھارے اور تمھارے ساتھیوں کے بارہ میں فال نکالی ہے

ہے کہ عذاب آئیگا تو تم لوگوں پر آئیگا [صالح نے] کہا تمھاری فال اللہ کے پاس ہے بلکہ

تین دن کی مہلت — قوم ہو جسے آزمایا جا رہا ہے ④ ق۔ اپنی بستی میں تین دن چین کر لو یہ (وعدہ عذاب) ایک

ہے جو جھوٹ نہ ہوگا ⑤ ۱ق۔

جب ان سے کہا گیا کہ ایک وقت تک چین کر لو ④ تب انھوں نے اپنے رب کے حکم

ان کو ذلیل عذاب کے کڑکے — کی تو ان کو کڑکے نے پکڑ لیا اور وہ دیکھ رہے تھے ④ ق۔ ان کو ذلیل عذاب کے کڑکے نے

نے پکڑلیا۔ — کے برے اعمال کے باعث ⑨ ق۔ ثمود کو ایک سخت آواز کے ذریعہ ہلاک کیا گیا ⑤ ق۔

سخت آواز ۔ چیخ۔ — ان پر ایک چیخ بھیجی تو وہ باڑھ لگانے والے کے چورے کے مانند ہوگئے ⑨ ق۔ ان سے کھڑ

بھونچال۔ — تک ناممکن ہوگیا اور وہ انتقام نہ لے سکے ④ ق۔ پھر ان کو بھونچال نے آپکڑا تو صبح کے

وہ اپنی بستی میں اوندھے پڑے تھے ⑨ تب (صالح نے) ان سے مونہ پھیر لیا اور کہا اے قوم

تمھارے پاس اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا اور میں تمھارا بھلا چاہتا تھا مگر تم لوگ بھلا چاہنے

کو دوست نہیں رکھتے ⑦ ق۔ پھر وہ لوگ نادم ہوئے ⑩ ق [مگر اب ندامت سے کیا

تھا۔ کیونکہ جو ہونے کو تھا ہو چکا اور] ان پر ان کے رب نے ان کے گناہ کے بدلے الٹ

اسے ٹھیک کر دیا ⑫ ق۔

اللہ بندوں پر ظلم کا ارادہ نہیں رکھتا ④ ق۔ اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا مگر وہ خود اپنے

پر ظلم کرتے تھے ⑩ ق و ④ ق۔ سو جب ہمارا حکم آپہنچا تو صالح کو ہم نے بچا لیا اور ان کو جو ان

ایمان لائے تھے اپنی رحمت کے سبب سے اور اس دن کی رسوائی سے (بچا لیا) بے شک تمھ

چیخ، صبح وہ اپنی بستیوں — قوی ہے، غالب ہے ⑥ اور جنھوں نے ظلم کیا تھا ان کو چیخ نے پکڑ لیا تو صبح کے وقت وہ

میں اوندھے پڑے تھے۔ — میں اوندھے پڑے تھے ⑦ پھر ایسے نابود ہوگئے) گویا کہ وہ ان بستیوں میں کبھی نہ تھے ⑧

Marfat.com

ثمود عاد کے جانشین

قوم ثمود ۔ جس طرح قوم عاد قوم نوح کی جانشین تھی اسی طرح خدا نے عاد کے بعد ثمود
نشین بنایا ② ق ۔ باب۲ قوم عاد کے ف۱۲۲ میں بتایا گیا ہے کہ سام بن نوح کے فرزند ارم
سے ایک کا نام جثر تھا، اور جثر بن ارم کے ایک بیٹے کا نام ثمود تھا جو کہ عاد بن عوص
عصر تھا۔ ایک طویل عرصہ تک ابتدا میں تہذیب و تمدن کے رہ نما اور حکومت و اقتدار
ثمود عاد رہے اس لئے ساری قوم کو تغلیباً عاد کہا گیا۔ عاد کی تباہی کے بعد ثمود کا ستارۂ اقبال
وف عام ایک مدت تک ثمود کو بھی عاد ہی کہتا رہا۔ البتہ فرق کے لئے ان کو عاد ثانیہ

عاد ثانیہ

زمانہ کے ثمود کا قرآن میں ذکر ہے وہ حضرت صالح کے ہم عصر تھے۔ حضرت صالح کو ثمود

حضرت صالح کا نسب نامہ

ت میں بتایا جاتا ہے۔ ان کا نسب نامہ عرب نسابوں نے یہ بتایا ہے کہ وہ صالح بن عُبید
بن ماسح بن عبید بن حاذر بن ثمود تھے۔ اگرچہ صالح و ثمود کے درمیان صرف پانچ نام ہیں مگر
طویل شجرہ نسب کے مشہور ترین نام سمجھنا چاہئے قدیم اقوام خصوصاً عربوں اور عبرانیوں
نسب نامے عموماً ایسے ہی ہوتے ہیں۔

ثمود کا مسکن۔ شمالی مغربی عرب

ثمود کا مسکن ۔ عاد کا مسکن جنوبی مشرقی عرب تھا، ثمود شمالی مغربی عرب میں بستے
حصہ ملک کو قرآن پاک نے الواد کے لفظ سے تعبیر کیا ہے، عام بول چال میں اس کا
القریٰ ہے۔ کیونکہ وہاں پہاڑوں کے درمیان گھاٹیوں میں بہت سی آبادیاں تھیں۔

وادی قریٰ

شہر حجر

نے اس "وادی میں چٹان تراشی تھی" ⑨ ل۔ اس دیار کا صدر مقام شہر حجر تھا اور "حجر
نے رسولوں کو جھٹلایا" ⑨ و۔ حجاز سے شام کو جو راہ جاتی ہے اسی پر یہ مقام واقع ہے

مداین صالح

م بعد کو مداین صالح پھر مختصراً مداین ہو گیا۔ اس علاقہ میں بہتیری بستیاں "اپنی چھتوں
گری پڑی ہیں اور بہتیرے کنویں بیکار پڑے ہیں اور مستحکم محلات (ویران) ہیں" ⑦ غ۔

ثمود کا زمانہ

ثمود کا زمانہ ۔ حضرت نوح اور حضرت ابراہیم کے درمیان متداول توراۃ کے
ب کوئی طویل زمانہ نہیں گذرا۔ توراۃ کے بیان بموجب حضرت نوح طوفان کے بعد تین سو
ہے۔ اور حضرت ابراہیم کا سالِ ولادت توراۃ کے بیان بموجب ۲۹۲ سنہ طوفان ہے۔
ح و ابراہیم کے درمیان عاد و ثمود دو زبردست اور طویل العمر قوموں کا ذکر کرتا ہے۔
سرزمین میں جو اثری انکشافات ہوئے ہیں ان کی شہادت سے باب۱۲ قوم عاد اور حضرت
میں بتایا گیا ہے کہ عاد اولیٰ کی تباہی کا زمانہ حضرت ابراہیم سے تقریباً ڈھائی تین
پہلے تھا۔ عاد ثانیہ یعنی ثمود کے عروج و ارتقا اور حضرت صالح کے دنوں میں ان کی
ی کا زمانہ اس کے بعد حضرت ابراہیم سے چند سو برس پہلے تک تھا۔ حضرت سلیمان
حضرت عیسیٰ کے زمانہ تک عرب میں مختلف قبائل برسر اقتدار اور حاکمانہ طاقت کے

Marfat.com

مالک تھے ان میں سے بعض قبائل کو ثمود ثانیہ کہا جاتا تھا۔

ف ۱۴۳ ثمود کا مذہب ۔ عاد کے ملک یمن اور حضرموت اور ثمود کے ملک وادی القریٰ

تکذیب رسل — جو کتبے ملے ہیں ان سے ظاہر ہے کہ ایک زمانہ میں سارا عرب حضرت ہود کے دین پر تھا

بھی ابتدا میں حضرت ہود کے دین پر تھے لیکن کچھ عرصہ بعد "ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا ①

بولے ہمارا رب اگر چاہتا تو فرشتے اتارتا" ⑥ ق ۱۔ وہ نفس رسالت کے منکر ہو گئے اس کا

خدا کا انکار — کہ وہ رفتہ رفتہ اپنے رب کے منکر ہو گئے ⑧ ق ۱۔ اس کو چھوڑ کر دوسرے باطل معبودوں کو

باطل معبودوں کی پوجا — لگے تھے۔ حضرت صالح نے جب ان کو اس سے نصیحت کی تو کہنے لگے "کیا تم ہم کو منع کرتے

سے کہ ہم ان کو پوجیں جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے" ② ق ۱۔ حضرت ہود کی اس تعلیم

بھی منحرف ہو چکے تھے کہ ایک دن قیامت آنے والی ہے اور انھوں نے کھڑکھڑانے والی کو

جھٹلایا ④ ق ۔

ف ۱۴۴ ۔ ثمود کا تمدن ۔ عاد کی طرح ثمود کے تمدن کا بھی مایہ ناز عنصر فن تعمیر تھا۔ پتھر کے

مکانوں اور محلات کے علاوہ ثمود پہاڑوں کے اندر ستون، دیواریں اور چھت کچھ اس خوبی سے

پہاڑیں تراشے ہوئے مکانات — تھے کہ یہ پہاڑی مکان ایسا نظر آتا تھا جیسے کہ وہ پتھر اور چونے سے معمولی طور پر بنایا گیا ہے حضرت

صالح نے کہا "یاد کرو (وہ وقت) جب اس (خدا) نے عاد کے بعد تم کو (ان کا) جانشین بنایا اور

تم کو زمین میں ٹھکانا دیا جس کے میدانوں میں تم محلات بناتے ہو اور پہاڑوں کو گھڑ گھڑ کر گھر

بناتے ہو ② ق ۔ کیا تمھارا یہ خیال ہے کہ تم چاہے جو بھی کرو) تم اس (حال) میں جو یہاں ہے بے فکر

چھوڑ دیئے جاؤ گے ... اور (اسی طرح ہمیشہ) پہاڑوں کو گھڑ کر تکلف سے گھر بناتے رہو گے

⑨ ق ۔ ثمود نے حضرت صالح کی نصیحت نہیں سنی "اور پہاڑوں کو اطمینان کے ساتھ تراش کر

مکانات بناتے رہے تو صبح سویرے ان کو چیخ نے پکڑ لیا ④ پھر ان کو ان کی کمائی نے نفع نہ

دیا ⑤ ق ۔

ہندوستان میں بھی اڑیسہ، بہار، گجرات، اور ایلورا وغیرہ مقامات میں جین قوم کے تراشے

ہوئے مکانات ہیں جن میں قابل رشک صنعت سے کام لیا گیا ہے مگر ان میں قدیم سے قدیم مکان

برس قبل مسیح سے زیادہ پرانا نہیں ہے۔ مصر اور ایشیائے کوچک کے پہاڑی مکانات ان سے زیادہ

ہیں وادی القریٰ میں اس صنعت کی بنا مصر سے پہلے نہیں تو ساتھ ساتھ پڑی تھی۔ حضرت صالح

کے زمانہ میں یہ صنعت اوج ترقی پر پہنچی ہوئی تھی اس لئے اس کی ابتداء ان کے زمانہ سے صدیوں

پہلے ہوئی ہوگی ۔

زراعت، باغبانی — عالی شان عمارتوں کے علاوہ دولتمندی کے اور لوازمات بھی ثمود کو حاصل تھے وہ "باغوں

اور چشموں میں ۔ اور کھیتوں میں اور نخلستانوں میں جن کے خوشے ٹوٹے پڑتے ہیں" ⑧ ق

Marfat.com

ی زندگی بسر کرتے تھے اس سے ظاہر ہے۔ثمود کو زراعت اور باغبانی میں بھی دستگاہ تھی۔ — زراعت، باغبانی
نزول قرآن کے زمانہ تک عرب کا دستور یہ تھا کہ کوئی شخص کسی کو قتل کر دیتا تو مقتول کے خون کا
ث جسے ولی دم کہتے تھے قاتل کو، یا قاتل کے گھرانے کے کسی شخص کو اس کے عوض میں قتل کرتا
ن بہا لیکر معاف کر دیتا تھا۔اس دستور کو ثار کہتے ہیں۔معلوم ہوتا ہے کہ یہ دستور حضرت — خون بہا
لح کے زمانہ میں بھی تھا۔چنانچہ شہر حجر میں نو مفسد تھے انھوں نے آپس میں ایک دن
کیا تھا کہ "باہم اللہ کی قسمیں کھا لو کہ ہم اس (صالح) پر اور اس کے اہل پر شبخون ماریںگے پھر اس کے — شبخون کی تجویز
ث سے کہیں گے ہم نے اس کے اہل کی ہلاکت نہیں دیکھی اور یقیناً ہم لوگ سچ بولتے ہیں۔

۱۴۷۔ حضرت صالح کی بعثت۔ عربوں کی عموماً اور خصوصاً ثمود کی ہدایت کے لئے حضرت صالح
گئے حضرت صالح اسی قوم کے ایک رکن تھے اسی لئے خدا نے فرمایا کہ "ثمود کے پاس ان کے بھائی صالح کو ہم نے
جا) انھوں نے کہا کہ اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمھارے لئے کوئی خدا نہیں
ہے" ① ق. جن پیغمبروں کا حال ہم تک بذریعہ وحی پہنچا ہے ان میں حضرت ادریسؑ، حضرت
حؑ، اور حضرت ہودؑ کے بعد حضرت صالحؑ کا چوتھا نمبر ہے۔ان کے ورود کی عزت بھی سرزمین
رب کو حاصل ہوئی۔اس لئے عرب کو دین الٰہی کا مولد اور گہوارہ کہا جائے تو نامناسب نہ ہوگا۔ — عرب دین الٰہی کا گہوارہ

قوم نوح اور عاد کی طرح ثمود نے بھی اپنے پیغمبر کو جھٹلایا ① ق. ثمود اس حد تک گستاخ
ہو گئے تھے کہ انھوں نے حضرت صالح کو چیلنج دیا" اور بولے کہ اے صالح اگر تم رسولوں میں سے ہو
پاس (عذاب) کو لے آؤ جس کی تم ہم کو دھمکی دیا کرتے ہو" ⑤ ق. قوم کے سرداروں نے ان
گوں سے جو ایمان لا چکے تھے پوچھا کیا واقعی صالح اپنے رب کے فرستادہ ہیں ③ ق. اگلوں
طرح ثمود نے بھی کہا کہ اگر اللہ کو بھیجنا منظور ہوتا تو وہ فرشتہ اتارتا ④ ق. صالحؑ تو ہم ہی
جیسے ایک بشر ہیں ④ ق. کیا ہمارے درمیان ایک اسی شخص پر نصیحت آئی ہے، یہ تو بہت جھوٹ
بولنے والا ہے ② ق۔

۱۴۸۔ آیات و بینات۔ قوم نوح اور عاد کی طرح ثمود پر بھی ان بینات کا اثر نہ ہوا جن کو — بینات
حضرت صالح لائے تھے۔ثمود نے اگلوں کی طرح اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا اور ایمان نہیں لائے۔
ان آیتوں سے مراد ارشادات الٰہی ہیں۔قوم نوح اور عاد نے اپنے پیغمبروں سے کوئی نشان.. — آیات
...نہیں طلب کیا تھا اور ان کو کوئی نشان ...... نہیں دیا گیا مگر ثمود نے ایک نشانی طلب
اور ان کی "آزمائش" ⑤ ق کے لئے خدا نے اونٹنی کو "ایک نشانی" قرار دیا ④ ق. اور فرمایا — اونٹنی کی نشانی
"ہم نے ثمود کو اونٹنی دی ان کی آنکھیں کھولنے کو تو انھوں نے اس پر زیادتی کی" ⑦ ق. اس کا
بیان ف ۱۴۹ میں مفصل ہے۔اور بے شک اس (قوم نوح، عاد، اور ثمود کی ہلاکت) میں ایک
نشانی ہے" ⑩ ق. اس موقع پر لفظ آیت سے مراد عبرت کی نشانی ہے جو بعد میں آنے والوں — عبرت کی نشانی

Marfat.com

کے لئے " آنکھیں کھولنے والی ہے، نہ کہ ہلاک شدہ قوموں کے لئے۔

تعلیمات صالح
ف ۱۴۷۔ حضرت صالح کی تعلیمات حضرت صالح نے وہی تعلیم دی جو ان سے پہلے حضرت نوح حضرت ہود دے چکے تھے۔ قرآن میں ان کی جن تعلیمات کا ذکر ہے ان میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو پیش رو انبیاء کی تعلیم پر اضافہ کہی جاسکے۔

جب کبھی ایک پیغمبر آتا تھا اور لوگوں کو اپنے باپ دادا کے طریقے چھوڑ کر نئے دین کو قبول کرنے اور نئے طریقہ پر چلنے کی ہدایت کرتا تھا تو عام لوگوں سے زیادہ اس قوم کے سردار پیغمبر کی مخالفت کیا کرتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ سرداروں کو خوف ہوتا تھا کہ اگر لوگ پیغمبر کی اطاعت کرینگے

سردار
تو اس سے ان کی سرداری کا خاتمہ ہو جائیگا۔ قوم نوح میں ایک سردار تھا، اس شخص نے حضرت نوح کی سخت مخالفت کی تھی اور لوگوں کو آپ کی نافرمانی پر ابھار کر خود اپنی اطاعت پر قائم رکھا اسی طرح عاد نے بھی " اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر زور آور ہٹ دھرم کا حکم مانا "(۱۱) ۵۹ ہود ۱۱

معلوم ہوتا ہے کہ ثمود کے زمانہ میں شخص واحد کے بجائے کئی سرداروں کی جماعت مل کر حکومت

فرد واحد کی اطاعت سے انکار
کرتی تھی اور لوگ " فرد واحد " کی اطاعت پر جماعت کی اطاعت کو ترجیح دیتے تھے۔ چنانچہ انھوں نے حضرت صالح کے متعلق کہا " کیا ہم ایک انسان واحد کی پیروی کریں جو ہمیں میں سے ہے۔ ایسا ہوا تو ہم گمراہی اور لپکتے ہوئے شعلوں میں ہوں گے "(۲) ق۔ حضرت صالح کی تعلیم تھی کہ " اللہ سے ڈرو، بچو اور میری اطاعت کرو "(۱۰) کیونکہ میں تم کو اللہ کے ان حکموں کا پابند کرنا چاہتا ہوں جو تمھاری فلاح کے باعث ہوں گے " اور ان حد سے گزرنے والوں کی اطاعت مت کرو "(۱۱) جو زمین میں فساد برپا کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے "(۱۲) ق۔

ناقہ صالح
پانی کی تقسیم
ف ۱۴۸۔ ناقہ صالح۔ لوگوں کے لئے آپس میں لڑنے بھڑنے کے بڑے سبب عموماً زر، زن، زمین ہوا کرتے تھے، مگر عرب میں، جہاں پانی کی بڑی قلت ہے، پانی بھی تنازعہ کا ایک بڑا ذریعہ بن جایا کرتا تھا۔ لوگ اونٹوں کو چرانے اور ان کو پانی پلانے میں ایک دوسرے پر ترجیح حاصل کرنے کے لئے آپس میں کٹ مرتے تھے۔ آئے دن کے جنگ وجدل سے بچنے کے لئے قبائل آپس میں پانی کے خزانوں کو اس طرح تقسیم کر لیتے تھے کہ آج اِس قبیلہ کی باری ہے اور کل اُس قبیلہ کی باری۔ جب کوئی قبیلہ کسی قبیلہ سے ناراض ہوتا تھا تو اس کے مویشی کو چراگاہ میں چرنے سے اور پانی کے خزانے استعمال کرنے سے روک دیتا تھا اور نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ تلواریں میان سے نکل آتی تھیں۔

مخالفت کی
دوسرے خاندان میں عناد
حضرت صالح نے جب ثمود کے عقاید اور ان کی بت پرستی پر حملہ کیا اور ان کو توحید اور عبادت الٰہی کی طرف بلایا تو ان کے خاندان اور دوسرے قبائل میں عناد قائم ہو گیا۔ ایک طرف حضرت

Marfat.com

نو قبائل کے نو زبردست دشمن

کا خاندان اور چند لوگ تھے جو ایمان لائے تھے اور دوسری طرف نو قبائل کے نو زبردست
تھے "جو زمین میں فساد برپا کرتے تھے اور اصلاح نہیں کرتے تھے" حضرت صالح کو تکلیف دینے
ذریعہ یہ تھا کہ ان کے خاندان کو پانی کے خزانہ سے اور چراگاہ سے روک دیا جائے۔ حضرت
کے ساتھ منافرت اس قدر بڑھ گئی کہ ان سرداروں نے حضرت صالح کے خاندان پر شب خون
کا بھی تہیہ کر لیا تھا۔ وہ لوگ حضرت صالح سے بار بار کہتے تھے کہ تم کہتے ہو کہ تم خدا کے فرستادہ

عذاب کا مطالبہ

ہمارا خدا زبردست ہے اور وہ تمہاری مدد پر ہے، اور وہ گمراہ لوگوں کو عذاب دیا کرتا ہے
بولے اے صالح! اگر تم رسولوں میں سے ہو تو اس (عذاب) کو لے آؤ جس کی تم ہم کو دھمکی دیا
ہو" (۵) ؎۔

نشانی کا مطالبہ

عذاب آنے سے پہلے کوئی نشانی مقرر ہونا چاہیے کہ اگر لوگ یہ کام کریں گے تو ان پر عذاب آئیگا۔
نے نشانی طلب کی: "وہ لوگ بولے کہ اے صالح! تم تو بس ان میں سے ہو جن پر جادو کیا گیا
(۱۴) تم تو کچھ نہیں مگر ہم جیسے ایک بشر، تو اگر تم سچوں میں سے ہو تو کوئی نشانی لے آؤ" (۱۴) ؎۔

لوگ دو فریق ہو کر باہم جھگڑنے لگے۔

جھگڑا اس بات پر تھا کہ قبائل کے سرداروں نے حضرت صالح کی چھوٹی جماعت کو پانی اور چراگاہ
روک دیا تھا۔ حضرت صالح نے کہا کہ دیکھو اب تم ہم دو فریق ہیں (اور ہم نے ثمود کی طرف
کے بھائی صالح کو بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو تو وہ لوگ دو فریق ہو کر باہم جھگڑنے لگے" (۱)

پانی پینے کا مقرر دن

۔ ایک مقرر دن کو تمہارے سب اونٹ پانی پئیں اور ایک روز ہم مومنوں کی باری ہے۔
نے ہماری طرف سے یہ ایک اونٹنی مقرر کی ہے جس روز اللہ کی اونٹنی کی باری ہو اس روز
کو پانی پینے دینا اور ستانا نہیں۔ اللہ کی اونٹنی تمہارے لئے "نشانی" ہے اور اس نشانی سے
کو تمہاری "آزمائش" منظور ہے۔ اگر تم اس اونٹنی کو برائی کے ساتھ چھوؤ گے تو تمہاری یہ
ورزی خدا کے حکم کی نافرمانی ہوگی اور ایک بھاری دن کا عذاب تم کو آ پکڑیگا۔ (۶) ؎۔
ثمود اپنے جتھے کی طاقت اور حضرت صالح کی جماعت کی کمزوری کو مدنظر رکھتے ہوئے بھلا

اونٹنی کو کاٹ ڈالا

اس دھمکی کو دھیان میں لاتے۔ چنانچہ "انہوں نے ان (صالح) کو جھٹلایا۔ پھر اس (اونٹنی)

تین دن کی مہلت

کاٹ ڈالا" (۱۴) ؎۔ یہ ثمود کی طرف سے اعلان جنگ تھا اور حضرت صالح نے اس چیلنج کے
میں خدا کی طرف سے کہا "تو اپنے گھر میں تین دن چین کر لو۔ یہ ایک وعدہ ہے جو جھوٹا نہ ہوگا"
؎۔

ثمود پر عذاب

۔ ثمود پر عذاب۔ تورات میں کئی جگہ آیا ہے کہ خدا قوموں کو عذاب دینے کے بعد پچھتاتے
اس پر یہ شعر یاد آتا ہے کہ

کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ — ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

قرآن میں خدا کی شان یہ ہے کہ "تب انہوں نے (ثمود نے) ان کو (صالح کو) جھٹلایا۔ پھر اس

Marfat.com

(اونٹنی) کو کاٹ ڈالا ⑭ تو ان پر ان کا رب ان کے گناہ کے سبب عذاب لایا اور سب کو (ہلاک کر کے) برابر کر دیا

خدا عذاب دیکر نہیں پچھتاتا — ⑮ اور وہ انجام کی پروا نہیں کرتا ⑯ ف (یعنی اس کا کوئی کام ایسا نہیں ہوتا جس پر وہ پچھتائے) باقی رہا انسان کا پچھتانا تو اگر انسان اپنے کئے پر پچھتائے اور خدا سے مغفرت مانگے

توبہ — تو بہ کرے تو اللہ غفور ہے، رحیم ہے۔ لیکن انسان کو اپنے کئے کی برائی کا احساس تو ہو مگر

محض ندامت گناہ نہیں بخشواتی — یہ احساس محض احساس تک محدود رہے اور اس قسم کے گناہ سے باز رہنے کا وہ تہیا نہ کرے مغفرت نہ مانگے تو اس کی ندامت بے سود ہے۔ ثمود بھی اونٹنی کو کاٹ ڈالنے کے بعد نادم ⑰ (پھر بھی) ان کو عذاب نے پکڑ لیا" ⑱ ف۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ نادم تو ہوئے مگر کے اینٹھے رہے "انھوں نے اونٹنی کو کاٹ ڈالا اور انھوں نے اپنے رب کے فرمان کی بغاوت

ثمود خدا سے مغفرت مانگتے تو عذاب نہ آتا۔ — کی اور بولے کہ اے صالح اگر تم رسولوں میں سے ہو تو اس (عذاب) کو لے آؤ جس کی تم ہم کو دھمکی دیا کرتے ہو" ⑤ ف۔ اگر احساس ندامت کے بعد وہ مطالبہ عذاب کے بجائے رحم اور مغفرت کی دعا کرتے تو ان پر عذاب نہ آتا کیونکہ حضرت صالح نے "کہا تھا) اے میری قوم بھلائی سے پہلے تم برائی کے لئے کیوں جلد بازی کرتے ہو۔ اللہ سے مغفرت کیوں نہیں مانگتے اس لئے کہ شاید تم پر رحم کیا جائے" ② ف۔

زلزلہ کا عذاب — جیسا کہ بیان ہو چکا ہے ثمود پہاڑی ملک میں رہتے تھے اور پہاڑوں میں تراش کر رہنے کے مکان بناتے تھے۔ قوم ثمود کی ہلاکت ایک زلزلہ سے ہوئی۔ زلزلہ سے عموماً میدان کے تعمیر شدہ مکان گر پڑتے ہیں اور پہاڑ کی چٹانیں بھی ڈھل جاتی ہیں۔ قوم ثمود ہلاک ہو گئی، اس حادثہ کے لئے کسی آیت میں لفظ رجفہ آیا ہے جس کے معنی "تھرتھری" یعنی "زلزلہ، بھونچال" کے ہیں اور کہیں صیحہ (چیخ) یعنی گھڑگھڑاہٹ کی آواز اور کہیں "طاغیہ" یعنی شدت اور حد سے زیادہ سختی اور کہیں "صاعقہ" آیا ہے جس کے معنی کڑک یا مہیب آواز کے ہیں۔ یہ سب کیفیتیں زلزلہ میں ہوتی ہیں۔

دو آبہ عراق میں رہنے والی قوم نوح کی ہلاکت سیلاب سے ہوئی، صحرائے احقاف میں رہنے والے عاد کی ہلاکت آندھی سے ہوئی اور پہاڑی مقام حجر کے بسنے والے ثمود کو اللہ نے زلزلہ سے ہلاک کیا۔ اس حادثہ سے وہی لوگ ہلاک ہوئے جنھوں نے عقیدہ توحید سے انکار کر دیا تھا اور عذاب کا مطالبہ کیا تھا۔ اللہ نے "ان لوگوں کو بچا لیا جو ایمان لائے اور ڈرتے بچتے رہے" ⑨ ف ۹۔

باب ۱۸ (الف) ذوالقرنین (ب) یاجوج وماجوج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ کہف ۱۶ ع ۱۱

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ۭ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ①

اور تم سے ذوالقرنین کے بارہ میں پوچھتے ہیں، کہو میں اس کا کچھ ذکر سناتا ہوں ①

اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ②

ہم نے اس کو زمین میں اقتدار دیا تھا اور اسے ہر شے سے سامان دیا تھا ②

ذوالقرنین کو زمین میں اقتدار ہر شے کا سامان

فَاَتْبَعَ سَبَبًا ③

پس اس نے (سفر مغرب کا) سامان کیا ③

سفر مغرب

حَتّٰٓي اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ڛ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ④

یہاں تک کہ جب وہ مغرب الشمس میں پہنچا تو اس نے سورج کو ایک گدلے چشمہ میں ڈوبتے دیکھا اور اس کے پاس اس نے ایک قوم پائی۔ ہم نے کہا اے ذوالقرنین تو چاہے تو ان کو عذاب دے اور چاہے تو ان کے ساتھ (اچھا سلوک) کرے ④

ملک مغرب الشمس

گدلا چشمہ

قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ⑤

اس نے کہا اچھا جس نے ظلم کیا اسے تو عذاب دونگا، پھر اسے اس کے رب کی طرف واپس بھیجا جائیگا پھر اسے وہ بھی بہت بُرا عذاب دیگا ⑤

ظالموں کو سزا

وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَاۗءَ ۨ الْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ⑥

اور جو ایمان لایا اور اس نے بھلا کیا تو اس کے لئے بھلائی کا بدلا ہے اور ہم اس کے لئے اپنے حکم سے نرم بات کہیں گے ⑥

مومنوں کے ساتھ بھلائی

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ⑦

پھر اس نے (سفر مشرق کا) سامان کیا ⑦

سفر مشرق

حَتّٰٓي اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰي قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ⑧

یہاں تک کہ جب مطلع الشمس میں پہنچا تو اس نے سورج کو ایک ایسی قوم پر طلوع ہوتے دیکھا جن کے لئے اس کے سامنے ہم نے کوئی اوٹ نہیں بنایا ⑧

ملک مطلع الشمس

كَذٰلِكَ ۭ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ⑨

ایسا ہی ہوا اور اس کے پاس جو کچھ تھا ہماری باخبری کے دائرہ میں تھا ⑨

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ⑩

پھر اس نے (ایک اور سفر کا) سامان کیا ⑩

تیسرا سفر

حَتّٰٓي اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ⑪

یہاں تک کہ جب دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا تو ان کے پیچھے ایک قوم پائی جو کوئی بات نہیں سمجھتی تھی ⑪

ایک قوم جو ذوالقرنین کی زبان سے ناواقف تھی

قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ

ان لوگوں نے کہا اے ذوالقرنین بے شبہ یاجوج اور ماجوج

یاجوج وماجوج

Marfat.com

	مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿۹۴﴾	ملک میں فساد مچاتے ہیں تو کیا آپ کے لئے ہم خراج مقرر کریں اس لئے کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک روک بنا دیں ﴿۹۴﴾
روک		
	قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿۹۵﴾	اس نے کہا میرے رب نے مجھے جس چیز میں اقتدار دیا ہے وہ بہتر ہے پس تم لوگ طاقت سے میری مدد کرو تو میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دوں ﴿۹۵﴾
درّے کو لوہے کی سلوں اور تانبے سے پاٹا گیا	اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿۹۶﴾	میرے پاس لوہے کی سلیں لاؤ، یہاں تک کہ جب اس نے دونوں ٹیکریوں کے درمیان (سطح) برابر کی اس نے کہا دھونکو یہاں تک اس نے اسے آگ بنا دیا تو اس نے کہا میرے پاس پگھلا تانبا لاؤ تاکہ میں اس پر انڈیلوں ﴿۹۶﴾
	فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿۹۷﴾	پس وہ اس پر قابو نہ پا سکتے تھے اور نہ اس میں سوراخ کر سکتے تھے ﴿۹۷﴾
دیوار کے ریزہ ریزہ ہونے کی پیشین گوئی۔	قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّاۗءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ﴿۹۸﴾	اس نے کہا یہ میرے رب کی طرف سے ایک رحمت ہے، مگر جب میرے رب کی دھمکی آپہنچے گی اسے ریزہ ریزہ کر دیگی اور میرے رب کی دھمکی پوری ہو کے رہے گی ﴿۹۸﴾
	وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿۹۹﴾	اور ہم اس دن بعض لوگوں کو بعض کے ساتھ تھپیڑے ملتے چھوڑ دینگے اور صور میں پھونکا جائیگا پھر ہم سب کو جمع کرینگے ﴿۹۹﴾
	وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَىِٕذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضَۨا ﴿۱۰۰﴾	اس دن ان کافروں کے سامنے جہنم پیش کی جائیگی ﴿۱۰۰﴾
	الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَاۗءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ﴿۱۰۱﴾	جن کی آنکھیں ہماری یاد سے پردہ میں رہتی ہونگی اور وہ کچھ سُن نہیں سکتے تھے ﴿۱۰۱﴾
ف ۶ سورہ انبیا ۲۱/۹۵	وَحَرٰمٌ عَلٰي قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾	جس بستی کو ہم نے ہلاکت میں ڈالا اس (کے لوگوں) کے لئے ناممکن ہے وہ ہرگز نہیں پھریں گے ﴿۹۵﴾
یاجوج و ماجوج کی رہائی کی پیشین گوئی	حَتّٰٓي اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾	یہاں تک کہ یاجوج و ماجوج کھول دیئے جائیں اور وہ ایک ڈھلوان سے لڑھکنے لگیں ﴿۹۶﴾
	وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِىَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۹۷﴾	اور برحق وعدہ آجائے تو ناگاہ کافروں کی آنکھیں پتھرا جائیں کہ ہائے بدبختی ہم اس سے غافل تھے بلکہ ہم ظالم تھے ﴿۹۷﴾

Marfat.com

وف ۱۵۰۔ لفظ ذوالقرنین کا ترجمہ۔ ذوالقرنین کا نام ذو اور قرنین دو لفظوں سے بنا ہے۔ ذو کا اصلی مفہوم صاحب اور آقا ہے۔ اُردو میں اس کا مرادف والا ہے یمن میں عموماً قلعہ دار کو ذو کہتے تھے، مثلاً ذو ریدان، ذو رعین، ذو غمدان۔ قلعہ دار کبھی کبھی زور پکڑ کے پورے ملک کے بادشاہ ہو جاتے تھے۔ اس لئے رفتہ رفتہ ذو کے معنی بادشاہ کے ہو گئے۔ بابلی زبان میں ذُو کو کے معنی ہیں ملک کا مالک۔ — ذو کا مطلب

عربی میں قرن کے معنی ہیں ایک دوسرے کے نزدیک ہونا۔ اُردو میں لفظ قرین قریب کے معنی میں بولا جاتا ہے۔ ایک شخص ایک طرف اپنے باپ کا اور دوسری طرف اپنے بیٹے کا قرین ہوتا ہے۔ ہر نسل تیس پینتیس برس کی شمار کی جاتی ہے۔ اس لئے باپ بیٹے اور پوتے تین نسلوں کے زمانہ یعنی سو برس کی میعاد کو بھی قرن کہتے ہیں۔ ہم عصر لوگوں کے لئے قرآن میں قوم اور قرن کے لفظ آئے ہیں۔ پیغمبروں نے اپنے ہم عصر لوگوں کو قوم کہہ کر خطاب کیا ہے۔ اور قرآن نے ان کو قرن کہا ہے چنانچہ ایک آیت میں ہے۔ — قرنین کا مطلب

"ان سے پہلے ہم نے بہتیرے قرنوں کو ہلاک کیا جو سامان اور آرائش میں ان سے بہتر تھے"
⑨ ع مریم ۱۹/۷۴۔ ایک اور لفظ قرن ہے جو عربی میں غالباً عبری سے آیا ہے جس کے معنی سینگ کے ہیں۔ اس معنی میں سارے قرآن میں لفظ قرن نہیں آیا ہے۔

وف ۱۵۱۔ ذوالقرنین کے سفر۔ قرآن کا بیان ہے کہ "ہم نے ذوالقرنین کو زمین میں اقتدار بخشا تھا اور اسے ہر شے سے کچھ سامان دیا تھا" ② ل۔ ذوالقرنین ایک ذو یعنی بادشاہ تھا وہ اپنے وطن سے ساز و سامان کے ساتھ مغرب الشمس نام کے ملک میں گیا تو خدا نے فرمایا — مغرب الشمس کا سفر

"اے ذوالقرنین ان لوگوں کو تو یا تو عذاب دے یا ان کے متعلق بھلائی اختیار کرے" ④ ل۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس نے اس ملک کو فتح کیا اور محکوم باشندوں کے متعلق "اس نے کہا اچھا جس نے ظلم کیا اسے تو عذاب دونگا..... ⑤ اور جو ایمان لایا اور اس نے بھلا کیا اس کے لئے بھلائی کا بدلا ہے اور اس کے لئے ہم اپنے حکم سے نرم بات کہیں گے ⑥ ل۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے مغرب الشمس میں باقاعدہ حکومت قائم کی اور اس کا اصول حکومت ظالم کو سزا دینا اور بھلوں کے ساتھ بھلائی کرنا تھا۔

ذوالقرنین کا دوسرا سفر مطلع الشمس کی طرف ہوا۔ خدا فرماتا ہے "ایسا ہی ہوا اور اس کے پاس جو کچھ تھا وہ ہماری باخبری کے دائرہ میں تھا" ⑨ ل۔ وہاں کے باشندے غالباً مومن تھے۔ اس لئے ان کے متعلق کسی خاص بیان کی ضرورت نہ تھی۔ — مطلع الشمس کا سفر

اب مغرب الشمس سے مطلع الشمس تک ذوالقرنین کی حکومت اور ان دو سرحدی قوموں کے اس کے ماتحت ہو جانے سے وہ ذوالقرنین کے لقب سے مشہور ہوا۔ — ذوالقرنین کی وجہ تسمیہ

Marfat.com

معلوم ہوتا ہے کہ مغرب الشمس اور مطلع الشمس کے لوگ ذوالقرنین کے ہم زبان اور ہم نسل

ذوالقرنین کا تیسرا سفر — مگر تیسرے سفر میں ذوالقرنین کا گذر ایسے لوگوں میں ہوا جو اس کی بولی نہیں سمجھتے تھے، بلکہ ان

یہاں کے لوگ ذوالقرنین کی بولی نہیں سمجھتے تھے۔ — ذہانت اس قدر کم درجہ تھی کہ وہ قوم کوئی بات نہیں سمجھتی تھی (۱۱) ف۔ ان لوگوں نے ذوالقرنین

سے کہا کہ ان پہاڑوں کے پیچھے سے یاجوج اور ماجوج ان کے ملک میں آکر فساد مچاتے ہیں

یاجوج و ماجوج — اور انھوں نے ذوالقرنین سے درخواست کی کہ ان کے اور یاجوج و ماجوج کے درمیان ایک

سدذوالقرنین — روک بنا دیں (۱۲) ان لوگوں نے ذوالقرنین کو خراج دینے کا وعدہ کیا۔ ذوالقرنین نے خراج

سے انکار کیا اور کہا میرے رب نے مجھے جس چیز میں اقتدار دیا ہے وہ بہتر ہے۔ تم لوگ مجھے

صرف (جسمانی) محنت سے مدد دو تو میں تمھارے اور ان کے درمیان ایک روک بنا دوں

ف۔ چنانچہ اس نے ایک سد تعمیر کر دی، پھر وہاں سے واپس ہوگیا یہ ملک پہاڑی تھا اور شمال

کی طرف تھا۔ یہاں کے لوگوں کے ساتھ ذوالقرنین کے تعلقات دوستانہ تھے، یہاں پر متمدن دنیا

کی سرحد ختم ہوتی تھی اور اس کے شمال میں پہاڑوں کے اس پار ایک وحشی قوم آباد تھی جس کی

غارت گری سے بچنے کے لئے ذوالقرنین نے ایک ایسی سد بنائی "جس پر وہ لوگ چڑھ نہیں

سکتے تھے اور اس میں سوراخ نہیں کر سکتے تھے"۔

دیوار چین — چینی لوگوں نے بھی اپنے ملک کو بیرونی چڑھائی سے محفوظ رکھنے کے لئے سرپٹ میدان

میں سیکڑوں میل لمبی دیوار تعمیر کی تھی جو اب تک موجود ہے۔ اس کے مقابلہ میں سد ذوالقرنین

ایک چھوٹی چیز تھی کیونکہ یہ دو سر بفلک پہاڑوں کے درمیان ایک تنگ گھاٹی کو بند کرتی تھی۔

ذوالقرنین نے چوتھا سفر نہیں کیا کیونکہ اس کے ملک کی جنوبی سرحد ایک بحر اعظم کا ساحل تھا۔

مگر عربی قصاصوں نے اس کے بری سفروں پر اکتفا نہ کی اور اس کے جہاز سمندر میں بھی چلا دیئے

اور "خضر" سے اس کی ملاقات کرا دی۔ سورۂ کہف میں ذوالقرنین کے قصہ سے عین قبل

مجمع البحرین کے ایک عالم کا ذکر ہے جس سے حضرت موسیٰ نے ملاقات کی تھی۔ احادیث میں اسی

عالم مجمع البحرین کو خضر نام دیا گیا ہے۔

طلوع شمس کی زمین — **۱۵۲ ف۔ مطلع الشمس۔** عربی کا لفظ مطلع الشمس بالکل ترجمہ ہے سریانی لفظ ماتی نغ شمسی

(طلوع شمس کی زمین) اور تمام سیت شمسی (طلوع شمس کے سمندر) کا۔ ماتی نغ شمسی سریانی میں

عراق کو کہتے تھے اور تمام سیت شمسی اس سمندر کو کہتے تھے جسے بابلی زبان میں تارو ماراتی (دریائے

تلخ) کہا جاتا تھا۔ اب اسے ہم خلیج عمان یا خلیج فارس کہتے ہیں۔ حضرت حزقیل کے زمانہ میں بابل

میں ایک بادشاہ مردوک بلدان تھا۔ اس کا نام سریانی لب ولہجہ میں مَرْدُوْک اِپْلاَاِدِیْن تھا

اور اس کا لقب سار تمتام (طمطام) یعنی ملک البحر تھا۔ پہلے وہ ماتی تمتام (ارض البحر) کے ایک

حصہ کا بادشاہ تھا۔ اشوریوں نے اسے اس کے اصلی ملک سے بے دخل کر دیا تو وہ عراق میں

Marfat.com

...ذیل ہے:۔

حمیر بن سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان بن ہود

ملطاط ـ یا وایل

عامر (یا عمرو)

عاد (ذومناح)

شداد | لقمان | ہمال (ذوشدد)

ہمال (ذوشدد) ← حارث الرایش (ذومراثد)

الصعب (ذوالقرنین)

ابرہہ (ذوالمنار)

افریقس | عبد بن ابرہہ (ذوالاشرار) | عمرو بن ابرہہ (ذوالاذعار)

عرب کے قصاص شعراان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے وقت کا ذو یعنی بادشاہ بتاتے ہیں مگر شجرہ نسب سے ظاہر ہے کہ سب سے پہلا ذو عاد بن عامر بن ملطاط تھا۔ اس کے بارہ میں ہم صرف یہ جانتے ہیں کہ وہ ایک ذو یعنی قلعہ دار تھا، اور اس کا لقب ذومناح تھا۔ ذو یعنی قلعہ دار کا عہدہ بڑی اہمیت رکھتا تھا اور ایسا ہوتا تھا کہ اذوا ربادشاہوں کی نیابت کرتے کرتے موقع پاکر خود بادشاہ بن جایا کرتے تھے۔ ذومناح

عاد کا بیٹا ہمال اور پوتا حارث الرایش بھی ذو تھے۔ اور ذوشدد اور ذومراثد کے جانے تھے۔ حارث الرایش نے بہت شہرت اور قوت حاصل کر لی تھی۔ اس کے برسر اقتدار آنے سے پہلے یمن کی سلطنت دو مملکتوں میں منقسم تھی۔ ایک مملکت کا صدر مقام مارب تھا اور دوسری کا حضر موت۔ حارث الرایش پہلا ذو ہے جس کے ماتحت سبا کی دونوں حکومتیں متحد ہوئیں۔ حارث الرایش کے متعلق عرب قصاصوں کا بیان ہے کہ اس نے بہتیرے ملک فتح کئے تھے۔ کتاب التیجان میں اس کی شان میں مندرجہ ذیل اشعار منقول ہیں۔ ذوشدد ۔ ذومراثد

سار بنا الرائش فی جحفل مثل مفیض السیل کالانجم

رائش ایک فوج میں جو سیلاب اور ستاروں کے مانند تھی ہم کو لے کر چلا

یوما لارض الھند نسولھا تجری بہ الامواج کالضیغم

سرزمین ہند کی طرف شیر جیسی موجیں ہم کو بہا لے چلیں

Marfat.com

وانغض الراس املاکہا وآب بالخیرات والاغنمہ

وہاں کے بادشاہوں نے سر جھکائے اور بھلائیاں اور نعمتیں لے کر وہ لوٹا

حارث الرائش ذومراثد کے فرزند الصعب کا لقب ذوالقرنین تھا۔ اسی الصعب کے

ذومراثد کا بیٹا ذوالقرنین — کتاب التیجان میں مذکور ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص صحابی نے ایک موقع پر کہا کہ ذوالقرنین یمن سے تھا اور وہ ذومراثد کا بیٹا الصعب تھا یہی بات حضرت کعب سے مروی ہے جو ایک یمنی اور بڑے مشہور عالم تھے، حضرت عمر کے ایام خلافت میں مسلمان ہوئے۔

ذوالقرنین کے متعلق کئی شاعروں نے اپنے خیالی گھوڑے دوڑائے ایک شاعر کہتا ہے

والصعب ذوالقرنین عمر ملکہ الفین امسی بعد ذاک رمیما

صعب ذوالقرنین نے اپنی حکومت کو دو ہزار برس تک رکھا پھر وہ سڑ گل گیا

حنو قراقر — دوسرا شاعر عراق کے مقام حنو قراقر کے متعلق کہتا ہے۔

هناك الصعب ذوالقرنین ثاوٍ

صعب ذوالقرنین یہاں مدفون ہے

ایک دن نافع بن الازرق نے تبع اسعد ابو کرب کی طرف منسوب چند اشعار حضرت ابن عباس کو سنائے، ان اشعار میں سے ایک شعر یہ ہے کہ

واقام ذوالقرنین فیہا حجۃ جو فایطوف علی اللظی المتوقد

اور وہاں (مکہ میں) ذوالقرنین نے ایک سال قیام کیا دہکتی آگ پر طواف کرتے ہوئے

ایک اور شعر یہ ہے

اذ کان ذوالقرنین جدی مسلما ملکا تراہ لہ الملوک تسجد

چونکہ میرا دادا ذوالقرنین مسلمان تھا اس لئے صوبیدار اس کو جس وقت دیکھتے ہیں کا سجدہ کرتے تھے

آگے کے اشعار میں شاعر کہتا ہے

طارف المشارق والمغارب کلہا یبغی علوما من کریم مرشد

اس نے مشرقوں اور مغربوں کا سفر کیا ایک مرشد کریم سے علم حاصل کرنے کے لئے

حضرت موسیٰ اور خضر کے قصہ میں بیان کیا جائیگا کہ اس خیال کی تصحیح قرآن نے کس طرح کی ہے

آگے چل کر شاعر مذکور اسی الصعب ذوالقرنین کے متعلق کہتا ہے

اس نے سورج کو ایک بدرنگ گدلے چشمہ میں جاتے دیکھا۔ — ورای مغیب الشمس عند غروبھا فی عین ذی خلب وثاط حرمد

اور اس نے بوقت غروب سورج کو ایک بدرنگ بدبودار گدلے چشمہ میں جاتے دیکھا

قطع الزواخر لجۃ عن لجۃ وعلا المہامہ فدفدا عن فدفد

اس نے ایک ایک سمندر اور ایک ایک بیابان کو عبور کیا

فھدی القبائل امة عن امة و اباد قتلا مفسدا عن مفسد
پھر اس نے ایک ایک امت کو ہدایت دی اور ایک ایک مفسد کو ہلاک کیا
متعدد کہانیوں میں ذوالقرنین اور خضر کی ملاقات کا جو تذکرہ ہے وہ درحقیقت اسی قصیدہ کے مصرع "یبغی علوما من کریم مرشد" کی تشریح ہے۔

یاجوج ماجوج

۱۔ یاجوج اور ماجوج۔ توراۃ کے بیان بموجب حضرت نوح کے ایک بیٹے کا نام یافث یافث کے متعدد فرزند تھے جن میں سے تین کے نام ماجوج، مسک، اور توبل تھے۔ بموجب پیدائش حضرت حزقیل کے بیان بموجب سرزمین ماجوج کے رہنے والے ایک شخص یا خاندان کا نام جوج تھا۔

اجی جی عرب کے دشمن

ب۔ حزقیل۔ خالدیہ کے افسانوں بموجب یاجوج جن کو اہل خالدیہ اجی جی کہتے تھے الوناس (مردان فلک) کی فوج کا نام تھا جن کو خدایان روشنی نے تیامت کے فرزندوں کے مقابلہ کے لئے پیدا کیا تھا۔

ماتی تیامت بالاختصار تیامت درحقیقت عرب کا نام تھا جسے خالدیہ کے خرافی طرز بیان نے خدایان روشنی کے دشمن شیطانوں کی ماں بنا رکھا ہے۔ عبرانیوں کو جیسا کہ حضرت ابراہیم کے بیان میں بتایا جائیگا۔ خوبر اور حابیرو بھی کہا جاتا تھا۔ اموحوبر کے معنی ہیں عبرانیوں کی قوم۔ اس قوم کا قدیم وطن وہی ملک ہے جسے کبھی ماتی تیامت کہا جاتا تھا۔ تیامت کی طرح اموحوبر بھی خالدی افسانوں میں شیاطین کی ماں ہے۔ خالدیہ کی کہانی بموجب بارہا تیامت کی عساکر ظلمت نے خدایان روشنی پر حملے کئے۔ ایک حملہ آور فوج کے افسر کا نام کنجو تھا جس کے مقابلہ کے لئے انسانی جامہ پہن کر دیوتا مردوک نے آسمان سے نزول کیا۔[۱] دیوتاؤں نے فرزندان تیامت کا بالاستقلال مقابلہ کرنے کے لئے خوفناک اجی جی کو پیدا کیا۔ اور سات الوناس (مردان فلک) کو ان کے امرا بنایا۔ الوناس کو اہل خالدیہ یا کے دشمن باقی دیوتاؤں کے مددگار سمجھتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ "وہ عورتیں نہیں ہیں وہ مرد ہیں اولاد نہیں جنتے"[۲]۔ غالباً یاجوج و ماجوج کے متعلق ایسا ہی خیال آنحضرت کے معاصر عربوں کا بھی تھا۔ جس کی تردید کے لئے آپ نے فرمایا یاجوج اور ماجوج بلاشبہ بنی آدم ہیں۔ بے شک وہ عورتیں رکھتے ہیں، مباشرت کرتے ہیں، اور اولاد جنتے ہیں"[۳]

عساکر ظلمت کا خدایان روشنی پر حملہ

مساکن یاجوج ماجوج

۲۔ مساکن یاجوج و ماجوج۔ اجی جی کے سردار الوناسوں کے متعلق خالدیہ کے افسانے کہتے ہیں کہ "وہ وحشی گھوڑوں کی طرح پہاڑوں میں پیدا ہوتے ہیں"[۴]۔ حضرت حزقی ایل نے جو اسیران بابل میں سے تھے جوج کا پتہ "اتر کے دور اطراف میں" دیا ہے۔ بابل کے اتر جو پہاڑ ہیں اُن کا

ڈان آف سولیزیشن
درمنثور

۲۔ ڈان آف سولیزیشن
۴۔ ڈان آف سولیزیشن

Marfat.com

سلسلہ کوہ قاف پر منتہی ہوتا ہے۔ حضرت عکرمہ کے بیان بوجب یاجوج وماجوج کی راہ بند کرنے کے لئے ذوالقرنین نے جو سد بنائی تھی وہ کوہستان قاف میں تھی۔

یاجوج وماجوج کا وطن ملک روس

توراۃ بیان بوجب یاجوج کے ایک بھائی کا نام مسک تھا۔ حضرت داؤد کے زمانہ میں اس نام ایک قوم بنو قیدار کے ساتھ حجاز میں آباد تھی (۹) ب ۱۲۰ زبور مگر اس قوم کا اصلی وطن حجاز نہ تھا۔ مسک توبل درحقیقت ماجوج کی ہم نسل اور ہم وطن دو قوموں کا نام تھا جو نامختون تھیں (۲۹) ب ۳۲۔ اسرائیلی بازاروں میں آدمی اور تانبے اور پیتل کے برتن بیچا کرتی تھیں (۱۳) ب ۲۷۔ حزقی ایل۔ کوہ قاف کے اس طرف

مسکو (ماسکو)

ملک روس میں ایام قدیم سے مسکو اور توبال کے ہم نام دو دریا بہتے ہیں۔ اسی دریا کو ان قوموں کا اصلی وطن سمجھنا چاہئے۔ حضرت حزقی ایل نے جوج کی ماتحت قوموں میں سے ایک قوم کا نام روش بتایا ہے۔ یہی لفظ آج بھی کوہ قاف سے اتر کے ممالک کا نام ہے۔

دنیا کی تاریخ میں ایسا بارہا ہوا ہے کہ ایک وحشی قوم اٹھی اور اس نے وقت کی متمدن ترین قوم کو پیس کے رکھ دیا۔ یہ وحشی قومیں عموماً اس جنس سے تعلق رکھتی تھیں جن کو یاجوج اور ماجوج سے تطبیق دی جاسکتی ہے۔ سد ذوالقرنین کے باب میں بتایا گیا ہے کہ چینیوں نے ایک وحشی قوم کے حملے سے اپنے ملک کو محفوظ رکھنے کے لئے ایک طویل دیوار تعمیر کی تھی جو اب تک موجود ہے۔ اس دیوار کے ادھر جو قوم آباد ہے اسے منگول یا مغل قوم کہا جاتا ہے۔ ایک زمانہ میں روما کی حکومت اسپین سے

سیدیہ والے نسل یاجوج سے تھے

لے کر ایران تک اور جرمنی سے لے کر ممالک افریقہ تک پھیلی تھی۔ اس زبردست حکومت کے ہن، گاتھ، وانڈال جیسی وحشی قوموں نے پرخچے اڑا دیئے۔ ہن قوم کا مقام سیدیہ (Scythia) تھا۔ سیدیہ کی مشرقی سرحد یونانی مورخوں کے بیان بوجب کوہ قاف کے پاس ختم ہوتی تھی جس طرح عرب کی کہانیاں کوہ قاف کو دنیا کی آخری سرحد بناتی ہیں۔ اسی طرح قدیم یونانیوں کی نظر میں بھی کوہ قاف دنیا کی آخری سرحد تھی۔ یہ تمام قومیں جو دیوار چین سے لے کر یورال پہاڑ تک بستی تھیں درحقیقت ایک تھیں۔ انھیں قوموں کا نام قرآن میں یاجوج اور ماجوج ہے چیمبرس انسائی کلوپیڈیا کے بیان بوجب حزقیل اور یوحنا نے جس جوج اور ماجوج کا ذکر کیا ہے وہ سیدیہ والوں اور تاتاریوں کے مورث تھے۔

ف ۱۵۸۔ ذوالقرنین کے متعلق مختلف خیالات۔ ذوالقرنین کی تشخیص وتعیین کے لئے اس کے نام کی تشریح میں ہم نے صرف قرآن سے مدد لی ہے۔ قرن کا لفظ قرآن میں ہر جگہ ایک زمانہ کی "قوم" کے معنی میں آیا ہے کسی اور معنی میں یہ لفظ قرآن میں مستعمل نہیں ہوا ہے اور "ذو" کے معنی والا، صاحب

دو قوموں کا بادشاہ

اور بادشاہ کے ہیں۔ اس لئے ہم نے ذوالقرنین کو اپنے زمانہ کی دو قوموں کا، جو مطلع الشمس اور مغرب الشمس میں آباد تھیں والی اور بادشاہ سمجھا۔ ابتدائی زمانہ میں ایک شخص کا دو ایسی قوموں کا بادشاہ ہونا جو خود اس شخص کی قوم نہوں نہایت بے نظیر اور قابل فخر بات تھی۔ اسی لئے ذوالقرنین کا یہ لقب مشہور

Marfat.com

دو قوموں کا پہلا فرماں روا
تھا۔ غالباً یہ دنیا کا پہلا فرماں روا ہے جس نے بیک وقت دو قوموں پر حکومت کی مطلع الشمس اور مغرب الشمس کے متعلق ہم نے ثابت کیا ہے یہ نام سواحل خلیج فارس اور سواحل بحر احمر کے قدیم ترین ناموں کے تراجم ہیں۔ عرب کی قدیم کہانیاں ان دونوں سرزمینوں کے درمیان ایک قدیم یمنی ذو
ذوالقرنین کا نام
کا پتہ دیتی ہیں جس کا نام الصعب اور لقب ذوالقرنین تھا۔

سورہ کہف کی سورۃ ہے، اس میں ایک آیت بھی مدنی نہیں ہے۔ یہ سورۃ چند سوالات کے جواب میں اتری جن میں سے ایک ذوالقرنین کے متعلق تھا۔ غور طلب یہ ہے کہ یہ سوال کس نے کیا۔ اگر یہ سوال قریش نے بطور خود کیا تھا تو ان کے ذہن میں ذوالقرنین کی وہ عربی کہانیاں تھیں جن کو بعض مفسروں نے بھی نقل کیا ہے جن میں سے ایک میں یہ ہے کہ وہ ایک فرشتہ تھا جو انسان بن کر دنیا میں اترا تھا اور قریش آنحضرت سے کہا کرتے تھے کہ اگر خدا چاہتا تو کسی فرشتے کو عرب کی ہدایت کے لئے اتارتا نہ کہ ایک انسان کو جو ہم میں سے ہے۔ اور اگر انھوں نے کسی اہل کتاب سے پوچھ کر سوال کیا تھا تب بھی ضرور نہیں کہ جواب میں جو قصہ اترا اس کے مانند کوئی قصہ بیبل میں بھی موجود ہو۔

سکندر قرآن کا ذوالقرنین نہیں
عام طور پر مفسرین سکندر کو ذوالقرنین بتاتے ہیں۔ ایک مرتبہ کسی نے جناب وہب بن منبہ سے پوچھا کہ اسے ذوالقرنین کہنے کی وجہ کیا ہے۔ فرمایا کہ "اہل کتاب کے بیانات مختلف ہیں، کوئی کہتا ہے کہ اسے ذوالقرنین (دو قوموں کا بادشاہ) اس لئے کہا گیا کہ وہ روم اور فارس کا بادشاہ تھا، کوئی کہتا ہے کہ اس کے سر میں کچھ دو سینگوں کے مانند تھا"۔

بائبل کی ایک کتاب حضرت دانیال کی طرف منسوب ہے اس میں حضرت دانیال کا ایک خواب مذکور ہے کہ انھوں نے ایک مینڈھے اور ایک بکرے کو لڑتے دیکھا۔ مینڈھے کو بکرے نے شکست دی۔ حضرت دانیال نے اس خواب کی تعبیر یہ بتائی کہ چند دنوں بعد ماوہ (میڈیا) اور فارس کے بادشاہ کی حکومت ایک یونانی سردار چھین لے گا۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ پیش گوئی ۳۲۵ ق۔م میں سکندر کی فتح اور دارا کی شکست کی صورت میں پوری ہوئی۔

شکست پانے والے کو خواب میں حضرت دانیال نے دو سینگ کے مینڈھے کی شکل میں دیکھا تھا اور شکست دینے والے کو ایک سینگ کے بکرے کی صورت میں اس لئے اگر ذوالقرنین کہا جا سکتا تھا
میڈیا اور فارس کا بادشاہ دارا
میڈیا اور فارس کے بادشاہ دارا کو، مگر نہ معلوم کس بنا پر اس کے حریف سکندر کو ذوالقرنین قرار دیا گیا۔

ذوالقرنین کا قرآنی قصہ سکندر پر چسپاں نہیں ہو سکتا۔ سکندر یونان سے جہاز پر سوار ہو کر جنوب کی طرف اس مقام کو گیا جو اس کے نام سے موسوم ہو کر بعد میں سکندریہ مشہور ہوا۔ وہاں سے وہ فلسطین، عراق اور فارس سے گذر کر ہندوستان تک آیا۔ سکندر کے لئے کوئی مقام اگر مطلع الشمس ہو سکتا تھا تو وہ چین تھا۔ سکندر اور اس کے ہم عصر چین سے خوب واقف تھے۔ سکندر کا مشرقی سفر کسی ایسے مقام پر ختم نہیں ہوا جس کو مطلع الشمس سے تطبیق دی جا سکے۔ وہ اپنے وطن سے مغرب

Marfat.com

کی طرف گیا ہی نہیں۔ اس لئے اس کے سفرنامہ میں کوئی ایسا مقام نہیں ملتا جہاں سورج گدلے پانی میں ڈوبتا ہوا دکھائی دیا ہو۔ چوتھی صدی قبل مسیح تاریخی زمانہ ہے اور سکندر کے حالات قلم بند ہیں۔ اس میں کسی وحشی قوم کو اپنے ہمسایہ ملک میں غارت گری کرنے سے روکنے کے لئے ایک آہنی دیوار بنانے کا کوئی واقعہ مذکور نہیں ہے۔

حضرت دانیال کے خواب کی بنا پر ایک خیال یہ بھی کیا جا سکتا ہے کہ عجب نہیں کہ یہود یوں میں مادہ (میڈیا) اور فارس کے بادشاہ کو ذوالقرنین کہا جاتا رہا ہو اور قرآن کا ذوالقرنین خسروان ایران میں سے کوئی خسرو رہا ہو۔ جناب سدی سے مروی ہے کہ قصہ ذوالقرنین کا سبب نزول یہ ہے کہ "یہود نے کہا ہم کو ایک ایسے نبی کا ذکر سنایئے جس کا تذکرہ توراۃ میں صرف ایک جگہ ہے فرمایا وہ کون؟ بولے کہ ذوالقرنین" تب یہ قصہ نازل ہوا۔

خورس

توراۃ بلکہ پوری بیبل میں ذوالقرنین نام کے کسی نبی کا ذکر نہیں ہے مگر فارس اور مادہ کے بادشاہ خورس کو حضرت یشعیاہ نے "خداوند کا مسیح" قرار دیا ہے۔ یہ بادشاہ بیبل کے بیان کے مطابق ایک خدا رسیدہ اور نیک آدمی تھا۔ ۱۸۳۸ء میں اصطخر میں اس کی ایک سنگی مورت ملی ہے جس کے شانوں پر عقاب کے سے دو پَر اور سر پر دو سینگ لگے ہوئے ہیں۔ اس لئے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ہو نہ ہو یہی قرآن کا ذوالقرنین ہے۔ اس نے مشرق میں باختر تک، شمال میں کوہ قاف تک اور مغرب میں لیڈیا یعنی ایشیائے کوچک کے ساحل بحر تک اپنی سلطنت وسیع کی تھی۔ باختر کو مطلع الشمس سے، لیڈیا کو مغرب الشمس سے، اور کوہستان قاف تک اس کے سفر کو ذوالقرنین کے سفر ثالث سے تطبیق دی جا سکتی ہے۔

خورس ذوالقرنین

مگر خورس کو بھی ذوالقرنین نہیں قرار دیا جا سکتا کیونکہ ذوالقرنین موحد تھا اور خورس کے آتش پرست مجوسی ہونے میں شبہہ کرنا غلط ہے۔ باختر کو قرآن کے مطلع الشمس سے تطبیق دینے کی اس کے سوا اور کوئی معقول وجہ نہیں ہے کہ وہ علاقہ ایران سے پورب واقع تھا لیڈیا کے ساحل بحر کو قرآن کے مغرب الشمس سے ضرور مشابہت ہے لیکن اس مغرب الشمس کی سیدھ میں کوئی ایسا مشرق نہیں دکھایا جا سکتا جو قرآنی مغرب الشمس کا مقابل ہو۔ قرآن نے جس مقام کا نام مغرب الشمس رکھا ہے اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس مقام میں سورج ایک چشمہ میں ڈوبتا ہوا دکھائی دیتا تھا۔ اسی طرح مطلع الشمس ایک ایسے مقام کا نام ہونا چاہیئے جہاں سے سورج سمندر میں سے طلوع ہوتا ہوا نظر آتا ہو۔

ذوالقرنین ایک یمنی ذو تھا

حقیقت یہ ہے کہ ذوالقرنین کسی عجمی بادشاہ کا لقب نہیں ہو سکتا۔ ذوالقرنین کے عقب کا پہلا جز اس بات کا صریحی ثبوت ہے کہ اسے یمنی عرب ہونا چاہیئے

و ۱۵۹ - آیندہ فتنہ یاجوج و ماجوج۔ ذوالقرنین جب سد ذوالقرنین تعمیر کر چکا اور اس

Marfat.com

آیندہ فتنۂ یاجوج وماجوج

...یاکہ یاجوج وماجوج "اس پر نہیں چڑھ سکتے تھے اور اس میں سوراخ نہیں کر سکتے تھے" تو اس
...یہ ہے میرے رب کی طرف سے ایک مہربانی مگر جب میرے رب کا وعدہ آ پہنچے گا اسے ریزہ
...دیگا اور میرے رب کا وعدہ برحق ہے" ⑲ ؏ یہاں تک بیان کر کے خدا نے فرمایا" اور
...دن ان کے بعض کو بعض کے ساتھ تھپیڑے مارتے چھوڑ دینگے اور صور میں پھونکا جائیگا، پھر ہم
...ب کو جمع کرینگے ؁ اور اس دن جہنم کو ان کافروں کے سامنے پیش کرینگے۔ جن کی آنکھیں ہماری
...سے پردہ میں تھیں اور وہ کچھ سن نہ سکتے تھے ⑮ ؏۔ اس سے معلوم ہوا کہ نفخ صور سے پہلے
...ایک وقت یاجوج وماجوج کا خروج اور تصادم ضروری ہے۔ سورۂ انبیاء میں خدا نے
..." جس بستی کو ہم نے (اخلاقی حیثیت سے) ہلاک کر دیا ہے اس (کے باشندوں) کے لئے حرام (یعنی
...ن) ہے وہ ہرگز (اپنے طور طریقہ سے) نہیں پھرینگے یہاں تک کہ جب یاجوج اور ماجوج کھولے
...اور ہر بلندی سے اترنے لگیں ⑩ اور وعدہ حق نزدیک آ پہنچے گا تو ناگاہ منکروں کی آنکھیں
...جائیں گی کہ ہائے کمبختی ہم اس سے غفلت میں تھے بلکہ ہم ظالم تھے ⑦ ؏۔

حضرت حزقیل کی پیش گوئی

نزول قرآن سے ایک ہزار برس پہلے یہودیوں کے پیغمبر حضرت حزقیل جو بابل کے اسیروں
...تھے آیندہ فتنۂ یاجوج کے متعلق حسب ذیل پیش گوئی کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں "خداوند کا کلام
...پہنچا اور اس نے کہا ① اے ابن آدم تو جوج کے مقابل جو ماجوج کے ملک کا باشندہ اور روش
...مسک اور توبال کا سردار ہے اپنا رخ پھیر اور ان کے برخلاف پیشین گوئی کر ② اور کہ کہ خداوند
...ہے کہ دیکھو اے جوج! روش اور مسک اور توبال کے سردار (ابھی تک) میں تیرا مخالف
...ہوں ③ اور میں (ابھی) تجھے پھیر دوں گا اور تیرے جبڑوں میں بنسیاں مارونگا..... ④ اور بہت
...بعد تو پھر سردار مقرر ہوگا اور برسوں کے آخر میں اس زمین پر جو تلوار کے غلبہ سے چھڑائی گئی ہ
... ⑧ تو چڑھے گا اور آندھی کی طرح آئے گا اور بادل کی مانند زمین پر چھا جائیگا..... ⑨ تو

آخری دنوں میں ماجوج کا غلبہ ہوگا۔

...گہ سے اتر کے دور اطراف سے آئیگا.... ⑮ میرے اسرائیلی لوگوں کا سامنا کرنے آئیگا اور زمین
...ل کی طرح چھا لیگا۔ یہ آخری دنوں میں ہوگا تجھے میں اپنی سرزمین پر چڑھا لاؤنگا تاکہ غیر قومیں
...جانیں جس وقت اے جوج ان کی آنکھوں کے سامنے میں تجھ سے اپنی تقدیس کراؤنگا ⑯ آیندہ
...دنوں میں حضرت حزقی ایل نے بتایا کہ جن دنوں یاجوج اور ماجوج خروج کرینگے سمندر کی مچھلیاں
...ن کے پرندے، زمین کے چرندے، اور سب رینگنے والے اور تمام بنی آدم خدا کے آگے تھرائینگے
...دن" اسرائیل کی سرزمین میں ایک بڑا زلزلہ ہوگا" ⑲ "پہاڑ الٹ دیئے جائینگے کرارے بیٹھ
...ہر ایک دیوار گر جائیگی ⑳ ۳۸ حزقی ایل۔

...خلاصہ اس باب کا یہ ہے کہ ایک زمانہ آئیگا جب یاجوج وماجوج کو دنیا میں از سر نو عروج ہوگا
...روج کے زمانہ میں وہ خدا کی تقدیس کریں گے ان کی تقدیس کے باعث بہتیری قومیں خداشناس

Marfat.com

بن جائیگی۔ اس زمانہ میں سرزمین اسرائیل نہایت ہولناک مصیبتوں میں گرفتار ہوگی۔
کے بیان کے مطابق ہے۔ باب ۳۹ میں ہے کہ حضرت حزقی ایل کو خدا نے حکم دیا کہ یاجوج
بات سے بھی متنبہ کردیں کہ پھر ایسا ہوگا کہ تو اتر کے اطراف سے چڑھ آئیگا اور تجھ کو اسرائیل کے پہاڑوں پر لاؤنگا
کے پہاڑ پر گر جائیگا تو اور تیرا لشکر اور سب جو تیرے ساتھی ہیں اور میں تجھے ہر قسم کے شکاری
اور میدان کے درندوں کی خوراک بنادونگا ④ اور میں جوج پر اور ان پر جو جزیروں میں
ہیں آگ بھیجونگا اور وہ جانیں گے کہ میں خداوند ہوں ⑥ باب ۳۹ حزقی ایل۔

یوحنا عارف کی پیش گوئی بارھویں صدی عیسوی میں ماجوج کے خروج کی بابت۔

بائیل کے عہد جدید کی آخری کتاب یوحنا عارف کا مکاشفہ ہے۔ یوحنا عارف پہلی عیسوی کے اواخر یا دوسری صدی عیسوی کے اوائل کے بزرگ ہیں۔ انھوں نے اپنے مخصوص طرز بیان میں یہ بتایا ہے کہ ہزار برس (یعنی گیارھویں صدی عیسوی) تک شیطان محبوس پھر آزاد ہوکر یاجوج اور ماجوج کو بہکانے جائیگا اور ان کی فوج لیکر ساری دنیا پر حملہ کریگا یاجوج وماجوج کی فوجوں کا شمار سمندر کی ریت کے برابر ہوگا ⑧ اور وہ تمام زمین پر پھیل جائینگی مقدسوں کے لشکرگاہ اور عزیز شہر کو چاروں طرف سے گھیر لینگی اور آسمان پر سے آگ نازل ان کو کھاجائیگی ⑨ باب ۲۰ مکاشفہ۔

یاجوج کا ذکر احادیث میں

ایک مرتبہ آنحضرت نے قیامت کے آثار کا ذکر فرماتے ہوئے دس نشانیوں کا ذکر اس میں سے ایک یاجوج اور ماجوج کے خروج کا ذکر ہے۔[۱] غالباً انھیں یاجوج وماجوج کے خروج کی خبر ایک مرتبہ اس طرح دی کہ قیامت قایم نہوگی یہاں تک تم لوگ ایک ایسی قوم سے لڑو جن کے جوتے بالوں کے ہونگے، اور یہاں تک کہ تم لوگ ترکوں سے لڑوگے جن کی آنکھیں چھوٹی چہرے سرخ، ناکیں دبی ہوئی، اور مونہ چپٹی ڈھالوں جیسے ہونگے۔[۲] ایک مرتبہ خواب سے بیدار ہوکر آنحضرت نے فرمایا عرب کے لئے بُرا ہے، عرب کے لئے بُرا ہے، ایک آفت قریب ہے یاجوج اور ماجوج کی سد سے (انگشت شہادت اور انگوٹھے کا حلقہ بناکر فرمایا) اس قدر کھل گئی ہے۔[۳] اگر واقعی یاجوج اور ماجوج سے یہی چپٹے چہرہ اور چپٹی ناک والی قوم مراد ہے تو خروج یاجوج وماجوج کا نقشہ نزول قرآن کے بعد ایک مرتبہ دنیا دیکھ چکی ہے۔ مکاشفہ یوحنا کے بیان کے مطابق

بارھویں صدی مسیحی میں یاجوج ماجوج کا خروج

خروج یاجوج کے لئے بارھویں صدی عیسوی یعنی چھٹی صدی ہجری کا زمانہ مقرر تھا۔ اس زمانہ میں چپٹی ناک اور چپٹے چہرہ والی ایک قوم ساری دنیا کو روندنے کے لئے نکلی یہ قوم تاریخ میں ترک وتاتار اور مغل کے نام سے موسوم کی جاتی ہے۔ قرآن نے فرمایا تھا کہ جب یاجوج اور ماجوج ہر بلندی سے اترنے کا زمانہ آپہنچے گا اس وقت غافلوں کو اقرار کرنا پڑیگا کہ "ہائے کمبختی ہم اس سے غفلت میں تھے بلکہ ہم ظالم تھے" ⑦ ق۔ خلیفہ مستعصم کے زمانہ میں پیشین گوئی پوری ہوئی۔

[۱] بخاری [۲] بخاری [۳] بخاری

…وں نے بنی امیہ کی حکومت مٹانے کے بعد جو حکومت قایم کی اس کا نظام خالص شرعی نظام … نہ صرف حکومت کا انداز عجمی ہوگیا تھا بلکہ پوری قوم غفلت میں پڑی تھی اور نیم بے دین تھی۔
…م کو جب خبر ملی کہ عنقریب ہلاکو خاں حملہ آور ہونے والا ہے تو مستعصم نے کہا۔

"فرزندان عباس کا تخت قضائے الٰہی سے قایم ہے۔ ان کے دشمن دونوں جہان میں برباد ہونگے۔ ہلاکو کون ہے جو ان کے خلاف اُٹھنے کی جرائت رکھتا ہے۔ اگر وہ خیریت چاہتا ہے تو مقدس سرزمین سے چلا جائے، ایسا کرے تو شاید ہم اس کا جرم معاف بھی کردیں گے"[ف]

لیکن اس بات کو کہے ہوئے دو ماہ بھی گذرے نہ تھے کہ قضائے الٰہی نے ہلاکو اور اس کے …یوں کو غلبہ دیا اور غفلت شعار عربوں کو ماننا پڑا کہ "واقعی ہم غافل اور ظالم تھے" اس واقعہ کے …بدریج ساری متمدن دنیا کو اسی چپٹی ناک اور چپٹے چہرہ والی قوم کی سیادت تسلیم کرنی پڑی۔ اس …کے غلبہ کو آنحضرت نے مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ عربوں کے لئے آفت قرار دیا تھا۔ ابتداءً کچھ …وں تک ایسا ہی نظر آیا کہ تتاریوں نے اسلام کے اقتدار کا خاتمہ کردیا، لیکن بہت جلد دنیا نے دیکھ …یا کہ یہ قوم جس نے عربوں کو بزور شمشیر فتح کیا تھا، چند ہی دنوں کے بعد پیغمبر عرب کے دلائل کی مفتوح …گئی۔ اور ایسا ہونا پہلے سے مقدر تھا کیونکہ کتاب حزقی ایل کی رو سے خدا نے فرمایا تھا "اے …ج! ان (غیر قوموں) کے آگے میں تجھ سے اپنی تقدیس کراؤنگا" (۱۶) ؎ حزقی ایل اور اس …قوم نے اپنی ایسی اصلاح کرلی کہ بہت جلد اس کا شمار دنیا کی مہذب ترین قوموں میں ہونے لگا۔

ف گبن روم ج ۴ صفحہ ۳۷۳ Gibbon's Rome.

Marfat.com

باب ۱۹ حضرت لقمان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲ع سورۂ لقمان ۳۱

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَۃَ اَنِ اشْکُرْ لِلّٰہِ ؕ وَمَنْ یَّشْکُرْ فَاِنَّمَا یَشْکُرُ لِنَفْسِہٖ ۚ وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ①

اور ہم نے لقمان کو دانشمندی عطا کی کہ اللہ کا شکر بجا لا جو شکر بجا لائے اپنے (بھلے کے) لیے شکر بجا لاتا ہے اور جو ناشکری کرے تو اللہ بے نیاز ہے ستودہ ہے ①

لقمان کی اپنے فرزند کو نصیحت اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر۔

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِہٖ وَھُوَ یَعِظُہٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ ؕ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ②

اور خیال کرو جب لقمان نے اپنے فرزند سے کہا اور وہ نصیحت کر رہا تھا کہ اے میرے بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا شرک بڑا ظلم ہے ②

انسان کو اللہ کی وصیت ماں باپ کی اطاعت

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ ۚ حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ وَھْنًا عَلٰی وَھْنٍ وَّفِصٰلُہٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ ؕ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ③

اور انسان کو ہم نے اس کے ماں باپ کے حق میں وصیت کی اس کی ماں کمزوری پر کمزوری کے ساتھ اس کی حاملہ ہوئی دودھ چھوڑنا دو برس میں ہوا۔ یہ (وصیت کی) کہ تو میرا اور اپنے والدین کا شکر کر میری طرف لوٹنا ہوگا ③

اگر وہ شرک کرنے کو کہیں تو ان کا کہنا نہ مان مگر ان کا ساتھ خوبی سے دے۔

وَاِنْ جَاھَدٰکَ عَلٰۤی اَنْ تُشْرِکَ بِیْ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْھُمَا وَصَاحِبْھُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا ۫ وَّاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ④

اگر دونوں تجھ پر زور دیں کہ تو میرے ساتھ اسے شریک کرے جس کا تجھے علم نہیں ہے تو ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں ان کا ساتھ دے خوبی سے اور اس کی راہ چل جو میری طرف رجوع ہوتا ہے تم سب کو میرے پاس لوٹنا ہے پھر بتاؤں گا تم لوگ کیا کرتے تھے ④

یٰبُنَیَّ اِنَّھَاۤ اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَۃٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِھَا اللّٰہُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ⑤

باریک بیں،

اے میرے بیٹے اگر کوئی چیز رائی کے دانہ برابر ہو پھر کسی چٹان یا آسمانوں یا زمین میں ہو تب بھی اللہ اس کو لا دے گا وہ لطیف ہے باخبر ہے ⑤

نماز قائم کر، بھلائی کا حکم دے برائی سے منع کر، مصیبت پر صبر کر

یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَاۤ اَصَابَکَ ؕ اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ⑥

اے میرے بیٹے نماز قایم کر بھلائی کا حکم دے برائی سے منع کر، مصیبت پر صبر کر یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے ⑥

لوگوں سے منہ نہ پھیر، زمین میں اتراتا نہ چل۔

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ⑦

اور لوگوں سے اپنا چہرہ نہ پھیر اور زمین میں اتراتا نہ چل اللہ گھمنڈی فخر والے کو پسند نہیں کرتا ⑦

اپنی چال معتدل رکھ آواز کو پست رکھ۔

وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِکَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ ؕ اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ⑧

اور اپنی چال معتدل رکھ اور اپنی آواز کو پست رکھ، بے شک سب سے بری آواز گدھے کی آواز ہے ⑧

Marfat.com

لقمان کی نصیحت

ـ لقمان ـ خدا نے قرآن میں لقمان کے متعلق صرف یہ کہا ہے کہ "ہم نے لقمان کو حکمت عطا
کہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے رہو۔ اور جو شخص شکر کرتا ہے تو اپنے لئے کرتا ہے اور جو ناشکری کرے
تعالیٰ بے نیاز ہے حمید ہے" ① پھر خدا نے فرمایا کہ "ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے
تاکید کی ہے کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گذاری کیا کر ③ اور اگر تجھ پر وہ دونوں اس
کا زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ ایسی چیز کو شریک ٹھیرا جس کی تیرے پاس کوئی دلیل نہ ہو تو
کہنا نہ ماننا اور دنیا میں ان کے ساتھ خوبی سے بسر کرنا اور اس شخص کی راہ پر چلنا جو میری طرف
ع ہے۔ پھر تم سب کو میرے پاس آنا ہے، پھر میں تم کو جتلا دونگا جو کچھ تم کرتے تھے" ④ اور
ن نے اپنے بیٹے کو کہا اور اس کو نصیحت کی کہ بیٹا خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھیرانا۔ بیشک
ک کرنا بڑا بھاری ظلم ہے ② بیٹا اگر کوئی عمل رائی کے دانہ کے برابر ہو، پھر وہ کسی پتھر کے
ہو، اور وہ آسمان کے اندر ہو یا وہ زمین کے اندر ہو، تب بھی اس کو اللہ تعالیٰ حاضر کردیگا۔
شک اللہ تعالیٰ بڑا باریک بیں، باخبر ہے ⑤ بیٹا نماز پڑھا کرو اور اچھے کاموں کی نصیحت
کرو اور برے کاموں سے منع کیا کرو، اور تم پر مصیبت واقع ہو تو صبر کرو۔ یہ ہمت کے کام
ہیں ⑥ اور لوگوں سے اپنا رُخ مت پھیرو اور زمین پر اترا کر مت چلو۔ بے شک اللہ کسی
کرنے والے فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا ⑦ اور اپنی رفتار میں اعتدال اختیار کرو اور اپنی آواز
پست رکھو۔ بے شک آوازوں میں سب سے بری آواز گدھوں کی آواز ہے ⑧ ل۔

ان آیتوں کی ترتیب یہ ہے کہ پہلی آیت میں خدا نے فرمایا کہ ہم نے لقمان کو حکمت عطا فرمائی،
دوسری آیت میں لقمان نے اپنے فرزند کو نصیحت کی (۱) کسی کو خدا کے ساتھ شریک نہ کرو اور
دوسری نصیحت کرنے سے پہلے خدا نے فرمایا کہ ہم نے انسان کو نصیحت کی ہے کہ اپنے ماں باپ
شکر گذاری کرو اور ان کے حکم پر چلو اور اگر وہ شرک کرنے کے لئے کہیں تو ان کا کہا نہ مانو۔
نصیحت کوئی باپ اپنے بیٹے کو نہیں کرسکتا تھا اگر وہ نصیحت کرتا تو عام الفاظ میں کرتا کہ ہر انسان
چاہئے کہ اپنے والدین کی خدمت کرے اور ان کی فرماں برداری کرے مگر وہ شرک کرنے کے
کہیں تو ان کا کہا نہ مانے۔ اس لئے نصیحت کا یہ حصہ خدا نے اپنی طرف منسوب کرلیا اور باقی
نصیحتیں خدا نے لقمان کی زبانی اس کے بیٹوں کو کرائیں اور یہ ابتدائی اخلاقی تعلیم کا اصل اصول ہیں۔

عربی قصوں میں کئی بار لقمان کا نام آیا ہے وہ سب ایک ہی نام کے جدا جدا اشخاص تھے اور وہ
فرق زمانوں میں ہوگزرے ہیں۔ ایک لقمان بنی حمیر سے تھا اور دوسرا سمیدع بن زہیر کرکری کا
تھا۔ بنو کرکر عاد اصغر کی ایک شاخ تھے، اور عاد اصغر کا حال یہ تھا کہ

ار، مکار، فریب کار لوگ تھے، مسافر، پڑوسی، اور اجنبی کانوا اھل غدر و مکر و ختر لا مامن فیھم
ان سے پر خطر رہتے تھے کوئی قوم ان کے ابن السبیل ولا یطمئن فیھم جار ولا ینزل

فیھم غریب ولا یثق لھم معاھد — عہد پر بھروسا نہیں کرتی تھی۔

اس لئے سمیذع نے اپنے خاندان بنو کرکر جو اس وقت مظلوم تھے مشورہ دیا کہ

لقمان حمیری

سیروا بنا الی ھذا الملک الحمیری لقمان بن عاد فان عندہ رشدا وسدادا وصلاحا للعباد یدعوا الی اللہ والی ابواب البر — آؤ کر اس حمیری بادشاہ لقمان بن عاد کے یہاں اس کے یہاں سمجھ داری، درستی رائے، اور بندوں کے لئے صلاح ہے، وہ اللہ اور نیکی کے دروازوں کی طرف

اسی سمیذع ابن زہیر کی طرف منسوب ہے کہ اس نے کہا تھا۔

دعوا بنی کرکر کل عاد — الی مقام الفصل والمیعاد

بنی کرکر ہر عادی کو روز قیامت تک کے لئے چھوڑو

سیروا بنی کرکر فی البلاد — انی اری الدھر الی فساد

بنی کرکر! میں دیکھتا ہوں زمانہ بگڑ گیا اس لئے آؤ ملکوں کی سیر کریں

لقمان حمیری نے بدی مٹائی تھی۔

قد قام من حمیر ذو الرشاد — لقمانھا فقد ھداہ الھادی

حمیر میں لقمان ذو الرشاد کھڑا ہوا، اس کو ہدایت دینے والے نے ہدایت دی

فغیر المنکر بالسداد

تو اس نے بدی کے بجائے نیکی کو رواج دیا

حی لقمان کا مورث

یہ لقمان حی لقمان کا مورث تھا اور حی لقمان ان قبائل میں سے تھا جو طسم کے بعد ہلاک ہوئے سلمی بن ربیعہ کہتا ہے

اھلکن طسما وبعدہ — غذی بھم وذا اجداون

واھل جاش ومارب — وحی لقمان والتقون

ہمارے خیال میں یہی لقمان ذو الرشاد وہ صاحب حکمت لقمان ہے جس کا ذکر قرآن میں ہے۔

باب ۲ ۔ حضرت ابراہیم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ف۱ ع سورہ توبہ ۹/۱۱۲

أَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ ۙ وَقَوْمِ إِبْرَاهِيمَ وَأَصْحَابِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكَاتِ ۚ
أَتَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ ۖ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ②

کے پاس ان کی خبر نہیں آئی جو ان سے پہلے گذرے، قوم اور عاد اور ثمود اور قوم ابراہیم اور مدین والوں اور الٹی پلٹی بستیوں کی۔
کے پاس اُن کے رسول بین دلیلیں لائے سو اللہ ایسا نہ ان پر ظلم کرتا لیکن وہ خود اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ②

قوم ابراہیم

ف۲ ع۱۶ سورہ نحل ۱۶/۱۲۱

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِّلَّهِ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ①
شَاكِرًا لِّأَنْعُمِهِ ۚ اجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ②
وَآتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ③

ابراہیم ایک سردار امت تھے، اللہ کا ادب کرنے والے طرف کے ہو کر اور مشرکوں میں سے نہ تھے ①
نعمتوں کے شکر گذار تھے، اس نے ان کو برگزیدہ فرمایا سیدھی راہ کی طرف ان کی رہ نمائی کی تھی ②
نے ان کو دنیا میں بڑی خوبی دی تھی اور یقیناً آخرت وہ ضرور صالحوں میں سے ہونگے ③

کی عبادت
سردار امت ابراہیم
قانت ۔ حنیف ۔ شاکر
مجتبیٰ ، مہدی ،
صالح

ف۳ ع سورہ ص ۳۸/۶۲

وَاذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ⑤
إِنَّا أَخْلَصْنَاهُم بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ⑥
وَإِنَّهُمْ عِندَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ ⑦

ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کا ذکر کرو جو اور بصارتوں والے تھے ⑤
ان لوگوں کو خالص پایا ایک خالص بات (یعنی آخرت گھر کا دھیان رکھنے میں ⑥
یہ لوگ ہمارے پاس چیدہ بھلے آدمیوں میں سے تھے ⑦

ہاتھوں اور بصارتوں والے
چیدہ بھلا آدمی

ف۴ ع سورہ انعام ۶/۷۵

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ آزَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً ۖ إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ⑤
وَكَذَٰلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ ⑥

خیال کرو اس وقت کا) جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کیا آپ بتوں کو خداوند قرار دیتے ہیں، میں تو آپ کو اور قوم کو کھلی گمراہی میں دیکھتا ہوں ⑤
دیکھو) ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کا نظام ہم دکھانے لگے اور اس لئے (دکھانے لگے) تاکہ وہ کرنے والوں میں سے ہوں ⑥

آزر
اللہ نے حضرت ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کا نظام دکھایا۔

حَسَنَۃً کی تنوین برائے تعظیم ہے۔
لفظ یا فقرہ کے دو معنی ہو سکتے ہوں تو ایک معنی متن میں اور دوسرا حاشیہ پر درج ہے۔

Marfat.com

ستارے، چاند، اور سورج کے ڈھلنے سے خدا کے وجود پر استدلال

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ⑦

توجب ان پر رات نے اندھیرا ڈالا تو انھوں نے ایک ... کو دیکھا، کہنے لگے یہ ہے میرا رب۔ پھر جب وہ ڈھل ... گئے میں ڈھلنے والوں کو پسند نہیں کرتا ⑦

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّاۗلِّيْنَ ⑧

پھر جب چاند کو چمکتا دیکھا کہنے لگے: یہ ہے میرا رب ... وہ بھی ڈھلا کہنے لگے اگر خود میرا رب میری ہدایت ... تو میں بھی گمراہ قوم میں سے ہونگا ⑧

فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّىْ بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ⑨

پھر جب سورج کو چمکتا دیکھا تو کہا: یہ ہے میرا رب یہ ... بڑا ہے تو جب وہ بھی ڈھلا کہنے لگے اے میری قوم ... (چیزوں) سے بیزار ہوں جن کو تم (خدائی میں) شر... ملاتے ہو ⑨

اپنا رخ اللہ کی طرف متوجہ کرنا۔ حنیف۔

اِنِّىْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ⑩

میں نے اپنے رخ کو اس کی طرف متوجہ کیا جس نے ... اور زمین کو وجود دیا، ایک طرف کا ہو کر اور میں ... میں سے نہیں ہوں ⑩

دیوتاؤں کے غضب سے ڈرانے والوں کو جواب

وَحَاۗجَّهٗ قَوْمُهٗ ۭ قَالَ اَتُحَاۗجُّوْۗنِّىْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۭ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ رَبِّيْ شَيْـــًٔا ۭ

اور ان کے ساتھ ان کی قوم حجت کرنے لگی، انھوں نے کہا: کیا ... لوگ مجھ سے حجت کرتے ہو اللہ کے بارہ میں حالانکہ اس ... مجھے راہ پر لگایا ہے۔ اور میں ان سے جن کو تم شریک ملا... ہو کچھ خوف نہیں رکھتا، لیکن یہ کہ خود میرا رب کچھ (اور ...

بتوں سے انسانوں کو کوئی خوف نہیں۔

وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۭ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ⑪

اور میرے رب کا علم ہر چیز کو گھیرے ہے، تو کیا تم لوگ نصیحت پکڑو... ⑪

بتوں کے بارہ میں اللہ نے کوئی سند نہیں اُتاری۔

وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ۭ

اور میں ان سے کس طرح خوف کروں جن کو تم شریک ملا... حالانکہ تم خوف نہیں کرتے کہ تم نے اللہ کا شریک بنایا ہے ... جس کے بارہ میں اللہ نے تم پر کوئی سند نہیں اتاری۔ تو ...

دو فریق، مومن اور مشرک

فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ⑫

فریق میں سے امن کا حقدار کون ہے، اگر تم کو علم ہے ... اس کا جواب دو) ⑫

ایمان کو ظلم سے آلودہ کرنا

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ⑬

جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم ... آلودہ نہیں کیا انہیں کے لئے امن ہے اور وہی ہدایت ... والے ہیں ⑬

٭ اس آیت کو سن کر بعض صحابہ نے آنحضرتؐ سے کہا: یا رسول اللہ ہم میں سے کون ہے جس سے کچھ نہ کچھ ظلم نہیں سرزد ہوتا۔ آپ نے فرمایا ... سے مراد شرک ہے، کیا تم لوگوں نے آیت ⑫ ع لقمان ۲۱ نہیں پڑھی ہے؟

Marfat.com

ترجمہ	آیت	حاشیہ
تھی ہماری حجت جو ہم نے ابراہیم کو ان کی قوم کے مقابل	وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ	ف۵ ع ایضاً
تھی ہم جسے چاہتے ہیں درجوں میں بلند کرتے ہیں بے شک	نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ	وہ حجت جو اللہ نے حضرت
رب حکمت والا علم والا ہے (۱)	حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ (۱)	ابراہیم کو قوم کے مقابل دی تھی
لوگوں کو ابراہیم کی خبر پڑھ سناؤ (۱)	وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ (۱)	ف۶ ع۵ سورہ شعرا ۱۶/۲۹
انھوں نے اپنے باپ اور اس کی قوم سے کہا: تم لوگ	اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ	مباحثہ با قوم
چیز پوجتے ہو (۲)	مَا تَعْبُدُوْنَ (۲)	
لوگوں نے کہا ہم چند بتوں کو پوجتے پھر ان کے پاس	قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا	بتوں کی پوجا
رہتے ہیں (۳)	عٰكِفِيْنَ (۳)	
نھوں نے کہا کیا وہ تمھاری سنتے ہیں جب تم (ان کو) پکارتے ہو	قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ (۴)	
تم کو نفع پہنچاتے یا ضرر پہنچاتے ہیں (۵)	اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ (۵)	بت نہ نفع پہنچاتے ہیں اور نہ ضرر
لوگوں نے کہا نہیں مگر ہم نے اپنے باپ دادا کو ایسا ہی	قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ	باپ دادا کی پیروی
تے پایا (۶)	يَفْعَلُوْنَ (۶)	
نھوں نے کہا کیا تم نے ان کو دیکھا جن کو پوجتے ہو ۷	قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ (۷)	
اور تمھارے پرانے باپ دادا (۸)	اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ (۸)	
سب میرے دشمن ہیں سب جہانوں کے رب کے سوا ۹	فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ (۹)	
جس نے مجھے پیدا کیا سو وہی مجھے راہ دکھاتا ہے ۱۰	الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ (۱۰)	خدا راہ دکھاتا ہے
ر جو مجھے کھلاتا ہے اور مجھے پلاتا ہے ۱۱	وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ (۱۱)	کھلاتا پلاتا ہے۔
جب بیمار ہوتا ہوں مجھے شفا دیتا ہے ۱۲	وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ (۱۲)	بیمار کو شفا دیتا ہے
جو مجھے مار ڈالے گا، پھر مجھے زندہ کریگا ۱۳	وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ (۱۳)	مارنے کے بعد زندہ کرتا ہے
جس سے مجھے امید ہے کہ فیصلہ کے دن میری خطا معاف	وَالَّذِيْٓ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓـَٔتِيْ	فیصلہ کے دن خطا
(۱۴)	يَوْمَ الدِّيْنِ (۱۴)	معاف کرتا ہے۔
میرے رب مجھے دانائی دے اور مجھے صالحوں کے ساتھ ملا دے ۱۵	رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ (۱۵)	دعائے ابراہیم دانائی ـ صالح
میرے لیے پچھلوں میں زبان صداقت بنا ۱۶	وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ (۱۶)	زبان صداقت
مجھے باغ نعمت کے وارثوں میں سے بنا ۱۷	وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ (۱۷)	باغ نعمت کا وارث
میرے باپ سے درگزر فرما بے شک وہ بھٹکنے والوں میں سے تھا ۱۸	وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ (۱۸)	
مجھے اس دن رسوا نہ کرنا جس دن لوگ اٹھائے جائینگے ۱۹	وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ (۱۹)	لوگوں کے اٹھائے جانیکا دن
دن مال اور بیٹے نفع نہ دیں گے ۲۰	يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ (۲۰)	
کو جو اللہ کے پاس بھلا چنگا دل لیکر حاضر ہوگا (۲۱)	اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ (۲۱)	بھلا چنگا دل لے کر حاضر ہونا

Marfat.com

جنت ڈرنے بچنے والوں کے قریب لائی جائے گی۔
بدراہوں کے لئے جہنم

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۲﴾ — اور جنت ڈرنے بچنے والوں کے قریب لائی جائیگی

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ﴿۲۳﴾ — اور جہنم بدراہوں کے لئے سرمیدان لائی جائیگی ۲۳

وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۴﴾ — اور ان سے کہا جائیگا کہاں ہے وہ جس کو تم پوجتے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ — اللہ کے سوا، کیا وہ تمھاری مدد کرتے ہیں یا انتقام

اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۲۵﴾ — ہیں ﴿۲۵﴾

فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ﴿۲۶﴾ — پھر اس میں اوندھے گرائے جائینگے اور دوسری بدراہ

ابلیس کا لشکر

وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿۲۷﴾ — اور ابلیس کے لشکر تمام کے تمام ﴿۲۷﴾

قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۲۸﴾ — وہ اس میں باہم جھگڑتے ہوئے بولیں گے ۲۸

تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۹﴾ — بخدا ہم لوگ ضرور کھلی گمراہی میں تھے ۲۹

اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۰﴾ — جب کہ ہم تم کو سب جہانوں کے رب کے برابر ٹھیراتے تھے

مجرم

وَمَاۤ اَضَلَّنَاۤ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۳۱﴾ — اور ہم کو بہکایا نہیں مگر مجرموں نے ﴿۳۱﴾

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ﴿۳۲﴾ — تو اب ہمارا سفارشی کوئی نہیں ہے ۳۲

شفیع = سفارشی
دل سوز دوست

وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴿۳۳﴾ — نہ کوئی دلسوز دوست ہے ﴿۳۳﴾

فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۴﴾ — سو کاش ہمارے لئے ایک واپسی ہوتی تو ہم ایمان والے ہوجا

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ — بے شک اس میں ایک (بڑی) نشانی ہے۔

وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۳۵﴾ — اور ان میں سے بہتیرے ایمان لانے والے نہ تھے ﴿۳۵﴾

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۳۶﴾ — اور بے شک تمھارا رب ہی عزیز ہے رحیم ہے ﴿۳۶﴾

وک ع سورۂ والصّٰفّٰت ۳۷

سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۵﴾ — سب جہانوں میں نوح پر سلام ﴿۵﴾

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷﴾ — بے شک وہ ہمارے ایمان والے بندوں میں سے تھے ﴿۷﴾

شیعہ نوح = نوح کا گروہ
بھلا چنگا دل لے کر حاضر ہونا

وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿۹﴾ — اور بے شک ابراہیم انھیں کے گروہ سے تھے ﴿۹﴾

اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۱۰﴾ — جب وہ اپنے رب کے پاس بھلا چنگا دل لے کر حاضر ہوئے ﴿۱۰﴾

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا — جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اس کی قوم سے کہا کیا

تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱﴾ — جسے تم لوگ پوجتے ہو ﴿۱۱﴾

اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿۱۲﴾ — کیا اللہ کے سوا جھوٹ موٹ کے خداوند چاہتے ہو ﴿۱۲﴾

فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۳﴾ — سو (بتاؤ) سب جہانوں کے رب کے بارہ میں تمھارا گمان کیا ہے

نجوم میں نظر کرنا

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ﴿۱۴﴾ — پھر انھوں نے ایک نظر نجوم میں نگاہ ڈالی ۱۴

فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴿۱۵﴾ — پھر کہا میں بیمار ہوں ۱۵

فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿۱۶﴾ — تو ان لوگوں نے ان کی طرف پیٹھ کر کے مونہ پھیر لیا ﴿۱۶﴾

Marfat.com

...ان کے خداوندوں کی طرف لپکے پھر بولے کیا تم ... نہیں ۝۱۷
فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝۱۷

کیا ہوگیا ہے کہ تم بولتے نہیں ۝۱۸
مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ۝۱۸

...پر جھپٹے دائیں ہاتھ سے مارتے ہوئے ۝۱۹
فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ۝۱۹
بتوں کو مارا

...گ لپکتے ہوئے ان کے سامنے آئے ۝۲۰
فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ۝۲۰

...نے) کہا کیا تم اسی کو پوجتے ہو جسے خود تم تراشتے ہو ۝۲۱
قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ۝۲۱

...اللہ نے پیدا کیا تم کو اور اسے جو تم بناتے ہو ۝۲۲
وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۲۲

...ں نے کہا اس کے لئے ایک عمارت بناؤ پھر اسے ... آگ میں ڈالو ۝۲۳
قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ۝۲۳
قوم نے حضرت ابراہیم کو جلانے کا فیصلہ کیا۔

...ن لوگوں نے ان کے خلاف ایک داؤں کرنا چاہا تو ہم نے ... لوگوں کو فروترین کردیا ۝۲۴
فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ۝۲۴

...(ابراہیم نے) کہا میں اپنے رب کی طرف جانے والا ... وہ مجھے راہ بتائیگا ۝۲۵
وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ۝۲۵
ارادۂ ہجرت

سورہ مریم ۱۹/۴۲

...کتاب میں ابراہیم کا ذکر کرو۔
وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۵

...شک وہ صدیق تھے، نبی تھے ۝۱
اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝۱
صدیق، نبی

...ب (ابراہیم نے) اپنے باپ سے کہا: اے میرے باپ ... کس لئے اس کو پوجتے ہیں جو نہ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے اور ... کچھ کام آسکتا ہے ۝۲
اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا ۝۲
باپ کو نصیحت

...میرے باپ میرے پاس علم میں سے وہ آیا ہے جو آپ ... کے پاس نہیں آیا اس لئے میرا اتباع کیجئے میں آپ کو درست ... بتاؤں گا ۝۳
يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ۝۳
حضرت ابراہیم کے پاس علم میں سے وہ آیا تھا جو کسی اور شخص کے پاس نہیں آیا تھا۔

...میرے باپ شیطان کو نہ پوجئے، بے شک شیطان ... کا نافرمان ہے ۝۴
يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ۝۴
حضرت ابراہیم کے باپ شیطان کے پجاری تھے۔

...باپ مجھے خوف ہے کہ آپ کو رحمان کی طرف سے ایک ... پھر آپ شیطان کے رفیق ہو جائینگے ۝۵
يٰٓاَبَتِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ۝۵
خدا کی طرف سے عذاب انسان کو شیطان کا رفیق بنا دیتا ہے۔

...کہا: اے ابراہیم کیا تو میرے خداؤں سے برگشتہ ... باز نہ آیا تو میں تجھے پتھر مارونگا اور مجھے غیر معین ... لئے چھوڑ جا ۝۶
قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ۝۶
حضرت ابراہیم کے باپ نے پتھراؤ کی دھمکی دی، باپ سے جدا ہونے کو کہا۔

Marfat.com

وطن سے رحلت
قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ج
سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ط
اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ﴿۷﴾
وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ عَسٰٓى اَلَّآ
اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ﴿۸﴾

(ابراہیم نے) کہا: آپ کو (آخری) سلام۔
میں آپ کے لئے اپنے رب سے مغفرت مانگوں گا
بے شک وہ میری خاطرداری کرتا ہے ﴿۷﴾
اور میں جدا ہوتا ہوں آپ سے اور ان سے جن کو آپ
اللہ کے ماسوا پکارتے ہیں، اور میں اپنے رب کو پکاروں گا
ہے کہ اپنے رب سے دعا کرنے میں نامراد نہ ہوں گا ﴿۸﴾

وطن سے چلے جانے کے بعد حضرت ابراہیم کو اولاد دی گئی۔
فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ
وَيَعْقُوْبَ ط وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿۹﴾

پھر جب وہ جدا ہو گئے ان لوگوں سے اور ان سے جن کو
لوگ اللہ کے سوا پوجتے تھے، ہم نے ان کو اسحاق دیا اور
یعقوب اور ان سب کو ہم نے نبی بنایا ﴿۹﴾

رحمت میں حصہ
زبان صداقت کا بلند ہونا
وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا
لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿۱۰﴾

اور ان کو اپنی رحمت سے حصہ دیا اور ان کے لئے ہم نے
صداقت کو بلند کیا ﴿۱۰﴾

۹ ع۵ سورۂ انبیا ۴۹/۲۱
اللہ نے حضرت ابراہیم کو پہلے سے سوجھ بوجھ دے رکھی تھی اور وہ جانتا تھا کہ ابراہیم کیسا ہیں۔
وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ
قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ﴿۱﴾
اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ
التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿۲﴾
قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ﴿۳﴾

اور ابراہیم کو ان کی سوجھ بوجھ ہم نے پہلے سے دے رکھی تھی
اور ہم ان کو جانتے تھے ﴿۱﴾
جب انھوں نے اپنے باپ اور اس کی قوم سے کہا یہ مورتیں کیا
چیزایں جن کے پاس لگے رہتے ہو ﴿۲﴾
ان لوگوں نے کہا ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کے پجاری پایا ﴿۳﴾

قوم ابراہیم کھلی گمراہی میں تھی
قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ
فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴﴾

(ابراہیم نے) کہا یقیناً تم اور تمھارے باپ دادا کھلی
گمراہی میں تھے ﴿۴﴾

قوم کا حضرت ابراہیم سے سوال: کیا تم حق لائے ہو یا کھیل کھیلنے والے ہو۔
قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ
اللّٰعِبِيْنَ ﴿۵﴾

ان لوگوں نے کہا کیا تم حق لائے ہو یا تم کھیل کھیلنے والوں
میں سے ہو ﴿۵﴾

حضرت ابراہیم اللہ کے گواہ تھے۔
قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ صلے وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ
مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۶﴾

انھوں نے کہا نہیں بلکہ تمھارا رب آسمانوں اور زمین کا
رب ہے جس نے ان کو وجود بخشا اور میں اس کے گواہوں
میں سے ہوں ﴿۶﴾

بتوں کو توڑنا
وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ
اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۷﴾
فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ
لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ﴿۸﴾
قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ

اور بخدا میں تمھارے بتوں کے ساتھ ایک داؤں کروں گا
بعد اس کے کہ تم پیٹھ پھیر کر چل دو گے ﴿۷﴾
پھر انھوں نے ان (بتوں) کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا سوائے بڑے
بت کے تاکہ لوگ اس کی طرف رجوع کریں ﴿۸﴾
ان لوگوں نے کہا جس نے ہمارے خداوندوں کے ساتھ کیا

…ک وہ ظالموں میں سے ہے (۹)	إِنَّهُ لَمِنَ الظَّالِمِينَ (۹)	
…لوگوں نے کہا ہم نے ایک جوان کو ان کا چرچا کرتے	قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ	
…ہے اسے ابراہیم کہا جاتا ہے (۱۰)	لَهُ إِبْرَاهِيمُ (۱۰)	
…ے بولے تو اُسے لوگوں کے روبرو لاؤ تاکہ لوگ	قَالُوا فَأْتُوا بِهِ عَلَىٰ أَعْيُنِ النَّاسِ	حضرت ابراہیم لوگوں کے
…ہی دیں (۱۱)	لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُونَ (۱۱)	روبرو لائے گئے۔
…وں نے کہا: اے ابراہیم کیا ہمارے خداؤں کے ساتھ	قَالُوا أَأَنتَ فَعَلْتَ هَٰذَا بِآلِهَتِنَا	
…تم نے کیا ہے (۱۲)	يَا إِبْرَاهِيمُ (۱۲)	
…وں نے کہا بلکہ یہ تو ان میں کے اس بڑے نے کیا ہے۔	قَالَ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَٰذَا فَاسْأَلُوهُمْ	
…و انہیں سے پوچھ لو اگر یہ بول سکتے ہوں (۱۳)	إِن كَانُوا يَنطِقُونَ (۱۳)	
…ان لوگوں نے اپنے جی میں سوچا اور (دل میں) بولے	فَرَجَعُوا إِلَىٰ أَنفُسِهِمْ فَقَالُوا إِنَّكُمْ	قوم ابراہیم کی لاجوابی
…اقعی تم ہی لوگ ظالم ہو (۱۴)	أَنتُمُ الظَّالِمُونَ (۱۴)	وشرمساری
…اپنے سروں کو جھکا لیا کہ (اے ابراہیم) تم جانتے ہو	ثُمَّ نُكِسُوا عَلَىٰ رُءُوسِهِمْ لَقَدْ	
…یہ بول نہیں سکتے (۱۵)	عَلِمْتَ مَا هَٰؤُلَاءِ يَنطِقُونَ (۱۵)	
…ابراہیم نے) کہا: تو کیا تم لوگ اللہ کے سوا اسے پوجتے ہو	قَالَ أَفَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا	
…تم کو نہ کچھ نفع پہنچا سکتا نہ مضرت (۱۶)	يَنفَعُكُمْ شَيْئًا وَلَا يَضُرُّكُمْ (۱۶)	
…ف ہے تم پر اور ان پر جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو کیا تم	أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ	عقل سے کام لینا
…قل سے کام نہ لوگے (۱۷)	أَفَلَا تَعْقِلُونَ (۱۷)	
…وہ لوگ کہنے لگے اس کو جلا دو اور اپنے دیوتاؤں کی مدد	قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانصُرُوا آلِهَتَكُمْ	حضرت ابراہیم کو
…و اگر تم لوگ (کچھ) کرنے والے ہو (۱۸)	إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ (۱۸)	جلانے کا فیصلہ
…م نے کہا: اے آگ! تو ابراہیم کے لئے ٹھنڈی اور	قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ	اے آگ ٹھنڈی اور
…بے خطر ہو جا (۱۹)	إِبْرَاهِيمَ (۱۹)	بے خطر ہو جا۔
…اور ان لوگوں نے ان کے خلاف ایک داؤں کرنا چاہا تو	وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ	لوگوں نے حضرت ابراہیم
…نے ان کو بہت زیادہ ناکام کر دیا (۲۰)	الْأَخْسَرِينَ (۲۰)	کے ساتھ داؤں کرنا چاہا۔
…ان کو اور لوط کو اس زمین کی طرف ہم بچا لائے جس کے	وَنَجَّيْنَاهُ وَلُوطًا إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي	ابراہیم و لوط کو ارض مبارک
…سارے جہان والوں کے لئے ہم نے برکتیں رکھی ہیں (۲۱)	بَارَكْنَا فِيهَا لِلْعَالَمِينَ (۲۱)	میں بچالے گیا۔
…نے ان کو اسحاق دیا اور مزید انعام کے طور پر یعقوب	وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً	
…اور سب کو صالح بنایا (۲۲)	وَكُلًّا جَعَلْنَا صَالِحِينَ (۲۲)	
…ان سب کو ہم نے ایسے پیشوا بنایا جو ہمارے حکم کے	وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا	پیشوا جو خدا کے حکم کے مطابق راہ نمائی کرتے تھے۔

Marfat.com

بھلائیاں کرنے، نماز قائم رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی وحی۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿۷۳﴾

مطابق راہ نمائی کرتے تھے اور ان کے پاس ہم نے بھلائی کرنے اور نماز قائم رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی وحی بھیجی تھی ہماری عبادت کرنے والے تھے ﴿۷۳﴾

ف ۱ ع۳ سورہ زخرف ۲۵/۴۳

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱﴾

اور یاد کرو وہ وقت) جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اس قوم سے کہا میں بیزار ہوں ان سب سے جن کو تم پوجتے ہو ﴿۱﴾

اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿۲﴾

سوائے اس کے جس نے مجھے وجود بخشا پھر وہی میری راہ نمائی کریگا ﴿۲﴾

پیچھے آنے والوں میں باقی رہنے والا کلمہ۔

وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۳﴾

اور انھوں نے اس کو اپنے پیچھے آنے والوں میں (ہمیشہ) باقی رہنے والا کلمہ قرار دیا تاکہ لوگ رجوع کریں ﴿۳﴾

ف ۱ ع۳ سورہ عنکبوت ۲۰/۲۹

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ ..... ﴿۱﴾

اور ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا ...... ﴿۱﴾

وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲﴾

اور ابراہیم کو جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرتے بچتے رہو، یہ تمھارے لئے بہتر ہے بشرطیکہ تم کو علم ہو ﴿۲﴾

اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا

تم لوگ تو اللہ کے سوا بتوں کو پوجتے ہو اور صریح جھوٹ ایجاد کرتے ہو۔ بے شک تم جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہو وہ تمھاری روزی کے مالک نہیں، اس لئے روزی اللہ کے

اس کا شکر ادا کرو

فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۳﴾

پاس تلاش کرو اور اس کی عبادت کرو اور اس کی قدر پہچانو، تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤگے ﴿۳﴾

وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ

اور اگر تم جھٹلاتے ہو تو تم سے پہلے کئی قومیں جھٹلا چکی

رسول کے ذمہ کچھ نہیں مگر صاف صاف پہنچا دینا

قَبْلِكُمْ ۭ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۴﴾

ہیں، اور رسول کے ذمہ کچھ نہیں مگر صاف صاف پہنچا دینا ﴿۴﴾

اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۵﴾

اور کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ کس طرح خلقت کا آغاز کرتا ہے پھر اس کو دوبارہ (خلق) کرتا ہے بے شک یہ (دوبارہ جلانا) اللہ کے لئے آسان ہے ﴿۵﴾

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۶﴾

(اے ابراہیم) کہو کہ تم لوگ زمین میں سیر کرو پھر دیکھو اس نے کس طرح خلق کا آغاز کیا پھر اللہ ایک دوسری اُگان اُگاتا ہے، بے شک اللہ ہر چیز پر قابو رکھنے والا ہے ﴿۶﴾

Marfat.com

(جب) چاہے عذاب دے اور جس پر چاہے رحم کرے اور تم سب اسی کی طرف پلٹائے جاؤ گے (۸) اور تم زمین میں (کسی کو) عاجز کر سکنے والے نہیں اور نہ آسمان میں اور اللہ کے سوا تمھارا کوئی والی نہیں ہے اور نہ مددگار (۹)

يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿۸﴾ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۫ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۹﴾

اور جن لوگوں نے اللہ کی آیتوں اور اس کی ملاقات کا انکار کیا وہ میری رحمت سے بے آس ہیں اور وہ لوگ (ایسے ہیں کہ) ان کے لئے دردناک عذاب ہے (۱)

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖٓ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱﴾

ع ۱۲ سورۂ عنکبوت

تو ان کی قوم کا جواب کچھ نہ تھا مگر یہ کہ انھوں نے کہا اس کو قتل کر دو یا اس کو جلا دو تو اللہ نے اُن کو آگ سے بچا لیا۔ بے شک اس میں ایمان دار قوم کے لئے نشانیاں ہیں (۲)

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲﴾

حضرت ابراہیم کو قتل یا جلانے کی تجویز

اور انھوں نے کہا تم لوگوں نے تو اللہ کے سوا بتوں کو (صرف) اس دنیا کی زندگی میں آپس کی محبت (قائم رکھنے) کے لئے اختیار کیا ہے، پھر قیامت کے دن تم میں سے بعض بعض کا انکار کرینگے اور بعض پر بعض لعنت کرینگے اور تمھارا ٹھکانا آگ ہے اور تمھارا مددگار کوئی نہ ہوگا (۳)

وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۡ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳﴾

بتوں کو دنیا کی زندگی میں آپس کی محبت کے لئے اختیار کرنا

تب لوط ان پر ایمان لائے اور انھوں نے کہا میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں، بے شک وہ عزیز ہے حکیم ہے (۴)

فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّىْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۴﴾

حضرت لوط حضرت ابراہیم پر ایمان لائے۔ ہجرت کا ارادہ۔

ع ۳۵ سورۂ بقرہ

کیا تم نے اسے نہیں دیکھا جس نے ابراہیم کے ساتھ ان کے رب کے بارہ میں حجت کی اس لئے کہ اللہ نے اسے حکومت دی تھی، جب ابراہیم نے کہا کہ میرا رب وہ ہے جو مارتا اور جلاتا ہے تو اس نے کہا میں بھی زندہ رکھتا اور موت دیتا ہوں۔ بولے تو اللہ تو سورج کو مشرق سے لے آتا ہے ذرا آپ اسے مغرب سے (لے آ) دیکھئے، تو مبہوت ہو گیا وہ جو کافر تھا۔ اور اللہ ظالم قوم کو (راہ) نہیں دکھاتا (۱)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ ۭ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱﴾

حاکم سے حضرت ابراہیم کی گفتگو

(یاد کرو) جب ابراہیم نے کہا اے میرے رب مجھے دکھا کہ تو مُردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے فرمایا اور کیا تم ایمان نہیں لائے

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ۭ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ۭ قَالَ بَلٰى

حضرت ابراہیم کا خدا سے سوال کہ وہ مُردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔

Marfat.com

	وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ؕ	بولے کیوں نہیں مگر اس لئے کہ میرا دل مطمئن ہو
چار چڑیاں اور پہاڑ	قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ	فرمایا تو چڑیوں میں سے چار کو لو اور ان کو اپنی طرف
	اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ	پھر ہر پہاڑ پر ان میں سے ایک (ایک) جزو کو رکھو
	جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ	پکارو، وہ تمہارے پاس بھاگتی ہوئی آئیں گی اور جا
	وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۳﴾	بے شک اللہ عزیز ہے حکمت والا ہے (۳)
۱۴۲ سورہ نجم ۲۹/۵۳	اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ﴿۱﴾	(اے محمد!) بھلا تم نے اسے بھی دیکھا جس نے منہ پھیر لیا
	وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ﴿۲﴾	پھر تھوڑا (صدقہ) دیا پھر اس نے روک لیا (۲)
کیا تم کو خبر ہے کہ	اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ﴿۳﴾	کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے اس لئے وہ دیکھتا
صحف ابراہیم میں	اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ﴿۴﴾	کیا اس کو خبر نہیں دی گئی اس کی جو صحیفوں میں ہے
کیا تھا؟	وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى ﴿۵﴾	اور ابراہیم کے جنھوں نے پورا کر دکھایا ۵
۱۔ کوئی جان دوسری کا بوجھ نہیں اٹھاتی۔	اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ﴿۶﴾	یہ کہ کوئی بوجھ والی جان دوسری کا بوجھ نہیں اٹھاتی ۶
کوشش کی ۲۔ انسان کے لئے کچھ نہیں مگر جو اس نے کوشش کی۔	وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۷﴾	اور یہ کہ انسان کے لئے کچھ نہیں مگر جو اس نے دوڑ دھوپ کی
۳۔ اس کی کوشش جانچی جائیگی	وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿۸﴾	اور عنقریب اس کی دوڑ دھوپ دیکھی جائیگی (۸)
۴۔ کوشش کا بدلا دیا جائیگا۔	ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿۹﴾	پھر اسے پورا پورا بدلا دیا جائیگا ۹
۵۔ انسان کو اپنے رب کی طرف بالآخر جانا ہے۔	وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿۱۰﴾	اور یہ کہ تمہارے رب ہی کی طرف بالآخر جانا ہے ۱۰
۶۔ اللہ ہنساتا ہے اور رلاتا ہے۔	وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿۱۱﴾	اور بے شک اسی نے ہنسایا اور رلایا ۱۱
۷۔ اللہ موت اور زندگی دیتا ہے	وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿۱۲﴾	اور بے شک اسی نے موت دی اور زندگی دی ۱۲
۸۔ اس نے نر اور مادہ جوڑے	وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۱۳﴾	اور بے شک اس نے جوڑے بنائے نر اور مادہ ۱۳
پیدا کئے نطفہ سے۔	مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿۱۴﴾	نطفہ سے جب وہ ٹپکایا جاتا ہے ۱۴
۹۔ دوسری بار اگانا بھی اس پر لازم ہے۔	وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿۱۵﴾	اور بے شک اس پر (لازم) ہے دوسری بار اگانا ۱۵
۱۰۔ اسی نے غنی اور مفلس بنایا	وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿۱۶﴾	اور بے شک اسی نے غنی بنایا اور مفلس بنایا ۱۶
	وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿۱۷﴾	اور بے شک وہی شعریٰ کا بھی رب ہے ۱۷
۱۱۔ اسی نے گمراہ قوموں کو ہلاک کیا۔	وَاَنَّهٗۤ اَهْلَكَ عَادَا ِۨالْاُوْلٰى ﴿۱۸﴾	اور بے شک اسی نے ہلاک کیا عاد اولیٰ کو ۱۸
	وَثَمُوْدَا۟ فَمَاۤ اَبْقٰى ﴿۱۹﴾	اور ثمود کو پھر باقی نہ چھوڑا ۱۹
	وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا	اور (ان سب سے) پہلے قوم نوح کو۔ بے شک یہی لوگ
	هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ﴿۲۰﴾	سب سے بڑھ کر ظالم اور سب سے بڑھ کر حد سے گذرنے والے تھے
	وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿۲۱﴾	اور الٹی پلٹی (بستیوں) کو دے پٹکا ۲۱
	فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿۲۲﴾	پس ان (بستیوں) کو ڈھانپ لیا جس نے ڈھانپ لیا

Marfat.com

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿٥٥﴾

(اے مخاطب!) تو اپنے رب کی کن کن مہربانیوں میں شک کرے گا ﴿٥٥﴾

و ۱۵ ع سورۂ ممتحنہ ۲۸ پ

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿٤﴾

تمہارے لئے ابراہیم میں اور ان میں جو ان کے ساتھ تھے اچھا نمونہ ہے۔ (یاد کرو) جب ان لوگوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ ہم بیزار ہیں تم سے اور ان سے جن کو تم لوگ پوجتے ہو اللہ کے سوا، ہم نے تمہارا انکار کیا، اور ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان عداوت اور دشمنی ظاہر ہو چکی ہے (جو قائم رہیگی) یہاں تک کہ تم اکیلے اللہ پر ایمان لاؤ، مگر ابراہیم کا اپنے باپ سے یہ کہنا (ٹھیک نہ تھا) کہ میں آپ کے لئے مغفرت مانگوں گا حالانکہ میں آپ کے لئے اللہ کی طرف سے کسی چیز کا مختار نہیں ہوں۔ اے ہمارے رب ہم نے تجھی پر توکل کیا، اور تجھی میں دھیان لگایا اور تیرے ہی پاس لوٹنا ہے ﴿٤﴾

حضرت ابراہیم اور ان کے ساتھیوں میں اچھا نمونہ۔

مومنوں اور مشرکوں میں عداوت

حضرت ابراہیم کا اپنے باپ سے یہ کہنا مناسب نہ تھا کہ میں آپ کی مغفرت کے لئے اللہ سے دعا مانگوں گا حالانکہ ان کو اپنے باپ کے لئے اللہ کی طرف سے کسی چیز کا اختیار نہ تھا۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٥﴾

اے ہمارے رب ہم کو ان کی آزمائش نہ بنا جو کافر ہیں اور ہماری مغفرت فرما، اے ہمارے رب بے شک تو ہی عزیز ہے، حکمت والا ہے ﴿٥﴾

مسلمانوں کو کافروں کی آزمائش نہ بنانے کی دعا

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿٦﴾

یقیناً ان لوگوں میں تم لوگوں کے لئے اچھا نمونہ ہے، ان کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور آخری دن پر، بے شک اللہ (کی ذات) بے نیاز ہے ستودہ ہے ﴿٦﴾

و ۱۴ ع سورۂ توبہ ۱۱ پ

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿٣﴾

نبی کے لئے اور ان کے لئے جو ایمان لائے (ٹھیک) نہیں ہے کہ مشرکوں کے لئے مغفرت مانگیں اگرچہ وہ ان کے رشتہ دار ہوں اس کے بعد کہ ان پر یہ بات ظاہر ہو چکی ہو کہ وہ دوزخ والے ہیں ﴿٣﴾

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ۭ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿٤﴾

اور ابراہیم کا اپنے باپ کے لئے مغفرت مانگنا صرف ایک وعدہ کے سبب سے تھا جو انھوں نے اس سے کیا تھا۔ پھر جب ان پر ظاہر ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بیزار ہو گئے۔ بے شک ابراہیم بہت آہ کرنے والے بردبار تھے ﴿٤﴾

حضرت ابراہیم کا اپنے باپ کے لئے مغفرت مانگنا ایک وعدہ کے سبب سے تھا مگر جب ان کو یقین ہو گیا کہ ان کا باپ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بیزار ہو گئے۔ حضرت ابراہیم بہت آہ کرنے والے تھے۔

و ۱۷ ع آل عمران ۳ پ

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓي اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ

بے شک اللہ نے آدم کو اور نوح کو اور آل ابراہیم کو

Marfat.com

آل ابراہیم و آل عمران سارے عالم پر برگزیدہ کئے گئے ان میں بعض بعض کی اولاد ہیں۔

وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳﴾
ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ۗ وَاللّٰهُ
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵﴾

اور آل عمران کو سارے عالم پر برگزیدہ کیا ﴿۳﴾
ان میں سے بعض بعض کی اولاد ہیں اور اللہ س
جاننے والا ہے ﴿۵﴾

ف ۱۸ ع سورہ حدید ۱۰۶/۵۷

اللہ نے حضرت ابراہیم کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا
فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ
مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱﴾

اور ہم نے نوح اور ابراہیم کو رسول بنایا اور ان دو
اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی تو ان میں سے کچھ ہدا
ہیں اور ان میں سے بہتیرے فاسق ہیں ﴿۱﴾

ف ۱۹ ع سورہ اعلیٰ ۹/۸۷

صحف ابراہیم کی تعلیم

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾
وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾
بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾
وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۷﴾
اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۸﴾
صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿۱۹﴾

کامیاب ہوا وہ جو پاکیزہ ہوا ۱۴
اور اپنے رب کے نام کو یاد کیا پھر نماز پڑھی ﴿۱۵﴾
مگر تم لوگ دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو ۱۶
حالانکہ آخرت بہتر ہے اور زیادہ باقی رہنے والی ہے ﴿۱۷﴾
بے شک یہ (تعلیم) اگلے صحیفوں میں ہے ۱۸
ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں ﴿۱۹﴾

ف ۲۰ ع ۱۸ سورہ نساء ۱۲۵/۴

اپنے چہرہ کو

ملت ابراہیم حضرت ابراہیم اللہ کے دلی دوست تھے

وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ
وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ
مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۗ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ
اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿۱۰﴾

اور دین داری میں اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جس
اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دیا اور اس نے ایک طرف
ہو کر ابراہیم کی ملت کا اتباع کیا اور اللہ نے ابراہیم کو
دلی دوست بنا رکھا ہے ﴿۱۰﴾

ف ۲۱ ع ۱۶ سورہ بقرہ ۸۶/۲

ملت ابراہیم

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا
مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ
فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ
لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱﴾

اور ابراہیم کی ملت سے کون بے رغبت ہو سکتا ہے
سوائے اس کے جو خود کو بے سمجھ بنا لے اور یقیناً اللہ
نے ان کو دنیا میں چیدہ بنایا تھا اور یقیناً وہ آخرت میں
صالحوں میں سے ہوں گے ﴿۱﴾

Marfat.com

حضرت ابراہیم کا قرآنی قِصّہ (قبل ہجرت)

[قوم نوح کے بعد ان کی جانشین قوم عاد ہوئی ⑤ ع اور عاد کی جانشین قوم ثمود ہوئی ②

قوم ابراہیم

عراف وہ ثمود کے بعد قوم ابراہیم کا ذکر ملتا ہے] کیا ان (عربوں) کے پاس ان کی خبر نہیں آئی
ن سے پہلے گذرے، نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور قوم ابراہیم...... کی، ان کے پاس
کے رسول بیّن دلائل لائے، تو اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا مگر وہ لوگ خود اپنے نفسوں پر

قوم ابراہیم کا مذہب

کرتے تھے ⑦ ف۔ [قوم ابراہیم کا دین بت پرستی تھا ③ ف ابراہیم کا باپ آزر شیطان کا
ستار تھا ④ ف۔ قوم ابراہیم کے معبودوں میں ستارے بھی داخل تھے، قوم کو حق کی طرف

منصب رسالت کے لئے ابراہیم کی تیاری

نے اور پیغام توحید کی تبلیغ پر تیار کرنے کی غرض سے] ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کا نظام ہم
ن دکھانے لگے اور (اس لئے دکھانے لگے) تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہوں ⑥ تو
ب ان پر رات نے اندھیرا ڈالا تو انھوں نے ایک تارے کو دیکھا کہنے لگے "یہ ہے میرا رب"۔
رجب وہ ڈھل گیا تو کہنے لگے میں ڈھلنے والوں کو پسند نہیں کرتا ⑦ پھر جب چاند کو چمکتا دیکھا
لنے لگے: یہ ہے میرا رب تو جب وہ بھی ڈھلا کہنے لگے: اگر خود میرا رب میری ہدایت نہیں
یگا تو میں بھی گمراہ قوم میں سے ہونگا ⑧ پھر جب سورج کو چمکتا دیکھا تو کہا یہ ہے میرا رب،
سب سے بڑا ہے تو جب وہ بھی ڈھلا تو کہنے لگے اے میری قوم میں ان سے بیزار ہوں جن کو
م (خدائی میں) شریک مانتے ہو ⑨ میں نے اپنے رُخ کو اس کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں

حنیف

ور زمین کو وجود دیا (بس) ایک طرف کا (یعنی حنیف) ہوکر اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں

مناقب ابراہیم

⑩ ف۔ اور یہ ہماری حجت تھی جو ہم نے ابراہیم کو ان کی قوم کے مقابل دی تھی ① ف۔ اور ہم نے

سوجھ بوجھ،

براہیم کو ان کی سوجھ سمجھ پہلے سے دے رکھی تھی اور ہم ان کو جانتے تھے [کہ منصب رسالت

ہاتھوں اور بصارتوں والے،

کے لئے وہ کتنے موزوں ہیں] ① ف۔ [وہ اور ان کے فرزند اور ان کے پوتے] ہاتھوں اور بصارتوں

مصطفین، اخیار

والے تھے ⑤ ف۔ ہمارے پاس چیدہ (مصطفین) بھلے آدمیوں (اخیار) میں سے تھے ⑦ ف۔

اللہ کی عبادت

شک ابراہیم ایک سردار امت تھے، اللہ کا ادب کرنے والے ایک طرف کے ہوکر، اور

سردار امت، حنیف،

رکوں میں سے نہ تھے ① ف۔ [وہ نوح کے مذہبی گروہ سے تعلق رکھتے تھے ⑨ ف]

شکر گذار، برگزیدہ

کی نعمتوں کے شکر گذار تھے اس نے ان کو برگزیدہ فرمایا تھا اور سیدھی راہ کی طرف ان کی رہنمائی

چیدہ، صالح

ی ② اور ہم نے ان کو دنیا میں بڑی خوبی دی تھی ③ ف۔ یقیناً اللہ نے ان کو دنیا میں چیدہ

بہت آہ کرنے والے، بردبار

تھا اور یقیناً آخرت میں وہ صالحین میں سے ہونگے ① ف۔ بے شک ابراہیم بہت آہ کرنے

منیب

(یعنی دوسروں کے دکھ سے بے چین ہوجانے والے) بردبار تھے ④ ف۔ منیب (یعنی خدا

قلب سلیم

لگنے والے) تھے ⑦ ع ہود وہ اپنے رب کے پاس بھلا چنگا دل (قلب سلیم) لے کر

Marfat.com

خلیل - رسول
صدیق - نبی

حاضر ہوئے ⑩ اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا دلی دوست (خلیل) بنا لیا ⑩ ق۔ اور ابراہیم
بنایا ① ق۔ بے شک وہ صدیق تھے نبی تھے ① ق۔

حیات بعد ممات

[ایک دن اللہ نے حضرت ابراہیم پر وحی نازل فرمائی] "اور کیا ان لوگوں نے نہیں
اللہ کس طرح خلقت کا آغاز کرتا ہے پھر اس کو دوبارہ (خلق) کرتا ہے، بے شک یہ (دوبارہ
اللہ کے لئے بہت آسان ہے ⑥ (اے ابراہیم!) کہو کہ تم لوگ زمین میں سیر کرو پھر دیکھو اس
کس طرح خلق کا آغاز کیا پھر اللہ دوسری اُٹھان اُٹھاتا ہے، بے شک اللہ ہر چیز پر قادر اور کھنے
جسے چاہے عذاب دے جس پر چاہے رحم کرے اور تم سب اسی کی طرف پلٹائے جاؤ گے ⑧
تم زمین میں (کسی کو) عاجز کر سکنے والے نہیں اور نہ آسمان میں اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی وا
ہے اور نہ مددگار ⑨ ق۔ اور جن لوگوں نے اللہ کی آیتوں کا اور اس کی ملاقات کا انکار کیا
میری رحمت سے بے آس ہیں اور وہ لوگ (ایسے ہیں کہ) ان کے لئے ایک دردناک عذا
ہے ① ق

احیائے موتی پر خدا سے ایک سوال

[ایک دن] "ابراہیم نے کہا اے میرے رب! مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا
فرمایا اور کیا تم ایمان نہیں لائے؟ بولے کیوں نہیں، مگر اس لئے کہ میرا دل مطمئن ہو جائے فر
(اچھا) تو چڑیوں میں سے چار کو لو پھر ان کو اپنی طرف توڑ لو پھر ہر پہاڑ پر ان میں سے ایک ایک
جزو کو رکھو پھر ان کو پکارو وہ تمہارے پاس بھاگتی ہوئی آئینگی ② ق۔

آغاز تبلیغ

[حضرت ابراہیم نے] "اپنی قوم سے کہا اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرتے بچتے رہو
یہ تمہارے لئے بہتر ہے، بشرطیکہ تم کو علم ہو ③ تم لوگ تو اللہ کے سوا بتوں کو پوجتے ہو اور
جھوٹ ایجاد کرتے ہو، بے شک وہ جن کو اللہ کے سوا تم پوجتے ہو تمہارے لئے روزی کے
نہیں ہیں، اس لئے روزی اللہ کے پاس تلاش کرو اور اس کی عبادت کرو اور اس کی قدر

اس کا شکر ادا کرو

تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ④ اور اگر تم جھٹلاتے ہو تو تم سے پہلے بہت قومیں جھٹلا
ہیں اور رسول کے ذمہ تو کچھ نہیں مگر صاف صاف پہنچا دینا ⑤ ق۔

آزر اور اس کی قوم کے ساتھ مناظرے

اور (خیال کرو اس وقت کا) جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا کیا آپ بتوں کو خدا
قرار دیتے ہیں؟ میں تو آپ کو اور آپ کی قوم کو کھلی گمراہی میں دیکھتا ہوں ⑤ اور ان کے سا
ان کی قوم حجت کرنے لگی۔ انھوں نے کہا کیا تم لوگ مجھ سے حجت کرتے ہو؟ اللہ کے بارہ
حالانکہ اس نے مجھے راہ پر لگایا ہے اور میں ان سے جن کو تم (خدائی میں) شریک مانتے ہو
خوف نہیں رکھتا مگر یہ کہ خود میرا رب (کچھ اور) چاہے، اور میرے رب کا علم ہر چیز کو گھیرے
تو کیا تم لوگ نصیحت نہ پکڑو گے ⑪ اور میں ان سے کس طرح خوف کروں جن کو تم شری
ہو حالانکہ تم خوف نہیں کرتے کہ تم نے اللہ کا شریک بنایا ہے اُسے جس کے بارہ میں اللہ نے ک

Marfat.com

نہیں اتاری تو ہم دونوں فریق میں سے امن کا حقدار کون ہے اگر تم کو علم ہے (تو بتاؤ) ⑰ جو لوگ　ان کے لئے امن ہے جو ایمان
لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہیں کیا انھیں کے لئے امن ہے اور وہ لوگ　لائے اور اپنے ایمان کو ظلم سے
ہدایت پانے والے ہیں ⑱ ق۔　آلودہ نہیں کیا۔

اور (اے محمدؐ!) ان لوگوں کو ابراہیم کی خبر پڑھ سناؤ ① جب انھوں نے اپنے باپ اور اس کی
قوم سے کہا تم لوگ کیا چیز پوجتے ہو ② ان لوگوں نے کہا ہم چند بتوں کو پوجتے ہیں پھر ان کے پاس
جمے بیٹھے رہتے ہیں ③ انھوں نے کہا کیا وہ تمھاری سنتی ہیں جب تم (ان کو) پکارتے ہو؟ یا تم کو نفع پہنچاتے ہیں یا ضرر　بت تمھاری نہیں سنتے نہ وہ تم کو
پہنچاتے ہیں ⑤ ان لوگوں نے کہا نہیں مگر ہم نے اپنے باپ دادا کو ایسا ہی کرتے پایا ⑥ انھوں　نفع پہنچاتے ہیں نہ ضرر۔
نے کہا کیا تم نے ان کو دیکھا ہے جن کو پوجتے ہو۷ تم اور تمھارے پرانے باپ دادا ⑧ وہ سب
میرے دشمن ہیں، سب جہانوں کے رب کے سوا ۹ جس نے مجھے پیدا کیا سو وہی مجھے راہ دکھاتا
ہے ۱۰ اور جو مجھے کھلاتا ہے اور مجھے پلاتا ہے ۱۱ اور جب میں بیمار ہوتا ہوں مجھے شفا دیتا ہے ۱۲
اور جو مجھے مار ڈالیگا پھر مجھے زندہ کریگا ۱۳ اور جس سے مجھے اُمید ہے کہ وہ میری غلطی کو فیصلہ کے دن
معاف کریگا ⑭ ق۔

حضرت ابراہیم نے "اپنے باپ اور اس کی قوم سے کہا یہ مورتیں کیا چیز ہیں جن کے پاس لگے　مورتوں کی پرستش
بیٹھے ہو ② ان لوگوں نے کہا۔ ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کے پجاری پایا ③ انھوں نے کہا یقیناً
تم اور تمھارے باپ دادا کھلی گمراہی میں تھے ④ ان لوگوں نے کہا کیا تم حق لائے ہو یا تم کھلاڑیوں
میں سے ہو ⑤ انھوں نے کہا نہیں بلکہ تمھارا رب آسمانوں اور زمین کا رب ہے جن کو اس نے وجود
بخشا اور میں اس کے گواہوں میں سے ہوں ⑥ ق۔

کیا تم نے اُسے نہیں دیکھا جس نے ابراہیم کے ساتھ ان کے رب کے بارہ میں حجت کی اس لئے　بادشاہِ وقت کے ساتھ مناظرہ
کہ اللہ نے اسے حکومت دی تھی۔ جب ابراہیم نے کہا کہ میرا رب وہ ہے جو مارتا ہے اور جِلاتا ہے تو
اس نے کہا کہ میں بھی زندہ رکھتا اور موت دیتا ہوں۔ بولے تو اللہ تو سورج کو مشرق سے لے آتا ہے
تو آپ اسے مغرب سے تو لا دیجئے تو مبہوت ہو گیا وہ جو کافر تھا اور اللہ ظالم قوم کو راہ نہیں
دکھاتا" ① ق۔

[ایک دن حضرت] "ابراہیم نے اپنے باپ اور اس کی قوم سے کہا یہ کیا ہے جسے تم لوگ پوجتے　قوم کے ساتھ ایک علمی مناظرہ
ہو ① کیا اللہ کے سوا جھوٹ موٹ کے خداوند چاہتے ہو ۱۲ سو (بتاؤ) سب جہانوں کے رب کے
بارے میں تمھارا گمان کیا ہے ۱۳ پھر انھوں نے ایک نظر نجوم میں نگاہ کی ۱۴ پھر کہا میں بیمار ہوں
تو ان لوگوں نے ان کی طرف پیٹھ کرکے مونہ موڑ لیا ۱۶ تب وہ ان کے خداؤں کی طرف
گئے پھر کہا کیا تم کھاتے نہیں ۱۷ تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم بولتے نہیں ۱۸ پھر وہ ان (بتوں) پر جھپٹے　بتوں کا توڑنا
داہنے ہاتھ سے مارتے ہوئے ⑲ تب لوگ لپکتے ہوئے ان کے سامنے آئے ⑳

Marfat.com

حضرت ابراہیم کے خلاف ان کی قوم کی سازش آگ ڈالنے کی تجویز

ارادہ ہجرت۔

(ابراہیم نے) کہا کیا تم اسے پوجتے ہو جسے تم خود تراشتے ہو (۹۵) حالانکہ اللہ نے پیدا کیا
جسے تم بناتے ہو (۹۶) ان لوگوں نے (آپس میں) کہا اس کے لئے ایک عمارت بناؤ پھر
آگ میں ڈال دو (۹۷) پھر ان لوگوں نے ان کے خلاف ایک داؤں کرنا چاہا تو ہم نے ان
فروتر بن کر دیا (۹۸) اور (ابراہیم نے) کہا میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں وہ
بتا یگا (۹۹) ع۔

بت شکنی

[ایک دن اپنے باپ اور اس کی قوم کے ساتھ حجت ختم کر کے حضرت ابراہیم نے
میں تمہارے بتوں کے ساتھ ایک داؤں کرونگا بعد اس کے کہ تم لوگ پیٹھ پھیر کر چل دو گے
انھوں نے ان (بتوں) کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا سوائے بڑے بت کے تاکہ وہ اس کی طرف
کریں" (۹) [اس وقت مندر میں کوئی نہ تھا، جب لوگ مندر میں آئے تو بتوں کو ٹکڑے
دیکھ کر]" ان لوگوں نے کہا جس نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کیا ہے۔ بے شک وہ ظا
میں سے ہے" (۹) "(کچھ) لوگوں نے کہا ہم نے ایک جوان کو ان (بتوں) کا چرچا کرتے سنا
اس کو ابراہیم کہا جاتا ہے (۱۰) لوگ بولے تو اسے لوگوں کے روبرو لاؤ تاکہ لوگ گواہ
(۱۱) [حضرت ابراہیم بلائے گئے وہ جب آئے تو]" لوگوں نے کہا اے ابراہیم کیا ہمارے
کے ساتھ یہ تم نے کیا ہے (۱۲) [ابراہیم نے]" کہا کہ بلکہ یہ تو ان میں کے اس بڑے نے کیا
سو انھیں (بتوں) سے پوچھ لو اگر وہ بول سکتے ہوں (۱۳) پھر ان لوگوں نے اپنے جی میں س
پھر بولے واقعی تم ہی لوگ ظالم ہو (۱۴) پھر (شرم سے) اپنے سروں کو جھکا لیا کہ (اے ابراہیم
جانتے ہو کہ یہ بول نہیں سکتے (۱۵) (ابراہیم نے) کہا تو کیا تم لوگ اللہ کے سوا اسے پوجتے
تم کو نہ کچھ نفع پہنچا سکتا ہے نہ مضرت (۱۶) تف ہے تم پر اور ان پر جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے

آتش خلیل

کیا تم عقل سے کام نہ لوگے (۱۷) وہ لوگ بولے اس کو جلا دو اور اپنے دیوتاؤں کی مدد کرو
کچھ کرنے والے ہو (۱۸) ہم نے کہا کہ اے آگ تو ابراہیم کے لئے ٹھنڈی اور بے خطر ہو جا (۱۹)
ان لوگوں نے ان کے خلاف ایک داؤں کرنا چاہا تو ہم نے ان کو سب زیادہ ناکام
(۳۰) ع۔

اللہ نے ابراہیم کو آگ سے بچالیا۔

بتوں کو آپس کی محبت قائم رکھنے کے لئے اختیار کرنا۔

[حضرت ابراہیم نے قوم کو طرح طرح سے سمجھایا مگر]" ان کی قوم کا جواب کچھ نہ تھا مگر
انھوں نے کہا اس کو قتل کر دو یا جلا دو تو اللہ نے ان کو آگ سے بچا لیا، بے شک اس میں
قوم کے لئے نشانیاں ہیں (۲۴) اور انھوں نے کہا تم لوگوں نے تو اللہ کے سوا بتوں کو صرف اس دنیا کی
(قائم رکھنے) کے لئے اختیار کیا ہے پھر قیامت کے دن تم میں سے بعض بعض کا انکار کرینگے اور
پر بعض لعنت کرینگے اور تمہارا مددگار کوئی نہ ہوگا (۲۵) ع۔

"جب ابراہیم نے اپنے باپ سے کہا اے میرے باپ آپ کس لئے اس کو پوجتے ہیں

Marfat.com

اور نہ دیکھتا ہے اور نہ آپ کے کچھ کام آسکتا ہے (۲) اے میرے باپ! میرے پاس علم س
ہے جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے اس لئے میرا اتباع کیجئے میں آپ کو درست راہ دکھاؤنگا
میرے باپ! شیطان کو نہ پوجئے بے شک شیطان رحمان کا نافرمان ہے (۴) اے میرے
ہے خوف ہے کہ آپ کو رحمان کی طرف سے ایک عذاب چھوئیگا پھر آپ شیطان کے رفیق

گھر سے نکالا جانا

ے (۵) اس نے کہا اے ابراہیم کیا تو میرے خداؤں سے برگشتہ ہے اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے
ونگا اور مجھے غیر معین زمانہ کے لئے چھوڑ دے (۶) (ابراہیم نے) کہا آپ کو (آخری) سلام
پ کے لئے اپنے رب سے مغفرت مانگونگا۔ بے شک وہ میری خاطر داری کیا کرتا ہے (۷)
ں جدا ہوتا ہوں آپ سے اور ان سے جن کو آپ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں اور میں اپنے
و پکارونگا امید ہے کہ میں اپنے رب کو پکارنے میں نامراد نہ رہونگا" (۸) ق۔

دعائے ابراہیم
مجھے دانائی دے
میرے لئے زبان صداقت بنا
مجھے باغ نعمت کا وارث بنا
قیامت کے دن مجھے رسوا نہ کر

[حضرت ابراہیم نے خدا سے دعا فرمائی] "اے میرے رب مجھے دانائی دے اور مجھے صالحوں
تھ ملادے ۱۵۔ اور میرے لئے (ایک) زبان صداقت بنا ۱۶ اور مجھے باغ نعمت کے وارثوں
ے بنا ۱۷ اور میرے باپ سے درگذر فرما بے شک وہ بھکنے والوں میں سے تھا ۱۸ اور مجھے
ن رسوا نہ کرنا جس دن لوگ اٹھائے جائینگے ۱۹ جس دن مال اور بیٹے نفع نہ دینگے ۲۰ مگر اس کو
ے کے پاس بھلا چنگا دل لیکر حاضر ہوگا (۲۱) اور جنت ڈرنے بچنے والوں کے پاس لائی جائیگی (۲۲) اور
راہوں کے لئے سر میدان لائی جائیگی (۲۳) اور ان سے پوچھا جائیگا وہ کہاں ہیں جن کو تم پوجتے تھے
لہ کے سوا کیا وہ تمھاری مدد کرتے ہیں یا انتقام لیتے ہیں (۲۵) پھر اس میں اوندھے گرائے جائینگے
ر دوسرے بدراہ ۲۶ اور ابلیس کے لشکر تمام کے تمام ۲۷ وہ اس میں باہم جھگڑتے ہوئے بولینگے
خدا ہم لوگ ضرور کھلی گمراہی میں تھے ۲۹ جب کہ ہم تم کو سب جہانوں کے رب کے برابر ٹھیراتے تھے
ر ہم کو بہکایا نہیں مگر مجرموں نے ۳۱ تو اب ہمارا سفارشی کوئی نہیں ہے ۳۲ اور نہ کوئی دلسوز دوست
سو کاش ہمارے لئے ایک بازگشت ہوتی تو ہم ایمان دار ہو جاتے (۳۴) ق۔

بتوں سے بے زاری

"اور (یاد کرو) جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اس کی قوم سے کہا میں بیزار ہوں ان سب سے جن کو
تے ہو (۱) سوائے اس کے جس نے مجھے وجود بخشا پھر وہی میری رہ نمائی کریگا (۲) اور انھوں نے

باقی رہنے والا کلمہ

لام کو اپنے لوگوں میں باقی رہنے والا کلمہ قرار دیا تاکہ لوگ رجوع کریں (۳) ق۔
[حضرت ابراہیم نے جب اپنی قوم کو خبردار کیا اور کہا کہ تم لوگ بت پرستی پر اس لئے اڑے ہوکہ
ریقہ پر جمے رہنے سے آپس کی محبت اور ارتباط برقرار رہے مگر یہ صرف دنیاوی زندگی کے لئے ہے
کے دن بعض بعض کے منکر ہو جاؤگے اور ایک دوسرے پر لعنت بھیجوگے اور تمھارا ٹھکانا دوزخ

حضرت لوط کا ایمان لانا
حضرت لوط کا ارادہ ہجرت

تو لوط ان کے کہنے) پر ایمان لائے اور (لوط نے) کہا کہ میں (بھی) اپنے رب کی طرف ہجرت
ہوں بے شک وہ عزیز ہے حکیم ہے (۲) ۲۶ا۔

[حضرت لوط کے سوا چند اور افراد بھی حضرت ابراہیم پر ایمان لائے تھے۔ ایک دن

حضرت ابراہیم اور ان کی قوم میں دشمنی اور جھگڑے کا اظہار

نے اور ان لوگوں نے جو ان کے ساتھ تھے] "اپنی قوم سے کہا ہم بیزار ہیں تم سے اور ان سے جو
پوجتے ہو اللہ کے سوا ہم نے تمھارا انکار کیا اور ہمارے درمیان اور تمھارے درمیان دشمنی اور
ہو چکی ہے (جو قایم رہیگی) یہاں تک کہ تم لوگ اکیلے اللہ پر ایمان لاؤ" [اور خدا سے دعا کی

حضرت ابراہیم کی دعا ہم کو کافروں کی آزمائش نہ بنا

ہمارے رب ہم نے تجھی پر توکل کیا اور تجھی میں دھیان لگایا اور تیرے ہی پاس لوٹنا ہے
ہمارے رب ہم کو ان کی آزمائش نہ بنا جنھوں نے کفر کیا اور ہماری مغفرت فرما۔ اسے ہمارے
بے شک تو ہی عزیز ہے، حکیم ہے ⑤ ق۔

[آزر نے جب حضرت ابراہیم سے کہا] "تم مجھے چھوڑ جاؤ غیر معین مدت کے لئے"
ابراہیم نے) کہا "آپ کو آخری سلام میں آپ کے لئے اپنے رب سے مغفرت مانگونگا"
[چنانچہ حضرت ابراہیم نے خدا سے دعا کی اور عرض کیا ......] اور میرے باپ سے در
فرما نا بے شک وہ بھٹکنے والوں میں سے تھا" ⑱ ق۔ لوگو تمھارے لئے ابراہیم میں اور ان لو

مومنوں کے لئے مناسب نہیں کہ مشرکوں کے لئے مغفرت مانگیں۔

میں اچھا نمونہ کار ہے ...... مگر ابراہیم کا اپنے باپ سے یہ کہنا (قابل اقتدا نہیں) کہ میں آ
کے لئے اللہ سے مغفرت مانگونگا حالانکہ میں آپ کے لئے اللہ کی طرف سے کسی چیز کا مختار نہ
ہوں ④ ق۔ نبی کے لئے اور ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے یہ (ٹھیک) نہیں ہے کہ مشرکو
کے لئے مغفرت مانگیں اگرچہ وہ (ان کے) قرابت دار ہوں اس کے بعد کہ ان پر یہ بات ظاہر ہو چکی
کہ وہ دوزخ والے ہیں ③ اور ابراہیم کا اپنے باپ کے لئے مغفرت مانگنا صرف ایک وعدہ کے سبب
سے تھا جو انھوں نے اس سے کیا تھا مگر جب ان پر ظاہر ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس
بیزار ہو گئے۔ بے شک ابراہیم بہت آہ کرنے والے بردبار تھے ④ ق۔

صحف ابراہیم کی تعلیم

کامیاب ہوا وہ جو پاکیزہ ہوا اور اپنے رب کے نام کو یاد کیا، پھر نماز پڑھی ⑮ لیکن تم
دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو حالانکہ آخرة بہتر ہے اور زیادہ باقی رہنے والی ہے ⑰ بے
یہ (تعلیم) اگلے صحیفوں میں (موجود) ہے ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں ⑲ ق۔

(اسے محمد!) بھلا تم نے اسے بھی دیکھا جس نے مونہ پھیر لیا پھر تھوڑا (صدقہ) دیا پھر ا
نے روک لیا ② کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے اس لئے وہ دیکھتا ہے ③ کیا اس کو خبر
دی گئی اس کی جو صحیفوں میں ہے موسیٰ کے اور ابراہیم کے جنھوں نے پورا کر دکھایا ⑤

ف ۱۲۱۔ اسلاف ابراہیم۔ خداوند عالم نے فرمایا "بے شک اللہ نے آدمؑ کو اور نوحؑ کو اور
آل ابراہیم کو اور آل عمران کو سارے عالم پر برگزیدہ کیا ④ ان میں سے بعض بعض کی اولاد ہیں
⑤ ق۔ حضرت نوح اور ان کی قوم کے ذکر کے بعد خدا نے ارشاد فرمایا ہے "پھر ہم نے ان لوگوں

Marfat.com

...ک اور قرن (کے لوگوں کو) پیدا کیا ⑨ پھر ہم نے ان میں ایک رسول (ہود) کو بھیجا ⑩ ع ۲ پھر — قوم نوح کے بعد عاد کا قرن
...ان لوگوں کو (یعنی عاد کو) بھی خس و خاشاک بنا دیا ⑨ پھر ہم نے ان کے بعد دوسرے قرنوں کو
...یا ⑩ ع ۳ مومنون پ۱۸۔ حضرت ہود نے عاد سے کہا تھا "اور یاد کرو جب اس نے قوم نوح
...بعد ان کے جانشین تم کو بنایا ⑤ ع ۹ اعراف ۵۹/پ ۸ - اس سے معلوم ہوا کہ قوم نوح کی تباہی کے
...جو قرن پیدا ہوا وہ قوم عاد کا زمانہ تھا جن کے پاس حضرت ہود بھیجے گئے تھے۔

احقاف کی تباہی کے بعد حضرت ہود اپنے متبعین کے ساتھ وہاں سے ایک دوسرے علاقہ ...میں چلے گئے۔ حضرت ہود کے، جن کا دوسرا نام عبر تھا، دو فرزند مشہور تھے: قحطان اور فلج - قحطان ...تیرہ بیٹوں میں سے بعض کے ناموں سے جزیرہ نمائے عرب کے کئی صوبے اور شہر موسوم ہوئے ...جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ہود کی جو نسل قحطان سے چلی وہ ان مقامات میں بسی تھی۔ ...حضر موت جو عرب کا جنوبی صوبہ ہے قحطان کے دوسرے بیٹے کے نام سے مشہور ہے۔ سبا یمن ...ایک مشہور شہر کا نام تھا یمن میں ایک مشہور تجارتی شہر اوزال وہاں واقع تھا جہاں اب صنعا آباد ...اور اوفر اس مقام کے قریب ایک بندرگاہ تھا جہاں اب عدن واقع ہے۔

حضرت ہود کے بیٹے قحطان اور فلج

قحطان کے بیٹوں کے ناموں سے عرب کے کئی صوبے اور شہر موسوم ہوئے۔

قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عبر یا ہود کا دوسرا بیٹا اپنے بھائی قحطان اور اس کی اولاد ...علیحدہ ہو کر شمال کی طرف عراق میں چلا گیا - فلج کے معنی بٹ جانے کے ہیں عبری قوم میں تاریخی حالات ...مطابق نام رکھنے کا عام دستور تھا۔ غالباً فلج ان کا پیدائشی نام نہ تھا بلکہ ان کا یہ نام اس لئے مشہور ...ہوا کہ "ان کے زمانہ میں زمین بانٹی گئی" (۲۵) ب۱۰ پیدائش۔

فلج عراق میں چلے گئے۔

فلج کا ایک بیٹا رعو تھا اور رعو کے بیٹے کا نام سروج تھا، ان دونوں لفظوں کے معنی آمیزش ...و اختلاط کے ہیں۔ سروج سے نحور اور نحور سے تارح پیدا ہوا۔ تارح جب ستر برس کے ہوئے تو ...ان سے حضرت ابراہیم اور نحور اور حضرت لوط کے باپ حاران پیدا ہوئے۔ یہ ہے حضرت ابراہیم ...کا نسب نامہ جو توراۃ میں بیان کیا گیا ہے۔

حضرت ابراہیم کا نسب نامہ

باب ۱۶ کے ف ۲۶ میں بتایا جا چکا ہے کہ اکاد کے بادشاہ سرجون اکبر (۲۶۳۰ ق م) سے صدیوں ...ایک مقام عاداب (پدرِ عاد) کے لقب سے موسوم تھا اور وہاں ایک خاندان حکومت کرتا ...اور شہر حامی میں ۳۰۰ برس تک ایک خاندان ہُدانش (ہود نشی = قبیلہ ہود) نے حکومت

عاداب

ہُدانش

...عبر کے معنے پار اترنے کے ہیں۔ حضرت ہود کی وہی اولاد جو عراق میں آ بسی تھی عبرانی کہلائی۔ — عبرانی
...قوم کسی ایک جائی قوم کا نام نہیں ہے۔ "روز افزوں شہادتیں اس بات کی مل رہی ہیں کہ ...لارسا اور شاہان بابل کے زمانہ میں جاریہ، جبیری یا ابھریم نام کا ایک قبیلہ جو عبرانیوں ...تھا اُور کے صحرائی پڑوس اور موجودہ سوقالشیوخ اور زبیر سے دریائے فرات کے

کنارے کنارے شمالی عراق کی طرف جہاں حاران ہے اور جہاں سن یا ننار (چاند دیوتا)
ہے سفر کرتا تھا۔ یہ شہر حاران گویا اُور (مولد ابراہیم) کا بھائی ہے۔ یہ عبری لوگ صحرا
میں بھی بستے تھے اور ان میں سے بعض حتیوں کی سپاہیانہ خدمت انجام دیتے تھے" ۵۱

خالدیہ میں ایک زمانہ تک سامی لوگ غیر ملکی سمجھے جاتے تھے۔ خالدیہ کے الواحی افسانوں بموجب نیک اور بد دیوتاؤں میں جو جنگ ہوئی تھی وہ
میں ہوئی تھی۔ بد سرشت دیوتاؤں کو تیامت نے جس کا دوسرا نام اُتوحوبر (حوبر کی ماں)
جنا تھا۔ ان برے دیوتاؤں کا مقابلہ جن نیک دیوتاؤں نے کیا تھا ان کا سردار سامریوں
ابو الآلہہ انو اور اشوریوں کا مورث اعلیٰ یا دیوتا انشر تھا جب ہم اس بات کا خیال کرتے
ہیں کہ عبرانیوں کو خالدیہ میں حوبریہ یا جاریہ کہا جاتا تھا تو اس قصہ میں ملکی اور غیر ملکی رقابت کی جھلک
نظر آتی ہے۔

حضرت حزقیل کی معرفت خدا نے یروشلم کو جس کے باشندے عیبر اور ابراہیم کی نسل سے تھے
بتایا کہ "تیرا باپ اموری اور تیری ماں حتی تھی" (۳) ب ۱۶ حزقیل۔ اس کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ
تمھارے مورث اعلیٰ ابراہیم ایک اموری مرد اور ایک حتی عورت کے بیٹے تھے۔ خالدیہ کے باشندے

مارتو، امورو علاقۂ سومیر سے باہر جتنے سامی لوگ آباد تھے سب کو مارتو اور بعد میں امورو کہتے تھے، مگر توراۃ کے
بیان بموجب اموری ان اقوام میں سے صرف ایک خاص قبیلہ کا نام ہے۔ بنو حت ایک قبیلہ تھا جو حبرون
پہاڑ کے گرد و نواح میں آباد تھا۔ یہ قبیلہ ایک مستقل تاریخ کا مالک تھا

عرب کی روایتوں بموجب حضرت ابراہیم کے باپ ایک عراقی تھے، وہ کوثیٰ کے رہنے والے

کوثیٰ تھے۔ ان کی ماں کا نام نونا تھا ۵۲ اور وہ کرنبا کی اولاد سے تھیں، جو کوثیٰ کے فرزندوں میں سے تھا۔
کوثیٰ بنی ارفخشد میں سے ایک شخص تھا جس کے نام عراق کے دو شہر کوثیٰ بطریق اور کوثیٰ ربا
اور مکہ کا ایک قدیم محلہ کوثیٰ الدار موسوم ہوا (معجم بلدان ذکر کوثیٰ)

تالمود میں جو بنی اسرائیل کی ایک معتمد کتاب ہے حضرت ابراہیم کی ماں کو کرنبو کی بیٹی بتایا
گیا ہے، ان کی کنیت ام نیتا تھی ۵۳

عراق میں ایک مقام ہے تل ابراہیم۔ جدید تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ اسی مقام
قدیم شہر کوثا (کوثیٰ) آباد تھا۔ اور خالدیہ والوں کے خیال بموجب آغاز عالم میں نیک اور بد

---

۵۱ "اے سیز سنز ورک اِن اُور" "A Sea Son.s Work in Ur"

۵۲ معجم بلدان میں نونا بنت کرنبا چھپا ہے ہم نے اسرائیلی نام "ام نیتا" کی مدد سے اسے نونا اور کرنبو کی مدد سے کرنبا پڑھا۔

۵۳ حضرت علی اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ہم لوگ (یعنی قریش) کوثیٰ کے انباط ہیں۔ غالباً ان کی مراد یہ تھی کہ حضرت ابراہیم جن کی نسل سے ہم لوگ ہیں وہ کوثیٰ کے نبطی تھے۔ ۵۴ دی اولڈ ٹسٹامنٹ ان دی لیٹ آف ہسٹاریکل ریکارڈس اینڈ لیجنڈس صفحہ ۱۲۲
The Old Testament in the light of Historical records & legends.

Marfat.com

کورنبو

…ؤں میں یہیں جنگ ہوئی تھی۔ کرنبا اور کرنبو خالدی لفظ کورنبو کی عربی اور عبری شکلیں ہیں۔
…کے معنی پہاڑ کے ہیں اور نبو ایک پہاڑ کا نام ہے جو بحر لوط کے پاس وہاں واقع ہے جہاں
…کی تباہی کے وقت حضرت لوط آبسے تھے۔ حضرت ابراہیمؑ کی ماں کو کورنبو کی بیٹی بتلانے
…مطلب یہ ہے کہ وہ اسی قوم کی ایک فرد تھیں جو کورنبو کے پاس آباد تھی۔ نبو پہاڑ کے اطراف
…میں بسنے والی قوموں میں سے ایک نبوحت کا قبیلہ ہے۔ کورنبو کو کوثیٰ کا فرزند بتانا اس بات
…ظاہر کرتا ہے کہ دیار لوط کے باشندے یہاں کوثیٰ کے اطراف سے آئے تھے۔

حضرت ابراہیمؑ کی ماں کورنبو کی بیٹی تھیں۔

عربی، عبرانی اور بابلی زبان

جزیرۃ العرب کے اندر مشرق اور جنوب میں عربی زبان، مغرب میں عبرانی زبان اور شمال
…یعنی خالدیہ میں بابلی زبان بولی جاتی تھی۔ "موآب کے بادشاہ میشا (۸۵۰ق م) کی تحریریں
…اور فنیقیوں کے سنگی کتابے جو کہ بحر احمر کے ساحل پر بستے تھے عبرانی زبان کے نمونے ہیں۔
…فلسطین کے قدیم ترین اور بےلاگ تذکرے مصری سلاطین طوطمس ثالث اور رعمسیس ثانی کی یادگاروں
…میں ملتے ہیں۔ ان یادگاروں میں سیریا (شام) کے بعض مقاموں کے نام مذکور ہیں۔ یہ اسما اپنی
…ساخت میں اس ملک کے آخری طریق تسمیہ کے مطابق ہیں، یعنی ان کی تشریح عبرانی زبان
…میں کی جاسکتی ہے۔ عبرانی بولنے والے اس ملک میں کچھ اس قدر قدیم زمانہ سے آباد تھے کہ انھوں
…نے اس ملک کے جغرافیہ کو اپنا بنا لیا تھا[1]۔ تل العمرانہ (مصر) میں ایسی لوحیں ملی ہیں جن کو سیریا
(شام) کے بعض سرداروں نے بطور خط کے مصر بھیجا تھا۔ یہ لوحیں بابلی زبان میں مکتوب ہیں،
…ان سے صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ شام کی تحریری زبان بابلی تھی مگر عام بول چال کی
…زبان عبرانی تھی۔

حضرت ابراہیمؑ کا باپ آزر یا تارح

ف ۱۶۲۔ حضرت ابراہیم کے باپ آزر (تارح)۔ حضرت ابراہیم کے باپ کا نام توراۃ میں
تارح ہے اور قرآن میں آزر۔ بعض مفسرین کا خیال ہے کہ تارح حضرت ابراہیم کا باپ تھا اور
آزر ان کا چچا۔ چونکہ عربی زبان میں آبا رکا لفظ "باپ چچا اور دادا" کے لئے بکثرت مستعمل ہے،
اس لئے ان مفسرین کا خیال ہے کہ قرآن کے اندر آزر کو اسی بول چال کے ماتحت ابراہیم کا
"باپ" قرار دیا گیا ہے۔ مگر یہ تفسیر ایسی ہی ہے جیسے ابوین کی نظیر پیش کر کے کسی موقع پر اب
کو اُم کا مرادف قرار دیا جائے۔ ممکن ہے کہ آزر و تارح ایک ہی شخص کے دو نام ہوں یا تارح
خاندانی نام ہوا اور آزر پیشہ کی وجہ سے اس کا نام مشہور ہو گیا ہو۔
…حتیوں کے ناموں میں ہم کو بکثرت ابی رامو (ابرام) اور آزیرو کے سے نام ملیں گے۔
آزیرو دو لفظوں سے مرکب ہے، ایک لفظ آ ہے جس کو اکبر کا مرادف سمجھا جاسکتا ہے، اور دوسرا
زیرو ہے۔ خالدیہ کے ہر مندر میں لاتعداد پوجاری ہوتے تھے جن کو اشاکو اور نشاکو

---

[1] کوڈ آف حورابی ص۱۱۱

Marfat.com

(ناسک۔ نساک) کہتے تھے۔ شہر کے اہم ترین مندر کے سب سے بڑے مہنت کو نشا کو خالدیہ میں مندر کے مہنت
تھے۔ آزیرو کو سب سے بڑا زہرو یعنی تمام عراق کے مہنتوں کا سرتاج سمجھنا چاہیئے۔ معلوم کو نشا کو اور سب سے بڑے مہنت
کہ قرآن کا لفظ آزر، اسی آزیرو کی عربی شکل ہے۔ قرآن کے بیان بموجب حضرت ابراہیم کو نشا کو زیرو اور مہنتوں کے
آزر ان لوگوں میں سے تھا جنھوں نے کہا "ہم چند بتوں کو پوجتے پھر ان کے پاس لگے ر سردار کو آزیرو کہتے تھے۔
③ ق۔ اس سے ظاہر ہے کہ وہ عراق کے نشا کوں میں سے ایک نشا کو تھا۔ وہ اپنے آزر آزیرو کی عربی شکل ہے۔
عقائد کا اس سختی سے حامی و مددگار تھا کہ حضرت ابراہیم کو جلا دینے کا جن لوگوں نے ف
دیا ان میں وہ بھی تھا۔ اس کو حضرت ابراہیم سے ان کے موحدانہ عقائد کی وجہ سے ا
چڑھ پیدا ہو گئی تھی، چنانچہ اس نے حضرت ابراہیم سے کہا "اے ابراہیم کیا تو میرے خدا
سے برگشتہ ہے اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے پتھر مارونگا اور مجھے غیر معین زمانہ کے لئے چھوڑ د
⑥ ق۔ اس وجہ سے حضرت ابراہیم کو مجبور ہو کر اپنا گھر اور اپنا وطن چھوڑنا پڑا۔ ان کے سا
حضرت لوط نے بھی جو آزر کے حقیقی پوتے تھے وطن سے ہجرت کی۔ آزر کا سارا خاندان اس
ایک بیٹے نخور کے سوا اس سے جدا ہو گیا۔ اس کی زندگی کے اس وقت کو اس کے توراتی نا
سے خاص مشابہت ہے۔ ترح کا لفظ عربی میں فرح کا ضد ہے، تارح کے معنی ہیں ناخوش
رنجیدہ، عبری میں تارح کے معنی ٹال مٹول کرنے والے کے ہیں، آزر نے قبول حق میں ٹال مٹو
سے کام لیا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اپنے مذہبی عہدہ آزیرو کو چھوڑے اس لئے اس نے پیام ابر
کو قبول نہیں کیا بلکہ وہ حضرت ابراہیم سے انتہا درجہ ناخوش و رنجیدہ یا بالفاظ دیگر تارح ہو گ حضرت ابراہیم کا باپ
آزر حضرت ابراہیم کے باپ کا شخصی نام نہیں بلکہ اس کے مذہبی عہدہ کا نام تھا، اور ا مندر کا نشا کو زیرو تھا
لقب سے وہ مشہور تھا۔ تارح اس کا وہ لقب ہے جو اسے اس کی بے جا ناراضی کے باع تارح کے معنی ناخوش
دیس بدیس ماری ماری پھرنے والی اولاد نے خاں گادیا تھا۔
ق۱۶۳۔ ملک خالدیہ۔ توراۃ کے بیان کے بموجب کسدیوں کا شہر اُور حضرت ابراہیم کا حضرت ابراہیم کا مولد
مولد تھا۔ دریائے فرات کے موجودہ پاٹ سے چھ میل کے فاصلہ پر شہر اُور اس مقام پر وا
تھا جہاں اب مغیر نامی ٹیلا موجود ہے۔ اُور کے مشرق میں ایک شہر ایریڈو اس جگہ تھا جہاں پرا
ابو البحرین واقع ہے۔ حضرت ابراہیم کے زمانہ میں خلیج فارس ایریڈو تک وسیع تھا۔ ایریڈو ا
بندرگاہ تھا۔ حضرت ہود کا خاندان جب عرب سے ملک عراق میں داخل ہوا تو سب سے پہ
مقام اُور ہی ہوگا جس میں وہ لوگ آ ٹھیرے اور اس جگہ حضرت ابراہیم پیدا ہوئے۔

دجلہ اور فرات میں ہر سال سیلاب آیا کرتا تھا اور پانی بہت دور تک پھیل جایا کرتا تھا۔ پہا
سے جو مٹی بہ آتی تھی وہ زمین کی سطح پر پھیل جایا کرتی تھی اور کچھ مٹی دریاؤں کے دہانے تک جاکر
میں گرا کرتی تھی۔ یہ مٹی اس بہتات کے ساتھ بہتی تھی کہ ہر ستر سال میں سمندر کا قریباً ایک م

Marfat.com

حصہ پٹ کر زمین بن جاتا تھا۔ اس طرح پٹتے پٹتے خلیج فارس کا ساحل جس مقام پر اب ہے وہاں ریم بندرگاہ ایرِدُو سے سوا سو میل نیچے ہٹ آیا ہے۔ دجلہ و فرات پہلے علیحدہ علیحدہ دہانے رکھتے تھے مگر اب وہ قریہ کُرنَاہ کے پاس ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں اور دونوں ملکر ایک دریا ن جاتے ہیں جس کا نام شط العرب ہے۔

ملک خالدیہ کے دو حصے

سومیر اور اقاد

دجلہ و فرات کا دوآبہ جو بندرگاہ ایرِدُو سے شمال کی طرف قریبًا تین سو میل تک دراز تھا خالدیہ کہلاتا تھا۔ الواحی جغرافیہ کے مطابق خالدیہ کے دو حصے قرار دیئے گئے ہیں۔ جنوبی حصہ سومیر اور شمالی حصہ اقاد کہلاتا تھا۔ سومیر میں (جنوب سے شمال) ایردو، اُور (مولد ابراہیم) لارساہ ایرخ، شروپاک (بلد السفینہ۔ کشتی کا شہر) اور (جنوب سے شمال) لگاش، اِسِن۔ عاداب ور نِفر آباد تھے۔ اقاد میں بُرسِفا، کُش (توراۃ کا کوش) باب ایلون (خداؤں کا دروازہ) مختصر بابل، کوثی، سفار اور آغاد نام کے شہر آباد تھے۔ آغاد کے شمال میں اقاد کی سرحد پر ایک شہر اکشک تھا جس کے بادشاہوں نے ایک عرصہ تک خالدیہ پر حکومت کی ہے۔ اس وقت وہ ملک بھی جس کا پایہ تخت اکشک تھا خالدیہ میں شمار کیا جاتا تھا۔ اکشک کے شمال میں ملک اشور تھا جس کا پایہ تخت شہر اشور تھا۔ سومیر کے شمال مشرق جانب ملک عیلام تھا جس کا پایتخت سوسا یا سوسن تھا۔

ملک سومیر
اقاد
خالدیہ

ف۱۶۴۔ ملک خالدیہ کی تاریخ۔ باب۱۵ حضرت نوح کے ف۱۰ میں بتایا گیا ہے کہ خلیج فارس کے شمال مغرب جانب ملک سومیر، اور ملک سومیر کے شمال میں ملک اقاد واقع تھا۔ ان دونوں ملکوں کا مجموعی نام خالدیہ ہے۔

سامری قوم

حضرت مسیح سے کئی ہزار برس پہلے ملک سومیر میں ایک نئی قوم آبسی تھی جو سامری کہلاتی تھی جس کے نام سے یہ ملک موسوم تھا۔ توراۃ میں لفظ سامری نہیں آیا، اس لفظ سے پرانی کتب تاریخ بھی خالی ہیں مگر حضرت موسیٰ کے قصہ میں قرآن پاک نے اس قوم کے ایک فرد کا ذکر کیا ہے جس نے بنی اسرائیل سے بچھوے کی مورت پوجوائی تھی۔ جدید انکشافات نے اس قوم کا نہ صرف وجود ثابت کر دیا ہے بلکہ ایک بڑی حد تک اس کی تاریخ بھی مرتب کر دی ہے۔

سامی قوم امورد

اقاد میں سامریوں کے بجائے ایک دوسری قوم آباد تھی جس کی بولی سامی تھی۔ اس قوم کو اوائل میں مارتو (ماروت) اور بعد میں امورو کہتے تھے۔ سومیر میں بھی سامریوں کی آمد سے پہلے ایک سامی قوم آباد تھی۔

سامی قومیں خالدیہ و اشور وغیرہ علاقوں میں جنوبی عرب سے جا بسی تھیں۔ سامری قوم کے بارہ میں ابھی تک اس کا پتہ نہیں چلا ہے کہ سومیر میں کس ملک سے آئی تھی، البتہ اس کا اندازہ لگتا ہے کہ وہ کسی پہاڑی ملک سے جسے عراق کے شمال مشرق میں ہونا چاہیئے اس علاقہ میں آئی۔

Marfat.com

سامریوں کا تمدن

سومیر کے قدیم سامی باشندوں کے تمدن سے سامریوں کا تمدن برتر تھا۔ ابتداً اس علا
قومیں اپنے اپنے جداگانہ تشخص کو برقرار رکھے تھیں، مگر رفتہ رفتہ اس علاقہ کے سب باشندے آ
ایسے رَل مِل گئے کہ توراۃ اور دوسری کتب تاریخ نے خالدیہ کے تمام بسنے والوں کو ایک ق
کیا تھا۔ یہ صرف آثار قدیمہ کے جدید انکشافوں کا فیض ہے کہ سامی اور سامری قوموں کی تف
ظاہر ہوئی اور ایک کی وضع قطع کو دوسرے کی تہذیب وتمدن سے ممیز کرنے کے وجوہ د
ہوئے۔

لکھنے کا فن

سامری قوم نے نہایت قدیم زمانہ میں لکھنے کا فن ایجاد کیا تھا۔ حضرت مسیح سے تقریباً دو
برس پہلے سے لوحوں پر اپنے ملک کی تاریخ اس قوم کے اہل قلم نے کندہ کرنی شروع کردی تھ
ان کاتبوں کی لکھی ہوئی چند لوحیں اسمائے سلاطین کی برآمد ہوئی ہیں۔ ان لوحوں کا بیان ہ

آسمانی حکومت

کہ پہلے زمین پر براہ راست آسمان والے حکومت کرتے تھے پھر "طوفان آیا اور طوفان کے بعد حکو
اوپر سے نیچے اتاری گئی[1]" یعنی اب خداؤں اور خدازادوں کی جگہ فانی آدم زادوں نے حکومتیں
قایم کیں۔

خرافی بادشاہ

سنہ ۲۶۵۱ء طوفان تک جن بادشاہوں کے نام ان فہرستوں میں ہیں وہ خرافی اور وہمی شخ
ہیں جن کو تاریخ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ سب کے سب خود دیوتا تھے۔

آدم زاد کی حکومت کا سلسلہ سنہ ۲۶۵۱ء طوفان سے شروع ہوا۔ اس دور کا پہلا بادشاہ اُوڑ
نُون جل تھا، جس کا پایہ تخت ایرخ تھا۔ ایرخ کے بعد ان فہرستوں میں اُور، اُوان، اور کش
کے دوسرے خانوادہ کی حکومتوں کا ذکر ملتا ہے۔ کش کی یہ حکومت بھی سنہ ۲۶۵۱ء طوفان کے پہلے
کی حکومت کی طرح خرافی حکومت تھی۔

اُور کا پہلا خانوادہ سنہ ۳۱۰۰ ق م تا سنہ ۲۹۳۰ ۔ اُور کی پہلی حکومت جس کا ذکر طوفان کے بعد آیا
خرافی نہیں ہے۔ اس خاندان کے پہلے بادشاہ کا نام مَس اَن نی پَددا تھا۔ اس کی بیوی کی ایک مُہ
اس کے بیٹے آ اَن نی پَددا کا ایک پلنگ اور العبید میں اس نے جو مندر بنوایا تھا اس کا سنگ
دستیاب ہوئے ہیں۔ اُور میں ایک شاہی قبرستان بھی برآمد ہوا ہے جس میں مَس اَن نی پَدد
سے بھی زیادہ قدیم قبریں ملی ہیں۔ ان میں سے ایک ملکہ شُباد کی قبر ہے۔ اس قبر میں سے ایک

گائے کی پرستش

نقرئی سر بچھوے کا ملا ہے، جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ سامری قوم گائے کے بچھوے کو نہا
قدیم زمانہ سے نگاہ تقدیس سے دیکھتی تھی۔

اُور کی اس حکومت کے بعد ان فہرستوں میں اوان، کُش، حماسی، ایرخ، اُور، عاداب
ماری، کِش، اور اکشک کے سلاطین کا ذکر ہے۔ یہ خانوادے غالباً معاصر خانوادے تھے ایک

---

[1] یہ اور اس کے بعد کی تمام باتیں (C. LEONARD) سی لیونارڈ کی کتاب دی سومیرین سے ماخوذ ہیں۔

Marfat.com

ے بعد کے جو حالات معلوم ہوئے ہیں وہ اس کی اجازت نہیں دیتے کہ سرجون اکبر اور مَن
لی پدّدا کے درمیان نہایت طویل زمانہ فرض کیا جائے۔ اکشک کے خانوادہ کے بعد ان فہرستو
ش کے چوتھے خانوادے کا ذکر ملتا ہے جس نے ۶۱ سال حکومت کی۔

آقاو کا خاندان

د کا خاندان سنہ ۲۶۳ ق م سنہ ۲۴۷ ق م تک | کش کے چوتھے خانوادہ کے دوسرے

سرجون اکبر

شاہ کا نام اُور ایل باب تھا۔ اس کا ایک ساقی تھا شارگنی شار ایلی جسے شرّوکین اور سرجون بھی
جاتا تھا۔ ایک عرصہ تک یہ اپنے آقا کا وفادار رہا، پھر اس نے بغاوت کرکے اپنی الگ حکومت
کرلی جس زمانہ میں اس نے اپنی الگ حکومت قایم کی وہ طوائف الملوکی کا زمانہ تھا۔ اس کا
ہم عصر تھا لُوجَل زغیسی جس نے ۲۵ برس ایرخ میں حکومت کی تھی اور سامریوں کے مختلف
د جلا دیئے تھے اور بتوں کو توڑ دیا تھا، جس کی بنا پر اس کے حق میں یہ بد دعا ضبط تحریر میں
گئی کہ "اما کے فیتسی لوجل زغیسی کے سر پر اس کی دیبی ندابا اس کے گناہوں کو لادے"۔
عرصہ تک سرجون اکبر کا اس کے ساتھ اتفاق رہا، بعد کو رفتہ رفتہ سرجون سارے علاقہ
دو سومیر کا بادشاہ ہوگیا۔ اس کے جانشینوں نے ۱۵۸ برس کے قریب حکومت کی۔ اس
ندان کے بادشاہوں نے خالدیہ کی تاریخ میں سب سے زیادہ شہرت حاصل کی۔

تیوم (کوتی) والوں کی حکومت سنہ ۲۴۷ ق م سے | اقاد کی حکومت کے آخری بادشاہ کا

کوتی والوں کی حکومت

م شارجلی شاری تھا۔ اس نام کا ترجمہ ہے کہ وہ "بادشاہ تھا اور بادشاہ نہ تھا" اس کی حکومت
اتمہ گوتیوم والوں نے کیا جو اقاد کے شمال مشرق کی طرف زغوروس کے پہاڑوں میں رہتے
ے۔ یہ لوگ غالبًا اہل خالدیہ کی طرح دیویوں اور دیوتاؤں کے پجاری نہ تھے، اس لئے سومیرین
تبان الواح نے فیصلہ کیا ہے کہ "وہ حکومت کرنا نہیں جانتے تھے"۔ "گوتیوں نے نفر، عاداب
خ، اور کش کے مندروں کی توہین کی"۔ گوتیوم کا آخری بادشاہ طریغان تھا جس کو کاتبان

دیوتاؤں کا دشمن

لرح "دیوتاؤں کا دشمن" بتاتے ہیں۔ چونکہ یہ دیوتاؤں کا دشمن تھا اس لیے چالیس دن سے
یادہ حکومت نہ کرسکا، خود اس کی فوج نے اسے گرفتار کرکے اوتوخیجل کے حوالہ کردیا جس نے سات
یں تک حکومت کی۔

اُور کا تیسرا خانوادہ

ور کا تیسرا خانوادہ سنہ ۲۲۷ تا سنہ ۲۱ ق م | دیوتاؤں کے دشمن طریغان کا خاتمہ تو اوتوخیجل
کیا لیکن اسے دیوتاؤں نے اس احسان کا کوئی اچھا بدلہ نہیں دیا۔ اوتوخیجل نے طریغان کی نوکرو
سے بغاوت کرائی تھی، قدرت نے اس کا انتقام لینے کے لئے اس کے ہم مذہب اور ماتحت فیتسی
کو آمادہ کیا اور اس نے اپنے آقا سے بغاوت کی اور رفتہ رفتہ خود سارے اقاد و سومیر
بادشاہ بن بیٹھا۔

اُور نمو نے اٹھارہ برس حکومت کی۔ انیسویں برس اس کا بیٹا دُنجی اس کا جانشین ہوا جس نے

Marfat.com

اپنی حکومت کے بارھویں برس خدائی کا ادعا کیا اور سارے اکاد اور سومیر نے اسے ایک
دنجی کے ایام حکومت میں حضرت ابراہیم پیدا ہوئے
تسلیم کیا ——— حضرت ابراہیم اسی تیسرے خانوادۂ اُور کے ایام حکومت میں پیدا ہو
اس خانوادہ کا آخری بادشاہ ابی سن تھا۔ یہ وہی سنی اب ہے جسے توراۃ نے ادمہ کا بادشا
حضرت ابراہیم کا معاصر بتایا ہے۔ دنجی کی طرح یہ بھی خود کو "اپنے ملک کا خدا" قرار دیتا تھا

لارسا اور اسن کے بادشاہ ۲۱۷۰ تا ۱۹۱۰ ق م | خاندان اُور بنو کی حکومت کے خاتمہ کے دنوں میں لا
اس میں دو مستقل حکومتیں قایم ہوئیں۔ لارسا کے آخری
کا نام سلی عاداد تھا، جس کی حکومت اس سے ایک عیلامی بادشاہ وارد وسن نے چھین لی
عیلامی بادشاہ کے باپ کا نام کدُرمابگ تھا جس کو کدُر نان مُہندی بھی کہتے تھے۔ اس کا ایک
لقب سامری زبان کدر۔اددا کو رمارتو (ماروت کے علاقہ کا بادشاہ فیدار) تھا۔ اس لقب
حضرت ابراہیم کا معاصر بادشاہ
سامی الفاظ میں بدل دو تو یہ کدُر لاموروبن جاتا ہے۔ توراۃ میں حضرت ابراہیم کے معاصر بادشا
میں سے ایک کا نام خدرلاعمر ہے، یہ بادشاہ درحقیقت یہی کدرلاموروبا یا کدُر اددا کورملا
ہے۔ اس بادشاہ کا ایک معاصر بُرسِن تھا جو اسن میں حکومت کرتا تھا۔ یہ درحقیقت وہی سمی بر
ہے جس کو توراۃ نے حضرت ابراہیم کا معاصر اور خدرلاعمر کا رفیق بتایا ہے۔

بابل کا پہلا خانوادہ ۲۰۴۰ء ق م | جس زمانہ میں لارسا کی حکومت پر عیلامیوں نے قبضہ
کیا اس کے بعد کچھ ہی عرصہ گذرا تھا کہ بابل میں ایک شخص سامو ابو نے ایک نئی حکومت کی بنیا
قایم کی۔ فہرست سلاطین جس کا ابھی ذکر کیا گیا ہے اس خاندان کے بادشاہ حمورابی پر ختم ہوتی ہ
حمورابی کا قانون
حمورابی اس خاندان کا آخری بادشاہ نہیں تھا، مگر فہرست اسی پر ختم ہوتی ہے۔ حمورابی نے ا
رعایا کے لئے ایک قانون بنایا تھا جو پورے کا پورا دستیاب ہوا ہے۔ اس قانون کو ایک زما
دنیا کا سب سے پہلا قانون
تک دنیا کا سب سے پہلا قانون قرار دیا جاتا تھا، مگر اب یہ خیال باقی نہیں رہا۔ اُور نمو کے
جانشین دنجی نے بھی ایک قانون مرتب کیا تھا۔ دنجی کے جانشین اُور میں حمورابی کے آخری
سال حکومت تک راج کرتے رہے اور دنجی کے قانون پر عمل پیرا تھے۔

حضرت ابراہیم اُور کے تیسرے خانوادہ حکومت کے آخری دنوں میں پیدا ہوئے۔
حضرت ابراہیم کی ہجرت، حکومت اُور کے زوال، اور حمورابی کے عروج کا زمانہ تقریبًا ایک
اُور، اِسن، اور لارسا تینوں مقامات کی حکومتیں خالص سامری حکومتیں تھیں، ان حکومتو
کے ماتحت نہ صرف آسمانی دیوتاؤں کی مورتیں پوجتے تھے بلکہ بعض بعض بادشاہوں کو بھی
حکومتوں کا خاتمہ
خدائی کا درجہ دیتے تھے۔ یہ تینوں حکومتیں حضرت ابراہیم کے ایام حیات میں ختم ہوگئیں ا

٭ دیکھو سی جے گاڈ (C.J.Gadd) اور (L.Segram) کی کتاب اُور اِکسکاویشنس (Ur. Excavation S) (انکشافات اور) حصہ شاہی تحریرات لوح ۵۶ و ۵۵ و ۸۹ و ۹۱

Marfat.com

رفتہ سامریوں کا نام ونشان تک مٹ گیا۔

خالدیہ کی تاریخ میں ہم نے جو سنین بیان کئے ہیں انکو (C.Leonard Wooley) لیونارڈ وُولی نے اپنی کتاب دی سمیرین میں مرتب کیا ہے۔ یہ سنین محض تخمینی ہیں ان کو سو برس آگے یا پیچھے سمجھنے کی گنجائش ہے۔

حضرت ابراہیم کے ہم عصر

۔ حضرت ابراہیم کا زمانہ۔ اشور کے بادشاہ اشرنی بال نے جس کا زمانہ ۶۶۸ق م سے ۶۲۶ ق م تک ہے ۶۴۵ق م عیلام کے شہر سوسن پر قبضہ کیا۔ اور وہاں دیوی نانا کی مورت اپنے ملک میں لایا۔ اس مورت کے بارہ میں اس کا بیان ہے کہ ب سے ۱۶۳۵ برس پہلے "یعنی ۲۲۸۰ ق م میں" ابرخ سے اس مورت کو عیلامی فاتح رنن ہدی اُٹھا لے گیا تھا۔"

خدرلا عمر کا زمانہ

مورخوں نے کدرنن ہدی کو توراۃ کے شاہ عیلام خدرلا عمر سے تطبیق دی ہے جس کی فوج حضرت ابراہیم نے اپنے غلاموں کے ساتھ تعاقب کیا تھا (پیدائش باب ۱۴)۔ اس حساب سے حضرت ابراہیم کا زمانہ ۲۲۸۰ ق م کے قریب ہے۔

حضرت ابراہیم کا زمانہ

بیبل میں مختلف اہم واقعات کے جو سنیں دیئے گئے ہیں ان کے حساب سے حضرت ابراہیم حضرت مسیح کی پیدائش سے ۲۱۸۹ برس پہلے پیدا ہوئے تھے جس کا حساب حسب ذیل ہے۔

۱۔ داخلہ کنعاں کے وقت حضرت ابراہیم کی عمر	۷۵ برس
۲۔ داخلہ کنعاں کے بعد ولادت اسحاق تک	۲۵ "
۳۔ ولادت اسحاق سے ولادت یعقوب تک	۶۰ "
۴۔ داخلہ مصر کے وقت حضرت یعقوب کی عمر	۱۳۰ "
۵۔ داخلہ مصر سے خروج کے زمانہ تک	۴۳۰ "
۶۔ خروج کے بعد تعمیر بیت المقدس تک	۴۸۰ "
۷۔ حضرت سلیمان کا باقی زمانہ	۳۷ "
۸۔ رجعام کی تخت نشینی سے یکونیاہ کی گرفتاری تک	۳۴۴ "
۹۔ یکونیاہ کی گرفتاری سے مسیح ولادت تک	۶۰۸ "
جملہ	۲۱۸۹

سبعونیوں کا خیال

توراۃ کی کتاب خروج میں ہے کہ "بنی اسرائیل کی جو مصر کے باشندے تھے بود و باش چار سو تیس برس" باب ۱۲ خروج۔ مگر سبعون یعنی ان ستر علما کے پاس جنھوں نے یونانی زبان میں بیبل کا ترجمہ کیا تھا۔ ابراہیم کے داخلہ کنعان سے خروج مصر تک صرف ۴۳۰ برس گذرے تھے جن میں ۲۱۵ برس وہ ہیں جو ابراہیم کے داخلہ کنعان سے حضرت یعقوب کے داخلہ مصر تک گذری اس لئے ان کے ہاں قیام مصر کا زمانہ (۵) صرف س کا تھا۔

سبعون کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابراہیم سے خدا نے فرمایا تھا تمھاری اولاد ایک ملک میں
ان کا نہیں ہے پردیسی ہوگی اور وہاں کے لوگوں کی غلام بنیگی اور چار سو برس تک انھیں دکھ
(۱۳) مگر وہ چوتھی پشت میں یہاں آیگی.. (۱۶) ۱۵ب پیدائش۔ اس پیشین گوئی کے مطابق مو
بن عمران، بن قہات، بن لاوی بن یعقوب مصر سے باہر آئے۔ عمران کے باپ قہات
دادا لاوی دونوں حضرت یعقوب کے ساتھ مصر آئے تھے (۲۰) ۶ب پیدائش۔ حضرت مو
کی عمر خروج مصر کے وقت ۸۰ برس تھی، وہ ۷۹ برس کی عمر تک مصر میں رہے، ان کی پید
کا سال عمران کی زندگی کے آخری سال کو سمجھا جائے تو چونکہ ۱۳۷ میلاد عمران اور
میلاد موسیٰ ایک ہی سال کے دو نام ہیں اس لئے میلاد عمران سے خروج تک کل ۲۱۵ برس گ
اسی کو سبعون نے قیام مصر کا زمانہ قرار دیا ہے۔

عیسائی علما اس حساب کی تصدیق کے لئے سینٹ پال کا ایک قول لاتے ہیں خ
نے حضرت ابراہیم کو اپنے وطن سے ہجرت کرنے کا حکم دیتے وقت وعدہ کیا تھا کہ "دنیا کے
سب گھرانے تجھ سے برکت پائینگے (۳) ۱۲ب پیدائش۔ اس عہد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے
سینٹ پال نے لکھا ہے "جس عہد کی خدا نے پہلے سے تصدیق کی تھی اس کو (موسیٰ کی)
شریعت چار سو تیس برس بعد آکر باطل نہیں کر سکتی کہ وہ وعدہ لاحاصل ہو جائے (۱۷: ۳ گلتیوں
کے نام خط)

سنہ ابراہیمی ۲۲۰۰ قبل مسیح

غرض یہودی حساب سے حضرت ابراہیم ۲۱۸۹ قبل مسیح میں پیدا ہوئے ہر سنہ
کا آغاز کسی نہ کسی اہم تاریخی واقعہ سے ہوتا ہے۔ دنیا کی ابتدائی تاریخ میں حضرت
ابراہیم کی ولادت سے زیادہ اہم اور کوئی واقعہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہم نے
۲۱۸۹ میں صرف ۱۱ برس اضافہ کرکے ۲۲۰۰ قبل مسیح حضرت ابراہیم کی ولادت
سے ایک نیا شمسی سنہ ایجاد کرنا مناسب سمجھا اور اس کتاب میں ہم نے اسی سنہ ابراہیمی
سے کام لیا ہے۔

ترقی یافتہ ملک — عالیشان مندر، صنعت مصوری — سامان عیش و عشرت — ہر قسم کی دولت

ف ۱۶۶۔ خالدیہ کا تمدن۔ زمانہ تاریخ سے بہت پہلے خالدیہ نے تمدن میں ترقی کی تھی جب
تاریخی روشنی کی جھلک پہلے پہل اس سرزمین پر پڑتی ہے تو ہم اس کو اعلیٰ درجہ کا ترقی یافتہ ملک
پاتے ہیں۔ اس میں بڑے بڑے شہر آباد ہیں جن کا رقبہ بہت وسیع اور جن کی آبادی کثیر ہے۔ ان
شہروں میں عالیشان مندر ہیں جن کے بت اور مجسمے اور نقاشی اور تصاویر صنعت مصوری کے
اکمل درجہ پر پہنچ جانیکا ثبوت دیتے ہیں۔ ان لوگوں کے پاس ہر قسم کا سامان عیش و عشرت ہے
ان کے برتن پر اعلیٰ قسم کا نقش و نگار کیا گیا ہے اور پارچہ بافی اور زردوزی میں ان کو خاص طور
پر کمال حاصل ہے۔ وہ ہر قسم کی دولت سے مالا مال ہیں، بھیڑ اور مویشی کے علاوہ ان کے پاس

Marfat.com

تجارت

ے چاندی اور تانبے کے انبار ہیں، تجارت کے راستے ہر طرف کھلے ہیں، دور دور سے مال آتا اور دور دور مال جاتا ہے۔ تلاح کا ایک باجگزار رئیس غدیا ایک مندر بناتا ہے تو اس کے لئے ن سے دیودار لکڑی اور شام سے مرمر اور دوسرے پتھر تاجروں کی معرفت منگاتا ہے اور ملک سے جب اس کو کچھ سامان ملنے میں دشواری ہوتی ہے تو اس پر فوجی مہم لیجاتا ہے۔

مٹی کی لوحیں

۱۶۷۔ فن کتابت۔ ان تمام صنعت وحرفت وتجارت سے بڑھکر بابلیوں کی تمدنی ترقی کا یہ و نہایت حیرت انگیز تھا کہ اس ابتدائی زمانہ میں بھی فن کتابت کا رواج ہو چکا تھا۔ مٹی کی ں پر وہ ایک نوکدار آلہ سے حروف کے نقش بناتے تھے پھر ان تختیوں کو جلا کر پختہ کر لیتے تو وہ ایسی مضبوط ہو جاتی تھیں کہ ان پر نقوش صدیوں قایم رہتے تھے۔

خط میخی

اس طرز تحریر کو خط میخی کہتے ہیں کیونکہ حروف میخ کی شکل کے ہوتے تھے۔ میخی نشانوں کو ف تعداد میں مختلف طور پر رکھنے سے خاص خاص حروف بنجاتے تھے۔

کتب خانہ

مصر کے پیپرس اور شام کے پارچمنٹ سے بابل کی گلی تختیاں زیادہ دیرپا ثابت ہوئیں۔ تیاں ٹوٹ بھی جاتی تھیں تو بھی ان کے نقوش نہیں مٹتے تھے۔ خالدیہ اور اشور کے کھنڈروں سے ہزاروں تختیاں برآمد ہوئی ہیں اور ایک بادشاہ اشرنی بال نے تو نینوا میں ان تختیوں بڑا کتب خانہ بنا رکھا تھا۔ ان تختیوں سے اس زمانہ کی تاریخ مرتب کرنے میں بہت مدد ملی اور تی ہے۔

بیشمار مندر

محلات

اُور کا مندر

۱۶۸۔ تعمیرات خالدیہ۔ فن تعمیر میں بھی اہل خالدیہ نے بڑی ترقی کی تھی۔ بیشمار مندروں ور محلوں کے کھنڈر اب بھی ان کے عالیشان ہونے کی شہادت دے رہے ہیں۔ عُرُق لغاش ور تلوح کے قدیم محلات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ محلات سے بڑھ کر مندروں پر اس قوم نے ی صنعت اور دولت صرف کی تھی۔ حضرت ابراہیم کے آبائی شہر اُور میں جو مندر تھا اس کا کچھ تفصیلی حال ہم یہاں اس لئے بیان کرتے ہیں کہ اس سے وہاں کے مندروں کی طرز اور ان کے بنانے کی غرض معلوم ہو۔ مندر کا اصلی اور ضروری حصہ تو وہ چھوٹا سا کمرہ ہوتا تھا جس میں وہ بت رکھا جاتا تھا جس کی پرستش کے لئے وہ مندر مخصوص اور معنون ہوتا تھا۔ اس چھوٹے کمرے کو ایک بلند وبالا سطح پر بناتے تھے تاکہ وہ دور دور سے نظر آئے اور لوگ دور سے بھی اس کی زیارت اور پرستش کر سکیں۔

یہ عمارت زمین کی سطح پر نہیں بنائی جاتی تھی بلکہ پہلے اینٹوں کا ایک وسیع چبوترا بنایا جاتا تھا کی سطح شہر کے مکان کی چھتوں سے بالاتر ہوتی تھی۔ اُور کے مندر کا چبوترا قریباً بیس۲۰ فٹ اونچا اور اس کے چار کونے صحیح طور پر مشرق ومغرب شمال وجنوب کی سمت دکھاتے ہیں۔ چبوترے کے لئے ایک ڈھلوان زینہ تھا۔ چبوترے کی سطح پختہ اینٹوں سے پٹی تھی اور اس کے چاروں

Marfat.com

کناروں پر فصیل بنی تھی۔ اس چبوترے کی بیچ میں ایک اور چبوترا تھا جس کی لمبائی ۱۹۸ فٹ چوڑائی ۱۷۳ فٹ اور اونچائی ۲۷ فٹ تھی۔ اس کی دیواروں پر سرخ گلی تختیاں جڑی ہو سپاٹ دیواریں چونکہ بدنما معلوم ہوتیں ان میں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر چوپہل ستون کی طرح پشتی بان بنائے گئے ہیں جو دیوار کی سطح سے ایک فٹ ابھرے ہوئے ہیں۔ لمبی دیوارو نو نو اور چھوٹی دیواروں میں چھے چھے پشتی بان ہیں۔ اس چبوترے کی سطح پر جانے کے بھی ایک ڈھلواں زینہ ہے۔

نناربت کا کمرہ — دوسرے چبوترے پر بطور تیسری منزل کے ایک اور چبوترا ۱۱۹ فٹ لمبا اور ۵۷ فٹ چوڑا ہے جس کی اونچائی اس وقت انیس بیس فٹ ہے مگر ابتدا میں یہ چبوترا غالباً پچیس سو تیس فٹ بلند ہوگا اس کی دیواریں صاف سپاٹ ہیں اور اس میں کہیں کہیں ہوا دان بنے ہیں اس چبوترے پر ایک کمرے والی چھوٹی عمارت تھی جواب باقی نہیں رہی ہے۔ اس عمارت کی دیواروں کی بیرونی سطح ہلکے نیلے رنگ کی بنا کی ہوئی تختیوں سے مزین تھی۔ اندر کی طرف دیواریں تختیوں سے پاٹی گئیں تھیں جن پر سونے کے ورق، اور سنگ مرمر، سنگ سلیمانی وغیرہ کی پچیکاری کی گئی تھی۔ اس کمرے میں دیوتا ننار (چاند) کا بت نصب تھا۔

اوہام پرستی — **ف ۶۹** ۔ خالدیہ کا مذہب ۔ خالدیہ کے سامری باشندوں کے عقائد سرتاسر اوہام پرستی سے مملو تھے۔ ان کو ہوا کے جھونکے، بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک میں ایک نہ ایک جن بھوت

بھوت، شیطان — یا شیطان نظر آتا تھا۔ بیماری، طاعون، وبا، قحط اور ہر مصیبت کو وہ ایک مہیب طاقت سمجھتے تھے جو انسانوں کی تباہی کے درپئے رہتی ہے۔ مُردوں کے متعلق ان کا خیال تھا کہ راتوں کو اپنی

خونخوار مردے — قبروں سے نکل کر زندوں کو آدبوچتے ہیں اور ان کا خون پی جاتے ہیں۔ ان کے مصوروں اور سنگ تراشوں کے تخیل میں کوئی مہیب شکل ایسی نہ تھی جو انھوں نے کسی جن، بھوت، غول یا شیطان کو نہ دے رکھی ہو اور اس کے لئے ڈراؤنی شکل کے بت نہ بنائے ہوں۔

نیک جنات — سامریوں کے عقیدے میں پلید روحوں کے علاوہ کچھ اچھے جن بھی تھے جو انسانوں کی حمایت میں ناپاک اور مہلک بھوتوں کا مقابلہ کرتے تھے۔ ان کے پتلوں کی شکلیں زیادہ خوشنما اور شریفانہ ہوتی تھیں۔ پاک اور ناپاک روحوں میں ہر وقت جنگ چھڑی رہتی تھی اور اگرچہ

پاک و ناپاک روحوں کی جنگ — فتح ہمیشہ پاک جنوں کو ہوا کرتی تھی مگر ناپاک بھوت کبھی اپنی شکست سے پس پا ہو کر ہتھیار نہیں ڈال دیتے تھے۔ ان کی سرزوری کا یہ حال تھا کہ جن تو جن وہ روشنی کے دیوتاؤں کے بھی سر ہو جاتے تھے تو ان کی بری گت بنا دیتے تھے۔ ایک دفعہ انھوں نے آسمان پر چڑھائی کی کہ وہاں کے حکومت کرنے والوں کو بے دخل کر کے خود ان کی جگہ لے لیں۔ وہ بلا کھٹکے سِن (ننار) یعنی چاند پر جا ٹوٹے اور جب شمش (روَد) اور رامن (رہوا) سِن کی مدد کو آئے تو ان کو بھی نیچا

یا اور عشار اور انوکوان کے تخت سے اتار ڈالا۔ یہ تو خیر گذری کہ بل، ننکو، ایا اور مردوخ پہنچ گئے ورنہ سارے آسمان پر ان پلید روحوں نے قبضہ کر ہی لیا تھا۔ آخر کار ایک سخت ۔۔کے بعد پلید روحوں کو شکست ہوئی اور وہ آسمان پر سے زمین پر پھینک دی گئیں سب ۔۔وں نے پلید روحوں کے مقابلہ میں اجی جی (یاجوج) کا ایک بڑا لشکر تیار کیا اور پانچ ۔۔ی طاقتوں (انوناسوں) کو ان کا سردار بنایا۔ یہ تو آسمانی لشکر تھا۔ زمین پر جو قوتیں (انوناس) ۔۔تھیں ان کے سات سردار بل کے سات بیٹے تھے۔ ان میں چھٹا تندہوا تھا جو نہ کسی دیوتا کی سنتا تھا ۔۔ی بادشاہ کی۔ ساتواں طوفان، تباہی کی آندھی، تھا جو ہر چیز کو برباد کر دیتا تھا۔ "سات ہیں ۔۔ت ہیں، پانی کی گہرائی میں وہ سات ہیں، آسمان کو برباد کرنے والے سات ہیں، وہ غاروں ۔۔ق، محل میں پلے ہیں، وہ نہ نر ہیں اور نہ مادہ، وہ طوفان ہیں جو تیزی سے گذرتے ہیں، ان ۔۔نہ بیوی ہے، نہ وہ بچہ جنتے ہیں، وہ نہ رحم جانتے ہیں اور نہ مہربانی، وہ نہ دعا سنتے ہیں اور ۔۔لتجا۔ وحشی گھوڑوں کی طرح وہ پہاڑوں میں پیدا ہوتے ہیں، وہ ایا کے دشمن ہیں، وہ دیوتاؤں ۔۔کارندے ہیں، وہ شر ہیں، وہ شر ہیں، وہ سات ہیں، وہ سات ہیں، وہ دوگنے سات ۔۔ں" (راولنسن) (RAWLINSON)

اجی جی (یاجوج) کا آسمانی لشکر — انوناس — زمین سات قوتیں

اہم ترین دیوتا

ان زبردست طاقتوں کے مقابلہ میں بھلا انسان کی کیا بساط تھی کہ چین سے زندگی بسر ۔۔سکتا۔ وہ اپنی عاجزی اور مصیبت میں آسمان اور زمین کے سب دیوتاؤں کی دہائی دیتے ۔۔تا۔ کبھی وہ اِیَل کی طرف رجوع ہوتا تھا تو کبھی بلت کی طرف، کبھی ننب کو پکارتا تھا تو کبھی نبو ۔۔گاہے سِن، گاہے عشار، گاہے رامّن سے التجا کرتا تھا۔ مگر اس متواتر کشمکش میں سب سے ۔۔یادہ طاقتور جو دیوتا سمجھا جاتا تھا وہ جی بر رفرزند آتش یا جی بل (خداوند آتش) تھا جن ماتحت ۔۔نداوندوں کے ذریعے سے یہ دیوتا اپنے اپنے صیغہ کا کام چلاتے تھے اور جن کو ان کا دست بازو سمجھنا چاہیے ان کی تعداد کا کچھ اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ نویں صدی قبل مسیح میں جب سرکاری طور پر ان کی بت شماری کی گئی تھی تو ان کا عدد پینسٹھ ہزار ثابت ہوا تھا!!

پینسٹھ ہزار دیوتا

دیویاں

اہل خالدیہ کی دیویاں انسان کی سی طبیعت اور انسانوں کی خصلت رکھتی تھیں اور ان سے بھی انھیں کمزوریوں کا اظہار ہوتا تھا جو انسانی عورتوں میں پائی جاتی ہیں۔ سب سے زیادہ افسوس ناک ۔۔ات یہ تھی کہ ہر دیوی جس بیہودگی کی مرتکب خود ہوتی تھی اپنے پیرؤوں سے بھی وہی کرا چھوڑتی تھی۔ ہیروڈوٹس (جلد ۱ صفحہ ۱۹۹) کا بیان ہے:- "ہر عورت کا جو ملک میں پیدا ہوتی ہے فرض ہے کہ وہ اپنی عمر میں ایک بار عشق کی دیبی کے مندر کے احاطہ میں داخل ہو، وہاں بیٹھ جائے اور ۔۔اجنبی شخص کے ساتھ ملے۔ بہت سی عورتیں جو دولت مند ہوتی ہیں وہ دوسری عورتوں میں ۔۔پسند نہیں کرتیں، وہ مندر کو بند گاڑیوں میں جاتی ہیں اور ان کے ساتھ غلاموں کا ہجوم ہوتا

مقدس بدکاری

ہے۔ عورتوں کی ایک بڑی تعداد پاک چبوترے پر بیٹھ جاتی ہے اور ان کے سروں پر
ہوتی ہے۔ اور ہر وقت آتے جاتے لوگوں کی وہاں بھیڑ لگی رہتی ہے۔ رسیوں کے پیچھے
کی صفیں ہوتی ہیں اور صفوں کے درمیان اجنبی مرد گذرتے ہیں اور اپنے لئے ایک ایک
کو منتخب کرتے ہیں۔ کوئی عورت جو اس مندر کے احاطہ میں داخل ہوتی ہے اپنے گھر وا
نہیں جاسکتی جب تک کہ ایک اجنبی اس کی گود میں ایک چاندی کا سکہ نہ ڈالے اور اس
ساتھ مندر کے احاطہ سے باہر نہ لے جائے ۔×× ۔ کوئی عورت سکہ لینے سے انکار نہیں
کیونکہ انکار کرنا قانوناً منع ہے۔ جو شخص سب سے پہلے سکہ پھینکتا ہے اس کے پیچھے وہ عورت
جاتی ہے وہ جانے سے انکار نہیں کر سکتی۔ جب ایک دفعہ عورت مرد کے ساتھ چلی گئی اور اس
دیبی کی مرضی پوری کردی وہ اپنے گھر لوٹ جاتی ہے۔ پھر اس کے بعد اس کو کتنی ہی بڑی ر
کوئی کیوں نہ دے وہ کسی کے دام میں نہیں آتی۔ جو عورتیں دراز قد یا حسین ہوتی ہیں اپنے گھر
کو جلد واپس ہوتی ہیں مگر بدشکل عورتوں کو عرصہ دراز تک وہیں پڑا رہنا پڑتا ہے پیشتر اس کے کہ
قانون کی تشفی کرسکیں، اور بعض کو تو تین چار برس تک مندر ہی میں مجبوراً رہنا ہوتا ہے"۔ یہ دستو
پانچویں صدی قبل مسیح تک جاری تھا۔ اس کا ذکر یہودیوں کی بیبل کی ایک کتاب میں بھی آیا ہ
جو نبی نحمیاہ کے ساتھی بروخ نے لکھی ہے۔ باب ۶ صفحہ ۴۳۔

دیوتا پہلے عناصر تھے، پھر عناصر کی روحیں بن گئے۔

اوائل میں دیوتا صرف عنصر ہی عنصر کا نام تھا، پھر بجائے مادی عنصر کے اس کی روح کو
دیوتا سمجھا جانے لگا، رفتہ رفتہ ہر دیوتا اپنے اپنے عنصر کا محرک اور حاکم بن گیا۔ پہلے تو ہر دیوتا اپنے
خاص عنصر ہی میں رہتا تھا، پھر وہ اس سے علٰحدہ ہو کر اسی پر حکومت کرنے لگا۔ ایک عنصر کا دیوتا
دوسرے عنصر میں بھی جانے لگا۔ رفتہ رفتہ یہ سب عناصر کی روحیں آسمان پر چڑھ گئیں اور وہیں
سے اپنے اپنے صیغوں پر حکومت کرنے لگیں۔ انھوں نے آسمان پر اپنے بہت حوالی موالی بھی بنا
جن کو انھوں نے دنیا کی قسمت پر مسلط کردیا۔ ان کی تعداد اچھی خاصی تھی۔ ان میں سات تو اعلیٰ ترین

آسمان و زمین کے خداوند

اور بزرگ ترین خداوندان عالم تھے، پچاس آسمان اور زمین کے بڑے بڑے دیوتا تھے، تین سو
آسمانی روحانیات تھیں اور چھ سو زمینی روحانیات۔ دیوتا اپنے اپنے نائبوں کو زمین پر بھیجا کرتے
تھے اور وہ ان کے اور انسانوں کے درمیان واسطہ ہوتے تھے۔ دیوتا کبھی کبھی اپنے پیرو کے

دیوتاؤں اور انسانوں کے درمیانی

خواب میں آتا تھا اور اس کو آیندہ پیش آنے والے واقعات بتا دیتا تھا۔ کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ
ایک دیوتا ایک آدمی کے مونہ سے بولنے لگتا تھا چونکہ ایسے بہت کم لوگ ہوتے تھے جن میں دیوتا
کے تقرب کو برداشت کرنے کی صلاحیت ہوتی تھی اس لئے اکثر اوقات دیوتا کسی بے جان چیز

دیوتاؤں کا اشیا میں حلول

میں حلول کرکے اس کے ذریعہ انسان سے پیام و سلام کا رشتہ قایم کرتے تھے۔ اس مقصد کے لئے
بتوں سے بڑھ کر کونسا آلہ ہوسکتا تھا۔ دیوتاؤں سے سوال و جواب کرنا کوئی آسان کام

Marfat.com

دیوتاؤں سے سوال و جواب

اور نہ ہر شخص کا یہ حوصلہ ہو سکتا تھا۔ یہ تو دیوتاؤں کے خاص خاص بندے ہی ہوا کرتے تھے جنھوں نے بڑی ریاضت اور نفس کشی اور چلہ کشی کے ذریعہ اپنے اندر وہ صلاحیت پیدا کی تھی جو دیوتاؤں کے اشاروں کو سمجھنے کے لئے ضروری تھی۔ یہ لوگ مندر کے پجاری ہوتے تھے اور لوگوں کی طرف سے ان سے سوال کرتے تھے اور ان کا جواب سنتے تھے۔

بعض اوقات دیوتا بتوں کے علاوہ اور چیزوں میں بھی حلول کر جاتے تھے اور وہ چیزیں ان کا مظہر ہو جاتی تھیں اور اپنی حرکتوں سے سوالوں کا جواب دیتی تھیں۔ پتھر، درخت، کلہاڑی، بھالا، سب مظاہر بن چکے ہیں جن کی بڑی تعظیم اور پرستش کی جاتی تھی۔ ان اشیا کے علاوہ ہر خاندان کے گھر میں اپنے اپنے مذہب کے مطابق دو چار بت رکھتا تھا جن کی صبح اور شام پوجا پاٹ ہوتی تھی۔

حکومت کا مذہب

حکومت کا بھی ایک مذہب ہوتا تھا جس کی اس شہر کے تمام باشندوں کو بادشاہ سے غلام تک پیروی کرنی پڑتی تھی۔

اہل بابل توحید سے نا آشنا تھے

بابل میں کسی کو بھی یہ نہیں سوجھا کہ وہ ان تمام آسمانی شخصیتوں کو ایک اعلیٰ شخصیت میں جمع کر دیتا جس میں وہ سب عناصر اور وہ سب قوتیں جمع ہوتیں جو ان بے شمار دیوتاؤں میں متفرق طور پر تھیں۔ جتنے کتبے کہ اب تک ملے ہیں کسی میں بھی ایک اعلیٰ ہستی کے متعلق وحدانیت کا ایسا تخیل نہیں پایا جاتا۔ دیوتاؤں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت تھی اور بعض اوقات بعض مقامات پر کسی ایک دیوتا کو دوسرے دیوتاؤں کا سردار یعنی مہادیو بھی سمجھتے تھے مگر خداوندوں کا خداوند ہونا ایک اور بات ہے اور اکلوتا بے مثل و شریک خدا ہونا دوسری بات۔ جوں جوں زمانہ ترقی کرتا جاتا تھا دیوتاؤں کی تعداد میں بھی کمی ہوتی جاتی تھی۔ لوگ ماتحت خداوندوں کو چھوڑ کر خداوندوں کے

مہادیو

خداوند کو پوجنے لگے تھے۔ کسی نے ایک دیوتا کو مہادیو سمجھ رکھا تھا تو کسی نے دوسرے دیوتا کو۔ رفتہ رفتہ یہ متفرق نام ایک ہی اعلیٰ دیوتا سے منسوب ہو گئے۔

اجرام سماویہ کی پرستش

اب ایک اور دور شروع ہوا جس میں دیوتاؤں کی ماہیت عناصر وغیرہ سے بدل کر آسمانی روشن کروں کی ہو گئی۔ سورج، چاند، مستقل ستارے اور پھرنے والے سیارے معبود ہو گئے۔ ان پر شہنشاہیت اگرچہ چاند کو برائے نام حاصل تھی اور گو سورج چاند کا ماتحت تھا مگر سورج ہی سب سے زیادہ پوجا جاتا تھا جو نام پہلے بڑے بڑے دیوتاؤں کو دیئے جاتے تھے جیسے مردوخ، نبیب، نرجل وہ شمس کے متفرق نام بن گئے۔ اس طرح سے وہ سب صفتیں جن سے کئی دیوتا علیحدہ علیحدہ موصوف تھے ایک ہی شمس میں جمع ہو گئیں۔

دو تثلیثیں

بعد میں لوگوں نے چھ بڑی بڑی معبودوں کی یعنی انو (آسمان) بل (زمین کا حاکم) ایا (رہائیوں کا رب آسمان) سین (چاند) شمس اور رامن (ہواؤں کا مالک) کی دو جماعتیں کر دیں۔ پہلی تثلیث میں اول الذکر تین دیوتا اور دوسری تثلیث میں آخر الذکر تین دیوتا رکھے گئے۔ انسانی دماغ ان دیوتاؤں کو

دیویوں کے بغیر کیسے رہنے دیتا۔ اس نے چند دیویاں بھی پیدا کرلیں۔ شام کا تارا جو چاند سے پہلے نمود ہوتا ہے اور وہی صبح کا تارا بنکر آفتاب کی آمد کی خبر دیتا ہے عشار دیوی بارش اور بادل کی ملکہ سیریس دیوی (SIRIS) تھی۔ اسی طرح اور دیویاں بھی آسمان کے معزز اراکین تھیں شمس نے تو اپنا ایک بڑا حرم ہی قایم کر رکھا تھا اور سیریدہ (SIRIDA) اس کی خاص ملکہ تھی۔

دیوتاؤں کی بیویاں

مندر

دیوتاؤں کے لئے بہت سے عالیشان مندر تعمیر کئے گئے تھے جن کے اخراجات کے لئے بادشاہوں کی طرف سے جاگیریں دی گئی تھیں، ہر مہم میں جب کامیابی ہوتی تھی تو دیوتا کو ان کا حصہ ملتا تھا۔ مندروں کے خزانے ہر قسم کے جواہرات، سونا چاندی، اور دوسری قیمتی اشیاء سے مالا مال ہوتے تھے۔ مندروں میں مختلف درجوں کے پجاری رہتے تھے اور صبح اور شام پوجا ہوتی تھی۔ مہینہ کی ہر ایک تاریخ کو کسی نہ کسی دیوتا کا دن ہوتا تھا۔

مال غنیمت میں دیوتا کا حصہ

وہ سب چیزیں جو انسانوں کے عیش و آرام اور لطف زندگی کے لئے ضروری سمجھی جاتی تھیں ان سے دیوتا بھی مستغنی نہ تھے۔ ان کو بھی لباس اور اکل و شرب کی ضرورت تھی اور دل بہلانے کا سامان ان کے علاوہ تھا۔ دیوتاؤں کے لئے بھیڑ، بکری، مویشی اور بعض وقت سور بھی قربان کئے جاتے تھے۔ بعض موقعوں پر قربانی اس بڑے پیمانہ پر ہوتی تھی کہ خون پانی کی طرح بہتا تھا۔

قربانی

روزہ

بابلی دیوتا کے پرستاران کے لئے قربانی چڑھانے کے سوا روزہ رکھتے تھے۔ ہر ماہ کی ... تاریخ کو دیوتا مردوخ کے نام سے روزہ رکھا جاتا تھا۔

بچوں کے محافظ دیوتا

جب بچہ پیدا ہوتا اس کو کسی ایک دیوتا اور اس کی دیوی کی حفاظت میں دے دیتے تھے۔ اس بچے کی رات دن خبر گیری کرتے اور اس کو بیشمار جنوں اور بھوتوں سے بچاتے جو انسان کو چوطرف سے ہر وقت گھیرے رہتی ہیں۔ اگر وہ شخص اپنے دیوتاؤں کا مطیع رہے اور مقرر کردہ رسوم ادا کر دے، دعائیں مانگے، میزبانیاں کرے تو اس کے دیوتا اس کی مدد کرتے ہیں۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو دیوتا اس کو بھوتوں کے حوالہ کر دیتے ہیں اور وہ اس پر ہر قسم کی مصیبت اور بیماری لا ڈالتے ہیں یہاں تک کہ اس کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

تجہیز و تکفین

موت کے بعد کی کیفیت کے متعلق بابلیوں کے عجیب و غریب خیالات تھے۔ وہ مردے کو نہلانے کے بعد لباس پہناتے، آنکھوں میں سرمہ لگاتے انگلیوں میں انگوٹھیاں پہناتے اور سینے پر دونوں ہاتھ جوڑ کر اس کو قبر میں لٹاتے تھے۔ قبریں دو تین قسم کی ہوتی تھیں۔ ایک اینٹوں سے چنا ہوا کمرہ بنایا جاتا تھا جس کی چھت محراب دار ہوتی تھی۔ (۲) مٹی کے دو ... بناتے تھے اور اس میں مردے کو لٹا کر برتنوں کا مونھ ملا کر بند کر دیتے تھے۔ تیسرا طریقہ یہ کہ اینٹوں کی گول دیوار بنا کر اس پر گنبد نما یا مسطح چھت بنا دیتے تھے۔

قبروں کی قسمیں

Marfat.com

مردہ کے ساتھ قبر میں کھانے پینے کی چیزیں، کپڑا، زیور، ہتیار، برتن سب لوازمات زندگی کے استعمال کے لئے رکھتے تھے۔ — قبر کے لوازمات

دفن کرنے کے علاوہ جلانے کا بھی دستور تھا۔ جلانے کے بعد جو کچھ بچ رہتا تھا اس کو یا اس راکھ کو تمام ضروری لوازمات کے ساتھ دفن کرتے تھے۔ — مردہ کو جلانا

اگر کھانے پینے کا سامان افراط سے مردے کے پاس رہا تو وہ اپنے وارثوں سے خوش اور مطمئن ہوتا تھا ورنہ وہ ان کو آکر ستاتا تھا اگر کسی مردے کو قبر نصیب نہ ہوئی تو وہ بے خاناں پھرا کرتا تھا اور زندوں پر حملہ کر کے ان کے خورونوش کی چیزیں اڑا لیجاتا تھا۔ — بھوتوں کی کارستانیاں

بابلیوں کے اعتقاد میں دوزخ کا وجود تو تھا مگر وہ بہشت کے قائل نہ تھے۔ آسمان کو وہ ایک قسم کی بہشت سمجھتے تھے مگر اس تک انسان کی رسائی نہیں ہو سکتی تھی۔ ایک آدمی ایک چیل کی مدد سے آسمان کے قریب پہنچ گیا تھا مگر بالآخر تاب نہ لاکر گر پڑا اور چکنا چور ہو گیا۔ اس جرأت پر چیل کو یہ سزا دی گئی کہ وہ سانپ کا شکار بنے۔ — دوزخ

موت کے بعد انسان کے واسطے صرف دو حالتیں تھیں۔ اگر انسان نے دنیا میں اپنے دیوتاؤں کو خوش کیا تو اس کا اجر دنیا میں بھی اس کو مل رہتا ہے، دولت، ثروت، کامیابی، اولاد، صحت، سب کچھ یہاں اس کو حاصل تھا۔ موت کے بعد وہ اپنی قبر میں آرام کرتا ہے اور اس کے پاس قبر میں وہ سب سامانِ عیش ہوتا ہے جس کا وہ دنیا میں عادی تھا۔ — موت کے بعد کی حالت

برخلاف اس کے اگر اس نے اپنے دیوتاؤں کو دنیا میں ناراض کیا تو اس کو اس کا بدلہ دنیا میں بھی ملتا ہے اور آخرت میں بھی۔ دنیا میں وہ ہر قسم کی مصیبت جھیلتا ہے، بیماری کا شکار ہوتا ہے اہل بچوں سے ناخوش، غربت اور تنگ دستی سے بیزار۔ موت کے بعد اس کو قبر نصیب نہیں ہوتی، اس کی روح دنیا میں پریشان پھرتی ہے۔ بالآخر وہ دوزخ میں ڈال دیا جاتا ہے۔

دوزخ جس کو آرالو کہتے تھے بعض کے خیال میں زمین کی سطح کے نیچے (تحت الثریٰ) اور بعض کے خیال میں وہ دنیا کے اخیر سرے پر مشرق یا شمال میں واقع تھی۔ یہ تاریک ملک سات اونچی اونچی دیواروں سے گھیرا ہوا ہے اور اس میں داخل ہونے کے لئے سات دروازے ہیں اور ہر ایک پر ایک بے رحم پاسبان کا پہرہ ہے۔ اس کے اندر دو دیوتا راج کرتے ہیں ایک نرجل "بلد اعظم کا فرزند" اور دوسری بلتیس الات "بلد اعظم کی خاتون"۔ اوائل میں تو دوزخ میں صرف الات کی حکومت تھی۔ ایک روز آسمان سے اس کو دعوت آئی مگر چونکہ اس کو روشنی سخت ناگوار تھی اس نے آسمان پر جانے سے انکار کر دیا۔ اس پر انو اور ایا ناراض ہو گئے اور انھوں نے نرجل کو الات کو سزا دے۔ نرجل الات کے جھونٹے پکڑ کر تخت سے اتار لایا اور اس کو مار ڈالنا چاہتا تھا مگر الات نے بہت منت وسماجت کی اور نرجل کی بیوی بننے پر رضامند ہو کر اس نے — دوزخ کا مقام — دوزخ کے سات دروازے — دوزخ کا مالک نرجل — دوزخ کے مالک کی داشتہ الالات دیوی

اپنی جان بخشوائی۔

دوزخ کے پاسبان سب سے پہلے مُردوں کو ننگا کرتے ہیں اور ان سے سب چھین لیتے ہیں، پھر ان کو الّلات کے سامنے لا کر کھڑا کرتے ہیں۔ الّات ان کو سزا سناتی ہے اور ان کی سکونت گاہ بتاتی ہے۔ دوزخ میں ہر قسم کا عذاب ہوتا ہے۔ یہاں پر لوگ جذام اور دوسری بیماریوں میں مبتلا کئے جاتے ہیں، ان کو بھوک اور پیاس کی شدت برداشت کرنی پڑتی ہے کھانے کے لئے سوائے خاک اور دھول کے کچھ نہیں ملتا۔ مہیب شکلوں کے بھوت ان کو طرح طرح سے ستاتے رہتے ہیں۔ ان بدقسمت لوگوں پر دنیا میں جو کچھ گذرا تھا وہ ان کے حافظہ سے نسیاً منسیاً ہو جاتا ہے۔ اس حالت سے ان کو چھٹکارے کی کوئی امید نہیں آسمان کے رہنے والوں سے ان کی رہائی کا حکم نہ آئے۔

عذاب دوزخ

الّلات کے محل کے پاس ایک چشمہ واقع تھا جس کا پانی کوئی پی لے تو اس کو نئی زندگی حاصل ہوتی تھی۔ اس چشمۂ حیات کی بہت سختی کے ساتھ حفاظت کی جاتی تھی اور کوئی شخص اس سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا تھا تاوقتیکہ اَیا یا کوئی اور مہادیوتا اس کی اجازت نہ دے۔ صرف ایک آدمی کے اس آبِ حیات سے زندگی پانے کی روایت موجود ہے۔ دمزی کو بھی نئی زندگی اس لئے نصیب ہوئی کہ اس پر عشتار دیوی عاشق تھی۔ عشتار خود مر کر دوزخ میں داخل ہوئی اور وہاں وہ خود بھی ہمیشہ کے لئے دھرلی گئی ہوتی مگر ایک اور دیوتا کی مدد سے اس کو رہائی ملی۔ اس نے آبِ حیات میں غوطہ لگایا اور جب روشنی میں واپس آئی ہے تو اس کو اس کا عاشق واپس مل گیا۔ مگر یہ شرط تھی کہ وہ ہر سال دُمزی کو نہلا دھلا کر اس کے متعلق چند رسوم ادا کرے جب تک وہ ایسا کرتی رہیگی دُمزی زندہ رہیگا اور جس سال اس نے یہ رسوم ادا کرنا موقوف کر دیں وہ مر جائیگا۔

آبِ حیات کا چشمہ

بابلیوں کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ اسی دنیا کے ایک جزیرہ میں زندگی کا درخت ہے۔ یہاں ہر طرح کے عیش و آرام کا سامان ہے۔ خاص خاص نیک لوگ جنھوں نے دنیا میں کارہائے نمایاں کئے ہیں ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔ بابل کی روایت کے مطابق سیلاب کے بعد اکسو تھراس یعنی حضرت نوح یہیں پر رکھے گئے ہیں۔ اوائل میں یہ خیال تھا کہ یہ جزیرہ دریائے فرات کے دہانے کے پاس واقع ہے۔ جب اس حصۂ ملک سے وہ لوگ اچھی طرح واقف ہو گئے تو انھوں نے اس جزیرۂ حیات کے مقام کو اور دور سمجھ لیا۔ جوں جوں ان کی جغرافی معلومات میں اضافہ ہوتا جاتا تھا یہ جزیرہ دور تر ہوتا جاتا تھا بالآخر اس جزیرہ کو آسمان میں پہنچا دیا گیا جہاں دیوتا ان انسانوں کا استقبال اور مہمان داری کرتے ہیں جنھوں نے دنیا میں قابل انعام کام کئے ہیں۔

زندگی کا درخت

Marfat.com

حضرت ابراہیم کے زمانہ کے دیوتا | حضرت ابراہیم کے زمانہ میں جن دیوتاؤں کی پوجا کی جاتی وہ حسب ذیل ہیں:۔

ود ۱۔ وَدّ یہ سورج کا سامری نام ہے[۱]۔ اس کو سامی قبائل شمس کہتے تھے[۲]۔ اس کا سامی لقب دیّان ہے[۳] (عربی لہجہ کے مطابق الربّ الدّیّان) انصاف کرنے والا یا جزا دینے والا پروردگار سامری قبائل اس کو اِن بنجی، بنجکُل اَن کی[۴] یعنی انصاف کا مالک، زمین و آسمان کا کہتے تھے۔ قرآن کے مطابق وَدّ کی پوجا حضرت نوح کے وقت سے چلی آتی تھی (۳۰ ع ۵) حضرت ابراہیم کے ہم عصر سلاطین اسی وَدّ نام سے سورج کو پوجتے تھے۔ ہم بتا چکے ہیں اُرنمّو یا اُرنگّو، لُن ھُنڈی حضرت ابراہیم کا معاصر تھا، اس کا بیٹا وارد سِن اپنے آپ کو وَدّ کی ابح کہتا ہے[۶] یعنی چاند سورج کا محبوب۔ وارد سِن کی حکومت کے آغاز سے چودہ برس ۱۴ برسوں تک لارسا میں ایک شخص نور آداد حکومت کرتا تھا، اسے ادعا تھا کہ اسے وَدّ نے خالص دل میں صداقت کے ساتھ منتخب کیا ہے[۷]۔

انو ۲۔ آنو (آسمان کا دیوتا) اُورنمو جس کے خاندان کا آخری بادشاہ ابی سِن (یا سنی آب) حضرت ابراہیم کا معاصر تھا، اس کو "خداؤں کا بادشاہ" بتاتا ہے[۸]۔ اُس نے اس کے لئے ایک باغ لگا تھا اور ایک مندر بنایا تھا۔

ان لیل ۳۔ اِن لِیل اسے (اَدْ دِنجِر دِنجِر را) [۹] یعنی ابوالآلہۃ سمجھا جاتا تھا یہ بھی حضرت ابراہیم کے زمانہ میں خاص طور پر معزز تھا اُورنمو اس کو زمینوں کا بادشاہ[۱۰] بتاتا ہے۔ اس نے اس کے لئے ایک نہر کھدوائی تھی جو ان لیل کے خاندان کے لئے ایک دیتی تھی۔" اس نہر کا نام اِن اِرِم نون تھا[۱۱]، رِم سِن کو فخر تھا کہ ان لیل نے اُسے اپنے دل کا محبوب، قادر بادشاہ، بادشاہ اُور، چاروں سلطنتوں کا بادشاہ منتخب کیا۔ حضرت ابراہیم کے معاصر بادشاہ ابی سِن نے جو الوہیت کا بھی مدعی تھا اس کے لئے ایک تخت بنایا[۱۲] (تھا) اس لئے کہ "اِن لیل نے ابی سِن کی عظمت کو زمینوں پر رکھا[۱۳]"

نتار ۴۔ نَنّار یہ چاند کا سامری نام ہے۔ سامی قبائل اسے سِن کے نام سے پوجتے تھے۔ اُورنمو ان لیل کا فرزند اکبر بتاتا ہے[۱۴]۔ ننار دیوتا ایام قدیم سے اُور کا مخصوص ترین دیوتا ہے، اس کو عموماً تمام سرزمین خالدیہ پر اقتدار حاصل رہا۔ یہ دیوتا اتنا معزز تھا کہ سلاطین خالدیہ اپنی بیٹیوں کو اس کے مندر میں دیوتا کی بیوی بننے کے لئے چھوڑ دیا کرتے تھے، چنانچہ اِن حی دُو اَن ناجو سرگون (سرگن یا سرجون) کی بیٹی اور ننار رِم سِن کی بہن تھی، ننار کی نسل ننّسری اور ننار کی بیوی تھی[۱۵]۔

---

۱ دیکھو اُور اکسکاویشنس لوح ۱۱۱ و ۱۱۵ و ۱۲۵ و ۱۳۱ و ۱۳۲ وغیرہ ۲ و ۳ لوح ۱۶۵ کالم ۲ سطر ۲۷ ۴ لوح ۱۱۸ لوح ۱۲۵ ۶ لوح ۱۱۱ ۷ لوح ۱۱۸ ۸ لوح ۱ کالم ۱ ۹ لوح ـــــ ۱۰ لوح ۴۵ و ۴۶ ۱۱ لوح ۸۱ ۱۲ لوح ۲۰۲ ۱۳ لوح ۲۰۳ ۱۴ لوح ۲۸۴ ۱۵ لوح ۲۳

بادشاہ اپنی بیٹیوں کو دیوتاؤں کے نذر کر دیا کرتے تھے۔

ایک بادشاہ اُمد بجی نے اپنی بیٹی بے اِن لیل کو اس عہدہ کے لئے دیوتا کی خدمت میں نذر تھا[۵۰] دیوتا کی ان بیویوں سے جو اولاد پیدا ہوتی تھی، وہ اپنے خالی باپوں کی طرف منسوب تھی، جو آدمی دیوتا کی بیویوں میں سے کسی بیوی کا داماد ہوتا وہ خود دیوتا کا داماد کہلاتا تھا ایک بادشاہ بابل یعنی آداد آپال اِدِنام پسر شِق اِزن آکن ننار کا داماد تھا[۵۱]۔ اُور نمو نے ... کے لئے بھی ایک نہر کھودی تھی۔ حضرت ابراہیم کے معاصر اِبی سِن کے ایک سالِ حکومت ... تھا "جس سال اِبی سِن کے لئے اس کا پیارا ننار چمکتے ہوئے نمودار ہوا"[۵۲]۔ ایک اور سال ... نام تھا "جس سال اِبی سِن نے ننار کے لئے ایک خدائی مسکن بنایا[۵۳]"

۵۔ نِن جَل (خاتونِ عظمیٰ) اس دیوی کو سِن (یا ننار) کی پیاری بیوی سمجھا جاتا تھا علاوہ بریں یہ ایک اُور دیوتا نِمراست کی بیوی بھی سمجھی جاتی تھی[۵۴]۔

ان دیوتاؤں کے علاوہ نِن سون، نِن لیل، مس لام تیا، نرجل، نِمراست اور ... پوجا بھی کی جاتی تھی مگر وَد، ننار، اور اِن لیل سب سے زیادہ مہتم بالشان دیوتا تھے۔

شراب لنڈھانا

طریق پرستش | خالدیہ والوں کا مخصوص ترین طریق پرستش دیوتا کے بت پر شراب لنڈھانا تھا، اس عبادت کا مقصد پانی برسوانا ہوتا تھا[۵۵] ہر شہر میں دیوتا کے لئے قربانی اور عبادت کے

عبادتوں کے دن

لئے مخصوص ایام مقرر تھے، چنانچہ بابل میں ۱۲ ارایلول، بل اور بلت کے لئے، ۱۳ ارایلول سِن کے لئے، ۱۴ ارنرجل اور بینش کے لئے، ۱۵ ارشمس کے لئے مقرر تھی، ۱۶ ارایلول فروغ اور زینت روزہ رکھنے کی تاریخ تھی، ۱۷ ارایلول نبو اور تشمت کی سالانہ تعظیم کا دن تھا، ۱۸ ارایلول سِن اور شمس کی تعظیم و تبجیل کے لئے مقرر تھی، ۱۹ ارایلول کا نام یوم ابیض تھا یہ بڑی دیوی جلیلہ (جلیلہ) کی عبادت کا دن تھا[۵۶]۔

دیوتا کو کھلانا

روزانہ عبادت کا طریقہ یہ تھا کہ دیوتا کے سامنے دودھ، شراب، روٹی، گوشت وغیرہ کھانے پینے کی چیزیں رکھی جاتی تھیں[۵۷] اور پجاری ان چیزوں کو بتوں کے سامنے رکھ کر بولتا "اپنے ہاتھوں کو دھوئیے، اپنے ہاتھوں کو پاک کیجئے، دوسرے خدا بھی جو آپ کے بھائی ہیں اپنے ہاتھ دھوئیں، ایک پاکیزہ خوان سے ایک پاکیزہ خوراک لیجئے، اور پاکیزہ پیالے سے خالص پانی پیجئے" پھر بت کا مونہ کھولا جاتا تھا[۵۸] اور اس میں کچھ پھیلا دیا جاتا تھا اور خیال کیا جاتا تھا کہ مکھیوں کی طرح جمع ہو کر خداؤں نے اس قربانی کو کھا لیا۔ اس کے بعد وہ چیزیں مندر کے پجاریوں میں تقسیم کر دی جاتی تھیں، حضرت ابراہیم نے ان کے اسی دستور کی حماقت اس طرح ظاہر کی "ایک دن" ان کے خداؤں کی طرف لپکے پھر بولے کیا تم کھاتے نہیں ہو" (۶۷) ۹۱۔

---

[۵۰] لوح ۳۔ [۵۱] لوح ۱۶۶۔ [۵۲] لوح ۲۔ [۵۳] لوح ۱۱۔ [۵۴] لوح ۳۰۔ [۵۵] لوح ۱۱۱ کالم ۱۔ [۵۶] ڈان آف سولیزیشن ۶۳۔ [۵۷] دی سمیرین ۱۲۹۔ [۵۸] ڈان آف سولیزیشن ۶۸۔

Marfat.com

انسانی قربانی

قدیم زمانہ میں انسانی قربانی کا دستور تھا، اس کے آثار اُور کے قدیم مقبروں سے برآمد ہوئے ہیں بعد میں یہ خیال قایم کرلیا گیا کہ "بَرہ آدمی کا بدلا ہے، اس نے اپنی جان کے بدلے ایک بَرہ دے دیا"[۵۰] قربانی کا طریقہ یہ تھا کہ جب کوئی شخص قربانی کرنا چاہتا تو دیوتا کے حضور اس طرح آتا کہ وہ ایک ہاتھ سے بغل میں بَرہ کو دبائے ہوئے ہوتا اور اس کے دوسرے ہاتھ کو ایک پجاری پکڑے ہوئے اسے کشاں کشاں دیوتا کے سامنے لاتا اور اپنا خالی ہاتھ سلام کے لئے اٹھاتا، ایک دوسرا پجاری پیچھے سے اس کے سر پر ایک گلدستہ کا سایہ ڈالے ہوتا تھا[۵۱]۔ قربانی کر چکنے کے بعد صاحب قربانی دوبارہ اس طرح آتا کہ ایک پجاری اس کے ایک ہاتھ کو پکڑے ہوئے ہوتا اور دونوں اپنے خالی ہاتھوں کو سلام کے لئے اٹھائے ہوتے[۵۲] ـــ قربانی کا گوشت سب کا سب شرکائے قربانی کو ملتا مگر گردے اور گوشت کا ایک ٹکڑا دیوتا کی نذر کر دیئے جاتے تھے[۵۳]۔

انسان کے عوض برہ کی قربانی

دیوتا کی مرضی پوچھنے کا طریقہ

"کلیجی" سے دیوتا کی مرضی دریافت کرنے کا کام لیا جاتا تھا۔ مرضی دریافت کرنے کا طریقہ تیر ہلانا پھر بُتلوں سے سوال کرنا پھر جگر پر نظر کرنا تھا۔ نبوکد نصر (بخت نظر) کے حملہ سے کچھ قبل حضرت حزقیل نے پیش گوئی کی تھی "بابل کا بادشاہ بڑی سڑک پر جہاں دوراہے کا سرا ہے کھڑا ہوگا کہ رمالی کرے اور تیر ہلا کے قرعہ ڈالے اور بتلوں سے سوال کرے اور جگر پر نظر کرے (۲۱) اس کے دہنے ہاتھ یروشلم کا قرعہ پڑیگا کہ منجنیق لگائے ...... (۲۲) باب ۲۱ حزقیل۔ جگر پر نظر کرنے سے مراد یہ ہے کہ خالدیہ والوں کا یہ دستور تھا کہ جب کوئی دیوتا کی مرضی دریافت کرنا چاہتا تو وہ ایک قربانی کرتا پھر ایک پجاری پہلے بتوں سے سوال کرتا اور ذبیحہ کے جگر کی شکل وصورت اور داغوں اور نشانوں میں غور کرتا پھر قرعہ ڈالتا اور ان داغوں اور نشانوں کے مفہوم کو اپنے فالنامہ کے اندر تلاش کر کے مطلب بیان کرتا۔ برٹش میوزیم میں ایک فالنامہ گلیں موجود ہے، جو جگر کی شکل پر بنایا گیا ہے اس میں پچاس خانے ہیں ہر خانے میں ایک نہ ایک نشان جگر کی فال کا مکتوب ہے۔ اس دستور کی حماقت ظاہر کرنے کے لئے حضرت ابراہیم نے ایک (ن) بتاؤں سے سوال کیا تھا کہ "تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم بولتے نہیں ہو" (۱۸) ق۔

عیاش دیوتا

ایک طریق عبادت یہ بھی تھا کہ دیوتا کی عیاشی کے لئے لوگ اپنی بیٹیوں کو مندر میں چھوڑ آتے تھے۔ ان عورتوں میں سے جو سب سے زیادہ اونچے گھرانے کی ہوتی وہ ان تو اور باقی عورتیں سلکی کہی جاتی تھیں۔ ان تو گویا سب سے بڑی مہارانی ہوتی تھی۔ یہ عورتیں شادی کر سکتی تھیں، مگر اپنے معلوم شوہروں کی خواہش پوری کرنا ان کے لئے جائز نہ تھا، ہر ان تو یا سلکی اپنے شوہر کو اولاد جننے کے لئے ایک لونڈی دیتی تھی، شوہر ان سے محروم رہتا تھا مگر اجنبی اور نامعلوم اشخاص سے اولاد

---

۵۰ دی سمیرین ص۱۲۶ ۵۲ دیکھو تصویر ص۱۶۸ ڈان آف سویلیزیشن
۵۱ دیکھو تصویر ص۱۶۸ ڈان آف سویلیزیشن ۵۳ دی سومیرین ص۱۲۶

Daun of Civilization by Maspero

Marfat.com

جنا ان کو کسے لئے کوئی جرم نہ تھا۔[۵۱]

فکا۔ قوانین بابل ۔ دنیا میں جس قوم نے سب سے پہلے قوانین مرتب کئے وہ خا

اُور کاجنا کا قانون

باشندے ہیں۔ اس قوم میں سب سے پہلے ایک شخص اُور کاجنا نے کچھ قوانین بنائے تھے۔ یہ شخص اکبر کا تقریباً ہم عصر اور لغاش کا قیسی تھا۔ اس کے بعد کچھ قوانین دبجی نے اور کچھ قوانین شا سے بنائے تھے۔ علاوہ بریں خالدیہ کے ہر شہر نے اپنے سرپنچوں اور قاضیوں سے کچھ نہ

قاضیوں کے فیصلے

تحریری فیصلے بطور میراث پائے تھے جو رفتہ رفتہ مقبول عام دستور بن چکے تھے۔ ان با

قانون حورابی

قوانین کے بعد شاہ بابل حورابی کا زمانہ آیا۔ حورابی حضرت ابراہیم کے زمانہ کا آدمی ہے اس متفرق شہروں کے موروثی دستوروں کو حذف و اضافہ کے ساتھ ایک منظم قانون بنا کر سا اقاد وسو میرپر اس کی پابندی لازم کردی تھی۔ اس نے ان قوانین کو سنگی لوحوں پر کھدوا کر میں نصب کرادیا تھا تاکہ سب لوگ ان کو پڑھیں اور اس پر عمل کریں۔ یہ لوحیں عیلام کے پایۂ تخت سوسن میں دستیاب ہوئی ہیں اور پیرس کے عجائب گھر لُوؤر میں موجود ہیں۔

چونکہ قانون حورابی دنیا کا سب سے پہلا مرتب قانون ہے اور حضرت ابراہیم کے وطن اور زمانہ کی بود و باش کا مکمل نقشہ پیش کرتا ہے، اس سے ان دنوں کے حقوق شہریت اور ان کی حفاظت کے طریقے معلوم ہوتے ہیں اس لئے ذیل میں ہم کچھ اہم باتیں اس قانون کی درج کرتے ہیں۔

انسانی طبقات | حورابی کے قوانین پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خالدیہ کے سب بسنے والے

تین طبقے

ہم رتبہ اور مساوی درجہ کے نہ تھے۔ انسانی مدارج تین تھے (۱) وَارَد (غلام) (۲) ماش ان کُ (عامی) (۳) عاملو۔

وَارَد یا غلام | وَارَد غلام کو کہتے تھے وارد کا مونث اَمتُو ہے۔ یہ لفظ عربی میں آج بھی آمَۃ

غلامی

کی شکل میں موجود ہے۔ غلام دو قسم کے ہوتے تھے متقل اور غیر متقل۔ ہر شخص کو حق تھا کہ اپنی بیوی بچوں کو قرض خواہ کے پاس رہن رکھ دے۔ اس طرح مرہون آدمی تین برس کے لئے مرتہن کا غلام ہوجاتا تھا (دفعہ ۱۱۷)۔ حورابی سے پہلے غلام بنانے کا ایک طریقہ نابالغوں کو چرانا تھا حورابی نے اس قانون کو منسوخ کرکے نابالغوں کی چوری کو قابل تعزیر جرم قرار دیا (دفعہ ۱۴)۔ عورت اگر مرد سے طلاق مانگتی اور مرد یہ ثابت کردیتا کہ قصوروار عورت ہی ہے تو اسے اس کے مرد کی لونڈی بنادیا جاتا تھا (دفعہ ۱۴۱)، کسان اپنے کھیت کی مینڈھ اگر کمزور باندھتا اور اس کی مینڈھ کے ٹوٹنے سے دوسرے کسان کا کھیت سیلاب میں بہ جاتا اور وہ تاوان ادا نہ کرسکتا، تو اسے اس کے اسباب سمیت بیچ دیا جاتا تھا (دفعہ ۵۴)۔ بعض اوقات باپ اپنے

۵۱۔ دی سیریز منٹا

حمل ثانی لونڈی سمجھی جاتی تھی

..کو لونڈی بننے کے لئے بیچ دیتا تھا، چنانچہ ۳ لہ جلوس حمورابی کے ایک بیعنامہ کی ایک لوح ..ہے جس سے ظاہر ہے کہ بتی ابی اور بلی سو تو نے ابی سان سے اس کی بیٹی شمش نوری کو ..لئے خریدا تھا کہ وہ بتی ابی کی بی بی اور بلی سو تو کی لونڈی بنے لہ سامری قانون یہ تھا کہ ..ئی بیٹا اپنے باپ سے کہتا تو میرا باپ نہیں ہے تو اسے داغ کر بیچ دیا جاتا تھا۔ اسی طرح ماں

نافرمان بیٹا

..رزندی سے انکار کی سزا داغ کر جلا وطن کر دیتا تھا۔ حمورابی نے اس قانون کو رد کر دیا۔ آزاد ..لیوں کو غلام کے ساتھ نکاح کرنے کی ممانعت نہ تھی۔

..ش ان کک یا عوام | وارد سے بلند رتبہ ماش ان کک یعنی عامی ہوتا تھا۔ اس کی قدر و قیمت ..اردسے بلند اور عالموں سے پست تھی (دفعات ۱۹۸، ۲۰۱، ۲۱۱، ۲۱۶، ۲۲۲، ۲۲۴)۔ اس کے ..اس چاندی ہوتی تھی وہ شاہی غلاموں کے ہم رتبہ غلاموں کا مالک ہو سکتا تھا (۱۵-۱۷۵-۲۱۹) ..اس کے غلام عالو کی لڑکی کے ساتھ نکاح کر سکتے تھے۔

..عالو یا عمال | عالو طبقہ عمال و حکام کو کہتے تھے۔ عالو کی قدر و قیمت ماش ان کک سے ..ہت بلند تھی۔

..بادشاہ | مختلف دستاویزوں سے اور مختلف حالات سے جواب تک معلوم ہوئے ہیں نتیجہ

حاکم شہر

..ذ کیا گیا ہے کہ ہر شہر کے مندر کا سب سے بڑا انشا کو، اس شہر کا حاکم اعلیٰ ہوتا تھا جسے سامری ..زبان میں فتیسی کہتے تھے۔ ان فتیسیوں نے آہستہ آہستہ نوابوں، پھر بادشاہوں کی حیثیت حاصل ..کی، اور اسی لئے سامری اور اکادی بادشاہوں کو عموماً دیوتا کے نائب اور بعض اوقات دیوتاؤں ..میں سے ایک دیوتا ہونے کا دعویٰ ہوا کرتا تھا۔ ہر مندر کے دیوتا کی بہت سی بیویاں ہوا کرتی تھیں۔ اکثر ان میں سے ایک دیوتا کی مخصوص ترین بیوی ہوتی تھی جسے انتو کہتے تھے۔ اس کے ماتحت

شہزادی دیوتا کی بیوی

..عدد عورتیں قدشتو اور سلیے ہوا کرتی تھیں جو گویا دیوتا کی مدخولہ ہوتی تھیں۔ اُور کے مندر کو ..فخر حاصل تھا کہ اس کے مندر کی انتو عموماً شہزادی ہوا کرتی تھی۔

تنخواہ

..سپاہی | سپاہیوں کو حکومت کی طرف سے تنخواہ کے بجائے گھر، کھیت، اور باغ ملا کرتے ..۔ کبھی کبھی بطور انعام کے سلاطین چوپائے بھی دیتے تھے۔ شاہی عطیہ خواہ جانور ہو یا کھیت ..باغ یا گھر بیچا نہیں جا سکتا تھا۔ کوئی شاہی عطیہ کو خرید تا تو اسے بغیر دام واپس پائے وہ عطیہ ..اہی کو واپس دینا ہوتا تھا۔ وہ باغ یا کھیت یا گھر جو بادشاہ نے دیا تھا اسے سپاہی اپنی بیوی ..بیٹی کو بھی نہیں دے سکتا تھا (۳۵-۳۶-۳۷-۳۸)۔ جب کوئی سپاہی بادشاہ کی "بدقسمتی ..لیا جاتا" تو اس کا باغ، کھیت یا گھر انتظام کے لئے کسی اور کو دیدیا جاتا، واپس آنے پر

..دی لاز آف موسز اینڈ کوڈ آف حمورابی ص۱۲۹ The Laws of Moses and The code of Hamurabi

وہ اپنی جاگیر واپس پالیتا (۲۷)۔ اگر اس کا لڑکا بالغ ہوتا تو انتظام اس کے لڑکے کے سپرد جاتا (۲۸) نابالغ ہوتا تو اس کے لڑکے کی ماں منتظم قرار دی جاتی (۲۹)۔ سپاہی کا فرض تھا اپنے گھر، باغ، اور کھیت کا انتظام خود کرے۔ اگر تین برس تک مسلسل وہ اپنے گھر، باغ کھیت سے غفلت برتتا تو وہ جاگیر اسی کی ہوجاتی جس نے تین برس تک اس کا انتظام کیا۔ صرف ایک برس غفلت برتتا تو وہ اپنی جاگیر واپس پاسکتا تھا (۳۱) کسی سپاہی کو اس کا حق نہ تھا کہ "بادشاہ کی راہ" میں اپنے بجائے کرایہ پر کسی کو بھیجے۔ وہ ایسا کرتا تو قتل کر دیا جاتا اور دوسرا اس کا قایم مقام لے لیتا (۲۶)۔ افسر اعلیٰ اگر اس قایم مقامی کی اجازت دیتا تو وہ بھی مستوجب قتل تھا (۳۳)۔

عدالت بابل کا نظام عدالت بڑی حد تک ترقی یافتہ تھا۔ قاضیوں کا تقرر اور ان کی نگرانی بادشاہ کیا کرتا تھا۔ قاضی کاہنوں میں سے ایک کاہن ہوا کرتا۔ عدالت گاہیں مندروں کی دروازوں پر ہوا کرتی تھیں۔ قاضی ہر طرح کا فیصلہ کرنے کے لئے بے مہار نہیں ہوتے تھے۔ قاضی کا فیصلہ اگر غلط ثابت ہوتا تو وہ بر سر عام مسند قضا سے "گرایا جاتا تھا" قاضی کے ساتھ فیصلہ میں مدد دینے کے لئے کچھ اور لوگ بھی بیٹھتے تھے۔ ایسے قاضی کو جس کا فیصلہ غلط ثابت ہوا نہ صرف یہ کہ معزول کر دیا جاتا تھا بلکہ وہ اس مقدمہ کی دہ چند سزا بھی پاتا اور پھر اسے کبھی قاضیوں کے ساتھ بیٹھنے کا حق نہیں ہوتا تھا (۵)۔ مقدمہ کا فیصلہ ہمیشہ تحریری ہوتا۔ قاضیوں کی ماتحت کچھ مہر اور کچھ شیوخ ہوتے۔ شیوخ اکثر معاملات کے سرکاری گواہ ہوتے تھے، ان کی گواہی کے بغیر اکثر معاملتیں کالعدم سمجھی جاتی تھیں۔ اکثر معاملتیں ضبط تحریر میں آیا کرتی تھیں، دستاویز پر تاریخ، بادشاہ وقت کا نام، اور شیوخ کے دستخط ہوتے تھے۔ حکام بھی قانون کی گرفت سے آزاد نہ تھے۔ حمورابی کے دربار میں ایک تاجر نے ایک حاکم کے خلاف قرض دلا پانے کا دعویٰ کیا تھا۔ ایک مرتبہ حمورابی کے پاس انتقال مقدمہ کی درخواست کی گئی جو منظور ہوئی۔ ہر شخص کو براہ راست بادشاہ سے فریاد کا حق تھا بادشاہ فریاد کو تحقیق کے لئے پہلے حاکم ضلع کو بھیجتا پھر مقدمہ پایہ تخت بابل میں آکر فیصلہ پاتا۔

شیوخ اور گواہوں کو اپنے بیانات دیوتا کے حضور میں دینے ہوتے تھے۔ گواہی کے غلط ہونے کی صورت میں گواہ کو وہی سزا دی جاتی تھی جو اس کے سچے ہونے کی صورت میں مجرم کو دی جاتی (۳)۔ اسی طرح رشوت دیکر گواہی دلانے والے کو بھی وہی سزا دی جاتی تھی جو اس مقدمہ میں مجرم کو بھگتنی پڑتی تھی۔

پیشے اور پیشہ ور خالدیہ میں صناعوں اور پیشہ وروں کا عام لقب مار اُمیہ یعنی فرزند قوم تھا (۴۷)، قانون حمورابی سے یہ پتہ چلتا ہے کہ خالدیہ میں حسب ذیل پیشے خاص طور پر اہم تھے۔

آسو یا طبیب طبیب کو آسو کہتے تھے غالباً یہ شخص طبقہ عوام سے ہوتا تھا۔ اگر کوئی شخص جھگڑ

قاضیوں کی نگرانی

غلط فیصلہ کی سزا

دستاویز

انتقال مقدمہ

غلط گواہی کی سزا

۔۔۔سی کو زخمی کر دیتا تھا تو اسے قسم کھانی ہوتی تھی کہ میں نے بالارادہ زخمی نہیں کیا (۲۲۴)۔

فیس

۔۔۔ کو عربی میں آسی کہتے ہیں، اَسُو کے معنی چنگا کرنے کے ہیں۔ طبیب کی فیس مرض اور مریض کی اہمیت
۔۔۔ مطابق ہوتی تھی۔

غلام کی شناخت

۔۔۔ابویا وبتام | سامری قانون بموجب کوئی شخص اپنی ماں یا باپ کے فرزند ہونے سے انکار
۔۔۔تو اسے ایک جلاد داغ دیتا، اور وہ جلا وطن کر دیا جاتا۔ عام طور پر غلاموں کو اس لئے داغا
۔۔۔تاکہ لوگ ان کا غلام ہونا پہچان لیں۔ اسی طرح جب غلام آزاد ہو جاتا تھا یا کسی وجہ سے
۔۔۔قابل فروخت ہو جاتا تھا تب بھی اسے داغا جاتا تھا تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ اب ناقابل
۔۔۔فروخت ہے۔

سفینہ ساز کی اجرت

سفینہ ساز | خالدیہ کے لوگ عموماً تجارت پیشہ تھے۔ ان کی تجارت عموماً کشتیوں کے ذریعہ سے
ہوتی تھی اس لئے خالدیہ والوں کا ایک خاص پیشہ سفینہ سازی تھا۔ ڈیڑھ ہزار من کا سفینہ بنانے کی
اجرت دو شیکل چاندی مقرر تھی (۲۳۴)۔ جس سال سفینہ ساز نے ملاح کو کشتی بنا کر دی اگر اس سال
کے اندر ہی کشتی ناکارہ ثابت ہو جاتی تو سفینہ ساز کو اس کی مفت مرمت کرنی ہوتی تھی (۲۳۵)۔

ملاح | معلوم ہوتا ہے کہ ملاح سفینہ کے خود مالک نہیں ہوتے تھے بلکہ عموماً مالکان سفینہ سے کرایہ
پر لیکر کشتی چلاتے تھے۔ اگر کوئی ملاح کسی سے کشتی کرایہ پر لیتا اور اس کی غفلت سے کشتی ڈوب جاتی
تو ملاح کو دوسری کشتی دینی ہوتی تھی (۲۳۶)۔ اگر اس کشتی میں کوئی سامان ہوتا تو اس سامان کا بدلا بھی دینا ہوتا تھا
(۲۳۷)۔ اگر وہ ڈوبی ہوئی کشتی کو نکال بھی دیتا تو اسے نصف قیمت ادا کرنی پڑتی تھی (۲۳۸)۔
بعض وقت کشتی کے مالک ملاحوں کو نوکر رکھتے تھے، اس صورت میں ملاح ۶ جور غلّہ سالانہ بطور
تنخواہ پاتا تھا (۲۳۹)۔ کشتی کا کرایہ روزانہ ایک شیکل چاندی کا ایک سدس تھا (۲۷۷)۔ لیکن ۔۔۔ تو
کشتی کا کرایہ ۲½ ماشے چاندی روزانہ مقرر تھا (۲۷۶)۔

معمار
کاریگر

معمار | معمار جب کسی کا مکان بناتا تو اسے ہر سار کے بدلے دو شیکل چاندی ملتی (۲۲۸)۔ اگر وہ
کمزور بناتا اور مکان کے گرنے سے مالک مکان مر جاتا تو معمار قتل کر دیا جاتا (۲۲۹)۔ مالک مکان
کا لڑکا مر جاتا تو معمار کا لڑکا قتل کر دیا جاتا (۲۳۵)۔ مالک مکان کا غلام مر جاتا تو معمار اسے ایک غلام
دیتا (۲۳۱)۔ اگر مکان گرنے سے اسباب ضائع ہوتا تو معمار اسے اسباب کا معاوضہ دیتا (۲۳۲)۔
اگر مکان کے گرنے سے کچھ اور نقصان نہ ہوتا تو اسے بلا عوض مکان کی مرمت کرنی پڑتی تھی (۲۳۴)۔
ان کے علاوہ قانون حمورابی میں کمہار، درزی، سنگ تراش، نجار، اور رسن ساز کے نام بھی آئے۔
یہ لوگ بطور خود آزاد پیشہ نہیں کرتے تھے بلکہ کارخانہ داروں کے ماتحت روزانہ اجرت پر کام کرتے تھے۔

خالصہ زمین
جاگیر

زمیندار | علاقہ بابل میں دو قسم کی زمینیں تھیں، کچھ زمینیں تو خالصہ قسم کی تھیں جو شاہی ملازموں
کو بطور جاگیر دی جاتی تھیں۔ ان زمینوں کو جاگیردار نہ بیچ سکتے تھے، نہ رہن کر سکتے تھے، نہ ہبہ کر سکتے

Marfat.com

تھے اور نہ ایسا کر سکتے تھے کہ تین برس تک کسی اور سے جو توائیں اور بوائیں کیونکہ ایسا کرنے
زمین دار — میں تیسرے برس جاگیردار حق انتفاع سے محروم ہو جاتا تھا (۳۰-۳۱)۔ دوسری قسم کی زمین
تھی جو زمینداروں کی ملک ہوتی تھی، جسے وہ کسانوں سے لگان لیکر بواتے تھے، شاید خود
جوتتے بوتے ہوں، اس قسم کی زمین قابل انتقال تھی، (۳۹ تا ۴۰)

کسان | کسان عموماً کرایہ پر لیکر زمین بوتے تھے۔ لگان سالانہ وصول کی جاتی تھی۔ لگان
لگان — کے باوجود ضروری نہ تھا کہ زمیندار کسان کو ضرور بونے جوتنے دے، اسے حق حاصل تھا کہ سال
کے اندر ہی کسان کو اس کی لگان واپس دیکر اسے کھیت اور گھر سے بے دخل کر دے۔ اگر کسان
اپنے کھیت کو نہ بوتا تو اسے پاس والے کھیت کی مقدار سے غلہ دینا اور کھیت کو جوت کر اور
کر کے زمیندار کے حوالہ کرنا پڑتا تھا (۴۳) کسان اگر لگان ادا کر چکا ہوتا اور دیوتا عاداد (طوفان)
اس کے کھیت کو برباد کر دیتا تو نقصان کا تحمل اسی کسان کو ہونا پڑتا (۴۵) اگر اس نے لگان ادا
نہیں کی تھی، یا کھیت کو بٹائی پر لیا تھا تو نقصان کے تحمل حسب پرتہ زمیندار اور کسان دونوں
ہوتے تھے (۴۶)۔

دایہ | خالدیہ میں بھی عرب قبل قرآن کے دستور کی طرح یہ دستور تھا کہ والدین اپنے فرزندوں
رضاعت — کو دایہ کے سپرد کر دیتے تھے۔ اگر بچہ دایہ کے یہاں مر جاتا اور اس میں اس کا قصور نہ ہوتا اور بچہ
کے والدین کے علم کے بغیر وہ کسی اور بچہ کو دودھ پلانے لگتی تو دایہ کی چھاتیاں کاٹ دی جاتی
تھیں (۱۹۴)۔

سر اپنا | قانون حمورابی نے جس فعل کو سب سے پہلا جرم قرار دیا ہے وہ نرتو یعنی سر اپنا
ہے جس کی سزا قتل تھی (ر۱)۔

تہمت — بہتان | دوسرا جرم کیپو تھا۔ عربی میں یہ لفظ قشب (زہر دینا، زہریلی تہمت لگانا) کی صورت
میں موجود ہے۔ بابلی زبان میں کیپو کے معنی تہمت کے ہیں۔ کوئی شخص کسی پر "کیپو پھینکتا" تو کیپو
کے ستم رسیدہ کو ایلو نارو (لاہوتی دریا) میں کودنا پڑتا تھا، دریا میں وہ ڈوب جاتا تو کیپو حق بجانب
سمجھی جاتی اور غریق کا گھر کیپو پھینکنے والا پا لیتا۔ وہ بچ نکلا تو کیپو پھینکنے والا قتل کر دیا جاتا اور
اور اس کا گھر کیپو کا ستم رسیدہ پا لیتا۔

چوری — چوری | ہر چوری کی سزا قتل یا آگ میں جلانا تھی لیکن شکی کسان اپنے مستاجر کا غلہ یا بیل چراتا
تو اس کے ہاتھ کاٹے جاتے تھے (۲۵۴)۔

ڈاکہ یا سرقہ بالجبر | سرقہ بالجبر کی سزا بھی قتل تھی (۲۲)۔ ڈاکو اگر گرفتار نہ ہوتا تو جس کو لوٹا گیا تھا
اسے دیوتا کے حضور میں اپنا نقصان بتانا ہوتا تھا اور شہر اور شریف کو جس کے علاقہ میں ڈاکہ
تاوان — پڑا اس کا نقصان پورا کرنا ہوتا تھا۔ اگر کوئی جان گئی ہوتی تو نصف منا چاندی دینی ہوتی تھی

...ام کو بہکانا | کوئی شخص کسی لونڈی یا غلام کو شاہی محل یا ماش ان کگ کے پھاٹک سے باہر
...لے ہوئے پایا جاتا (۱۵)، یا کسی کی لونڈی یا غلام کو اس کے گھر میں چھپا ہوا گرفتار کیا جاتا (۱۸) تو
...قتل کیا جاتا تھا۔ کسی آبق لونڈی یا غلام کو اپنے گھر میں پناہ دینا موجب قتل جرم تھا (۱۶)۔ کوئی
آبق کو چھپانے کی سزا
...ص اگر کسی آبق لونڈی یا غلام کو میدان میں پکڑ پاتا اور اسے مالک کے پاس پہنچا دیتا تو وہ دو شیکل
...دی انعام پاتا (۱۷)۔ اگر غلام اپنے آقا کا نام نہ بتاتا تو اسے شاہی محل میں پہنچا دیا جاتا اور محل
...تیش کر کے بھیج دیتا (۱۸)۔ اگر وہ غلام اس کے ہاتھ سے چھوٹ بھاگتا تو اسے دیوتا کے نام کی قسم
...انی ہوتی تھی۔

...زنا | سامری قانون میں زنا کا شمار جرائم میں نہ تھا، لیکن حمورابی نے قاعدہ مقرر کیا کہ شادی شدہ عورت
...کے ساتھ زنا کی صورت میں اگر شوہر اپنی جورو کو اور بادشاہ اپنے نوکر کو زندہ رہنے دینا پسند نہ کرے تو
زنا کی سزا قتل
...دونوں قتل کر دیئے جائیں (۱۲۹)۔ زنا بالجبر کی صورت میں صرف مرد مجرم قرار پاتا اور اسے قتل کر دیا
...جاتا تھا (۱۳۰)۔ وطن سے مفرور شوہر کی بیوی کو حق تھا کہ دوسرا مرد کر لے (۱۳۶)۔ شوہر اگر قید ہو جاتا تھا
...ور اس کے گھر میں کافی غلہ نہ ہوتا تب بھی عورت کو حق ہوتا کہ دوسرے مرد کے پاس چلی جائے مگر شوہر
جواز زنا کی صورتیں
...رہائی کے بعد اس کا فرض ہوتا کہ اپنی اس اولاد کو جو اس کے میزبان سے پیدا ہوتی میزبان ہی کے
...پاس چھوڑ کر پہلے شوہر کے پاس چلی آتی (۱۳۲-۱۳۵)۔ کوئی شخص اپنے بیٹے کی بی بی کے ساتھ زنا کرتا
...اسے غرق کر دیا جاتا بشرطیکہ اس کا بیٹا اپنی بی بی کو جان چکا ہوتا (۱۵۵)۔ اگر وہ عورت اب تک
...چھوتی ہوتی تو اسے حق دیا جاتا کہ اپنے دل کے شوہر کے ساتھ شادی کر لے (۱۵۶)۔ ماں اور بیٹے
دل کا شوہر
...برا کام کرتے تو دونوں آگ میں جلا دیئے جاتے (۱۵۷)۔ بیٹی اور باپ کے ناجائز تعلق کی سزا
...جلا وطنی تھی (۱۵۴)۔ باپ کی جورو کے ساتھ زنا کی سزا یہ تھی کہ زانی کو خاندان سے کاٹ دیا جاتا۔
زنا کی سزا جلانا، شہر بدر کرنا

...قتل | دو آدمیوں میں جھگڑا ہوتا اور جھگڑے میں ایک کے مارنے سے اتفاقاً دوسرا مر جاتا تو
خاندان سے کاٹ دینا
...مرنے والا اگر عاملو کا بیٹا ہوتا تو مارنے والا نصف منا چاندی بطور جرمانہ کے دیتا (۲۰۷)۔ مرنے والا
قصاص خون
...ماش ان کگ کا بیٹا ہوتا تو وہ ثلث منا چاندی جرمانہ دیتا (۲۰۸)۔ کوئی شخص کسی عاملو کی لڑکی کو
...مارتا اور وہ مر جاتی تو قاتل کے بجائے قاتل کی لڑکی قتل کی جاتی (۲۱۰)۔ مقتولہ اگر ماش ان کگ کی
لڑکی کے بدلے لڑکی
...لڑکی ہوتی تو قاتل کی لڑکی خوش قسمت ثابت ہوتی، کیونکہ اس صورت میں قاتل نصف منا چاندی جرمانہ
...دیتا (۲۱۲)۔ مقتول غلام ہوتا تو ثلث منا چاندی جرمانہ مقرر تھا (۲۱۴)۔ کوئی عورت اپنے شوہر کو
...اور مرد کے لئے قتل کر دیتی تو اس کو دار پر کھینچا جاتا تھا (۱۵۳)۔
دار

...خمی کرنا | زخمی کرنے والا اور زخمی ہونے والے دونوں عاملو ہوتے تو آنکھ کے بدلے آنکھ، کان کے
آنکھ کے بدلے آنکھ
...بدلے کان کا قاعدہ تھا۔ عاملو نے ماش ان کگ کو زخمی کیا ہوتا تو اسے دیت دینی ہوتی۔ دوسرے
...غلام کو زخمی کیا ہوتا تو زخم کے لحاظ سے اس کی قیمت کا کچھ حصہ ادا کرنا ہوتا تھا۔ طبیب کی غلطی سے

Marfat.com

کوئی زخمی ہوتا تب بھی قانون وہی تھا جو بیان کیا گیا۔

نکاح | سامری دستور یہ تھا کہ ہر کنواری کو شادی سے پہلے مندر کے سامنے جا کر بیٹھنا ہو
جو کوئی سب سے پہلے اس کے لئے چاندی کا ایک ٹکڑا مندر میں پھینکتا سب سے پہلے اس
کو اس کی خواہش پوری کرنی ہوتی تھی[1]۔ اس کے بعد وہ جس سے چاہتی شادی کرتی۔ قانون حمو

نکاح نامہ

(۱۲۸) بموجب ہر میاں بیوی کو باہم نکاح کا معاہدہ کرنا ہوتا تھا۔ جب تک معاہدہ مکمل
وہ عورت اس کی بیوی نہیں سمجھی جاتی۔ نکاح نامے عموماً الواح پر کندہ ہوتے تھے، چنانچہ اکثر
نامے ملے ہیں جن سے اس کا پتہ چلتا ہے کہ شادی کا معاملہ زوجین کے خاندان کے اکابر طے کر
تھے، اور فسخ نکاح یا طلاق کے جرمانے بھی نکاح ناموں میں مذکور ہوتے تھے، مگر بعض اوقات
شوہر تحریری معاہدہ نہیں دیتے تھے (۱۷۲ الف)۔

جہیز

جہیز | عام دستور تھا کہ عورت کی جب شادی کی جاتی تو اسے جہیز دیا جاتا۔ جو لوگ دیوتاسے
لڑکیوں کی شادی کرتے وہ بھی جہیز دیتے تھے۔

مہر

ترحتو یا مہر | عموماً شوہر اپنے سسر کو ایک رقم بطور ترحتو کے دیتا تھا، جس کا ترجمہ "دلہن
کی قیمت" کیا جاتا ہے۔

تعدد ازدواج | تعدد ازدواج کا بابل میں عام دستور نہ تھا لیکن جب کسی کی عورت سے لڑکا
پیدا ہوتا تو عورت کا فرض ہوتا کہ اپنے شوہر کو کوئی لونڈی دے ورنہ اسے دوسری شادی کا حق
حاصل ہو جاتا۔ بیوی کے مریضہ ہونے کی صورت میں دوسرے نکاح کی اجازت تھی مگر شوہر اپنی پہلی
بیوی کو طلاق نہیں دے سکتا تھا۔

میاں بیوی کی ذمہ داری | شوہر اپنے قرض میں بیوی کو رہن رکھ سکتا تھا۔ قرض خواہ شوہر کے قرض
میں بیوی کو اور بیوی کے قرض میں شوہر کو گرفتار کر سکتا تھا۔ لیکن "کوئی عورت شرائط نکاح میں اپنے شو
کو اس بات کا پابند کر لیتی کہ وہ اسے قرض کے بدلے رہن نہیں کریگا اور اس مضمون کی لوح حاصل

قرض میں گرفتاری

کر لیتی . . . . تو قرض خواہ مرد کے قرض قبل نکاح میں اس عورت کو گرفتا
نہیں کرا سکتا۔ اسی طرح اس عورت کے قرض قبل نکاح میں اس کے شوہر کو نہیں پکڑ سکتا (۱۵۱)
اگر مرد کے گھر میں اس عورت کے داخلہ کے بعد لوگوں نے قرض لیا تو دونوں مہاجن کے دیندار
ہوتے تھے۔

نکاح بیوگان | خالدیہ میں نکاح بیوگان جائز تھا، لیکن نابالغ بچوں کی ماں بغیر قاضی کی اجازت کے
نکاح ثانی نہیں کر سکتی تھی۔

طلاق | نکاح ناموں کی جو لوحیں برآمد ہوئی ہیں ان سے ظاہر ہے کہ عورت اور مرد دونوں بطو

---

[1] دی سومیریں۔

Marfat.com

لیتے تھے کہ نکاح کو فسخ کرنے والا اتنا جرمانہ دیگا۔ قانون حمورابی کہتا ہے کہ "اگر کسی مرد نے کسی داشتہ
ں سے اولاد پیدا ہوئی یا بیوی کو جس سے اولاد پیدا ہوئی طلاق دینے کا ارادہ کیا تو وہ عورت کو

جہیز و مہر کی واپسی

کا جہیز واپس کردے اور اسے گھر کا، باغ کا اور ملکیت کا حق استعمال دے اور وہ عورت بچوں
رورش کیے (۱۳۷)۔

ق کرنا | خالدیہ میں ہر باپ کو یہ حق تھا کہ اپنے کسی فرزند کو اپنی فرزندی سے خارج کردے
ن اگر اس فرزند کا جرم شدید نہ ہوتا تو قاضی اس کو فرزندی سے خارج کرنے کی اجازت نہ دیتا
۱۶). اگر اس کا جرم شدید ہوتا تو پہلا قصور معاف کیا جاتا تا دوسری بار قصور کرنے کی صورت میں
ندی سے خارج کرنے کی اجازت ملتی (۱۶۹)۔

قرار فرزندی | بیاہتا بیوی کا فرزند باپ کے اقرار کے بغیر اس کا فرزند قرار دیا جاتا تھا، لیکن

مدخولہ کا بیٹا

ولہ کا بیٹا اور لونڈی کا بیٹا جہاں تک وراثت کا تعلق تھا اپنے باپ کا بیٹا صرف اس وقت سمجھا
تا تھا، جب اس کے باپ نے اپنی زندگی میں اسے اپنا بیٹا کہہ دیا ہو، لیکن جہاں تک آزادی کا
لق تھا، مدخولہ لونڈی کی اولاد آزاد سمجھی جاتی تھی۔

بنیت | تبنیت کا بھی خالدیہ میں رواج تھا۔ "اگر کسی نے ایک نابالغ کو بیٹا بنانے کو لیا اور
سے پال پوس کر بڑا کیا تو اس لڑکے پر دوبارہ دعویٰ نہیں کیا جا سکتا (۱۸۵) اگر کسی نرسے جا کا
یٹا یا کسی عابدہ کا بیٹا اپنے اصلی باپ کے گھر کو جان لیتا اور اپنے منہ بولے باپ یا ماں کے گھر کو
وڑ کر وہاں چلا جاتا تو اس کی آنکھ پھوڑ دی جاتی (۱۹۳)۔ اگر کسی نے کسی نابالغ کو متبنیٰ بنایا اور
س کے لئے ایک خانہ داری قایم کردی اور پھر اس کے لڑکے پیدا ہوتے پھر وہ اپنے متبنیٰ کو اپنی
دیت سے خارج کرنا چاہتا تو اسے اپنی ملکیت سے بیٹے کے حصہ کا ایک ثلث دینا ضروری تھا۔

راثت | معلوم ہوتا ہے کہ والدین کی زندگی میں کوئی بیٹا بطور خود کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا
، کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ اس زمانہ میں کوئی "بیٹا" والدین کو چھوڑ کر نہ مرا ہو، لیکن قانون حمورابی
یٹے سے باپ یا ماں کی طرف وراثت کے منتقل ہونے کی کوئی صورت نہیں مذکور ہے۔ بیٹے

وراثت پانے کی شرطیں

نے باپ سے بشرائط ذیل وراثت پاتے تھے۔ (الف) باپ نے اسے باقاعدہ طور پر ولدیت
ے خارج نہ کیا ہو (ب) اگر وہ مدخولہ یا لونڈی سے پیدا ہوا ہے تو باپ نے اپنی زندگی میں
ں کو بیٹا تسلیم کرلیا ہو (۱۷۰، ۱۷۱)۔ بیٹوں کے درمیان تقسیم ترکہ کی صورت یہ تھی کہ یہ بیٹے اگر
ف ماؤں سے ہوتے تو ترکہ سے ان کی ماؤں کے جہیز اور مہر کی رقم جو واجب الادا تھی الگ
ی جاتی اور ہر لڑکا اپنی ماں کی رقم پاتا (۱۶۷)۔ باپ کسی خاص فرزند کے لئے کوئی تحریری
یت کر گیا ہوتا تو وہ فرزند بقدر وصیت الگ پاتا (۱۶۵)، باقی ترکہ علی الروس تقسیم ہوتا (۱۶۷)
باپ نے سب کی شادی کردی ہو یا سب کو کنوارا چھوڑا ہو۔ ان میں سے کسی کی شادی باپ نے

Marfat.com

اپنے خرچ سے کی ہو تو کنوارے کو اس کی شادی کا ضروری خرچ مشترک ترکہ سے ملتا ...
بیٹی اپنے باپ سے اسی وقت میراث پا سکتی تھی جب کہ اس کے باپ نے اسے جہیز نہ ...
بیٹی کا حصہ (۱۸۰ تا ۱۸۳) ۔ بیٹی سے باپ کو اسی وقت ترکہ ملتا تھا جب وہ لاولد مری ہوتی (۱۴ ...
شوہر اگر بیوی سے پہلے مرتا تو وہ صرف اپنے واجب الادا مہر (۱۶۳ - ۱۶۴) اور اپنے ...
رقم پاتی (۱۷۲) ۔ بیوی کا کوئی قانونی حصہ نہ تھا، لیکن شوہر اپنی زندگی میں کچھ اسے تحریری
بطور ہبہ یا وصیت کے دے سکتا تھا (۳۹ - ۱۷۱ - ۱۷۲) ۔ شوہر کی زندگی میں عورت مر ...
وہ صاحب اولاد ہوتی تو سارا ترکہ اس کی اولاد پاتی (۱۶۲)، لاولد مر جاتی تو اس کا سارا ...
اس کے باپ کے گھر جاتا (۱۶۳ تا ۱۶۴) ۔ البتہ اگر اس عورت کے گھر سے بقدر مہر کے جہیز ...
آیا تھا تو شوہر بقدر اس رقم کے جو اس نے مہر کے طور پر دی تھی اس کے ترکہ میں سے لے سکتا ...
(۱۶۴) ۔ قدشتو اور اتو کو جو جہیز دیا جاتا تھا اس کے مرنے پر اس کے باپ کے گھر واپس آتا ...
(۱۷۸) ۔ لیکن اگر اس کا باپ لوح میں یہ لکھ دیتا کہ جو کچھ اس نے دیا ہے اسے وہ جسے چاہے د ...
سکتی ہے تو اس کے بھائیوں کو اس کی میراث پر دعویٰ کا حق نہ تھا (۱۷۹) ۔

رہن | کوئی شخص شاہی عطیہ کو رہن نہیں کر سکتا تھا (۳۸)، مگر اپنی ذاتی ملک کو رہن کر سکتا تھا ۔

بیع و شرا | کسی قسم کی کوئی تجارت کسی کے لئے ناجائز نہ تھی، البتہ اگر کوئی عابدہ مقدس گھر میں
شراب فروش نہ رہتی اور شراب کی دوکان کھولتی یا شراب پینے کے لئے شراب خانہ میں جاتی تو اسے زندہ جلا ...
جاتا (۱۱۰) ۔ شراب فروش کے علاوہ کسی تاجر پر کوئی خاص پابندی عاید نہ تھی ۔ معلوم ہوتا ہے کہ
شراب فروشی کا کام صرف عورتیں کرتی تھیں، چنانچہ شراب فروش کا ذکر جن دفعات میں ہے ان
سب میں اس کے لئے مونث کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے ۔ کوئی شراب فروش عورت اگر شراب کی
شراب اور غلہ کا تبادلہ ناجائز تھا قیمت غلہ کی صورت میں نہ لیتی بلکہ بڑے وزن سے چاندی لیتی، اور شراب کی قیمت غلہ سے کم ...
شراب کا دام غلہ سے زیادہ ہونا تو اس پر مقدمہ چلایا جاتا اور وہ پانی میں غرق کر دی جاتی (۱۰۸) ۔ اس قانون میں یہ اصول مرعی
ضروری تھا ۔ نظر آتا ہے کہ منشیات کی قیمت کو روزمرہ کی خوراک سے گراں قیمت ہونا چاہئے ۔ معلوم ہوتا ہے
سازشوں کا اڈا کہ سلاطین کے خلاف سازشوں کے اڈے یہی شراب خانے ہوا کرتے تھے، اس لئے حکم تھا کہ
اگر باغی لوگ کسی شراب فروش کے گھر میں مجتمع ہوں اور وہ ان کو گرفتار کر کے محل میں لے ...
بردہ فروشی آئے تو وہ شراب فروش قتل کر دی جائیگی (۱۰۹) ۔ جو تاجر بردہ فروشی کرتے تھے ان پر دو پابندیاں
عاید تھیں، ایک پابندی یہ تھی کہ ملک غیر میں اس نے کسی غلام کو خریدا اور وہ غلام اس ملک کا
سپاہی تھا، جسے دشمن پکڑ لے گئے تو اسے ملک میں آکر خود اس سپاہی، یا مندر یا شاہی محل سے
قیمت لے کر اسے آزاد کر دینا ضروری تھا ۔ دوسری پابندی یہ تھی کہ وہ غلام اگر مار آمیتہ دفرنند ...
یعنی دستکار ہوتا تو وہ اس غلام کے آقا سے قیمت واپس لے کر اس کے آقا کے حوالہ کر دیتا ...

Marfat.com

دفعات کو پڑھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بابل میں بھی تین قسم کے تاجر تھے۔ بعض تجار شہر بشہر کر چیزیں فروخت کرتے تھے، اور بعض تجار خود تجارت کرنے کے بجائے ان خوردہ فروشوں کو سرمایہ تجارت سود پر دیتے تھے۔ بعض تجار اُجرت امانت لے کر دوسروں کی دولت بطور امانت محفوظ رکھنے کا پیشہ کرتے تھے۔ بنجارے / پیشہ امانت

خوردہ فروشی | خوردہ فروش عموماً اسباب تجارت، یا سرمایہ تجارت کسی مہاجن سے بطور قرض کے لیتے تھے اور معاملت کی تمام شرطیں لوح یثاق میں لکھ لی جاتی تھیں"...... سود چاندی کے لئے جس قدر اس نے حاصل کیا وہ لکھ دیگا اور اس دن جس دن وہ حساب کرتا ہے وہ مہاجن کو دیگا (۱۰۰)۔ اگر وہاں جہاں وہ گیا تھا اس نے موقع نہیں پایا خوردہ فروش مہاجن کو اتنا ہی واپس دیگا جتنا اس نے لیا (۱۰۱)۔ اگر مہاجن نے خوردہ فروش کو کسی ذمہ داری پر چاندی قرض دی اور اس نے وہاں جہاں وہ گیا تھا خسارہ اٹھایا تب بھی وہ مہاجن کو راس المال واپس دیگا (۱۰۲)۔ اگر دشمن نے اس سے راہ میں سب کچھ چھین لیا تو وہ خدا کے نام کی قسم کھائیگا اور بری الذمہ ہوجائیگا (۱۰۳)۔ مہاجن اگر خوردہ فروش کو غلہ، اون، تیل یا کوئی دوسری متاع تجارت فروخت کرنے کے لئے دے تو خوردہ فروش ان چیزوں کی قیمت لکھ دیگا اور مہاجن کو دیگا۔ اسی طرح خوردہ فروش بھی اس مہاجن سے اس قدر چاندی کا یثاق لکھالے گا جس قدر اسے دینا چاہئے (۱۰۴)۔ اگر خوردہ فروش لاپرواہ ہے اور اس نے مہاجن کو چاندی کا یثاق نہیں دیا تو اس چاندی کا جو یثاق میں نہیں کوئی حساب نہیں (۱۰۵)۔ اگر خوردہ فروش نے مہاجن سے چاندی پائی ہے، اور وہ مہاجن سے جھگڑتا ہے تب مہاجن خوردہ فروش کو دیوتا اور اکابر کے سامنے اس چاندی کے لئے پکاریگا اور خوردہ فروش تگنی چاندی دیگا (۱۰۶)۔ اگر خوردہ فروش مہاجن کو وہ سب کچھ دے چکا جو اس کو مہاجن نے دیا تھا اور مہاجن نے جھگڑا کیا تو خوردہ فروش مہاجن کو دیوتا اور اکابر کے سامنے پکاریگا اور چونکہ مہاجن نے جھگڑا کیا وہ خوردہ فروش کو چھ گنی چاندی دیگا (۱۰۷)۔ لوح یثاق / ناحق طلبی کی سزا

سود | بعض مہاجن کسانوں کو سود پر قرض دیا کرتے تھے۔ کسان پر کسی کا سود واجب الادا ہوتا اور کسی سال باد و باراں کے باعث کسان کا کھیت بہ جاتا، یا پانی کے نہ برسنے کے سبب سے کچھ نہیں اُگتا تو اس سال کا سود خود بخود سوخت ہوجاتا تھا (۴۸)۔ اگر کسی آدمی نے کسی مہاجن سے چاندی لی اور مہاجن کو غلہ کا کھیت یا تل کا کھیت یہ کہہ کر دیا کہ میں اس کھیت میں غلہ یا تل بو دونگا جو کچھ اُگے تم لینا اور اس کسان نے اس کھیت میں غلہ یا تل اُگایا تو زمیندار اس غلہ یا تل کو جو فصل بھی ہو لے لیگا اور مہاجن کو اصل معہ سود کے بدلے غلہ اور کسان کو کچھ آذوقہ دیگا (۴۹)۔ اگر کسان نے بوئے ہوئے کو اس طرح دیا تو زمیندار کھیت کا تمام غلہ یا تل لے لیگا اور تاجر کو اصل معہ سود دیگا (۵۰)۔ اگر اس کے پاس دینے کے لئے چاندی نہیں ہے تو وہ اس کو بادشاہی جنگی خانہ سود

Marfat.com

بر اصل معہ سود کی قیمت کا غلہ دینا ہو گا (۵۱)۔ اگر کسان نے کچھ اگایا ہی نہیں تو اس کا معا
ہو گا (۵۲)۔ اگر کسی نے کسی مہاجن سے چاندی لی اور معاہدہ کیا کہ اس چاندی کے بدلے میں
نخلستان کے چھوہارے لو اور مہاجن نے اسے منظور نہیں کیا تو نخلستان کا مالک چھوہارو
جمع کر کے مہاجن کو اصل معہ سود کی قیمت کے برابر چھوہارے دیگا اور باقی چھوہارے نخلستا
مالک لیگا۔ اگر کسی پر کسی کی چاندی واجب الادا ہے اور اس کے پاس نہ غلہ ہے نہ چاندی تو
اُس کے پاس ہے اکابر کے پاس لا کر مہاجن کو دے۔ مہاجن کو اسے قبول کرنا پڑے گا وہ
نہیں کر سکتا۔

امانت خوردہ فروش تجار اور دوسرے لوگ جب سفر کو جاتے تھے تو اپنا سرمایہ کسی امین
پاس رکھ جاتے تھے اور کبھی کبھی ایسا ہوتا تھا کہ ایک مسافر دوسرے مسافر کو اپنی چیزیں دیتا تا
اس کو اس کے گھر پہنچا دے۔ (۸) اگر کوئی آدمی سفر پر جائے اور کسی دوسرے آدمی کو سونا، چاند
جواہرات، یا زیورات دے اس لئے کہ وہ اسے گھر پہنچا دے لیکن اس نے اسے اپنے پاس رکھ

امانت دبا لینے کا تاوان

تو صاحب مال اُس پر اُس چیز کے لئے مقدمہ چلائے جو اس نے اس کے گھر نہیں پہنچائی اور وہ
چیز کے بدلے پنج گونہ تاوان دے (۱۱۲)۔ اگر کسی آدمی نے کسی کی کوٹھی میں اپنا غلہ رکھا اور
کو نقصان پہنچا یا صاحب خانہ نے کوٹھی کھول کر غلہ نکالا یا اس نے غلہ کی مقدار کے بارہ میں جھگڑا
تو غلہ کا مالک اپنے غلہ کو دیوتا کے حضور لائے اور صاحب خانہ اس کو اس کا غلہ پورا ادا کر دے (۱۲۰)

اجر امین

غلہ کی اُجرت امانت فی جور پانچ قا سالانہ تھی (۱۲۱)۔ چاندی، سونا اور اسباب کو امانت رکھتے
وقت سب چیزیں اکابر کے سامنے دکھائی پڑتی تھیں اور دستاویز امانت کا تحریر میں آنا ضروری
(۱۲۲)۔ بغیر اس کے امانت رکھنے والے کو استحقاق دعویٰ حاصل نہ ہوتا تھا (۱۲۳)۔ امین اگر اس
امانت کے واقعہ سے انکار کرتا تو اس پر مقدمہ چلایا جاتا تھا (۱۲۴)۔ اگر کوئی اپنی چیزیں امانت
طور پر دیتا اور جس جگہ وہ امانت رکھی تھی اس جگہ کے توڑنے سے یا اس پر چڑھنے سے مالک

امین کے فرائض

کی چیزوں کے ساتھ امانت دینے والے کی بھی کوئی چیز ضائع ہوئی تو امین اس کی کمی پوری کرتا۔ چور کا
کرنا اور چور سے اسباب کو حاصل کرنا بھی امین کا فرض تھا (۱۲۵)۔ کسی شخص کی سب چیزیں ضا
نہیں گئیں مگر مبالغہ کے ساتھ اس نے کہا کہ سب چیزیں ضائع گئیں تو چونکہ اس کی سب چیز
ضائع نہیں گئیں وہ دیوتا کے سامنے اپنی کمی کے ثبوت کو لے آئے۔ سب کچھ جو وہ ثابت کر
پورا دیا جائیگا اور جو کچھ کم ہو گیا ہے اس کی تلافی کی جائیگی (۱۲۶)۔ کسی شخص کے غلام سے یا

غلام اور نابالغ کی امانت

سے کسی قسم کی چیز بغیر دستاویز اور اکابر کی شہادت کے بطور امانت لینا جرم تھا اور اس کی سز
تھی (۷)۔ کسی شخص کا کسی دوسرے شخص پر غلہ یا چاندی کا حق عاید ہوتا اور وہ شخص بغیر اس
کے علم کے اس کے خزانہ یا کوٹھی سے اپنا حق نکال لیتا تو اس پر مقدمہ چلایا جاتا اور اس ک

Marfat.com

تھا اسے واپس دینا پڑتا اور اس کا جو کچھ واجب تھا اس سے محروم کر دیا جاتا (۱۱۳)۔

۔ تورات میں حضرت ابراہیم کا قصہ تا ہجرت - تورات میں ہے کہ تارح کے تین بیٹے ہوئے ابراہیم، ناحور اور حاران۔ اور حاران کے بیٹے لوط تھے حاران اپنے مولد میں والد کے سامنے فوت ہو گیا۔ ابراہیم اور ناحور نے بیویاں کیں۔ ابراہیم کی بیوی سارہ تھی اور ناحور کی بیوی کا نام ملکہ تھا جو حاران کی بیٹی تھی اور حاران کی ایک اور بیٹی اسکہ تھی۔ سارہ بانجھ تھیں، ان کا کوئی بچہ نہ تھا۔ تارح، ابراہیم، لوط، اور سارہ اُور سے کنعان جانے کے لئے روانہ ہوئے اور وہ حاران آئے اور وہاں رہ گئے اور تارح کا انتقال حاران میں ہوا۔ حضرت ابراہیم کے خاندان اور ان کے وطن کے متعلق صرف اسی قدر حالات تورات میں ہیں۔ اس کے بعد تورات کا بیان ہے "اور خداوند نے ابرام کو کہا تھا کہ تم اپنے ملک اور اپنے قرابتیوں کے درمیان سے اور اپنے باپ کے گھر سے اس ملک میں جو میں تم کو دکھلاؤنگا نکل چلو ① اور میں تم کو ایک بڑی قوم بناؤنگا اور تم کو مبارک اور تمہارا نام بڑا کرونگا۔ اور تم ایک برکت ہوگے ② اور ان کو جو تم کو برکت دیتے ہیں برکت دونگا اور اس کو جو تم پر لعنت کرتا ہے لعنتی کرونگا اور دنیا کے سب گھرانے تم سے برکت پائینگے ③ پیدائش ب۱۲۔ تورات کی رو سے خدا کا یہ پہلا پیغام تھا جو حضرت ابراہیم کو حاران کے شہر میں ملا۔ سو ابرام خداوند کے کہنے کے مطابق روانہ ہوئے، اور لوط بھی ان کے ساتھ چلے۔ اور ابرام جب حاران سے روانہ ہوئے پچھتر برس کے تھے ④ اور ابرام اپنی جورو سارہ اور اپنے بھتیجے لوط اور سب مال کو جو انھوں نے حاصل کیا تھا اور ان آدمیوں کو جو انھوں نے حاران میں پائے تھے لیکر کنعان کے ملک میں جانے کے لئے نکلے، سو وہ ملک کنعان میں آئے" ⑤ پیدائش ب۱۲۔

تارح کا انتقال

پہلی وحی

ہجرت

ابراہیم کے ساتھی

تورات میں حضرت ابراہیم کے پیغمبرانہ کارناموں کا کوئی ذکر نہیں ہے اور مملکت بابل سے ہجرت کی غرض بھی صرف یہی بتائی گئی ہے کہ حضرت ابراہیم اور ان کی اولاد کو ایک بڑی قوم بنایا جائے اور حضرت ابراہیم کو دنیا کے لئے ایک برکت بنایا جائے اور آپ مبارک ہوں اور آپکا نام بڑا ہو اور دنیا کے سب گھرانے آپ سے برکت پائیں۔ دوسرے الفاظ میں خدا کے تورات کی تفسیر اس طرح ہو سکتی ہے کہ خالدیہ ایک بڑی زبردست متمدن ممتاز قوم بن گیا ہو اور شرک اور بت پرستی میں اس قدر مبتلا ہے کہ اس کی بحیثیت قوم نجات ممکن ہے تو اسی صورت سے ہے کہ ایک دوسری طاقتور قوم دنیا میں پیدا ہو جو ایک نئی تہذیب اور تمدن کی بنیاد ڈالے اور جس کا عمل دین الٰہی اور شریعتِ صحیح پر ہو۔ اور اس زبردست قوت کے سامنے خالدیہ اور مصر کی قومیں اپنے ہتھیار ڈال دیں اور کفر اور بت پرستی سے باز آئیں۔

۔ حضرت ابراہیم کی شخصیت - قرآن میں حضرت ابراہیم کے جس قدر اوصاف حمیدہ بیان ہوئے ہیں اس قدر کسی اور پیغمبر کے مذکور نہیں ہوئے۔

سوجھ بوجھ

رشد ان کا ایک وصف رشید ہونا ہے جس طرح ہدیٰ کا لفظ ضلال کا ضد ہے
غی یا غوایت کا ضد رُشد ہے ۔ غوایت سرکشی، گمراہی، جہالت اور بے عقلی کا نام ہے
مندی، ہوشمندی اور سوجھ سمجھ کو کہتے ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت لوط نے اپنی قوم سے پو
"کیا تم میں کوئی مرد رشید (سوجھ سمجھ والا) نہیں ہے" ④ ع ہود ۷۸/۱۱ ۔ اہل مدین نے
شعیب سے طنزاً کہا تھا "بے شک تم ہی تو حلیم ہو رشید ہو" ④ ع ہود ۸۷/۱۱ ۔ فرعون کے
خدا نے فرمایا "تب لوگوں نے فرعون کا حکم مانا اور فرعون کا حکم رشید (خردمندانہ) نہیں تھا
ہود ۹۷/۱۱ حالانکہ فرعون کا ادعا یہ تھا کہ "میں تمھاری رہ نمائی نہیں کرتا مگر رشاد (سوجھ بوجھ
طریقہ کی طرف" ④ ع مومن ۲۹/۴۰ ۔ ان تمام آیتوں میں رشد سے مراد زیرکی و خردمندی
قرآن مجید بنی آدم کی "رشد (سوجھ سمجھ) کی طرف ہدایت کرتا ہے" ② ع جن ۲/۷۲ ۔ قرآ
اصطلاح میں رشد معمولی سوجھ سمجھ سے بہت بالا ہے۔ "اللہ نے ایمان کو تمھارے پاس پیا
چیز بنا دیا ہے اور کفر کو اور فسق کو اور نافرمانی کو تمھارے پاس مکروہ بنا دیا ہے۔ ایسے ہی
رشد (سوجھ سمجھ) والے ہوتے ہیں" ⑦ ع حجرات ۷/۴۹ ۔ "اور ابراہیم کو ان کی سوجھ
(رشدہ) ہم نے پہلے سے دی رکھی تھی اور ہم ان کو جانتے تھے" [کہ رسالت کے لئے
موزوں ہیں] ① وق ۔ حضرت ابراہیم کا رشد بہت ہی اعلیٰ درجہ کا تھا ۔

ہوشمند اور ہنرمند

ہاتھوں اور بصارتوں والے "اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحق اور یعقوب
ذکر کرو جو ہاتھوں اور بصارتوں والے تھے ⑤ وق ۔ خدا نے فرمایا ہم نے انسان کو سننے و
اور دیکھنے والا بنایا ② ع دہر ۲/۷۶ جانور بھی سنتے اور دیکھتے ہیں مگر ان کے سننے اور دیکھنے میں اور ان
کے سننے اور دیکھنے میں بڑا فرق ہے ۔ انسان جو کچھ سنتا اور دیکھتا ہے اس پر غور کرتا ہے ا
تجربہ سے علم حاصل کرتا ہے اور روز افزوں علم کی بدولت وہ نسلاً بعد نسل انسانی مدارج کو
کرتا ہوا اوج ترقی پر پہنچ سکتا ہے۔ مگر تمام افراد اور جماعتیں سننے اور دیکھنے کی قوتوں سے ک
کام نہیں لیتیں اور غور و خوض کا مادہ کسی میں کم اور کسی میں زیادہ ہوتا ہے۔ اسی طرح ہر ان
ہاتھ اور آنکھ رکھتا ہے، مگر جس ہاتھ سے ایک ان پڑھ گنوار زمین بھی مناسب طور پر کھود
جانتا اسی ہاتھ سے ایک ماہر فن ایسے ہنر دکھاتا ہے کہ عقل دنگ ہو جاتی ہے۔ یہ بصار
تیزی ہے جو ہاتھوں کو بہت کارآمد بناتی ہے ۔ انسان کے تمام منصوبوں کو پورا کرنے والا
ہاتھ ہی ہے ۔ بڑے صاحب قدرت کو ہاتھوں والا کہتے ہیں ۔ چنانچہ خدا نے حضرت داؤ
جو بنی اسرائیل کے جلیل القدر بادشاہ تھے ذاالاید بتایا ہے ② ع ص ۱۷/۳۸ ۔ ابولہب کو
جس نے آنحضرت صلعم کی تبلیغ رسالت کی راہ میں روڑے اٹکانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ
تھا جب اس کی شرارت کا بالآخر سدباب ہو گیا تو خدا نے فرمایا کہ اس کے دونوں ہاتھ ٹو

(لہب ۱۱۱) حالانکہ واقعی اس کے ہاتھ نہیں ٹوٹے تھے، مگر اس کی شرارت بے نتیجہ کردی
گویا اس کو بے دست و پا بنا دیا گیا۔ خدا اپنی نسبت بھی فرماتا ہے "اور آسمان، ہم نے
[ہات]ھوں سے بنایا، اور بے شک ہم وسعت پیدا کرنے والے ہیں" حالانکہ خدا انسانوں کے سے
[ج]س ہاتھ نہیں رکھتا۔ حضرت ابراہیم، ان کے بیٹے اسحٰق اور پوتے یعقوب کے متعلق خدا کا
[ار]شاد کہ وہ ہاتھوں والے اور بصارتوں والے تھے، ظاہر کرتا ہے کہ ان پیغمبروں میں قوت

قوۃ عمل، قوت تخیل

[عمل] اور قوت تخیل کس اعلیٰ پیمانہ پر تھی۔

بھلا چنگا دل

[قل]ب سلیم | قلب انسان کے اچھے اور برے تمام جذبات اور رجحانات کا محل ہے۔ خوف
[ہوتا] ہے تو یہ دھڑکنے لگتا ہے، اللہ کے اچھے بندے "خوف کرتے ہیں اس دن کا جس میں قلوب
[اور نگا]ہیں الٹتی پلٹتی رہیں گی" (۳) ع نور ۱۸/۲۴ ۔ قلب نہ صرف حسرت کی جگہ [(۱) ع آل عمران
۹] رافت و رحمت کا محل [(۲) ع حدید ۲۷/۵۷ ۱۰۶] بغض و کینہ کا گھر {(۱) ع محمد ۴۷ ۹۲ (۱) ع حشر
} الفت و دوستی کا منبع {(۲) ع آل عمران ۴/۳ ۹} خوف و تقویٰ کا سرچشمہ {(۷) ع و (۲)
ع حج ۲۲ و (۸) ع نازعات ۷۹/۲۷} اور مرعوبیت و جبن کا مقام ہوتا ہے {(۱۰) ع انفال ۸ ۹۳
ع آل عمران ۳/۷ ۹} بلکہ وہی حب ایمان اور کراہیت کفر کا گہوارہ {(۱) ع حجرات ۴۹ ۱۱۱} بھی ہے
[او]ر ہر اعتقاد و یقین کی جائے ولادت بھی قلب ہے۔ ایمان کا گھر وہی چھوٹا سا گھروندا ہے جس کو
[د]ل اور فواد کہتے ہیں۔ قلب ہی وہ سطح ہے جس پر خدا کا کلام اترتا ہے۔ حضرت ابراہیم کا قلب سلیم
[ت]ھا وہ اپنے رب کے پاس قلب سلیم یعنی بھلا چنگا دل لیکر حاضر ہوئے تھے (۱۰) ق سلیم صحیح و تندرست
[کو] کہتے ہیں قلب سلیم وہ دل ہے جو بیمار اور سقیم نہ ہو۔ قلب سلیم کی حضرت ابراہیم کے پاس بڑی اہمیت
[تھ]ی چنانچہ انھوں نے دعا فرمائی تھی "اور مجھے رسوا نہ کرنا جس دن لوگ اٹھائے جائیں گے ۱۹
جس دن مال اور بیٹے فائدہ نہ دیں گے ۲۰ لیکن اس کو جو اللہ کے پاس قلب سلیم (بھلا چنگا دل)
[لے]کر حاضر ہوگا (۲۱) ق۔

اوّاہ

حضرت ابراہیم کی سلامت قلب یہ تھی کہ وہ اوّاہ تھے حلیم تھے (۴) ق منیب تھے (۷) ع
[ہو]د ۱۱ ۵۴ شاکر تھے (۲) ق۔ اپنے رب کے لئے قانت تھے (۱) ق صالحین، محسنین (۲) ع انعام
[...] اور اخیار میں سے تھے (۷) ق صدیق تھے، نبی تھے (۱) ق۔

رقیق القلب

[اوّ]اہ | کا لفظ آہ سے نکلا ہے، لفظی ترجمہ بہت آہیں کرنے والا ہے۔ روزمرہ میں رقیق القلب
[ط]بیعت کے دردمند کو کہتے ہیں۔

[منی]ب | منیب کے لئے دوسرا لفظ من اناب ہے یعنی وہ جس نے یکسوئی، دلی توجہ، اور رجوع
[قل]ب سے کام لیا۔ منیب لوگوں کی تعریف خود قرآن نے ان لفظوں میں کی ہے "بے شک اللہ جسے

منیب کی تعریف

[چاہت]ا ہے گمراہ کرتا ہے اور اپنی طرف رہنمائی کرتا ہے ان کی جو منیب ہوتے ہیں (۱) [(یعنی) ان کی

Marfat.com

جن کے قلوب اللہ کے ذکر سے مطمئن ہوتے ہیں] یاد رہے کہ اللہ کے ذکر سے قلوب مطمئن ہوتے

منیب — کرتے ہیں" ② ع رعد ۲۸-۱۳۔ جو بندہ منیب ہوتا ہے ساری کائنات اس کے لئے تبصرہ (موجب بصیرت) اور ذکریٰ (یاددہانی) بن جاتی ہے {⑤ تا ⑧ ع ق ۵۰} ۔ جنت اسی کا حق ہے جو خدا کے دربار میں قلب منیب لے کر حاضر ہو گا {④ ع ق ۵۰} ۔ اس لئے خدا نے فرمایا "اور پیروی اس کی جو میری طرف منیب ہوتا ہے" ② ع لقمان ۳۱۔

حلیم — **حلیم** | بُردبار، صاحبِ حلم، درگذر کرنے والا۔

قدرشناسی — **شاکر** | شاکر کا لفظ کفور کا مدمقابل ہے {③ ع دہر ۷۶} کفور اور کفّار اسے کہتے ہیں جو حق نعمت سے غافل اور ناقدرشناس ہو۔ شاکر اور شکور حق نعمت کو پہچان کر اس کی قدر اور اس کے مطابق عمل کرنے والے کو کہتے ہیں۔

تابعدار — **قانت** | قنوت کے معنی تین ہیں (۱) تابعداری {④ ع احزاب ⑦ ع روم} (۲) عبادت {⑨ ع زمر} (۳) ادب اور تعظیم کرنا {③ ع بقرہ} حضرت ابراہیمؑ قنوت للہ کے ان تینوں عناصر کے جامع تھے۔

جامع صفات | حاصل کلام یہ کہ حضرت ابراہیمؑ میں رشد نہایت اعلیٰ درجہ کا تھا وہ بانفوں اور بصارتوں والے تھے قلب سلیم رکھتے تھے۔ اوّاہ تھے، منیب تھے، حلیم تھے، شاکر تھے اور قانت للہ تھے۔

نیک — **صالح** | حضرت ادریس کے باب میں ہم بتلا چکے ہیں کہ خدا کے برگزیدہ بندوں کے مدارج میں سے چوتھے درجہ پر جو فائز ہوتا ہے اس کو قرآن صالح بتاتا ہے، لیکن ہر شخص جو صالح ہے ضروری نہیں کہ چوتھے ہی درجہ پر ہو، کیونکہ ہر درجہ کا برگزیدہ اپنے درجہ سے نیچے درجہ کی خوبیوں کا بھی جامع ہوتا ہے۔

بھلا کرنے والا — **محسن** | صالحوں کی مختلف قسموں میں سے ایک قسم کا نام محسن ہے محسن کا لغوی ترجمہ بھلائی کرنے والا اور احسان کرنے والا ہے، مگر یہ لفظ قرآن میں محض اپنے لغوی معنی میں نہیں آیا ہے۔ ایک دن لوگوں کو دین سکھانے کے لئے حضرت جبرئیل ایک انسان کی شکل میں اس طرح ظاہر ہوئے کہ آنحضرتؐ کے سوا چند صحابہ نے بھی ان کو دیکھا۔ انھوں نے پوچھا اے محمد احسان کیا ہے۔ فرمایا "احسان یہ ہے کہ تم خدا کی عبادت ایسے کرو جیسے کہ تم اس کو دیکھتے ہو، تم نہیں تو وہ تم کو دیکھ رہا ہے" (بخاری)

بہتر — **خیر** | خیر کا لفظ اولیٰ اور شر کا ضد ہے (دیکھو ② ع و ⑥ ع بقرہ ۲) یہ لفظ خیر اور اخیر کا مخفف ہے، عموماً ایک چیز کو دوسری چیز سے زیادہ مفید، زیادہ اچھی، اور اعلیٰ تر بتلانے کے لئے مستعمل ہوتا ہے مگر اس نوعیت کے الفاظ جب بلا تقابل مستعمل ہوتے ہیں تو اپنے موصوف کو وصف مذکور سے بہت زیادہ متصف بتاتے ہیں۔ اسی لفظ خیر کی جمع اخیار ہے۔ حضرت ابراہیمؑ اخیار

سب سے بہتر — میں سے تھے یعنی ان لوگوں میں سے جو اپنے عصر میں سب سے زیادہ اچھے، اور اعلیٰ و ارفع ہوا کرتے ہیں

Marfat.com

باب حضرت ادریس کے ف۹۹ میں ہم بتلا چکے ہیں کہ برگزیدگان الٰہی کے دوسرے طبقہ کا راست باز
یقین ہے۔ صدیق سے بالاتر درجہ نبی کا ہے۔ حضرت ابراہیم نبی ہونے سے پہلے ان تمام مدارج
سے گذر چکے تھے جن کا ذکر اوپر ہوا۔

ان تمام باتوں سے بڑھ کر حضرت ابراہیم میں ایک خصوصیت یہ تھی کہ وہ حنیف تھے حنیف
معنی ہیں ایک طرف کو مڑا ہوا حنیف اسے کہتے ہیں جو سب طرف سے اپنے خیال کو روک کر ایک طرف کو مڑا ہوا
اللہ کی طرف پھیر دے۔ توحید پر پورے وثوق اور یقین کے ساتھ قائم ہو جانے والے کو
کہہ سکتے ہیں۔

اللہ نے حضرت ابراہیم، حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب کو خالص بنایا خالص بات (یعنی چیدہ
کے، گھر کا دھیان رکھنے ہیں ⑥ ق۔ آخرت کے گھر کا دھیان انسان کو خالص بناتا ہے یعنی
سرشت سے گناہوں کی آلائش نکال کر اسے بے آمیز بنا دیتا ہے، اس کی طینت سے بدی کے
کو نکال دیتا ہے۔ حضرت ابراہیم کو خدا نے آخرت کا مستقل دھیان دے کر ان کو ایسا کر دیا
وہ برائی سے بالکل معصوم ہو گئے تھے، لغزش تو کیا لغزش کا خیال تک اُن کے پاس نہیں معصوم
آتا تھا۔

اجباوۃ اور جبایۃ کے معنی "جمع کرنا" ہے۔ اسی سے "اجتبار" نکلا ہے۔ "اجتبار" کا اصلی مفہوم برگزیدہ
چیزوں میں سے اچھی اچھی چیزیں چن چن کر جمع کرنا تھا مگر کثرت استعمال سے اس کے
اچھے کو خراب سے لذیذ کو بے مزہ سے، با کار کو بے کار سے یا نافع کو مضر سے جدا کر لینے کے ہو گئے
چیزوں کو حاصل کرنے کو بھی اجتبار کہتے ہیں۔ کیف انتم اذا لم تجتبوا دینارا ولا درھما،
تم نہ دینار کماؤ گے نہ درہم تو تمہارا حال کیا ہوگا؟ قرآن میں اجتبار کا مفہوم ہر جگہ کسی عمدہ کام کے لئے
کو مخصوص کر لینے کے ہیں۔ حضرت آدم کو مجتبیٰ بنا کر خدا ان کی طرف منعطف ہوا اور ہدایت دی
اپنی اولاد کے اچھے پیش رو ہوں۔ حضرت یونس نے ایک مرتبہ خدا کو "پکارا اور وہ (کظیم یعنی)
تھے" ⑮ یعنی انھوں نے اپنی قوم کے حق میں بد دعا کرنا چاہی، "لیکن اگر ان کے رب کی
سے ایک مہربانی ان کا تدارک نہ کر دیتی [یعنی اگر خدا ان کو اس بدعا سے باز نہ رکھتا] تو وہ
چٹیل بیابان میں پھینک دیئے گئے ہوتے ایسی حالت میں کہ وہ مذموم ہوتے ⑯ [یعنی سار
تباہی کے باعث وہ یوسف بے کارواں ہو کر رہ جاتے] مگر ان کے رب نے ان کو برگزیدہ
یعنی) فرمایا اور ان کو صالحوں میں سے بنایا" ⑰ ع قلم ۴۸-۵۰ یعنی وہ اپنی قوم کو راہ پر لے آنے
ل ہو گئے۔

خدا (ایسا) نہیں ہے کہ مومنوں کو اسی (حال) پر چھوڑ دے جس پر تم لوگ ہو یہاں تک کہ خراب
سے ممتاز کر دے اور اللہ (ایسا) نہیں ہے کہ تم (سب) کو غیب پر مطلع فرما دے لیکن

Marfat.com

(اس غرض کے لئے) اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے برگزیدہ (مجتبیٰ) فرمالیتا ہے پس (اے لوگو) اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ" ⑦ غ آل عمران ۱۸/۹ اور یہ مت کہو کہ "ہم ہرگز ایمان نہ لائینگے یہاں تک کہ ہم کو (بھی) اس کا مثل دیا جائے جو اللہ کے رسولوں کو دیا گیا ہے" ③ غ انعام ۴۵/۱۵۔ یہاں پر "اجتبار" کا لفظ وحی و رسالت اور علم غیب کے لئے مخصوص کر لینے کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ حضرت ابراہیم کو خدا نے "برگزیدہ (مجتبیٰ) فرمایا اور سیدھی راہ کی طرف ان کی راہ نمائی کی" ③ ق تاکہ وہ خدا کے حکم سے ہدایت کا فریضہ انجام دیں، جس کام کے لئے خدا نے ان کو مخصوص فرمایا تھا۔

ہر نبی بلا استثنا مجتبیٰ ہوتا ہے، غیر انبیا میں سے صرف مسلمانوں کو مجتبیٰ ہونے کا شرف ملا ہے۔ سابقین اولین کو خطاب ہوا کہ "اے لوگو جو ایمان لائے ہو رکوع کرتے رہو، اور سجدہ کرتے رہو اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو اور بھلے کام کیا کرو تاکہ فلاح پاؤ ⑤ اور اللہ کے لئے مجاہدہ (ان تھک کوشش) کرتے رہو جیسا کہ مجاہدہ کا حق ہے، اس نے تم لوگوں کو برگزیدہ (مجتبیٰ) فرمایا ہے اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں ڈالی ہے۔ (یہ دین) تمھارے باپ ابراہیم کی ملت ہے، اسی (خدا نے) تمھارا نام مسلمین رکھا تھا (اب سے) پہلے، اور اس (قرآن) میں بھی تاکہ رسول تمھارے سامنے (خدا کا) گواہ ہو اور تم سب لوگوں کے سامنے (خدا کے) گواہ ہو" ⑥ غ ج ۸۸/۲۲۔ ان آیتوں میں "اجتبا" کا لفظ خدا کی طرف سے گواہی کے لئے مخصوص کر لینے کا مفہوم ادا کرتا ہے۔

مصطفیٰ | اصطفار کا لفظ (صفو) سے نکلا ہے جس کے معنی خالص اور بے آمیز کے ہیں۔ اصطفاً کے اصلی معنی خالص اور بے آمیز چیز کو چن لینا ہیں۔ یہ لفظ دو مفہوموں کا جامع ہے، (الف) پسند فرمانا (ب) کسی خاص کام کے لئے چن لینا۔ زیادہ تر اول الذکر مفہوم مراد ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ "ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی تھی اور یعقوب نے کہ اے میرے بیٹو بے شک اللہ نے یہ دین تمھارے لئے چن دیا ہے پس نہ مرنا مگر اس حالت میں کہ تم مسلمان رہو" ③ غ ۱۶ بقرہ ۸۷/۲۔ اگر چاہتا کہ (کسی کو) بیٹا بنائے تو وہ اس سے جسے وہ پیدا کرتا ہے جسے چاہتا (متبنیٰ کے طور پر) چن لیتا، (مگر) وہ پاک ہے، وہ واحد (اور) قہار اللہ ہے ④ غ زمر ۲۳/۱۔ عرب کے لوگ فرشتوں کو عورتیں خیال کرتے تھے ⑬ اور ان کے متعلق کہتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو جنا ہے ⑭۔ خدا نے فرمایا "کیا اس نے بیٹوں کے اوپر بیٹیوں کو ترجیح دی (اصطفیٰ) ⑮ تمھیں کیا ہوا؟ تم لوگ کیسا حکم لگاتے ہو ⑯ غ صافات ۲۳/۵۔

چنا ہوا

حضرت ابراہیم چیدہ (مصطفین) بھلے آدمیوں میں سے تھے ⑦ ق۔ بے شک اللہ نے آدم کو اور نوح کو اور آل ابراہیم کو اور آل عمران کو سارے عالم پر برگزیدہ کیا (مصطفیٰ بنایا تھا) ③ ق۔

خلیل اللہ | حضرت ابراہیم کا شمار نہ صرف صالحین، محسنین، اخیار اور صدیقین میں تھا بلکہ ان

Marfat.com

اللہ کے دوست

سب مدارج سے بڑھ کر یہ ہے کہ اللہ نے ان کو اپنا خلیل بنا لیا تھا ⑩ ق۔

خلیل کا لفظ "خلال" سے نکلا ہے۔ خِلال اور خَلل ہر خلا اور فاصلہ کو کہتے ہیں قرآن میں یہ لفظ بستیوں کے درمیانی مسافت (⑤ ع اسرائیل ۵/۱۷) اور صفوف جنگ کے درمیانی فاصلوں کے لئے مستعمل ہوا ہے۔ خدا نے فرمایا کہ اے مسلمانو! اگر منافقین تمھارے ساتھ مل کر جنگ کے لئے نکلتے تو تمھارے خلال (صفوف لشکر کے فاصلوں) کو روند دیتے ⑤ ع توبہ ۴۷/۹۔ خُلّۃ اس دوستی کو کہتے ہیں جو خلالِ دل میں گھسی ہو۔ خلیل وہ دوست ہے جو دل کی عمیق ترین تہ میں جاگزیں ہو۔

شعری

چاند

سورج

ق ۱۷۲۔ حضرت ابراہیم کی رسالت ۔ حضرت ابراہیم نے رسالت اور تبلیغ کے فرائض کو نہایت خوبی سے انجام دیا۔ خالدیہ کے لوگ مِعب (شعری) کو یعنی اس ستارہ کو جو چاند سے پہلے نکلتا ہے پوجتے تھے۔ حضرت ابراہیم کے شہر اُور کا مخصوص معبود سِنؔ یعنی چاند تھا جسے نَنارؔ بھی کہتے تھے اور شمش (شمس) کو جس کا دوسرا نام وَد تھا نہایت اہم اور ذی قدر دیوتا اور دَیّانُور بُوُر رَبّ دَیّان) سمجھا جاتا تھا۔ مندروں میں انھیں دیوتاؤں کی فرضی مورتیں تھیں جن کی عبادت کی جاتی تھی۔ ان کے علاوہ ہر شہر ہر قبیلہ، بلکہ ہر خاندان کا ایک نہ ایک جُدا معبود ہوتا تھا جس کو وہ لوگ اپنا مربی سمجھتے تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ یہ رَبوَ (یعنی ارباب) ہر طرح سے ان کی حاجتیں پوری کرتے اور ان کی نگاہ داشت کرتے تھے۔

حجت ابراہیم

اس عقیدہ کو رد کرنے کے لئے خدا نے حضرت ابراہیم کو ایک حجت سمجھائی ① ق۔ خدا نے آسمانوں اور زمین کے نظام کی طرف حضرت ابراہیم کی توجہ دلائی ⑥ انھوں نے ایک رات ایک ستارہ کو دیکھ کر کہا یہ ہے میرا رب پھر کہا نہیں، ڈھلنے والی چیز کسی کا رب نہیں ہو سکتی ⑦ چاند کو دیکھ کر وہ کہنے لگے اگر اس کو رب سمجھا جائے تو شاید مضائقہ نہ ہو مگر جب اس کے ڈھلنے کی طرف بھی خیال مبذول ہوا تو کہنے لگے کہ میرا رب جو کوئی بھی ہو، اگر خود ہی مجھے یہ نہ بتا ئیگا کہ وہ کون ہے تو جس طرح میری قوم گم راہ ہے میں بھی انھیں میں کا ایک گمراہ فرد ہونگا ⑧ یہ سب خیالات شب کے تھے، صبح کو جب سورج طلوع ہوا اور لوگ اس کی پرستش کے لئے اُٹھے تو حضرت ابراہیم نے کہا: رب ہو سکتا ہے تو شاید یہی، کیونکہ یہ تو آسمان کے سب اجرام سے بڑا ہے۔ مگر نہیں، یہ بھی تو ستارہ اور چاند کی طرح ڈھل جاتا ہے پھر اُنھوں نے قوم کو سمجھانا شروع کیا کہ تارا، چاند اور سورج کسی میں رب ہونے کی صلاحیت نہیں، یہ سب کے سب خود مجبور و محکوم ہیں، ان کے پیچھے ایک نادیدہ قوت ہے جو ان کے عروج، ان کے اُفُول، اور ان کے غروب کی موجب ہے۔

حضرت ابراہیم کا اعلان

"اے میری قوم میں ان (چیزوں) سے بیزار ہوں جن کو تم (خدائی میں) شریک مانتے ہو" ⑨ آسمانوں اور زمین کو اور تاروں، چاند، سورج اور سب چیزوں کو جس نے وجود دیا ہے بس اسی کو اپنا رب مانو۔ وہی تمھاری پرورش اور پرداخت کرتا ہے۔ اس نے اس کام کو کسی اور ہستی کے سپرد نہیں کیا ہے، پھر کیوں زبردستی کسی کو خالق کائنات کے ساتھ ربوبیت یا کسی اور صفت میں،

شریک مانتے ہو۔ دیکھو بہت غور و فکر کے بعد" میں نے اپنے رُخ کو اس کی طرف
آسمانوں اور زمین کو وجود دیا، ایک طرف کا ہو کر اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں
حضرت ابراہیم کی یہ حجت اجرام فلکی کے بارہ میں قوم کے اعتقاد سے متعلق تھی
کے متعلق انھوں نے اپنی قوم سے کہا "بے شک وہ جن کو اللہ کے سوا تم پوجتے ہو وہ تمہا
کے مالک نہیں، اس لئے روزی اللہ کے پاس تلاش کرو، اور اس کی عبادت کرو ا
پہچانو، تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے (۲) ق"۔

پرستش کی دو غرضیں ہوتی تھیں، ایک یہ کہ معبود سے عابد کو روزی پہنچے۔ دوسری
اپنے پجاری کو مضرت یا مصیبت نہ پہنچائے۔ حضرت ابراہیم نے جب اصنام پرستی کی
دیوتاؤں سے خوف نہیں
کی تو لوگوں نے ان کو ڈرایا کہ دیوتا ان کی اس جسارت پر ان کو تکلیف پہنچائیں گے۔ جواب
ابراہیم نے کہا "میں ان سے جن کو تم شریک مانتے ہو کچھ خوف نہیں رکھتا (۱۱) اور میں
کس طرح خوف کروں جن کو تم شریک مانتے ہو حالانکہ تم خوف نہیں کرتے کہ تم نے اللہ کا شر
ہے اُسے جس کے بارہ میں اللہ نے کوئی سند نہیں اُتاری (۱۲) ق"۔

نئے مذہب کے بدلنے کی وجہ
لوگ عموماً اپنے باپ دادا کے طریق پر لکیر کے فقیر بنے رہنا اور تبدیل مذہب سے گر
اس لئے چاہتے ہیں کہ اس سے برادری کے بکھر جانے اور باہم پھوٹ پڑ جانے کا خوف ہو
اس کے بارہ میں حضرت ابراہیم نے کہا "تم لوگوں نے تو اللہ کے سوا بتوں کو صرف اس
زندگی میں آپس کی محبت قائم رکھنے کے لئے اختیار کیا ہے، پھر قیامت کے دن تم میں
بعض بعض کا انکار کریں گے اور بعض پر بعض لعنت کریں گے اور تمہارا ٹھکانا آگ ہے اور تمہارا
کوئی نہ ہوگا (۳) ق"۔

تقلید آبا اور تحقیق
اکثر قومیں اپنے باطل عقاید پر صرف اس لئے جمی رہتی ہیں کہ وہ عقاید اسلاف سے چلے
ہیں حضرت ابراہیم نے ایک بار اپنی قوم سے "پوچھا کیا وہ (بت) تمہاری سنتے ہیں جب تم (ان
پکارتے ہو (۷) یا تم کو نفع پہنچاتے ہیں یا ضرر پہنچاتے ہیں (۵) ان لوگوں نے کہا نہیں مگر ہم نے ا
باپ دادا کو ایسا ہی کرتے پایا (۶) انھوں نے کہا کیا تم نے ان کو دیکھا جن کو پوجتے ہو
اور تمہارے پُرانے باپ دادا (۸) وہ سب میرے دشمن ہیں، سب جہانوں کے رب کے
۹ جس نے مجھے پیدا کیا سو وہی مجھے راہ دکھاتا ہے ۱۰ اور جو مجھے کھلاتا ہے اور مجھے پلاتا
۱۱ اور جب بیمار ہوتا ہوں مجھے شفا دیتا ہے ۱۲ اور جو مجھے مار ڈالیگا پھر مجھ کو زندہ کریگا (۱۳)

عقلی دلیل کا عملی مظاہرہ
جب یہ عقلی دلائل قوم پر کارگر نہ ہوئے تو حضرت ابراہیم نے ایک عملی اور عینی مظا
کی تجویز سوچی "پھر انھوں نے ایک نظر نجوم (یعنی ستاروں) میں نگاہ کی ۱۴ پھر کہا میں بیما
ہوں (۱۵) تب ان لوگوں نے (بے اعتنائی ظاہر کرنے کے لئے) ان کی طرف پیٹھ کر کے موڑ

لیا ۱۶۱ تو وہ ان کے خداوندوں کی طرف لپکے پھر بولے کیا تم کھاتے نہیں ۱۷؎ انھیں کیا ہوگیا ہے کہ تم بولتے نہیں (۱۸) پھر وہ ان (بتوں) پر جھپٹے (ان کو) داہنے ہاتھ سے مارتے ہوئے (۱۹) تب لوگ لپکتے ہوئے اُن کے سامنے آئے (۲۰) (حضرت ابراہیم نے) کہا کیا تم اسے پوجتے ہو جسے خود تم تراشتے ہو (۲۱) حالانکہ اللہ نے پیدا کیا تم کو اور اسے جسے تم بناتے ہو" (۲۲) ق۔

بُت شکنی

اس دفعہ تو حضرت ابراہیم نے بتوں کو صرف چانٹے مارے تھے، مگر ایک دن "انھوں نے ان (بتوں) کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا سوائے بڑے بُت کے تاکہ وہ اس کی طرف رجوع کریں" (۸) لوگوں نے کہا اے ابراہیم کیا ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ تم نے کیا ہے (۱۲) (حضرت ابراہیم نے) کہا بلکہ یہ تو ان میں کے اس بڑے نے کیا ہے، سو انھیں سے پوچھ لو اگر یہ بول سکتے ہوں (۱۳) پھر ان لوگوں نے اپنے جی میں سوچا پھر بولے واقعی تم ہی لوگ ظالم ہو ۱۴؎ پھر اپنے سروں کو جھکا لیا کہ یقیناً تم جانتے ہو کہ یہ بول نہیں سکتے (۱۵) (حضرت ابراہیم نے) کہا تو کیا تم لوگ اللہ کے سوا اُسے پوجتے ہو جو تم کو نہ تو کچھ نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ ضرر (۱۶) تف ہے تم پر اور ان پر جن کو تم ان کے سوا پوجتے ہو، کیا تم عقل سے کام نہ لوگے (۱۷) ق۔

بادشاہ سے مناظرہ

حضرت ابراہیم کی تبلیغ رسالت فقط عوام تک محدود نہ تھی۔ بلکہ ان کے ساتھ ان کے وقت کے بادشاہ نے بھی مناظرہ کیا۔ اس بادشاہ کو خود اپنے متعلق ایک رب ہونے کا ادعا تھا "جب ابراہیم نے کہا میرا رب وہ ہے جو مارتا ہے اور جلاتا ہے تو اس نے کہا میں بھی زندہ رکھتا اور موت دیتا ہوں" یعنی میں بھی اپنی رعایا کا رب یا مربی ہوں ان کی پرورش کرتا ہوں جسے چاہوں زندہ رکھوں اور جسے چاہوں مار ڈالوں۔ حضرت ابراہیم نے "کہا اللہ تو سورج کو مشرق سے لے آتا ہے۔ آپ اُسے مغرب سے تو لا دیجئے۔ تو مبہوت ہوگیا وہ جو کافر تھا" (۱) ق ۱۳۔

غرض حضرت ابراہیم کے دلائل و براہین سے بادشاہ اور رعایا دونوں عاجز آ گئے۔ ان سب کو خوف ہوا کہ یہ اگر بے روک ٹوک تبلیغ کرتے رہے تو نہ ہمارے عقاید کی خیر ہے نہ ہمارے دیوتاؤں کی۔ اس لئے ان لوگوں نے تجویز کی کہ حضرت ابراہیم کو جلا دیا جائے، "وہ بولے کہ اس کو جلا دو اور اپنے دیوتاؤں کی مدد کرو اگر تم کچھ کرنے والے ہو" (۱۰) ق۔ خالدیوں سے حضرت ابراہیم کو جب پوری طرح مایوسی ہوگئی تو اس کے سوا چارہ نہ تھا کہ وہ اس ملک سے ہجرت کر جائیں۔

ہجرت کا ارادہ

حضرت ابراہیم کی عمر

ف ۱۷۱۔ عمر ابراہیم بوقت بعثت و ہجرت۔ حضرت ابراہیم جس وقت مبعوث ہوئے اس وقت کم و بیش ان کی عمر ۳۰ اور ۴۰ کے درمیان ہوگی۔ چنانچہ ہجرت سے کچھ قبل جب وہ مندر میں بتوں کو توڑ کر چلے آئے تھے اور ان کی قوم وہاں پہنچی تو لوگ دریافت کرنے لگے کہ یہ کام کس نے کیا ہے تو کچھ لوگوں نے کہا "ہم نے ایک جوان (فتیٰ) کو ان کا چرچا کرتے سنا ہے اسے ابراہیم کہا جاتا ہے" (۱۰) ق اسی کے بعد حضرت ابراہیم کو ہجرت کرنی پڑی۔ اس موقع پر ان

لوگوں کا آپ کو فتیٰ بتانا یہ پتہ دیتا ہے کہ اس وقت آپ کی عمر ۳۰ اور ۴۰ کے درمیان تھی کیونکہ غلام اس کو کہتے ہیں جسے نر و مادہ کا امتیاز ہونے لگتا ہے اور وہ زواج کی حقیقت سے آشنا ہونے لگتا ہے۔ شاب وہ ہے جو عمر نکاح کو پہنچ گیا ہو عموماً ۲۰ سے ۳۰ برس تک کا شاب کہا جاتا ہے۔ شاب سے زیادہ معمر فتیٰ ہوتا ہے۔ فتیٰ کا اطلاق ۳۰ سے ۴۰ برس کے پر ہوتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت کو جب آپ مبعوث ہوئے تو فتیٰ کہا جاتا تھا اور آپ کی عمر اس وقت ۴۰ برس کی تھی۔ حضرت عمر اس وقت ۳۰ برس کے تھے، وہ بھی فتیٰ کہے جاتے تھے۔ حضرت علی کی عمر اس وقت دس گیارہ برس کی تھی، ان کو غلام کہا جاتا تھا۔ فتیٰ سے زیادہ معمر کہل ہوتا ہے کہل کا اطلاق ۴۰ سے ۵۰ برس تک ہوتا ہے۔ پچاس سے متجاوز ہونے پر آدمی شیخ کہا جاتا تھا چنانچہ آنحضرت کے وصال کے بعد حضرات ابوبکر و عمر شیخین کہے جاتے تھے۔ حضرت ابوبکر اس وقت ۶۰ برس کے تھے حضرت عمر ۵۲ یا ۵۳ برس کے تھے۔ قرآن کے بیان کے مطابق جب حضرت اسحاق پیدا ہوئے اس وقت حضرت ابراہیم شیخ ہو چکے تھے ④ ع سورہ ہود ۵۴ یعنی ۵۰ برس سے عمر متجاوز ہو چکی تھی۔ حضرت اسماعیل حضرت اسحاق سے ۱۳ یا ۱۴ برس بڑے تھے، ان کی پیدائش کے وقت حضرت ابراہیم شیخ نہیں تو کہل ضرور تھے، بعثت اور ہجرت کے وقت نہ شاب تھے اور نہ کہل تھے بلکہ فتیٰ تھے یعنی اس وقت عمر شریف ۳۰ سے ۴۰ کے درمیان تھی۔ توراۃ کے بیان بموجب ہجرت کے وقت عمر شریف ۷۵ برس، ولادت اسماعیل کے وقت ۸۶ برس، ولادت اسحاق کے وقت ۱۰۰ برس تھی قرآن کا اشارہ اس بیان کے خلاف ہے

ہجرت کے وقت عمر

ف ۱۷۵ ا۔ حضرت ابراہیم سے مناظرہ کرنے والا بادشاہ۔ حضرت ابراہیم کے ساتھ ایک شخص نے "ان کے رب کے بارہ میں حجت کی اس لئے کہ اللہ نے اسے حکومت دی تھی جب ابراہیم نے کہا میرا رب وہ ہے جو مارتا ہے اور جِلاتا ہے، تو اس نے کہا میں (بھی) زندہ رکھتا اور موت دیتا ہوں۔ بولے تو اللہ تو سورج کو مشرق سے لے آتا ہے آپ اسے مغرب سے تو لا دیجئے، تو مبہوت ہو گیا وہ جو کافر تھا" ① ق ۱۔ اس سے ظاہر ہے کہ حضرت ابراہیم کے زمانہ میں کسی بادشاہ کو اپنی الوہیت کا بھی ادعا تھا۔

تاریخ خالدیہ میں ہم بتا آئے ہیں کہ اُور میں سامریوں کی آخری حکومت وہ تھی جس کا بانی اُورنمّو تھا جس کا جانشین دُنگی ہوا اس نے ۴۷ برس حکومت کی اور دیوتاؤں کے لئے بہت سے مندر بنائے اس نے اپنے ۲۱ سنہ جلوس میں خدائی کا ادعا کیا اور سارے سومیر وا کا دنے اسے ایک خدا تسلیم کیا۔ اس کا جانشین بُرسِن ہوا۔ اس کو خدائی کے بجائے (بُرسِن کی آگ نناریعنی) قمر دیوتا کے محبوب ہونے کا فخر تھا۔ اس نے نو برس حکومت کی تھی۔ اس کا جانشین جل سِن ہوا۔ اسکے توصرف (دی آگ ان لیل الا یعنی) محبوب ان لیل ہونے کا دعوی تھا، مگر اس کے ایک گورنر

ر۔۔۔۔ کلد) نے اس کو اپنا خدا (دنجیر رانی ار) بھی لکھا ہے۔ جل سن نے نو برس حکومت کی، اس کا جانشین ابی سن ہوا۔ فہرست سلاطین بموجب اس نے ۲۵ برس حکومت کی، ایک عرصہ تک اس نے خدائی کا دعویٰ نہیں کیا تھا چنانچہ الواح ۸۹ و ۹۰ و ۹۱ و ۹۳ و ۹۵ میں جو اس کے ہم عصروں کے اطاعت نامے ہیں کسی نے اسے خدا تسلیم نہیں کیا ہے مگر اس نی اُور نجن بہیر اور تیج کو (لوح ۸۵) اور لوجل سن کو (لوح ۹۶) مہر کے ساتھ جو تحریریں بھیجی تھیں اس میں اس نے صراحت کے ساتھ اپنے آپ کو اپنے ملک کا خدا لکھا ہے۔ اسی طرح جس سال اس نے سوسا ادم دون اور سرزمین اوان پر قبضہ کیا، اس سال کی ایک تحریر میں (۲۹۲) اور جس سال اس نے اور اور نفر کی دیواریں بنائیں اس سال کی ایک تحریر (۲۹۱) میں بھی اپنے آپ کو "ملک کا خدا" بتایا ہے۔

الوہیت کے مدعی بادشاہ

یہ ابی سن وہی سنی اب ہے جس کا ذکر توراۃ نے حضرت ابراہیم کے معاصرین میں کیا ہے۔ توراۃ کے بیان بموجب سنی اب، ادمہ کا بادشاہ تھا ② ۱۴ پیدائش۔ الواح کے ابی سن نے سوسا، ادم دون اور اوان پر قبضہ کیا تھا (لوح ۲۰۹ و ۲۹۲)۔ ابی سن کی حکومت کے ایک سال کا اس طرح حوالہ دیا گیا ہے: "جس سال مار تو (اموریوں) نے جو ایک طوفانی جماعت تھے اور قدیم سے شہر کو نہیں جانتے تھے ابی سن بادشاہ اور کی اطاعت قبول کی" (لوح ۲۰۶)۔ غالباً اسی بنا پر سنی اب نے خدرلا عمر وغیرہ ان بادشاہوں کا مقابلہ کیا تھا جنھوں نے توراۃ کے بیان بموجب صغر وغیرہ مقامات پر حملے کئے تھے۔

بادشاہ سنی اب

قرآن مجید نے حضرت ابراہیم کے ساتھ حجت کرنے والے جس مدعی الوہیت بادشاہ کا ذکر کیا ہے وہ یہی توراۃ کا سنی اب اور الواح کا ابی سن ہو سکتا ہے جو آپ کا ہم وطن، ہم عصر اور ایک جابر بادشاہ تھا، اور اسے الوہیت کا دعویٰ بھی تھا۔ لیکن چونکہ حام کے بیٹے کوش سے جو نمرود پیدا ہوا تھا "وہ زمین پر بڑا جبار تھا ⑧ اس واسطے مثل ہوئی "خدا کے سامنے نمرود سا صیاد اور جبار" ⑨ ۱۰ پیدائش یعنی ہر وہ شخص آگے چلکر نمرود کہا جانے لگا جو خداوند کے سامنے صیاد اور جبار تھا، اور چونکہ ابی سن یا سنی اب نے لوح ۲۰۶ بموجب مار تو یعنی اموریوں اور سامیوں پر زبردست حملہ کر کے ان کو اپنے ماتحت بنا لیا تھا اس لئے بنو سام اس کو بھی نمرود کے لقب سے ملقب کرتے ہونگے۔ حضرت ابراہیم کے ہم عصر مدعی الوہیت بادشاہ کو بعض مفسرین نے نمرود سے تعبیر کیا ہے، اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ عرب کے لوگ حضرت ابراہیم کے ہم عصر بادشاہ کو اس کے اسی لقب سے جانتے تھے اس کے نام سے ناواقف تھے۔

۱۷۶۔ حضرت ابراہیم اور آگ۔ جب حضرت ابراہیم نے بتوں کی توہین کی اور ان کو توڑ پھوڑ ڈالا تو قوم نے کہا "اس کو جلا دو اور اپنے دیوتاؤں کی مدد کرو اگر تم کچھ کرنے والے ہو" ⑱ ۹ ق۔

جلانے کا فیصلہ

Marfat.com

آگ کی بھٹی بنانے کی رائے "لوگوں نے کہا اس کے لئے ایک عمارت (بھٹی) بناؤ پھر اُسے دہکتی آگ میں ڈالو"
حضرت ابراہیم نے ایک دفعہ قوم کو کچھ نصیحتیں کیں "تو ان کی قوم کا جواب کچھ نہ تھا مگر
قتل کا مشورہ نے کہا اس کو قتل کردو یا اس کو جلادو تو اللہ نے ان کو آگ سے بچا لیا بے شک اس میں
اے آگ ٹھنڈی ہوجا قوم کے لئے نشانیاں ہیں ۲۴ ف "ہم نے کہا: اے آگ تو ابراہیم کے لئے ٹھنڈی اور
ہوجا" ۶۹ اور ان لوگوں نے ان کے خلاف ایک داؤں کرنا چاہا تو ہم نے ان کو بہت ن
کفار کے داؤں کی ناکامی ناکام کردیا ۷۰ ف پھر ان لوگوں نے ان کے خلاف ایک داؤں کرنا چاہا تو ہم نے ان
کو فروتر ین کردیا ۹۸ ف۔

توراۃ میں کوئی آگ کا واقعہ مذکور نہیں مگر خالدیہ سے جو الواح برآمد ہوئی ہیں ان میں
ایک میں لکھا ہے کہ

اِبِی تُو تُو سَا قِرِبْ تِیامَتْ اِحْمُوْتْ	ابی تو تو جسے اوتو نے تیامت کے پاس جلایا
اُوْ تُو کِیْسْ کَلَاہ مِہ مَاءَتْ تِیَامَتْ	تیامت کی زمین میں چلا گیا اور اس نے کہیں مستقل
اِنْ مَا آسُوبِتْ سُوْ لٰہ	نہیں بنایا۔

حضرت ابراہیم کا خالدی نام یہ تحریر حضرت ابراہیم کے زمانہ کی ہے۔ ابی تو تو کا نام حضرت ابراہیم کے نام ابی رہام
ہے۔ دونوں ناموں کے معنی ہیں قوموں کا باپ۔ تیامت خالدی زبان میں سمندر کو کہتے ہیں
خلیج فارس اس زمانہ میں حضرت ابراہیم کے شہر اُور تک وسیع تھا۔ سرزمین عرب کو مات تیا
(سمندر کی زمین) کہتے تھے۔ اس کتبہ کا مطلب یہ ہے کہ اوتو نے ابی تو تو یعنی قوموں کے باپ
(ابراہیم) کو سمندر کے قریب جلایا تھا مگر وہ بچ گیا اور) عرب کے ملک میں چلا گیا اور اس نے
کہیں مستقل طور پر قیام نہیں کیا۔

ف ۱۷۔ حضرت ابراہیم کے ساتھی۔ یقیناً تمہارے لئے ابراہیم میں اور ان میں
ان کے ساتھ تھے اچھا نمونہ ہے۔ (یاد کرو) جب ان لوگوں نے اپنی قوم سے کہا تھا۔ ہم بیزار ہیں
تم سے اور ان سے جن کو تم لوگ پوجتے ہو اللہ کے سوا، ہم نے تمہارا انکار کیا اور ہمارے درمیان
عداوت اور دشمنی اور تمہارے درمیان عداوت اور دشمنی ظاہر ہو چکی ہے (جو قایم رہیگی) یہاں تک تم اکیلے اللہ
پر ایمان لاؤ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اے ہمارے رب ہم نے تجھی پر توکل کیا اور تجھی میں دھیان لگایا
آزمائش تیرے ہی پاس لوٹنا ہے ۴ اے ہمارے رب ہم کو ان کی آزمائش نہ بنا جو کافر ہیں اور ہم
مغفرت فرما لے ہمارے رب بے شک تو ہی عزیز ہے حکمت والا ہے ۵ ف ۱۵۔

بت شکنی کے واقعہ کے بعد حضرت ابراہیم کی قوم اور ان کے متبعین میں کھلم کھلا عداوت

سلہ دی سی لینڈ آف عربیا ص۱۱ The Sea Land of Arabia

Marfat.com

دشمنی پیدا ہو گئی یہاں تک کہ حضرت ابراہیم کو قتل کرنے یا آگ میں جلانے کا سامان قوم نے کیا۔
اب سوائے اس کے کوئی چارہ نہ تھا کہ حضرت ابراہیم اپنے ساتھیوں کے ساتھ اپنے آبائی
ملک کو ہمیشہ کے لئے خیر باد کہہ دیں۔

آزر کو نصیحت

ف۱۷۹۔ ہجرت ابراہیم۔ حضرت ابراہیم نے ایک دن اپنے باپ سے کہا "اے میرے
باپ شیطان کو نہ پوجئے، بے شک شیطان رحمان کا نافرمان ہے ۞ اے میرے باپ مجھے
خوف ہے کہ آپ کو رحمان کی طرف سے ایک عذاب چھوئیگا پھر آپ شیطان کے رفیق ہو جائینگے

آزر کا حکم کہ مجھے چھوڑ جا

۞ اس نے کہا اے ابراہیم کیا تو میرے خداؤں سے برگشتہ ہے؟ اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے
پتھر مارونگا، اور مجھے غیر معین زمانہ کے لئے چھوڑ جا ۞ ف پھر لوگوں نے ان کے خلاف

حضرت ابراہیم کا اعلان ہجرت

ایک داؤں کرنا چاہا تو ہم نے ان لوگوں کو فروتریں کر دیا ۞ (ابراہیم نے) کہا میں اپنے رب کی

حضرت لوط کا ایمان لانا اور ہجرت کرنا۔

طرف جانے والا ہوں وہ مجھے راہ بتائیگا ۞ ف۔ تب لوط ان (ابراہیم) پر ایمان لائے اور
انھوں نے کہا میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں۔ بے شک وہ عزیز ہے حکیم ہے

حضرت ابراہیم کا اپنے باپ کو آخری سلام کرنا۔

۞ ف۔ (ابراہیم نے اپنے باپ سے) کہا آپ کو (آخری) سلام ..... ۞ اور میں جدا
ہوتا ہوں آپ سے اور ان سے جن کو آپ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں' . . . ۞ ف اور

برکتوں والی سرزمین

ان کو اور لوط کو اس زمین کی طرف ہم بچا لائے جس کے اندر سارے جہان والوں کے

مقام ہجرت

لئے ہم نے برکتیں رکھی ہیں ۞ ف۔ خدا نے سورہ اسرائیل میں واقعہ اسرا کے بیان میں فرمایا
ہے "پاک ذات ہے اس کی جو ایک رات اپنے بندہ کو مسجد حرام سے اس دور والی مسجد
(مسجد اقصیٰ) تک شبا شب لے گیا جس کے آس پاس ہم نے برکتیں رکھی ہیں" ۞ غ اسرائیل
۔ اس سے ظاہر ہے کہ جس زمین میں اللہ نے "سارے جہان کے لئے برکتیں رکھی تھیں اس
سے مراد علاقہ فلسطین ہے جس میں مسجد اقصیٰ واقع ہے۔ توراۃ کا بھی بیان ہے کہ حضرت
ابراہیم اپنے باپ کے ملک سے ہجرت کر کے پہلے حاراں آئے اور وہاں سے وہ کنعان
کے ملک میں آئے۔ باب۱۲ پیدایش۔ کنعان کی سرحد اس زمانہ میں موره یعنی کوہ مروہ تک
جس کے پاس بعد میں مکہ آباد ہوا پہنچتی تھی۔ خالدیہ والوں کے ہم عصر بیان کے مطابق جس
ملک میں حضرت ابراہیم آگ والے واقعہ کے بعد ہجرت کر گئے اس کا نام "مارت تیامت"
ہے جو کہ "ماتی تمتام" کا مرادف اور متبادل ہے۔ اور ماتی تمتام حقیقت میں "ماتی تمتام عرب
سمی" کا مخفف ہے جو کہ سرزمین حجاز کا قدیم نام تھا۔

* شرہ کیں بادشاہ اکاد نے، جو عشتار دیوی کے شاہی مندر کا مخدوم تھا،
جس کا نہ کوئی ضد تھا نہ کوئی ند تھا سرزمینوں پر اپنی شوکت انڈیلی، اس نے نغ سمی
کے تمتام (بحر مطلع الشمس) کو عبور کیا اور گیارھویں برس اس نے مارت عرب سمی

Marfat.com

(زمین مغرب الشمس) کو فتح کیا اور عرب سمی (مغرب الشمس) میں اپنی اپنی مورت رکھی[51] تیسرے برس اس نے عرب سمی کے تمام دبجر مغرب الشمس) کو پار کیا اور عرب سمی کو فتح کیا "[52]

یہ ہیں خالدیہ کے دوسرے دو پتھروں کی شہادتیں۔ ان میں تمام نغ سمی یعنی بحر خلیج فارس کو اور تمام عرب سمی یعنی بحر مغرب الشمس بحر احمر کو کہا گیا ہے۔ ان دونوں سم کے درمیان کے علاقہ کو اس میں مارت عرب سمی یعنی سرزمین مغرب الشمس کہا گیا ہے۔ اس کا دوسرا نام ماتی تمام اور مارت تیامت بھی تھا۔

تیامت، تہامہ

یہ سرزمین جو کبھی ماتی تمام عرب سمی یا مارت تیامت عرب سمی کہی جاتی تھی اب صرف عَرَب کہی جاتی ہے۔ تیامت کا نام بدل کر اب تنامہ ہو گیا ہے۔ اسی علاقہ میں واقع ہے جس کا ایک نام بکہ بھی تھا۔ قرآن مجید نے اسی بکہ میں مقام ابراہیم کا نشان د (۶) ع ۱ ب ۲۲۔

نزول صحف کی وجہ

ف ۱۷۹۔ صحف ابراہیم ۔ حضرت ابراہیم سے پیشتر کے انبیاء حضرت نوح، حضرت اور حضرت صالح علیہم السّلام کے قصص میں خدا نے کتاب یا صحیفہ کا ذکر نہیں کیا ہے جب ہود کے بیان میں شریعت ہود مکتوب ہونے کا ذکر کیا جا چکا ہے، مگر وہ شریعت حضرت کے زمانہ میں نہیں بلکہ ان سے عرصہ بعد غالباً حضرت یوسف کے زمانہ میں حضرت ہود۔ تبع بادشاہوں نے مرتب کرائی تھی۔ ان پیغمبروں کے زمانہ میں فن کتابت ایجاد نہیں ہو حضرت ابراہیم کے زمانہ سے پیشتر خالدیہ اور مصر میں فن کتابت رائج ہو چکا تھا۔ معمولی سے

خالدیہ سے نکل کر

امور مثلاً نکاح نامے تک ضبط تحریر میں آتے تھے۔ خالدیہ سے نکل کر جس ملک میں آپ گئے وہاں بھی تحریر کا رواج تھا۔ حضرت ابراہیم سب سے پہلے پیغمبر ہیں جن پر صحیفے نازل ہوئے جو احکام اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرمائے ان کو ضبط تحریر میں لایا گیا۔

حضرت نوح سے پیغمبر آخر الزماں صلعم تک ہر نبی کی طرف خدا نے وحی بھیجی اور احکام نازل فرمائے اور قرآن میں دو جگہ (۵) ع ۱۹ پ (۱۴) ما انزل علی ابراھیم کو صحف

سب سے پہلے دین ابراہیم مدون کیا گیا

سے موسوم بھی کیا گیا ہے۔ صحف ابراہیم میں سب سے پہلے دین الٰہی کی تدوین ہوئی اور شر قایم ہوئی۔ اس شریعت پر حضرت اسماعیل، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب اور اسباط کا عمل تھا۔

جس طرح توراۃ میں آفرینش، قصہ آدم، حالات انبیاء اور تاریخ اقوام کے علاوہ

---

[51] ڈی۔سی لینڈ آف عربیا ص ۱۳۱ [52] ایضاً ص ۱۳۱

Marfat.com

...ب ہیں، صحف ابراہیم میں تاریخی حالات بھی تھے اور تعلیم اعتقادات اور احکام شریعت ...سے معلوم ہوتا ہے کہ صحف ابراہیم میں قوم نوح، عاد اور ثمود اور موتفکات یعنی اور ...اقوام کی الٹی پلٹی بستیوں کی تباہی کا بیان تھا۔ ان کے علاوہ صحف ابراہیم میں یہ باتیں ...ور تھیں:-

...تزکی نفس پر فلاح کا دار و مدار (ب) اسم الٰہی کا ذکر اور نماز (ج) دنیا کی زندگی کو ترجیح ...نہ دینا (د) آخرۃ کا بہتر اور ابقیٰ ہونا (ہ) کوئی کسی دوسرے کے فعل کی سزا یا جزا نہیں پائیگا (و) انسان کے لئے کچھ نہیں مگر اس کے عمل کا پھل ہے (ز) سب کو مر کے اپنے رب کی طرف واپس جانا ہے (ح) رب پر دوسری بار اُگانا یعنی قیامت کو مردوں کو جلانا لازم ہے۔

...علاوہ بریں جن امور کا تذکرہ ملت ابراہیم کی تشریح میں خدا نے قرآن میں کیا ہے اور جن ...ت کا ذکر قصہ ابراہیم کے ضمن میں آیا ہے یقین ہے کہ یہ سب باتیں صحف ابراہیم میں تھیں۔ ...ب ابراہیم کا ذکر قرآن میں دو جگہ آیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ صحف موسیٰ کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور ...ہے کہ یہ سب باتیں صحف ابراہیم اور صحف موسیٰ میں تھیں۔ توراۃ میں عاد اور ثمود کے قصص نہیں ...بعض اعتقادات کا بیان بھی نہیں جن کی تعلیم حضرت ابراہیم نے دی تھی۔ قرآن نے صحف ابراہیم ...ساتھ صحف موسیٰ کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ معلوم ہو کہ حضرت موسیٰ نے وہ تمام تعلیمات دہرائیں ...حضرت ابراہیم ان سے پہلے دے چکے تھے۔

Marfat.com

باب ۲۱۔ حضرت ابراہیم اور حضرت لوط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ف ۱ ع ۲ سورۂ عنکبوت ۲۹/۲۰	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ ..... ①	ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا .... (۱)
	وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ۚ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ③	اور ابراہیم کو جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرتے بچتے رہو یہ تمھارے لئے بہتر ہے بشرطیکہ تم کو علم ہو (۳)
ف ۲ ع ایضاً	فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ②	تو ان کی قوم کا جواب کچھ نہ تھا مگر یہ کہ ان لوگوں نے کہا اس کو قتل کر دو یا اس کو جلا دو۔ بے شک اس میں ایماندار قوم کے لئے نشانیاں ہیں (۲)
	وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۡ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ③	اور انھوں نے کہا تم لوگوں نے اللہ کے سوا بتوں کو (صرف) اس دنیا میں آپس کی محبت (قائم) رکھنے کے لئے اختیار کیا ہے۔ پھر قیامت کے دن تم میں سے بعض بعض کا انکار کریں گے اور بعض پر بعض لعنت کرینگے اور تمھارا ٹھکانا آگ ہے اور تمھارا مددگار کوئی نہ ہوگا (۳)
حضرت لوط کا ایمان لانا اور ہجرت کا ارادہ	فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ④	تب لوط ان پر ایمان لائے اور انھوں نے کہا کہ میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں۔ بے شک وہ عزیز حکیم ہے (۴)
ف ۳ ع ۵ سورۂ انبیاء ۲۱/۴۹	وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ⑦⓪	اور ان لوگوں نے ان (ابراہیم) کے خلاف ایک داؤں کرنا چاہا تو ہم نے ان کو بہت زیادہ ناکام کر دیا (۷۰)
حضرت ابراہیم اور حضرت لوط کی ہجرت۔	وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ⑦①	اور ان (ابراہیم) کو اور لوط کو اس زمین کی طرف ہم بچا لے گئے جس کے اندر جہان والوں کے لئے ہم نے برکتیں رکھیں (۷۱)
حضرت لوط کو دانائی اور علم دیا گیا قریہ لوط کے لوگ گندے کام کرتے تھے۔	وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰۗىِٕثَ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ⑦④	اور لوط کو ہم نے دانائی اور علم دیا اور ہم نے ان کو اس بستی سے نجات دی جو گندے کام کرتی تھی۔ بے شک وہ لوگ بدی کی قوم (اور) فاسق لوگ تھے (۷۴)
	وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ۭ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ⑦⑤	اور ان (لوط) کو ہم نے اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بے شک وہ صالحوں میں سے تھے (۷۵)
ف ۴ ع ۴ صافات ۳۷/۳۶	وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ③⓪	اور لوط یقیناً رسولوں میں سے تھے (۳۰)
حضرت لوط رسول تھے۔	اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ③①	(یاد کرو) جب ہم نے ان کو اور ان کے لوگوں کو سب کو نجات دی (۳۱)

Marfat.com

…بیا کے سوا جو گذر جانے والوں میں سے تھی ۲۲ | اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ۲۲
…نے اوروں کو تہ و بالا کر دیا ۲۳ | ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۲۳ | تہ و بالا کیا جانا۔
…ل کے تم لوگ ان کے پاس سے برابر گذرا کرتے ہو صبح کو ۲۴ | وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ۲۴ | قریہ لوط کے پاس سے عرب
…ت کو، تو کیا تم لوگ عقل سے کام نہ لوگے ۲۵ | وَبِالَّيْلِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۲۵ | گذرتے رہتے ہیں۔

ف ۵ ع سورۂ نمل ۵۲/۲۷

…ثمود کی طرف ہم نے ان کے بھائی صالح کو بھیجا کہ | وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ
…لو) اللہ کی عبادت کرو تو کیا ہوا کہ وہ دو فریق | صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ
…ہم جھگڑنے لگے ۱ | فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ۱
…لوط کو (بھیجا) جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کیا تم لوگ | وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ
…کے پاس جاتے ہو حالانکہ تم سمجھ بوجھ رکھتے ہو ۱۰ | وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۱۰
…ی تم لوگ ضرور مردوں کے پاس جاتے ہو شہوت سے | اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ | قوم لوط کا گندہ کام
…رتوں کو چھوڑ کر ہاں مگر تم لوگ ایک ایسی قوم ہو جو | دُوْنِ النِّسَاۗءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ
…برتتی ہے ۱۱ | تَجْهَلُوْنَ ۱۱
…ی قوم کا جواب کچھ نہ تھا مگر یہ کہ ان لوگوں نے کہا | فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا
…ی آل کو اپنی بستی سے نکال دو کیونکہ وہ لوگ ایک | اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ | حضرت لوط کو شہر بدر کرنے کی دھمکی
…یں جو پاکی جتلاتے ہیں ۱۲ | اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۱۲
…ہم نے ان کو اور ان کے لوگوں کو بچا لیا سوائے ان کی | فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۡ
…کے، اس کو گذر جانے والوں میں ہم نے ٹھہرا لیا تھا ۱۳ | قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۱۳
…لوگوں (یعنی قوم لوط) پر ہم نے ایک بارش برسائی تو | وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَاۗءَ | بری بارش
…کئے جانے والوں کی بارش بری تھی ۱۴ | مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۱۴

ف ۶ ع سورۂ اعراف ۵۹/۷

…کی طرف ان کے بھائی صالح کو (ہم نے بھیجا) … | وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ …

……… ۱ | ……… ۱

…لو (یاد کرو) جب (لوط نے) اپنی قوم سے کہا | وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ | قوم لوط سے پہلے کسی اور قوم
…کیا اس بے حیائی کے پاس جاتے ہو جس کی طرف | الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ | نے یہ گندہ کام نہیں کیا تھا۔
…ان والوں میں سے کسی نے تم پر سبقت نہ کی ۸ | اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۸
…لوگ ضرور شہوت کے ساتھ مردوں کے پاس جاتے ہو، | اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ
…کو چھوڑ کر، ضرور تم بے جا کام کرنے والی قوم ہو ۹ | النِّسَاۗءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۹
…ی قوم کا جواب کچھ نہ تھا مگر یہ کہ انھوں نے کہا ان | وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا | حضرت لوط کو شہر بدر کرنے
…پنی بستی سے نکال دو، بے شک یہ لوگ ایک | اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ | کی دھمکی

Marfat.com

	اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ (۱۰)	جماعت ہیں جو پاکی جتلاتے ہیں (۱۰)
	فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۫ كَانَتْ	پھر ہم نے ان کو اور ان کے لوگوں کو بچا لیا، سوا
	مِنَ الْغٰبِرِيْنَ (۱۱)	عورت کے، وہ گذر جانے والوں میں سے تھی (۱۱)
بارش	وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَانْظُرْ	اور ان لوگوں پر ہم نے ایک بارش برسائی۔ تو
مجرمین کا انجام	كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ (۱۲)	دیکھ مجرمین کا انجام کیا تھا (۱۲)
سورۂ شعراء ۱۶/۲۶	كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ (۱)	لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا (۱)
	اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا	جب ان سے ان کے بھائی لوط نے کہا کیا تم لوگ
	تَتَّقُوْنَ (۲)	بچتے نہیں (۲)
امانت دار رسول	اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ (۳)	میں تم لوگوں کے لئے ایک امانت دار رسول ہوں
	فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ (۴)	سو اللہ سے ڈرو، بچو اور میری اطاعت کرو (۴)
رسول قوم سے اجر نہیں مانگتے	وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ	اور میں اس پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا، میرا اجر تو کس
	اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۵)	پر نہیں مگر سب جہانوں کے رب پر (۵)
	اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ (۶)	کیا تم لوگ سارے عالم میں سے نروں کے پاس جاتے ہو
	وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ	اور ان کو چھوڑے رکھتے ہو جن کو تمہارے رب نے تمہارے
بیویوں سے بے اعتنائی	مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ	لیے پیدا کیا یعنی اپنی بیویوں کو، ہاں مگر تم لوگ حد سے بڑھ
	عٰدُوْنَ (۷)	والی قوم ہو (۷)
شہر بدر کرنے کی دھمکی	قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ	ان لوگوں نے کہا اے لوط اگر تم باز نہ آئے تو تم نکالے جا
	مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ (۸)	والوں میں سے ہوگے (۸)
	قَالَ اِنِّىْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ (۹)	(لوط نے) کہا میں تمہارے کام سے چڑھنے والوں میں سے ہوں (۹)
حضرت لوط کی دعا	رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ (۱۰)	اے میرے رب! بچا لے مجھے اور میرے لوگوں کو اس سے جو یہ لوگ کرتے
	فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ (۱۱)	تو ہم نے ان کو اور ان کے لوگوں کو سب کو بچا لیا (۱۱)
	اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ (۱۲)	ایک بڑھیا کے سوا (جو) گذر جانے والوں میں (شامل) تھی (۱۲)
	ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ (۱۳)	پھر ہم نے اوروں کو تہ وبالا کر دیا (۱۳)
بری بارش	وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَاۗءَ	اور ان پر ہم نے ایک بارش برسائی تو خبردار کئے جانے وال
	مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ (۱۴)	کی بارش بری تھی (۱۴)
نشانی	اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ	بے شک اس میں ایک نشانی ہے، اور ان میں سے بہت
	اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (۱۵)	ایمان لانے والے نہ تھے (۱۵)
	وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ (۱۶)	اور بے شک تمہارا رب ہی غالب (اور) رحم کرنے والا ہے (۱۶)

Marfat.com

لوط نے خبردار کرنے والوں کو جھٹلایا ⑪	كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالنُّذُرِ ⑪	ف ۸ سورہ قمر
نے ان سب پر ایک پتھر بلی آندھی بھیجی سوائے لوط کی اولاد	إِنَّآ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّآ آلَ	پتھریلی آندھی
ہم نے ان کو (یعنی لوط کی اولاد کو) صبح کے وقت بچا لیا ⑫	لُوطٍ نَجَّيْنَاهُمْ بِسَحَرٍ ⑫	اولاد لوط
اپنی جانب سے انعام کے طور پر۔	نِعْمَةً مِنْ عِنْدِنَا	
شکر کرتا ہے اس کو ہم یوں ہی بدلا دیا کرتے ہیں ⑬	كَذَٰلِكَ نَجْزِي مَنْ شَكَرَ ⑬	
اور یقیناً لوط نے ان لوگوں کو ہماری جھپٹ سے خبردار کیا	وَلَقَدْ أَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا	اللہ کی جھپٹ
ان لوگوں نے خبردار کرنے والی باتوں میں شک کیا ⑭	بِالنُّذُرِ ⑭	
اور ان لوگوں نے ان (لوط) کو ان کے مہمانوں کے بارہ میں	وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ عَنْ ضَيْفِهِ	حضرت لوط کے مہمان
پھسلایا تو ہم نے ان لوگوں کی آنکھیں بے نور کر دیں،	فَطَمَسْنَآ أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا	آنکھوں کو بے نور کر دیا
پس میرے عذاب اور میرے خبردار کرنیکا مزہ چکھو ⑮	عَذَابِي وَنُذُرِ ⑮	
صبح سویرے ان لوگوں پر ایک اٹل عذاب نے دھاوا کر دیا ⑯	وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُسْتَقِرٌّ ⑯	اٹل عذاب کا دھاوا
پس میرے عذاب اور میرے خبردار کرنیکا مزہ چکھو ⑰	فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ⑰	
اور لوط کو (ہم نے بھیجا) جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ بے شک	وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ	ف ۹ سورہ عنکبوت
لوگ ضرور ایسی بے حیائی کے پاس جاتے ہو جس کی طرف سب	الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ	
جہانوں میں سے کسی نے تم پر سبقت نہیں کی ⑥	أَحَدٍ مِنَ الْعٰلَمِينَ ⑥	
کیا واقعی تم لوگ مردوں کے پاس جاتے ہو اور ڈاکہ ڈالتے ہو۔	أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُونَ السَّبِيلَ	راستہ کاٹتے ہو
اور اپنی مجلسوں میں ان جانا کام کرتے ہو۔ تو ان کی قوم کا	وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمُ الْمُنْكَرَ فَمَا كَانَ	ڈاکے ڈالنا مجلس میں بدتمیزی
جواب کچھ نہ تھا مگر یہ کہ ان لوگوں نے کہا کہ ہمارے پاس	جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّآ أَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ	
اللہ کے عذاب کو لے آؤ اگر تم سچوں میں سے ہو ⑦	اللّٰهِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِينَ ⑦	مطالبہ عذاب
انھوں نے کہا اے میرے رب! میری مدد کر مفسد قوم کے	قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ	
مقابلہ میں ⑧	الْمُفْسِدِينَ ⑧ ع	
اور جس وقت ابراہیم کے پاس بشارت لے کر ہمارے	وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ إِبْرٰهِيمَ	ف ۱۰ ایضاً
فرستادے پہنچے تو ان لوگوں نے کہا ہم لوگ اس بستی کے	بِالْبُشْرٰى قَالُوٓا إِنَّا مُهْلِكُوٓا أَهْلِ	حضرت ابراہیم اور قوم لوط
لوگوں کو ہلاک کرنے والے ہیں، بے شک اس کے لوگ	هٰذِهِ الْقَرْيَةِ إِنَّ أَهْلَهَا	
ظالم ہیں ①	كَانُوا ظٰلِمِينَ ①	
ابراہیم نے کہا اس (بستی) میں تو لوط (بھی) رہتے ہیں۔	قَالَ إِنَّ فِيهَا لُوطًا	
انھوں نے کہا ہم خوب جانتے ہیں اس میں کون ہے	قَالُوا نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَنْ فِيهَا لَنُنَجِّيَنَّهُ	
ان کو اور ان کے گھر انے کو ہم بچا لینگے، سوائے ان کی عورت کے،	وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ	

كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۲﴾ — وہ گذر جانے والوں میں سے ہے ﴿۲﴾

وَلَمَّآ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳﴾

اور جب ہمارے فرستادے لوط کے پاس پہنچے تو ان کے سبب ان کو الجھن ہوئی اور ان کے سبب ان کے ہاتھ ... اور ان لوگوں نے کہا خوف مت کرو اور غمگین نہ ہو ہم تم کو اور تمہارے اہل کو بچا لینے والے ہیں سوائے تمہاری (بیوی) کے وہ گذر جانے والوں میں سے ہے ﴿۳﴾

آسمان سے آفت

اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۴﴾

ہم لوگ اس بستی پر آسمان سے آفت ڈھانے والے ہیں اس لئے کہ یہ لوگ برے کام کیا کرتے ہیں ﴿۴﴾

وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۵﴾

اور ہم نے اس (بستی) کا ایک واضح نشان چھوڑ رکھا ہے کام لینے والی قوم کے لئے ﴿۵﴾

۱۱ سورہ حجر ۱۸/۱۵

وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ﴿۷﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ... ﴿۸﴾

اور (اے محمد!) ان لوگوں کو ابراہیم کے مہمانوں کی خبر ... جب وہ ان پر داخل ہوئے تو بولے سلام ... ﴿۸﴾

فرشتوں کی مہم

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ — (ابراہیم نے) کہا تو اے فرستادو تمہاری مہم کیا ہے ﴿۱۲﴾

قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۱۳﴾ — ان لوگوں نے کہا ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں ﴿۱۳﴾

اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ۭ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۵﴾ — مگر لوط کی آل (تو) ہم لوگ ان سب کو بچا لینے والے ہیں ﴿۱۵﴾

حضرت لوط کی بیوی گذر جانے والوں میں سے ہے۔

اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۶﴾

سوائے ان کی عورت کے، ہم لوگوں نے اندازہ لیا ہے گذر جانے والوں میں سے ہوگی ﴿۱۶﴾

۱۲ ایضاً

فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ۨ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱﴾ — پھر جب لوط کی آل کے پاس فرستادے پہنچے ﴿۱﴾

حضرت لوط کے مہمان عذاب لائے ہیں جس کے بارہ میں لوگ شبہ کرتے تھے۔

قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲﴾ — (لوط نے) کہا تم لوگ اجنبی لوگ ہو ﴿۲﴾

قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۳﴾

ان لوگوں نے کہا نہیں بلکہ ہم تمہارے پاس وہ لائے ہیں جس کے بارہ میں لوگ شبہ کرتے تھے ﴿۳﴾

وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۴﴾ — اور ہم تمہارے پاس حق لائے ہیں اور ہم ضرور سچے ہیں ﴿۴﴾

فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿۵﴾

اس لئے رات کے ایک حصہ میں اپنے اہل کو لے کر چل اور تم ان کے پیچھے چلنا۔ اور تم میں سے کوئی پیچھے نہ مڑ کر دیکھے اور چلے جاؤ جہاں کا تم کو حکم دیا جاتا ہے ﴿۵﴾

وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَاۗءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۶﴾

اور ہم نے ان کے پاس اس امر کا فیصلہ بھیجا کہ ان لوگوں کی نسل تک صبح کے وقت تک کٹ چکی ہوگی ﴿۶﴾

Marfat.com

والے بشاش بشاش آئے (۷)	وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ (۷)	
نے) کہا یہ لوگ میری مہمان ہیں اس لئے مجھ کو فضیحت مت کرو (۸)	قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ (۸)	
سے ڈرو، بچو اور مجھے رسوا نہ کرو (۹)	وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ (۹)	
نے کہا کیا ہم نے تم کو سارے عالم (کی حمایت) سے منع نہیں کیا ہے (۱۰)	قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ (۱۰)	
نے کہا یہ ہیں میری بیٹیاں اگر تم کچھ کرنے والے ہو (۱۱)	قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ (۱۱)	
تمہاری عمر کی قسم وہ لوگ اپنی مستی میں بہک رہے تھے (۱۲)	لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ (۱۲)	
چڑھتے ان کو چیخ نے پکڑ لیا (۱۳)	فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ (۱۳)	چیخ
ہم نے اس (بستی) کے بلند کو اس (بستی) کا پست کر دیا اور	فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا	بستی کی تہ و بالائی
بستی) پر کنکر کے سنگریزے برسائے (۱۴)	عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ (۱۴)	کنکر کے سنگریزے برسائے گئے
شک اس میں ٹوہ لگانے والوں کے لئے ایک نشان ہے (۱۵)	اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ (۱۵)	قریہ لوط کی جائے وقوع
شک وہ بستی ایک چلتی راہ پر ہے (۱۶)	وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ (۱۶)	چلتی راہ
شک اس میں ایمان داروں کے لئے ایک نشان ہے (۱۷)	اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (۱۷)	
اور یقیناً ایکہ والے (بھی) ظالم تھے (۱۸)	وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ (۱۸)	
ہم نے ان سے انتقام لیا۔ اور یقیناً یہ دونوں بستیاں	فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ	کھلی سڑک
کھلی سڑک پر ہیں (۱۹)	مُّبِيْنٍ (۱۹)	
ہمارے فرستادے ابراہیم کے پاس بشارت لائے۔	وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى	و ۱۳ ع سورہ ہود ۵۴/۱۱
بولے سلام! (ابراہیم نے) کہا سلام! پھر دیر نہیں کی یہاں تک	قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ	اللہ کے فرستادے
ایک بھنا ہوا بچھڑا لائے (۱)	اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ (۱)	
جب ابراہیم سے دل کا دھڑکا جاتا رہا اور بشارت ان کے	فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ	
پاس پہنچ چکی تو وہ ہم سے قوم لوط کے بارہ میں جھگڑنے لگے (۶)	الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ (۶)	
ابراہیم بردبار، بہت آہ کرنے والے، جی لگانے والے تھے (۷)	اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ (۷)	
ابراہیم! اس (بات) سے اعراض کرو، تمہارے رب	يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ	
جو آنے کو تھا) آچکا اور ان پر ایک ایسا عذاب آنے والا	قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ	
رد نہیں کیا جائیگا (۸)	عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ (۸)	
جب ہمارے فرستادے لوط کے پاس پہنچے تو ان کے سبب	وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ	حضرت لوط کو الجھن ہوئی
الجھن ہوئی اور ان کے سبب ان کے بازو سمٹے اور بولے	وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا	اور وہ سمٹ گئے۔
کٹھن دن ہے (۹)	يَوْمٌ عَصِيْبٌ (۹)	کٹھن دن
کی قوم ان کے پاس ان کی طرف چھلا دی مارتی آئی	وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ	

Marfat.com

	وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ	اور وہ لوگ پہلے سے بُرے کام کرتے تھے
حضرت لوط کی بیٹیاں	قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ	اے میری قوم! یہ ہیں میری بیٹیاں یہ تمھارے
	فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ؕ	تر ہیں، پس اللہ سے ڈرتے بچتے رہو اور مجھے میر
	اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ⑩	کے بارہ میں رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی سمجھ دار
	قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ	وہ لوگ بولے تم کو علم ہے کہ تمھاری بیٹیوں پر ہمارا
	حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ⑪	نہیں ہے اور یقیناً تم جانتے ہو کہ ہم کیا چاہتے ہیں
مقابلہ کی قوت	قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى	(لوط نے) کہا کاش مجھ میں تمھارے مقابلہ کی قوت
مستحکم ستون کی پناہ	رُكْنٍ شَدِيْدٍ ⑫	ہی یا کسی مستحکم ستون کی پناہ لے سکتا ⑫
	قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ	(فرشتے) بولے اے لوط! ہم لوگ تمھارے رب کے
	يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ	ہیں یہ لوگ تم تک رسائی نہ پائینگے۔ اس لئے اپنے اہل کو
	مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ	ایک حصہ شب میں راتوں رات چلدو، اور تم میں سے کوئی
	اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ	مڑے سوائے تمھاری عورت کے، بے شک اس پر وہی
	اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ	آنے والی ہے، جو مصیبت ان لوگوں پر آئیگی۔ ان لوگوں
	اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ⑬	وعید (پوری ہونے) کا وقت صبح ہے، کیا صبح قریب نہیں
بلند کا پست کیا جانا	فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا	تو جب ہمارا حکم آگیا تو ہم نے اس (بستی) کے بلند کو
سنگریزوں کی بارش	وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ	کا پست کر دیا اور اس پر آسمان سے کنکر کے سنگریزے
	سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ ⑭	برسائے توبرتو ⑭
	مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَمَا هِيَ	داغے ہوئے تمھارے رب کی طرف سے، اور یہ
	مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ⑮	ظالموں سے دور نہیں ⑮
۱۴ ع ۲ سورہ ذاریات ۵۱	هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ	کیا تمھارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی
	الْمُكْرَمِيْنَ ①	آئی ①
	قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ⑧	(ابراہیم نے کہا) تو اے فرستادو تمھاری مہم کیا ہے ⑧
	قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ⑨	(ان مہمانوں نے) کہا ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں
	لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ⑩	تاکہ ان پر مٹی کے سنگریزے برسائیں ⑩
داغے ہوئے سنگ ریزے	مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ⑪	تمھارے رب کے پاس سے داغے ہوئے بے جا کرنے والوں کے لئے
	فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ⑫	پھر ہم نکال لائے اس کو جو اس (بستی) میں تھا مومنوں میں
قریہ لوط میں مسلمانوں کا	فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ	مگر ہم نے اس (بستی) میں مسلمانوں کے ایک گھر کے
صرف ایک گھر تھا	الْمُسْلِمِيْنَ ⑬	سوا نہیں پایا ⑬

Marfat.com

وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً لِلَّذِينَ يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿۳۷﴾

…نے اس میں ایک نشان چھوڑا ہے ان کے لئے جو … عذاب کا خوف رکھتے ہیں ﴿۳۷﴾

بستی میں نشان چھوڑا گیا ہے

ف ۱۵ ع ۲ سورہ تحریم $\frac{10}{66}$ پ ۲۸

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ وَامْرَأَتَ لُوطٍ ۖ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِينَ ﴿۱۰﴾

…ان کے لئے جو کافر ہیں نوح کی عورت اور لوط کی … کو مثال بنایا۔ دونوں ہمارے بندوں میں سے دو … بندوں کے ماتحت تھیں، پھر ان دونوں نے ان دونوں … کی، پھر وہ دونوں اللہ کے سامنے ان دونوں کے … نہ آئے اور کہا گیا۔ داخل ہونے والوں کے ساتھ … میں داخل ہو ﴿۱۰﴾

حضرت لوط کی بیوی نے خیانت کی۔ اور آگ میں داخل ہوئی

ف ۱۶ ع ۸ سورہ ہود $\frac{84}{11}$

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ . . . . . . ﴿۸۴﴾

…ین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو (ہم نے بھیجا تو) … نے کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو، تمہارے … کے سوا کوئی اور خدا نہیں۔ . . . . ﴿۸۴﴾

وَيَا قَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ ۚ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِنْكُمْ بِبَعِيدٍ ﴿۸۹﴾

…ے میری قوم! تم کو میری مخالفت ایسا مجرم نہ بنائے … پر بھی ویسی ہی مصیبت آئے جیسی مصیبت قوم نوح یا … ہود یا قوم صالح پر آئی تھی اور قوم لوط تم سے دور نہیں ﴿۸۹﴾

قوم لوط کا مسکن مدین سے دور نہیں

ف ۱۷ ع ۶ سورہ حج $\frac{42}{22}$

وَإِنْ يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَثَمُودُ ﴿۴۲﴾ وَقَوْمُ إِبْرَاهِيمَ وَقَوْمُ لُوطٍ ﴿۴۳﴾ وَأَصْحَابُ مَدْيَنَ ۖ وَكُذِّبَ مُوسَىٰ فَأَمْلَيْتُ لِلْكَافِرِينَ ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿۴۴﴾

(اے محمد) اگر یہ لوگ تم کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے … نوح نے جھٹلایا اور عاد نے اور ثمود نے ﴿۴۲﴾ ابراہیم کی قوم نے اور لوط کی قوم نے ﴿۴۳﴾ …مدین والوں نے اور موسیٰ کو جھٹلایا گیا، تو میں نے … کے لئے ڈھیل دی، پھر میں نے ان کو پکڑا تو میرا … کیسا تھا ﴿۴۴﴾

قوم لوط نے پیغمبر کو جھٹلایا

ف ۱۸ ع ۱ سورہ ق $\frac{12}{50}$ پ ۲۶

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَأَصْحَابُ الرَّسِّ وَثَمُودُ ﴿۱۲﴾ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ وَإِخْوَانُ لُوطٍ ﴿۱۳﴾ وَأَصْحَابُ الْأَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۚ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيدِ ﴿۱۴﴾

(اہل مکہ) سے پہلے قوم نوح نے جھٹلایا اور اصحاب … اور ثمود نے ﴿۱۲﴾ …نے اور فرعون نے اور لوط کے بھائیوں نے ﴿۱۳﴾ …والوں نے اور تبع کی قوم نے۔ سب نے رسولوں … یا تو میری دھمکی پوری ہوئی ﴿۱۴﴾

ف ۱۹ ع ۱ سورہ ص $\frac{12}{38}$ پ ۲۳

جُنْدٌ مَا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ مِنَ الْأَحْزَابِ ﴿۱۱﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ﴿۱۲﴾

…میں سے ایک فوج کی فوج یہاں شکست خوردہ ہے ﴿۱۱﴾ … پہلے قوم نوح نے جھٹلایا اور عاد نے اور ستونوں … فرعون نے ﴿۱۲﴾

Marfat.com

وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ ط — اور ثمود نے اور لوط کی قوم نے اور ایکہ والوں
اُولٰۤئِكَ الْاَحْزَابُ ⑬ — (وہ جماعتیں ⑬
اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ⑭ — ضرور سب نے رسولوں کو جھٹلایا تو میری سزا پوری

ف ۲۰ غ سورہ انعام پ۷

وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ط كُلًّا هَدَيْنَا ج — اور ہم نے ان (ابراہیم) کو اسحاق اور یعقوب دیئے
وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ — کو ہدایت دی اور نوح کو پہلے ہدایت دے چکے تھے ا
دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ — ذریت میں سے داؤد کو اور سلیمان کو اور ایوب کو اور
وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ط وَكَذٰلِكَ — اور موسیٰ کو اور ہارون کو (ہدایت دی) اور بھلے کام کر
نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ② — کو ہم یوں بدلا دیتے ہیں ۲۔
وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ط — اور زکریا کو اور یحییٰ کو اور عیسیٰ کو اور الیاس کو (ہ
كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ③ — دی) ہر ایک صالحوں میں سے تھا ۳۔

حضرت لوط کو اور دوسرے پیغمبروں کو سارے عالم پر فضیلت دی گئی۔

وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ط — اور اسمٰعیل کو اور الیسع کو اور یونس کو اور لوط کو (ہ
وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ④ — دی) اور ہر ایک کو سارے عالم پر فضیلت دی ۴۔

حضرت لوط کا قرآنی قصہ

حضرت لوط اور حضرت ابراہیم کا رشتہ

اور ہم نے ان کو (ابراہیم کو) اسحاق اور یعقوب دیئے اور ہر ایک کو ہدایت دی اور نوح کو پہلے ہدایت دے چکے تھے اور ان کی ذریت میں سے ...... ۲ ...... اسماعیل کو ...... اور لوط کو (ہدایت دی) اور ہر ایک کو ہم نے سارے عالم پر فضیلت دی ④ ق۔

[ابراہیم کی قوم نے جب فیصلہ کیا اور] کہا اس کو قتل کر دو یا اس کو جلا دو ...... ② ...... تب لوط ان پر ایمان لائے اور بولے میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں، بے شک وہ عزیز ہے، حکیم ہے ④ ق اور ان (ابراہیم) کو اور لوط کو اس زمین کی طرف ہم بچا لے گئے جس کے اندر سب جہان والوں کے لئے ہم نے برکتیں رکھیں ② ق۔

ہجرت لوط

بعثت لوط

اور لوط کو ہم نے دانائی اور علم دیا ...... ۲۲ اور ان کو ہم نے اپنی رحمت میں داخل کیا، بے شک وہ صالحوں میں سے تھے ⑳ ق اور لوط یقیناً رسولوں میں سے تھے ⑳ ق۔

ملک ۔ رسول

قوم لوط کی بستی

[ابراہیم کے ساتھ ہجرت کر کے جب وہ ارض مبارک میں آئے تو اللہ نے اُن کو رسول بنا کر اس بستی میں بھیجا] جو گندے کام کرتی تھی، بے شک وہ لوگ بدی کی قوم اور فاسق لوگ تھے ④

حضرت لوط کی تعلیم

ان سے ان کے بھائی لوط نے کہا کیا تم لوگ ڈرتے بچتے نہیں ۲ میں تم لوگوں کے لئے ایک امانت دار رسول ہوں ۳، سو اللہ سے ڈرو بچو اور میری اطاعت کرو ۴ میں اس پر

لوگ بیویوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس جاتے تھے۔

...جر نہیں مانگتا، میرا اجر تو کسی پر نہیں مگر سب جہانوں کے رب پر (۵) کیا تم لوگ سارے عالم میں
...وں کے پاس جاتے ہو، اور ان کو چھوڑے رکھتے ہو جن کو تمہارے رب نے تمہارے لئے پیدا
یعنی اپنی بیویوں کو، ہاں مگر تم لوگ حد سے بڑھنے والی قوم ہو (۷) ق۲ کیا تم لوگ بے حیائی کے
...ں جاتے ہو حالانکہ تم سوجھ بوجھ رکھتے ہو (۱۰) کیا واقعی تم لوگ ضرور مردوں کے پاس جاتے ہو
...وت کے ساتھ عورتوں کو چھوڑ کر، ہاں مگر تم لوگ ایسی قوم ہو جو جہالت برتتی ہے (۱۱) ق۵ ضرور

جہالت برتنے والی

لوگ بے جا کام کرنے والی قوم ہو (۹) ق۶ [اس بے جا کام] کی طرف سب جہانوں میں سے کسی

بے جا کام کرنے والی

...نے تم پر سبقت نہیں کی (۶) .. اور ڈاکہ ڈالتے ہو، اور اپنی مجلسوں میں ان جانا کام کرتے ہو...
.(۷) ق۹ -

شہر بدر کرنے کی دھمکی

پھر ان کی قوم کا جواب کچھ نہ تھا مگر یہ کہ لوط کی آل کو اپنی بستی سے نکال دو کیونکہ وہ لوگ ایک
جماعت ہیں جو پاکی جتلاتے ہیں (۱۲) ق۵ (۱۰) ق۶ - ان لوگوں نے کہا اے لوط اگر تم باز نہ آئے تو تم نکالے
جانے والوں میں سے ہوگے (۸) (لوط نے) کہا میں تمہارے کام سے چڑھنے والوں میں سے ہوں

لوط نے عذاب سے خبردار کیا

(۹) ق۲ اور لوط نے ان لوگوں کو ہماری جھپٹ سے خبردار کیا مگر ان لوگوں نے خبردار کرنے والی

قوم لوط نے عذاب کا مطالبہ کیا

باتوں میں شک کیا (۱۲) ق۵ ان لوگوں نے کہا ہمارے پاس اللہ کے عذاب کو لے آؤ اگر تم سچوں میں
سے ہو (۷) (لوط نے) کہا اے میرے رب! میری مدد کر مفسد قوم کے مقابلہ میں (۸) ق۹ -

حضرت ابراہیم کے پاس فرشتوں کا آنا اور قوم لوط کی بربادی کی خبر دینا

[حضرت لوط کی اس دعا کے بعد خدا نے حضرت ابراہیم کے پاس چند فرشتے روانہ کئے] کیا تمہارے
پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی بات آئی (۱) ق۱ جب وہ (مہمان) ان پر داخل ہوئے تو بولے سلام
..... (۸) ق۱ (ابراہیم نے) کہا سلام .... (۱) ق۱۳ [کچھ بات چیت کے بعد ابراہیم نے] کہا تو اے
فرستادو تمہاری مہم کیا ہے (۱۲) ان لوگوں نے کہا ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں (۱۴) ق۱
ہم لوگ اس بستی کے لوگوں کو ہلاک کرنے والے ہیں، بے شک اس (بستی) کے لوگ ظالم ہیں (۱)
ق۱ [ہم کو بھیجا گیا ہے] تاکہ ان پر مٹی کے سنگریزے برسائیں جو تمہارے رب کے پاس سے داغے
ہوئے بے جا کام کرنے والوں کے لئے (۱۱) ق۴ (ابراہیم نے) کہا اس (بستی) میں تو لوط (بھی) رہتے ہیں۔

قوم لوط کے بارہ میں حضرت ابراہیم کا خدا سے حجت کرنا۔

ان لوگوں نے کہا ہم خوب جانتے ہیں اس میں کون ہے، ان کو اور ان کے گھر والے کو ہم بچا لینگے سوائے
ان کی عورت کے، وہ گذر جانے والوں میں سے ہے (۳۰) ق۱ [اور ابراہیم] ہم سے قوم لوط کے بارہ
میں جھگڑنے لگے یقیناً ابراہیم بردبار بہت آہ کرنے والے، جی لگانے والے تھے (۷) [ان سے کہا گیا]

سفارش کی ناکامی

اے ابراہیم اس (بات) سے اعراض کرو، تمہارے رب کا حکم (جو آنے کو تھا) آچکا اور ان لوگوں
پر عذاب آنے والا ہے جو رد نہیں کیا جائیگا (۸) ق۱۳ -

حضرت لوط کے پاس فرشتوں کا بھیجنا

[اس کے بعد یہ فرشتے لوط کے پاس پہنچے] اور جب ہمارے فرستادے لوط کے پاس پہنچے تو
ان کے سبب ان کو الجھن ہوئی اور ان کے سبب ان کے بازو سمٹے .... (۳) ق۱ و (۹) ق۱۳ اور

بولے یہ بہت کٹھن دن ہے (۹) ق ۱۳ [ان آنے والوں سے لوط نے] کہا تم لوگ اجنبی لوگ ہو
ان لوگوں نے کہا نہیں بلکہ ہم تمھارے پاس وہ وہ لائے ہیں جس کے بارہ میں لوگ شبہ کرتے تھے
ق ۱ اور ان لوگوں نے کہا خوف مت کرو، اور غمگین نہو، ہم لوگ تم کو اور تمھارے اہل کو بچانے
والے ہیں سوائے تمھاری عورت کے، وہ گذر جانے والوں میں سے ہے (۳) ہم لوگ اس
بستی پر آسمان سے آفت ڈھانے والے ہیں کیونکہ یہ لوگ برے کام کرتے ہیں (۴) ق ۱ اور ہم
تمھارے پاس حق لائے ہیں اور ہم ضرور سچے ہیں (۴) اس لئے رات کے ایک حصہ میں اپنے
اہل کو لے کر چل دینا اور تم ان کے پیچھے چلنا اور تم میں سے کوئی پیچھے نہ مڑے اور چلے جاؤ جہاں
کا تم کو حکم دیا جاتا ہے (۵) اور ہم نے ان کے پاس اس امر کا فیصلہ کر بھیجا کہ صبح کے وقت
ان لوگوں کی نسل تک کٹ چکی ہوگی (۶) ق ۱۲۔

قوم لوط کی آخری شرارت

[ان مہمانوں کا حال سن کر] اُن کی قوم ان کے پاس ان کی طرف چھلاوے مارتی ہوئی آئی
..... (۱۰) ق ۱۳۔ اور شہر والے ہشاش بشاش آئے (۷) ق ۱۲ اور وہ لوگ پہلے سے بُرے کام کرتے
تھے (۱۰) ق ۱۲۔ (لوط نے) کہا یہ لوگ میرے مہمان ہیں اس لئے مجھے فضیحت نہ کرو۔ اور اللہ سے
ڈرو بچو اور مجھے رسوا نہ کرو (۹) ان لوگوں نے کہا کیا ہم نے تم کو سارے عالم (کی حمایت) سے

حضرت لوط کی بیٹیاں

منع نہیں کیا ہے (۱۰) (لوط نے) کہا یہ ہیں میری بیٹیاں اگر تم کچھ کرنے والے ہو (۱۱) ق ۱۲ یہ تمھارے
لئے پاک تر ہیں، پس اللہ سے ڈرتے بچتے رہو اور مجھے میرے مہمانوں کے بارہ میں رسوا نہ کرو،
کیا تم میں کوئی سمجھ دار مرد نہیں ہے (۱۰) وہ لوگ بولے تم جانتے ہو کہ تمھاری بیٹیوں پر ہمارا کوئی

مقابلہ کی قوت
مستحکم ستون کی پناہ

حق نہیں ہے اور یقیناً تم جانتے ہو کہ ہم کیا چاہتے ہیں (۱۱) (لوط نے) کہا کاش مجھ میں تمھارے
مقابلہ کی قوت ہوتی یا میں کسی مستحکم ستون کی پناہ لے سکتا (۱۲) (ان فرشتوں نے) کہا اے لوط!
ہم لوگ تمھارے رب کے فرستادے ہیں، یہ لوگ تم تک رسائی نہ پائینگے اس لئے اپنے اہل
کو لے کر ایک حصہ شب میں راتوں رات چل دو، اور تم میں سے کوئی پیچھے نہ مڑے سوائے
تمھاری عورت کے بے شک اس پر وہی مصیبت آنے والی ہے جو مصیبت ان لوگوں پر آئیگی،
ان لوگوں کی وعید (پوری ہونے) کا وقت صبح ہے، کیا صبح قریب نہیں ہے (۱۳) ق ۱۱۔

لوط کے گھرانے کا شہر سے راتوں رات نکلنا

پھر ہم نکال لائے اس کو جو اس (بستی) میں تھا مومنوں میں سے (۱۲) مگر ہم نے اس (بستی) میں
مسلمانوں کے ایک گھر کے سوا نہیں پایا (۱۳) ق ۱۴۔ ان کو ہم نے صبح کے وقت بچا لیا ۱۲ اپنی جانب
سے انعام کے طور پر، جو شکر کرتا ہے اس کو ہم یوں ہی بدلا دیا کرتے ہیں (۱۳) ق۔ لوط نے خدا
سے درخواست کی کہ اے میرے رب! بچالے مجھے اور میرے لوگوں کو اس سے جو یہ لوگ کرتے
ہیں (۱۰) تو ہم نے ان کو اور ان کے لوگوں کو سب کو بچا لیا ۱۱ ایک بڑھیا کے سوا (جو) گذر جانے
والوں میں (شامل) تھی (۶) پھر ہم نے اوروں کو تہ و بالا کر دیا (۱۳) ق۔

Marfat.com

کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا (۱۰) ق۔ خبردار کرنے والوں کو جھٹلایا (۱۱) ق اور ان لوگوں نے لوط کو (یعنی لوط کو) ان کے مہانوں کے بارہ میں پھسلایا تو ہم نے ان کی آنکھیں بے نور کردیں (۳۷) اور صبح سویرے ان پر ایک اٹل عذاب نے دھاوا کردیا (۱۶) ق۔ ان لوگوں پر ہم نے پتھر برسائی . . . (۱۴) ق و (۱۲) ق و (۱۴) ق [یعنی] ہم نے ان پر ایک پتھریلی آندھی بھیجی (اے محمد!) تمہاری عمر کی قسم وہ لوگ اپنی مستی میں بہک رہے تھے (۱۲) تو دن چڑھتے ان کو چنگھاڑ نے آ پکڑلیا (۱۳) پھر ہم نے اس (بستی) کے بلند کو اس کا پست کردیا اور اس (بستی) پر کنکر کے پتھر برسائے (۱۴) ق تو بر تو ۸۲ داغے ہوئے تمہارے رب کی طرف سے، اور یہ بات ظالموں سے دور نہیں ہے (۱۵) ق۔ ہم نے اس (بستی) کا ایک واضح نشان چھوڑ رکھا ہے، عقل سے کام لینے والی قوم کے لئے (۵) ق ان کے لئے جو دردناک عذاب کا خوف رکھتے ہیں (۱۴) ہم نے اس بستی پر کنکر کے سنگریزے برسائے (۱۳) بے شک اس میں ٹوہ لگانے والوں کے لئے نشان ہے (۱۵) اور بے شک وہ بستی ایک چلتی راہ پر ہے (۱۶) ق [مدین سے دور نہیں ہے یکہ اور وہ بستی] دونوں امام مبین (کھلی سڑک) پر واقع ہیں (۱۹) ق اور (اے اہل مکہ) تم ان کے پاس سے برابر گذرا کرتے ہو صبح کو ۲۲ اور رات کو تو کیا تم لوگ عقل سے کام نہیں لیتے (۲۵) ق۔

قوم لوط کی بربادی

قوم لوط کی آنکھیں بے نور کردی گئیں

صبح سویرے ان پر اٹل عذاب نے دھاوا کردیا۔

پتھریلی آندھی۔ چیخ۔

کنکر کے سنگ ریزے

بستی کا واضح نشان

بستی چلتی راہ پر ہے

مدین سے دور نہیں ہے

فصل۔ حضرت لوط کا قصہ توراۃ میں۔

نامہ | توراۃ کے بیان بموجب حضرت لوط بن حاران بن تارح حضرت ابراہیم کے ساتھ حاران سے کنعان آئے اور ان کے ساتھ مصر گئے، اور مصر سے واپس آئے (۱) ۱۳ پیدائش [قرآن میں نہ حضرت ابراہیم کے مصر جانے کا ذکر ہے اور نہ حضرت لوط کے جانے کا ذکر ہے]

حضرت لوط حضرت ابراہیم کے ساتھ کنعان آئے اور وہاں سے دونوں مصر گئے۔

ابراہیم سے جدا ہونا | توراۃ میں مذکور ہے کہ ابراہیم چوپائے اور سونے اور روپے کی تھے (۱) اور لوط کے بھی جو ابراہیم کے ہم سفر تھے بھیڑ بکری بیل اور ڈیرے تھے (۵) اور ان میں اس کی گنجائش نہ تھی کہ وہ اکٹھے رہیں، کیونکہ ان کے پاس اتنا مال تھا کہ وہ باہم مل کر نہ رہ سکتے تھے (۶) اور ابراہیم اور لوط کے چرواہوں میں جھگڑا ہوا (۷) تب ابراہیم نے لوط سے کہا کہ میرے اور تمہارے درمیان اور ہم دونوں کے چرواہوں کے درمیان جھگڑا نہ ہونا چاہئے کیونکہ ہم بھائی بھائی ہیں (۸) تم اپنے آپ کو مجھ سے جدا کرلو (۹) سو لوط نے یردن کی ترائی اپنے لئے چن لی اور لوط پورب کی طرف چلے اور دونوں ایک دوسرے سے جدا ہوگئے (۱۱) ۱۳ پیدائش

لوط نے آنکھ اٹھا کر یردن کی ساری ترائی دیکھی کہ وہ [اس سے آگے کہ خداوند نے سدوم و عمورہ کو تباہ کیا] ضغر کی راہ کے درمیان خداوند کے باغ اور مصر کے ملک کی مانند خوب

حضرت لوط حضرت ابراہیم سے جدا ہوئے اور اپنے لئے یردن کی ترائی پسند کی۔

سدوم کے لوگ نہایت بدکار تھے۔

سیراب تھی (۱۰) اور لوط نے ترائی کے شہروں میں سکونت کی اور سدوم کے پاس اپنا ڈیرا کیا (۱۲) اور سدوم کے لوگ خداوند کی نظر میں نہایت بدکار اور گناہ گار تھے (۱۳) ب ۱۳ پیدائش۔

کدر لاعمر کا حملہ | اور سنعار کے اموریوں کا بادشاہ امرافیل اور الاسر کے بادشاہ اریوک اور عیلام کے کدر لاعمر (کدر۔ لو امور۔ د۔ اموریوں کا بادشاہ کدر) اور جوویوں کے بادشاہ تدعال کے ایام میں ایسا ہوا تھا کہ انھوں نے سدوم کے بادشاہ برع اور عمورہ کے بادشاہ برشع اور ادمہ کے

حضرت لوط پر حملہ

سنی اب اور ضبیان کے بادشاہ شیمبر اور بالع یعنی ضغر کے بادشاہ سے لڑائی کی تھی (۲) یہ سب سدیم کی وادی میں جو دریائے نمک ہے اکٹھے ہوئے (۳) بارہ برس تک یہ سب کدر لاعمر کے تابع رہے، تیرھویں برس سرکش ہو گئے (۴) اور چودھویں برس کدر لاعمر اور وہ بادشاہ جو اس کے ساتھ تھے آئے۔۔۔ (۵) تب وہ سدوم و عمورہ کے سب مال اور ان کی ساری خوراک لے کر چلے گئے (۱۱) اور ابراہیم کے بھتیجے لوط کو جو سدوم میں رہتے تھے اور ان کے مال کو لے کر چلے گئے (۱۲)

حضرت لوط کی گرفتاری کا حال سُن کر حضرت ابراہیم ان کی مدد کو گئے اور ان کو چھڑا لائے

جب ابراہیم نے سُنا کہ میرا بھائی گرفتار ہو گیا تو اُنھوں نے اپنے تین سو اٹھارہ خانہ زادوں کو ساتھ لیا اور دان تک ان کا تعاقب کیا (۱۴) . . اور خوبہ تک جو دمشق کے بائیں ہاتھ ہے ان کا پیچھا کیا (۱۵) اور وہ سب مال اور اپنے بھائی لوط کو عورتوں اور لوگوں سمیت پھیر لائے (۱۶) ب ۱۴ پیدائش۔

قوم لوط کے متعلق حضرت ابراہیم کا جدال | حضرت ابراہیم جب ۹۹ برس کے ہوئے تو خدا

حضرت ابراہیم اور ان کے متعلقین کی ختنہ

نے ان کو ختنہ کا حکم دیا اور حضرت اسحاق کی بشارت دی پھر حضرت ابراہیم نے اپنا اور اسماعیل کا اور اپنے سب مرد متعلقین کا ختنہ کیا پھر خدا نے دوبارہ حضرت اسحاق کی بشارت دی (۱) ب ۱۷،

حضرت اسحاق کی بشارت

(۱۵) ب ۱۸ پیدائش ملخصاً)۔ پھر خداوند نے کہا چونکہ سدوم و عمورہ کا چلانا بلند ہوا اور ان کا جرم نہایت سنگین ہو گیا ہے (۲۰) میں اب اتر کر دیکھوں گا کہ اُنھوں نے سراسر اس چلانے کے مطابق جو مجھ تک پہنچا ہے کیا ہے یا نہیں اور اگر کیا ہے تو میں دریافت کروں گا (۲۱) تب وہ مرد (جو خداوند کے

سدوم کی ہلاکی کے متعلق حضرت ابراہیم اور خدا میں گفتگو

ساتھ نظر آئے تھے) وہاں سے منہ پھیر کر سدوم کی طرف چلے پر ابراہیم ہنوز خداوند کے حضور کھڑے رہے (۲۳) تب ابراہیم نزدیک جا کر بولے کیا تو نیک کو بد کے ساتھ ہلاک کریگا؟ شاید پچاس صادق اس شہر میں ہوں۔ کیا تو اس شہر کو ہلاک کریگا (۲۴) اور ان پچاس صادقوں کی خاطر، جو اس کے درمیان ہیں تو اس شہر کو نہیں چھوڑیگا (۲۵) ایسا کرنا تجھ سے بعید ہے کہ نیک کو بد کے ساتھ ہلاک کرے اور نیک بد کے برابر ہو جائیں۔۔۔ (۲۶) اور خدا نے کہا اگر میں سدوم کے شہر میں پچاس صادق بھی پاؤں تو ان کی خاطر سارے شہر کو چھوڑ دونگا (۲۷) (پھر حضرت ابراہیم نے کہا) شاید پچاس صادقوں سے پانچ کم ہوں۔۔ (۲۸)۔۔۔ شاید وہاں چالیس پائے جائیں (۲۹)۔۔۔ شاید وہاں تیس پائے جائیں (۳۰)۔۔۔ شاید وہاں بیس پائے جائیں۔۔۔ (۳۱) شاید وہاں دس پائے جائیں وہ بولا میں

Marfat.com

واسطے بھی اسے نیست نہیں کرونگا ﴿۳۲﴾ ۱۸ پیدائش۔ (قرآن میں صورت جدال اور ہی ہے دیکھو
قصہ (اس قریہ میں مسلمانوں کا صرف ایک گھر تھا)

دو فرشتے سدوم آئے

فرشتے قریہ لوط میں | اور دو فرشتے سدوم میں آئے۔۔ ﴿۱﴾ اور سدوم کے لوگوں نے۔۔۔
طرف سے اس گھر کو گھیر لیا ﴿۴﴾ اور انھوں نے لوط کو پکارا اور کہا کہ وہ مرد جو آج کی رات تیرے
یہاں آئے ہیں کہاں ہیں، ان کو ہمارے پاس باہر لے آ تاکہ ہم ان سے صحبت کریں ﴿۵﴾ تب لوط
دروازے سے باہر گئے اور انھوں نے اپنے پیچھے کواڑ بند کرلئے ﴿۶﴾ اور کہا کہ اے بھائیوں ایسا بُرا

حضرت لوط کی دو بیٹیاں

حضرت لوط کے گھر پر حملہ

کام نہ کرو ﴿۷﴾ دیکھو میری دو بیٹیاں ہیں جو مرد سے واقف نہیں، مرضی ہو تو ان کو تمھارے پاس
لاؤں اور جو تمھاری نظر میں پسندیدہ ہو ان سے کرو۔۔۔ ﴿۸﴾ تب انھوں نے کہا ہٹ جا پھر انھوں
نے کہا یہ شخص یہاں گذران کرنے آیا سو ہم پر حکومت کرنا چاہتا ہے ﴿۹﴾ ۱۹ پیدائش۔ [دیکھو ف۱۸]

قوم لوط کا اندھا ہوجانا | حضرت لوط کا جواب سن کر ان لوگوں نے کہا "اب ہم تیرے ساتھ ان
سے زیادہ بدسلوکی کرینگے۔ تب وہ اس مرد یعنی لوط پر حملہ کرکے آئے اور کواڑ توڑنے لگے ﴿۹﴾ تب

لوگ اندھے ہوگئے

ان مردوں نے اپنے ہاتھ بڑھا کر لوط کو اندر کھینچ لیا اور دروازہ بند کرلیا ﴿۱۰﴾ اور ان مردوں کو جو
گھر کے دروازہ پر تھے کیا چھوٹے کیا بڑے سب کو اندھا کردیا سو وہ دروازہ ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے
تھک گئے ﴿۱۱﴾ ۱۹ ب۔

فرشتوں کا لوط کو مشورہ دینا | تب ان (فرستادہ) مردوں نے لوط سے کہا کیا یہاں تمھارا اور
کوئی ہے؟ داماد یا بیٹے یا بیٹیاں اور جو کوئی تمھارا اس شہر میں ہے اسے لے کر اس مقام سے نکل
جاؤ ﴿۱۲﴾ کیونکہ ہم اس مقام کو غارت کریں گے۔۔۔ اور خداوند نے اس کے غارت کرنے کو ہمیں بھیجا
ہے ﴿۱۳﴾ تب لوط نے باہر جاکر اپنے دامادوں سے جن کے ساتھ ان کی بیٹیاں بیاہی تھیں کہا کہ
اٹھو اور اس مقام سے نکلو کیونکہ خداوند اس شہر کو غارت کریگا لیکن وہ اپنے دامادوں کی نظر میں
مضحک سے معلوم ہوئے ﴿۱۴﴾ جب صبح ہوئی فرشتوں نے لوط سے تاکید کے ساتھ کہا کہ اٹھو اور
اپنی جورو اور اپنی دو بیٹیوں کو جو یہاں موجود ہیں لو۔ ایسا نہو کہ تم بھی اس شہر کی بدی میں گرفتار ہو کے

فرشتوں نے حضرت لوط اور ان کے لوگوں کو کہا شہر چھوڑ کر بھاگو اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھو۔

ہلاک ہوجاؤ ﴿۱۵﴾ اور جب وہ دیر کرنے لگے تو ان مردوں نے ان کا اور ان کی جورو کا اور ان کی
دونوں بیٹیوں کا ہاتھ پکڑا کیونکہ خداوند ان پر مہربان تھا۔ اور ان کو نکال کر شہر کے باہر پہنچا دیا ﴿۱۶﴾
اور جب وہ ان کو باہر نکال لائے تو اس نے (خدا نے) کہا کہ اپنی جان لے کر بھاگو اور اپنے پیچھے مڑ کر
دیکھو اور میدان میں کہیں نہ ٹھیرو۔ پہاڑ پر بھاگ جاؤ تاکہ ہلاک نہو ﴿۱۷﴾ ۱۹ ب پیدائش۔

مامن لوط | توراۃ کے بیان بموجب خدا نے لوط کو ایک پہاڑ پر بھاگ جانیکا حکم دیا۔ لیکن لوط نے
ایک شہر کے متعلق درخواست کی "یہ شہر قریب ہے۔۔ مرضی ہو تو وہاں بھاگ کر جاؤں" ﴿۲۰﴾ خدا
نے درخواست منظور کی اور فرمایا "تیری عرض قبول ہوئی۔۔۔ ﴿۲۱﴾ جب تک تم وہاں پہنچو گے میں

Marfat.com

کچھ نہ کرونگا (۲۲) اور جس وقت لوط ضُغر میں داخل ہوئے سورج کی روشنی زمین پر پھیلی (۲۳)

گندھک اور آگ کی بارش

قوم لوط کی تباہی | تب خداوند نے سدوم اور عمورہ پر گندھک اور آگ آسمان سے برسائی (۲۴) اور اس نے ان شہروں کو اور ان کے سارے میدانوں کو اور ان شہروں کے سب رہنے والوں کو اور سب کچھ جو زمین سے اگا تھا نیست کر دیا (۲۵) مگر ان کی جورو نے ان کے پیچھے پھر کے دیکھا وہ نمک کا کھمبا ہو گئی (۲۶) ب ۱۹ پیدایش ۔ [قرآن کے بیان کے مطابق حضرت لوط کی بیوی پر بھی وہی مصیبت آئی جو پوری قوم پر آئی]

حضرت لوط کی بیوی ہلاک ہو گئی۔

ف ۱۸۱ ۔ حضرت لوط اور حضرت ابراہیم کا رشتہ ۔ سورہ انعام میں خدا نے حضرت ابراہیم کے بارے میں فرمایا ہے کہ "ہم نے ان کو اسحاق اور یعقوب دیئے، سب کو ہم نے ہدایت دی اور پہلے ہم نوح کو ہدایت دے چکے تھے ۔ اور ان کی ذریت سے داؤد کو اور سلیمان کو . . . (۲) . . . . اور اسماعیل کو اور الیسع کو اور یونس کو اور لوط کو، سب کو ہم نے سب جہان والوں پر فضیلت دی تھی (۴) ن ۲ ۔

حضرت لوط ذریت ابراہیم میں سے تھے۔

ان آیتوں میں "ان کی ذریت" کی تشریح میں جن پیغمبروں کے نام وارد ہیں وہ سب سوائے حضرت لوط کے بلا شبہ حضرت ابراہیم کی نسل سے تھے، "ان کی ذریت" کی ضمیر "ان" کا مرجع حضرت ابراہیم ہوں تو حضرت لوط کو بھی ذریت ابراہیم قرار دینا چاہیئے بھتیجے کو ذریت کے ضمن میں شمار کرنا محاورہ کے برخلاف نہیں ۔ لیکن "ان کی ذریت" کے ذکر سے پہلے ایک جملہ معترضہ بھی وارد ہے کہ "پہلے ہم نوح کو ہدایت دے چکے تھے" اس جملہ معترضہ کا منشا یہ بھی بتایا جا سکتا ہے کہ بعد میں مذکور پیغمبر سب کے سب اولاد ابراہیم سے نہیں تھے ۔ یہ جملہ معترضہ جس شخص کو حضرت ابراہیم کی صلبی ذریت کے حلقہ سے خارج کرتا ہے وہ حضرت لوط ہی ہو سکتے ہیں ۔ اس جملہ معترضہ نے حضرت لوط کو اگرچہ ذریت ابراہیم سے خارج کر دیا ہے مگر ان کا رشتہ حضرت ابراہیم کے ساتھ کچھ ایسا ہی تھا کہ ان کا شمار خدا نے ان مواہب میں فرمایا جو حضرت ابراہیم کو دیے گئے تھے اور ان کا ذکر ذریت ابراہیم کے شمول میں کیا ہے، توراۃ کے جامعین نے حضرت لوط کے بارہ میں حضرت ابراہیم کی زبان سے ہمیشہ بھائی کا لفظ استعمال کیا (۹) ب ۱۳ و (۱۴) و (۱۶) ب ۱۴ پیدایش ۔ مگر خود اپنی طرف سے ان کو حضرت ابراہیم کا بھتیجا بتایا ہے (۲۷) و (۳۱) ب ۱۱ (۵) ب ۱۲ (۱۲) ب ۱۴ پیدایش ۔ مفسرین قرآن کا اجماع اسی پر ہے کہ حضرت لوط حضرت ابراہیم کے بھتیجے تھے ۔

حضرت لوط حضرت ابراہیم کے بھتیجے تھے۔

ف ۱۸۲ ۔ حضرت لوط کا حضرت ابراہیم پر ایمان لانا ۔ حضرت ابراہیم اپنی قوم میں ایک عرصہ تک تبلیغ فرماتے رہے ۔ مگر "ان کی قوم کا جواب کچھ نہ تھا مگر یہ کہ ان لوگوں نے کہا اس کو قتل کر دو یا جلا دو پھر اللہ نے ان کو آگ سے بچا لیا بے شک اس میں ایمان دار قوم کے لئے نشانیاں ہیں (۲) اور انھوں نے کہا تم لوگوں نے تو اللہ کے سوا بتوں کو (صرف) اس دنیا میں آپس کی محبت

Marfat.com

ہم رکھنے کے لئے اختیار کیا ہے، پھر قیامت کے دن تم میں سے بعض بعض کا انکار کرینگے اور بعض بعض لعنت کرینگے۔ اور تمہارا ٹھکانا آگ ہوگی اور تمہارا مددگار کوئی نہ ہوگا (۲) تو لوط ان پر ایمان لائے اور انھوں نے کہا میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں بے شک وہ عزیز ہے' حکیم" (۴) ق۔

حضرت لوط حضرت ابراہیم پر ان کا دعوت سن کر ایمان لائے

ف۱۸۳۔ ہجرت لوط۔ حضرت لوط نے جس وقت اپنے اسلام کا اعلان کیا اسی وقت یہ بھی اعلان کیا کہ "میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں" (۴) ق۔ اور ان لوگوں نے ان (ابراہیم) کے خلاف ایک داؤں کرنا چاہا تو ہم نے ان لوگوں کو بہت زیادہ ناکام کر دیا (۲۰) اور ان کو اور لوط کو ہم اس زمین کی طرف بچا لے گئے جس کے اندر ہم نے سب جہان (والوں) کے لئے برکتیں رکھیں (۲۱) ق۔

ہجرت لوط

سرزمین جس میں سب جہان والوں کے لئے برکتیں ہیں۔

ف۱۸۴۔ قوم لوط۔ سورہ نمل میں خدا نے فرمایا "اور ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا... (۱) ... اور لوط کو... (۱۰) ق۔ یہی طرز بیان سورۂ اعراف کا بھی ہے۔ اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ حضرت صالح اور حضرت لوط دونوں ایک ہی قوم کے پیغمبر تھے، یعنی قوم لوط ان لوگوں کی اولاد سے تھی جو حضرت صالح کے زمانہ میں عذاب الٰہی سے بچ رہے تھے۔

قوم لوط قوم ثمود کی ایک شاخ تھی

حضرت ابراہیم اور حضرت لوط جب اس دیار میں آئے تو اس وقت توراۃ کے مطابق اس دیار میں قینزی۱۔ رفائی۲۔ قدمونی۳۔ حتی۴۔ فرزی۵۔ اموری۶۔ کنعانی۷۔ جرجاسی۸۔ یبوسی۹۔ اور قینی۱۰ قبائل آباد تھے۔ کچھ عرصہ بعد بنو ابراہیم کی ایک شاخ بنو اسحاق کا قبیلہ مصر میں جا بسا ۴۳۰ برس گذرنے پر جب بنی اسرائیل پھر اس دیار میں آئے تو ان دس قوموں میں سے انھوں نے یہاں صرف سات کو پایا۔ قرآن کے مطابق اب سے پہلے قوم لوط، اصحاب الایکہ، اور اصحاب الرس تین قومیں اس طرح برباد ہو گئی تھیں کہ ان میں سے (آل لوط) کے علاوہ جن کا نام آیندہ چل کر موآب اور عمون ہوا ان تین اقوام کا ایک فرد بھی نہیں بچا۔ حضرت موسیٰ کے خروج کے بعد سے حضرت طالوت کے زمانہ تک بنی اسرائیل کی تاریخ میں مذکورہ اقوام عشرہ میں سے سات قوموں کا برابر ذکر ملتا ہے۔ لیکن قینزی، رفائی، اور قدمونی اقوام کا پھر نام و نشان تک نہیں، اس بنا پر قوم لوط کو ہم انھیں تین اقوام میں سے ایک سے تطبیق دے سکتے ہیں۔

حضرت ابراہیم کے ہم عصر دس قوموں میں سے تین قومیں جو برباد ہو گئی ان میں ایک قوم لوط تھی

ف۱۸۵۔ حضرت لوط اور قوم لوط کا رشتہ۔ قرآن مجید نے قوم لوط کو اخوان لوط (۱۳) ق اور حضرت لوط کو ان کا بھائی (۳) ق بتایا ہے۔ "اخو قریش" کہنے کا مطلب عربی میں "وَاحِدٌ مِنْ بَنِیْ قُرَیْش" ہوتا ہے یعنی قبیلہ کے فرد کو اس قبیلہ کا بھائی بتایا جاتا ہے۔ قرآن کا اشارہ یہ بتاتا ہے کہ حضرت لوط اور اخوان لوط یعنی قوم لوط کے اور افراد ہم نسل تھے۔ ف۱۸۱ میں بتایا گیا ہے کہ حضرت لوط کو حضرت ابراہیم کے ساتھ ایسی قرابت تھی کہ قرآن نے ان کا ذریت ابراہیم کے افراد کے ساتھ ان مواہب میں شمار کیا ہے

سدوم کے لوگ حضرت لوط کے ہم قوم تھے۔

Marfat.com

جو اللہ نے ابراہیم کو عطا فرمائے تھے۔ توراۃ اور مفسرین قرآن کے بیان کے بموجب وہ حضرت ابراہیم کے
ابراہیم کے متعلق نمبر ۲ ف ۱۶۱ میں بتایا گیا ہے کہ وہ ایک اموری مرد اور ایک حتی عورت کے
تھے۔ اس بنا پر حضرت لوط بھی اموری ہوئے اور قوم لوط کو بھی اموری ہونا چاہئے لیکن
کے مطابق قوم لوط قنزی یا رفائی یا قدمونی قوم کا نام ہے۔ یہ کوئی اہم اختلاف نہیں۔ توراۃ
اموری دس قبائل میں سے ایک قبیلہ کا نام ہے۔ مگر خالدیہ کے لوگ اس دیار کے سب سا
لوگوں کو امورو اور مارتو کہتے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ توراۃ کے اموری اصل امورو ہیں جو کسی او
کے ساتھ مخلوط نہ ہوئے۔ باقی نو اسمار، مارتو یا امورو کے ان قبائل کے نام ہیں جو اصل سے پھٹ
نئے قبائل بن گئے۔

ف ۱۸۶۔ قوم لوط کا مسکن ۔ قرآن مجید کا یہ عام دستور ہے کہ جب کسی سورۃ میں متعدد قوموں
احوال مذکور ہوتے ہیں تو جب تک کوئی خاص وجہ نہ ہو ان اقوام کا ذکر تاریخی ترتیب سے ہوتا ہے
سورہ حجر ۱۵ میں سب سے پہلے حضرت ابراہیم اور حضرت لوط کا تذکرہ وارد ہے، پھر قوم لوط کے
مسکن کا پتہ دیتے ہوئے اصحاب ایکہ کا ذکر کیا ہے، پھر اصحاب حجر (ثمود) کا ذکر کیا ہے۔ تاریخی ترتیب
کے لحاظ سے ثمود کا ذکر پہلے ہونا چاہئے تھا، لیکن سورہ حجر میں جغرافی ترتیب کا لحاظ رکھا گیا ہے۔
حجاز سے شام ہوتے ہوئے اشور کو سفر کرو اور اسی قدیم سڑک سے گذرو جو حویلہ (یمن) سے اشور
کو جاتی تھی اور جس کا ذکر توراۃ کی کتاب پیدائش میں ہے، تو حجاز سے نکل کر سب پہلے حجر یعنی مدائن
صالح کے پاس سے گذرو گے پھر ایکہ یعنی تبوک ملے گا۔ پھر وہ سرزمین ملیگی جس میں قوم لوط آباد سدوم کھلی سڑک پر واقع تھا
تھی۔ سورہ حجر کفار مکہ کے اس قول کا جواب ہے کہ "اے وہ جس پر ذکر اتارا گیا یقیناً تو ضرور مجنون
ہے ⑥ فرشتوں کو تو (خود) ہمارے پاس کیوں نہیں لا دیتا اگر تو سچوں میں سے ہے ⑦ ع حجر ۱۵
اس کا جواب خدا نے دیا کہ "ہم فرشتوں کو نازل نہیں کیا کرتے مگر حق کے ساتھ اور (اگر) ایسا ہو تو اس
وقت ان لوگوں کو مہلت (ذرا) نہ ملے ⑧ ع حجر ۱۵ پھر یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ فرشتوں کا عوام
کو علانیہ نظر آنا عموماً تباہی کا پیش خیمہ ہے، حضرت ابراہیم اور حضرت لوط کے پاس فرشتوں کے آنے
اور قوم لوط کا ان کو دیکھ کر انسان سمجھنے اور پھر ہلاک ہونے کا ذکر کیا اور حضرت لوط کی بستی کے
متعلق فرمایا "اور بے شک وہ (بستی) ایک چلتی راہ پر ہے" ⑲ ف یہ وہی راہ ہے جسے توراۃ
ضغر کی راہ بتاتی ہے ⑩ ب پیدائش۔ عرب میں اس راہ کا نام "امام مبین" یعنی "کھلی شاہراہ"
تھا۔ اسی راہ پر اصحاب ایکہ یعنی تبوک کے قدیم باشندے فرزندان دوان بسا کرتے تھے اس لئے
خدا نے اصحاب ایکہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "اور بے شک وہ دونوں (بستیاں) امام مبین پر
واقع ہیں ⑲ ف۔ اس کے بعد اصحاب حجر کا ذکر کیا تاکہ اس قدیم شاہراہ کو لوگ اچھی طرح
پہچان لیں۔ آنحضرت صلعم ۹ھ ہجری میں جب تبوک کی طرف جس کا قدیم نام ایکہ تھا۔ بغرض

Marfat.com

و تشریف لے گئے تو راستے میں حجر کے پاس سے گذرے تھے۔ ایک دوسرے موقع پر خدا نے
ہے کہ حضرت شعیب نے اہل مدین سے کہا تھا "قوم لوط تم لوگوں سے دور نہیں ہے" (۹) ق۔ سدوم مدین سے دور نہیں ہے۔
طرح قرآن مجید نے قوم لوط کے مسکن کا ایسا واضح جغرافیہ بیان کر دیا کہ ایام نزول کے لوگوں نے
قوم لوط کو اچھی طرح پہچان لیا ہوگا کیونکہ صبح کو اور رات کو اس قوم کی بستی کے پاس سے برابر گذرا
کرتے تھے (۲۵) ق مگر ہمارے لئے ابھی مزید توضیح کی ضرورت ہے۔

حجاز ریلوے کا نقشہ دیکھو۔ اس ریل کی پٹریاں تقریباً اسی قدیم سڑک کے ساتھ ساتھ جاتی
ہیں جس کا نام توراۃ میں "حویلہ اور شور کی راہ" اور "ضغر کی راہ" ہے۔ یہ ریل مدینہ سے ہدیہ، بدائع،
اور علی ہوتی ہوئی مداین صالح پہنچتی ہے۔ اسی جگہ پر حجر واقع تھا، پھر یہاں سے معظم ہوتی ہوئی
تبوک میں پہنچتی ہے، اس مقام کے آس پاس قدیم زمانہ میں ایک جنگل تھا جسے ایکہ کہتے تھے۔ یہاں
سے معان ہوتی ہوئی دمشق کو جاتی ہے۔ معان اور دمشق کے درمیان، ریلوے کی سڑک کے
پورب ایک وسیع جھیل ہے جسے عرب کے لوگ بحر لوط اور یورپ کے لوگ سالٹ سی یعنی بحر نمک
کہتے ہیں۔ بحر لوط کے شمال میں تقریباً ۶۰ میل کے فاصلہ پر ایک اور جھیل ہے جسے بحر گلیل کہتے ہیں
ان دونوں جھیلوں کو ایک نہر باہم ملاتی ہے، اسے یردن کہتے ہیں۔ دریائے یردن اور بحر لوط
کے مشرق میں جو سرزمین ہے اسے شرق اردن کہتے ہیں۔ حضرت لوط کو خدا نے جس قوم کی طرف
بھیجا وہ اسی شرق اردن میں آباد تھی جس زمانہ میں حضرت لوط اس دیار میں آئے شرق اردن پانچ
ریاستوں میں منقسم تھا، سدوم۔ عمورہ، ادمہ، ضبیان اور ضغر، سدوم کا حاکم برع نام کا ایک
شخص تھا، عمورہ کے حاکم کا نام برشع تھا، ادمہ پر سنی اب یا ابی سن کی حکومت تھی، ضبیان کا حاکم
شمیبر تھا، اور ضغر پر بالع نام ایک شخص کی حکومت تھی (۱۴ب پیدائش)

ضغر اس مقام کا نام ہے جہاں قوم کی تباہی کے وقت فرشتوں کے مشورہ کے مطابق حضرت لوط
نے آکر قیام کیا تھا (۲۲) ۱۹ب پیدائش۔ یہ مقام اس وقت کی تباہی سے بچ گیا تھا، اس کی جائے وقوع
نبو پہاڑ اور یریحو پہاڑ کے درمیان تھی، چنانچہ جب حضرت موسیٰ کی زندگی کے آخری دن آئے تو
ایک دن وہ نبو پہاڑ پر جو یریحو کے مقابل ہے چڑھ گئے اور خدا نے ان کو دکھن کا ملک اور وادی
یریحو کا میدان جو خرموں کا شہر ہے، ضغر تک دکھایا (۱) تا (۳) ۳۴ب استثنا ملخصاً۔ نبو پہاڑ بحر لوط کے
شمالی ساحل سے پورب طرف تقریباً دس میل کے فاصلہ پر اور یریحو پہاڑ بحر لوط کے شمال مغرب میں
یردن کے پچھم طرف نبو سے تقریباً ۲۰ یا ۲۲ میل کی مسافت پر واقع تھا۔ اس لئے ضغر کا مقام وقوع
بحر لوط کے شمالی ساحل کے پاس یردن سے پورب قرار دیا جا سکتا ہے۔

ضغر کے علاوہ باقی چاروں بستیوں کو "خدا نے الٹ دیا" "چاروں شہر الٹ گئے" (۲۲) ۲۹ب پیدائش
قرآن میں ہے خدا نے قریہ لوط کے بلند کو پست کر دیا (۱۲) ق۔ تل العمرانہ (مصر) ایک شخص مُت اَدّد

جغرافیہ

Marfat.com

کا خلاصہ ہے جو اس نے یان مو کو لکھا ہے۔ اس میں اس نے شہر اُدومو کا ... ادومو کا ذکر تل عمرانہ کے اکثر کتبوں میں موآب کے ساتھ آیا ہے۔ اُدومو ... ہے۔ مسٹر پٹری Petrie نے اُدومو کو ادمہ لکھا ہے کیونکہ جارو (۲۲) ... ہے۔ جو ابلعام کے پاس تھا۔ ابلعام بحر مردار کے قریب یردن سے پچھم طرف واقع ... جگہ کہیں ادمہ بھی واقع تھا۔ خواہ وہ یردن سے پورب رہا ہو یا پچھم۔

ضبیان (۲) و (۸) باب ۱۴ پیدائش) کا دوسرا نام ضبوئیم (۲۹ باب ۲۳ استثنا) ہے، یہاں میں سے ہے جن میں بعد میں بنیامین کا سبط آباد ہوا (نحمیاہ (۱۱) باب ۳۴)۔ بنی بنیامین بحر ... قریب آباد تھے۔

عمورہ اور سدوم یہ دو شہر شرق اردن میں تھے۔

۱۸۲۔ حضرت لوط کی تبلیغ۔ حضرت ابراہیم سے پیشتر کے جن انبیا کا ذکر قرآن ... ہے۔ ان سب کی تعلیم کا خلاصہ صرف یہ ہے کہ خدائے واحد پر ایمان لاؤ، آیندہ عذاب سے ... ایک دن سب کو مرکر جی اٹھنا ہے۔ حضرت ابراہیم کی تعلیمات میں عقائد کے ساتھ عبادات ... فعل خیرات کی تعلیم بھی داخل ہے۔ حضرت لوط کی تعلیم صرف اتیان رجال (اغلام) اور قطع ... (ڈاکہ) کی مخالفت تک محدود تھی۔ اغلام ڈاکہ

سورۂ اعراف ۷ ع ۹ میں غور کرو۔ نوحؑ، ہودؑ، صالحؑ، لوطؑ، اور شعیبؑ کا ذکر مسلسل آیا ... حضرت لوط کے علاوہ سب نے کہا "اے میری قوم تم لوگ اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کو... تمہارا خدا نہیں" (۱) ع ۸ و (۱) ع ۹ و (۱) ع ۱۰ و (۱) ع ۱۱ اعراف ۷ ع ۹ مگر اس تعلیم کو خدا نے لوط کی ... منسوب نہیں کیا۔ بعینہ یہی طریق بیان سورہ ہود کا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ قوم لوط کو یہ تعلیم دینے ... ضرورت نہ تھی کہ خدا کے علاوہ کسی اور کو نہ پوجو۔ اس کی وجہ دو ہی ہو سکتی ہیں۔ ایک وجہ تو یہ ... کی جا سکتی ہے کہ قوم لوط مشرک نہ تھی، دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ اتیان رجال اور قطع سبیل ... اتنے اہم جرائم تھے کہ ان کی مخالفت کو شرک کی مخالفت پر ترجیح دی گئی۔ حضرت لوط کو ... جب اس دیار کی طرف بھیجا تو چونکہ حضرت لوط حضرت ابراہیم کے خاص شاگرد اور مرید ... اس لئے ضرور ہے کہ انھوں نے ملت ابراہیم کے تمام اجزا کی تبلیغ کا ارادہ کیا تھا، لیکن پہلے ... کو فسق و فجور سے تائب کرنا ضروری تھا، اور اس لئے حضرت لوط نے سب سے پہلے اور سب ... زیادہ اتیان رجال کی مخالفت کی۔ اتیان رجال ایک ایسا جرم تھا جسے قوم لوط سے پہلے کسی ... نہیں کیا تھا۔ قطع سبیل کا جرم ان سے پہلے بہت قومیں کیا کرتی تھیں مگر یہ بھی اتنا اہم جرم تھا ...

لہ The Old testament in the light of historical records and legends of Assyria and Babylon. صفحہ ۲۹۲

سے تائب کئے بغیر کسی تعلیم کو منوانا عملاً بے سود تھا۔

بنات لوط۔ قوم لوط نے جب حضرت لوط کو ان کے مہمانوں کے متعلق پھسلایا تو
نے کہا "اے میری قوم یہ ہیں میری بیٹیاں وہ تمہارے لئے پاکیزہ تر ہیں۔۔۔ (۱۰) ق ۱۳
ے میری قوم یہ ہیں میری بیٹیاں اگر تم کچھ کرنا چاہتے ہو" (۱۱) ق ۱۵۔

ہم جب توراۃ کی تصریحوں سے خالی الذہن ہو کر غور کرتے ہیں تو صاف سمجھ میں آتا ہے کہ
حضرت لوط نے صرف اپنی ہی بیٹیوں کے متعلق نہیں بلکہ قوم کی سب جوان عورتوں کے متعلق کہا
کہ "یہ ہیں میری بیٹیاں اگر تم کچھ کرنا چاہتے ہو" توراۃ کے بیان بموجب انھوں نے صرف اپنی دو
اری بیٹیوں کے متعلق یہ فرمایا تھا۔ قرآن کا لفظ "بناتی" صاف بتاتا ہے کہ حضرت لوط نے دو
سے زیادہ عورتوں کے متعلق یہ کہا تھا۔ ان کے اس کہنے کا منشا صرف یہ بتانا تھا کہ "اتیان" کا محل
رجال نہیں بلکہ عورتیں "محل اتیان" ہیں "وہ تمہارے لئے" اس کام کے لئے "پاکیزہ تر ہیں" قوم
محض اتیان رجال کی مجرم نہ تھی بلکہ اس جرم کو اتیان نساء پر ترجیح دیتی تھی۔ چنانچہ حضرت لوط
نے ایک موقع پر فرمایا تھا "کیا تم لوگ سارے عالم میں سے صرف مردوں کے پاس جاتے ہو (۶)
اور ان کو چھوڑے رکھتے ہو جن کو تمہارے رب نے تمہارے لئے بنایا یعنی اپنی بیویوں کو" (۷) ق
حضرت لوط نے وہ فقرے جو (۱۰) ق ۱۱ و (۱۱) ق ۱۲ میں مذکور ہیں اسی مضمون کی تکمیل کے لئے کہے تھے۔

حضرت لوط نے قوم کی سب جوان لڑکیوں کو میری بیٹیاں کہا تھا

۱۸۔ قوم لوط کا تہ و بالا ہونا۔ جب قوم لوط نے عذاب کا مطالبہ کیا (۷) ق ۹ تو سورج
نکلتے ان کو چیخ نے پکڑ لیا (۱۳) پھر ہم نے اس (بستی) کے بلند کو پست کر دیا اور ان پر کنکر کے
پتھر برسائے (۱۴) ق ۱ اور ہم نے ان پر ایک بارش برسائی تو خبردار کرنے والوں کی بارش
بری تھی (۱۴) ق ۸ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے زلزلہ آیا کہیں زمین دھنس گئی اور کہیں ابھر آئی اور
بستی پر سنگریزے برسنے لگے۔ توراۃ کا بیان ہے کہ خداوند نے سدوم اور عمورہ پر گندھک اور
آگ آسمان سے برسائی (۲۴) اور اس نے ان شہروں کو اور ان کے سارے میدانوں کو۔۔۔۔
غارت کر دیا (۲۵) ب ۹ پیدائش۔

باب ۲۲ ۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل

ع ۳ سورہ صافات ۱۳۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

	فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۹۸﴾	پھر (قوم ابراہیم کے) لوگوں نے ان کے خلاف ایک داؤں کرنا چاہا تو ہم نے ان لوگوں کو فروتر کر دیا ﴿۹۸﴾
ہجرت ابراہیم	وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۹۹﴾	اور (ابراہیم نے) کہا میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں وہ مجھے راہ بتائیگا ﴿۹۹﴾
فرزند صالح کی دعا	رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۰﴾	اے میرے رب مجھے صالحوں میں سے دے ﴿۱۰۰﴾
بردبار بیٹے کی بشارت	فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾	تو ہم نے ان کو ایک بردبار لڑکے کی بشارت دی ﴿۱۰۱﴾
حضرت ابراہیم کا خواب بردبار بیٹے کی فرماں برداری	فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ۚ قَالَ يٰاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾	پھر جب وہ ان کے ساتھ دوڑنے (کی عمر) کو پہنچا تو انھوں نے کہا اے میرے بیٹے میں خواب دیکھتا ہوں کہ میں تم کو ذبح کرتا ہوں تو دیکھو تمھاری کیا رائے ہے۔ عرض کی اے میرے باپ آپ کو جس کا حکم دیا جاتا ہے اسے کیجیئے آپ مجھے اگر اللہ نے چاہا صابروں میں سے پائیں گے ﴿۱۰۲﴾
قربانی فرزند	فَلَمَّا اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿۱۰۳﴾	پھر جب دونوں نے حکم مانا اور انھوں نے (ان کو) ماتھے کے بل گرایا ﴿۱۰۳﴾
خدا نے ان کے بیٹے کو ذبح ہونے سے بچا لیا۔	وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰاِبْرٰهِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۰۵﴾	اور ہم نے ان کو آواز دی کہ اے ابراہیم ﴿۱۰۴﴾ تم نے تو خواب کو سچ کر دکھایا۔ بھلا کرنے والوں کو ہم یوں بدلا دیتے ہیں ﴿۱۰۵﴾
	اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿۱۰۶﴾	بے شک یہ (واقعہ) ایک کھلی آزمائش تھا ﴿۱۰۶﴾
ذبح عظیم	وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۷﴾	اور ہم نے ایک بڑی قربانی کو اس لڑکے کا فدیہ بنایا ﴿۱۰۷﴾
	وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾	اور چھوڑا ہم نے ان پر پیچھے آنے والوں میں ﴿۱۰۸﴾
	سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۱۰۹﴾	یہ کہ سلام ہو ابراہیم پر ﴿۱۰۹﴾
	كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۰﴾	بھلا کرنے والوں کو ہم یوں بدلا دیتے ہیں ﴿۱۱۰﴾
	اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۱﴾	وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے ﴿۱۱۱﴾
قربانی کے بعد اسحاق کے پیدا ہونے کی بشارت	وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۲﴾	اور ہم نے ان کو بشارت دی اسحٰق کی جو ایک نبی تھے صالحوں میں سے ﴿۱۱۲﴾
	وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ۭ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ﴿۱۱۳﴾	اور ہم نے ان کو اور اسحاق کو برکت دی اور ان دونوں کی اولاد میں بھلا کرنے والے بھی ہیں اور اپنی نفسوں پر صریح ظلم کرنے والے بھی ﴿۱۱۳﴾

ف ۲ ع ۱۵ سورہ بقرہ ۲

وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ۖ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ۖ قَالَ وَمِن ذُرِّيَّتِي ۖ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ (۳)

آزمائش میں کامیابی کا انعام

اور جب ابراہیم کو ان کے رب نے چند باتوں میں آزمایا پھر انہوں نے ان کو پوری کر دکھایا تو ان کے رب نے، فرمایا کہ میں تم کو لوگوں کا امام بناؤں گا۔ عرض کی اور میری اولاد میں سے؟ فرمایا میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا (۳)

ف ۳ ع ۴ سورہ حج ۲۲

وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَن لَّا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ (۱)

خانہ کعبہ کی جگہ مقرر کی گئی۔ طواف، قیام، رکوع و سجود

اور بیان کرو اس وقت کا، جب ہم نے ابراہیم کے لئے گھر کعبہ کی جگہ مقرر کی (اور کہا) کہ میرے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کرنا اور میرے گھر کو طواف اور قیام اور رکوع و سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک رکھنا (۱)

حج کا حکم

وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ (۲)

اور (اے ابراہیم) لوگوں میں حج کا اعلان کر دو، لوگ تمہارے پاس پاپیادہ آئیں اور ہر دبلی سواری پر جو دور دراز راہ سے آئیں گے

قربانی

لِّيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۖ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ (۳)

تاکہ اپنی منفعتوں میں حاضری دیں اور چند جانے بوجھے دنوں میں اللہ کا نام یاد کریں ان چیزوں پر جو اس نے ان کو چوپائے مویشی کی قسم سے روزی دی ہیں پھر اس میں سے خود بھی کھائیں اور تنگ دست اور محتاج کو بھی کھلائیں (۳)

ف ۴ ع ۶ سورہ ابراہیم ۱۴

شہر کو پرامن بنانے کی دعا

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَن نَّعْبُدَ الْأَصْنَامَ (۱)

اور (یاد کرو) جب ابراہیم نے کہا اے میرے رب اس شہر کو پرامن بنا اور مجھے اور میرے بیٹوں کو دور رکھ اس سے کہ ہم بتوں کو پوجیں (۱)

رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ ۖ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ۖ وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (۲)

اے میرے رب ان بتوں نے بہتیرے آدمیوں کو گمراہ کر رکھا ہے پس جو میری پیروی کرے وہ تو میرا ہے۔ اور کوئی میری نافرمانی کرے تب بھی تو غفور ہے رحیم ہے (۲)

بے زراعت وادی
خانہ کعبہ کے پاس ذریت ابراہیم کے ایک حصہ کا بسنا
روزی کی دعا

رَّبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ (۳)

اے ہمارے رب میں نے اپنی ذریت میں سے کچھ کو ایک بے زراعت وادی میں تیرے محترم گھر کے پاس بسایا ہے، اے ہمارے رب تاکہ وہ نماز کو قائم رکھیں اس لئے تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور ان کو پھلوں کی روزی دے تاکہ وہ شکر کریں (۳)

رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نُعْلِنُ ۗ وَمَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِن شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ (۴)

اے ہمارے رب تو جانتا ہے جو کچھ ہم مخفی رکھتے اور جو کچھ ہم ظاہر کرتے ہیں، اللہ سے کوئی چیز چھپی نہیں ہے نہ زمین میں نہ آسمان میں (۴)

Marfat.com

حضرت ابراہیم کے بڑھاپے میں حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحاق کی پیدائش۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ ﴿۵﴾

سب تعریف اللہ کے لئے جس نے بوڑھاپے میں مجھے اسماعیل اور اسحاق دیا، بے شک میرا رب دعا سننے والا ہے ﴿۵﴾

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖۗ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۶﴾

اے میرے رب مجھے نماز کا قایم رکھنے والا بنا اور میری اولاد میں سے کچھ کو اے ہمارے رب اور میری دعا قبول فرما ﴿۶﴾

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۷﴾

اے ہمارے رب میری مغفرت فرما اور میرے والدین اور مومنوں کی اُس دن جس دن حساب قائم ہوگا ﴿۷﴾

۵ ع ۱۵ سورہ بقرہ ۲

خانہ کعبہ لوگوں کی یکجائی کا مقام

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّی ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰۤی اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْعٰكِفِیْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۴﴾

طواف، اعتکاف۔ رکوع، سجود

اور (خیال کرو) جب ہم نے خانہ (کعبہ) کو لوگوں کے لئے کی جگہ اور پرامن بنایا اور (فرمایا) کہ مقام ابراہیم کو نماز بناؤ اور ابراہیم اور اسماعیل سے عہد لیا کہ تم دونوں میرے گھر کو طواف اور اعتکاف اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے پاک رکھنا ﴿۴﴾

مکہ پرامن شہر

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِیْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰی عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۵﴾

اور (یاد کرو) جب ابراہیم نے کہا تھا اے میرے رب! اس کو ایک پرامن شہر بنا اور اس کے لوگوں کو پھل پھلاری سے روزی دے (صرف) اسے جو ان میں سے اللہ پر اور آخری دن پر ایمان رکھے تو فرمایا اور جو کفر کریگا اسے بھی تھوڑی روزی دونگا، پھر اس کو آگ کے عذاب کی طرف ناچار کرونگا اور یہ برا ٹھکانا ہوگا ﴿۵﴾

ابراہیم و اسمٰعیل خانہ کعبہ کے پہلے معماروں کی دعا

وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۶﴾

اور (یاد کرو) جب ابراہیم خانہ کعبہ کی دیواریں اٹھا رہے تھے اور اسمٰعیل رکھتے جاتے تھے اے ہمارے رب ہم سے قبول فرما بے شک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے ﴿۶﴾

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴿۷﴾

اے ہمارے رب ہم دونوں کو اپنا تابعدار بنا اور ہم دونوں کی اولاد میں ایک امت کو اپنی تابعدار بنا اور ہم کو ہمارے عبادت کے طریقے دکھا اور ہم پر مہربانی فرما بے شک تو ہی توجہ کرنے والا رحم والا ہے ﴿۷﴾

ایک پیغمبر کے مبعوث کرنے کی دعا۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَیُزَكِّیْهِمْ ؕ اِنَّكَ

اے ہمارے رب اور ان لوگوں میں انہیں میں سے ایک رسول مبعوث فرما جو ان کے سامنے تیری آیتوں کی تلاوت کیا کرے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھائے اور ان کو پاک بنائے

Marfat.com

ترجمہ	آیت	حاشیہ
...ک تو ہی عزیز ہے، حکمتوں والا ہے ⑧	اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ⑧	
...ے محمد نجرانیوں سے) کہو کہ اللہ نے دق ہیں، سچ فرمایا ہے	قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ	ف ۶ ع آل عمران ۹۷
...ایک طرف کے ہو کر ملت ابراہیم کی پیروی کرو، اور وہ	اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ	ملت ابراہیم کی پیروی
...رکین میں سے نہ تھے ④	مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ④	
...ا پہلا گھر جو لوگوں کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو بکہ میں ہے	اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ	پہلا گھر خدا کا بکہ میں
...وں والا ہے ہدایت والا ہے سارے عالم کے لئے ⑤	بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ⑤	
...یں کئی واضح نشانیاں ہیں، مقام ابراہیم ہے جو اس	فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ	کئی واضح نشانیاں مقام ابراہیم
...داخل ہوا وہ بے خطرہ ہوگیا۔ اور اللہ کے واسطے سب	وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا وَلِلّٰهِ عَلَى	
...وں پر خانہ کعبہ کا حج فرض ہے، اس پر جو اس کی طرف راہ	النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ	حکم حج
...ے اور جو کفر کرے (وہ یاد رکھے کہ) پھر اللہ سارے	اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ	
...سے بے نیاز ہے ⑥	غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ⑥	
اور کتاب میں اسماعیل کا ذکر کرو وہ وعدہ کے سچے تھے	وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ	ف ۷ ع سورہ مریم ۴۲/۱۹
اور رسول تھے، نبی تھے ④	صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ④	اسماعیل بن ابراہیم کی خوبیاں
اور اپنے لوگوں کو نماز کا اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے اور	وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ	نماز - زکوٰۃ
اپنے رب کے پاس پسندیدہ تھے ⑤	وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ⑤	
اور ابراہیم کی ملت سے کون بے رغبت ہوگا سوائے اس کے	وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ	ف ۸ ع سورہ بقرہ ۸۵
جس نے خود کو بے سمجھ بنا لیا، اور ہم نے ان کو دنیا میں برگزیدہ	نَفْسَهٗ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا	ملت ابراہیم
فرمایا تھا اور یقیناً آخرت میں بھی وہ صالحوں میں سے ہونگے ①	وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ①	
جب ان سے ان کے رب نے کہا فرماں بردار بن جاؤ تو انہوں	اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ	مسلم
نے کہا میں سارے عالم کے رب کا فرماں بردار ہوا ②	لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ②	مسلم
اس (ملت) کی اپنے بیٹوں کو ابراہیم نے وصیت کی تھی اور	وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ	وصیت ابراہیم
...ب نے کہ اے میرے بیٹو! اللہ نے تمہارے لئے اس دین کو	يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا	
...یا اس لئے تم ہرگز نہ مرنا مگر فرماں بردار رہتے ہوئے ③	تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ③	مسلم
...اے محمد! تمہاری طرف وحی بھیجی کہ ایک کے ہو کر ملت ابراہیم	ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ	ف ۹ ع سورہ نحل ۷۶
...ع کرو اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے ④	حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ④	
...م نہ تو یہودی تھے، اور نہ نصرانی تھے، بلکہ مسلم حنیف تھے	مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ	ف ۱۰ ع سورہ آل عمران ۹۷
...رکوں میں سے بھی نہ تھے ④	كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ④	
...ہا کہو کہ میرے رب نے ایک سیدھی راہ ایک استوار دین	قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ	ف ۱۱ ع سورہ انعام ۴۵

Marfat.com

حنیف	دِيۡنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبۡرٰهِيۡمَ حَنِيۡفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ⑦	ملت ابراہیم کی طرف میری رہ نمائی کی ہے جو حنیـ اور مشرکوں میں سے نہ تھے ⑦
۲۲ سورہ حج ۲۲ — مسلمانوں کا نام - انہیں	وَمَا جَعَلَ عَلَيۡكُمۡ فِى الدِّيۡنِ مِنۡ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيۡكُمۡ اِبۡرٰهِيۡمَ ؕ هُوَ سَمّٰٮكُمُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ۙ مِنۡ قَبۡلُ وَفِىۡ هٰذَا لِيَكُوۡنَ الرَّسُوۡلُ شَهِيۡدًا عَلَيۡكُمۡ وَتَكُوۡنُوۡا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۖ ۚ فَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعۡتَصِمُوۡا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوۡلٰٮكُمۡ ۚ فَنِعۡمَ الۡمَوۡلٰى وَنِعۡمَ النَّصِيۡرُ ⑥	اور (اللہ نے) اس دین میں تمھارے لئے کوئی دشو رکھی، اپنے باپ ابراہیم کی ملت کو (اختیار کرو) اسـ تمھارا نام مسلمان رکھا پہلے سے، اور اس (قرآن) مـ تا کہ رسول تمھارے آگے گواہ ہو اور تم سب لوگوں گواہ رہو۔ اس لئے نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور مضبوط تھامو، وہ تمھارا مولیٰ ہے سو وہ اچھا مولیٰ اور اچھا مددگار ہے ⑥

حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کا قرآنی قصہ

[حضرت ابراہیم نے قوم کے مظالم اور باپ کے حکم سے مجبور ہو کر وطن چھوڑتے وقت کہا]

ایک صالح کی لئے حضرت ابراہیم کی دعا — اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں وہ مجھے راہ بتائے گا ㉕ اے میرے رب مجھے صالحوں میں سے

بشارت اسماعیل — ㉖ تو ہم نے ان کو ایک بردبار لڑکے کی بشارت دی ㉗ [یہ لڑکا پیدا ہوا اور بڑھا] پھر جب وہ ا

حضرت ابراہیم کا خواب — ساتھ دوڑنے (کی عمر) کو پہنچا تو انھوں نے (ایک دن) کہا اے میرے بیٹے میں خواب میں دیکھتا ہو
کہ میں تم کو ذبح کرتا ہوں (لڑکے نے) عرض کی اے میرے باپ آپ کو جو حکم دیا جاتا ہے اسے
آپ مجھے اگر اللہ نے چاہا صابروں میں سے پائیں گے ㉘ پھر جب دونوں نے حکم مانا اور

خواب کے حکم کی تعمیل — نے اسے ماتھے کے بل گرایا ㉙ اور ہم نے ان کو آواز دی کہ اے ابراہیم تم نے تو خواب کو سچ
کر دکھایا بھلا کرنے والوں کو ہم یوں بدلا دیتے ہیں ㉛ بے شک یہ (واقعہ) ایک کھلی آزمائـ

بڑی قربانی کا فدیہ — تھا اور ہم نے ایک بڑی قربانی کو اس [بردبار لڑکے] کا فدیہ بنایا ㉜ ق۔

حضرت اسحاق کی بشارت — [یہ بردبار فرزند جس نے خوشی سے ذبح ہونے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا حضرت اسماعـ
تھے، حضرت اسحاق ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے، اس آزمائش کے بعد] ہم نے ان کو بشار
دی اسحاق کی جو ایک نبی تھے صالحوں میں سے ㉝ ق۔

امامت ابراہیم — جب ابراہیم کو ان کے رب نے چند باتوں میں آزمایا پھر انھوں نے ان کو پوری کر دکھایا
(ان کے رب نے) فرمایا میں تم کو لوگوں کا امام بناؤں گا، عرض کی اور میری اولاد میں سے؟ فرمایا
عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا ③ ق۔

خانہ کعبہ بجائے جگہ پر امن — ہم نے ابراہیم کے لئے گھر (یعنی خانہ کعبہ) کی جگہ مقرر کی ① ق (اور) لوگوں کے لئے ایک

کی جگہ اور پر امن بنایا اور فرمایا کہ اے لوگو، مقام ابراہیم کو نماز گاہ بناؤ اور ابراہیم اور اسماعیل سے عہد
مقام ابراہیم کا نماز گاہ مقرر ہونا
کیا کہ تم دونوں میرے گھر کو طواف اور اعتکاف اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لئے پاک رکھنا (۴) ق۔
طواف ۔ اعتکاف۔ رکوع سجود

[حضرت ابراہیم نے خدا سے دعا کی] اے میرے رب اس شہر کو پر امن بنا اور مجھے اور میرے بیٹوں کو
دور رکھ اس سے کہ ہم بتوں کو پوجیں (۱) اے میرے رب ان بتوں نے بہتیرے آدمیوں کو گم راہ
کر رکھا ہے پس جو میری پیروی کرے وہ تو میرا ہے اور کوئی میری نافرمانی کرے تب بھی تو غفور ہے
رحیم ہے (۲) اے ہمارے رب میں نے اپنی ذریت میں سے کچھ کو ایک بے زراعت وادی میں تیرے
حضرت اسماعیل کا بے زراعت وادی میں بسایا جانا۔
محترم گھر کے پاس بسایا ہے۔ اے ہمارے رب تاکہ وہ نماز کو قائم رکھیں اس لئے تو کچھ لوگوں کے دلوں
وادی بے زراعت میں اسماعیل کو بسانے کی غرض۔
کو ان کی طرف مائل کر دے اور ان کو پھل پھلاری سے روزی دے تاکہ وہ شکر کریں (۳) اے ہمارے
اہل مکہ کے لئے حضرت ابراہیم کی دعا
رب تو جانتا ہے جو کچھ ہم مخفی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم ظاہر کرتے ہیں اللہ سے کوئی چیز چھپی نہیں ہے نہ
زمین میں نہ آسمان میں (۴) سب تعریف اللہ کے لئے جس نے مجھے بوڑھا ہو جانے پر اسماعیل اور اسحاق
اسماعیل و اسحاق کے پیدا ہونے
دیا بے شک میرا رب دعائیں سننے والا ہے (۵) اے میرے رب مجھے نماز کا قائم رکھنے والا بنا اور
کا شکریہ۔
میری اولاد میں سے کچھ کو۔ اے ہمارے رب اور میری دعا کو قبول فرما (۶) اے ہمارے رب میری
مغفرت فرما اور میرے والدین کی اور مومنوں کی اس دن جس دن حساب قائم ہوگا (۷) ع
والدین اور مومنوں کے لئے استغفار

اور یاد رکھو وہ وقت) جب ابراہیم نے کہا تھا کہ اے میرے رب اس کو ایک پر امن شہر بنا
اور اس کے لوگوں کو پھل پھلاری سے روزی دے (صرف) اسے جو اللہ پر اور آخری دن پر ایمان
اہل مکہ کے لئے حضرت ابراہیم
رکھے، تو فرمایا اور جو کفر کرے گا اسے بھی تھوڑی روزی دوں گا پھر اس کو آگ کے عذاب کی طرف ناچار
کی دعا اور اس کا جواب ۔
کروں گا اور یہ برا ٹھکانا ہوگا (۵) ق۔

[خدا نے حضرت ابراہیم کو حکم دیا] لوگوں میں حج کا اعلان کرو، لوگ تمہارے پاس پاپیادہ
حج
آئیں اور ہر پھرتیلی سواری پر جو دور دراز راہ سے آئیں گی۔ تاکہ اپنی منفعتوں میں حاضری دیں اور
چند جانے ہوئے دنوں میں اللہ کا نام یاد کریں ان چیزوں پر جو اس نے ان کو چوپائے مویشی کی
لیں
قسم سے روزی دی ہیں پھر ان میں سے خود بھی کھائیں اور تنگ دست اور محتاج کو بھی کھلائیں (۳) ق۔
قربانی

[عرب کے اہل کتاب خصوصاً نجرانیوں کو خانہ کعبہ کی یہ عظمت تسلیم نہ تھی بلکہ کچھ اعتراض تھا۔
اس لئے خدا نے فرمایا اے محمد] کہو کہ اللہ نے سچ فرمایا ہے پس ایک طرف کے ہو کر ملت ابراہیم
کی پیروی کرو اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے (۴) یقیناً پہلا گھر جو لوگوں کے لئے بنایا گیا وہی ہے
پہلا گھر خدا کا مکہ
جو مکہ میں ہے برکتوں والا ہے ہدایت والا ہے سارے عالم کے لئے (۵) اس میں کئی نشانیاں ہیں
مقام ابراہیم ہے جو اس میں داخل ہوا وہ بے خطرہ ہو گیا اور سب لوگوں پر خانہ (کعبہ) کا حج فرض
حج کا فرض عام ہو
ہے اس پر جو اس کی طرف راہ پا سکے اور جو کفر کرے (وہ جان لے کہ) پھر اللہ سارے عالم سے
بے نیاز ہے (۶) ق۔

Marfat.com

حضرت اسماعیل کے محاسن — اور کتاب میں اسماعیل کا ذکر کرو وہ وعدہ کے سچے تھے اور رسول نبی تھے ④ اور اپنے گھر والوں کو
نماز کا اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے اور اپنے رب کے پاس پسندیدہ تھے ⑤ ق۔

تعمیر کعبہ — اور (یاد کرو) جب ابراہیم خانہ کعبہ کی بنیادیں اونچی کر رہے تھے اور اسماعیل (دونوں کہتے
جا رہے تھے) اے ہمارے رب ہم سے قبول فرما بے شک تو ہی سننے والا ہے جاننے والا ہے ⑥

پیغمبر مکی کی بعثت کے لئے دعا — اے ہمارے رب ہم دونوں کو اپنے تابعدار بنا اور ہم دونوں کی اولاد سے بھی ایک امت کو اپنا
تابعدار (بنا) اور ہم کو ہمارے طریق عبادت دکھا اور ہم پر مہربانی فرما بے شک تو ہی توبہ کرنے والا
رحم کرنے والا ہے ⑦ اے ہمارے رب اور ان لوگوں میں انہیں میں سے ایک رسول مبعوث فرما
جو ان کے سامنے تیری آیتیں تلاوت کرے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھائے اور ان کو پاکیزہ
بنائے بے شک تو ہی عزیز ہے حکمتوں والا ہے ⑧ ق۔

۱۹۰۔ کنعان۔ توراۃ کے بیان بموجب حضرت ابراہیم کا وطن خالدیہ کا شہر اُور تھا۔ وہاں سے وہ اپنے سارے خاندان سمیت حاران تشریف لائے۔ حاران میں ان کو خدا کا حکم ہوا کہ "اپنے ملک، اپنے خاندان اور اپنے باپ کے گھر سے نکلو اور اس ملک میں چلو جو میں تم کو دکھاؤں گا" ① اس حکم کے مطابق وہ اپنے ملک سے نکلے۔

شکیم	وَیَبَاؤُ کَنْعَن ① وَیَعْبُر اَبْرَام بَاَرِض	اور کنعان میں وارد ہوئے ⑤ اور اس ملک میں مقام شکیم
مورہ	عَل مَقُوم شِکِم عَد اِلُون مُورِہ	سے وادی مورہ تک گئے اور ان دنوں ملک میں کنعانی
	وَہَکَّنْعَانِی اِز بَارِض ⑥ وَیِّرَاء	آباد تھے ⑥ اور ابراہیم کو یہوہ دکھائی دیا ۔ ۔ ۔ ۔
حضرت ابراہیم کا پہلا معبد	یہوہ اِل ابرام ۔ ۔ ۔ وَیِبِن شَم	اور وہاں (یعنی وادی مورہ میں) ایک مزکے (یعنی
	مزبحے ⑦ ۱۲ب پیدایش	معبد) بنایا ⑦ ۱۲ب پیدایش

دوسرا معبد — اس جگہ سے وہ اپنے ساتھیوں سمیت کچھ دنوں کے بعد اُٹھ کر بیت ایل اور عَی کے درمیان ایک مقام میں جا بسے۔

ویبن شم مزبح لیہوہ وَیِقرا بِشِم	اور یہاں بھی خداوند کے لئے ایک مزکے بنایا اور
یہوہ ⑧ ۱۲ب پیدایش	خداوند کے نام کو پڑھا ⑧

ایک عرصہ تک حضرت ابراہیم اپنے تمام لوگوں سمیت یہیں مقیم رہے۔ ان کے زمانہ قیام میں ایک زبردست قحط پڑا، تو مصر چلے گئے۔ وہاں سے واپسی کے بعد حضرت لوط کے سدوم جانے تک یہیں مقیم رہے۔ جب حضرت لوط سدوم چلے گئے تو آپ حضرت سارہ سمیت ایک مقام

حبرون، قریت اربع۔ — حبرون میں جا ٹھہرے جس کا دوسرا نام قریت اربع تھا۔ حضرت سارہ نے یہیں وفات پائی۔ حضرت اسحاق نے ساری عمر یہیں بسر کی، حضرت یعقوب نے اپنی عمر کا بڑا حصہ یہیں گذارا۔ ان

Marfat.com

بیر شبع

...ات کے علاوہ ایک اور جگہ کا بھی توراۃ میں مقام ابراہیم کی حیثیت سے ذکر ہے اور وہ بیر شبع ہے۔
...مقام میں حضرت ابراہیم نے ابی ملک بادشاہ جرار کے ساتھ ہم قسمی کا عہد باندھا تھا۔ (۳۲) ب۲۱ پیدائش
...بیر شبع کے بیابان میں حضرت ہاجرہ پانی کے لئے بھٹکتی تھیں۔

۱۹۱۔ بیر شبع۔ حبرون یا قریت اربع کے بارہ میں بحث کی ضرورت نہیں ہے۔ عئی اور بیت ایل کے درمیان جس مقام پر حضرت ابراہیم نے ایک مذبح بنایا تھا وہ حضرت موسیٰ کے وجود سے پہلے بے نام و نشان ہو چکا تھا۔ بیر شبع اور مورہ کی جائے وقوع کی تعیین بحث طلب ہے۔

فلسطینی بیر شبع

ایک بیر شبع سرزمین فلسطین میں واقع ہے۔ قصہ ابراہیم میں جس بیر شبع کا ذکر آیا ہے۔ عیسائی اسے اسی فلسطینی بیر شبع سے تطبیق دیتے ہیں۔ مگر اس بیر شبع کا حضرت ابراہیم کے زمانہ میں کوئی وجود نہ تھا۔ یہ کنواں تو حضرت اسحاق نے جرار کی وادی میں کھودا تھا۔ اس کے پاس حضرت اسحاق نے ابی ملک اور اخوزت اور فیکل کے ساتھ ہم قسمی کا معاہدہ کیا تھا، اور غالباً ابراہیمی بیر شبع کے پاس کا نام رکھا تھا (۲۵) یا (۳۳) ب۲۶ پیدائش۔

حجازی بیر شبع

لیکن جس بیر شبع کا قصہ ابراہیم میں ذکر ہے اسے خود حضرت ابراہیم نے کھودا تھا۔ توراۃ کے مطابق اسے ابی ملک کے نوکروں نے زبردستی چھین لیا تھا۔ حضرت ابراہیم نے ابی ملک سے اس کنویں کو دوبارہ واپس لیا اور اس کنویں کے پاس ابی ملک کو بھیڑ کے سات مادہ بچے دے کر اس کے ساتھ ہم قسمی کا وعدہ کیا تھا (۳۱) ب۲۱ پیدائش۔ حضرت ہاجرہ کو چونکہ توراۃ نے اسی بیر شبع کے بیابان میں دکھایا ہے اس لئے یہ بیابان یقیناً وہی مدبر فاران ہے جس میں حضرت ابراہیم کے فرزند اکبر حضرت اسماعیل اور ان کی اولاد کا پتہ دیا گیا ہے۔ فاران اس علاقہ کا نام ہے جو دریائے مصر یعنی بحر احمر کے سامنے حویلہ (یمن) سے شور کو جانے والی سڑک کے دائیں بائیں واقع ہے اور جسے اب حجاز کہتے ہیں۔

حضرت ابراہیم کا پہلا معبد مورہ یعنی مروہ کے پاس

۱۹۲۔ وادی مورہ یا بکہ۔ توراۃ کے بیان کے مطابق پہلا مذبح یعنی معبد جو کہ حضرت ابراہیم نے بنایا تھا وہ وادی مورہ میں تھا۔ (۷) ب۱۲ پیدائش۔ مکہ میں جس کا نام بکہ بھی ہے مروہ نام کا ایک ...ور پہاڑ ہے۔ قرآن مجید میں خدا نے فرمایا ہے "بے شک صفا و مروہ اللہ کے شعائر میں سے ہیں اگر کوئی خانہ (کعبہ) کا حج یا زیارت کرے تو اس پر گناہ نہیں کہ ان دونوں کے درمیان چکر کاٹے" ع۱۹ بقرہ پ۲۔ مورہ اور مروہ ایک ہی جگہ کے عبری اور عربی نام ہیں۔ جس مورہ کا (۷) ب۱۲ پیدائش میں ذکر ہے وہ مکہ کا ہی مروہ ہے۔ توراۃ میں ایک دوسری جگہ بھی مورہ کا ذکر ہے

عیسائیوں کا خیال

جس سے ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰ کے زمانہ میں اس نام کا ایک پہاڑ یردن کے پار جلجال کے قریب واقع تھا (۳۰) ب۱۱ استثنا۔ قاضیوں کے زمانہ میں مدیانیوں نے یربعل کے ساتھ لڑنے کو اس پہاڑ کے پاس پڑے ہوئے تھے (۱) ب۷ قاضیوں۔ عیسائیوں کے نزدیک اس پہاڑ کی علاوہ اور مورہ نہیں۔ اور اسی پہاڑ کو (۷) ب۱۲ پیدائش والا مورہ قرار دیتے ہیں، مگر ان کا یہ خیال

Marfat.com

غلط ہے کیونکہ اس دیار میں مورہ نام کے کسی پہاڑ کا ذکر بائیبل کے علاوہ اس دیار کے متعلق کہیں نہیں ملتا۔ یردن کے پار جلجال کے مقابل بیر حرد کے آس پاس کسی ابراہیمی بیت اللہ کا کسی زمانہ میں بھی سراغ نہیں لگایا جا سکتا۔ اس مقام کے علاوہ بائیبل میں ایک اور موقع کا ذکر ہے۔ حضرت داؤد فرماتے ہیں :۔

مورہ (مروہ) کا بکہ میں ہونا

"میری روح خداوند کے بارگاہوں کی آرزو مند ہے۔۔۔ (۲) اے میرے خداوند میرے بادشاہ، میرے معبود (۳) جو لوگ تیرے گھر میں رہتے ہیں سدا تیری تہلیل کرتے ہیں (۴) جن آدمیوں کو تجھ سے مدد ملتی ہے ان کے سینوں میں تیری شریعتیں ہوتی ہیں (۵)

عٰبری بعمق ھبکہ معین — لوگ بکہ کی وادی میں چلتے ہوئے ایک کنویں
یسیتوھو گم برکوت — کے پاس ٹھہرتے ہیں جملہ برکتیں مورہ کو ڈھانپے
یعطہ مورہ — رہتی ہیں (۶) ۸۴: زبور۔

اس زبور سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت داؤد کے زمانہ میں عمق بکہ میں یعنی وادی بکہ کے اندر مورہ کے پاس، ایک مقدس کنواں اور ایک باعظمت بیت اللہ تھا۔ اور حضرت داؤد اس بیت اللہ کی زیارت کے سخت مشتاق تھے۔ چونکہ بکہ کا سوائے حجاز کے اور کہیں پتہ نہیں لگایا جا سکتا اس لئے عیسائی مترجمین اس مقام پر عمق ہبکہ کا ترجمہ کرتے ہیں "رونے کی وادی" یا درست ہو سکتا اگر اصل میں "بکہ" ہوتا ہبکہ ہوتا۔ ہ کا اضافہ بتا رہا ہے کہ یہ نام ہے مقام کا، فعل بکا کا۔ اس ترجمہ کی صورت میں بھی خطرہ نظر آیا کہ بہتوں کی توجہ رونے کی عبرانی (بکہ) کو کر کے مکہ کا تصور قائم کر سکتی ہے جہاں مورہ یا مروہ واقع ہے اس لئے

بائیبل کے عیسائی مترجمین کی غلطی

مورہ	یعطہ	برکوت	گم
مورہ	ڈھانپنا	برکات	جمع

کا ترجمہ یوں بدل دیا گیا ہے "پہلی بارش چشموں کو بھر دیتی ہے" آخر الذکر فقرہ کا ترجمہ بزبان حال بولتا ہے کہ غلطی نادانستہ چوک نہیں بلکہ ارادی نظر اندازی ہے۔ بہر حال توراۃ و زبور کے حوالوں سے یہ بات ظاہر ہے کہ مورہ نام کے دو پہاڑ تھے۔ ایک تو یردن کے پار جلجال کے مقابل بیر حرد کے پاس تھا۔ دوسرا عمق ہبکہ یعنی وادی بطحا میں تھا۔ حضرت ابراہیم نے جس مورہ یا مروہ پر پہلا گھر خدا کا بنایا تھا وہ یہی بکہ والا مروہ تھا۔ سنہ ۹ھ میں نجران کے کچھ نصرانی مدینہ میں آئے اور آنحضرت کے ساتھ متعدد مسائل دینیہ پر بحث کی تھیں۔ ان نجرانی نصرانیوں کے جواب میں آل عمران کی بہت سی آیتیں اتریں جن میں سے چند آیتیں یہ ہیں کہ (اے محمد) کہو کہ اللہ نے سچ فرمایا ہے۔۔ (۴) یقیناً پہلا گھر جو لوگوں کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو بکہ میں ہے برکتوں والا ہے

پہلے بیت اللہ کے بارے میں نجرانیوں کے اعتراض کا جواب

Marfat.com

ہے سارے عالم کے لئے ⑤ اس میں کئی واضح نشانیاں ہیں، مقام ابراہیم ہے جو اس میں داخل ہوا
بے خطرہ ہو گیا.... ⑥ ق۔

۱۹۳۔ مصر و جرار کا سفر۔ توراۃ میں مذکور ہے کہ ہجرت کر کے کنعان آنے کے بعد حضرت ابراہیم اپنی بیوی سارہ کے ساتھ ایک بار مصر اور ایک بار جرار کے علاقہ میں گئے۔ ان دونوں مواقع پر ان کو خطرہ ہوا کہ اگر لوگ ان کو سارہ کا شوہر جانیں گے تو ان کو قتل کر دیں گے۔ اس لئے ان دونوں ملکوں میں انھوں نے اپنے آپ کو حضرت سارہ کا بھائی ظاہر کیا۔ ان دونوں ملکوں کے بادشاہوں نے حضرت سارہ کو جو بہت خوبصورت تھیں حضرت ابراہیم کی بہن سمجھ کر اپنے محل میں داخل کیا۔ فرعون مصر پر یہ آفت آئی کہ اس کا سارا گھر طاعون میں گرفتار ہو گیا۔ اسے جب یہ معلوم ہوا کہ اس بلا کی وجہ یہ ہے کہ حضرت سارہ جن کو اس نے غصب کیا تھا حضرت ابراہیم کی جورو تھیں تو اس نے حضرت ابراہیم کو بلا کر کہا "اپنی جورو کو لو اور اپنی راہ پکڑو ⑳ اور اپنے آدمیوں کو حکم دیا انھوں نے ابراہیم کو اور ان کی جورو کو ان کے اسباب سمیت نکال دیا ㉑ ب۱۲ پیدایش۔ جرار کے بادشاہ ابی ملک کو خدا نے خواب میں بتایا کہ حضرت سارہ حضرت ابراہیم کی بی بی ہیں اور حکم دیا کہ "اس آدمی کو اس کی جورو واپس دے دو، کیونکہ وہ ایک نبی ہے" ⑦ اس خواب کی بنا پر اس نے حضرت ابراہیم کو ان کی بی بی واپس دے دی، ان کو ہزار ٹکڑے چاندی کے دیئے ⑯ حضرت سارہ کو بہت سی بھیڑیں، گائے، بیل، غلام اور لونڈیاں دیں ⑭ بادشاہ جرار، اس کی عورت اور لونڈیاں اب تک بے اولاد تھیں۔ حضرت ابراہیم اور حضرت سارہ کی دعا سے "خدا نے ابی ملک اور اس کی بی بی اور لونڈیوں کا روگ دور کر دیا اور وہ لڑکے جنیں" ⑰ ب۲۰ پیدایش۔

مصر و جرار کا سفر

بادشاہ مصر اور بادشاہ جرار نے حضرت سارہ کو غصب کر لیا تھا

بادشاہ مصر نے ابراہیم و سارہ کو مصر سے نکلوا دیا۔

بادشاہ جرار نے خواب میں معلوم کیا کہ ابراہیم نبی تھے اس لئے تحفے تحائف اور لونڈیاں ان کو دیں۔

بادشاہ جرار ابی ملک نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ آخر آپ نے یہ کیوں کہا کہ وہ میری بہن ہے جس کی وجہ سے میں نے اسے جورو بنا نا چاہا تو حضرت ابراہیم نے جامعین توراۃ کے بیان کے بموجب یہ جواب دیا کہ "مجھے علم تھا کہ یہاں خدا کا خوف نہیں ہے، لوگ مجھے میری بی بی کے باعث مار ڈالیں گے ⑪ پھر وہ میری بہن بھی ہے، میرے باپ کی بیٹی ہے، مگر میری ماں کی بیٹی نہیں، اس لئے میری جورو ہوئی" ⑫ ب۲۰ پیدایش۔

بادشاہ مصر اور بادشاہ مصر کے سامنے سارہ کو بہن بتانے کی توراتی توجیہ۔

مدینہ کے یہود جامعین توراۃ کے اس بیان کی وجہ سے بنت اب کے ساتھ نکاح کو روا بتاتے تھے۔ سورہ نسا ۴ میں ان عورتوں کو گنانے کے بعد جن کے ساتھ نکاح ناروا ہے خدا نے یہ بھی فرمایا ہے کہ "جو لوگ خواہشوں کے پیرو ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم لوگ بڑا جھکنا جھکو" ② ع۵۔ جناب مقاتل کے نزدیک اس آیت میں خواہشوں کے پیرو یہود مدینہ کو کہا گیا ہے جو کہتے تھے کہ بنت اب خدا کی طرف سے روا ہے (در منثور)

توراتی توجیہ کی غلطی

یہود مدینہ جس دلیل سے بنت اب کے ساتھ نکاح کو روا بتاتے تھے وہ ان کا یہی خیال تھا کہ

Marfat.com

توراتی توجیہ کے خلاف حضرت رسول خدا کا ارشاد

حضرت ابراہیم نے جرار کے جابر بادشاہ کے سامنے بیان کیا تھا کہ حضرت سارہ ان کی بی بی نہ اوران کی بہن اب بھی تھیں۔ یہود کے اس خیال کی اصلاح فرماتے ہوئے ایک مرتبہ آپ نے فرمایا [1]

ابراہیم کوئی جھوٹ نہ بولے مگر تین بار۔ ایک بار انھوں نے کہا میں بیمار ہوں [2]۔ ایک بار انھوں نے کہا یہ توان (بتوں) کے اس بڑے نے کیا ہے [3]۔ ایک بار وہ حضرت سارہ کے ساتھ ایک جبار کے پاس سے گذرے۔ کسی نے اس کو خبر دی کہ ایک شخص آیا ہے جس کے ساتھ ایک خوبصورت عورت ہے اس نے آدمی بھیج کر حضرت سارہ کی بابت دریافت کیا تو انھوں نے کہا یہ میری بہن ہے [4] پھر سارہ کے پاس جاکر بولے اس زمین میں میرے اور تمھارے سوا کوئی مومن نہیں ہے، اس جبار نے پوچھا تو میں نے کہہ دیا کہ یہ میری بہن ہے، سو دیکھو مجھ کو جھٹلانا نہیں۔ پھر اس جبار نے سارہ کو بلوا بھیجا۔ جب وہ اس کے پاس پہنچیں تو اس نے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا تو وہ مرگی میں مبتلا ہوگیا۔ پھر اس نے دعا کی درخواست کی، سارہ نے دعا کی اور وہ اچھا ہوگیا۔ سارہ جب لوٹ کرآئیں حضرت ابراہیم نماز پڑھ رہے تھے۔ ہاتھ کے اشارہ سے پوچھا کیا ہوا۔ بولیں خدا نے کافر کے فریب کو اس کے سینہ میں لوٹا دیا اور اس نے خدمت کو لونڈی ہاجرہ دی۔

---

[1] دیکھو بخاری کتاب الانبیا [2] دیکھو ⑮ ق نب۔ اہل مکہ آنحضرت کو برابر دیوتاؤں کے قہر وغضب سے ڈراتے تھے ⑤ ع زمر ۳ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم کو بھی ان کی قوم نے کبھی دیوتاؤں کے قہر سے ڈرایا تھا جس کی وجہ سے انھوں نے فرمایا تھا "میں ان سے کس طرح خوف کروں جن کو تم (خدائی میں) شریک مانتے ہو" ⑫ ق نب۔ دیوتاؤں کا ایک کام مجرم کے سر پر اس کے گناہوں کو لادنا یعنی اسے نہایت گندہ امراض میں مبتلا کرنا بھی تھا۔ قوم ابراہیم کے دیوتا نجوم تھے جن کی مورتوں کو پوجا جاتا تھا۔ حضرت ابراہیم نے ایک معبد کے اندر پہلے باطل معبودوں کی بےبسی پر وعظ فرمایا، چونکہ دیوتاؤں کی شان میں گستاخی کی بنا پر ان کو دھمکی دی جا چکی تھی کہ عنقریب نہایت برے مرض میں مبتلا ہو جاؤ گے اور یہ دھمکی مہمل تھی۔ اس لئے بطریق تضحیک حضرت ابراہیم نے ایک نگاہ نجوم پر ڈالی اور بولے میں بیمار ہوں۔ بولنے کو تو بظاہر یہ ایک جھوٹا بول تھا مگر مطلب اس کا یہ تھا کہ تمھارے یہ نجوم میرا کچھ نہ بگاڑ سکے اس لئے حقیقت میں یہ قول سچا تھا۔ حضرت ابراہیم کے منھ سے یہ بات سن کر "لوگوں نے ان کی طرف پیٹھ کرکے مونھ پھیر لیا" ① ق نب۔ یہ تھا تضحیک کا بدلا تحقیر۔ [3] یہ فقرہ بھی صرف لفظی جھوٹ ہے حقیقتاً جھوٹ نہیں، کیونکہ منشا اس کا یہ یقین دلانا نہ تھا کہ ان بتوں کو اس بت نے توڑا ہے بلکہ مقصود یہ ظاہر کرنا تھا کہ تمھارے بت نہ صرف بےبس ہیں بلکہ اتنا بھی ان سے نہیں ہو سکتا کہ اپنے دشمن کا تم کو نشان بتا دیں، "واقعی اس فعل کا مجرم کون ہے" "انھیں سے پوچھ لو اگر یہ بول سکتے ہوں" حضرت ابراہیم کے اس انداز استدلال کا ان پر یہ اثر پڑا کہ وہ اپنے جی میں قائل ہوگئے کہ "واقعی تم ہی لوگ ظالم ہو ⑭ پھر اپنے سروں کو (شرم سے) جھکا لیا کہ (اے ابراہیم) تم جانتے ہو یہ بول نہیں سکتے" ⑮ ق نب۔ [4] حضرت ابراہیم اور حضرت سارہ کے درمیان بی بی میاں ہونے کے علاوہ ایک رشتہ اور تھا، اگر یہ دونوں بی بی میاں نہ ہوتے تو اس رشتہ کے باعث ایک دوسرے کے بھائی بہن کہے جاتے۔ حضرت ابراہیم نے یہ نہیں کہا کہ یہ میری بی بی نہیں ہے، ایسا کہتے تو یہ صریح جھوٹ ہوتا جان بچانے کی غرض سے انھوں نے اس دوسرے رشتے کا ذکر کیا یہ ایک توریہ تھا مگر چونکہ مطلب اس توریہ کی وجہ سے یہ ہوگیا کہ یہ "بیوی نہیں" اس لئے اس کو حدیث نے جھوٹ قرار دیا۔ جامعین توراۃ کے بیان کے مطابق وہ ناتا جس کے باعث ابراہیم وسارہ بھائی اور بہن بھی تھے نسبی ناتا تھا۔ حدیث نے اس کی تردید کی اور بتایا کہ وہ مذہبی ناتا تھا۔ حضور صلعم نے اس واقعہ کا ذکر یہود کے ایک بیان کی اصلاح کی غرض سے فرمایا۔ قرآن مجید کو اس قصہ سے کوئی تعلق نہیں۔

ک۔ حضرت اسماعیل کی ماں ہاجرہ۔ پچھلے فائدہ میں ہم نے جو حدیث نقل کی ہے اس
بتایا گیا ہے کہ حضرت ہاجرہ کو حضرت سارہ کی خدمت میں اس جابر بادشاہ نے دیا تھا جس نے
رت سارہ پر غاصبانہ قبضہ کرنا چاہا تھا، مگر نہیں کر سکا۔ اب سوال ہے کہ یہ جابر بادشاہ کہاں کا تھا؟
کا یا جرار کا۔ ہمارا خیال ہے کہ توراۃ کے کتاب پیدائش کے بارھویں اور بیسویں باب میں جو قصے
وہ درحقیقت ایک ہی واقعہ کی دو مختلف روایتیں ہیں جن میں تطبیق ناممکن ہونے کے سبب ان
واقعات سمجھ لیا گیا لیکن اگر یہ خیال درست نہیں تو جس جبار کا ذکر حدیث میں ہے وہ ابی

حضرت ابراہیم کے سفر مصر اور سفر جرار کی وحدت

بادشاہ جرار تھا کیونکہ توراۃ کے بیان بموجب سفر مصر میں حضرت ابراہیم کے ساتھ حضرت لوط
تھے۔ اس سفر میں حضرت ابراہیم یہ نہیں کہہ سکتے تھے "اس زمین میں میرے اور تمھارے سوا
مومن نہیں ہے"۔ دوسرا قرینہ یہ ہے کہ توراۃ میں حضرت ابراہیم یا حضرت سارہ کے فرعون
کے حق میں دعا کرنے کا ذکر نہیں ہے۔ ابی ملک کے بارہ میں ان کی دعا کا ذکر ہے، حدیث مذکور
ظاہر ہے کہ یہ وہی جابر تھا جس کے حق میں حضرت سارہ نے دعا کی تھی اور ان کی دعا سے اس
رگی جاتی رہی تھی۔ تیسرا قرینہ یہ ہے کہ توراۃ کے بیان بموجب فرعون مصر نے نہایت ذلت کے
اپنے ملک سے ابراہیم و سارہ کو نکلوا دیا تھا، مگر بادشاہ جرار نے بہت سے تحفے دیکر رخصت
ان تحفوں میں کچھ لونڈیاں بھی تھیں۔

بادشاہ جرار کے تحفے

حدیث کے اس جبار کو توراۃ کے ابی ملک سے تطبیق دینے میں ایک مشکل یہ آتی ہے کہ حدیث
یہ جبار کافر تھا اور توراۃ کے ابی ملک سے خواب میں خود خدا ہم کلام ہوا تھا اور اسے بتایا تھا کہ
ہیم ایک نبی ہیں مگر اس اختلاف کو بھی ان اصلاحات کی قسم میں داخل قرار دیا جا سکتا ہے جو
رت کے ذریعہ خدا نے اہل کتاب کے بیانوں میں فرمائیں۔

ابی ملک بعد میں حضرت ابراہیم کا معتقد ہوا، یہ حضرت ابراہیم کا ایک حلیف تھا، اس کے ساتھ
رت ابراہیم نے بیر شبع کے پاس ہم قسمی کا عہد باندھا تھا، اس کی حکومت ان دنوں پوری ملک
ن پر تھی جس میں مورہ بھی داخل تھا۔ یہ درحقیقت ایک کنعانی عرب تھا۔ توراۃ کے ایک یہودی

بادشاہ جرار حضرت ابراہیم کا معتقد اور حلیف تھا

ربی شلوم کی تحقیق میں حضرت ہاجرہ اس بادشاہ کی بیٹی تھیں جس نے حضرت ابراہیم اور حضرت
کے تقدس سے متاثر ہو کر ان کو اس مقدس جوڑے کی خدمت میں دیا تھا۔ توراۃ حضرت ہاجرہؑ
رت سارہ کی مصری لونڈی بتاتی ہے اس لئے ربی شلوم نے حضرت ہاجرہ کو شاہ مصر کی بیٹی
ہے لیکن وہ حقیقت میں ابی ملک کی بیٹی اور ایک عرب خاتون تھیں۔ ف۲۰۳ میں بتایا جائیگا
اۃ حضرت اسماعیل کی بی بی کو بھی جو عربوں کے بیان کے مطابق عربی خاندان بنی جرہم کی
چراغ تھیں مصری عورت بتایا ہے۔ سینٹ پال گلاتیوں کے نام معنوں خط میں لکھتے ہیں۔
ہے کہ ابراہیم کے دو بیٹے تھے، ایک کنیز سے تھا اور ایک آزاد خاتون سے (۳۲) مگر وہ جو

حضرت ہاجرہ بادشاہ جرار کی بیٹی تھیں۔

حضرت ہاجرہ ایک عرب خاتون تھیں۔

Marfat.com

کنیز سے پیدا ہوا وہ گوشت سے پیدا ہوا اور جو آزاد خاتون سے پیدا ہوا وہ وعدہ سے پیدا ہوا
یہ باتیں تمثیلی ہیں، یہ دو عہدنامے ہیں، ایک کوہ سینا کا عہد ہے، جو کہ بندگی جنتا ہے اور وہ
ہے (۲۳) کیونکہ ہاجرہ عرب کا کوہ سینا ہے اور موجودہ یروشلم کا جواب ہے، اور اپنے بچوں کے
بندگی میں ہے (۲۴) مگر یروشلم جو اوپر ہے، اور ہم سب کی ماں ہے آزاد ہے (۲۶) باب گلاتیوں
سینٹ پال کا حضرت ہاجرہ کو عرب کا کوہ سینا بتانا اس بات کا ثبوت ہے کہ ان کے زمانہ
حضرت ہاجرہ ایک عرب خاتون سمجھی جاتی تھیں۔

توراۃ اور حدیث دونوں کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت ہاجرہ حضرت سارہ کو خدمت کے لیے دی گئی تھی
سی بات پر سینٹ پال نے ہاجرہ کا کام بندگی جنا بتایا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ حضرت ہاجرہ حضرت سارہ — حضرت ہاجرہ کنیز نہ تھیں۔
کی بندی اور کنیز نہ تھیں بلکہ برابر کی خاتون تھیں مگر حضرت ابراہیم اور حضرت سارہ کے ساتھ ان کی
اور ان کے باپ کی عقیدتمندی نے ان کو سارہ سے کم رتبہ بنا دیا تھا۔ علاوہ بریں حضرت ابراہیم
وطنی دستور یہ تھا کہ جس مرد کی دو شادیاں ہوتیں اس کی دوسری بیوی پہلی بیوی کی خادمہ قرار دی — محل ثانی ہونے کی وجہ
جاتی، شوہر پہلی بیوی سے اجازت لئے بغیر دوسری شادی نہیں کر سکتا تھا۔ بی بی سے اجازت — سے کنیز بن گئیں۔
لینے کے بعد جب دوسری عورت سے نکاح کرتا تو اس کے باپ سے عہدنامہ لکھوا لیتا تھا مثلاً

> ابی سان کی بیٹی شمس نوری کو بینینی ابی اور بلی سو نے اس کے باپ سے خریدا تاکہ — محل ثانی کا محل اولیٰ
> وہ بینینی ابی کی جورو اور بلی سو کی لونڈی ہو۔ — کے مقابلہ میں درجہ
>
> جس دن بلی سو سے شمس نوری یہ کہیگی کہ تو میری مالکہ نہیں اس کے بال مونڈ دیے
> جائیں گے اور اسے بیچ دیا جائیگا[۵۱]

یہ ایک نکاح نامہ کا ترجمہ ہے جو سنہ ۱۱ جلوس حمورابی میں لکھا گیا تھا۔ بعض نکاح ناموں میں بیچنے
کی شرط کے بدلے دیس نکالے کی شرط ہوتی تھی۔

حضرت ہاجرہ کا درجہ حضرت سارہ کے مقابل میں وہی تھا جو کہ بلی سو کے مقابلہ میں شمس نوری کا
تھا۔ اور صرف محل ثانی ہونے کی وجہ سے وہ لونڈی قرار پائیں ورنہ وہ آزاد تھیں اگر اتفاق اس
کے برخلاف ہوتا اور حضرت سارہ محل ثانی ہوتیں تو یہی درجہ حضرت سارہ کا ہوتا۔

۱۹۵۔ حضرت اسمٰعیل ۔ حضرت ابراہیم کے خلاف ان کی قوم نے جب جلا دینے کا حکم سنایا
تو انھوں نے کہا "میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں" (۲۵) اور خدا سے دعا کی "اے میرے رب
مجھے صالحوں میں سے دے" (۲۶) یعنی ایک نیک بنا د فرزند عطا کر، خدا فرماتا ہے "تو ہم نے ان کو
ایک بردبار لڑکے کی بشارت دی" (۲۷) ۔ توراۃ کے بیان کے مطابق خدا نے یہ بھی فرمایا کہ "میں
تم کو ایک بڑی نسل بناؤنگا" (۲) باب ۱۲ پیدائش۔

---

[۵۱] دی اولڈ ٹسٹامنٹ ان دی لائیٹ آف ہسٹاریکل ریکارڈ ص ۱۸۹

Marfat.com

بشارت اسماعیل کے وقت حضرت ابراہیم کی عمر

ن کے بیان بموجب حضرت ابراہیم کی ہجرت اور ان کو جلا دینے کے لئے قوم کی سازش کا
ے ہے، اس بشارت کے زمانہ میں وہ فتیٰ تھے ۲۵/۲۲ ق پ ۲۰ یعنی عمر شریف ۳۰ سے ۴۰ برس
لیکن توراۃ کے جامعین کے نزدیک اس وقت وہ ۷۵ برس کے بوڑھے تھے ④ سب ۱۲
ں، اس لئے اولاد سے مایوس تھے اس بنا پر انھوں نے کہا "اے خداوند تو مجھے کیا دیگا،
تا ہے کہ میں بے اولاد مرونگا، اور میرے گھر کا مالک الیعزر دمشقی ہوگا ② دیکھ تو نے مجھے
ولاد نہیں دی ہے اور میرا وارث میرا خانہ زاد ہوگا ③ فرمایا نہیں تیرا وارث یہ نہوگا بلکہ وہ
تیری ہی صلب سے پیدا ہوگا ④ ب ۱۵ پیدائش۔

ولادت اسماعیل

ضرت ابراہیم جب ۸۶ برس کے ہوئے تو حضرت ہاجرہ کے بطن سے حضرت اسماعیل پیدا
⑯ ب ۱۶ پیدائش۔ چودہ برس بعد جب کہ حضرت ابراہیم کی عمر شریف سو برس تھی ⑤ ب ۲۱

ولادت اسحاق

ں حضرت سارہ کے بطن سے جن کی عمر نوے برس تھی ⑰ ب ۱۷ پیدائش۔ حضرت اسحاق پیدا ہوئے۔

حضرت اسماعیل کی وجہ تسمیہ

حضرت ابراہیم کے صلبی فرزند جن کا قرآن میں ذکر ہے دو سے زیادہ نہیں۔ حضرت ابراہیم کے
ک یہ دونوں فرزند اس بات کی دلیل تھے کہ خدا دعائیں سنتا ہے چنانچہ اپنی ایک دعا میں وہ فرماتے
سب تعریف اللہ کے لئے جس نے بوڑھا ہو جانے پر مجھے اسماعیل اور اسحاق دیا بے شک
رب دعائیں سننے والا ہے" ④ ع ۱۴۔ سب سے پہلے فرزند اکبر کی ماں نے حاملہ ہو کر بتایا
یشمع ایل یعنی خدا (دعائیں) سنتا ہے، اس لئے فرزند اکبر کا یہی نام پڑ گیا جو عربوں کی زبان
تغیر ہو کر اسماعیل بن گیا۔

ولادت اسماعیل کا توراتی قصہ

حضرت اسماعیل کی ولادت کا قصہ توراۃ میں یہ ہے کہ حضرت سارہ چونکہ بانجھ تھیں اس لئے
نھوں نے اپنی مصری خادمہ جن کا نام ہاجرہ تھا حضرت ابراہیم کو دی، اور کہا میری خادمہ کے
ں جاؤ، شاید میں اس کی کوکھ سے بچہ والی ہوں" حضرت ابراہیم نے جیسا کہ سارہ نے کہا تھا
اور وہ حاملہ ہوئیں۔ حاملہ ہونے کے بعد اپنی مالکہ کو بنظر حقارت دیکھنے لگیں اس پر سارہ نے سختی
وہ بھاگ نکلیں، مگر راہ میں خدا کا فرشتہ حضرت ہاجرہ کو ملا اور اس نے ان کو سمجھا کر حضرت سارہ
پاس واپس بھیجا اور ان کو بشارت دی کہ "تم حاملہ ہو تم بیٹا جنوگی، اس کا نام یشمع ایل رکھنا،
خدا نے تمہارا دکھ سن لیا ⑪ وہ فرا פרא אדם ہوگا، سب کے ہاتھ اس کے برخلاف
اس کے ہاتھ سب کے خلاف ہوں گے اور وہ اپنے سب بھائیوں کے سامنے بود و باش کریگا
ب ۱۶ پیدائش۔ لفظ فرا کے معنی شکاری اور بہادر کے ہوتے ہیں مگر بیبل کے مترجمین اس لفظ کا
وحشی آدمی کرتے ہیں۔

محاسن اسماعیل

حضرت اسماعیل کے متعلق خدا کا بیان ہے کہ وہ طبیعت کے بردبار تھے ㉗ ق صابر تھے ㉘
وعدہ کے سچے تھے اور رسول تھے، نبی تھے ④ اور اپنے لوگوں کو نماز کا اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے۔

Marfat.com

اور اپنے رب کے پاس پسندیدہ تھے ۵۵ ؎ م‍ ۔

۱۹۶۔ حضرت اسماعیل کا ختنہ۔ توراۃ کے بیان بموجب حضرت اسماعیل جب ... کے ہوئے ۲۴ تب خدا حضرت ابراہیم کو دکھائی دیا ۱ اور ان کے ساتھ ہم کلام ہو کر بولا ... اپنے اور تمھارے درمیان اور تمھارے بعد تمھاری نسل کے درمیان ان کی پشت در پشت کے لئے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہو کرتا ہوں کہ میں تمھارا اور تمھارے بعد تمھاری نسل کا خدا ہوں گا ... تم میں سے ہر ایک فرزند نرینہ کا ختنہ کیا جائے ۱۰ اور وہ فرزند نرینہ جس کا ختنہ نہیں ہوا ... اپنے لوگوں میں سے کٹ جائے کہ اس نے میرا عہد توڑا ۱۴ سواسی روز ابراہیم اور ان ... حضرت اسماعیل کا ختنہ ہوا ۲۶ اور ان کے گھر کے مرد، کیا گھر کے پیدا ہوئے، کیا پردیسیوں سے خریدے ہوئے، سب کا ختنہ ہوا ۲۷ ب۱۔ توراۃ کے بیان بموجب یہ واقعہ اسی دن سے ... رکھتا ہے جس دن خدا نے حضرت ابراہیم کو حضرت اسحاق کی بشارت دی ۱۵ تا ۲۶ ب ... قوم لوط کے ہلاک کی اطلاع دی ۱ تا ۳۳ ب۱۔ توراۃ نے بشارت اسحاق کے دن کو ختنہ ... کا دن قرار دیا ہے، قرآن پاک نے اسی دن کو واقعہ قربانی کا دن قرار دیا ہے۔ چنانچہ قرآن میں قصہ قربانی کے بعد خدا فرماتا ہے۔ "اور ہم نے ان کو اسحاق کی بشارت دی ۱۱۲ ؎ ... ختنہ کا رواج عربوں میں حضرت ابراہیم کے وقت سے جاری رہا اور مسلمانوں نے اس کو ایک اسلامی شعار بنا لیا۔ مسلمانوں کے اکثر قدیم گھرانے اور عرب کے اکثر قبائل آج تک عقیقہ اور ختنہ ایک دن کرتے ہیں۔ جس طرح ختنہ اسماعیل کی یادگار ہے اسی طرح عقیقہ بھی اس "ذبح عظیم" میں داخل ہے جسے خدا نے فدیہ اسماعیل قرار دیا۔

حکم ختنہ

حضرت اسماعیل کا ختنہ

توراۃ کے بیان کے مطابق جو یوم ختنہ کا تھا قرآن کے بیان بموجب وہی قربانی کا یوم تھا۔

۱۹۷۔ قربانی پسر۔ قربانی پسر کا واقعہ توراۃ میں اس طرح وارد ہے کہ خدا نے حضرت ابراہیم کو آزمایش کے طور پر حکم دیا کہ اپنے اکلوتے فرزند کو بطور سوختنی قربانی کے قربان کر دو ... حضرت ابراہیم نے اپنے لڑکے کو جلانے کے لئے لکڑی کاٹی اور اپنے لڑکے کے ساتھ ایک پہاڑ پر گئے۔ لڑکے نے کہا بابا لکڑی اور آگ تو ہے مگر سوختنی قربانی کے لئے برہ کہاں ہے؟ حضرت ابراہیم نے کہا خدا خود سوختنی قربانی کے لئے برہ عطا کریگا۔ حضرت ابراہیم نے پھر ایک مذبح بنا... اس پر لکڑیاں رکھیں اپنے لڑکے کے ہاتھ پاؤں باندھے، اس کو لکڑیوں پر رکھا اور حضرت ابراہیم نے ہاتھ بڑھایا اور اپنے لڑکے کو ذبح کرنے کے لئے چھری اٹھائی تب خداوند کے فرشتے نے آسمان سے آواز دی اور کہا ابراہیم! لڑکے پر ہاتھ نہ ڈالو اور اس کے ساتھ کچھ نہ کرو کیونکہ اب میں نے جان لیا کہ تم خدا سے ڈرتے ہو کیونکہ تم نے اپنے اکلوتے بیٹے کی قربانی سے دریغ نہ کیا۔ حضرت ابراہیم نے اب آنکھ اٹھا کر دیکھا تو پاس ہی جھاڑیوں میں ایک مینڈھا الجھا ہوا نظر آیا اسے پکڑ کر انھوں نے اپنے فرزند کے بدلے قربان کیا اور اس کے گوشت کو جلا دیا ۱ تا ۱۳ ب۲۲ پیدائش

توراۃ کے مطابق خدا نے قربانی پسر کا حکم صریحاً دیا تھا۔

حضرت ابراہیم نے قربان ہونے والے پسر کو اپنے ارادہ سے ناواقف رکھا تھا۔

قرآن کے مطابق قربانی کا صریح حکم نہ تھا بلکہ ایک خواب کو حکم سمجھا

اس کے مقابلہ میں قرآن کا قصہ سنئے۔ حضرت ابراہیم نے خواب میں اپنے آپ کو اس حالت یکھا کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں۔ ذبح کرنے کا خدا کی طرف سے کوئی صریح حکم نہ تھا۔ ت اسماعیل اس وقت بچے تھے۔ حضرت ابراہیم اپنے بچے کو اس کی مرضی کے خلاف ذبح کر سکتے تھے۔ جب لڑکا اس عمر کا ہوا کہ وہ اپنے باپ کے ساتھ ہم قدم دوڑ سکتا تھا یعنی اس بوجھ اچھی طرح آگئی تھی اور اس کی تربیت بھی اچھی طرح ہو چکی تو حضرت ابراہیم نے ایک اس سے اپنا خواب بیان کیا۔ ان کے خیال میں اس خواب کی تعبیر جو بھی رہی ہو اس سے اپنے کو اطلاع نہیں دی، خواب سنا کر لڑکے سے اس کے متعلق پوچھا کہ تمھاری رائے کیا ہے۔ لڑکے باوا آپ کو جس کا حکم دیا جاتا ہے کیجیے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ باپ اور بیٹے دونوں نے ب کا یہ مطلب سمجھا کہ خدا کی مرضی ہے کہ حضرت ابراہیم اپنے بیٹے کو ذبح کریں۔ اپنے مقبوضات سے بہترین چیز کو دیوتا کے حضور میں بطور نذر پیش کرنے کا دستور قدیم سے چلا آتا تھا بیٹے سے بہتر کیا چیز ہو سکتی ہے؟ چنانچہ بعض موقعوں پر لوگ اپنے بیٹوں کو بھی دیوتا کی خوشنودی لیے قربان کر دیا کرتے تھے۔ مگر خدا اپنے بندوں سے عبودیت چاہتا ہے، ایک اعلیٰ مقصد کے صل کرنے کی کوشش میں جان و مال کی قربانی کو وہ پسند کرتا ہے مگر وہ نہیں چاہتا کہ کوئی انسان نے لڑکے کو خدا کی خوشنودی کے لئے ذبح کر ڈالے۔

حضرت ابراہیم نے قربان ہونے والے فرزند کو نا واقف نہیں رکھا بلکہ جو کیا اس کی رائے سے کیا۔

باپ اور بیٹے دونوں نے خواب کو حکم الٰہی سمجھا تھا۔

قربانی پسر کا ان دنوں عام دستور تھا۔

قربانی کے متعلق حضرت ابراہیم کو اس وقت تک کوئی ہدایت نہیں دی گئی تھی مگر خواب کا ب باپ اور بیٹے دونوں نے یہ سمجھا کہ خدا ان کو آزماتا ہے۔ حضرت نوح کا ایک لڑکا جب وہاں میں ڈوبا تو انھوں نے خدا سے فریاد کی تھی کہ اس نے ان کے بیٹے کو ہلاک ہونے سے کیوں یا مگر حضرت ابراہیم نے کوئی التجا نہ کی، جس بات کو انھوں نے خدا کا اشارہ سمجھا تھا اس کو پورا پر آمادہ ہو گئے۔ ذرا غور کیجیے کہ اس پر خدا کی طرف سے کیا ندا آتی ہے۔ اے ابراہیم جس طرح نے اپنے آپ کو خواب میں دیکھا کہ اپنے لڑکے کو ذبح کر رہے ہو اسی طرح میں نے تم کو عملاً اپنے ے کو ذبح کرنے کی حالت میں دیکھ لیا۔ "تم نے اپنے خواب کو سچ مچ کر دکھایا" بیٹے کی قربانی کی رت نہیں، تمھارے مویشی تمھارے دھن دولت ہیں تم کو میں نے جو بیٹا دیا ہے اس کو ایسا ت مند بنایا کہ وہ خدا کے اشارہ پر قربان ہونے کو تیار ہو گیا۔ اس کی خوشی میں ایک بہترین پاک ر کا فدیہ دو اور اس کو دوسرے بے وقوفوں کی طرح جلا کر خاک نہ کر دو بلکہ اس کو ذبح کر کے کچھ خود کھاؤ کچھ وں کو کھلاؤ۔ قربانی کا گوشت خدا تک نہیں پہنچتا' لوگوں کا یہ خیال غلط ہے یہ تمھارا تقویٰ ہی جو خدا تک پہنچتا ہے۔

خدا نے خواب کو سچ کر دکھانے سے منع کیا۔

بیٹے کی قربانی کے بدلے فدیہ ذبح کرنے کا حکم دیا۔

ال اللهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلٰكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ

ف۔ قربان ہونے والا بیٹا۔ توراۃ میں یہ مذکور ہے کہ خدا نے آسمانوں پر سے حضرت یم کو آواز دی اور اپنی ذات کی قسم کھا کر فرمایا "چونکہ تم نے ایسا کام کیا ہے، اپنے بیٹے، اپنے

اکلوتے بیٹے تک کو مجھ سے دریغ نہیں رکھا (۱۶) میں تم کو برکت دونگا (بڑی) برکت اور تمہاری نسل
کو بڑھاؤنگا آسمان کے تاروں اور ساحل دریا کی ریت کی مانند بڑھاؤنگا اور تمہاری نسل تمہاری
کے پھاٹک پر قبضہ کریگی (۱۷) اور تمہاری نسل سے دنیا کی تمام قومیں برکت پائیں گی۔ اس واسطے
کہ تم نے میرے قول کو سنا (۱۸) ب ۲۲ پیدایش۔

تورات کے بیان میں حضرت اسحاق کے نام کا اضافہ

اس برکت کو یعقوب کے گھرانے میں محدود کر دینے کی غرض سے جامعین تورات نے سیاق کے برخلاف اس قصہ میں ہر جگہ حضرت اسحاق کا نام داخل کر دیا ہے۔ تورات کا بیان یہ ہے کہ خدا نے حضرت ابراہیم سے

حضرت ابراہیم نے اکلوتے فرزند کو قربان کرنا چاہا تھا۔

"فرمایا، اپنے بیٹے، اپنے اکلوتے بیٹے × کو لو اور موریاہ کی زمین میں جاؤ اور وہاں اس پہاڑ پر جو میں تم کو بتاؤنگا اس کو سوختنی قربانی کے لئے چڑھاؤ (۲)

اس حکم کی حضرت ابراہیم نے تعمیل کرنی چاہی تو خدا نے فرمایا۔

"اپنا ہاتھ اس لڑکے پر مت بڑھاؤ اور اسے کچھ نہ کرو کہ اب میں نے جان لیا کہ تم خدا ترس ہو اس لئے کہ تم نے اپنے ہاں اپنے اکلوتے بیٹے تک کو مجھ سے دریغ نہ کیا (۱۲) تم نے ایسا کام کیا اپنے بیٹے اپنے اکلوتے بیٹے تک کو مجھ سے دریغ نہ کیا"

(۱۵) ب ۲۲ پیدایش۔

حضرت اسماعیل ولادت اسحاق سے پہلے حضرت ابراہیم کے اکلوتے فرزند تھے۔

تورات میں تین بار اس فرزند کو اکلوتے کا لقب دیا گیا ہے۔ عبری میں اصل لفظ "یحید" ہے جو عربی کے وحید کا ہم اصل اور ہم معنی ہے۔ حضرت اسحاق حضرت سارہ کے "یحید" تو تھے مگر حضرت ابراہیم کے "یحید" نہ تھے۔ حضرت اسماعیل پہلے فرزند تھے اور حضرت اسحاق کی ولادت سے پیشتر وہ حضرت ابراہیم کے اکلوتے فرزند تھے۔ تورات میں اکلوتے فرزند کی قربانی کا بیان اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ یہ واقعہ حضرت اسحاق کی ولادت سے پہلے کا تھا۔ قرآن کے بیان کے مطابق قربانی کا واقعہ ولادت اسحاق سے پہلے اس دن ہو جس دن حضرت اسحٰق کی بشارت حضرت ابراہیم کو ملی کیونکہ قرآن میں خدا نے پہلے قصہ قربانی بیان فرمایا اور قصہ کو ختم کر کے کہا "اور ہم نے ان کو بشارت دی اسحاق کی جو ایک نبی تھے صالحوں میں سے (۳۸) ول۔

۱۹۹۔ ذبح عظیم۔ قصہ قربانی کے خاتمہ پر قرآن میں خدا نے فرمایا "اور ہم نے ایک بڑی قربانی (ذبح عظیم) کو اس (لڑکے) کا فدیہ بنایا" (۴۳) ول۔

قربانی کی غرضیں

قربانی کی دو غرضیں ہوتی ہیں۔ کسی کی مراد حاصل ہونے پر اپنے معبود کے حضور میں بطور شکریہ نذرانہ پیش کرنا یا اپنے معبود سے کسی چیز کو طلب کرتے ہوئے اس کی خوشنودی کے لئے جانور کی قربانی کرنا۔ رفتہ رفتہ جانور کی قربانی عبادت کا ایک طریقہ بن گیا۔ بت پرستوں میں قربانی کا دستور قدیم سے چلا آتا ہے۔ ہندوستان میں بھی گھوڑوں اور دوسرے جانوروں کی قربانی ہوا کرتی تھی، گوتم بدھ

دستور قربانی کی قدامت

Marfat.com

سے قربانی کی رسم رک گئی اور اگرچہ بودھ مذہب ہندوستان سے مفقود ہو گیا مگر بدھ ذاہنسا کی
لی تھی اس کا اثر باقی رہا تاہم ہندوؤں کی نیچ قومیں اب بھی قربانی کیا کرتی ہیں۔ بنی اسرائیل
میں ہر تہوار پر قربانی ہوتی ہے اور ان کی عبادت کا اہم ترین جزو قربانی ہے۔
حضرت ابراہیم اپنے اکلوتے فرزند اسماعیل کی رضامندی کے ساتھ ان کو ذبح کرنے لگے تو خدا
نے اس کام سے روک دیا اور کہا کہ حضرت اسماعیل کے فدیہ میں ایک جانور قربان کرو۔ خدا
نے اس فدیہ کو ذبح عظیم یعنی بڑی قربانی قرار دیا۔ اس وقت سے لوگ بچہ کے پیدا ہونے پر اس کے
شکرانے کے طور پر ایک جانور کی قربانی کرتے ہیں۔ اس رسم کو عقیقہ کہتے ہیں۔ عربوں میں یہ رسم ابتدا
ہی سے پہلے سے موجود تھی جس کو مسلمانوں نے جاری رکھا۔ — رسم عقیقہ

مقام قربانی۔ توراۃ میں بتایا گیا ہے کہ قربانی کے بعد حضرت ابراہیم بیر سبع
میں حضرت سارہ کی وفات تک مقیم رہے۔ بیر سبع کے آس پاس جس مخصوص جگہ پر قربانی کی تھی — بیر سبع
اس کا نام حضرت ابراہیم نے یہوہ یری رکھا تھا ⑨ ب۲۲ پیدائش۔ اس کے معنی ہیں کہ — یہوہ یری
ان اللہ بکل شیء بصیر یقیناً اللہ ہر چیز کو دیکھتا ہے۔
اس نام کی اب کوئی جگہ مشہور نہیں ہے۔ اس جگہ کا دوسرا توراتی نام ارض موریہ ہے ②
ب۲۲ پیدائش۔ توراۃ کے اکثر محشی اس جگہ دوم کتاب الایام کے تیسرے باب کی پہلی آیت کی طرف — موریاہ (یا مروہ)
اشارہ کرتے ہیں۔ اس اشارہ کا مطلب یہ بتانا ہے کہ یہ وہ مقام ہے جہاں یبوسی کے کھلیان میں
حضرت سلیمان نے بیت المقدس تعمیر کیا لیکن لفظ "موریاہ" کے معنی ہیں "دکھائی ہوئی جگہ" یہ جگہ
حضرت داؤد کو خواب میں دکھائی گئی تھی کہ اللہ کا گھر اس جگہ تعمیر ہوگا۔ اس جگہ کا یہ نام حضرت داؤد
کے زمانہ سے پڑا۔ حضرت ابراہیم کے قصہ سے اس مقام کو تعلق نہیں ہو سکتا۔ "ھموریہ" اگر صحیح قرات
ہے تو اس "دکھائی ہوئی جگہ" کو قصہ ابراہیم ہی میں تلاش کرنا چاہیے۔ حضرت ابراہیم کے قصہ میں
صرف ایک جگہ ایسی ہے جسے اس جگہ سے تطبیق دی جاسکتی ہے اور وہ مورہ یعنی مروہ کے
قریب کی وہ جگہ ہے جہاں خدا کا دیدار دیکھنے کی یادگار میں حضرت ابراہیم نے خدا کے لئے پہلا معبد بنایا تھا او
یہیں واقع تھا اور ہے (دیکھو ف۱۹۲)۔ زیادہ قرین قیاس یہ ہے۔ احبار کی لغزش قلم نے
המרה ھموراہ کو המריה ھموریہ کردیا۔
عربوں کی ملی روایت جو اب مسلمانوں کی میراث ہو چکی ہے مقام قربانی منیٰ کو بتاتی
ہے جو مکہ سے تین میل کی مسافت پر واقع ہے۔ ایک حدیث میں وارد ہے کہ آنحضرتؐ نے کوہ مروہ کی
طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ ہے اصلی مقام قربانی کا۔ (موطا امام مالک)

مقام ابراہیم۔ حضرت ابراہیم نے اپنے اصلی وطن بابل سے ہجرت کی اور ملک — بابل سے ہجرت
کنعان میں آئے۔ اس وقت کنعان کی سرحد ایک طرف بابل دوسری طرف مصر اور تیسری طرف — کنعان میں ورود

جنوب میں کوہ مورہ کے پاس ختم ہوتی تھی۔ بابل میں اور مصر میں دو متمدن قومیں بسی ہوئی باقاعدہ حکومتوں کے ماتحت تھیں، مگر کنعان میں منتشر چھوٹی چھوٹی ریاستیں تھیں جن کے ر...

عہد ابراہیم میں کنعان کا حال

میں لڑتے تھے۔ بابل کے حکام بھی کبھی کبھی کنعان پر چڑھائی کرتے تھے اور کم سے کم ایک بادشاہ کنعان سے آگے مصر تک اپنا اقتدار قائم کر لیا تھا۔ بارہا کنعان کا ایک بڑا حصہ مصر کے ماتحت رہ چکا ہے اور مصر کے ایک بادشاہ نے اپنی حکومت بابل تک پہنچا دی تھی۔

حضرت ابراہیم کے زمانہ میں بھی بابل والوں نے کئی بار کنعان پر حملہ کیا اور توراۃ کے مطا... ایک مہم میں حضرت ابراہیم نے کنعان کے پانچ بادشاہوں کے ساتھ بابل کی افواج کا مقابلہ کیا تھا

سفر مصر

کا یہ بھی بیان ہے کہ حضرت ابراہیم مصر گئے تھے۔ اسی لئے وہ مصر کی حالات سے اچھی طرح وا... توحید کا مرکز قائم کرنے کے لئے نہ کنعان کا کوئی حصہ موزوں تھا نہ مصر کا۔ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ

سرزمین مورہ مرکز توحید بننے کے لئے موزوں ترین جگہ

ابراہیم کنعان سے گذر کر کوہ مورہ تک گئے تھے اور وہاں پر انہوں نے ایک مذبح بنایا تھا۔ سرز... مورہ چونکہ وادی بے زراعت تھی اس لئے اس پر نہ بابل کی نظر پڑی تھی نہ مصر کی، اور کنعانیو... لئے بھی وہاں کوئی کشش کی وجہ نہ تھی۔ ان وجوہات کی بنا پر وہ پر امن جگہ تھی خدا نے اس سرزمین کو مرکز تبلیغ بننے کے لئے پسند کیا اور اسی کو مقام ابراہیم قرار دیا۔

ف۲۰۲۔ وادی بے زراعت۔ قرآن کا بیان ہے کہ حضرت ابراہیم نے اپنی اولاد میں سے ایک

وادی بے زراعت میں حضرت ہاجرہ کے آنے کا توراتی نقشہ

حصہ کو وادی بے زراعت میں بسایا۔ ان کی اولاد کا دوسرا حصہ کسی اور جگہ بسا ہوا تھا۔ توراۃ کا بیان ہے کہ حضرت سارہ اور حضرت ہاجرہ میں کچھ اَن بَن ہو گئی تھی، حضرت سارہ نے حضرت ابراہیم سے کہا کہ ہاجرہ اور اس کے بیٹے کو یہاں سے نکال دو تاکہ ہاجرہ کا بیٹا میرے بیٹے اسحاق کے ساتھ تمہارا وارث نہ ہو۔ حضرت ابراہیم ایک روز صبح اٹھے اور روٹی اور پانی کی ایک چھاگل ہاجرہ کو دی اور

بیابان بیر شبع

بچہ کو اور ہاجرہ کو رخصت کر دیا اور وہ روانہ ہوئیں اور بیر شبع کے بیابان میں بھٹکتی پھریں۔ پانی جب چک گیا تو بچہ کو انہوں نے جھاڑی میں رکھا اور دور جا کر بیٹھیں کہ بچہ کو مرتے نہ دیکھیں اور رونے لگیں تو خدا کے فرشتے نے ہاجرہ کو آسمان سے آواز دی کہ تو رنجیدہ کیوں ہے، مت ڈر کیونکہ (یشمع ایل) "خدا نے سن لی" بچہ کی آواز۔ اٹھ، بچہ کو اٹھا اور اس کو اپنے ہاتھ میں لے کیونکہ میں اس کو ایک بڑی قوم بناؤں گا۔ اور خدا نے اس کی آنکھیں کھولیں اور اس نے پانی کا ایک کنواں دیکھا اور جا کر چھاگل کو بھر لیا اور لڑکے کو پلایا (۱۰) تا (۱۹) باب ۲۱ پیدائش۔

وادی بے زراعت، فاران، حجاز،

قرآن کے مطابق حضرت ابراہیم نے حضرت اسماعیل کو وادی بے زراعت میں خانہ کعبہ کے پاس بسایا تھا۔ توراۃ میں ہے کہ حضرت اسماعیل فاران کے بیابان میں رہتے تھے۔ ہم نے ف۱۹۱ میں بتایا ہے کہ فاران حجاز کے پہاڑوں کا نام ہے جن میں سے ایک کا نام قرآن میں مروہ اور توراۃ میں مورہ ہے۔ اور بیر شبع بھی یہیں واقع تھا (ف۱۹۱)۔ عربی روایات کے مطابق حضرت

حضرت ہاجرہ کی سنت حج کے زمانہ میں صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا ہے

وہ مروہ اور کوہ صفا کے درمیان پانی کی تلاش میں دوڑتی پھرتی تھیں۔ حج کے موقع پر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا اسی کی یادگار ہے جس کے متعلق خدا نے فرمایا "یقیناً صفا و مروہ اللہ کے شعائر میں سے ہیں تو اگر کوئی خانہ (کعبہ) کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر گناہ نہیں کہ ان دونوں کے درمیان چکر کاٹے۔ ... (۹) ع سورہ بقرہ ۲ پ ۲"

مکہ

۲۔ شہر مکہ۔ عرب کے ریگستان میں پانی نہایت کم یاب ہے۔ کسی جگہ پانی کا چشمہ نکل آئے تو لوگ وہاں جمع ہو جاتے ہیں اور وہ ایک بستی بن جاتی ہے۔ یہ مقام ایک قدیم تجارتی شاہ راہ کی گذرگاہ تھا جو ایلہ سے شور کو جاتی ہے اور جس کا نام حضرت لوط اور حضرت شعیب کے قصہ میں قرآن نے امام مبین اور سبیل مقیم بتایا ہے۔ جو قافلے یہاں سے گذرتے تھے وہ اس کنویں کے پاس ڈیرے ڈالنے لگے۔

مکہ کے پہلے باشندے

چنانچہ قبیلہ جرہم کے چند لوگ کدار کے راستے سے آرہے تھے وہ مکہ کے نشیب میں اترے تو انہوں نے کچھ پرندوں کو ایک مقام پر چکر لگاتے دیکھا تو انھوں نے کہا یہ پرند پانی ہی پر گھوم رہے ہیں۔ پھر وہ پانی تک پہنچے اور اسماعیل کی ماں سے پوچھا کیا تم ہم کو اجازت دیتی ہو کہ ہم تمھارے پاس مقیم ہوں۔ چنانچہ ان کی اجازت سے وہ لوگ وہیں مقیم ہو گئے۔ (بخاری عن ابن عباس)

دعائے ابراہیم

حضرت ابراہیم نے دعا کی تھی کہ اے ہمارے رب میں نے اپنی ذریت میں سے کچھ کو ایک بے زراعت وادی میں ...... بسایا ہے، تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور ان کو پھل پھلاڑی سے روزی دے تاکہ وہ شکر کریں (۳) ع .... اے میرے رب اس کو ایک امن شہر بنا اور اس کے لوگوں کو پھل پھلاڑی سے روزی دے (۵) ع۔ یہ دعا پوری ہوئی، جو قافلے شمال سے جنوب کو اور جنوب سے شمال کو گذرتے تھے وہ ہر قسم کا سامان یہاں لاتے تھے، رفتہ رفتہ یہ مقام ایک تجارتی منڈی بن گیا، اور اس وجہ سے بنی اسماعیل کا ذریعہ معاش تجارت ہو گئی۔ خدا نے اس مقام ابراہیم کو پرامن بنایا اور "جو اس میں داخل ہوا وہ بے خطر ہو گیا" (۶) ع۔

ابراہیم کا پہلا مذبح وادی بکہ میں

۳۔ تعمیر کعبہ۔ توراۃ کا بیان ہے کہ حضرت ابراہیم اپنے باپ کے گھر سے نکل کر سب سے پہلے مورہ کے پاس اور بعد میں عئی اور بیت ایل کے درمیان عبادت کے لیے جگہ مخصوص کی۔ عبرانی میں اس کے لیے لفظ مزبحے استعمال ہوا ہے جس کے معنی ہیں پاک ہونے کی جگہ اس کا ترجمہ بائبل میں آلٹر کیا گیا ہے۔ آلٹر اس چبوترہ کو کہتے ہیں جس پر چڑھاوا رکھا جائے۔ مزبح کے یا آلٹر کا ترجمہ قربان گاہ کرنا صریحاً غلط ہے۔ ص ۱۹۲ میں ہم بتا چکے ہیں کہ توراۃ اور زبور کا مورہ اور قرآن کا مروہ دونوں ایک ہی ہیں اور اس کا مقام وادی بکہ میں ہے اور بکہ مکہ معظمہ کا قدیم ترین نام ہے اور یہ نام نہ صرف قرآن میں بلکہ زبور میں بھی وارد ہے۔

خدا نے فرمایا کہ "ہم نے ابراہیم کے لیے خانہ کعبہ کی جگہ مقرر کی ... (۱) ع۔ اس وقت تک

صرف بتوں کی پرستش کے واسطے مندر تعمیر کئے جاتے تھے، یہ پہلا گھر تھا جو خدا کے واحد کے لئے تعمیر ہوا "یقیناً پہلا گھر جو لوگوں کے لئے بنایا گیا وہ بکہ میں ہے، برکتوں والا اور ہدایت والا ہے سارے عالم کے لئے" (۵) ق - خانہ کعبہ کی جگہ مقرر کرتے ہوئے خدا نے فرمایا میرے ساتھ کسی شئے کو شریک نہ کرنا (اور اس گھر کو صرف میری ہی عبادت کے لئے مخصوص رکھنا) میرے گھر کو طواف اور قیام اور رکوع وسجود والوں کے لئے پاک رکھنا (۱) حج - اس آیت میں عبادت کا طریقہ بھی بتا دیا گیا ہے یعنی قیام، رکوع، اور سجدہ جو ہماری نماز کے تین ارکان ہیں۔ ان کے علاوہ کعبہ کا طواف بھی ایک طریقہ عبادت کا ہے۔

خانہ کعبہ

خانہ کعبہ ایک چھوٹی سی چوگوشہ عمارت ہے ۳۲ گز لمبی، ۲۲ گز چوڑی، اور فرش سے چھت نو گز اونچی۔ اندر جانے کے لئے زمین سے ملا ہوا ایک دروازہ تھا اس کی تعمیر حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل نے اپنے ہاتھوں کی تھی "جب ابراہیم خانہ کعبہ کی دیواریں اٹھا رہے تھے تو اسمٰعیل (رکھتے جاتے تھے) اے ہمارے رب ہم سے قبول فرما بے شک تو ہی سننے والا، جاننے والا ہے" (۶) ق -

۲۰۵ - حج - وادی بے زراعت میں پانی دستیاب ہو جانے اور وہاں ایک کنواں بن جانے سے وادی بکہ جو ایک شاہراہ پر پہلے سے گذرگاہ تھی قافلہ والوں کے لئے مستقل قیام گاہ بن گئی اس شہر کا نام مکہ مشہور ہو گیا۔ خدا نے اس کے رہنے والوں کو پھل پھلاڑی سے روزی دی اور اس کو پر امن شہر بنایا اور "جو کوئی اس میں داخل ہوتا تھا بے خطر ہو جاتا تھا"۔ خانہ کعبہ کی تعمیر سے مکہ کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی۔

یکجائی کی جگہ

خدا فرماتا ہے "ہم نے خانہ (کعبہ) کو لوگوں کے لئے یکجائی کی جگہ اور پر امن بنایا" (۴) ق حضرت ابراہیم سے کہا "لوگوں میں حج کا اعلان کر دو، لوگ تمہارے پاس پاپیادہ آئیں اور ہر سواری پر جو دور دراز راہ سے آئیں۔ تاکہ اپنی منفعتوں میں حاضری دیں اور چند جانے ہوئے دنوں میں اللہ کا نام یاد کریں، ان چیزوں پر جو اس نے ان کو چوپائے مویشی کی قسم سے روزی دی ہیں، پھر اس میں سے خود بھی کھائیں اور تنگ دست اور محتاج کو بھی کھلائیں (۳) ح - خالدیہ کے

ہیں

دستورِ حج کی قدامت

شہر اُور میں جہاں حضرت ابراہیم پیدا ہوئے تھے ایک بڑا مندر تھا جس کی زیارت کے لئے مشرک دور دور سے بہت تکلیف برداشت کرکے جاتے تھے۔ اسی طرح لوگ مصر کے مندروں کی زیارت کو بھی جاتے تھے۔ خدا نے کہا کہ خالدیہ سے لے کر مصر تک لوگوں میں منادی کر دو کہ وہ شرک اور بتوں کی پرستش سے باز آئیں، خالدیہ اور مصر کے مندروں کو جا کر ان کا طواف کرنا بے سود ہے۔ اس کے بت تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ کعبہ خانۂ کعبہ خدائے واحد کا گھر ہے۔ اس میں آ کر خدا کے سامنے باادب کھڑے ہو (قیام) ...

خانہ کعبہ کے حج کا حکم اس لئے دیا گیا کہ لوگوں کو شرک سے توحید کی طرف پھیرا جائے۔

Marfat.com

سامنے جھکو (رکوع) اور اسی کو سجدہ کرو۔ اس گھر سے ساری دنیا میں توحید کی منادی کی جاتی ہے، اس کو اپنا مرجع بناؤ اور اس مرکز کا طواف کرو اور عہد کرلو کہ تمہاری ساری گردش اسی مرکز کے گرد ہوگی۔ نزدیک سے لوگ "پا پیادہ آئیں اور دور سے لوگ پھرتیلی سواری پر آئیں" "تاکہ وہ اپنی منفعتوں میں حاضری دیں" "خدا نے ان کو چوپائے مویشی سے روزی دی ہے، ان میں سے کچھ پر چند جانے ہوئے دنوں میں (دیوتا کا نام نہ لیں بلکہ) اللہ کا نام لیں اور قربانی کا گوشت (جلا کر ضائع نہ کریں بلکہ) "خود بھی کھائیں اور تنگ دست اور محتاج کو بھی کھلائیں"۔

حج

نماز

طواف

قربانی

۲۰۶۔ امامت ابراہیم۔ حضرت ابراہیم کو خدا نے کئی آزمایشوں میں ڈالا چنانچہ ان کو ایک جابر بادشاہ کے ساتھ جو خدائی کا مدعی تھا اس کی خدائی کے خلاف بحث کرنی پڑی اور انھوں نے اس کے عتاب کی کچھ پروا نہ کی۔ پھر انھوں نے توحید کے لئے اپنے باپ کی ناراضی خریدی جس نے ان کو اپنے گھر سے نکال دیا۔ ایک آزمایش یہ تھی کہ قوم نے ان کو آگ میں ڈالنے کا حکم سنایا اور وہ اپنے عقیدہ و عزم سے ذرا نہ ہٹے پھر اللہ نے ان کو آگ سے بچا لیا۔ سب سے اہم آزمایش فرزند کی قربانی تھی۔ "جب ابراہیم کو ان کے رب نے چند باتوں میں آزمایا پھر انھوں نے ان کو پوری کر دکھایا تو ان کے رب نے) فرمایا میں تم کو لوگوں کا امام بناؤنگا ۔ ۔ ۔ (۳) ق۔

آزمایشیں

وعدہ امامت

توراۃ میں ذکر ہے کہ خدا نے حضرت ابراہیم سے وعدہ کیا کہ "میں تم کو ایک بڑی نسل بناؤنگا، اور تم کو برکت دونگا اور تمہارے نام کو عظمت دونگا، اور تم ایک برکت ہوگے (۲) ۱۲ ب۔ چونکہ تم نے .... اپنے اکلوتے بیٹے تک کو مجھ سے دریغ نہ کیا (۱۶) میں تم کو برکت دونگا بڑی برکت .... (۱۷) اور تمہاری نسل سے دنیا کی تمام قومیں برکت پائیں گی، اس وجہ سے کہ تم نے میرے قول کو سنا (۱۸) ۲۲ ب پیدایش۔

توراۃ کے اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کا وعدہ صرف حضرت ابراہیم تک محدود نہ تھا، بلکہ ان کی پوری نسل کے حق میں تھا۔ مگر قرآن مجید بتاتا ہے کہ وعدہ امامت کو سن کر حضرت ابراہیم نے عرض کی اور میری اولاد میں سے، فرمایا میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا" (۳) ق یعنی حضرت ابراہیم کی اولاد میں جو لوگ ظالم ہوں گے ان کو محض حضرت ابراہیم کی اولاد ہونے کی وجہ سے کوئی فضیلت نہیں ملیگی، دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہے کہ امامت موروثی نہ ہوگی۔

امامت موروثی چیز نہیں ہے

۲۰۷۔ بشارت محمد۔ قربانی پسر کے خواب کو سچا کر دکھانے کے بعد خدا نے حضرت ابراہیم کو اسحاق کی بشارت دی" اور حضرت اسحاق "صالحوں میں سے تھے اور نبی تھے" (۳۸) "اور خدا نے ابراہیم کو اور اسحاق کو برکت دی اور ان دونوں کی اولاد میں بھلا کرنے والے بھی ہیں اور اپنی نفسوں پر صریح ظلم کرنے والے بھی" (۳۹) ق۔ بھلا کرنے والی (محسن) اولاد میں ایک حضرت موسیٰ تھے جنھوں نے بنی اسرئیل کو مصر میں فرعون کے قبضہ سے رہائی دلائی۔ خدا نے ان پر توراۃ نازل کی جس سے

بشارت اسحاق

Marfat.com

شریعت موسوی کی بنا پڑی۔

وعدہ امامت

قربانی پسر کی آزمائش کے بعد خدا نے دوسری بشارت یہ دی کہ حضرت ابراہیم کو خدا نے
لوگوں کا امام مقرر کیا۔ "جب ابراہیم کو ان کے رب نے چند باتوں میں آزمایا، پھر انھوں نے ا
پوری کر دکھایا تو (ان کے رب نے) فرمایا کہ میں تم کو لوگوں کا امام بناؤنگا" (۲) ق ۔ حضرت ا
اور حضرت اسماعیل خانہ کعبہ کی دیواریں اٹھا رہے تھے" اور خدا سے کہہ رہے تھے کہ "یا اللہ

بشارت محمد

(ہماری یہ خدمت) قبول کر" "اے ہمارے رب ہم دونوں کو اپنا تابعدار (مسلمین) بنا اور
دونوں کی اولاد سے ایک امت کو اپنا تابعدار بنا اور ہم کو ہماری عبادت کے طریقے دکھا
ہم پر مہربانی فرما، بے شک تو ہی توجہ کرنے والا، رحم والا ہے (۷) اے ہمارے رب اور ان
میں انھیں میں سے ایک رسول مبعوث فرما جو ان کے سامنے تیری آیتوں کی تلاوت کر
اور ان کو کتاب اور حکمت سکھائے اور ان کو پاک بنائے، بے شک تو ہی عزیز ہے حکمتوں وا
ہے" (۸) ق ۔ اس دعا کا نتیجہ ڈھائی ہزار برس کے بعد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
بعثت کی شکل میں ظاہر ہوا۔

توراۃ کے بیان بموجب حضرت اسماعیل کے بارہ بیٹے تھے۔ نبیت (نبط) قیدار، ادبیل
بسام، مسماع، دومہ، مَشّا، حدر (حدد)۔ تیما، اطور (یطور) نافش، قدماہ۔ حضرت پیغمبر
عرب صلعم حضرت اسماعیل کے دوسرے فرزند قیدار کی اولاد سے تھے۔ حضرت یشعیاہ ایک علی

قیداری پیغمبر

پیغمبر کی بشارت دیتے ہوئے فرماتے ہیں "بیابان اور اس کی بستیاں، قیدار کے آباد دیہات
اپنی آواز بلند کریں گے اور سلع کے بسنے والے ایک گیت گائینگے (۱۱) ۴۲ یسعیا۔

وف ۲۰۸ ۔ ملت ابراہیم۔ حضرت ابراہیم کی بعثت ایسے زمانہ میں ہوئی جب کہ تمدن نے
کافی ترقی کرلی تھی اور فن تحریر ایجاد ہو چکا تھا۔ تاریخ کا زمانہ بھی انھیں کے زمانہ سے شروع ہوتا
ہے۔ حضرت ابراہیم پہلے پیغمبر ہیں جن پر خدا کی طرف سے جتنے احکام اترے وہ سب ضبط تحریر میں

صحف ابراہیم

آئے اور انھیں کے مجموعہ کا نام صحف ابراہیم ہے۔ ان سے پہلے پیغمبروں نے توحید کی تعلیم دی
اور شرک کے انسداد کی کوشش کی تھی اور مشرکوں کو ان کی بدعقیدگی اور بداعمالی کے آل سے

حضرت ابراہیم کی تعلیم

متنبہ کیا تھا مگر حضرت ابراہیم کی تعلیم ان تمام مسائل پر حاوی تھی جو انسان کو خدا ترس، نیک چلن

ملت ابراہیم

اور نیکو کار بناتے ہیں۔ انھیں تعلیمات کا نام ملت ابراہیم ہے۔ "(اے محمد) کہو کہ میرے رب
نے ایک سیدھی راہ ایک استوار دین ملت ابراہیم کی طرف میری رہ نمائی کی ہے۔ جو حنیف تھے
اور مشرکوں میں سے نہ تھے" (۷) ق ۔ یہی ملت ابراہیم تھی جس کی تمام پیغمبر تعلیم دیتے آئے ہیں
"ابراہیم کی ملت سے کون بے رغبت ہوگا سوائے اس کے جس نے خود کو بے سمجھ بنا لیا۔۔۔
(۱) ۔۔۔۔ اور اس (ملت) کی اپنے بیٹوں کو ابراہیم نے وصیت کی تھی اور یعقوب نے کہ اے

Marfat.com

ے بیٹو اللہ نے تمھارے لئے اس دین کو پسند کیا ہے اس لئے تم ہرگز نہ مرنا مگر فرماں بردار
مسلم) رہتے ہوئے ③ ۞ ۔ حضرت یوسف نے اپنے ایک وعظ میں فرمایا "میں نے اس قوم کی ملت
چھوڑ دی جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتی اور وہ آخرت کی منکر ہے ④ اور میں نے اپنے آبا (یعنی) ابراہیم
اسحاق اور یعقوب کی ملت کا اتباع کیا"۔ . . ③ ع سورہ یوسف ۵/۱۲ اس ملت کی خدا
پیغمبر آخرالزماں پر قرآن نازل فرما کر تکمیل کر دی۔ "پھر (اے محمد) ہم نے تمھاری طرف وحی — قرآن میں ملت ابراہیم کی تکمیل
بھیجی کہ ایک کے ہو کر ملت ابراہیم کا اتباع کرو اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے" ④ ۞ اور
اے لوگو اللہ نے) اس دین میں تمھارے لئے کوئی دشواری نہیں رکھی، اپنے باپ ابراہیم کی
ملت کو (اختیار کرو) اسی نے تمھارا نام مسلمین رکھا پہلے سے اور اس (قرآن) میں بھی . . . ⑨ — نام مسلمین
۞۔ آج کے روز (جمعہ ۹ ذی الحجہ سنہ ۱۰ھ) میں نے تمھارے لئے دین کو مکمل کر دیا اور — تکمیل نعمت
لوگوں پر اپنا انعام پورا کر دیا اور تمھارے دین کے لئے اسلام کو پسند کیا . . . ③ ع مائدہ
۱/۵ "اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا اس سے وہ (دین) قبول نہیں کیا
جائیگا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگا ④ ع آل عمران ۹/۳

۲۰۹۔ حضرت ابراہیم کی تعلیمات۔ حضرت ابراہیم نے جو تعلیمات دیں اور جن پر منضبط
رہنے کی اپنے بیٹوں کو وصیت کی تھی ان میں سے اہم ترین تعلیم خدا کی ذات پر اعتقاد سے تعلق
رکھتی تھی۔ قوم ابراہیم متعدد دیوتاؤں کی قائل تھی، حضرت ابراہیم نے تعلیم دی کہ خدا تو بس ایک ہے — خدا کے اوصاف
وہ آسمانوں اور زمین کا فاطر ہے جس نے ان کو وجود بخشا ⑩ ع انعام ۹/۶ وہ رب العالمین ہے۔
مجھے پیدا کیا، مجھے ہدایت دیگا، مجھے کھلاتا ہے، مجھے پلاتا ہے، جب بیمار ہوتا ہوں تو مجھے شفا دیتا ہے
ع شعرا، ہنستے کو ہنسانے والا ہے تو وہ ہے، روتے کو رلانے والا ہے تو وہ ہے، وہی ہے جو کسی کو
غنی اور کسی کو تنگدست بناتا ہے۔ ع نجم ۲۹/۵۳، سورج کو مشرق سے برآمد کرتا ہے ① ع بقرہ ۳۵/۳ ۔
ہر چیز پر قابو رکھتا ہے، قدیر ہے، رحمان ہے، رحیم ہے، غفور ہے، عزیز ہے، حکیم ہے سمیع ہے
علیم ہے، اس کی رحمت سے صرف گمراہ لوگ نراس ہو سکتے ہیں ⑫ ع حجر ۴/۱۵ ۔ وہ دعائیں
سنتا ہے ⑤ ع ابراہیم ۶/۱۴ اس سے کوئی چیز نہ آسمانوں میں مخفی ہے نہ زمین میں ④ ع
ابراہیم ۶/۱۴۔ ان کو یقین تھا کہ میرا خدا "میری خاطر رکھتا ہے" اس لئے ان کو بھروسا تھا کہ "میں
اپنے رب سے دعا کرنے میں کبھی ناکام نہ رہونگا" ⑬ ع مریم ۳/۱۹

آخرت پر ایمان | حضرت ابراہیم یہ بھی کہتے تھے کہ ایک دن آئیگا جب خدا "مجھے مار
دے گا پھر مجھے زندہ کرے گا" ⑬ ع شعرا ۵/۲۶ ۔ نر اور مادہ دونوں جفت کو اسی نے منی
کے قطرہ سے پیدا کیا اور یقیناً اس پر دوسری اٹھان اٹھانا بھی لازم ہے ⑤ ع نجم ۲۹/۵۳ ۔
قیامت کے دن مال اور بیٹے نفع نہ دیں گے ۞ مگر اس کو جو اللہ کے پاس بھلا چنگا دل لیکر

حاضر ہوگا (۲۱) ع شعرا ۱۶/۲۶ ۔

حضرت ابراہیم کے نزدیک قیامت کا دن حساب اعمال کا دن ہے (۷) "اس دن جنت ڈرتے بچنے والوں کے قریب لائی جائے گی ۲۲ اور جہنم بدراہوں کے لئے سرِ میدان لائی جائے گی (۲۳) ...... پھر اس میں اوندھے گرائے جائیں گے وہ اور دوسرے بدراہ ۲۶ اور ابلیس کے لشکر تمام کے تمام (۲۷) ع شعرا ۱۶/۲۶ ۔

حضرت ابراہیم نے یہ بھی بتایا کہ اہل جہنم کو جہنم میں ان کی بے خبری کے ... میں نہیں ڈھکیلا جائیگا، بلکہ ڈھکیلنے سے پہلے ان سے پوچھا جائیگا کہ دکھاؤ کہاں ہیں وہ جسے تم پوجتے تھے ۲۴۔ اللہ کے سوا کیا وہ تمہاری مدد کرتے یا انتقام لیتے ہیں ع شعرا ۱۶/۲۶ ۔ ان کے پاس اس سوال کا جواب یہ ہوگا کہ جہنم میں" باہم جھگڑتے ہوئے بولیں گے ۲۸ بخدا ہم لوگ صرور کھلی گمراہی میں تھے ۲۹ جب کہ تم کو سب جہانوں کے رب کے برابر ٹھیراتے تھے ۳۰ اور ہم کو بہکایا نہیں مگر مجرموں نے ۳۱ تو اب ہمارا سفارشی کوئی نہیں ہے ۳۲ نہ کوئی دلسوز دوست ہے (۳۳) سو کاش ہمارے لئے ایک بازگشت ہوتی تو ہم ایمان والے ہوجاتے (۳۴) ع شعرا ۱۶/۲۶ ۔

نماز | **نماز** | حضرت ابراہیم، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب کی طرف خدا نے نماز قائم رکھنے کی وحی فرمائی تھی (۷۳) ع ۲۳/۵ ۔ وادی بے زراعت میں حضرت اسماعیل کو بسا تے وقت حضرت ابراہیم نے دعا میں خدا سے عرض کیا تھا "میں نے اپنی ذریت میں سے کچھ کو ایک بے زراعت وادی میں تیرے محترم گھر کے پاس بسایا ہے۔ اے ہمارے رب تاکہ وہ نماز کو قایم رکھیں" (۳) ع ۲۳/۵ ۔ حضرت ابراہیم کو جس قسم کی نماز کا حکم دیا گیا رکوع تھا، سجدہ تھا (۱) ع حج ۲۶/۵ ۔

اعتکاف | کسی ایک جگہ کچھ دنوں تک دنیا کے کام کاج سے الگ ہوکر ذکر و فکر اور عبادت کرنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔ اس کا دستور بھی حضرت ابراہیم کے وقت سے چلا آتا ہے۔

زکوٰۃ | **زکوٰۃ** | حضرت ابراہیم کے فرزند حضرت اسماعیل" اپنے لوگوں کو نماز کا اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے اور اپنے رب کے پاس پسندیدہ تھے" (۵) ع ۲۲/۵ حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب کی طرف بھی زکوٰۃ کی وحی بھیجی گئی تھی (۷۳) ع ۲۳/۵ ۔

حج | **حج** | حضرت ابراہیم کو خدا نے یہ بھی حکم دیا تھا کہ" لوگوں میں (خانہ کعبہ کے) حج کا اعلان کردو" کہ دور دراز سے آئیں اور" اپنی منفعتوں میں حاضری دیں" ع ۲۶/۵ اور موسم کی اس یکجائی کے موقع پر جو ہدایتیں، تعلیمات اور دوسری روحانی برکتیں حاصل ہو

Marfat.com

ن کو اپنے اپنے دیس میں پھیلائیں۔
حج کے موقع پر مویشی کی قربانی کی جاتی ہے اور ان کو ذبح کرتے وقت خدا کا نام لیا جاتا ہے قربانی، طواف کعبہ
اور خانہ کعبہ کا طواف کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

باب ۲۳ حضرت اسحٰق، حضرت یعقوب و اسباط

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

۱ سورہ ذاریات پ ۲۶

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ ① — کیا تمہارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی بات پہنچی ①

معزز مہمان (فرشتے)

إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا ۖ قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ ② — جب وہ مہمان ان سے ملے تو کہا سلام انھوں نے کہا سلام، یہ اجنبی لوگ ہیں ②

ضیافت

فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ ③ — پھر اپنے اہل (خانہ) کے پاس گئے اور ایک موٹا بچھوا لائے ③

فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ④ — پھر اسے ان کے پاس رکھا کہا کیا تم لوگ کھاتے نہیں ④

فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۖ — پھر وہ ان کے خوف سے تھرا گئے۔

قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ — وہ بولے خوف نہ کرو،

صاحب علم لڑکے کی بشارت

وَبَشَّرُوهُ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ⑤ — اور ان کو ایک صاحب علم لڑکے کی بشارت دی ⑤

فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا — پھر ان کی بی بی پکارتی ہوئی آگے بڑھیں اور اپنا ماتھا پیٹ لیا

وَقَالَتْ عَجُوزٌ عَقِيمٌ ⑥ — اور بولیں بانجھ بوڑھیا ⑥

قَالُوا كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ⑦ — (فرشتوں نے) کہا تمھارے رب نے ایسا ہی فرمایا ہے وہ حکیم ہے علیم ہے ⑦

۲ سورہ ہود پ ۱۲

وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا سَلَامًا ۖ قَالَ سَلَامٌ ۖ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ ① — اور واقعہ یہ ہے کہ ہمارے فرستادے ابراہیم کے پاس بشارت لے کر آئے تو کہا سلام (ابراہیم نے) کہا سلام پھر بے توقف ایک بھنا ہوا بچھوا لائے ①

مہمانوں نے کھانے کو ہاتھ نہیں لگایا

فَلَمَّا رَأَىٰ أَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۚ — جب ان کے ہاتھوں کو دیکھا کہ اس تک نہیں بڑھتے تو ان کو نہ جانا (کہ ہیں کون لوگ) اور ان کے خوف سے تھرا گئے۔

قَالُوا لَا تَخَفْ إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمِ لُوطٍ ② — ان لوگوں نے کہا خوف نہ کرو ہم لوگ قوم لوط کے پاس بھیجے گئے ہیں ②

حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب کی بشارت

وَامْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ وَمِنْ وَرَاءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ ③ — اور ان کی بی بی (قریب ہی) کھڑی تھیں سو ہنس پڑیں ان کو ہم نے اسحاق کی اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کی بشارت دی ③

حضرت ابراہیم کی بی بی نے کہا کیا میں بچہ جنوں گی حالانکہ میں بڑھیا ہوں اور میرے میاں بوڑھے ہیں۔

قَالَتْ يَا وَيْلَتَىٰ أَأَلِدُ وَأَنَا عَجُوزٌ وَهَٰذَا بَعْلِي شَيْخًا ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ ④ — بولیں ہائے کیا میں بچہ جنوں گی میں تو بڑھیا ہوں اور یہ میرے میاں بوڑھے یہ تو عجیب چیز ہے ④

قَالُوا أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ۖ رَحْمَتُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ ۚ — (فرشتوں نے) کہا کیا تم اللہ کے حکم سے تعجب کرتی ہو اے اس گھر والو تم لوگوں پر اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکت ہے وہ

Marfat.com

…والا بزرگ ہے (۵) | اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (۵)

ف ۳ ع سورہ حجر ۵۱/۱۵

…ن لوگوں کو ابراہیم کے مہمانوں کی خبر دو (۷) | وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ (۷)

…ب وہ ان سے ملے تو بولے سلام (ابراہیم نے) کہا ہم تم | اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ

…سے ڈرے ہوئے ہیں (۸) | اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ (۸)

…ڈرو نہیں ہم تم کو ایک صاحب علم لڑکے کی بشارت | قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ

…تے ہیں (۹) | عَلِيْمٍ (۹)

…راہیم نے) کہا کیا تم لوگ بشارت دیتے ہو مجھے باوجودکہ | قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓي اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ | حضرت اسحاق کی بشارت

…بڑھاپے نے دھر لیا پس اچھا تو بتاؤ تم لوگ مجھ کو کس بات کی بشارت دیتے ہو (۱۰) | فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ (۱۰) | بڑھاپے میں

…لے ہم نے تم کو حق کی بشارت دی ہے پس تم نراس | قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ

…ہو (۱۱) | مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ (۱۱)

…براہیم نے) کہا اپنے رب کی رحمت سے کون نراس ہوگا | قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ | خدا کی رحمت سے فقط گمراہ

…سوائے گم راہوں کے (۱۲) | اِلَّا الضَّاۗلُّوْنَ (۱۲) | مایوس ہوتے ہیں۔

ف ۴ ع سورہ صافات ۳۷/۲۳

…سلام ہو ابراہیم پر (۲۵) | سَلٰمٌ عَلٰٓي اِبْرٰهِيْمَ (۲۵)

…بھلائی کرنے والوں کو ہم یوں بدلا دیتے ہیں (۲۶) | كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ (۲۶)

…وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے (۲۷) | اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ (۲۷)

…ہم نے ان کو بشارت دی اسحٰق کی جو ایک نبی تھے صالحوں میں سے (۳۸) | وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ (۳۸)

…ہم نے ان کو اور اسحٰق کو برکت دی اور ان دونوں کی اولاد میں | وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓي اِسْحٰقَ ۭ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا | حضرت اسحاق نبی تھے خدا

…بھلا کرنے والے بھی ہیں اور اپنے نفسوں پر صریح ظلم کرنے والے بھی (۳۹) | مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ (۳۹) ع | نے ان کو برکت دی

ف ۵ ع سورہ انعام ۸۴/۶

…ور ہم نے ان کو اسحاق اور یعقوب دیا ہر ایک کو | وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ كُلًّا

…ہدایت دی ..... (۲) | هَدَيْنَا ۚ ..... (۲) | ہدایت دی۔

ف ۶ ع سورہ مریم ۴۹/۱۹

…اور ہم نے ان کو اسحاق اور یعقوب دیا اور ہر ایک کو | وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ وَكُلًّا | نبی

…نبی مقرر کیا (۹) | جَعَلْنَا نَبِيًّا (۹)

…ہم نے اپنی رحمت سے ان کو (حصہ) دیا اور ان کے لئے | وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ | رحمت سے حصہ دیا

…زبان صداقت کو بلند کیا (۱۰) | لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا (۱۰) ع | زبان صداقت بلند کی

ف ۷ ع سورہ انبیا ۷۲/۲۱

…ہم نے ان کو اسحاق دیا اور مزید انعام کے طور پر یعقوب | وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ۭ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً

…اور ہر ایک کو صالح بنایا (۷۲) | وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ (۷۲) | مزید انعام کے طور پر یعقوب دیا

…سب کو ہم نے پیشے امام بنایا جو ہمارے حکم کے مطابق | وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَ | سب امام بنائے گئے۔ خدا کے حکم کے

…ئی کرتے تھے اور ان کے پاس ہم نے وحی بھیجی بھلائیاں | اَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ | مطابق راہ نمائی کرتے تھے

Marfat.com

نماز۔ زکوٰۃ	وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا	کرنے کی اور نماز قایم رکھنے کی اور زکوٰۃ دینے کی اور
	لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿۷۳﴾	عبادت گذار تھے ﴿۷۳﴾
ف ۸ ع ۳ سورہ عنکبوت ۲۷/۲۹	وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ	اور ہم نے ان کو اسحاق اور یعقوب دیا اور ان کی ذریت
حضرت ابراہیم کی ذریت میں نبوت اور کتاب۔	ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ	نبوت اور کتاب رکھی اور ان کو ان کا اجر دنیا ہی میں
خدا نے حضرت ابراہیم کو دنیا ہی میں اجر دے دیا۔	فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۵﴾	اور آخرت میں بھی یقیناً وہ صالحوں میں سے ہونگے ﴿۵﴾
ف ۹ ع ۳ سورہ ص ۴۵/۳۸	وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ	اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کا ذکر
ہاتھوں اور بصارتوں والے	اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ﴿۵﴾	جو ہاتھوں اور بصارتوں والے تھے ﴿۵﴾
وہ خالص تھے۔	اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۶﴾	ان کو ہم نے خالص پایا ایک خالص بات (آخرت کے گھر کا دھیان) کے
چیدہ تھے	وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿۷﴾	اور بے شک یہ لوگ ہمارے پاس چیدہ بھلے آدمیوں میں سے تھے ﴿۷﴾
ف ۱۰ ع ۱ سورہ آل عمران ۹۵/۳	كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا	ہر کھانے کی چیز بنی اسرائیل پر حلال تھی سوائے اس کے جس کو اسرائیل
توراۃ کے نزول سے پہلے	مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ	(یعنی یعقوب) نے اپنے نفس پر حرام قرار دے لیا تھا قبل
ہر کھانے کی چیز حلال تھی۔	اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ۗ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ	اس کے کہ توراۃ اتاری جائے سو توراۃ لے آؤ پھر اسے پڑھ
	فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲﴾	سناؤ اگر تم سچے ہو ﴿۲﴾
	فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ	پھر اس کے بعد اگر کوئی اللہ پر جھوٹ افترا باندھے تو ایسے
	ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۳﴾	ہی لوگ ظالم ہونگے ﴿۳﴾
	قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۣ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ	ارشاد فرماؤ کہ اللہ نے (جو کہا) سچ کہا ہے پس ابراہیم کی ملت کا
	حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۴﴾	اتباع کرو جو حنیف تھا اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے ﴿۴﴾
ف ۱۱ ع ۱۶ سورہ بقرہ ۸۷/۲	وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ	اور ابراہیم کی ملت سے کون بے رغبت ہوگا سوائے اس کے
ملت ابراہیم	سَفِهَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ	جس نے خود کو بے سمجھ بنا لیا اور ہم نے ان کو دنیا میں برگزیدہ
	وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱﴾	فرمایا تھا اور یقیناً آخرت میں بھی وہ صالحوں میں ہی ہونگے ﴿۱﴾
مسلم	اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ	جب ان سے ان کے رب نے کہا فرماں بردار بن جاؤ تو انہوں
مسلم	لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾	نے کہا میں سارے عالم کے رب کا فرماں بردار ہوا ﴿۲﴾
حضرت ابراہیم کی وصیت	وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ۭ	اور اس کی اپنے بیٹوں کو ابراہیم نے وصیت کی تھی اور یعقوب
	يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا	نے کہ اے میرے بیٹو اللہ نے تمہارے لئے اس دین کو پسند
مسلم	تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۳﴾	کیا اس لئے تم لوگ ہرگز نہ مرنا مگر فرماں بردار رہتے ہوئے ﴿۳﴾
حضرت یعقوب کی وصیت	اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ	کیا تم لوگ گواہی دیتے ہو کہ جب یعقوب کے پاس موت
	اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ۭ	حاضر ہوئی تھی جب انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا تھا کہ میرے
	قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ	بعد تم لوگ کس کی عبادت کرو گے تو انہوں نے کہا تھا کہ ہم

Marfat.com

فرزندان یعقوب کا اقرار

اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۖۚ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ④

...کریں گے آپ کے خدا آپ کے باپ دادا ابراہیم او...ل اور اسحاق کے خدا خدائے واحد کی اور ہم اس کے ...بردار رہیں گے ④

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ⑤

...گروہ تھا جو گذر گیا۔ ان کے لئے ان کی کرنی تھی ...ے لئے تمہاری کرنی ہے اور ان کے اعمال کی تم سے ...س نہ ہوگی ⑤

ملت ابراہیم حنیف

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ۗ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ۗ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ⑥

...ن لوگوں نے کہا یہودی یا نصرانی ہو جاؤ تو ہدایت پالوگے، ...بلکہ ابراہیم کی ملت کو (اختیار کرو) ایک طرف کے ہو کر ...وہ مشرکوں میں سے نہ تھے ⑥

ع ۱۲ سورہ نساء ۲۳

اسباط یعقوب

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ①

(اے محمد) ہم نے تمہاری طرف اسی طرح سے وحی بھیجی جس طرح ...نے نوح کی طرف اور ان کے بعد کے نبیوں کی طرف وحی ...اور ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اسباط ...عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف ...بھی اور داؤد کو زبور دی ①

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۚ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ②

...ر چند رسولوں کا ہم نے تم کو پہلے سے قصہ سنا رکھا ہے ...چند رسولوں کا تم کو قصہ نہیں سنایا اور اللہ نے موسیٰ کے ...ساتھ باتیں کیں ②

ع ۱۳ سورہ آل عمران ۹۷/۳

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ④

(اے محمد) بولو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہم پر اُتارا ...یا اور جو ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اسباط ...پر اُتارا گیا اور جو موسیٰ کو اور عیسیٰ کو اور (دوسرے) نبیوں کو ...کے رب کی طرف سے دیا گیا اور ہم ان میں سے کسی کو درمیان ...نہیں کرتے اور ہم اس کے فرماں بردار ہیں ④

ع ۱۴ سورہ بقرہ ۱۶

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ⑦

(اے لوگو) بولو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہم پر اُتارا ...اور جو ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ...پر اُتارا گیا اور جو موسیٰ اور عیسیٰ اور (دوسرے) نبیوں ...کے رب کی طرف سے دیا گیا اور ہم ان میں سے ...درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اس کے فرماں بردار ہیں ⑦

اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ

...لوگ یہ کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق

Marfat.com

وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ کَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ۭ اور یعقوب اور اسباط یہودی یا نصرانی تھے
قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ اے محمد! کہو کیا، تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ اور اس سے
کَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَمَا اللّٰهُ اور کون ہوگا جس نے اس گواہی کو چھپایا جو اس کے
بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ① اللہ کی جانب سے ہے اور اللہ اس سے غافل نہیں جو تم کر

حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب کا قرآنی قصہ

معزز مہمان — کیا تمھارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی بات پہنچی ① (یہ مہمان فرشتے تھے) جب وہ ان سے ملے تو کہا سلام، انھوں نے بھی کہا سلام، یہ اجنبی لوگ ہیں ② پھر اپنے اہل خانہ کے پاس گئے ..... ③ ق۔ پھر بے توقف ایک بھنا ہوا ..... ① ق موٹا بچھوا لائے ③

سلام وجواب سلام

ضیافت

مہمانوں کا نہ کھانا — اسے ان کے پاس رکھا کہا کیا تم لوگ کھاتے نہیں ④ ق پھر جب ان کے ہاتھوں کو دیکھا کہ اس تک نہیں بڑھتے تو ان کو نہ جانا کہ یہ کون لوگ ہیں اور ان کے خوف سے تھرا گئے ..... ② ق کہا ہم تم سے ڈرے ہوئے ہیں ⑧ ق۔ ان لوگوں نے کہا خوف نہ کرو ہم قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں ⑦ ق

بشارت اسحاق — ڈرو نہیں ہم تم کو ایک صاحب علم لڑکے کی بشارت دیتے ہیں ⑨ ق اور ان کو ایک صاحب علم لڑکے کی بشارت دی ⑤ ق۔ (ابراہیم نے) کہا کیا تم لوگ بشارت دیتے ہو مجھے؟ اس کے باوجود کہ مجھے بڑھاپے نے دھر لیا ہے؟ اچھا تو بتاؤ تم لوگ مجھے کس بات کی بشارت دیتے ہو ⑩ بولے ہم نے تم کو حق کی بشارت دی ہے پس تم نراس نہ ہو ⑪ (ابراہیم نے) کہا اپنے رب کی رحمت سے کون نراس ہوگا سوائے گمراہوں کے ⑫ ق اور (اس طرح سے قربانی پسر والے معاملہ کے بعد) ہم نے ان کو اسحاق کی بشارت دی جو ایک نبی تھے صالحوں میں سے ⑱ ق

بشارت یعقوب — اور (اس وقت) ان کی بی بی (سارہ پاس) کھڑی تھیں سو ہنس پڑیں تب ہم نے ان کو اسحاق کی اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کی بشارت دی ③ ق۔ پھر ان کی بی بی پکارتی ہوئی آگے بڑھیں اور اپنا ماتھا پیٹ لیا اور بولیں بانجھ بڑھیا ⑥ ق۔ بہار گئی میں، کیا میں بچہ جنوں گی، میں تو بڑھیا ہوں اور یہ ہیں میرے میاں بوڑھے یہ تو عجیب چیز ہے ⑨ (فرستادہ مہمانوں نے) کہا کیا تم اللہ کے حکم سے تعجب کرتی ہو اے (اس) گھر والو تم لوگوں پر اللہ کی رحمت ہے اور اس کی برکت ہو وہ خوبیوں والا ہے بزرگ ہے ⑤ ق (فرشتوں نے یہ بھی) کہا تمھارے رب نے ایسا ہی فرمایا ہے وہ علیم حکیم ہے ⑦ ق۔

اور ہم نے ان کو اسحاق اور یعقوب دیا ② ق ⑨ ق ⑫ ق ⑤ ق اور ہر ایک کو ہدایت دی، ② ق اور ہر ایک کو نبی مقرر کیا ⑨ ق اور ہر ایک کو صالح بنایا ⑫ اور ان سب کو ہم نے

Marfat.com

امام بنایا جو ہمارے حکم کے مطابق راہ نمائی کرتے تھے اور ان کے پاس ہم نے وحی بھیجی بھلائیاں کی اور نماز قایم رکھنے کی اور زکوٰۃ دینے کی اور وہ ہمارے عبادت گذار تھے ۲۱ ق اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کا ذکر کرو جو ہاتھوں اور بصارتوں والے تھے ⑤ ان کو ہم نے خاص پایا ایک خالص بات (آخرت کے) گھر کا دھیان رکھنے میں ⑥ اور بے شک یہ لوگ ہمارے پاس چیدہ بھلے آدمیوں میں سے تھے ⑦ ق - اور ہم نے اپنی رحمت سے ان کو (حصہ) دیا اور ان کے زبان صداقت کو بلند کیا ⑩ ق - اور ان کی (یعنی ابراہیم کی) ذریت میں نبوت اور کتاب رکھی اور ان کو ان کا اجر دنیا ہی میں دے دیا اور آخرت میں بھی وہ صالحوں میں سے ہونگے ⑤ ق -

ہر کھانے کی چیز بنی اسرائیل پر حلال تھی سوائے اس کے جس کو اسرائیل (یعنی یعقوب بن اسحاق) نے اپنے نفس پر حرام قرار دے لیا تھا قبل اس کے کہ توراۃ اتاری جائے . . . . ② . . . . (اے محمد) کہو اللہ نے (جو کہا) سچ کہا ہے پس ابراہیم کی ملت کا (تم لوگ) اتباع کرو جو حنیف تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے ④ ق اور اس (ملت) کی اپنے بیٹوں کو ابراہیم نے وصیت کی تھی اور یعقوب نے کہ اے میرے بیٹو اللہ نے تمہارے لئے اس دین کو پسند کیا ہے اس لئے تم لوگ ہرگز نہ مرنا مگر فرماں بردار رہتے ہوئے ③ (اے بنی اسرائیل) کیا تم لوگ گواہی دیتے ہو کہ جب یعقوب کے پاس موت حاضر ہوئی تھی جب انھوں نے اپنے بیٹوں سے کہا تھا کہ میرے بعد تم لوگ کس شی کی عبادت کروگے تو انھوں نے کہا تھا کہ ہم عبادت کرینگے آپ کے خدا آپ کے باپ دادا ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق کے خدا خدائے واحد کی اور ہم اس کے فرماں بردار (مسلم) رہیں گے ④ ق

نماز - زکوٰۃ | ہاتھوں اور بصارتوں والے | آخرت کے گھر کا دھیان | زبان صداقت | ذریت ابراہیم میں نبوت کتاب | توراۃ سے پہلے ہر کھانا حلال تھا | وصیت یعقوب | اسلام

---

۲۱۰ بشارت اسحاق - قرآن پاک میں اس بشارت کے سوا جو حضرت ابراہیم کو دی گئی تھی خدا نے حضرت اسحاق کی زندگی کے اور کسی واقعہ کا ذکر نہیں کیا ہے - بشارت اسحاق کا تذکرہ چار سورتوں میں ہے ، چاروں سورتیں مکہ میں اتریں - سورہ ذاریات ۵۱ میں قصہ بیان فرمانے سے پہلے خدا نے آنحضرت سے استفسار کیا ہے کہ "کیا تمھارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی بات پہنچی ؟" ① ق - اس سے ظاہر ہے کہ "ابراہیم کے معزز مہمانوں کی بات" قرآن کے ان قصوں میں سے ہے جن کو قریش نزول قرآن سے پیشتر نہیں جانتے تھے ، بلکہ یہ قصہ آنحضرت کے سامنے غلط شکل میں بیان کیا گیا تو خدا نے قصہ کی تصحیح فرما کر آنحضرت کو حکم دیا کہ "ان لوگوں کو ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر دو" ⑦ ق اور آپ نے صحیح صورت قصہ کی بیان فرمائی -

بشارت اسحاق

توراۃ میں یہ قصہ جس طرح سے بیان کیا گیا ہے اس کے ساتھ قرآن کے بیان کا مقابلہ کرنے سے قرآن اور جامعین توراۃ کے بیان میں کئی باتوں کا فرق نظر آتا ہے -

قرآن اور توراۃ کے بیانوں کا فرق

جامعین توراۃ نے "ابراہیم کے معزز مہمانوں کی بات" کتاب پیدایش کے اٹھارھویں باب میں

نقل کی ہے اور قربانی پسر کا قصہ بائیسویں باب میں لکھا ہے۔ اور اس طرح مہمانوں والی بات قربانی

قرآن کے مطابق بشارت اسحٰق سے مقدم ہوگئی۔ ف ۱۹۷ ذیل میں ہم نے بتایا ہے کہ قربانی کا قصہ اس وقت پیش آیا جب حضرت ابراہیم

قربانی پسر کے بعد ملی۔ صرف ایک اکلوتے فرزند کے باپ تھے قصہ قربانی کے بین السطور میں جامعین توراۃ نے حضرت اسحٰق

کا نام بیاق کلام کے برخلاف بڑھایا ہے حضرت اسحاق کی ولادت کے بارہ میں حضرت ابراہیم کو

جو بشارت دی گئی تھی اس کا ذکر قرآن میں جن مقاصد کے ماتحت کیا گیا ہے ان میں سے ایک اسی

حقیقت کی پردہ کشائی ہے اور اسی لئے سورۂ صافات کے اندر قصہ قربانی کے بعد خدا نے فرمایا

"بھلائی کرنے والوں کو ہم یوں بدلا دیتے ہیں (۱۱۰) وہ (یعنی ابراہیم) ہمارے مومن بندوں میں سے

تھے (۱۱۱) اور ہم نے ان کو بشارت دی اسحاق کی جو نبی تھے صالحوں میں سے (۱۱۲) ق" اس سے ظاہر

توراۃ میں بشارت کو قربانی سے پہلے رکھا گیا ہے۔ ہوا کہ بشارت اسحاق کا زمانہ قربانی کے قصہ کے بعد ہے۔ توراۃ کا یہ بیان بھی ہے کہ اسی بشارت

اسحاق کے دن حضرت لوط کی قوم کے تباہ کرنے کی مہم کی بھی فرشتوں نے حضرت ابراہیم کو

اطلاع دی۔ قرآن بھی یہی کہتا ہے۔

ف ۲۱۱ فرشتوں اور حضرت ابراہیم کی تحیت۔ اہل مکہ کا سلسلۂ نسب حضرت ابراہیم

تک منتہی ہوتا تھا۔ اس لئے وہ اپنے دین کو دین ابراہیم سمجھتے تھے اور خیال کرتے تھے کہ حضرت ابراہیم

بھی نعوذ باللہ مشرک تھے اس لئے قرآن میں بار بار یہ بات کہی گئی ہے کہ حضرت ابراہیم "حنیف تھے

اور مشرکوں میں سے نہ تھے" (۷) ع انعام ۱۵ (۴) ع نحل ۱۶ (۶) ع بقرہ ۱۶ (۴) ع و (۷)

ع آل عمران ۹۔ یہود عرب میں ایسے احبار کی بھی کمی نہ تھی جو بعض وقت اسلام کی ضد میں مشرکین

مکہ کے باطل عقائد کی تصدیق کرنے میں جھجکتے نہ تھے چنانچہ واقعہ بدر کے بعد مدینہ کے چند احبار جن میں

سے ایک کعب بن اشرف یہودی تھا مکہ گئے اہل مکہ نے ان سے اسلام اور دین قریش کے بارہ

میں ان کی رائے پوچھی تو انھوں نے مشرکوں کے بعض عقائد کی تعریف کرکے اسلام کو دین قریش

سے کم رتبہ بتایا تو خدا نے فرمایا "کیا تم نے ان کو نہیں دیکھا جن کو الکتاب (پوری نہیں بلکہ اس میں

سے ایک حصہ دیا گیا ہے۔ جبت اور طاغوت پر ایمان لاتے ہیں اور کافروں کے حق میں کہتے ہیں

کہ یہ لوگ مسلمانوں سے زیادہ ٹھیک روش پر ہیں (۱) ع نساء ۸" اس قسم کے لوگ اپنی اس قسم

کی باطل باتوں کی تائید میں توراۃ سے استناد کرنے سے بھی رکتے نہ تھے۔

قریش کے عقائد کی تائید میں توراۃ کے اندر سے جو باتیں تلاش کرکے نکالی جا سکتی تھیں ان میں سے

ایک یہ ہے کہ حضرت ابراہیم نے واقعہ ختنہ کے بعد ایک دن "دیکھا کہ تین آدمی پاس کھڑے ہیں تو انھیں

دیکھ کر خیمہ کے دروازہ سے ان سے ملنے کو دوڑے اور زمین تک ان کے آگے جھکے" (۲) ۱۸ پیدائش

فرشتوں کو مشرکین مسجود ہونیکا حقدار سمجھتے تھے۔ یہ تین آدمی تین فرشتے تھے جو آدمی کے روپ میں ظاہر ہوئے تھے۔ مشرکین فرشتوں کو عورتیں اور

خدا کی بیٹیاں سمجھتے تھے۔ لات، عزیٰ، اور منات کی مورتیں ان کے خیال میں اسی قسم کی خدازادیوں

Marfat.com

...رتیں نہیں۔ اس لئے (۲) ۱۸ب پیدایش کا مضمون ان کے لئے بڑی سند تھا اس سے یہ ثابت ہوتا فرشتوں کے لئے سجدہ کرنا سنت ابراہیم سے ہے۔ قرآن مجید میں بشارت اسحاق کا قصہ جن مقاصد وارد ہوا ہے ان میں سے ایک اس بیان کی تغلیط ہے اس لئے خدا نے قرآن میں فرمایا "کیا تمھارے ابراہیم کے معزز مہمانوں کی بات پہنچی (۱) ذا ان لوگوں کو ابراہیم کے مہمانوں کی خبر دو (۷) ق۳ یہ ہمارے فرستادے ابراہیم کے پاس بشارت لیکر پہنچے... (۱) ق۲ جب وہ ان کے پاس آئے... (۲) ذا (۸) تو بولے سلام... (۲) ذا (۱) ق۲ (۸) ق۳ (ابراہیم نے بھی) کہا سلام (۲) ذا و (۱) ق۳ یہ اجنبی لوگ ہیں (۲)

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم ان کے سامنے زمین تک نہیں جھکے بلکہ سلام کے جواب میں سلام کیا۔

توراۃ میں ہے فرشتوں کو ابراہیم نے سجدہ کیا۔

قرآن کہتا ہے سجدہ نہیں بلکہ سلام کیا۔

۲۱۱۔ فرشتوں کا کھانا نہ کھانا۔ توراۃ کے بیان کے مطابق حضرت ابراہیم نے "گھی، دودھ اور اس بچھڑے کو جو انھوں نے تیار کیا تھا ان کے سامنے رکھا... اور انھوں نے کھایا (۸) ان لوگوں نے ان سے کہا... (۹) دیکھو تمھاری جورو سارہ کو بیٹا ہوگا (۱۰) ۱۸ب پیدایش۔

قرآن مجید توراۃ کے اندر دھرے ہوئے اس بیان کا بھی مخالف ہے کہ "انھوں نے کھایا" واقعہ یہ ہے کہ ان مہمانوں کے ساتھ سلام کلام کے بعد حضرت ابراہیم "اپنے اہل خانہ کے پاس گئے اور ایک موٹا بچھوا... (۳) ذا۔ بھنا ہوا بچھوا لائے (۱) ق۳۔ پھر اسے ان کے پاس رکھا کہا کیا تم لوگ نہیں کھاتے (۴) ذا پھر جب ان کے ہاتھوں کو دیکھا کہ اس کی طرف نہیں بڑھتے تو ان کو نہ جانا (کہ یہ کون ہیں) اور ان کے خوف سے تھرا گئے (۲) ق۳ کہا ہم تم سے ڈرے ہوئے ہیں (۸) بولے ڈرو نہیں ہم تم کو ایک صاحب علم لڑکے کی بشارت دیتے ہیں (۹) ق۳ فرشتے نظر آنے کو تو ضرور انسانی شکل میں نظر آتے ہیں مگر انسان کا سا ٹھوس جسم نہیں رکھتے اس لئے کھا پی نہیں سکتے۔ ان کے نہ کھانے سے حضرت ابراہیم کو خوف ہوا اور انھوں نے ان کو نہ جانا" کہ وہ کیا ہیں۔

توراۃ میں ہے کہ فرشتوں نے کھایا

قرآن کہتا ہے فرشتوں نے نہیں کھایا۔

۲۱۲۔ رحمت رب سے مایوس نہ ہونا۔ توراۃ کے بیان کے مطابق حضرت اسحاق کی بشارت حضرت ابراہیم کو دو بار دی گئی، ایک بار حکم ختنہ کے ساتھ، اور ایک بار واقعہ ختنہ کے بعد انسانوں کے روپ میں نظر آنے والے فرشتوں نے دی تھی۔ پہلی بار براہ راست خدا نے دی تھی اور فرمایا تھا کہ اب "اپنی جورو سری کو سری نہ کہا کرو بلکہ اس کا نام اب سارہ ہوگا (۱۵) میں اسے برکت دونگا اور اس سے بھی ایک لڑکا دونگا وہ قوموں کی ماں ہوگی اور بادشاہ اس سے پیدا ہونگے (۱۶) تب ابراہیم نے سجدہ کیا اور ہنسے اور دل میں بولے کیا سو برس کے مرد کو بیٹا ہوگا (۱۷) اور سارہ جو نوے کی ہے بچہ جنیگی (۱۸) تب خدا نے کہا بے شک تمھاری جورو سارہ بھی ضرور ایک بیٹا جنے گی تو اس کا نام اسحاق رکھنا (۱۹) ۱۷ب پیدایش۔

توراۃ کا بیان ہے حضرت ابراہیم بشارت سن کر ہنسے اور دل میں بولے کیا سو برس کے مرد کو بیٹا ہوگا

قرآن مجید یہ بتاتا ہے کہ خدا کے فرستادوں نے جب ان کو ایک صاحب علم لڑکے کی بشارت دی تو ابراہیم نے کہا کیا تم لوگ بشارت دیتے ہو مجھے؟ باوجودیکہ مجھے بڑھاپے نے دھر لیا ہے؟ اچھا تو

قرآن کے مطابق انھوں نے صرف حیرت ظاہر کی

Marfat.com

بتاؤ تم لوگ مجھے کس بات کی بشارت دیتے ہو" ⑩ ق۔

حضرت ابراہیم نے یہ بات اس لئے کہی تھی کہ وہ نہیں جانتے تھے کہ یہ لوگ کون ہیں،
ان کا خیال ابتدا میں یہ تھا کہ "یہ اجنبی لوگ ہیں" ② ق۔ اسی لئے انھوں نے ان سے یہ سوال کیا
کے مہمانوں نے کہا "ہم نے تم کو حق کی بشارت دی ہے پس تم نراس نہ ہو ⑪ (ابراہیم نے) کہا
رب کی رحمت سے کون نراس ہوگا سوائے گمراہوں کے ⑫ ق۔

ف ۲۱۴۔ خدا کا حضرت ابراہیم کے ساتھ عہد۔ خدا نے حضرت ابراہیم کی چند آزمائشوں کے
فرمایا کہ "میں تم کو لوگوں کا امام بناؤں گا"۔ ⑩ غ بقرہ ۱۵، یہ خدا کا عہد تھا جو اس نے حضرت ابراہیم
ساتھ کیا تھا اس عہد کو سن کر حضرت ابراہیم نے "عرض کی اور میری اولاد میں سے؟ فرمایا میرا عہد ظالموں
کو نہیں پہنچتا" ⑩ غ بقرہ ۱۵۔ توراۃ کے بیان کے مطابق خدا کا عہد حضرت ابراہیم کے ساتھ یہ تھا کہ
"میں تم کو ایک بڑی قوم بناؤنگا، تم کو برکت دونگا، تمھارے نام کو عظمت دونگا، اور قومیں تم سے
برکت پائینگی ② ب ۱۲ اور یہ بھی وعدہ کیا کہ وہ سرزمین کنعان کو اولاد ابراہیم کی میراث بنائیگا ⑥
ب ۱۵ اور فرمایا "میں تمھارا، اور تمھارے بعد تمھاری نسل کا خداوند رہونگا" ⑦ ب ۱۷ پیدایش۔

(حضرت ابراہیم سے خدا نے ان کو امام بنانے کا وعدہ کیا)

حضرت ابراہیم نے خدا سے عرض کی "اے ہمارے رب میں نے اپنی ذریت میں سے کچھ کو ایک
بے زراعت وادی میں تیرے محترم گھر کے پاس بسایا ہے...... تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ان
کی طرف مائل کر دے اور ان کو پھل پھلاری سے روزی دے تاکہ وہ شکر کریں ⑩ غ ابراہیم ۱۳
توراۃ کا بیان ہے کہ حضرت اسحاق کی بشارت سن کر حضرت ابراہیم نے کہا "کاش اسمٰعیل تیرے
حضور جیتا رہے" ⑱ اس کے جواب میں خدا نے فرمایا "اسمٰعیل کے حق میں بھی میں نے تمھاری سنی،
اسے بھی میں برکت دونگا، برومند کرونگا، بڑھاؤنگا، بارہ سردار اس سے پیدا ہونگے، اور اسے
بڑی قوم بناؤنگا" ⑳ مگر اپنے عہد کو میں اسحاق ہی کے ساتھ قایم کرونگا ㉑ ب ۱۷ پیدایش۔

قرآن کے بیان کے بموجب خدا اسماعیل و اسحاق میں کوئی فرق نہیں کرتا۔ حضرت اسماعیل
"وعدہ کے سچے تھے، اور رسول تھے نبی تھے ④ غ مریم ۴۲/۱۹۔ خدا نے فرمایا ہم نے ان (ابراہیم)
کو بشارت دی اسحاق کی جو ایک نبی تھے صالحوں میں سے ㊽ اور ہم نے ان کو اور اسحاق کو برکت
دی اور ان دونوں کی اولاد میں بھلا کرنے والے بھی ہیں اور اپنی نفسوں پر صریح ظلم کرنے والے
بھی ㊾ غ اور ہم نے ان کو اسحاق دیا اور مزید انعام کے طور پر یعقوب (دیا) اور ہر ایک کو صالح
بنایا ㊷ ان سب کو ہم نے ایسے امام بنایا جو ہمارے حکم کے مطابق رہنمائی کرتے تھے..... ۱۷ ع

ف ۲۱۵۔ حضرت اسحاق کا منتقر۔ توراۃ کے بیان کے مطابق حضرت سارہ کی وفات کے
بعد تیسرے برس جب کہ حضرت اسحاق چالیس برس کے ہوئے تو حضرت ابراہیم نے اپنے ایک پرانے
خادم کو بھیج کر اپنے بھتیجے بتوایل بن نحور بن تارح کی بیٹی ربقہ کو بلوایا اور ان کا نکاح حضرت اسحق

(حضرت اسحاق کا نکاح)

Marfat.com

ے ساتھ کر دیا۔ حضرت ابراہیم کی زندگی تک حضرت اسحاق اپنی جورو کے ساتھ اپنی ماں کے خیمہ میں
قریت اربع
جو کہ قریت اربع جبرون میں تھا مقیم رہے، ان کی وفات کے بعد وہ ایک مقام بیر الحی رائی میں جا بسے
بیر الحی رائی
⑪ ب ۲۵ پیدائش۔

حضرت اسحاق کی زندگی کے اہم واقعات میں سے ایک واقعہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم کی وفات کے بعد کچھ دن گذرنے پر اپنی جورو ربقہ کو ساتھ لیکر بیر شبع کو گئے، یہاں ان کو خدا کا جلوہ نظر آیا اور انھوں نے اس جگہ خداوند کے لئے ایک مذبحے [۲۷ح] بنایا یعنی ایک سُترہ گاڑا اور اس کے پاس خداوند کا نام پڑھا ㉕ ب ۲۶۔ توراۃ میں بیر شبع دو ہیں ایک کو حضرت ابراہیم نے کھودا تھا اور ایک بیر شبع کو حضرت اسحاق نے کھودا تھا۔ نہیں معلوم یہ بیر شبع جہاں حضرت اسحاق کو خدا کا جلوہ نظر آیا کون سا بیر شبع ہے۔

بیر شبع

ف۲۱۶ **حضرت اسحاق کے محاسن** ۔ قرآن مجید میں حضرت اسحاق کی بشارت کے سوا ان کی زندگی کا کوئی واقعہ مذکور نہیں۔ حضرت اسحاق ہدایت یافتہ تھے، صالح تھے، آخرت کے گھر کا دھیان رکھتے تھے، ہاتھوں اور بصارتوں والے تھے، چیدہ بھلے آدمیوں میں سے تھے، ان کے پاس بھلائیاں کرنے کی، نماز قائم کرنے کی، اور زکوٰۃ دینے کی وحی کی گئی تھی وہ اللہ کی عبادت گذار تھے، اور نبی تھے (ق تا ق ۲۳ ب) یہ اوصاف حضرت اسحاق کے خصوصی اوصاف نہیں بلکہ ان اوصاف میں ان کے باپ اور بیٹے بھی شریک تھے۔ خصوصی وصف ان کا یہ تھا کہ وہ حضرت ابراہیم کے غلام علیم، یعنی صاحب علم لڑکے تھے۔ حضرت اسحاق کے اس وصف کو حضرت اسماعیل کے وصفی نام غلام حلیم کے ساتھ ملا کر پڑھنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حضرت اسماعیل حلم میں یعنی دانشمندی اور مصائب کو سہہ لینے میں ممتاز تھے اور حضرت اسحاق علم اور معلومات کے لحاظ سے نمایاں تھے۔

حضرت اسحاق علم میں ممتاز تھے

ف۲۱۷ ۔ **بشارتِ یعقوب** ۔ حضرت سارہ نے ولادت اسحاق کی خبر سن کر جس طریقہ سے حیرت و استعجاب کا اظہار کیا تھا، اس کا ذکر توراۃ اور قرآن دونوں میں یکساں ہے توراۃ صرف ذکر استبعاد اور فرشتوں کی تسکین دہی پر خاموش ہو جاتی ہے لیکن قرآن میں خدا فرماتا ہے کہ جب حضرت سارہ بشارت اسحاق کو سن کر ہنس پڑیں تو ان کو ہم نے اسحاق کی اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کی بشارت دی" ③ ی۱ اور خدا نے یہ بھی فرمایا کہ اس نے حضرت ابراہیم کو مزید انعام کے طور پر یعقوب عطا کیا۔

حضرت سارہ کو بشارت یعقوب

ف۲۱۸ **فرزندانِ اسحاق** ۔ حضرت یعقوب براہ راست حضرت ابراہیم کے نہیں بلکہ حضرت اسحاق کے بیٹے تھے۔ یہ بات توراۃ میں مذکور ہے، بصراحت قرآن میں مذکور نہیں ہے لیکن قرآن سے اس کی تصدیق مترشح ہوتی ہے کیونکہ مرتے وقت جب حضرت یعقوب نے اپنے بیٹوں سے پوچھا

حضرت یعقوب

۲۷ ح ۔ مذبحے کے معنی ہیں پاک ہونے کی جگہ۔ مراد مسجد، عبادت گاہ، قربان گاہ۔

Marfat.com

تھا کہ "میرے بعد تم لوگ کس شے کی عبادت کروگے تو انھوں نے کہا تھا کہ ہم عبادت کریں گے آپ کے خدا، اور آپ کے باپ دادا ابراہیم اور اسماعیل، اور اسحاق کے خدا، خدائے واحد کی۔ اس آیت میں خدا نے فرزندان یعقوب کی زبان سے حضرت ابراہیم اور ان کے بیٹوں اور اسحاق تینوں کو آبائے یعقوب بتایا۔ حضرت ابراسیم تو حضرت یعقوب کے دادا تھے اور اسماعیل و اسحاق میں سے ایک ان کے باپ اور ایک چچا تھے۔ چونکہ حضرت یعقوب کی بشارت حضرت سارہ والدہ اسحاق کو دی گئی تھی اس سے ظاہر ہے حضرت یعقوب کے باپ حضرت اسحاق تھے اور اس کی تصدیق سورہ یوسف کے اس بیان سے ہوتی ہے کہ حضرت یعقوب نے ایک موقع پر حضرت یوسف سے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی کو تم پر اور آل یعقوب پر مکمل فرمائیگا جس طرح پہلے تمھارے ابوین (یعنی دادا پردادا) ابراہیم و اسحاق پر مکمل فرما چکا ہے۔

"یعقوب" کی وجہ تسمیہ

توراۃ کے بیان بموجب حضرت یعقوب اپنے والدین کے اکلوتے بچے نہ تھے۔ بلکہ حضرت سارہ کے بطن سے دو توام بیٹے پیدا ہوئے زچگی کے وقت پہلے عیسو پیدا ہوئے اس کے بعد عیسو کی ایڑی پکڑے ہوئے حضرت یعقوب پیدا ہوئے۔ اس لئے ان کا نام یعقوب رکھا گیا جس کے معنی ہیں پیچھے آیا (۲۷) ت پ ۲۵ قرآن کا بیان ہے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت سارہ کو خدا نے "بشارت دی اسحاق کی اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کی من وراء اسحٰق یعقوب (۳) ق۔ واقعہ یہ ہوا کہ حضرت اسحاق کے بعد حضرت سارہ کو کوئی بیٹا نہیں ہوا۔ اس بشارت کا مطلب یہ تھا کہ حضرت ابراہیم و حضرت سارہ کو پہلے بیٹا اسحاق اور اسحاق کے پیچھے پوتا یعقوب ملیگا جن سے ان کی نسل چلیگی۔ چونکہ حضرت یعقوب (من وراء اسحٰق) تھے اس لئے حضرت ابراہیم اور حضرت سارہ نے جن کی زندگی میں وہ پیدا ہوئے ان کا نام یعقوب یعنی عقب میں آنے والا رکھا۔

حضرت یعقوب حضرت اسحاق کے وارث ہوئے۔

دستور کے مطابق حضرت اسحاق کا وارث عیسو کو فرزند اکبر ہونے کی حیثیت سے ہونا چاہئے تھا، مگر توراۃ کا بیان ہے کہ ایک روز عیسو بھوک سے تڑپ رہے تھے تو حضرت یعقوب نے نان کو دال روٹی دیکر ان سے ان کے پہلوٹے ہونیکا حق خرید لیا (۲۲) ت پ ۲۵ پیدائش۔ حضرت اسحٰق کی بصارت بڑھاپے کی وجہ سے جاتی رہی تھی۔ مرتے وقت انھوں نے عیسو کو کہا کہ لذیذ کھانا تیار کرکے لاؤ تاکہ میں کھالوں اور تم کو برکت دوں۔ یہ بات حضرت یعقوب کی ماں نے سن لی اور لذیذ کھانا تیار کرکے حضرت یعقوب کے ہاتھ سے حضرت اسحٰق کے پاس بھجوایا اور ان کے ہاتھ پر بکری کے بچہ کی جلد لپیٹ دی تاکہ وہ عیسو کے بالوں والا ہاتھ سمجھا جائے۔ حضرت اسحٰق نے پوچھا کون ہو تو حضرت یعقوب نے کہا میں عیسو ہوں حضرت اسحاق نے ان کے ہاتھ پر ہاتھ پھیر کر کھانا کھایا اور برکت دی۔ اس کے کہنے کی ضرورت نہیں کہ یہ قصہ بالکل مہمل ہے۔

ف ۲۱۹۔ حضرت یعقوب عرف اسرائیل۔ حضرت یعقوب نبی تھے (۹) ق مہدی تھے

(۲) وٗ صالحین میں سے تھے (۵) ق۔ ہاتھوں اور بصارتوں والے تھے (۵) چیدہ بھلے آدمیوں میں سے تھے (۷) ق۔ ان کا ایک اور نام بھی تھا اور وہ اسرائیل تھا۔ اسرائیل کا نام یشرئیل کا معرب ہے۔ اس نام کو دو معنی ہیں۔ ایک معنی تو یہ ہیں "خداوند ساتھ چلتا ہے" دوسرے معنی یہ ہیں کہ "خداوند قوت بخشتا ہے" دوسرے مطلب کو مدنظر رکھتے ہوئے یہودی کہانی اسرائیل کی وجہ تسمیہ یہ بتاتی ہے کہ ایک شب ایسا ہوا کہ "پو پھٹنے تک ایک شخص ان کے ساتھ کشتی لڑتا رہا (۲۴) {جب پو پھٹنے لگی} تب اس نے کہا اب مجھے جانے دو کہ پو پھٹتی ہے انھوں نے کہا میں تم کو جانے نہ دوں گا یہاں تک کہ تم مجھے برکت دو (۲۶) تب اس نے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے، انھوں نے کہا یعقوب (۲۷) اس نے کہا آیندہ سے تمہارا نام یعقوب نہ ہوگا بلکہ اسرائیل ہوگا۔ کیونکہ تم نے خدا اور خلق کے پاس قوت پائی اور غالب ہوئے (۲۸) اور یعقوب نے اس جگہ کا نام فنی ایل (خدا کا چہرہ) رکھا اور کہا میں نے خدا کو روبرو دیکھا اور میری جان بچ رہی (۳۰) ب ۳۲ پیدایش۔ بنی یعقوب کو قرآن میں خدا نے عموماً بنی اسرائیل کے لقب سے پکارا ہے۔ حضرت اسرائیل کی وجہ تسمیہ معلوم کرنے کے لئے کہانیاں تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت اسرائیل کے دادا حضرت ابراہیم کا وطن سرزمین بابل کا شہر اور یا حاران تھا، اس دیار میں ناموں کے ذریعہ عقائد ظاہر کرنے کا عام دستور تھا۔ ایک بابلی بادشاہ کا نام تھا "شمشوایلونا" یعنی "ہمارا خدا سورج ہے" اس کے ایک ہم عصر مخالف و باغی کا نام تھا "ایلوم ایلوم" یعنی ایلوم ہی خدا ہے۔ حضرت ابراہیم نے اپنے فرزند اکبر کا نام "یشمع ایل" اس عقیدہ کے اعلان کے طور پر رکھا تھا کہ ان ربی سمیع الدعاء میرا رب دعائیں سنتا ہے حضرت یعقوب نے اپنا نام یشرئیل اس عقیدہ کے اظہار کے لئے تجویز کیا کہ "خداوند ساتھ چلتا ہے" یا "خداوند قوت بخشتا ہے"۔

اسرائیل کا ترجمہ

نام سے عقیدہ ظاہر کرنے کا دستور

لفظ اسرائیل سے یہ عقیدہ ظاہر ہوتا ہے خدا بندہ کا ساتھ دیا کرتا ہے۔

ف ۲۲۰۔ حرام اور حلال۔ حضرت اسرائیل کی وجہ تسمیہ بتانے والی یہودی کہانی میں یہ بھی مذکور ہے کہ یہ عینی امر دجو کہ (۳۰) ب ۳۲ پیدایش بموجب خود خدائے کائنات تھا رات بھر حضرت یعقوب کے ساتھ کشتی لڑتا رہا۔ "جب اس نے دیکھا کہ وہ ان پر غالب نہ ہوا تو ان کی ران کو بھیتر سے چھوا اور یعقوب کی ران کی نس اس کے ساتھ کشتی لڑنے میں چڑھ گئی (۲۵)۔ {کشتی ختم کر کے حضرت یعقوب} جب فنی ایل سے چلے تو آفتاب ان پر طلوع ہوا اور وہ اپنی ران سے لنگڑاتے تھے (۳۱) اس سبب سے بنی اسرائیل جانور کی اس نس کو جو ران کے بھیتر ہوتی ہے آج تک نہیں کھاتے (۳۲) ب ۳۲ پیدایش" یہ تو یہودی بیان ہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مدینہ کے چند یہود نے آنحضرت سے پوچھا کہ بتایئے اسرائیل نے اپنے نفس پر کس چیز کا کھانا اور کیوں حرام کر لیا تھا۔ آپ نے فرمایا یعقوب بادیہ میں رہا کرتے تھے ان کو اونٹ کا دودھ اور گوشت بہت پسند تھا، لیکن ان کو عرق النسا کا روگ تھا اس لئے انھوں نے ان چیزوں کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں

حضرت یعقوب کو عرق النسا کی بیماری تھی اس لئے انھوں نے اونٹ کا گوشت اور دودھ اپنے اوپر حرام کر لیا تھا

کہ ایک رات انھوں نے اونٹ کا گوشت کھا لیا تو رات بھر پریشان رہے اس لئے انھوں نے قسم کھائی کہ اب کبھی یہ چیز نہ کھاؤنگا۔ قرآن پاک میں خداوند عالم فرماتا ہے "ہر چیز کھانے کی بنی اسرائیل پر حلال تھی سوا اس کے جسے اسرائیل نے اپنے نفس پر حرام کر لیا تھا قبل اس کے کہ توراۃ اتاری جائے سو توراۃ لاؤ پھر اسے پڑھ سناؤ اگر تم سچے ہو" ② ق۔ اس آیت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ توراۃ سے پہلے تک دین صرف عقائد صالحہ اور اعمال حسنہ کا مجموعہ تھا، آدمی کیا کھائے اور کیا نہ کھائے اس کا فیصلہ عقل اور تجربہ پر تھا، شریعت اس بارے میں کوئی فتویٰ نہ دیتی تھی۔ ماکولات میں سے بعض چیزوں کو حرام اور بعض چیزوں کو حلال قرار دینا دین کی ان تعلیمات میں سے ہے جن کا ملت ابراہیم کے عناصر میں نزول توراۃ کے بعد اضافہ کیا گیا۔

توراۃ کے نزول سے پہلے ہر کھانے کی چیز حلال تھی

۲۲ - اسباط - خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا "ہم نے تمھاری طرف اسی طرح سے وحی بھیجی جس طرح ہم نے نوح کی طرف اور ان کے بعد کے نبیوں کی طرف وحی بھیجی" اور ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اسباط اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف وحی بھیجی اور داؤد کو زبور دی" ① ق۔ اس کے بعد فرمایا "اور چند رسولوں کا ہم نے تم کو پہلے سے قصہ سنا رکھا ہے اور چند رسولوں کا تم کو قصہ نہیں سنایا اور اللہ نے موسیٰ کے ساتھ باتیں کیں" ② ق۔

اسباط پر وحی اتری

اقتباس ۱۳ و ۱۴ میں خدا نے آنحضرت سے اور مسلمانوں سے فرمایا ہے کہ کہو کہ ہم ایمان لائے اس پر جو ہم پر اتارا گیا اور جو ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور الاسباط پر اتارا گیا اور جو موسیٰ کو اور عیسیٰ اور (دوسرے) نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا" اس کے بعد آیت ہے کہ "کیا تم لوگ یہ کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور الاسباط یہودی یا نصرانی تھے"

اسباط پر ایمان رکھنا واجب ہے

اب سوال یہ ہے کہ حضرت ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، اور یعقوب کے بعد جو الاسباط کا ذکر آیا ہے تو الاسباط سے کون مراد ہیں۔ عموماً مفسروں نے اسباط سے حضرت یعقوب کے بیٹے مراد لئے ہیں۔ سورہ یوسف میں خدا نے جو حرکت برادران یوسف کی بیان فرمائی ہے اس سے ظاہر ہے کہ ان پر ایسے الاسباط کا اطلاق نہیں ہو سکتا جن پر وحی اتری تھی اور جن پر ایمان لانے کا حکم ہے۔ الاسباط سے بیٹوں ہی کو مراد لینا ضروری نہیں، دوسری تیسری اور بعد کی نسل پر بھی اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے۔ خدا نے چند رسولوں کا قصہ قرآن میں سنایا ہے اور کہا ہے کہ "چند رسولوں کا قصہ تم کو ہم نے نہیں سنایا ہے" ② ق۔ الاسباط سے مراد حضرت یعقوب کے بعد مبعوث ہونے والے ایسے رسول ہیں جن کے نام ان آیتوں میں نہیں ہیں جن میں لفظ اسباط آیا ہے۔

اسباط سے برادران یوسف مراد نہیں۔

الاسباط کا لفظ سِبط کی جمع ہے، سِبط عبرانی شِبِط کا معرب ہے۔ بیبل میں اس لفظ کا ترجمہ کہیں ٹرائب Tribe یعنی قبیلہ کہا گیا ہے اور کہیں Rod ڈنڈا یا Scepter عصا کہا گیا ہے اور عصا سے مراد حاکم قبیلہ کو بتایا جاتا ہے۔ حضرت یعقوب نے مرتے وقت اپنے

شبط کا ترجمہ

Marfat.com

ں کو یہ وصیت کی تھی کہ اے میرے بیٹو تم لوگ نہ مرنا مگر فرماں بردار (مسلمان) رہتے ہوئے
اس وصیت کا توراۃ میں صرف ایک حصہ پایا جاتا ہے اور وہ یہ ہے۔

کے درمیان سے شبط کا اور اس کے پاؤں کے بیچ سے — لَا یَسُوْر شِبِطْ مِیْھُوْدَاہ وَمِحُوْقِق مِبَیْن
(قانون ساز) کا خاتمہ نہ ہوگا یہاں تک کہ شیلوہ آجائے — رَگْلَیْو عدا کی یَبُوْءَ شِیلُوہ وَلُو یقہت عَمِیم
ری قومیں اس کی فرماں بردار ہو جائیں (۱۰) — (۱۰) ۴۹ پیدائش۔

یہودی کہتے ہیں کہ شیلوہ ابھی آیا نہیں، عیسائی حضرت مسیح کو شیلوہ بتاتے ہیں اور سب کے
شیلوہ سے مراد آخری پیغمبر ہیں اور وہ ہمارے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ — شیلوہ
وراتی آیت میں دو لفظ آئے شبط اور محوقق۔ محوقق کے معنی ہیں قانون بنانے والا یعنی صاحب — محوقق
ت رسول اور حضرت یعقوب کے بعد شیلوہ سے پہلے، یہوداہ کے درمیان صرف دو صاحب — آخری پیغمبر
ت رسول آئے۔ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ باقی تمام رسول جن کے نام ہم کو معلوم یا نامعلوم
بط کی قسم میں داخل تھے جس کے معنی ہیں صاحب عصا یعنی قانون کو نافذ کرنے والا۔ ان میں
ت داؤد اور حضرت سلیمان ممتاز ترین حکمراں تھے۔ حضرت یعقوب کی پیش گوئی تھی یہوداہ
میان سے شیلوہ کے آنے تک شبط اور محوقق کا خاتمہ نہ ہوگا یعنی نبوت و رسالت کا سلسلہ جاری
ا اور شیلوہ کے آنے کے بعد ان کا اختتام ہو جائیگا اور انھوں نے یہ بھی فرمایا تھا کہ ساری قومیں
کی فرماں بردار ہو جائیں گی۔

باب ۲۴ حضرت شعیب

فصل ۱۔ اہل مدین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ف ۱ سورہ توبہ ۹/۱۱۲	أَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَأُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ	کیا ان کے پاس ان کی خبریں نہ آئیں جو ان سے پہ
	قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَقَوْمِ إِبْرٰهِيْمَ	قوم نوح کی، اور عاد کی، اور ثمود کی، اور ابراہیم کی ق
	وَأَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ط	اور مدین والوں کی، اور الٹی پلٹی بستیوں کی۔
	أَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ج فَمَا	ان کے پاس ان کے رسول بین دلیلوں کے ساتھ آ
اہل مدین نے اپنی نفسوں پر ظلم کیا۔	كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا أَنْفُسَهُمْ	اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا، مگر وہ خود اپنی نفسو
	يَظْلِمُوْنَ (۴)	کرتے تھے (۴)
ف ۲ سورہ ہود ۱۱/۸۴	وَإِلٰى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ط	اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو (ہم نے بھیجا)
خدائے واحد کی عبادت کرو۔	قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ إِلٰهٍ	انھوں نے کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو، اس کے
ناپ تول میں کمی نہ کرو۔	غَيْرُهُ ط وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ	لوگوں کے لئے کوئی اور خدا نہیں، اور ناپ اور تول میں کمی
	إِنِّيْ أَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّإِنِّيْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ	کرو، میں تم کو خیریت کے ساتھ دیکھتا ہوں، اور (ساتھ ہی)
گھیرنے والے دن کا عذاب	عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ (۱)	تم پر ایک گھیر لینے والے دن کے عذاب کا خوف (بھی) رکھتا ہوں
	وَيٰقَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ	اور اے میری قوم! ناپ اور تول کو انصاف کے ساتھ
لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو۔	وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا	کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم (کرکے) نہ دو، او
فساد نہ مچاؤ۔	فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِيْنَ (۲)	میں فساد مچاتے نہ پھرو (۲)
اللہ کا بقیہ	بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ج	اللہ کا بقیہ تمھارے لئے بہتر ہے بشرطیکہ تم مومن ہو، ا
	وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ (۳)	تمھارا رکھوالا نہیں ہوں (۳)
	قَالُوْا يٰشُعَيْبُ أَصَلٰوتُكَ تَأْمُرُكَ	(اہل مدین) بولے اے شعیب! کیا تم کو تمھاری نماز یہ حکم د
	أَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَنْ	کہ ہم چھوڑ دیں اس چیز کو جسے ہمارے باپ دادا پوجتے
بدمعاملگی کو اہل مدین حق سمجھتے تھے	نَّفْعَلَ فِيْ أَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ط إِنَّكَ	اپنے اموال میں جو چاہیں کرنا (چھوڑ دیں)۔ جی تم ہی
	لَأَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ (۴)	(اور) خوش معاملہ ہو (۴)
	قَالَ يٰقَوْمِ أَرَءَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ	(شعیب نے) کہا اے میری قوم! کیا تم نے دیکھا کہ یقیناً
	عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ	رب کی طرف سے بین دلیل پر ہوں اور مجھے اس نے
اچھی روزی	رِزْقًا حَسَنًا ط	روزی بخشی ہے،

ہیں) میرا ارادہ کچھ نہیں مگر سدھارنا جہاں تک مجھ سے ہو سکے اور	إن أريد إلا الإصلاح ما استطعت	
مجھے توفیق نہیں (سدھارنے کی) مگر اللہ (کی مدد) سے، میں نے اس	وما توفيقي إلا بالله عليه توكلت	
پر توکل کیا اور اسی کی طرف دھیان لگاتا ہوں ۵	وإليه أنيب ۵	توکل، انابت
اور اے میری قوم! تم کو میری چڑھ (ایسا) مجرم نہ بنا دے کہ تم پر	ويقوم لا يجرمنكم شقاقي أن يصيبكم	
مصیبت آئے جیسی مصیبت نوح کی قوم یا ہود کی قوم یا صالح کی قوم	مثل ما أصاب قوم نوح أو قوم هود	
پر آئی تھی اور لوط کی قوم تو تم سے دور نہیں ۶	أو قوم صالح وما قوم لوط منكم ببعيد ۶	لوط کی قوم تم سے دور نہیں
اور اپنے رب سے مغفرت مانگو، پھر اس کی طرف پھرو یقیناً	واستغفروا ربكم ثم توبوا إليه	مغفرت مانگو، توبہ کرو
میرا رب رحم کرنے والا دوست ہے ۷	إن ربي رحيم ودود ۷	
(اہل مدین) بولے اے شعیب! تم جو کہتے ہو اس میں سے ہم	قالوا يشعيب ما نفقه كثيرا مما	
بہت کچھ کو نہیں سمجھتے۔ اور ہم تم کو اپنے درمیان کمزور پاتے ہیں۔	تقول وإنا لنرىك فينا ضعيفا	
اگر تمھارا جتھا نہ ہوتا تو ہم تم کو ضرور سنگسار کر دیتے، اور تم ہم پر	ولولا رهطك لرجمنك وما أنت	مدین نے کہا تمھارا قبیلہ نہ ہوتا تو ہم تم کو سنگسار کر دیتے۔
قابو پانے والے نہیں ۸	علينا بعزيز ۸	
(شعیب نے) کہا اے میری قوم کیا میرا جتھا تم پر اللہ سے زیادہ	قال يقوم أرهطي أعز عليكم من الله	
قابو والا ہے اور تم نے اسے اپنی پیٹھ پیچھے ڈال رکھا ہے، بیشک	واتخذتموه وراءكم ظهريا إن	اللہ لوگوں کے اعمال کو
میرا رب تمھارے اعمال کو گھیرے ہوئے ہے ۹	ربي بما تعملون محيط ۹	گھیرے ہوئے ہے۔
اور اے میری قوم! اپنی جگہ (اپنا) کام تم کرو، میں بھی (اپنی	ويقوم اعملوا على مكانتكم إني عامل	شعیب نے کہا اپنا کام تم کرو
جگہ اپنا) کام کرتا ہوں، عنقریب جانو گے وہ کون ہے جس پر	سوف تعلمون من يأتيه عذاب	اپنا کام میں کروں۔
ایسا عذاب آئیگا جو اسے ذلیل کر دیگا، اور وہ کون ہے جو	يخزيه ومن هو كاذب وارتقبوا إني	عذاب کی پیش گوئی۔
جھوٹا ہے، اور انتظار کرو، میں بھی تمھارے ساتھ منتظر ہوں ۱۰	معكم رقيب ۱۰	
اور جب ہمارا حکم آ پہنچا تو شعیب کو اور جو ان کے ساتھ ایمان	ولما جاء أمرنا نجينا شعيبا والذين	شعیب اور مومنوں کا نجات پایا
لائے ان کو اپنی جانب سے رحمت کے سبب ہم نے بچا لیا اور	آمنوا معه برحمة منا وأخذت	
جن لوگوں نے ظلم کیا ان کو چیخ نے دھر لیا، تو صبح کو وہ اپنی بستیوں	الذين ظلموا الصيحة فأصبحوا في	چیخ کا عذاب
میں اُلٹے پلٹے پڑے تھے ۱۱	ديارهم جثمين ۱۱	
گویا وہ ان بستیوں میں کبھی نہ رہے، یاد رکھو دُر دُر ہے مدین	كأن لم يغنوا فيها ألا بعدا لمدين	مدین کے لئے پھٹکار
کے لئے جیسے ثمود دُر دُرائے گئے ۱۲	كما بعدت ثمود ۱۲	
اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو (ہم نے بھیجا) انھوں	وإلى مدين أخاهم شعيبا قال يقوم	ع ۱۱ سورۂ اعراف ۵۹
نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمھارے	اعبدوا الله ما لكم من إله غيره	خدائے واحد کی عبادت کرو
لئے کوئی اور خدا نہیں، تمھارے پاس تمھارے رب کے	قد جاءتكم بينة من ربكم	

Marfat.com

ناپ تول پوری کرو ۔ لوگوں کی چیزیں کم کرکے نہ دو، اصلاح کے بعد زمین میں فساد نہ ڈالو۔

فَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا
النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوا فِي
الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ
إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۱﴾

پاس سے دلیل آچکی ہے بس ناپ اور تول کو پوری
اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کرکے (نہ دیا کرو) اور زمین میں
کی اصلاح کے بعد فساد نہ ڈالو، یہ تمہارے لئے بہتر
بشرطیکہ تم میں ایمان ہو ①

لوگوں کو دھمکانے اور خدا کی راہ سے روکنے کے لئے راہوں پر نہ بیٹھو۔

وَلَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوعِدُونَ
وَتَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ آمَنَ
بِهِ وَتَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوا إِذْ
كُنْتُمْ قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمْ ۖ وَانْظُرُوا كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ﴿۲﴾

اور ہر راہ پر نہ بیٹھا کرو تاکہ دھمکاؤ اور اللہ کی راہ سے
اُسے جو اس پر ایمان لایا اور تم اس (راہ) کا ٹیڑھا پن
اور یاد کرو کہ تم تھوڑے تھے پھر اس نے تم کو بہتر
اور (غور کی آنکھ سے) دیکھو مفسدوں کا انجام
ہوا ②

دونوں گروہوں میں اللہ کے فیصلہ کا انتظار

وَإِنْ كَانَ طَائِفَةٌ مِنْكُمْ آمَنُوا بِالَّذِي
أُرْسِلْتُ بِهِ وَطَائِفَةٌ لَمْ يُؤْمِنُوا
فَاصْبِرُوا حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ
خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ﴿۳﴾

اور اگر تم میں سے ایک گروہ اس پر ایمان لایا ہے جس کے
میں بھیجا گیا ہوں اور ایک گروہ ایمان نہیں لایا تو صبر کر
یہاں تک کہ اللہ ہمارے درمیان فیصلہ کردے۔ وہ فی
کرنے والوں میں بہترین ہے ③

متکبر سرداروں نے حضرت شعیب کو اور مسلمانوں کو شہر بدر کرنے کی دھمکی دی۔

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهِ
لَنُخْرِجَنَّكَ يَا شُعَيْبُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ
مِنْ قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا ۚ
قَالَ أَوَلَوْ كُنَّا كَارِهِينَ ﴿۴﴾

ان کی قوم کے سرداروں نے جو متکبر تھے کہا اے شعیب
ہم تم کو اور جو تمہارے ساتھ ایمان لائے ان کو اپنی بستی سے
نکال دیں گے، یا تم سب کو ہماری ملت (مذہب) میں واپس آ
(شعیب نے) کہا کیا ہم کو ناپسند ہو تب بھی ؟ ④

اللہ نے ہر چیز کو علم سے گھیر رکھا ہے۔

حضرت شعیب کی دعا

قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا إِنْ عُدْنَا فِي
مِلَّتِكُمْ بَعْدَ إِذْ نَجَّانَا اللَّهُ مِنْهَا ۚ وَمَا
يَكُونُ لَنَا أَنْ نَعُودَ فِيهَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ
اللَّهُ رَبُّنَا ۚ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ عَلَى
اللَّهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا
بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ﴿۵﴾

بے شک ہم اللہ پر جھوٹ افترا کریں گے اگر ہم تمہاری ملت میں لوٹ
جائیں اس کے بعد کہ اللہ نے ہم کو اس سے نجات دی اور ہمارا
(روا) نہیں ہے کہ ہم اس میں لوٹ جائیں مگر یہ کہ (خود) اللہ ہمارا
کو کچھ اور منظور ہو۔ ہمارے رب نے ہر چیز کو علم سے گھیر رکھا ہے اللہ
ہم نے توکل کیا اے ہمارے رب ہمارے درمیان اور ہماری قوم کے د
حق کے ساتھ جھگڑا چکا دے اور تو جھگڑا چکانے والوں میں بہترین ہے ⑤

کافر سرداروں کی رائے

وَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ
قَوْمِهِ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا إِنَّكُمْ
إِذًا لَخَاسِرُونَ ﴿۶﴾

اور ان کی قوم کے سرداروں نے جو کافر تھے کہا اے لوگو
اگر تم لوگوں نے شعیب کی پیروی کی تو یقیناً تم خسارہ اٹھا
والے ہوگے ⑥

بھونچال

فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي
دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿۷﴾

پھر ان کو بھونچال نے پکڑ لیا تو صبح کو وہ اپنی بستی میں
پلٹے پڑے تھے۔

Marfat.com

لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا وہ (ایسے ہوگئے کہ) گویا اس	الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ	شعیب کو جھٹلانے والے
میں کبھی نہ رہے، جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا وہی خسارہ	يَغْنَوْا فِيْهَا ۛ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا	مٹ گئے جیسے کبھی تھے ہی نہیں
اٹھانے والے ہوئے (۸)	كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸﴾	
تو شعیب نے ان سے مونہہ پھیر لیا اور کہا اے میری قوم!	فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ	
میں نے تمہارے پاس اپنے رب کے پیغام پہنچا دیئے تھے اور	لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّىْ	
میں نے تمہارا بھلا چاہا تھا تو اب میں کافر قوم (کی ہلاکت)	وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ	
پر کیسے افسوس کروں (۹)	كٰفِرِيْنَ ﴿۹﴾	
اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو (ہم نے بھیجا) تو	وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ	و ۴ ع سورہ عنکبوت ۸۲/۲۹
انہوں نے کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اور آخری	يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ	
دن کی امید رکھو اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو (۶)	وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۶﴾	
مگر ان لوگوں نے ان کو جھٹلایا تو ان کو بھونچال نے پکڑ لیا تو	فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا	بھونچال
وہ اپنی بستی میں اُلٹے پلٹے پڑے تھے (۷)	فِىْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۷﴾	
اور عاد کو اور ثمود کو (ہم نے ہلاک کیا) اور (ان کے احوال)	وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ	
تمہارے لئے ان کے مسکنوں سے ظاہر ہیں اور شیطان نے	مَّسٰكِنِهِمْ ۗ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ	
ان لوگوں کے لئے ان کے اعمال کو خوش نما بنا دیا تھا پھر ان کو	اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ	
رستے سے روک دیا تھا حالانکہ وہ سوجھ بوجھ والے تھے ۞	وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ﴿۸﴾	

فصل۲۔ اصحاب ایکہ

ایکہ والوں نے رسولوں کو جھٹلایا (۱)	كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱﴾	و ۱۰ ع سورہ شعرا ۱۶/۲۶
جب ان سے شعیب نے کہا کیا تم لوگ ڈرتے نہیں (۲)	اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲﴾	ایکہ والوں نے رسولوں کو جھٹلایا
میں تمہارے لئے ایک امانت دار رسول ہوں (۳)	اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۳﴾	امانت دار رسول
تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو (۴)	فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۴﴾	اطاعت رسول
اور میں اس (کام) پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا، میرا	وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِىَ	رسول اجر نہیں مانگتا
اجر تو کسی پر نہیں مگر سب جہانوں کے رب پر ہے (۵)	اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۵﴾	ناپ پوری کرنا
ناپ کو پوری کیا کرو اور خسارہ پہنچانے والے نہ بنو (۶)	اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿۶﴾	
اور سیدھی ڈنڈی سے تولا کرو (۷)	وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ﴿۷﴾	سیدھی ڈنڈی سے تولنا
اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم (کر کے) نہ دو اور زمین میں	وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا	
فساد پھیلاتے نہ پھرو (۸)	تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۸﴾	فساد نہ مچانا

Marfat.com

وَاتَّقُوا الَّذِیْ خَلَقَکُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۹﴾
اور اس سے ڈرتے بچتے رہو جس نے پیدا کیا تم کو ا[ور پہلے] زمانہ کی خلقت کو ﴿۹﴾

پیغمبر کو جھوٹا اور مسحور کہا۔
قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِیْنَ ﴿۱۰﴾
ان لوگوں نے کہا تم تو بس جادو کے ماروں میں سے ہو ﴿۱۰﴾

وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۱۱﴾
اور تم تو کچھ نہیں مگر ہم جیسے ایک بشر اور یقیناً ہم خیال ک[رتے] ہیں کہ تم ضرور جھوٹوں میں سے ہو ﴿۱۱﴾

آسمان سے پرچے گرائے جانے کا مطالبہ
فَاَسْقِطْ عَلَیْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۲﴾
بس ہمارے اوپر آسمان سے پرچے گرا دو اگر تم [سچوں] میں سے ہو ﴿۱۲﴾

قَالَ رَبِّیْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳﴾
انھوں نے کہا میرا رب خوب جانتا ہے کہ تم کیا کرتے ہو ﴿۱۳﴾

بادل کے دن کا عذاب
فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ یَوْمِ الظُّلَّةِ
سو ان لوگوں نے ان کو جھٹلایا تو ان کو بادل کے دن کے عذ[اب]

بڑے دن کا عذاب
اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۴﴾
نے پکڑ لیا بے شبہ وہ ایک بڑے دن کا عذاب تھا ﴿۱۴﴾

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۵﴾
بے شک اس میں ایک نشانی ہے۔ اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہ تھے ﴿۱۵﴾

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۶﴾
اور بے شک تمھارا رب غالب ہے رحمت والا ہے ﴿۱۶﴾

و۲ع۵ سورہ حجر $\frac{18}{15}$
وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَیْكَةِ لَظٰلِمِیْنَ ﴿۱۸﴾
اور یقیناً ایکہ والے ضرور ظالم تھے ۱۸

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۹﴾
اس لیے ہم نے ان سے انتقام لیا اور یہ (بستی) اور قوم لوط کی بستی دونوں بستیاں امام مبین (کھلی شاہ راہ) پر واقع ہیں ﴿۱۹﴾

امام مبین

و۳ع۱ سورہ ق $\frac{12}{50}$
كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ﴿۱۲﴾
ان (اہل مکہ) سے پہلے قوم نوح نے جھٹلایا اور اصحاب رس نے ۱۲

وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ﴿۱۳﴾
اور عاد نے اور فرعون نے اور لوط کے بھائیوں نے ۱۳

وَّاَصْحٰبُ الْاَیْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِیْدِ ﴿۱۴﴾
اور ایکہ والوں نے اور قوم تبع نے، ہر ایک نے رسولوں کو جھٹلایا پھر میری دھمکی پوری ہوئی ﴿۱۴﴾

و۴ع۱ سورہ ص $\frac{62}{38}$
جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ﴿۱۱﴾
یہاں ایک فوج کی فوج ہے جماعتوں میں سے شکست کھائی ہوئی ﴿۱۱﴾

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ﴿۱۲﴾
ان (اہل مکہ) سے پہلے قوم نوح نے جھٹلایا اور عاد نے اور میخوں والے فرعون نے ۱۲

وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْئَیْكَةِ اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ ﴿۱۳﴾
اور ثمود نے اور قوم لوط نے اور ایکہ والوں نے یہ ہیں وہ جماعتیں ﴿۱۳﴾

اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿۱۴﴾
ان لوگوں نے رسولوں کو جھٹلایا تھا اس لیے میرا عذاب برحق تھا ﴿۱۴﴾

Marfat.com

قصہ اہل مدین

لوط کے تباہ و برباد ہو جانے پر کچھ عرصہ گذرنے کے بعد] مدین کی طرف ان کے بھائی
(ہم نے بھیجا) انھوں نے کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمھارے لئے — اللہ کی عبادت کرو
نہیں ہے .... ① وَ ① وَ تمھارے پاس تمھارے رب کے پاس سے (اس
دیل) آچکی ہے ① وَ . اور آخری دن کی امید رکھو .... ⑥ وَ اور ناپ اور تول میں کمی — آخری دن، ناپ تول
میں تم کو (ابھی) خیریت کے ساتھ دیکھتا ہوں (ساتھ ہی) تم پر ایک گھیر لینے والے عذاب
(ر رکھتا ہوں) ① وَ ... ناپ اور تول کو انصاف کے ساتھ پوری کیا کرو اور لوگوں کو
چیزیں کم (کرکے) نہ دیا کرو اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو ② اللہ کا بقیہ تمھارے لئے — فساد نہ مچاؤ
بشرطیکہ تم مومن ہو اور میں تمھارا رکھوالا نہیں ہوں ③ (اہل مدین) بولے اے شعیب
تمھاری نماز یہ حکم دیتی ہے کہ ہم چھوڑ دیں اس چیز کو جسے ہمارے باپ دادا پوجتے تھے یا — نماز، اہل مدین کا شرک
اموال میں جو چاہیں کرنا چھوڑ دیں)۔ جی تم تو (بڑے ہی) بردبار اور خوش معاملہ ہو ④ (شعیب نے) — حضرت شعیب کی خوش معاملگی پر طنز
میری قوم کیا تم نے دیکھا کہ یقیناً میں اپنے رب کی طرف سے بین دلیل پر ہوں اور مجھے
اچھی روزی دی ہے۔ اور میرا ارادہ کچھ نہیں ہے مگر سدھارنا جہاں تک مجھ سے ہو سکے۔ — اچھی روزی
توفیق نہیں (سدھارنے کی) مگر اللہ (کی مدد) سے میں نے اس پر توکل کیا اور اسی کی طرف — اصلاح کا ارادہ
لگا تا ہوں ⑤ اور اے میری قوم تم کو میری چڑھ (ایسا) مجرم نہ بنا دے کہ تم پر مصیبت
سی مصیبت نوح کی قوم یا ہود کی قوم یا صالح کی قوم پر آئی تھی اور لوط کی قوم تو تم سے دور — قوم نوح، قوم ہود، قوم صالح، قوم لوط
⑥ اور اپنے رب سے مغفرت مانگو پھر اس کی طرف پھرو بے شک میرا رب رحم کرنے والا
ہے ⑦ (اہل مدین) بولے اے شعیب تم جو کہتے ہو اس میں سے بہت کچھ کو ہم نہیں سمجھتے
کو اپنے درمیان کمزور پاتے ہیں اگر تمھارا جتھا نہ ہوتا تو ہم تم کو ضرور سنگسار کر دیتے اور تم ہم — سنگسار کرنے کی دھمکی
نے والے نہیں ہو ⑧ (شعیب نے) کہا اے میری قوم کیا میرا جتھا تم پر اللہ سے زیادہ قابو
اور تم نے اسے اپنی پیٹھ پیچھے ڈال رکھا ہے۔ بے شک میرا رب تمھارے اعمال کو گھیرے
ہے ⑨ اور اے میری قوم اپنی جگہ (اپنا) کام تم کرو میں بھی (اپنی جگہ اپنا) کام کرتا ہوں عنقریب
کہ وہ کون ہے جس چیز پر ایسا عذاب آتا ہے جو اسے ذلیل کر دیگا اور وہ کون ہے جو جھوٹا — عذاب الہی کی وعید
انتظار کرو میں بھی تمھارے ساتھ منتظر ہوں ⑩ وَ۔

[اس کے بعد اپنی جگہ شعیب نے اپنا کام کیا اور اپنی جگہ اہل مدین نے اپنا کام کیا نتیجہ یہ ہوا کہ
گروہ نے حق کی آواز قبول کی اور اہل مدین جو کافر تھے مومنوں کو مرتد کرنے کی غرض سے ان کو
نے لگے تو شعیب نے کہا کہ اے لوگو] زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ ڈالو یہ تمھارے

Marfat.com

کافروں کا ایمان والوں کو دھمکانا اور حضرت شعیب کی نصیحت

لیے بہتر ہے بشرطیکہ تم میں ایمان ہو ① اور ہر راہ پر نہ بیٹھا کرو تاکہ دھمکاؤ اور اللہ
باز رکھو اسے جو اس پر ایمان لایا اور تم اس (راہ) میں ٹیڑھا پن چاہتے ہو۔ اور یاد کرو جب
تھے پھر اس نے تم کو بہتیرے کیا اور (غور کی آنکھ سے) دیکھو مفسدوں کا انجام کیا ہوا
اور اگر تم میں سے ایک گروہ اس پر ایمان لایا ہے جس کے ساتھ میں بھیجا گیا اور ایک گروہ
لایا تو صبر کرو یہاں تک کہ اللہ ہمارے درمیان فیصلہ کر دے وہ فیصلہ کرنے والوں میں

کفار نے مومنوں کو شہر بدر کر دینے کی دھمکی دی۔

ہے ② ان کی قوم کے سرداروں نے جو متکبر تھے کہا اے شعیب ہم تم کو اور جو تمھارے ساتھ
لائے ان کو اپنی بستی سے نکال دیں گے یا تم سب کو ہماری ملت (دین) میں واپس آنا ہوگا شعیب نے

حضرت شعیب کا جواب

ہم کو ناپسند ہو تب بھی؟ ③ بے شک ہم اللہ پر جھوٹ افترا کریں گے اگر ہم تمھاری ملت میں لوٹ
اس کے بعد کہ اللہ نے ہم کو اس سے نجات دی۔ اور ہمارے لئے (روا) نہیں کہ ہم اس میں لوٹ
جائیں مگر یہ کہ (خود) اللہ ہمارے رب کو (کچھ اور) منظور ہو ہمارے رب نے ہر چیز کو (اپنے)
علم سے گھیر رکھا ہے۔ اللہ پر ہم نے توکل کیا لے ہمارے رب ہمارے درمیان اور ہماری قوم کے
درمیان حق کے ساتھ جھگڑا چکا دے۔ اور تو جھگڑا چکانے والوں میں بہترین ہے ⑤ اور ان

کافروں نے کہا متبعین شعیب خسارہ اٹھائینگے۔

قوم کے سرداروں نے جو کافر تھے کہا (اے لوگو) اگر تم لوگوں نے شعیب کی پیروی کی تو یقیناً تب
خسارہ اٹھانے والے ہوگے ⑥ ق۔

بھونچال کا عذاب۔

بس ان لوگوں نے ان کو جھٹلایا تو ان کو بھونچال نے پکڑ لیا . . . ⑦ ق اور جب ہمارا حکم
آ پہنچا تو شعیب کو اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے ان کو اپنی رحمت کے سبب ہم نے بچا لیا اور جو

چیخ کا عذاب

لوگوں نے ظلم کیا ان کو چیخ نے دھر لیا تو صبح کو وہ اپنی بستیوں میں اوندھے پڑے تھے ۱۱ اور
اللہ (ایسا) نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا مگر وہ خود اپنی نفسوں پر ظلم کرتے تھے ④ ق۔ ان کے احوال تمھارے
لئے ان کے مسکنوں سے ظاہر ہیں اور شیطان نے ان کے لئے ان کے اعمال کو خوشنما بنا دیا تھا پھر ان
کو راہ سے روک دیا تھا۔ حالانکہ وہ لوگ سوجھ بوجھ والے تھے ۵ ق۔ [خدا کا عذاب ان پر نہیں

مکذبین شعیب نابود ہو گئے
مکذبین شعیب خسارہ میں رہے۔

اترا جو اپنی نفسوں پر ظلم کرتے تھے صرف مکذبین پر نازل ہوا] جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا ان
کے سبب ایسے ہو گئے کہ) وہ گویا اس بستی میں کبھی نہیں رہے۔ (ان کا خیال تو یہ تھا کہ جو شعیب کی
پیروی کریگا وہ خسارہ اٹھائیگا مگر واقعہ یہ ہوا کہ) جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا وہی خسارہ اٹھانے
والے ہوئے ⑧ پھر (شعیب نے) ان سے موبہ پھیر لیا اور کہا اے میری قوم میں نے تمھارے
پاس اپنے رب کے پیغام پہنچا دیئے تھے اور میں نے تمھارا بھلا چاہا تھا تو اب میں کافر قوم کی گمراہی
پر کیسے افسوس کروں ⑨ ق۔

Marfat.com

۲۔ اہل مدین۔ جس زمانہ میں حضرت ابراہیم ملک کنعان میں ہجرت کر کے آئے یہاں دس قومیں آباد ں جن میں سے ایک کا نام قین تھا۔ یہ قوم حضرت موسیٰ کے خروج مصر کے دنوں تک زندہ و سلامت تھی۔ وہستان شعیر کے باشندے تھے ان کا مسکن مستحکم تھا ان کا آشیانہ پہاڑ پر تھا" ② ب ۲۴ عدد۔ بنو مدین اسی ں ایک شاخ کا نام تھا۔ چنانچہ سفر القضاۃ کے مؤلف نے حضرت موسیٰ کے خسر شیخ مدین حوباب بن رعوایل ں کے ایک شخص کا ذکر کرتے ہوئے اسے قینی بتایا ہے۔ ⑪ ب ۱ قاضیوں۔

بنو مدین بنو قین کی ایک شاخ ہے۔

لیکن جامعین توراۃ کا بیان یہ ہے کہ حضرت سارہ کی وفات کے بعد حضرت ابراہیم نے ایک عورت قطورہ کے ساتھ ح کیا جس سے چھے بیٹے پیدا ہوئے" ان میں سے ایک کا نام مدین تھا۔ ب ۲۵ پیدائش۔ جامعین توراۃ کے اس بیان سے کے نساب بھی متاثر تھے، اس لئے ہمارے یہاں بھی مشہور ہے کہ اہل مدین اور ان کے پیغمبر حضرت شعیب ذریت یم سے تھے۔ سورہ انعام میں خدا نے کئی پیغمبروں کا ذریت ابراہیم کی حیثیت سے ذکر کیا ہے، لیکن ان پیغمبروں میں رت شعیب کا شمار نہیں ہے۔ اس لئے واقعہ یہی معلوم ہوتا ہے کہ اہل مدین کے بارہ میں سفر القضاۃ کے مؤلف کا ل درست ہے کہ وہ قینیوں کی ایک شاخ تھے اور خلیج عقبہ کے پاس بستے تھے۔ ان کا مسکن قوم لوط کے ن سے بعید نہ تھا۔ اہل مدین کا پیشہ تجارت تھا۔ وہ ناپ تول میں ایمان داری نہیں برتتے تھے۔ لوگوں کو ان کے کم کر کے دیا کرتے تھے اور اپنے اس عمل کو وہ برا کام نہیں سمجھتے تھے بلکہ "اپنے اموال میں جو چاہیں کرنا" اپنا ہی حق سمجھتے تھے۔ ان کو آخری دن یعنی قیامت کی توقع نہ تھی، خدا کو وہ خدائے واحد نہیں مانتے تھے بلکہ وہ رک تھے۔ اللہ نے ان کی اصلاح کے لئے ان کے ایک بھائی کو جن کا نام شعیب تھا مبعوث فرمایا اور ان کے پاس ل بنا کر بھیجا، تو اہل مدین میں سے کچھ حضرت شعیب پر ایمان لائے اور ان کی تعلیمات پر انھوں نے عمل کیا، نے ان کی تکذیب کی اور اس لئے ہلاک کئے گئے۔

بنو مدین ذریت ابراہیم سے نہ تھے۔

اہل مدین کا جرم

۲۳۔ حضرت شعیب۔ عام خیال اہل علم کا یہ ہے کہ حضرت شعیب وہی بزرگ مدین ہیں جن کا ذکر موسیٰ میں آئے گا اور جو حضرت موسیٰ کے خسر تھے، لیکن قرآن پاک میں اس خیال کو تقویت دینے والی ں بات نہیں ملتی، بلکہ قرائن اس خیال کی تردید کرتے ہیں۔ فرض کرو حضرت شعیب ہی حضرت موسیٰ کے ر تھے تو حضرت موسیٰ کے مدین میں ورود کا زمانہ دو فرض کیا جا سکتا ہے وہ یا تو اس زلزلہ سے پہلے مدین گئے تھے جس نے مکذبین شعیب کو فنا کر دیا یا اس کے بعد گئے۔ اگر ان کے ورود مدین کا زمانہ زلزلہ ے بعد تھا تو مدین میں اب صرف معتقدین شعیب آباد تھے اور اس زمانہ میں شیخ مدین کی بیٹیاں اس ں بیرسی میں نہیں ہو سکتی تھیں جس کا قصہ موسیٰ سے پتہ چلتا ہے۔ غور کرو کس قدر عجیب اور ناقابل ن بات ہے کہ شہر کے مقتدائے اعظم معتقد علیہ پیغمبر وقت کی بیٹیاں اپنے گلہ کو لئے الگ کھڑی ہیں اور نے جانوروں کو اس وقت تک پانی نہیں پلا سکتیں جب تک اور چرواہے فارغ نہ ہو جائیں اور وجہ یہ بتاتی کہ ہمارا باپ بڑا بوڑھا ہے۔ اگر حضرت موسیٰ کے ورود مدین کا زمانہ زلزلہ سے پہلے فرض کیا جائے تو اس ذ میں ان کی بیٹیاں "ابونا شیخ کبیر" نہیں کہہ سکتی تھیں۔

حضرت شعیب حضرت موسیٰ کے خسر نہیں تھے۔

Marfat.com

سورہ اعراف میں خدا نے قوم نوح، قوم ہود، قوم صالح، قوم لوط اور اہل مدین کی بربادی کے
قصے ختم کرنے کے بعد کچھ نصیحت کی باتیں فرماکر ارشاد فرمایا ہے ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُّوسٰى — حضرت موسیٰ حضرت شعیب کے ہم عصر نہ تھے۔
اعراف۔ یعنی پھر ان (قوموں) کے بعد ہم نے موسیٰ کو مبعوث کیا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جس طرح
حضرت شعیب حضرت لوط کے ہم عصر نہ تھے اسی طرح موسیٰ بھی حضرت شعیب کے معاصر نہ تھے بلکہ حضرت
شعیب کے بعد ایک زمانہ گذرنے پر ظہور پذیر ہوئے تھے۔

ف ۲۲۴۔ حضرت شعیب کی تعلیمات۔ حضرت شعیب نے قوم کو صرف پانچ باتوں کی تعلیم دی:
تعلیمات — خدائے واحد کی عبادت کرو، آخرت کے دن پر یقین رکھو، فساد نہ مچاؤ، ناپ اور تول کو انصاف کے ساتھ
پوری کیا کرو، اپنے رب سے مغفرت مانگو پھر اس کی طرف پھرو۔

حضرت شعیب کی ان باتوں کو سن کر اہل مدین نے کہا "تم جو کہتے ہو اس میں سے بہت کچھ کو ہم
نہیں سمجھتے" ⑧ ف

حضرت شعیب کے دین میں ایک خاص چیز نماز تھی جس کے وہ سخت پابند تھے، چنانچہ ایک
موقع پر اہل مدین نے ان سے کہا تھا "کیا تم کو تمہاری نماز یہ حکم دیتی ہے کہ ہم چھوڑ دیں اس چیز کو
جسے ہمارے باپ دادا پوجتے تھے یا اپنے اموال میں جو چاہیں کرنا چھوڑ دیں) ⑦ ف

ف ۲۲۵۔ رزق حسن۔ اہل مدین کے اعتراضوں کا جواب دیتے ہوئے ایک موقع پر حضرت شعیب نے کہا
" اے میری قوم! کیا تم نے دیکھا کہ یقیناً میں اپنے رب کی طرف سے بیّن دلیل پر ہوں اور مجھے اس نے اچھی
روزی دی ہے" ⑤ ف۔ یہ حضرت شعیب نے قوم کے اس طنز کے جواب میں فرمایا تھا کہ "تم تو (بڑے ہی)
اور خوش معاملہ ہو" ⑦ ف۔ حضرت شعیب کے اس جواب کا مضمون یہ ہے کہ تم لوگوں کو بدمعاملگی کے ذریعہ
جو نفع ملتا ہے وہ رزقِ حسن نہیں مگر مجھے اس نے اچھی روزی دی ہے" میں بھی تم جیسا تاجر ہوں مگر
میں دیانت کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ اس لئے مجھے جو نفع ملتا ہے وہ پاک اور طیب ہے، بددیانتی نے
تم کو پاک اور طیب روزی سے محروم رکھا ہے۔
بدمعاملگی کی روزی طیب روزی نہیں۔

ف ۲۲۶۔ اہل مدین کی تباہی۔ حضرت شعیب کی تعلیمات کو ان کی قوم اہل مدین کے ایک طبقہ نے مانا
مگر دوسرے طبقہ نے نہیں مانا۔ اس دوسرے طبقہ نے لوگوں کو دھمکا کر راہِ حق سے باز رکھنے کی کوشش
کی (حضرت شعیب سے کہا اگر تمہارا قبیلہ نہ ہوتا تو تم کو سنگسار کر دیا جاتا، حضرت شعیب کو اور مومنین
شعیب کو شہر بدر کرنے کی دھمکی دی، لوگوں سے کہا جو کوئی شعیب کی بات مانے گا خسارہ میں رہے گا)
حضرت شعیب کو اتنا ستایا کہ انھوں نے خدا سے دعا کی" اے ہمارے رب ہمارے درمیان حق سے
چکادے" ⑤ ف۔ تو اللہ تعالیٰ نے ایک زبردست عذاب نازل کیا۔ اس عذاب سے مومنین تو بچ
رہے مگر مکذبینِ شعیب اس طرح نابود ہو گئے کہ" وہ گویا اس بستی میں کبھی نہیں رہے" ⑧ ف۔
جس عذاب کے ذریعہ خدا نے ان کو نابود کیا وہ زلزلہ تھا چنانچہ فرمایا" پھر ان کو بھونچال نے پکڑ لیا

وہ اپنی بستی میں اُلٹے پلٹے پڑے تھے" ۷ وی و ۷ وی۔ سخت زلزلہ کے وقت زمین جب
ہے تو نہایت شدید چیخ بھی سُنائی دیا کرتی ہے۔ اہل مدین کو جس زلزلہ نے تباہ کیا ایسا ہی تھا
لئے خدانے یہ بھی فرمایا ہے کہ "جن لوگوں نے ظلم کیا ان کو چیخ نے پکڑ لیا" تو صبح وہ اپنی بستیوں میں
پلٹے پڑے تھے ۱۱ وی

قصّہ اصحاب الایکہ

(حضرت شعیب صرف اہل مدین کی طرف نہیں بلکہ ایکہ والوں کی طرف بھی مبعوث ہوئے۔ ایکہ
قوم لوط کی بستی) دونوں بستیاں امام مبین پر ہیں ⑮ وی۔ ایکہ والوں نے رسولوں کو جھٹلایا ① جب — الایکہ کا مقام وقوع
شعیب نے کہا کیا تم لوگ ڈرتے بچتے نہیں ② میں تمہارے لئے ایک امانت دار رسول ہوں تو
اللہ سے ڈرو بچو اور میری اطاعت کرو ④ اور میں اس (راہ نمائی) پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ — طاعتِ رسول
اجر تو کسی پر نہیں مگر سب جہانوں کے رب پر ہے۔ ⑤ — اجرتِ رسالت
(اہل مدین کی طرح اہل ایکہ کا پیشہ بھی تجارت تھا اور یہ لوگ بھی ڈنڈی مارا کرتے تھے اس لئے
سے بھی حضرت شعیب نے کہا) ناپ کو پوری کیا کرو اور خسارہ پہنچانے والوں میں سے نہ ہو ⑥ اور — ناپ تول میں کمی نہ کرو
سیدھی ڈنڈی سے تولا کرو ⑦ اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کرکے نہ دو اور زمین میں فساد پھیلاتے — سیدھی ڈنڈی تولو
رو ⑧ اور اس سے ڈرتے بچتے رہو جس نے پیدا کیا تم کو اور پہلے زمانہ کی خلقت کو ⑨ ان لوگوں — فساد نہ پھیلاؤ
کہا تم تو بس جادو کے ماروں میں سے ہو ⑩ اور تم تو کچھ نہیں مگر ہم جیسے ایک بشر اور یقیناً ہم خیال — ایکہ والوں نے حضرت شعیب
ہیں کہ تم ضرور جھوٹوں میں سے ہو ⑪ بس ہمارے اوپر آسمان سے پرخچے گرادو اگر تم سچوں میں — کو جادو کا مارا جھوٹا بشر کہا
ہو ⑫ انھوں نے کہا میرا رب جانتا ہے کہ تم کیا کرتے ہو ⑬ سو ان لوگوں نے ان کو جھٹلایا تو ان — آسمان سے پرخچے گرانے کو کہا
بادل کے دن کے عذاب نے پکڑ لیا بے شبہ وہ ایک بڑے دن کا عذاب تھا ⑭ وی۔ ان لوگوں نے — بادل کے دن کا عذاب
رسولوں کو جھٹلایا تھا اس لئے میرا سزا دینا برحق تھا ⑭ وی اور یقیناً ایکہ والے ضرور ظالم تھے ۱۸
لئے ہم نے ان سے انتقام لیا ⑲ وی

۲۲۔ الایکہ۔ الایکہ کے معنے جنگل کے ہیں، اس کا مقام وقوع قرآن نے امام مبین کے پاس
ہے ⑲ وی، جس کا دوسرا نام سبیل مقیم ہے۔ یہ ایک نہایت قدیم تجارتی شاہ راہ کا نام ہے
بیلہ سے شور کو جاتی تھی۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ الایکہ اس غیضہ یعنی جھاڑیوں والے
کا نام ہے جو ساحل بحر (خلیج عیلانہ) سے دیار مدین تک وسیع تھا (درمنثور) — الایکہ خلیج عیلانہ کے پاس
۔ اصحاب الایکہ۔ حضرت حزقی ایل کے زمانہ میں اس مقام میں جس کا نام قرآن میں
ہے مدین بن قطورہ کے بھتیجے ددان بن یقسان کی اولاد آباد تھی۔ یہ مقام بنی اسرائیل کا — بنو ددان
تھا، یہاں بنی اسرائیل چار جامے خریدتے تھے ⑳ ۲۷۔ حزقی ایل۔ مصر اور خالدیہ کی تحریریں

Marfat.com

سے جو زمین سے برآمد ہوئی ہیں یہ ظاہر ہے کہ بنو سام داڑھیاں رکھا کرتے تھے، لیکن بنو
داڑھی منڈا یا کرتے تھے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ قرآن نے بنو ددان ہی کو اصحاب الایکہ کہا
لیکن یہ خیال درست نہیں۔ خدا نے حضرت شعیب کو دو قوموں کی طرف بھیجا، اہل مدین اور اصحا
اہل مدین کے متعلق قرآن نے بتایا کہ ان میں سے کچھ لوگ ایمان لائے اور انھوں نے تباہی سے
پائی، مگر اصحاب الایکہ کے ایمان لانے اور ان کے نجات پانے کا ذکر نہیں کیا۔

بنو ددان قرآن کے اصحاب الایکہ نہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ اگرچہ بنو ددان بھی اصحاب الایکہ کہے جا سکتے ہیں مگر وہ قرآن کے اصـ
الایکہ نہیں ہیں۔ بنو ددان کا حضرت موسیٰ کے وقت سے حضرت سلیمان کے وقت تک کوئی سراغ نہیں
لگتا۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بنو ددان حضرت حزقی ایل کو معاصر تھے، ایک "غیر قوم" تھے
حضرت شعیب سے مدتوں بعد یہاں آکر بسے تھے۔

پیچھے ہم پڑھ آئے ہیں کہ جس زمانہ میں حضرت ابراہیم دیار کنعان میں آئے اس اطراف میں دس
قومیں آباد تھیں۔ قرآن کے بیان کے مطابق حضرت ابراہیم کے زمانہ سے حضرت موسیٰ کے زمانہ تک
جو پانچ سو برس کا طویل عرصہ گذرا اس میں اس دیار کی تین قومیں ہلاک و نابود کر دی گئیں، قوم لو
اصحاب الایکہ، اور اصحاب الرس۔

اصحاب الایکہ کا نام

توراۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ جس زمانہ میں حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل مصر سے خروج کر کے
اس دیار میں آئے تو عہد ابراہیم کی دس قوموں میں سے سات کے ساتھ برابر سابقہ پڑا لیکن قینزّی
قدمونی اور رِفائی نام کی قوموں کا ذکر تک نہیں ملتا۔ انھیں تین میں سے ایک قوم کو حضرت شعیب
کے اصحاب الایکہ سے تطبیق دی جا سکتی ہے۔

وف ۲۲۹۔ اصحاب ایکہ کی تباہی۔ اہل مدین اور اصحاب الایکہ کے قصوں میں صرف صورت
عذاب کے اختلاف کا فرق ہے۔ اہل مدین کو زلزلہ کے عذاب نے اور اصحاب الایکہ کو یوم الظلہ (بادل
دن) کے عذاب نے ہلاک کیا۔ الظلہ کے معنی ہیں "چھاؤں" لیکن تو بر تو گھنے بادل کو بھی الظلہ کہتے
ہیں۔ اصحاب الایکہ نے حضرت شعیب سے کہا تھا "ہمارے اوپر آسمان سے پرخچے گرا دو اگر تم سچوں
میں سے ہو" (۱۲) ول۔ بعینہ اسی طرح ایک بار اہل مکہ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آسمان
پرخچے گرانے کو کہا تھا (۹) غ۔ سورہ اسرائیل ۹۲/۱۷ جس کے جواب میں خدا نے فرمایا "اگر یہ لوگ آسمان
سے پرخچے گرتے دیکھیں تو کہیں گے تو بر تو بادل" (۱۵) غ۔ طور ۴۴/۵۲۔ اصحاب الایکہ کے زمانہ میں ایسا
ہی ہوا، جس طرح عاد نے ریتلی آندھی کو پانی سے لدا ہوا بادل سمجھا تھا، اسی طرح اصحاب الایکہ
جب آسمان سے پرخچوں کو گرتے دیکھا تو اسے الظلہ یعنی تو بر تو بادل کا اور اس دن کو یوم الظلہ کا
لقب دیا۔

ایکہ والوں نے پرخچوں کو بادل سمجھا تھا۔

اصحاب الایکہ کی بربادی کی صورت اگرچہ بظاہر اہل مدین سے مختلف تھی لیکن حقیقۃً یہ اسی

Marfat.com

یوم الظلہ کی ایک نظیر

ب کا تتمہ تھا جو اہل مدین پر نازل ہوا تھا۔ اس عذاب کی ایک نظیر ابھی حال میں ہندوستانی
میں دیکھ چکی ہیں۔ ۱۹۳۵ء میں بہار میں زبردست زلزلہ آیا تھا، جس کے باعث مختلف مقامات
تباہیاں آئیں ان تباہیوں سے ضلع چمپارن کا علاقہ نرکٹیا محفوظ تھا۔ جب زلزلہ کی ہولناکیاں
پارینہ بننے لگیں تو علاقہ نرکٹیا پر دو دو سیر کے وزنی اولوں کی بارش ہوئی، علاقہ کے تمام مکانات
دم ہو گئے مویشیوں کے علاوہ بہت سے انسانوں کی جانیں ضائع ہوئیں، سب سے عجیب
یہ ہوا کہ زمین کے شگافوں سے دھواں نکلنے لگا اور تھوڑی دیر میں ساری فضا دھوئیں سے
گئی، اس دھوئیں کے باعث علاقہ کے تمام درختوں کے پتے گر گئے۔ اصحاب الایکہ کا یوم الظلہ
بھی اسی قسم کا تھا۔

باب ۲۵۔ اصحاب الرس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

و ۱ ع سورہ قٓ ۲۶/۵۰

قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ① — قٓ قرآن مجید شاہد ہے ①

بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ — کہ بس لوگوں کو تعجب ہوا کہ انکے پاس خود انھیں میں سے ایک خ

الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ② — کر نیوالا آیا اسلئے کافروں نے کہا یہ تو عجیب چیز ہے ②

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ — کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی ہوجائیں گے تب ب

بَعِيْدٌ ③ — یہ تو (قیاس سے) دور واپسی ہے ③

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ — ان (اہل مکہ) سے پہلے قوم نوح نے جھٹلایا اور اصحا

الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ⑫ — نے اور ثمود نے ۱۲

اصحاب الرس نے رسولوں کی تکذیب کی۔

كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ⑭ — .... سب نے رسولوں کو جھٹلایا تو میری دھمکی پوری

اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ۭ بَلْ هُمْ فِيْ — تو کیا ہم پہلی خلقت کے بعد تھک گئے ہیں، مگر لوگ نئ

لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ⑮ — پیدائش کے متعلق شبہ میں ہیں ⑮

و ۳ ع سورہ فرقان ۱۹/۲۵

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا — اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور ان کے ساتھ ان کے بھا

مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ① — ہارون کو وزیر بنایا ①

فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا — پھر ہم نے کہا تم دونوں جاؤ اس قوم کی طرف جس نے ہم

بِاٰيٰتِنَا ۭ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ② — آیتوں کو جھٹلایا تو اسے ہم نے ہلاک کر دیا ہلاک ②

وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ — اور قوم نوح کو جب انھوں نے رسولوں کو جھٹلایا تو ہم

وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ۭ وَاَعْتَدْنَا — غرق کر دیا اور ہم نے انھیں لوگوں (کی عبرت) کے لئے

لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِـيْمًا ③ — نشان بنادیا اور ظالموں کے لئے عذاب الیم مہیا کر رکھا

اصحاب الرس ہلاک ہوگئے

وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَ — اور عاد کو اور ثمود کو اور اصحاب الرس کو اور ان کے درم

قُرُوْنًۢا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ④ — بہتیرے قرنوں کو ④

وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۡ وَكُلًّا تَبَّرْنَا — اور سب کے لئے ہم نے مثالیں بیان کیں اور سب کو ہ

تَتْبِيْرًا ⑤ — تباہ کر دیا تباہ ⑤

وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ — اور یقیناً لوگ اس گاؤں تک جا چکے ہیں جس پر بد

مَطَرَ السَّوْءِ ۭ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ — بارش برسائی گئی تو کیا لوگ اسے نہیں دیکھتے۔

Marfat.com

گمران کوجی اٹھنے کی امید نہ تھی ⑥ بَلْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ نُشُورًا ⑥

جناب ضحاک کا خیال

۲۔ اصحاب الرس۔ اصحاب الرس کا ذکر قرآن میں دو جگہ آیا ہے۔ الرس عربی میں غار
یں کو کہتے ہیں۔ جناب ضحاک فرماتے ہیں کہ الرس ایک کنواں تھا جس میں صاحب یٰسٓ کو یعنی
مومن کو جس کا ذکر سورۂ یٰسٓ میں ہے شہید کیا گیا (ابن جریر) یمن میں ایک بڑے یہودی عالم تھے
کا نام کعب احبار تھا۔ وہ حضرت عمر کے ایام خلافت میں مسلمان ہوئے۔ حضرت ابن عباس نے

کعب احبار کا بیان

مرتبہ ان سے اصحاب الرس کا حال پوچھا تو انھوں نے کہا اصحاب الرس نے ان رسولوں کے
جن کا ذکر سورۂ یٰسٓ میں ہے ایک اخدود (گڈھا) کھودا تھا اور اس میں آگ جلائی تھی (ابن
حمید) جناب ضحاک کا قول اسی سے ماخوذ ہے۔ مگر اصحاب الرس کو سورۂ یٰسٓ کے اصحاب القریہ

الرس سورۂ یٰسٓ والا نہیں۔

تطبیق نہیں دی جاسکتی کیونکہ سورۂ یٰسٓ کے تین رسولوں کو حضرت زکریا، حضرت یحییٰ، اور
حضرت عیسیٰ جو ہم عصر تھے قرار دیا جاسکتا ہے۔ عام مفسرین ان کو حضرت عیسیٰ کے خلفا شمعون پطرس
حواری، اور پولوس ولی سے تطبیق دیتے ہیں۔ اصحاب الرس حضرت موسیٰ سے پہلے فنا ہو چکے
چنانچہ سورۂ فرقان میں خدا نے فرمایا" اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور ان کے ساتھ ان کے
بھائی ہارون کو (ان کا) وزیر بنایا ① پھر ہم نے کہا تم دونوں جاؤ، اس قوم کی طرف جس نے ہماری
نشانیوں کو جھٹلایا تو اسے ہم نے ہلاک کردیا ہلاک ② اور قوم نوح کو، جب انھوں نے رسولوں کو
جھٹلایا تو ہم نے غرق کردیا۔ اور ہم نے انھیں لوگوں (کی عبرت) کے لئے ایک نشان بنایا اور
ظالموں کے لئے عذابِ الیم مہیا کر رکھا ③ اور عاد کو، اور ثمود کو اور اصحاب الرس کو اور ان کے درمیان
بہت سے قرنوں کو ④ اور سب کے لئے ہم نے مثالیں بیان کیں اور سب کو ہم نے تباہ کردیا تباہ ⑤
یقیناً لوگ اس گاؤں تک جاچکے ہیں جس پر بدی کی بارش برسائی گئی، تو کیا لوگ اسے نہیں دیکھتے

الرس کے لوگ حضرت موسیٰ سے پہلے ہلاک ہوچکے تھے

ہے۔ ضرور مگر ان کو جی اُٹھنے کی اُمید نہ تھی" ⑥ ۲۵ - اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان آیتوں میں جن
اقوام کا ذکر ہے حضرت موسیٰ سے پہلے فنا ہو چکی تھیں۔

فلج یمامہ

یمامہ میں ایک غار تھا جس کے گرد بہت سے کنویں تھے، اسے فلج الیمامہ کہتے تھے۔ بعض
مفسرین اسی کو اصحاب الرس کا مقام بتاتے ہیں۔ یہ خیال جناب قتادہ کی طرف بھی منسوب ہے

مورخ مسعودی کا بیان

(ابن جریر)۔ مورخ مسعودی کا بیان ہے اصحاب رس یمن کے باشندے اور بنی اسماعیل تھے
دو قبیلے تھے ایک کا نام قدمان تھا اور ایک کا یامن یا رعوایل تھا۔ اگر اس بیان کو بے کم و کاست
درست سمجھ لیا جائے تو چونکہ اصحاب الرس ان لوگوں میں سے ایک ہیں جنھوں نے رسولوں کو جھٹلایا

اصحاب الرس بنی اسماعیل نہیں ہوسکتے۔

⑫ ۱۵ اس لئے ماننا پڑے گا کہ عرب میں بنی اسماعیل کے درمیان آنحضرت (صلے اللہ علیہ وسلم)
سے پہلے بھی ایک دو رسول مبعوث ہوچکے ہیں، حالانکہ جن دنوں آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) صرف

Marfat.com

ان لوگوں کو راہِ حق دکھانے پر مامور تھے جو کہا کرتے تھے کہ "اگر ہمارے پاس (بھی)
کی جانب سے کوئی نصیحت موجود ہوتی ۞ تو ہم (بھی) اللہ کے برگزیدہ بندے ہوتے" ۞
کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہوں پر اُتاری گئی.... ۞ ... اگر کتاب ہم پر اُتاری گئی ہوتی
ان سے زیادہ ہدایت یاب ہوتے ۞ ع۔ الانعام۔ ان دنوں میں خدا نے آنحضرت (صلی اللہ علیہ
کو بتایا تھا کہ تم اس لئے بھیجے گئے ہو" تاکہ خبردار کرو ایک ایسی قوم کو جن کے پاس تم سے پہلے
خبردار کرنے والا نہیں آیا"... ۞ ع۔ الم السجدہ۔" تاکہ خبردار کرو ایک ایسی قوم کو جن کے آ
خبردار نہیں کیا گیا اس لئے وہ غافل ہیں" ۞ ع یٰس۔ اگر اصحاب الرس یمنی اور اسماعیلی
تو عربوں کے متعلق قرآن میں یہ بات مذکور نہ ہوتی۔

اصحاب الرس سے مراد توراۃ کے بنی قدموں ہیں

مورخ مسعودی نے اصحاب الرس کو بنی اسماعیل غالباً اس لئے خیال کیا کہ ان کے ایک
کے نام قدمان کو قدماہ بن اسماعیل کے نام کی تصحیف خیال کیا اور دوسرے قبیلہ کے نام
سے دھوکا کھا کر ان کو یمنی بنا دیا۔ حالانکہ قدمان کو نہایت آسانی کے ساتھ توراۃ کے بنی قدمو
سمجھا جاسکتا ہے جو حضرت موسیٰ کے خروج سے پہلے فنا ہو چکے تھے۔ عبری کا واؤ مجہول عربی میں
الف ہو جاتا ہے۔ مثلاً شمعون کو عرب عموماً سمعان کے نام سے بدل دیتے تھے۔ یامن ان دنو
عام نام ہوتا تھا حضرت یوسف کے ایک بھائی کا نام بن یامن تھا۔ یامن کا دوسرا نام مسعودی
نے رعوایل بتایا ہے جو حضرت موسیٰ کے خسر یترو کے خاندان کے نام کے مطابق ہے۔ بنی قدمو
ان تین قوموں میں سے ہیں جو حضرت ابراہیم کے زمانہ میں سات اور قوموں کے ساتھ کنعان
آباد تھیں مگر حضرت موسیٰ کے خروج سے پہلے ہلاک ہو چکی تھیں انھیں تین قوموں میں سے ایک
قرآن اصحاب الرس کہتا ہے۔

۲۳۱۔ اصحاب الرس کا مقام۔ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کو جس وقت خدا نے حکم د
کہ اس قوم کے پاس جاؤ جسے تکذیب انبیاء کے باعث ہلاک کر دیا گیا ہے تو مصر سے نکل کر وہ دشت
سینا میں آئے، دشت سینا سے نکلے تو مختلف مقامات سے گذرتے ہوئے ایک مقام رسّہ میں

رسہ یا الرس

آئے (ر ۳۳ عدد) جسے نہایت آسانی سے قرآن کا الرس سمجھا جاسکتا ہے۔ یہ رسہ کے معنی عب
زبان میں ایسی زمین کے ہیں جو زلزلہ کے سبب تہ و بالا ہو گئی ہو۔ اس علاقہ کے پہلے مقام کا
قبرات التہادہ بتایا گیا ہے، جس کے معنے ہیں آرزوؤں کا مدفن۔ یہ نام اس علاقہ کے ہولناک
منظر کے باعث پڑا۔ حضرت موسیٰ آگے بڑھے تو حصیرات نام کا مقام ملا، حصیرات کے مع
ہیں مستحکم قلعے۔ اس سے اور آگے بڑھے تو رتمہ (قابلِ زراعت) اور پھر رمون فارص (لگ
ہوئے درخت) اور لبنہ (دودھیا زمین) رتمہ (زلزلہ کے باعث پھٹی ہوئی) زمین ملی۔ مت

اصحاب الرس کی تباہی کی صورت

کے یہ نام بتاتے ہیں کہ یہ علاقہ جسے نظر پڑتے ہی خواہشوں کا قبرستان خیال کیا گیا کبھی

قابل زراعت زمین تھی، مستحکم قلعوں سے بھری ہوئی تھی، شاداب باغوں سے ہری
تھی پھر ایک زمانہ میں زبردست زلزلہ آیا، زمین پھٹی اندر کا مادہ اوپر آگیا اور قابل
زمین لبنہ (دودھیا مٹی) بن گئی، باغات اکٹھ گئے اتنی زبردست تباہی آئی کہ اس
صرف دیکھ لینے سے آدمی کی تمام امنگیں مرجاتی ہیں۔ نقشہ میں دیکھو یہ مقام ایکہ اور
کے سامنے بہت ہی تھوڑے فاصلہ پر خلیج عیلانہ کے پار، جزیرہ نمائے سینا میں واقع
ممکن ہے کہ اس علاقہ کے تباہی کا موجب وہی رجفہ ہو جس کا ذکر خدا نے اہل مدین کے
بیان کیا ہے۔ اصحاب الایکہ کے قصہ میں خدا نے بتایا ہے کہ ان کو یوم الظلہ (بادل کے
والے عذاب نے ہلاک کیا۔ سورۂ فرقان کی آیتوں میں قوم نوح، عاد، ثمود، اور اصحاب
کی تباہی کے ذکر کے بعد فرمایا ہے "اور یقیناً لوگ اس گاؤں تک جاچکے ہیں جس پر
بارش برسائی گئی" ⑥ ف۔ چونکہ اس سے پہلے الرس کے سوا کسی اور گاؤں کا ذکر
اس لئے یقیناً اس آیت میں الرس ہی کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ وہاں بدی کی بارش
کی گئی ہو سکتا ہے کہ بدی کی بارش سے وہی یوم ظلہ والا عذاب مراد ہو۔

۔ **اصحاب الرس کا پیغمبر**۔ حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ الرس ثمود کے گاؤں
سے ایک گاؤں کا نام ہے (درمنثور) اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ الرس ان گاؤں میں
ایک گاؤں کا نام ہے جو حضرت صالح کے زمانہ میں فنا ہوا، کیونکہ قرآن میں ثمود اور
الرس کا دو مختلف قوموں کی حیثیت سے ایک ساتھ ذکر آیا ہے۔ مطلب صرف یہ ہے کہ یہ گاؤں
ثمود میں واقع تھا۔ جناب قتادہ فرماتے ہیں کہ اصحاب الرس حضرت شعیب کی اُمت
اور اصحاب الرس اور اصحاب الایکہ دو مختلف قومیں تھیں جن کی طرف خدا نے
حضرت شعیب کو رسول بنا کر بھیجا تھا۔ اہل مدین اور اصحاب الایکہ کا جرم — حضرت شعیب
تطفیف کے خلاف تعلیم دینے کی وجہ سے انھوں نے حضرت شعیب کی تکذیب کی تھی۔
اصحاب الرس کا جرم یہ تھا کہ انھوں نے موت کے بعد پھر سے جی اُٹھنے کی تکذیب کی تھی۔ — اصحاب الرس کا جرم
سب بے خطر ہو کر جرم کرنے سے جھجکتے نہ تھے چنانچہ سورہ قٓ میں خدا نے پہلے قریش کا قول نقل کیا ہے جو کہتے تھے "تو عجیب
② کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی ہوجائیں گے تب؟ یہ تو (قیاس سے) دور والیسی ہے"
فرمایا کہ اسی طرح اصحاب الرس وغیرہم "سب نے رسولوں کو جھٹلایا تو میری دھمکی پوری ہوئی" ⑭
پہلی خلقت کے بعد تھک گئے ہیں مگر لوگ نئی پیدائش کے متعلق شبہ میں ہیں ⑮ ف

باب ۲۶۔ فرعون ذوالاوتاد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حوالہ	آیت	ترجمہ
۱ع۔ سورہ بروج ۱۷/۸۵	هَلْ أَتٰكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ (۱۷)	کیا تمہارے پاس فوجوں کی خبر آئی
جنود فرعون	فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ (۱۸)	فرعون اور ثمود کی (۱۸)
۲ع۔ سورہ ص ۱۲/۳۸	جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْأَحْزَابِ (۱۱)	یہاں جماعتوں میں سے ایک فوج (کی فوج) ہے شکست
	كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّ	ان (اہل مکہ) سے پہلے قوم نوح نے جھٹلایا اور عاد
میخوں والا فرعون	فِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ (۱۲)	میخوں والے فرعون نے ۱۲
	وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّأَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ	اور ثمود نے اور قوم لوط نے اور ایکہ والوں نے۔ یہ
	أُولٰئِكَ الْأَحْزَابُ (۱۳)	وہ جماعتیں (۱۳)
۳ع۔ سورہ ق ۱۲/۵۰	كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّأَصْحٰبُ	ان (اہل مکہ) سے پہلے قومِ نوح نے جھٹلایا اور
فرعون نے رسولوں کو جھٹلایا	الرَّسِّ وَثَمُوْدُ (۱۲)	والوں نے اور ثمود نے ۱۲
	وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَإِخْوَانُ لُوْطٍ (۱۳)	اور عاد نے اور فرعون نے اور برادرانِ لوط نے ۱۳
	وَّأَصْحٰبُ الْأَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ كُلٌّ	اور ایکہ والوں نے اور قوم تبع نے۔ سب نے رسولوں کو جھ
	كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ (۱۴)	تو میری دھمکی پوری اُتری (۱۴)
۴ع۔ سورہ فجر ۶/۸۹	أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ (۶)	کیا تم نے دیکھا نہیں؟ تمہارے رب نے کیا کیا عاد کے
	إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ (۷)	(یعنی) ستونوں والے ارم کے ساتھ ۷
	الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ (۸)	جن (ستونوں کی) مثال اور شہروں میں نہیں گھڑی گئی
	وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ (۹)	اور ثمود کے ساتھ جنھوں نے وادی میں چٹان تراشی ۹
میخوں والا فرعون	وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ (۱۰)	اور میخوں والے فرعون کے ساتھ ۱۰
	الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ (۱۱)	جنھوں نے شہروں میں سر اُٹھایا ۱۱
	فَأَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ (۱۲)	پھر ان میں بہت فساد مچایا ۱۲
	فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ (۱۳)	تو ان پر تمہارے رب نے عذاب کا کوڑا برسایا ۱۳
	إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ (۱۴)	بے شک تمہارا رب گھات میں ہے (۱۴)
۵ع۔ سورہ حاقہ ۹/۶۹	وَجَاءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهُ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ	اور فرعون نے اور اس سے پہلے والوں نے اور الٹی بستیوں
فرعون نے خطا کاریاں کی	بِالْخَاطِئَةِ (۹)	نے خطا کاریاں کیں (۹)

اس نے رسولوں کی نافرمانی کی کڑی پکڑ	فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ⑩	اپنے رب کے رسولوں کی نافرمانی کی تو ان کے رب نے کڑی پکڑ پکڑا ⑩
و ۲۷۔ سورۂ قمر ۵۴/۴۶ فرعون کے پاس خبردار کرنے والے آئے قابو والے با اقتدار کی پکڑ	وَلَقَدْ جَاۤءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ① كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ②	یا آل فرعون کے پاس خبردار کرنے والے آئے ① انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو قابو والے اقتدار کی پکڑ پکڑا ②

۴۳۔ **قوم فرعون۔** متن کی آیتوں سے صاف ظاہر ہے کہ جس طرح قوم نوح، عاد، ثمود، اخوان لوط، اصحاب الرس، ایکہ والوں اور قوم تبع نے رسولوں کو جھٹلایا اسی طرح فرعون نے بھی جھٹلایا۔ یہاں فرعون سے کوئی شخص واحد مراد نہیں ہو سکتا بلکہ فرعون کا اطلاق مصر کی اس قوم پر ہوا ہے جس کے بادشاہ فرعون کہلاتے تھے۔ اس خیال کی تصدیق اقتباس ۱۷ سے ہوتی ہے کیا تمہارے پاس (جنود) فوجوں کی خبر آئی ۱۷ فرعون کی اور ثمود کی ⑱ وا۔ یہاں فرعون کو بھی ثمود کی طرح جند یعنی فوج بتایا گیا ہے۔ اسی طرح اقتباس ۲۱ میں دوسری قوموں کے ساتھ میخوں والے فرعون (ذوالاوتاد) کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "یہ ہیں وہ جماعتیں" ⑬، جماعتوں میں سے ایک فوج کی یہاں شکست کھائی ہوئی ہے ⑪ وا

فرعون سے مراد اہل مصر ہیں

ابتدا میں عاد ایک شخص واحد کا نام تھا، اس کے نام سے موسوم ہو کر اس کی قوم بھی عاد کہلائی۔ صدیوں تک عاد کا اقتدار قائم رہا۔ اس زمانہ کی قوم کو جس میں حضرت ہود مبعوث ہوئے اس سے پہلے اور اس سے بعد کے لوگوں سے ممیز کرنے کے لئے اس وقت کے عاد کو ذات العماد یعنی ستونوں والے کہا گیا حضرت ہود کے زمانہ میں صرف وہی عاد ذات العماد ہلاک ہوئے جن سے حضرت ہود کو سابقہ پڑا تھا، عاد کی قوم جو اور ممالک میں تھی باقی رہی۔ پہلی قوم کو عاد اولیٰ اور آخر الذکر قوم کو عاد ثانیہ کا نام دیا گیا اور اس کے ایک ممتاز شخص ثمود کے نام سے موسوم کر کے قرآن میں اس کا ذکر ثمود کے نام سے کیا گیا۔ اسی طرح مصر کی تاریخ کئی ہزار برس پر حاوی ہے، مگر جس قوم کا ذکر متن میں ہے وہ قوم ہے جس پر فرعون ذوالاوتاد حکومت کرتا تھا۔

فرعون ذوالاوتاد

۴۴۔ **ملک مصر۔** مصر اس سرزمین کو کہتے ہیں جو دریائے نیل کے کنارے اس کے دہانے کے پاس واقع ہے۔ پرانے زمانہ میں صرف وہی سرزمین سرسبز و شاداب تھی جس پر سے دریائے نیل گذرتا ہے۔ جو زمین دریا سے دور تھی بنجر اور ریتلا میدان تھی۔ اوائل میں آبادی نیل کے دہانے کے قریب تھی اور اس کو مصر زیریں کہتے تھے۔

مصر

مصر زیریں

جغرافی نقشہ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہو گا کہ برّ اعظم ایشیا اور برّ اعظم افریقہ دونوں بحر قلزم کی نوک پر ملتے ہیں۔ اس نوک کی بالکل سیدھ میں مغرب کی طرف نیل کے کنارے عہد صحابہ

مصر کا جغرافیہ

کا فسطاط واقع ہے جسے اب قاہرہ کہتے ہیں۔ مصر زیریں کی شمالی سرحد بحر متوسط اور ج
قاہرہ کے قرب وجوار تک پہنچتی تھی۔

مصر کی مشرقی سرحد — بحر قلزم اور بحر متوسط کے درمیان جہاں اب نہر سوئیز واقع ہے چھوٹی بڑی تین جھیلیں
جزیرہ نمائے سینا — یہ جھیلیں اور ان کے درمیان کی زمینیں جزیرہ نمائے سینا اور مصر کے درمیان سرحدیں
قاہرہ کے پاس سے دریائے نیل کئی شاخوں میں پھٹ جاتا ہے، یہ سب شاخیں شما
طرف بہتی اور بحر متوسط میں گرتی ہیں۔ ایام قدیم میں اسی نہروں والی سرزمین کا نام مصر
یہ ساری سرزمین دریائے نیل کا عطیہ ہے اور اس مٹی سے بنی ہے جسے ہزاروں برس کی مد
میں دریائے نیل سیکڑوں میل سے بہا لایا ہے۔

سیلاب نیل — مصر کی سرسبزی وشادابی کا دار مدار فقط دریائے نیل پر ہے۔ ہر سال نیل میں طغیان آیا
ہے اور اس کا پانی ہموار میدانوں میں دور تک پھیل جاتا ہے اور تین مہینوں تک پھیلا رہتا
سیلاب کی مٹی کھاد کا کام دیتی ہے اور سیلاب کے اتر جانے کے بعد لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں۔

برسات — اس ملک میں برسات گویا بالکل نہیں ہوتی۔ بندرگاہ سعید سے سکندریہ تک ساحل پر
۴ سے ۸ انچ تک پانی برستا ہے، جوں جوں دکھن کی طرف بڑھیے بارش کی مقدار اور گھٹتی جا
ہے یہاں تک کہ قاہرہ میں سال بھر میں بمشکل ایک انچ بارش ہوتی ہے، اور جنوب کی طرف بڑھ
تو بارش کا نام تک نہ سنو گے۔

مصر کا تمدن بابل کے تمدن سے قدیم تر ہے — **و ۲۳۵۔ تاریخ مصر۔** بابل ومصر دو قدیم ترین ملک ہیں جن میں سب سے پہلے تہذیب اور تمدن
نمایاں ترقی کی۔ معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائی مدارج دونوں ملکوں نے ایک ساتھ اور ایک وقت میں
طے کئے، بعد میں مصر کے تمدن کی رفتار تیز ہوگئی اور جس درجہ پر مصر کی صنعت وحرفت حضرت
سے چار ہزار برس پہلے پہنچ چکی تھی اس درجہ پر بابل ہزار ڈیڑھ ہزار برس بعد میں پہنچا۔

مانیثو کی تاریخ — تیسری صدی قبل مسیح میں مصر کے شہر سبنی توس کے ایک شخص مانیثو نے مصر کی تاریخ لکھ
تھی جس کے کچھ حصے لیبیا کے مورخ افریقانوس اور پھر قیصریہ کے مورخ یوسبیوس کے ہاتھ لگے ا
ان دونوں نے اپنی اپنی تاریخوں میں اسے محفوظ کر لیا۔

پہلا انسان بادشاہ مینا — مانیثو کے بیان بموجب مصر کا پہلا انسان بادشاہ مینا تھا۔ مینا سے پہلے ہزاروں برس تک
مصر پر خداؤں پھر نیم خداؤں کی حکومت تھی۔ نیم خداؤں میں نرسل، زنبور، بچھو، اور شکرا خاص
اہمیت رکھتے تھے۔

مصر کے چار رجواڑے — مینا کے برسر اقتدار آنے سے پہلے مصر چار رجواڑوں میں بٹا تھا۔ ان میں سب سے قدیم راج
ان حکام کا تھا جن کو Bya بیا یعنی زنبور (یا شہد کی مکھی) کہتے تھے۔ ان کی حکومت مصر
سرخ مملکت — شمالی حصہ پر تھی جسے سرخ مملکت کہا جاتا تھا۔ سرخ مملکت مینا سے دو ہزار ایک سو برس پہ

Marfat.com

ئی تھی۔ سرخ مملکت کے قیام سے تین سو دس برس بعد ایک اور مملکت وجود میں آئی
رخ مملکت کے جنوب میں تھی۔ اسے سفید مملکت کہا جاتا تھا۔ اس مملکت کے حکام انسی — *سفید مملکت نرسل حکمراں*
رسل کہلاتے تھے۔ اس کے بعد ۱۸۵ برس گذرنے پر سفید مملکت کے مغرب میں ایک تیسری — *تیسری ریاست شکرا بادشاہ*
ت نے جنم لیا جس کے حکام شکرا بادشاہ کہلاتے تھے۔ بارہ سو بچپن برس بعد چوتھی حکومت — *چوتھی حکومت بچھو بادشاہ*
کمرانوں نے قائم کی۔ قاہرہ میوزیم کے مفتش آثار قدیمہ ارتھر ویگال کی تحقیق کے مطابق ۳۴۰۰ سنہ
سیح یعنی ۱۲۲۰ قبل ابراہیم میں مینا نے ان چاروں ریاستوں کو اپنے ماتحت ایک مملکت — *چاروں ریاستیں ایک مملکت*
یا، اور اسے چاروں نیم خداؤں کے تخت و تاج مل گئے اور وہ ان چاروں نیم خداؤں کا جانشین — *بن گئیں*
مینا سب سے پہلا بادشاہ ہے جس کو پیرآ (Peer-Aa) کا لقب دیا گیا۔ پیرآ قبطی فیرعہ
لہجہ میں فرعون) کے معنے ہیں بڑا گھر جس طرح سلاطین ترکی کو باب عالی یعنی اونچا دروازہ کہتے تھے — *فرعون کا لقب*
طرح سارے مصر کے بادشاہ کو وہاں کے لوگ ایام قدیم میں فیرعہ یعنی بڑا گھر کہتے تھے۔

مینا کے پہلے کے حالات صرف کہانیوں سے تعلق رکھتے ہیں، مصر کی تاریخ جسے آثار قدیمہ نے محفوظ
ہے مینا کے زمانہ سے شروع ہوتی ہے۔ ایک فرانسیسی عالم مصریات امیلی نین Ameli-
nean- نے انیسویں صدی عیسوی میں مصر کے قدیم شہروں E B od ابود اور Thani
کے مغربی میدان میں ایک شاہی مقبرہ کا سراغ لگایا جس میں کئی بچھو اور شکرا بادشاہوں کی — *بچھو اور شکرا بادشاہوں کی*
ں ہیں۔ ایک شکرا بادشاہ جس کی قبر ملی ہے نارمر ہے۔ اس بادشاہ کی دو لوحیں بھی ملی ہیں۔ — *قبریں*
کے جانشین کا نام احامینا تھا۔ اکثر علمائے مصریات اسی احامینا کو مانیتو کا مینا قرار دیتے ہیں
چونکہ احا کے معنے جانشین اور وارث کے ہیں اس لئے یہ بھی ہوسکتا ہے مانیتو کا مینا نارمر
ور احامینا اس کا نام لیوا جانشین ہو۔

مینا کا پایہ تخت شہر ممفیس تھا، جس کا قدیم نام منوفریس تھا۔ منوفریس درحقیقت منوپیرا — *پایہ تخت ممفیس*
نانی صورت ہے۔ یہ شہر قاہرہ سے چند میل جنوب کی طرف نیل کے مغربی کنارے پر واقع تھا۔
شہر سے ۶۵۸ قبل ابراہیم تک یکے بعد دیگرے تین خانوادوں نے حکومت کی۔

تیسرے خانوادہ کے بادشاہ زیسر کے زمانہ تک بادشاہوں کی قبریں اینٹ کی بنتی تھیں، جن میں — *اینٹ کی قبریں*
اہوں کی لاشوں کے ساتھ ہر قسم کے سامان اور اسباب رکھے جاتے تھے تاکہ دوسری زندگی میں مردہ
ام آئیں۔ زیسر نہایت ذی علم تھا اور فن تعمیر میں اس نے ایسا ملکہ پیدا کیا تھا کہ وہ معمار اعظم کے نام سے
دھوا۔ اس کا وزیر ام حطب بھی بڑا لائق اور ہوشمند تھا۔ اس کی شہرت اس کے آقا سے کم نہ تھی۔ پہلے
کے مکانات زیسر ہی نے بنانے شروع کئے۔ اس نے سقارہ میں اپنے لئے ایک مقبرہ تعمیر کیا جس
دار اہرام کہتے ہیں۔ اس کی لمبان ۳۹۶ فٹ، چوڑان ۳۵۲ فٹ اور اونچان ۱۹۵ فٹ ہے۔ اہرام — *پہلا سنگینی اہرام زینہ دار*
یاد سے اوپر چوٹی تک مسطح ڈھلواں ہوتا ہے مگر یہ مقبرہ چوطرف سے زینہ بزینہ ہے۔ ابتدا میں ایک

Marfat.com

لمبوترا چبوترہ تھا جس پر بعد میں تلے اوپر چھوٹے بڑے چبوترے بنائے گئے جس کی وجہ
کی شکل ڈھلوان زینوں کی سی بن گئی۔ یہ پہلی تعمیر ہے جو مصر میں بڑے پیمانہ پر بنائی گئی۔ اس
اہرام کا نام دیا گیا ہے لیکن اس کی طرز اہراموں کی طرز تعمیر سے بالکل جدا ہے۔

مصر کی تاریخ کا پہلا دور جسے زمانہ قبل اہرام کہتے ہیں ۲۸۹۵ ق م پر ختم ہوگیا۔ ۲۸۹۵

مصر کی تاریخ کا دوسرا دور ۲۸۹۵

قبل ابراہیم فرعون سنفرو

۶۸۷ قبل ابراہیم میں ایک شخص سنفرو مصر کا فرعون ہوا۔ یہ درحقیقت تیسرے خانوادہ کا آخری با
ہے لیکن چونکہ اس نے کئی ایک عظیم الشان نمایاں کام انجام دیئے جن سے تاریخ کا نیا دور شروع ہو
اسی لئے اسے چوتھے خانوادہ کا بانی قرار دیا جاتا ہے۔ اس نے اپنے لئے شہر میدوم کے قریب جو
سے چالیس میل جنوب کی طرف ہے ایک نیا شہر پدسنفرو آباد کیا جہاں وہ رہتا تھا۔

فتح سینا

ہاتور کا مندر

بحری طاقت

سنفرو غالباً پہلا بادشاہ مصر تھا جس نے جزیرہ نمائے سینا پر جو مصر اور عرب کے درمیان واقع
چڑھائی کی اور اسے فتح کیا، اور وہاں اس نے ایک قلعہ اور زرد گائے ہاتور کی پوجا کے لئے ایک مند
بنایا۔ اس نے بڑے بڑے جہاز تعمیر کئے اور ایک بڑی بحری طاقت قائم کی۔ اس کے بیڑے میں ج
بڑے جہاز تھے ان کی لمبائی ۱۷۰ فٹ تھی۔ اس کے جہاز دریائے نیل میں دُور دُور تک سفر کرتے
ایک وقت کا واقعہ ہے کہ ۷ ہزار قیدی اور دو لاکھ چوپائے جہازوں میں بھر کر حبشہ سے مصر
لائے گئے۔ اس کے جہاز سمندر میں بھی سفر کرتے تھے۔ ایک وقت ۴۰ جہاز ساحل شام پر لبنان تک

شاہی محل

گئے اور وہاں سے لکڑیاں لاد کر لائے۔ لوح پالرمو کا بیان ہے کہ پدسنفرو میں اس نے جو شاہی محل بن
تھا اس کے دروازے انھیں لکڑیوں سے بنے تھے۔

شاہی مقبرہ

سنفرو نے پدسنفرو میں جو کہ میدوم کے پاس واقع ہے اپنے لئے ایک مقبرہ بنایا جو تعمیری حیثیت
زلیسر کے زینہ دار اہرام واقع سقارہ اور آیندہ بننے والے اہراموں کے بین بین تھا۔ اس کی ابتد
ایک چوپہل مصطبہ (چبوترہ) سے جس کا ہر پہلو ۷۵ درجہ ڈھلوان تھا ہوئی۔ پھر اس پر اسی قسم کا د
چبوترہ بنایا گیا، اسی طرح تہ بہ تہ سات چبوترے بنائے گئے۔ ابتدا میں ایک زینہ زینہ عمارت
بعد میں پتھروں سے ان زینوں کی خلا بھر دی گئی اور یہ نیچے سے اوپر حقیقی اہرام جیسی ڈھلوان تعمیر

الہرم الکذاب

بن گئی۔ بعد کے بادشاہوں نے ان بھرتی کے پتھروں کو نکال لیا جس کی وجہ سے اب پھر وہ اپنی
زینہ دار شکل میں کھڑا ہے۔ اس کے سات درجوں میں سے اب صرف تین باقی رہ گئے ہیں۔ اہل مص
اس کو الہرم الکذاب یعنی جھوٹا اہرام کہتے ہیں۔ اس اہرام کے پاس مشرق جانب ایک سیدھا سا
مندر پایا گیا ہے۔ ہر اہرام کے پاس مندر ہوتے تھے جس میں پوجا پاٹ ہوتی تھی۔

دھشور کا اہرام

اس کے علاوہ سنفرو نے ایک اور اہرام دھشور میں اپنے کا۱ کے لئے بنایا۔ یہ اول الذکر سے ز
عالی شان ہے۔ بعد کے اہرام اسی کی ساخت اور وضع پر بنے۔ اس اہرام کی بنیاد ہر طرف سے سا

---

۱ ہر فرعون کی دو حیثیتیں ہوتی تھیں، اس کی انسانی حیثیت پیرآ ہوتی تھی اور خدائی حیثیت کو کا کہتے تھے۔ "کا" کا لفظی ترجمہ "مثنیٰ" ہے۔

Marfat.com

ن ہے اور بلندی ۳۲۶ فٹ ہے۔

خوفو کی حکومت

سنفرو کے بیٹے خوفو کی سلطنت اس کے باپ سے بھی زیادہ شاندار تھی۔خوفو بھی اپنے باپ طرح سینا پر ایک مہم لے گیا۔اس نے غیزہ میں ایک نہایت عالی شان اہرام بنایا جس کا شما کے عجائبات میں کیا جاتا ہے۔اس کا ہر پہلو ۷۵۵ فٹ لمبا ہے۔یہ اہرام ۴۵۱ فٹ اونچا ہے،

سب سے بڑا اہرام

میں جس قدر پتھر استعمال ہوئے ہیں دنیا کی کسی اور عمارت میں نہیں ہوئے۔اس اہرام کے بہت سے بعد کو نکال لئے گئے، اس کے باوجود اب تک اس میں ۲۳ لاکھ سلیں پتھروں کی ہیں۔ہر پتھر کا اوسط ن چھ ہزار پونڈ یعنی ساڑھے سات سو من ہے۔حساب لگایا گیا ہے کہ ان پتھروں سے ایک پورا شہر بنایا جاسکتا ہے جس میں ایک لاکھ بیس ہزار آدمی بستے ہوں۔اگر ان پتھروں کو ایک ایک فٹ لمبی، ی اور موٹی لوحیں بنا کر ایک قطار میں رکھا جائے تو یہ قطار ساری زمین کو گھیر لے گی۔اس اہرام وسعت پانچ لاکھ اکہتر ہزار مربع فٹ ہے۔دنیا کی سب سے بڑی عمارت روما کا گرجا سینٹ پٹر ہے جس وسعت دو لاکھ ستائیس ہزار مربع فٹ ہے۔یہ اہرام اس حساب سے سینٹ پٹر سے ڈھائی گونا بڑا ہے۔

اہرام کی تعمیر سے نہ پہلے اتنی بڑی کوئی عمارت بنی نہ بعد کو بنی اس کی ساخت بتاتی ہے کہ اسے ایک نقشہ کے مطابق ایک وقت میں بنایا گیا، دوسری بڑی عمارتوں کی طرح اس میں وقتاً فوقتاً اضافہ نہیں ہوا۔اس کی تعمیر میں بڑی صنعت سے کام لیا گیا ہے۔ہیروڈوٹس کا بیان ہے کہ اس تعمیر میں ۲۰ برس صرف ہوئے اور ہر سال تین ماہ تک روزانہ ایک لاکھ بیس ہزار مزدور کام کرتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ تعمیر اہرام کا کام صرف ان تین مہینوں میں ہوتا تھا جب کہ فلاحوں کو سیلاب کی وجہ سے کھیتی کاموں سے فرصت ہوتی تھی۔بیکاری کے زمانہ میں مزدوروں کو کام پر لگانا ان کے ساتھ احسان تھا۔یہ خیال کہ اہرام بیگاروں سے بہ جبر بنوائے گئے اب غلط ثابت ہوا ہے۔

غیزہ کے تین مشہور اہرام

خوفو کے جانشین خافرع نے اس اہرام کے پہلو میں ایک اور اہرام بنایا جو کہ اس سے لمبان چوڑان میں پچاس فٹ اور اونچان میں نو فٹ چھوٹا ہے۔اس کے پاس ایک اور اہرام ہے جسے خافرع کے جانشین من کارع نے بنایا۔اس کی لمبان چوڑان ۳۵۶ فٹ اور اونچان ۲۱۹ فٹ ہے۔یہ تینوں اہرام غیزہ میں ایک دوسرے کے قریب ہیں۔

اہرام کا موجد سنفرو تھا

مصر میں اور بھی بہت سے اہرام ہیں مگر حقیقتاً مصر کے اہرام کا انھیں تین شاہی مقبروں پر اطلاق ہوتا ہے جن کو سنفرو کے تین جانشینوں نے بنایا۔یہ اہرام سب سے زیادہ عظیم الشان ہیں مگر اہراموں کا موجد ہونے کی حیثیت سے اولیت کا فخر سنفرو ہی کا حق ہے۔

ابوالہول یا اسفنکس

خافرع کا اہرام جس سطح بلند پر بنا ہے اس کے ایک سرے پر ایک بڑی چٹان تھی جس کی شکل ایسی تھی کہ گویا ایک جانور بیٹھا ہے۔اس چٹان کو کسی بادشاہ غالباً خافرع نے اس طرح تراشا کہ وہ ایک شیر ببر بن گئی جس کی گردن پر انسانی سر لگا ہوا ہے۔اس مورت کے پاؤں تلے کے چبوترہ سے لیکر اس کے

Marfat.com

سر تک کی بلندی ستّر فٹ ہے اور اس کی لمبان ڈیڑھ سو فٹ ہے۔ سر اس کا چہرہ ...
اس مورت کو اہل مصر ابوالہول اور اہل یورپ اسفنکس Sphinx کہتے ہیں
کے دونوں پنجوں کے درمیان ایک مندر اور ایک نذر گاہ بنی ہوئی ہے۔

تعمیر اہرام کے دور کا خاتمہ

ابوالہول کا چہرہ خافرع کے بت کے چہرہ سے ملتا جلتا ہے اور دونوں کے سروں پر ایک مندیل ہے اس لئے خیال کیا جاتا ہے کہ یہ مورت خافرع ہی کی ہے۔ دوسرا دَور جسے تعمیر کا دور کہتے ہیں چھٹے خانوادہ پر ۲۵۳۰ ق م یعنی ۲۵۳ قبل ابراہیم ختم ہو جاتا ہے۔

تاریخی زمانہ

۲۳۶۔ فرعون ذوالاوتاد۔ دنیائے تمدن میں تاریخی زمانہ حضرت عیسٰی سے تین ہزار سو برس پہلے اور حضرت ابراہیم سے تیرہ سو برس پہلے شروع ہوتا ہے سنہ ۱۳۰۰ قبل ابراہیم سے ابراہیم تک جو زمانہ گذرا ہے اسی میں جنوبی عرب میں عاد نے شمالی عرب میں ثمود نے اور

فرعون ذوالاوتاد کا زمانہ

قوم فرعون نے تاریخ کی تشکیل میں نمایاں حصہ لیا۔ فرعون ذوالاوتاد کے زمانہ کو مصر کے پہلے دور میں کے پہلے سال حکومت سنہ ۱۲۰۰ قبل ابراہیم سے شروع ہوتا ہے یا دوسرے دور میں جو چوتھے خانوادہ کے پہلے سال حکومت سنہ ۶۰۰ قبل ابراہیم سے شروع ہوتا ہے تلاش کرنا چاہیئے۔

اوتاد کا مطلب

عربی میں وتد میخ کو کہتے ہیں۔ قرآن میں ایک آیت ہے۔ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ع سورۂ نبا ۷/۲۷۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا؟ اور پہاڑوں کو میخیں"۔ چونکہ پہاڑ زمین کے اندر دھنسے ہوئے اور زمین کے اوپر اُٹھے ہوئے ہوتے ہیں اس لئے اس آیت میں خدا نے پہاڑوں کو میخوں سے تشبیہ دی ہے اس کے علاوہ عربی میں عام طور پر پہاڑوں کو اوتاد الارض کہا جاتا ہے۔

مصر کی زمین بالکل سپاٹ میدان ہے، اس میں اونچ نیچ بالکل نہیں اور وہاں سیکڑوں میل تک کوئی چٹان نظر نہیں آتی۔ اس لحاظ سے بابل کی سرزمین اور مصر کا ملک دونوں ایک جیسے ہیں۔ بابل والوں نے اوپر نیچے تلے اوپر اینٹ کے چبوتروں کا پہاڑ بنایا اور اس پر ایک چھوٹا سا مندر تعمیر کیا۔ فرعون نے اپنے مقبروں کی تعمیر اس طرح کی وہ دور سے اونچے اونچے پہاڑ معلوم ہوتے ہیں۔ قوم عاد کی بنائی ہوئی عمارتوں کا ممتاز و نمایاں جز ان کے عالی شان ستون تھے جس کی

فرعون کو ذوالاوتاد کہنے کی وجہ

بنا پر خدا نے عاد کو ارم ذات العماد کا لقب دیا۔ مصر کی سرزمین میں قوم فرعون کی نمایاں کارگیری ان کے کوہ نما اہرام ہیں جو قرآنی اوتاد کی طرح زمین میں گڑے ہوئے ہیں۔ غالبًا اسی لئے خدا نے اہراموں کے موجد کو فرعون ذوالاوتاد سے موسوم کیا۔ چوتھے خانوادہ کا بانی جس سے مصر میں تمدن کا ایک نیا دَور شروع ہوتا ہے سنفرو تھا۔ چونکہ اسی نے پہلے پہل سنگین اہرام تعمیر کئے اس لئے وہ

فرعون ذوالاوتاد

فرعون ذوالاوتاد سمجھے جانے کا مستحق ہے۔ اس باب میں جس جند یا حزب کو فرعون، فرعون ذوالاوتاد

Marfat.com

ں فرعون کہا گیا ہے، اس سے مراد ہمارے نزدیک سنفرو اور اُس کے جانشینوں کی قوم ہے۔

مصر کا تمدن۔ بابل اور مصر دونوں ملکوں میں ایک ہی قسم کے اعتقادات اور اوہام تھے۔ ں قومیں ایک ہی اصل سے تھیں جو تلاش معاش میں اپنے وطن سے نکل کر مختلف اطراف میں پھیل گئیں ہاں کہیں گئیں اپنے آبائی خیالات کو ساتھ لیتی گئیں۔

بابل اور مصر کی قوم ایک ہی اصل سے ہیں

تلاش معاش میں قومیں مختلف اطراف میں پھیل گئیں

یہ قومیں جہاں گئیں وہیں کی ہو رہیں اور ایک ملک سے دوسرے ملک کا دوری و مسافت کی ے کوئی تعلق باقی نہیں رہا بلکہ ایک دوسرے کے وجود سے بھی وہ ناواقف تھیں۔ یہ دور بہت ہی ئی ہے۔ تمدن نے جب کچھ زیادہ ترقی کی تو مختلف ملکوں میں آمدورفت کا سلسلہ جاری ہوا اور یں تجارت اور تبادلہ اشیا کے مراسم بھی قائم ہوئے۔ کچھ زمانہ اور گذرنے کے بعد ایک ملک کے بادشاہ ے ملک پر چڑھائی کرکے قابض ہونے اور وہاں کے باشندوں کو اپنے غلام بنانے لگے۔ اس طرح ملک کے تمدن کا اثر دوسرے ملک کے تمدن پر پڑنے لگا۔

کچھ صدیوں تک ان میں آپس میں کوئی تعلق نہ تھا۔

بعد میں ایک دوسرے کے ساتھ تجارتی تعلقات قائم ہوئے

انسان نے اپنے اردگرد کے موجودات کی تحقیقات میں سرعت کے ساتھ ترقی کی اور اس نے ہر جنس کی ماہیت کو دریافت کرکے اس سے اپنے آرام و آسائش اور ہر قسم کے ہنروں کی ترقی ں ان سے پورا پورا فائدہ اُٹھایا۔ اس صیغہ میں مصریوں نے بابل سے بہت بڑھ چڑھ کر ترقی کی۔ کے تمدنی ترقی کے مدارج کی تاریخ نہایت دلچسپ ہے۔ تیسری چوتھی صدی قبل مسیح تک جب کہ انیوں نے مصر پر تسلط جمایا مصر تمدنی حیثیت سے ہر قوم سے ممتاز رہا ہے۔ اس تمدنی ترقی کے کئی مدارج ں اور ایک درجہ اور دوسرے درجہ میں صدیوں کا فاصلہ ہے مگر ہر درجہ میں مصر اپنے ہم عصروں سے ہت آگے بڑھا رہا۔

تمدنی ترقی کے مدارج

ہر درجہ میں مصر اپنے ہم عصر اقوام سے بہت آگے بڑھا ہوا

اس جگہ ہم کو مصر کے فقط ابتدائی تمدن کے حالات بیان کرنا مقصود ہے۔ بابل کی طرح مصر بھی زراعتی ملک ہے۔ اہل مصر کا عام پیشہ زراعت تھا۔ اس کے علاوہ اور پیشوں میں بھی اُنھوں نے ہت ترقی کی تھی۔ لوہار، کمہار، سنار، معمار، جولاہے، سنگ تراش، ملاح غرض ضرورت کے تمام مصر میں موجود تھے۔ فن طب میں بہت قدیم زمانہ سے یہاں کے لوگوں نے بڑی ترقی کی تھی۔ لاشوں ی بنا کر محفوظ رکھنے کا مسالہ اہل مصر کے سوا اور کسی قوم کو معلوم نہ تھا۔ مصر کی عمارتیں اس امر کی بھی ادت دیتی ہیں کہ ان کو ہندسہ اور جر ثقیل کا اچھا خاصا علم تھا۔ غرض ان کی صنعت و حرفت ابتدائی نہ میں بھی اپنے معاصرین کی صنعت و حرفت سے زیادہ ترقی یافتہ تھی۔

مصر کا ابتدائی تمدن

فنوں میں ترقی

لاشوں کی ممی

ہندسہ اور جر ثقیل کا علم

صنعت و حرفت

بابل کی طرح مصر کے لوگوں کے بھی تین طبقے تھے۔ سب سے اونچے طبقہ کو ہن میت (شرفا) کہتے تھے۔ یں بادشاہوں کی نسل کے لوگ اور حکام شامل تھے۔ دوسرے طبقہ کا نام ریخیت تھا جس کے ے ذہین کے ہیں۔ بادشاہوں کے وزرا، مکتبوں کے معلمین اور مندروں کے پجاریوں کا شمار اس قہ میں ہوتا تھا۔ تیسرے طبقہ میں جس کا نام ابیرو تھا کسان، مزدور اور غلام داخل تھے۔ مصر میں

لوگوں کے تین طبقے

Marfat.com

غیر ملکی قوم
ایک غیر ملکی قوم بھی آباد تھی جسے سیبیو SEBIU اور سمیو SMIU
ان میں اور مصریوں میں ہمیشہ کھٹ پٹ رہتی تھی، رفتہ رفتہ یہ قوم تیسرے طبقہ میں م

مندر
مصر کے تقریباً ہر چھوٹے بڑے شہر میں کسی نہ کسی دیوتا کا مندر تھا۔ مندروں میں

علوم وفنون اور حرفتوں کی تعلیم
پوجا پاٹ ہی نہیں ہوتی تھی بلکہ علوم وفنون اور حرفتوں کی تعلیم بھی دی جاتی تھی۔ لڑکا جب

تصویری حروف
کا ہوجاتا تو مندر میں تعلیم پانے کے لئے بھیج دیا جاتا جہاں اس کو تصویری حروف کو پڑھنا، مذہبی

شاہزادوں کی تعلیم شاہی گھر میں
ضروری علوم اور پیشوں کی تعلیم دی جاتی تھی۔ مندروں میں ہر طبقہ کے لوگ تعلیم پاتے تھے مگر شا
کو "شاہی گھر" میں تعلیم دی جاتی تھی، ان کے ساتھ پڑھنے اور کھیلنے کے لئے خاص خاص عالی رتبہ
اور امرا کے لڑکے چنے جاتے اور وہ بھی "شاہی گھر" کے اندر "شاہانہ تعلیم" پاتے تھے۔

بچوں پر بری روحیں حملہ کرتی ہیں مگر اچھی روحیں ان سے ان کی حفاظت کرتی ہیں
اہل مصر کا یہ خیال تھا کہ لڑکا جب پیدا ہوتا ہے تو متعدد بری روحیں اس پر حملہ کرتی ہیں
اور توریت نام کی دو دیبیاں اور ان کی بہت سی سہیلیاں ان بری روحوں سے بچوں کو بچانے پر مامور
شاہی گھر میں جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو یہ مقدس دیبیاں فوراً بلا تردد شاہی گھر میں آپہنچتی ہیں اور
سے بچوں کو محفوظ کرلیتی ہیں۔ عوام کے بچوں کو ان بد روحوں سے بچانے کے لئے ان دیبیوں کی مورتی

تعویذ
تھیں، کیونکہ عوام کے بچوں پر حملہ کرنے والی بد روحیں صرف مورتیں دیکھ کر واپس چلی جاتی تھیں۔ ان
کو دو خاص قسم کے پتھروں سے انس تھا، یہ پتھر ان دیبیوں کے گویا مستقر تھے۔ بچوں کو اور حاملہ عورتو
ان پتھروں کی تختیاں پہنائی جاتی تھیں اور ایک مخصوص عمر تک بچے ان تعویذوں کو پہنے رہا کرتے۔

بچوں کے کھیل
بچپن میں امیر وغریب سب لڑکے ننگے رہا کرتے اور جھنجھڑوں کی گیندیں اور گڑیاں کھیلتے تھے
امیرزادوں کی گڑیاں لکڑی کی اور عام بچوں کی گڑیاں مٹی کی ہوا کرتی تھیں۔ چودہ برس سے کم عمر کا لڑ
گیارہ برس سے کم عمر کی لڑکی نابالغ سمجھی جاتی تھی۔

بچوں کی شادی
لڑکا جب پندرہ برس کا ہوجاتا تو ماں باپ آس پاس میں بارہ برس کی لڑکی تلاش کرکے

شادی کا طریقہ
کے ذریعہ نسبت پکی کرتے، پھر ایک رات دلہن دولہا کے گھر لائی جاتی اور اس کا ہاتھ دولہا کے
میں دے دیا جاتا، پھر جانور ذبح کیا جاتا اور غریبوں میں اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا تھا۔ بس یہ تھا
کی شادی کا دستور۔ اس کے علاوہ نکاح کی کوئی اور ریت رسم نہ تھی۔

بھائی بہن کی شادی معیوب نہ تھی
شاہی نسل کے لوگ آپس ہی میں رشتہ ناتا کرتے تھے اور بھائی بہن کی شادی کا بھی ان میں
تھا۔ اس رواج میں وہ دیوتاؤں کے مقلد تھے چنانچہ دیوتا اوسیرس اور سیت کی بیبیاں ان کی
تھیں۔ عوام بھی بہن بھائی کی شادی کو برا نہیں سمجھتے تھے۔ خاوند فرطِ محبت سے اپنی بیوی کو

عاشق اپنی معشوقہ کو فرطِ محبت سے بہن کہتا تھا۔
کہتا تھا۔ مصریوں کے عشقیہ گیتوں میں ہر عاشق اپنی معشوقہ کو چاہے وہ اس کی رشتہ دار نہ بھی
اظہارِ محبت کے لئے میری بہن کہتا تھا۔ اس لئے ضروری نہیں کہ جن عورتوں کو ان کے خاوندوں
بہنیں بتایا گیا ہو وہ واقعی ان کی بہنیں بھی ہوں [1]

---

[1] توراۃ میں مذکور ہے کہ حضرت ابراہیم نے جرار و مصر کے بادشاہوں کے سامنے حضرت سارہ کو "میری بہن" کہا تھا۔ وجہ توراۃ میں اس کی یہ مذکور ہے کہ ماں کی تو نہیں مگر باپ کی بیٹی ضرور تھیں۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ انھوں نے مصری زبان میں اپنی بی بی کے لئے جو لفظ استعمال کیا تھا وہ بہن کے لئے بھی بولا جاتا تھا عرب میں رواج تھا کہ لوگ اپنی بی بی کو بنت عم کہتے تھے چاہے وہ ان کی چچیری بہن نہ بھی ہو۔

Marfat.com

عام لوگ ایک ہی بیوی کرتے تھے۔ اگرچہ شاہی محل میں کئی عورتیں ہوتی تھیں جو ایک طرح سے بیبیاں ہوتی تھیں لیکن خاص بی بی ایک ہی ہوتی تھی۔ خاص بی بی اپنے شوہر کی ملک املاک میں برابر کی شریک ہوتی تھی۔ اور بیبیاں اس کے مقابلہ میں نوکرانیوں اور لونڈیوں کا درجہ رکھتی تھیں۔

ایک ہی بیوی کرنے کا عام رواج

شاہی گھرانے میں خاص بی بی اپنے شوہر کی ملک میں برابر کی شریک ہوتی تھی

مصریوں کے نزدیک ایک شخص کا کثیر الاولاد ہونا بڑی عزت کی بات تھی۔ مصر کا معلم اخلاق آنی ANI لکھتا ہے "کثیر الاولاد ہونا بہتر ہے کیونکہ اولاد سے آدمی کا نام ہوتا ہے"۔ بابل میں بہتری عورتیں دیوتاؤں سے منسوب ہو کر عمر بھر کنواری رہا کرتی تھیں مگر مصر میں عورت کے لئے بے شوہر اور کنواری زندگی بسر کرنا معیوب تھا۔ مردوں کے لئے بھی زیادہ دنوں بن بیاہا رہنا اچھا نہ تھا آنی ANI لکھتا ہے "بی بی کر جب کہ تو جوان ہے' اور وہ تجھے بیٹا دے۔ اگر تو جوانی میں باپ بنے تو بہتر ہے کیونکہ تب تو اس قابل ہوگا کہ اسے تربیت دیکر کامل آدمی بنائے"۔ ایک دوسرا معلم اخلاق فتح حطب لکھتا ہے "اگر تو عقلمند ہے اپنی بی بی کو پیار کر' اس کا پیٹ بھر اور اس کی پیٹھ ڈھانک اور بدن ملنے کا تیل اس کے اعضا کی دوا ہے۔ اپنی زندگی بھر اسے خوش رکھ' وہ اپنے آقا کو نفع دینے والا کھیت ہے[۱]۔ اس سے جھگڑا نہ کر۔۔۔ اگر تو اسے چڑھائے گا تو وہ تیرے لئے ایک تباہ کن غار بن جائے گی"۔

کثیر الاولاد ہونا عزت کی بات تھی

عورت کے لئے بے شوہر یا کنواری زندگی بسر کرنا معیوب تھا

مردوں کو عورتوں کے بارہ میں نصیحت

دولت مند اور باعزت آدمی کے مرنے پر بعض اوقات متعدد عورتیں اس کے لئے قتل کی جاتی تھیں تاکہ ان کی روحیں مُردوں کے ملک میں اس کے کام آئیں۔ فرعون آمن حطب کے مرنے پر کئی عورتیں قتل کی گئی تھیں جن کی لاشیں آج بھی اس کے مقبرہ تھیبس میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

دولت مند لوگوں کے مرنے پر ان کی عورتیں مار ڈالی جاتی تھیں تاکہ وہ مُردوں کے ملک میں اپنے شوہروں کے کام آئیں

مصر کے باشندے اپنے بادشاہوں کی بڑی عزت کرتے تھے' بادشاہوں کو خالق' رازق اور موت وحیات کا مالک' خداوند اور خداوند زادے خیال کرتے تھے۔ ان کا نظام حکومت یہ تھا کہ مختلف صوبوں اور ضلعوں میں مستقل اور موروثی (ہا) یعنی نواب ہوتے تھے جو کہ "بڑے خداوند کی مرضی پوری کرنے والے" اور "اپنے بادشاہ کے محبوب" ہوتے تھے۔ یہ نواب اپنے علاقوں میں اپنے اپنے خیال کے مطابق بادشاہ کی مرضی پوری کرتے تھے۔ وہ بادشاہ جس کی تمام علاقوں کے حکام مرضی پوری کرتے تھے فرعون کہلاتا تھا۔

رعایا بادشاہ کو خالق' رازق موت وحیات کا مالک خداوند خیال کرتے تھے

نظام حکومت' صوبہ دار

ابتدا میں مصر کئی چھوٹی ریاستوں میں منقسم تھا' مگر بعد کو چل کر سارے مصر کو دو صوبوں کا ملک بنا دیا گیا جنوبی صوبہ کا صدر مقام ہنسو تھا جسے یشعیاہ (۳۰:۴) میں حانیس کہا گیا ہے اور

مصر کے دو صوبے

---

[۱] قرآن میں بھی ہے کہ تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں' پس جیسے چاہو اپنی کھیتیوں میں جاؤ (۲) ع ۲۸ بقرہ ۲۷

Marfat.com

وزیر مہر بردار

شمالی صوبہ کا صدر مقام آن تھا جسے ممفیس بھی کہا جاتا ہے۔ فرعون کے دربار میں بہت سے دولت ہوتے تھے جن کو قرآن مجید میں ملأ فرعون کا لقب دیا گیا ہے۔ ملأ فرعون میں فرعون سے بڑے درجہ کا آدمی طہات That ہوتا تھا جسے ہم وزیر سمجھ سکتے ہیں۔ اس کے دوسرے درجہ کا آدمی مہر بردار ہوتا تھا۔ ایک تیسری اہم شخصیت رخ نسو (مصاحب) کی تھی، جسے بادشاہ اور بادشاہ بیگم دونوں کا قریب ترین رشتہ دار ہونا ضروری تھا۔ کبھی کبھی یہ لقب ایسے دوست کو دیدیا جاتا تھا جس کی دوستی اور وفاداری اسے اس لقب کا حق دار بنا دیتی تھی۔ آئندہ باب قصۂ موسیٰ میں "رجل من آل فرعون" کا ذکر آئے گا جو دربار فرعون میں فرعون کے ساتھ مساویانہ انداز میں باتیں کرتا تھا، اور فرعون اس کے مقابلہ میں اظہار اقتدار کی بجائے برابری کے انداز میں بحث کرتا تھا۔ یہ رجل من آل فرعون یہی رخ نسو تھا۔ رخ نسو سے فرو درجہ ایک عہدہ سمر SMER (دوست) یا سمراوات SMERUAT (واحد دوست) کا تھا۔ ان عہدہ داروں کے ماتحت بہت سے منشی ہوتے تھے۔ حکومت کا کاروبار چلانے کے لئے صوبوں اور ضلعوں کے حکام کے علاوہ چند اشخاص مقدمات چکانے کے لئے مقرر ہوتے تھے، انتظام برقرار رکھنے کے لئے ہر حاکم کے ماتحت چھوٹی فوجیں ہوتی تھیں جو بروقت ضرورت فرعون کے کام بھی آتی تھیں۔

مصاحب

دوست

منصب

فوج

غیب کے متعلق بودے قیاسات

۲۳۵۔ مصر کا مذہب۔ اہل مصر اپنے دنیوی معاملات میں بہت ہی دانش و حکمت سے کام لیتے تھے۔ مگر غیب کے متعلق ان کے قیاسات بودے اور ناقص تھے۔ ان میں وقتاً فوقتاً ہادی ورہنما ضرور اٹھ کھڑے ہوئے ہوں گے مگر دنیا میں اس قدر گہری تاریکی پھیلی ہوئی تھی کہ ہادیوں کی نصیحت بہت ہی محدود حلقہ تک پہنچتی اور جلد فراموش ہو جاتی تھی۔ بابل کی طرح مصر میں بھی تمام عناصر کی پرستش ہوتی تھی اور دیوتاؤں کا شمار ہزاروں تک پہنچ گیا تھا۔ دریا، پہاڑ، پتھر کوئی چیز ایسی نہ تھی جس میں کسی نہ کسی دیوتا کا وجود نہ ہو، یہاں تک کہ درندوں، چرندوں، پرندوں میں بھی دیوتا حلول کئے ہوتے تھے۔ اور سورج، چاند، ستارے خداوندان خداوند تھے۔ بت پرستی کا بازار گرم تھا۔ ہورس، ہاتور، آفس، منوس، سیت، رع، آسر۔ اور آمن اپنی اپنی باری میں خداوند اعظم سمجھے گئے۔ ہورس کی شکل شکرے کی سی تھی، سورج دیوتا کا نام رع تھا۔ آفس اور منوس دو خاص نشانیوں کے بیل تھے اور وہ آفتاب صبح اور آفتاب شام کے اوتار سمجھے جاتے تھے۔ آفس نایاب بیل تھا اور بڑی تلاش کے بعد ملتا تھا سیت پہلے غیر ملکی ہیبو SEBIU کا دیوتا تھا اس لئے سیت اور رع ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ سیت کے پجاری ہر سال اس کے لئے سور کی قربانی کرتے تھے۔

عناصر پرستی

ہزاروں دیوتا، دریا، پہاڑ، چرند پرند سب میں دیوتا کا وجود تھا

چاند سورج ستارے

بتوں کے نام

مصریوں کے عقیدہ میں آسر[1] مالک یوم الدین تھا۔ اہل مصر کا یہ خیال تھا کہ آدمی مر کر بالکل نابود

۱؎ مصر کا آسر، شام کا آشر، اشور بابل کا یاسار، اور ہندوستان کے ایشور سب ایک ہی حقیقت رکھتے ہیں۔

Marfat.com

مرنے کے بعد دوسری زندگی
نیک و بد کی دریافت

ں ہوجاتا بلکہ ایک دوسری زندگی بسر کرنے لگتا ہے۔ آدمی نے دنیا میں جو نیک یا بد کام کئے ہیں
کی اس کے مرنے کے بعد دیوتا آسر تحقیق کرے گا۔ آسر کے ماتحت اور بہت سے دیوتا ہیں جن کو
ت چوت TCHATCHAUT کہتے تھے۔ ایک قدیم مصری حکیم مصریوں کو نصیحت کرتا ہے:

"ہ کو جاننا چاہئے کہ چت چوت جو کہ بدکاروں کا فیصلہ کرنے والے ہیں اس گھڑی تجھ پر رحم نہ کھائیں گے
ب وہ انصاف کے روز اپنا مقررہ فریضہ انجام دیں گے۔ وہ آدمی کے مرنے کے بعد تحقیقات کریں گے
بے گناہ ہوگا وہ خدا جیسی ہستی اور درجہ پائے گا اور زندہ جاوید خداؤں کی طرح بے روک ٹوک
ہ جگہ پھرے گا۔"

بے گناہ خدا جیسی ہستی اور درجہ پائیں گے

چت چوت ہر شخص کے کارنامے لکھ رکھتے ہیں

اہل مصر کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ چت چوت ہر شخص کے کارنامے لکھ لکھ کر محفوظ رکھتے ہیں جو
یصلہ کے دن کام آئیں گے۔

لوگ بادشاہوں کو اور خود بادشاہ اپنے آپ کو خداوند خالق، رزاق، موت و حیات کے مالک سمجھتے تھے

جب فراعنہ نے بہت بہت بڑے بڑے کام کئے اور پہاڑوں جیسے اہرام کھڑے کئے
ور سر بفلک مندر تعمیر کئے اور دوسرے ممالک بھوں فتح کئے اور ان کے جہازوں کے بیڑے سمندروں
یں چلنے لگے تو وہ اپنی قدرت اور طاقت پر اترانے لگے اور اپنے آپ کو خداوندوں میں شمار کرنے
گے۔ رعایا بھی ان کو خداوند سمجھتی تھی اور ان کو خالق، رازق اور موت و حیات کے مالک قرار
یتی تھی۔ عام لوگوں کے برخلاف فرعون کی دو حیثیت ہوتی تھی، ایک انسانی اور ایک خدائی۔ اس
کی خدائی حیثیت کا نام "کا" تھا۔ وہ خدا ہونے کی حیثیت سے اپنی رعایا کا معبود تھا اور انسان
ہونے کی حیثیت سے وہ خود اپنے "کا" کی بھی پوجا کرتا تھا۔

فرعون کی دو حیثیتیں انسانی اور خدائی، خدائی حیثیت کا نام "کا" تھا

فرعون خود اپنی پوجا اور اپنی رانی کی پوجا کرتا تھا

فرعون کی رانی بھی دیبی ہوتی تھی اور فرعون اپنی رانی کی بھی دیبی کی طرح پوجا کرتا تھا۔

قوم فرعون نے شہروں میں سر اٹھایا

۲۳۹۔ قوم فرعون کی خطاکاریاں۔ اس باب میں دوسری کئی قوموں کے ساتھ قوم فرعون کو
شامل فرماکر خدا نے بتایا ہے کہ انھوں نے "شہروں میں سر اٹھایا[۱۱] پھر ان میں بہت فساد مچایا[۱۲]" کی
خطاکاریاں کیں ⑨ ق۔ اور یقیناً آل فرعون کے پاس خبردار کرنے والے آئے ① ان لوگوں نے
ہماری آیتوں کو جھٹلایا . . . ② ق۔ قوم نوح نے جھٹلایا اور عاد نے اور میخوں والے فرعون
نے [۱۲] ق۔ سب نے رسولوں کو جھٹلایا تو میری دھمکی پوری اتری ⑰ ق۔ کیا تم نے نہیں دیکھا
تمہارے رب نے کیا کیا عاد کے ساتھ [۶] . . . اور میخوں والے فرعون کے ساتھ [۱۰] . . . ان
تمہارے رب نے عذاب کا کوڑا برسایا [۱۳] ق، ہم نے ان کو قابو والے با اقتدار کی پکڑ پکڑا۔
④ ق، یہاں جماعتوں میں سے ایک فوج کی، فوج ہے شکست کھائی ہوئی ⑪ ق۔

خدا نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا
ان کو قابو والے با اقتدار کی پکڑ پکڑا
شکست خوردہ فوج

۲۳۸ (مصر کا مذہب) میں بتایا جا چکا ہے کہ فرعون اور اس کی قوم جادۂ اعتدال سے بہت
ہٹ گئی تھی اور ان کی اوہام پرستی انتہا درجہ تک پہنچ چکی تھی، فراعنہ اپنے آپ کو رعایا کا خداوند،
ان کا خالق، رازق اور ان کی موت و حیات کا مالک سمجھتے اور دوسروں سے منواتے تھے۔

Marfat.com

خدا فرماتا ہے کہ اس نے ہر بستی میں رسول بھیجے۔ جس طرح قوم نوح، عاد، اور ثمود نے اپنے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا اسی طرح فرعون اور آل فرعون نے بھی ان خبردار کرنے والوں کو جھٹلایا جو ان کی طرف بھیجے گئے تھے۔ باقی رہی ان خطاکاریوں کی سزا تو اس کی تفصیل ف۲۴۰ میں مذکور ہے۔

ف۲۴۰۔ فرعون ذوالاوتاد کا زوال۔ ف۲۳۹ میں ہم نے مصر کے دوسرے دور کی تاریخ دکھائی جو چھٹے خانوادہ پر ۲۵۳ قبل ابراہیم ختم ہوئی۔ اس دور میں فراعنہ مصر نے جزیرہ نمائے سینا فتح کیا اور وہاں پر اپنی حکومت قایم کی۔ اس وقت فرعون کا پایہ تخت ممفیس تھا جس وقت ساتواں اور آٹھواں خانوادہ ممفیس میں حکومت کرتا تھا نواں اور دسواں خانوادہ ہرقلوبولس میں حکومت کرتا تھا۔ دسویں خانوادہ کے زمانہ میں گیارہویں خانوادہ نے تھیبس میں حکومت قایم کی۔ اس طرح ایک ہی وقت ممفیس میں آٹھواں خانوادہ، ہرقلوبولس میں دسواں خانوادہ اور تھیبس میں گیارہواں خانوادہ راج کرتا تھا ظاہر ہے کہ مصر کی حکومت تین ریاستوں میں بٹ کر ویسی مستحکم نہیں رہی جیسی کہ چھٹے خانوادہ تک ایک ہی فرعون کے ماتحت تھی۔ اس کمزوری کی حالت میں سینا کی طرف سے عرب مصر میں داخل ہونے لگے اور مصر کی سرزمین پر اپنے خیمے گاڑنے لگے۔ عربوں کا مصر میں گھسنا

بارہویں خانوادہ کے زمانہ میں تھیبس کے فرعون کی حکومت سارے مصر پر حاوی ہوگئی اور ممفیس وہرقلوبولس کے فراعنہ کا خاتمہ ہوگیا۔ اس خانوادہ کے بانی نے عربوں کو مصر سے نکلوادیا اور سرحد پر جہاں اب نہر سویز ہے ایک دیوار بنادی تاکہ عرب مصر میں گھسنے نہ پائیں۔ تیرھویں خانوادہ کے زمانہ میں سلطنت میں بدنظمی پیدا ہوگئی، عربوں کے حملے پھر شروع ہوگئے اور ۳۱ھ ابراہیمی میں سارے مصر پر اپنی حکومت قایم کرلی۔ ان عرب بادشاہوں کو ہکسوس (حق شاشو = چرواہوں کے بادشاہ) کہتے تھے۔ مصر پر ان کی حکومت ڈھائی تین سو برسوں تک رہی۔ شاہی دیوار / بدنظمی / ہکسوس عربوں کا راج

ایک عظیم الشان شاہنشاہی کا ٹکڑے ٹکڑے ہوکر تین حکومتوں میں بٹ جانا، اور اس میں بدنظمی کا پیدا ہونا، پھر ان پر ایک غیر ملکی قوم کا مسلط ہوجانا یہ سب فراعنہ مصر کی خطاکاریوں کی سزا تھی جس کے متعلق خدا نے فرمایا: کیا تم نے نہیں دیکھا تمہارے رب نے کیا کیا... میخوں والے فرعون کے ساتھ ۱۰ ان پر تمہارے رب نے عذاب کا کوڑا برسایا ۱۳ ۸۹۔ ہم نے ان کو قابو والے بااقتدار کی پکڑ پکڑا ۴۲ ۵۴۔ مصری مورخ مانیتھو کا بیان ہے "جب ان لوگوں (یعنی ہکسوس) نے ان کو جو ہمارے حاکم تھے اپنے ماتحت کرلیا، تو ہمارے شہروں کو جلایا، دیوتاؤں کے مندر توڑے، باشندوں کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ کیا، بہتوں کو قتل کیا، عورتوں اور بچوں کو لونڈی غلام بنایا"۔ ہکسوس کے پہلے بادشاہ کا نام یوسیبوس نے سیاطیس SI ATES اور افریقانوس نے سلاطیس SLATES بتایا ہے۔ ہکسوس بادشاہوں کے خدا کی پکڑ

شاہ کے نام کا ایک حصہ سیت آ آ تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہی لفظ یونانی لہجہ
س بن گیا ہے۔ قرآن کی آیت ہے فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ یعنی ان
ے رب نے عذاب کا سوط برسایا۔ ہکسوس کا پہلا بادشاہ سیاطیس فراعنہ مصر کے
ی الحقیقت خدا کے عذاب کا سوط ثابت ہوا۔

سوط عذاب

باب ۲۷۔ حضرت یوسف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

و ۱ع۔ مکمل سورہ یوسف ۱۲

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ①

الٓر یہ ہیں واضح کتاب کی آیتیں ①

إِنَّآ أَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ②

ہم نے اسے عربی قرآن اس لئے اتارا [تاکہ تم] لوگ سمجھو ②

بہت اچھا قصہ

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْءٰنَ وَإِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ③

(اے محمد) ہم تم کو قصوں میں سے بہت اچھا قص[ہ سناتے] ہیں، اس لئے کہ ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا ہے اور ا[س سے] پہلے تم ناواقفوں میں سے تھے ③

حضرت یوسف کا خواب

إِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِأَبِيْهِ يٰٓأَبَتِ إِنِّيْ رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ④

جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا کہ اے میرے با[پ] میں نے گیارہ تارے اور سورج اور چاند کو دیکھا، می[ں نے] ان کو مجھے سجدہ کرتے دیکھا ④

حضرت یعقوب نے یوسف کو منع کیا کہ قصہ بھائیوں کو نہ سنائے — یوسف کے بارہ میں اپنے اور بیٹوں سے حضرت یعقوب کا خوف

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى إِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا إِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ⑤

(یعقوب نے) کہا اے میرے بیٹے اپنا خواب اپنے بھائیوں کو نہ سنانا ورنہ وہ تمہارے خلاف سازش کریں گے۔ بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے ⑤

حضرت یوسف کا خواب اس کا ثبوت تھا کہ وہ پیغمبری کے لئے چنے گئے ہیں

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيْلِ الْأَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ أَتَمَّهَا عَلٰٓى أَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ إِبْرٰهِيْمَ وَإِسْحٰقَ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ⑥

اور اسی طرح تم کو تمہارا رب برگزیدہ کرنے والا ہے اور تم کو باتوں کا بھید سکھائے گا اور تم پر اور آل یعقوب پر اپنی نعمت کامل کرے گا، جس طرح پہلے اسے تمہارے دادا، پردادا ابراہیم اور اسحاق پر کامل کر چکا ہے۔ یقیناً تمہا[را] رب علیم ہے حکیم ہے ⑥

و ۲ع

لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَإِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ①

اور یقیناً یوسف میں اور ان کے بھائیوں میں سوال کرنے وال[وں] کے لئے کئی نشانیاں ہیں ف۱ ①

برادران یوسف کی سازش

إِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَأَخُوْهُ أَحَبُّ إِلٰٓى أَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّ أَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ②

جب ان لوگوں نے کہا کہ یقیناً یوسف اور اس کا (ماں جایا) بھ[ائی] ہمارے باپ کے پاس ہم لوگوں سے زیادہ پیارا ہے حالانکہ ہم سب ایک خاندان ہیں، یقیناً ہمارا باپ صریح بے راہی میں ہے ②

قتل یا دوسرے ملک میں پھینک آنے کی رائے

اقْتُلُوْا يُوْسُفَ أَوِ اطْرَحُوْهُ أَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ أَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ③

یوسف کو قتل کر دو یا اسے کسی (دور) سرزمین میں پھینک آ[ؤ] تمہارے لئے تمہارے باپ کا چہرہ خالی ہو جائے اور اس [کے] بعد تم لوگ بھلے آدمی بن جانا ③

ف۱ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت (صلے اللہ علیہ وسلم) سے کفار نے کچھ سوالات کئے تھے، ان میں سے چند کے جوابات قصۂ یوسف میں ملیں گے۔ وہ سوالات کیا تھے؟ ان کا پتہ دوسری سورتوں میں ملتا ہے۔ سوالات و جوابات کی تفصیل اس باب کے ایک فائدہ میں کی گئی ہے

Marfat.com

کنویں میں ڈالنے کا فیصلہ

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا یُوْسُفَ وَ
اَلْقُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ یَلْتَقِطْهُ بَعْضُ
السَّیَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ ﴿۴﴾

(ب) ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا یوسف کو قتل نہ کرو، اسے
(پر)انے) کنویں کی تہ میں ڈال دو تاکہ اسے کوئی قافلہ نکال لے جائے
(ا)یسا ہی کرو) اگر تم لوگ کچھ کرنے والے ہو ﴿۴﴾

حضرت یعقوب سے یوسف کو ساتھ لے جانے کی اجازت

قَالُوْا یٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰی یُوْسُفَ
وَ اِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ﴿۵﴾
اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا یَّرْتَعْ وَ یَلْعَبْ
وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۶﴾

(ان) لوگوں نے (جاکر اپنے باپ سے) کہا اے ہمارے باپ کیا بات ہے
(کہ) یوسف کے بارہ میں آپ ہم پر بھروسہ نہیں کرتے حالانکہ ہم اس کے خیرخواہ ہیں ﴿۵﴾
(کل) اسے ہمارے ساتھ بھیجئے کہ کھائے کھیلے اور یقیناً ہم اس کی
(ح)فاظت کریں گے ﴿۶﴾

قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ
وَ اَخَافُ اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَ اَنْتُمْ
عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴿۷﴾

(انھوں)نے مجھے یہ بات غمگین کرتی ہے کہ تم لوگ اسے لے جاؤ
اور مجھے خوف ہے کہ اسے بھیڑیا کھالے اور تم لوگ
(اس سے) غافل رہو ﴿۷﴾

قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ
عُصْبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۸﴾

ان لوگوں نے کہا واقعی اگر اس کو بھیڑیا کھالے جب کہ ہم سب
ایک خاندان ہیں تو یقیناً ہم نکمے ہوئے ﴿۸﴾

یوسف کنویں میں ڈالے گئے

حضرت یوسف پر پہلی وحی

فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ اَجْمَعُوْۤا اَنْ یَّجْعَلُوْهُ
فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْهِ
لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَ هُمْ لَا
یَشْعُرُوْنَ ﴿۹﴾

پھر جب وہ لوگ ان (یوسف) کو لے گئے اور ایکا کرلیا کہ اسے
(پرانے) کنویں میں ڈال دیں، اور ہم نے ان (یوسف) کے پاس
وحی بھیجی کہ (ایک دن آئے گا جب) تم ان کو ان کی یہ کارستانی بتلاؤ گے
(اور انھیں شرمندہ کروگے) اور وہ ہکا بکا ہو جائیں گے ﴿۹﴾

حضرت یعقوب کے پاس برادران یوسف کا رونا

وَ جَآءُوْۤ اَبَاهُمْ عِشَآءً یَّبْكُوْنَ ﴿۱۰﴾

اور وہ اپنے باپ کے پاس رات کو روتے ہوئے آئے ﴿۱۰﴾

جھوٹی خبر کہ یوسف کو بھیڑیے نے کھا لیا

قَالُوْا یٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَ تَرَكْنَا
یُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ
وَ مَاۤ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَ لَوْ كُنَّا صٰدِقِیْنَ ﴿۱۱﴾

کہنے لگے اے ہمارے باپ ہم لوگ (ایک دوسرے پر) سبقت کے لئے
دوڑتے گئے اور یوسف کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑا، اتنے میں
اسے بھیڑئے نے کھالیا۔ اور آپ ہمارا یقین کرنے والے نہیں اگرچہ ہم سچے ہیں ﴿۱۱﴾

حضرت یعقوب نے حقیقت بھانپ لی

صبر جمیل

وَ جَآءُوْ عَلٰی قَمِیْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ
قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ
فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ ؕ وَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی
مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۲﴾

اور وہ ان (یوسف) کی قمیص پر جھوٹا خون لگالائے۔ (ان کے
با)پ نے) کہا یہ تو تمھارے نفسوں نے تمھارے لئے ایک بات بنادی
(ہے خیر میرے لئے) صبر اچھا ہے اور تم نے جو کیفیت سنائی
(ا)س کے بارہ میں اللہ ہی کی مدد درکار ہے ﴿۱۲﴾

ایک قافلہ نے یوسف کو کنویں سے نکالا

وَ جَآءَتْ سَیَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ
فَاَدْلٰی دَلْوَهٗ ؕ قَالَ یٰبُشْرٰی هٰذَا غُلٰمٌ ؕ
وَ اَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِمَا
یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳﴾

(ایک) قافلہ آیا پھر اس (قافلہ) نے اپنے آب کش کو بھیجا، تو اس نے
(اپ)نا ڈول لٹکایا۔ پکار اٹھا خوشی کی بات ہے، یہ ہے ایک لڑکا[1]
(او)ر انھوں نے اس (لڑکے) کو تجارتی مال کی طرح چھپالیا، اور
اللہ جانتا تھا جو وہ کر رہے تھے ﴿۱۳﴾

---

[1] غلام تیرہ چودہ برس کے قریب البلوغ لڑکے کو کہتے ہیں۔

Marfat.com

گھٹیا دام پر بیچ دیا
ع ۲

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ ۚ
وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ ﴿۲۰﴾

اور اس کو انھوں نے گھٹیا دام چند عدد درہموں پر بیچ
اور وہ اس سے بے رغبت تھے ﴿۲۰﴾

خریدار یوسف کا ان کو اپنی بی بی کے سپرد کرنا

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ مِصْرَ
لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ عَسَىٰ
أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا ۚ وَكَذَٰلِكَ
مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهُ
مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ وَاللَّهُ غَالِبٌ
عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا
يَعْلَمُونَ ﴿۱﴾

اور مصر میں جس نے ان کو خریدا اس نے اپنی عورت سے
اس کو عزت کے ساتھ رکھو، امید ہے کہ یہ ہم کو
نفع پہنچائے گا یا ہم اس کو فرزند بنالیں گے۔ اور
اس طرح سے ہم نے یوسف کے لئے جگہ بنائی اور
اس لئے کہ ہم اسے باتوں کا بھید سکھائیں لہ۔ اور
اللہ اپنے کام پر غالب ہے مگر بہتیروں کو علم
نہیں ہے ﴿۱﴾

یوسف پختہ عمر کو پہنچے

وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْمًا
وَعِلْمًا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿۲﴾

اور جب وہ اپنی پختہ عمر[لہ] کو پہنچے تو ہم نے ان کو دانش اور علم
بخشا۔ بھلا کرنے والے کو ہم ایسا بدلا دیا کرتے ہیں ﴿۲﴾

خریدار کی بی بی ان کو ورغلانے لگی

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ
نَفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ
لَكَ ۚ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ ۖ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ
مَثْوَايَ ۖ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿۳﴾

اور وہ (عورت) جس کے گھر میں وہ رہتے تھے ان
کو ان کے نفس سے ورغلانے لگی اور اس نے دروازے
بند کر لئے اور بولی "آ و نا"۔ انھوں نے کہا اللہ کی پناہ وہ میرا رب ہے
اس نے میرے ٹھکانے کو بہتر بنایا ہے۔ یقیناً حد سے گذرنے والے فلاح نہیں
پاتے ﴿۳﴾

یوسف نے برہان رب دیکھی اور گناہ سے بچے رہے

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ ۖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا
أَنْ رَأَىٰ بُرْهَانَ رَبِّهِ ۚ كَذَٰلِكَ لِنَصْرِفَ
عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ ۚ إِنَّهُ مِنْ
عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ ﴿۴﴾

اور یقیناً اس کو تو ان کی خواہش تھی ہی اور وہ بھی اس کی
خواہش کرتے اگر وہ اپنے رب کی برہان کو دیکھ نہ لیتے۔
ایسا ہوا، تاکہ ہم ان سے بدی اور بے حیائی کو پرے
رکھیں۔ بے شک وہ ہمارے چیدہ بندوں میں سے تھے ﴿۴﴾

عورت نے ان کی قمیص پیچھے سے کھینچی
یوسف پر بہتان لگایا
ان کو قید کرنے کا مشورہ دیا

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِنْ
دُبُرٍ وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ ۚ
قَالَتْ مَا جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ
سُوءًا إِلَّا أَنْ يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۵﴾

اور دونوں دروازہ کی طرف دوڑے، اور اس (عورت) نے ان کی
قمیص پیچھے سے کھینچ پھاڑی اور ان دونوں نے اس (عورت) کے خاوند
کو دروازہ کے پاس پایا، کہنے لگی جس نے تیری بی بی کے ساتھ برائی چاہی اس کی
سزا کیا ہو سکتی ہے مگر یہ کہ اسے قید کیا جائے یا کوئی اور دکھ بھرا عذاب ﴿۵﴾

قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِي عَنْ نَفْسِي ۚ وَشَهِدَ
شَاهِدٌ مِنْ أَهْلِهَا إِنْ كَانَ قَمِيصُهُ
قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ
الْكَاذِبِينَ ﴿۶﴾

(یوسف نے) کہا مجھے اس نے میرے نفس سے ورغلانا چاہا
اور اس (عورت) کے لوگوں میں سے ایک گواہ نے گواہی
دی کہ اگر اس کی قمیص آگے سے پھٹی ہو تو یہ سچی ہے
اور وہ جھوٹا ہے ﴿۶﴾

وَإِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ

اور اگر اس کی قمیص پیچھے سے پھٹی ہو تو یہ جھوٹی ہے

لہ بلوغ اشد سے مراد چالیس برس کا ہونا ہے دیکھو ﴿۱۵﴾ احقاف پ۲۶ ۔

Marfat.com

فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۞۷
فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ
اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيْدَكُنَّ
عَظِيْمٌ ۞۸
يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ وَاسْتَغْفِرِىْ
لِذَنْۢبِكِ ۖۚ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ
الْخٰطِـِٕيْنَ ۞۹
وَقَالَ نِسْوَةٌ فِى الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ
الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ
قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِىْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنٍ ۞۱
فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ
وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ
وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ
عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَ
قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ز وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ
مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ
كَرِيْمٌ ۞۲
قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِىْ لُمْتُنَّنِىْ فِيْهِ ؕ
وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ
وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَ
لَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ۞۳
قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَىَّ مِمَّا
يَدْعُوْنَنِىْۤ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ

بچا ہے ۞۷
(خاوند نے) دیکھا کہ اس کی قمیص پیچھے سے پھٹی
کہنے لگا یہ ہے تم عورتوں کا چرتر، اور یقیناً تم
ں کا چرتر بُرا ہوتا ہے ۞۸
یوسف اس بات سے درگذرو اور (اے عورت)
گناہ کی مغفرت مانگ یقیناً تو ہی خطاکاروں
میں سے ہے ۞۹
چند عورتیں شہر میں چرچا کرنے لگیں کہ عزیز (مصر)
عورت اپنے جوان کو اس کے نفس سے ورغلاتی
اس کی محبت نے اسکے (دل میں) شگاف کر دیا ہے،
عورتیں) اسے کھلی گمراہی میں دیکھتی ہیں ۞۱
اس (عورت) نے ان (عورتوں) کے چرتر سُنے
پاس (بلاوا) بھیجا، اور ان کے لئے تکیے لگائے، اور
سے ہر ایک کو ایک ایک چاقو دیا، اور بولی (اے
ان (بیبیوں) کے سامنے آ۔ تو جب ان (عورتوں
(یوسف) کو دیکھا ان کو بڑا (بزرگ) سمجھا اور اپنے
کاٹ لئے اور بولیں ہرگز نہیں خدا کی قسم یہ بشر نہیں
یہ تو ایک معزز فرشتہ ہے ۞۲
کی عورت) نے کہا یہی ہے وہ جس کے بارہ میں تم
مجھے ملامت کرتی ہو، اور میں نے اس کے نفس سے
مگر وہ بچا رہا اور اگر وہ (اب بھی) وہ نہیں کریگا جو کہ میں اسے
کہتی ہوں تو وہ قید کر دیا جائیگا اور چھوٹے (حقیر) لوگوں میں سے ہو جائیگا ۞۳
(یوسف نے) کہا اے میرے رب قید ہونا مجھے
محبوب ہے اس سے جس کی طرف (یہ عورتیں)

عورتوں کا چرتر

ع۴

شہر کی عورتوں میں چرچا کہ عزیزِ مصر کی بی بی اپنے خادم پر عاشق ہو گئی ہے

چرچا کرنے والی عورتیں بلائی گئیں

یوسف کو دیکھکر عورتوں کو اچنبا ہوا اور انھوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے

عزیز کی بیوی نے کہا اگر یوسف اس کا کہنا نہ مانے تو وہ قید کر دیا جائے گا

یوسف نے کہا کہ بدکاری سے قید ہونا بہتر ہے

ان عورتوں کے ہاتھوں میں چاقو پھل کاٹ کر کھانے کے لئے دیئے گئے تھے جب ان کی نظر اچانک
یوسف پڑی تو وہ ایسی حواس باختہ ہوگئیں کہ ان کے چاقوؤں سے بجائے پھلوں کے ان کی انگلیاں
گئیں۔

	عَنِّیْ کَیْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ وَاَکُنْ	مجھے بلاتی ہیں، اور اگر خود تو ہی مجھ سے ان کی کیا
	مِّنَ الْجٰهِلِیْنَ (۴)	تو میں ان کی طرف جھک پڑونگا اور جاہلوں میں سے
خدانے یوسفؑ سے عورتوں	فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ	تب ان کے رب نے ان کی سن لی پھر ان سے ان
کی کیادی پھیردی	کَیْدَهُنَّ ۚ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (۵)	کو پھرا دیا۔ بےشک وہ سننے والا ہے جاننے والا
یوسفؑ کی بےگناہی ثابت ہونیکے	ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰیٰتِ	پھر لوگوں کو (عصمت یوسف کی) نشانیاں دیکھنے کے
باوجود ان کو قید کردینا مصلحت قرار دیا گیا	لَیَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰی حِیْنٍ (۶)	مناسب معلوم ہوا کہ انکو ایک عرصہ کے لئے قید کردیں
ع ۵	وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَیٰنِ ؕ قَالَ	اور ان کے ساتھ قیدخانہ میں دو جوان (اور) داخل
قیدخانہ کے دو ساتھیوں کا	اَحَدُهُمَآ اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ	تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا میں نے خواب دیکھا
خواب	وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ	(انگور سے) میں شراب نچوڑ رہا ہوں، اور دوسر
	رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْهُ ؕ	نے کہا میں نے خواب دیکھا کہ میں اپنے سر پر روٹی
حضرت یوسفؑ کی صورت	نَبِّئْنَا بِتَاْوِیْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ	ہوں اور اس میں سے پرند کھا رہے ہیں (اے یوسف
شاہد تھی کہ وہ بھلے آدمی تھے	الْمُحْسِنِیْنَ (۱)	ہم کو اس کی تعبیر بتاؤ، ہم تمکو بھلائی کرنے والوں میں دیکھتے ہیں
حضرت یوسف کا وعظ	قَالَ لَا یَاْتِیْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا	(یوسف نے) کہا تم جو کھانا کھاؤ گے وہ تمھارے پاس
	نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِیْلِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَكُمَا ؕ	نہ آئے گا مگر اس کے آنے سے پہلے میں اس کی تعبیر
	ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ ؕ اِنِّیْ تَرَكْتُ	بتادوں گا۔ یہ ان باتوں میں سے ہے جس کی مجھے میر
توحید	مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ	رب نے تعلیم دی ہے۔ میں نے اس قوم کی ملت چھوڑ
آخرت	بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ (۲)	ہے جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتی اور آخرت کی منکر ہے (۲)
ملّتِ ابراہیم	وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ	اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب
کسی کو خدا کا شریک بنانے	وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ	ملت کا اتباع کیا۔ ہم کو حق نہیں کہ ہم کسی چیز کو اللہ کا
کا کسی کو حق نہیں	نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ	شریک قرار دیں۔ یہ اللہ کے فضل میں سے ہے جو ہم
	فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَ	اور لوگوں پر ہوا، مگر اکثر لوگ شکر
	لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ (۳)	نہیں کرتے (۳)
بہتیرے خداوند بہتر کہ ایک	یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ	اے میری قید کے رفیقو (بتاؤ تو سہی) کیا متفرق رب اچھے
اکیلا خدا	خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (۴)	اللہ جو اکیلا ہے قہار ہے (۴)
مصریوں کے معبود محض نام	مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً	تم لوگ اللہ کے سوا نہیں پوجتے مگر چند ناموں کو جن کو تم
ہی نام تھے	سَمَّیْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ	اور تمھارے باپ دادا نے نامزد کر لیا ہے، اللہ نے ان
فرمانِ خدا	اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ	(کے ہونے) کی کوئی سند نہیں اتاری۔ حکم (کا حق) نہیں
	الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا	مگر اللہ کو۔ اس نے فرمان دیا ہے کہ تم لوگ نہ پوجو مگر

إِلَّآ إِيَّاهُ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ⑤

یہ ہے استوار دین مگر بہتیرے ... نہیں جانتے ⑤

خوابوں کی تعبیر

يَٰصَٰحِبَيِ السِّجْنِ أَمَّآ أَحَدُكُمَا فَيَسْقِي رَبَّهُۥ خَمْرًا ۖ وَأَمَّا الْآخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِن رَّأْسِهِۦ ۚ قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ ⑥

میری قید کے رفیقو! تم میں سے ایک اپنے آقا ...ب پلائے گا، رہا دوسرا تو اسے سولی دی جائے گی ...ندا اس کے سر میں سے نوچ کر کھائیں گے۔ جس معاملہ ... دریافت کرتے ہو اس کا فیصلہ ہو چکا ⑥

ایک قیدی سے یوسف نے کہا اپنے آقا کے پاس میرا ذکر کرنا شیطان نے اسے بھلوا دیا

وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُۥ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِي عِندَ رَبِّكَ فَأَنسَىٰهُ الشَّيْطَٰنُ ذِكْرَ رَبِّهِۦ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ ⑦

...ں کے متعلق ان (یوسف) کو گمان تھا کہ زندہ بچے گا، ...سے انھوں نے کہا اپنے آقا کے پاس میرا ذکر کرنا۔ ...یطان نے اس کو بھلا دیا کہ وہ اپنے آقا کے پاس (ان کا) ...تا۔ اس لئے وہ قید میں کئی [1] برس رہے ⑦

ع ۲۶

بادشاہ کا خواب

وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّيٓ أَرَىٰ سَبْعَ بَقَرَٰتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنۢبُلَٰتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَٰتٍ ۖ يَٰٓأَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُءْيَٰيَ إِن كُنتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُونَ ①

...ادشاہ نے کہا میں نے (خواب میں) دیکھیں سات موٹی ... جن کو سات دبلی (گائیں) کھاتی تھیں، اور سات ...بالیاں اور چند سوکھی بالیاں۔ اے درباریو مجھے ...ے خواب کا مطلب سناؤ اگر ... لوگ خواب کی تعبیر ...تے ہو ①

اہل دربار تعبیر نہ دے سکے

قَالُوٓا أَضْغَٰثُ أَحْلَٰمٍ ۖ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَٰمِ بِعَٰلِمِينَ ②

...بولے (شاید یہ) نیند کی پریشان خیالیاں (ہیں)، اور ...اب ہیں تو) ہم خوابوں کی تاویل نہیں جانتے ②

وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا۠ أُنَبِّئُكُم بِتَأْوِيلِهِۦ فَأَرْسِلُونِ ③

...دو (قیدیوں) میں سے جو بچ گیا تھا اسکو ایک مدت کے بعد خیال آیا ...تم لوگوں کو اس میں اسکی تاویل (دیکھ) لاتا ہوں اسلئے مجھے (قیدخانہ) روانہ کرو ③

حضرت یوسف کی تعبیر

يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَٰتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنۢبُلَٰتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَٰتٍ لَّعَلِّيٓ أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ④

...سف اے راستباز ہم کو حقیقت بتاؤ سات موٹی گایوں ...کو سات دبلی گائیں کھاتی ہیں، نیز سات ...بالیوں اور دوسری خشک بالیوں ... تاکہ میں لوگوں کے پاس لوٹوں ...کہ وہ معلوم کریں ④

سات برس شادابی کے

قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدتُّمْ فَذَرُوهُ فِي سُنۢبُلِهِۦٓ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تَأْكُلُونَ ⑤

...ف نے کہا تم لوگ سات برس تک زراعت ...گے، پس جو تم کاٹو اسے اس کی بالیوں میں ...دو سوائے قلیل (مقدار) کے جسے تم لوگ کھاؤ گے ⑤

---

[1] ...ع" کا لفظ ۳ سے ۹ تک طاق عدد کے لئے بولا جاتا ہے، عموماً اس سے ۷ مراد ہوتا ہے۔

Marfat.com

سات برس قید کے

ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ
شِدَادٌ يَّأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ
إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تُحْصِنُونَ ⑥

پھر اس کے بعد سات کٹھن برس آئیں گے
کھا لیں گے جسے ان (برسوں) کے لئے تم
سوائے قلیل (مقدار) کے جسے تم لوگ بچا کر

دو بارہ خوش حالی

ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ
فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ
يَعْصِرُونَ ⑦

پھر اس کے بعد ایک سال آئے گا جس میں لو
لئے پانی پہنچایا جائے گا اور اس میں
نچوڑیں گے ⑦

ع ۷

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ ۚ

اور بادشاہ نے کہا اسے میرے پاس لے آؤ،

بادشاہ نے یوسف کو بلوایا

فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ
إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ
النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ
إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ①

جب ان کے پاس قاصد پہنچا انھوں نے کہا
خداوند کے پاس واپس جا اور اس سے پوچھ
عورتوں کا معاملہ کیا ہے جنھوں نے اپنے ہا
مجھے یقیناً میرا پروردگار ان کے چلتر سے واقف ہے

یوسف ذاتی بے گناہی ثابت ہونے سے پہلے قید سے نکلنا نہ چاہا

یوسف کی بے گناہی ثابت ہوئی

چاقو والیوں کا بیان

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدتُّنَّ
يُوسُفَ عَن نَّفْسِهِ ۚ قُلْنَ حَاشَ
لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِن سُوءٍ ۚ

(بادشاہ نے ان عورتوں سے) کہا تمہارا حال کیا تھا ج
تم نے یوسف کو اس کے نفس سے پھسلایا تھا بولی
ہرگز نہیں قسم خدا کی ہم نے اس میں کوئی بدی نہیں جانی

عزیز کی بیوی کا اقرار

قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْآنَ
حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدتُّهُ
عَن نَّفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ②

عزیز کی عورت بول اٹھی اس وقت سچ ظاہر ہو گیا (وا
یہی ہے کہ) اسے اس کے نفس سے میں نے پھسلایا،
اور یقیناً سچوں میں سے وہی ہے ②

ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ
وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ
الْخَائِنِينَ ③

یہ اس لئے کہتی ہوں) تاکہ وہ (عزیز) جان لے کہ میں نے پیٹھ پیچھے
اس کی خیانت نہ کی اور بے شک اللہ خائنوں کے د
کو کامیاب نہیں ہونے دیتا ③

وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي ۚ إِنَّ النَّفْسَ
لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ
رَبِّي ۚ إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ ④

اور میں اپنے نفس کو (برائی سے) بری نہیں بتاتی یقی
نفس برائی کا حکم دیا کرتا ہے مگر یہ کہ میرا پروردگار رحم
رحم کرے یقیناً میرا پروردگار مغفرت والا مہربان ہے

بادشاہ نے یوسف کو بلوایا

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ أَسْتَخْلِصْهُ
لِنَفْسِي ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهُ قَالَ إِنَّكَ
الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ ⑤

اور بادشاہ نے کہا اسے میرے پاس لاؤ میں اسے اپنے
خالص کر لوں گا۔ پھر جب اس (بادشاہ) نے اس سے باتیں کیں
تم میرے پاس صاحب اقتدار امانت دار ہو ⑤

صاحب اقتدار امانتدار مقرر کیا

حضرت یوسف

خزانہ کے محافظ مقرر ہوئے

قَالَ اجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَائِنِ الْأَرْضِ ۚ
إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ ⑥

(یوسف نے) کہا مجھے ملک کے خزانوں پر مقرر فرمائیے میں
(اچھا) محافظ (خوب) جاننے والا ہوں ⑥

Marfat.com

اوراس طرح سے ملک میں ہم نے یوسف کو
صاحبِ اقتدار بنایا وہ اس میں جہاں چاہتے
رہتے تھے۔ہم جسے چاہتے ہیں اپنی رحمت
پہنچاتے ہیں اور بھلا کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے ⑦
اور آخرت کا اجر ان کے لئے بہتر ہے جو ایمان
لائے اور ڈرتے بچتے رہتے ہیں ⑧

وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي
الْاَرْضِ ج يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ
يَشَآءُ ط نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ
نَّشَآءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ⑦
وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ⑧

۵۸ ع

برادرانِ یوسف کی آمد

اور یوسف کے بھائی آئے اور ان کے پاس پہنچے تو (یوسف نے)
ان لوگوں کو پہچان لیا اور وہ انکو (یوسف کو) نہیں پہچانتے تھے ①

وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا
عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ①

حضرت یوسف نے اپنے ماں جائے بھائی کو یاد کیا اور بلوایا

اور جب انھوں نے ان لوگوں کے سامان لاد دیے (ان سے)
کہا (اب آنا تو) میرے پاس اپنے بھائی کو لانا (جو)
تمھارے باپ سے (ہے) کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں ناپ
پوری کرتا ہوں اور اچھا میزبان ہوں ②
تو اگر تم میرے پاس اسے نہ لاؤ گے تو تمہارے لئے میرے
پاس ناپنا نہ ہوگا اور تم لوگ میرے پاس تقرب پاؤ گے ③
ان لوگوں نے کہا اس کے متعلق اس کے باپ کو ہم
پھسلائیں گے اور ایسا ضرور کریں گے ④

وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ
ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ج
اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْٓ اُوْفِي الْكَيْلَ
وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ②
فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَا كَيْلَ
لَكُمْ عِنْدِيْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ③
قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَ
اِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ④

برادران یوسف کی پونجی ان کے اسباب میں رکھی گئی تاکہ وہ لوٹ کر ضرور آئیں

اور (یوسف نے) اپنے جوان سے کہا ان کی پونجی ان کے
اسباب میں رکھدو تاکہ وہ اسے جب کہ اپنے لوگوں میں
لوٹیں پہچانیں (اور) تاکہ میرے پاس
پھر آئیں ⑤

وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا
بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ
لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا
اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ⑤

برادران یوسف کی حضرت یعقوب سے بن یمین کو ساتھ لیجانے کی درخواست

پھر جب وہ اپنے باپ کے پاس پہنچے بولے اے ہمارے
باپ ہم سے ناپنا روک دیا گیا ہے پس ہمارے ساتھ
ہمارے بھائی کو بھیجئے تاکہ ہم ناپ لائیں اور
ہم اس کی محافظت کریں گے ⑥

فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا
يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ
فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ
وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ⑥

حضرت یعقوب کا جواب

(ان کے باپ نے کہا کیا میں تم پر بھروسا کر سکتا ہوں
مگر جیسا بھروسہ پہلے اس کے بھائی کے
متعلق کر چکا ہوں۔ خیر اللہ بہتر نگاہبان ہے
اور سب رحم والوں سے بڑا رحیم ہے ⑦

قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا
كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ
قَبْلُ ط فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ص وَّهُوَ
اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ⑦

Marfat.com

حاشیہ	آیت	ترجمہ
سامان کھولا گیا	وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا	اور جب انھوں نے اپنے سامان کھولا کے دیکھا
دیکھا پونجی لوٹا دی گئی	بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ قَالُوا	پونجی ان کی طرف لوٹا دی گئی ہے' بولے اے ہمارے
	يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا	ہمیں کیا چاہیے' یہ ہے ہماری پونجی جو ہماری طرف
	رُدَّتْ إِلَيْنَا وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ	ہے اور ہم کو اپنے لوگوں کے لئے رسد لانا ہے اور
یوسف کے بھائی کو ساتھ لیجانے	أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ	بھائی کی حفاظت کریں گے اور ایک اونٹ کا بوجھ (زیادہ لائیں گے
کی دوبارہ درخواست	ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ ⑧	ہے یہ بوجھ تو بہت) تھوڑا ہے ⑧
	قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّىٰ	(ان کے باپ نے) کہا میں اسے تمہارے ساتھ ہرگز
حضرت یعقوب نے بیٹوں	تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ لَتَأْتُنَّنِي	روانہ کروں گا یہاں تک کہ تم لوگ اللہ (کے نام) سے مجھ
سے اقرار لیا	بِهِ إِلَّا أَنْ يُحَاطَ بِكُمْ فَلَمَّا	دو کہ تم لوگ اسے ضرور میرے پاس (واپس) لاؤ گے الا یہ کہ
	آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَىٰ	لوگ گھیر لئے جاؤ۔ پھر جب ان لوگوں نے انکو اپنا اقرار دیا
	مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ⑨	نے) کہا ہم نے جو قول قرار کیا ہے اس کا ضامن اللہ ہے ⑨
متفرق دروازوں سے	وَقَالَ يَا بَنِيَّ لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ	اور کہا اے میرے بیٹو (تم سب کے سب) ایک درو
داخل ہونا	وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ	سے داخل نہ ہونا بلکہ متفرق دروازوں سے داخل
	مُتَفَرِّقَةٍ وَمَا أُغْنِي عَنْكُمْ	ہونا۔ میں تم کو اللہ کی طرف سے (ہونے والی) کس
	مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا	چیز سے نہیں بچا سکتا۔ حکم بس اللہ ہی کا ہے،
	لِلَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ	میں نے اس پر بھروسہ کیا اور توکل والے
	فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ⑩	اسی پر بھروسہ کریں ⑩
	وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ	اور جب وہ اس طرح داخل ہوئے جس طرح ان کے
	أَبُوهُمْ مَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُمْ	باپ نے ان کو حکم دیا تھا' وہ ان کو اللہ کی طرف سے
	مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةً	(ہونے والی) کسی چیز سے نہیں بچا سکتے تھے۔ مگر ایک
	فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا وَإِنَّهُ	حاجت تھی یعقوب کے دل میں جو انھوں نے پوری کی
	لَذُو عِلْمٍ لِمَا عَلَّمْنَاهُ وَلَٰكِنَّ	یقیناً وہ علم والے تھے اس لئے کہ ہم نے ان کو تعلیم دی
	أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ⑪	تھی مگر بہتیرے بے علم ہیں ⑪
ع ۹	وَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ	اور جب وہ لوگ یوسف کے پاس پہنچے انھوں نے اپنے
	إِلَيْهِ أَخَاهُ قَالَ إِنِّي أَنَا أَخُوكَ	بھائی کو اپنے پاس ٹھیرایا' بولے میں یقیناً تمہارا
یوسف نے اپنے حقیقی بھائی	فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا	بھائی ہوں' پس یہ لوگ جو کرتے تھے
کو راز بتادیا	يَعْمَلُونَ ①	اس کا غم نہ کرو ①
بھائی کو اپنے پاس روکنے کی تدبیر	فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ	پھر جب انھوں نے ان کی روانگی کا سامان کیا پیالہ

Marfat.com

جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ أَخِيهِ
ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ
إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ (۲)
قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِمْ مَاذَا
تَفْقِدُونَ (۳)
قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ
جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ
زَعِيمٌ (۴)
قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَا جِئْنَا
لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا
سَارِقِينَ (۵)
قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ إِنْ كُنْتُمْ
كَاذِبِينَ (۶)
قَالُوا جَزَاؤُهُ مَنْ وُجِدَ فِي رَحْلِهِ
فَهُوَ جَزَاؤُهُ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي
الظَّالِمِينَ (۷)
فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ
أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِعَاءِ
أَخِيهِ ۚ كَذَٰلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ ۖ
مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ
الْمَلِكِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ۚ

...بھائی کے سامان میں رکھوا دیا، پھر ایک
...نے والے نے پکارا اے اہل قافلہ تم
...چور ہو (۲)
...گ کہتے ہوئے ان کے آگے آئے کہ
...گ کیا ڈھونڈتے ہو (۳)
...ں نے کہا کہ ہم بادشاہ کا پیمانہ تلاش کرتے
...اور جو شخص اس کو (ڈھونڈھ) لائے اس کے
...ک اونٹ کا بوجھ (انعام مقرر) ہے اور اسکا ضامن میں ہوں (۴)
...ں نے کہا بخدا تم جانتے ہو کہ ہم ملک
...ں فساد مچانے نہیں آئے اور ہم چور
...ہیں ہیں (۵)
...ں نے کہا اگر تم جھوٹے ٹھہرے تو
...س کا بدلا کیا ہے (۶)
...یوسف کے بھائیوں نے) کہا جس کے سامان میں وہ پایا جائے
...اس (کے جرم) کا جرمانہ ہے۔ ہم (اپنے ملک میں)
...موں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں (۷)
...ب (یوسف نے) اپنے بھائی کے بوروں سے پہلے ان
...بوروں سے (تلاش) شروع کی پھر اپنے بھائی
...کے بورے میں سے اسے نکالا۔ اس طرح یوسف
...لئے ہم نے تدبیر نکالی (ورنہ مصر کے) شاہی
...ون کے مطابق ان کو اپنے بھائی کو روک رکھنے کا

قافلہ پر الزام سرقہ

چور کو سزا دینے کا کنعانی قانون

قافلہ کی تلاشی اور الزام کا ظاہری ثبوت

...بادشاہ کے پیالہ کو اپنے بھائیوں کی غفلت کے وقت ان میں سے ایک کے سامان میں خود چھپوانا، پھر پیالہ کے چوری ...کا اعلان کرنا اور چوری کا الزام بھائیوں کے قافلہ پر لگانا، اور تلاش کر کے آخر میں اپنے حقیقی بھائی کے سامان سے برآمد کرنا، ...کی سزا خود اہل قافلہ سے پوچھنا یہ سب کچھ ایک چال تھی جو اس لئے کی گئی تھی کہ مصر کے شاہی قانون کے مطابق حضرت یوسف کے لئے ...کو اپنے پاس روک لینے کی کوئی وجہ نہ تھی مگر کنعان اور حضرت ابراہیم کے وطن خالدیہ کے دستور کے مطابق چوری کی ایک سزا غلامی اور ...تھی۔ اس قانون سے فائدہ اٹھانے کے لئے یہ سب کچھ بظاہر حضرت یوسف نے کیا تھا مگر خدا کہتا ہے کہ "کذلک کدنا لیوسف" یوسف کیلئے ہم نے ...نکالی" مطلب یہ کہ یوسف کا یہ فعل گرچہ صورۃً ایک طرح کا کید تھا مگر جن حالات میں انکو ایسا کرنا پڑا ان میں خدا کی مرضی کا ماتحت انکو ایسا ہی کرنا چاہئے تھا۔

نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ۭ وَفَوْقَ
كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ⑧

اختیار نہ تھا، مگر یہ کہ اللہ چاہتا۔ ہم جسے
درجے بلند کرتے ہیں اور ہر علم والے کے اوپر ایک دانا

بھائیوں کا یوسف کے خلاف الزام

قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ
لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ
فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ

ان لوگوں نے کہا اگر اس نے چرایا ہے تو پہلے
(حقیقی) بھائی بھی چرا چکا ہے۔ تو یوسف (حقیقت
تھے مگر انھوں) نے اس کو اپنے جی میں چھپا رہنے
اس کو ان پر ظاہر نہ کیا (اور) بولے تم بدترین درجہ
ہو اور تم جو بات کہتے ہو اسے اللہ جانتا ہے ⑨

حضرت یوسف کا جواب

قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
بِمَا تَصِفُوْنَ ⑨

ملزم کے بدلے غیر ملزم کی پیش کش

قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا
شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ
اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ⑩

ان لوگوں نے کہا اے عزیز اس کا باپ بڑا بوڑھا
اس لئے اس کی جگہ ہم میں سے کسی ایک کو لے لو ہم
احسان ....کرنے والوں میں دیکھتے ہیں ⑩

غیر ملزم کو لینے سے حضرت یوسف کا انکار

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ
وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ ۙ اِنَّآ
اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ⑪

(یوسف نے) کہا اس سے خدا کی پناہ کہ جس کے پا
ہم نے اپنی چیز پائی اس کے بدلے اور کو پکڑیں، اگر
کریں تو ہم ظالم ٹھیریں گے ⑪

ع ۹

بھائیوں کی سرگوشی

فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا
نَجِيًّا ۭ قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا
اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ
مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا

برادر اکبر نے مصر سے ٹلنا نہ چاہا

فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ
الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ
يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ①

پھر جب وہ لوگ ان سے بے آس ہو گئے، الگ
سرگوشی کرنے لگے، ان میں کے بڑے[۱۵] نے کہا کیا تم نہیں
جانتے کہ تمھارا باپ (اللہ کے نام) سے تم سے قرا
لے چکا ہے اور یہ کہ پہلے یوسف کے بارہ میں تم قصو
کر چکے ہو، میں تو اب اس ملک سے ٹلنے والا نہیں
یہاں تک کہ میرا باپ مجھے اجازت دے یا میرے
لئے اللہ کچھ فیصلہ کر دے۔ وہ فیصلہ کرنے والوں میں بہترین

برادر اکبر کا مشورہ

اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ
اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَآ
اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ
حٰفِظِيْنَ ②
وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا

تم لوگ واپس جاؤ پھر کہو کہ اے ہمارے
باپ یقیناً آپ کے فرزند نے چوری کی
اور ہم وہی کہتے ہیں جو ہم جانتے ہیں اور
غیب سے باخبر نہ تھے ②
اور آپ اس بستی سے پوچھوا لیجئے جس میں

---

[۱۵] حضرت یوسف کے سب سے بڑے بھائی کا نام روبن تھا۔ توراۃ کے بیان بموجب اسی روبن نے بھائیوں کو یوسف
کے قتل کرنے سے منع کیا تھا اور اندھے کنویں میں ڈالنے کی رائے دی تھی۔

Marfat.com

وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۭ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ③ | اور اس قافلہ سے جس کے ساتھ ہم آئے، ہم سچے ہیں ③

حضرت یعقوب کا جواب

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ④ | باپ نے کہا نہیں بلکہ تمہارے نفسوں نے تمہارے لیے بات بنادی ہے۔ خیر صبر کرنا اچھا ہے، امید ہے کہ (اُن) اللہ ان کو، سب کو (یعنی یوسف، بنیامین، روبن) میرے پاس لے آئے گا، وہ علم والا ہے حکمت والا ہے ④

یوسف کی یاد

وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰي يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ⑤ | اور ان سے مونہہ پھیر لیا اور کہنے لگے "ہائے افسوس یوسف" اور غم سے ان کی آنکھیں سپید ہو گئیں اور وہ غم کو دبا رہے تھے ⑤

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ⑥ | لوگوں نے کہا قسم خدا کی آپ یوسف کو یاد ہی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ آپ گھل جائیں یا ہلاک ہو جائیں گے ⑥

قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ⑦ | کہا میں تو اپنی بےچینی اور غم کا دکھڑا اللہ سے کہتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ⑦

حضرت یعقوب نے کہا جاؤ یوسف کو اور اس کے بھائی کو ڈھونڈھو

يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْــــَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يَايْــــَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ⑧ | اے میرے بیٹو جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی کا کھوج لگاؤ اور اللہ کی رحمت سے بے آس نہ ہو، اللہ کی رحمت سے بے آس نہیں ہوتے مگر کافر لوگ ⑧

یوسف کا اپنے آپ کو بھائیوں پر ظاہر کرنا

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ⑨ | جب وہ ان (یوسف) کے پاس پہنچے بولے اے عزیز ہم کو اور ہمارے گھرانے کو دکھ نے چھوا ہے، اور ہم تھوڑی سی پونجی لیکر آئے ہیں، پھر بھی ہمیں پوری تول دیجئے اور ہم کو صدقہ دیجئے بیشک صدقہ دینے والوں کو اللہ جزا دیتا ہے ⑨

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ⑩ | (یوسف) نے کہا کیا تم جانتے ہو پہلے تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا جب تم جاہل تھے ⑩

قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ قَالَ — بولے کیا واقعی تم، واقعی تم ہی یوسف
اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ ؗ قَدْ — نے کہا ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرا
مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ — اللہ نے ہم پر احسان کیا ہے اور یقیناً
وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ — بچا اور صبر کرتا ہے تو اللہ بھلا کرنے وال
اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ⑪ — اجر کو ضائع نہیں کرتا ⑪
قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ — بولے بخدا اللہ نے تم کو ہم پر برتری دی
عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ⑫ — ہم خطا کار تھے ⑫

عفو و درگذر

قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ — (یوسف نے) کہا آج کے دن تم پر سرزنش
يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۡ وَهُوَ اَرْحَمُ — نہیں، اللہ تم کو معاف کرے، وہ سب رحم
الرّٰحِمِيْنَ ⑬ — سے بڑا رحیم ہے ⑬

باپ کے پاس قمیص بھیجا

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ — (جاؤ) میری یہ قمیص لے جاؤ اور اسے میرے با
عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَ — کے مونھ پر ڈال دو، وہ بصیرت والے ہو جائیں
اْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ⑭ — اور میرے پاس اپنے سب لوگوں کو لے آؤ ⑭

ع ۱

یوسف کی مہک

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ — اور جس وقت قافلہ (یوسف سے) جدا ہوا ان کا با
اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ — کہنے لگا میں یوسف کی مہک پا رہا ہوں اگرچہ تم لوگ
اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ① — مجھے سٹھیایا نہ بتاؤ ①
قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ — لوگ بولے قسم خدا کی آپ تو (اب تک) ا
الْقَدِيْمِ ② — پرانے خبط ہی میں ہیں ②
فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى — پھر جب بشارت والا آیا اس نے اس (قمیص)

قمیص نے یعقوب کو دیدہ ور کر دیا

وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ — ان کے مونھ پر ڈالا وہ دیدہ ور ہو گئے۔ بو
اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ — کیا میں نے تم لوگوں سے نہیں کہا تھا کہ میں اللہ
مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ③ — طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ③

برادرانِ یوسف کا اقرارِ خطا اور دعائے مغفرت کی درخواست

قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ — بولے اے ہمارے باپ ہمارے لئے ہمارے
اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ④ — گناہوں کی مغفرت مانگئے یقیناً ہم خطا کار ہیں ④

باپ نے دعائے مغفرت کا وعدہ کیا

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ؕ — یعقوب نے کہا میں تم لوگوں کے لئے اپنے رب
اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ⑤ — مغفرت مانگوں گا بے شک وہ غفور ہے رحیم ہے
فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ — پھر جب وہ سب لوگ یوسف کے پاس پہنچے
اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ — انھوں نے اپنی ماں اور باپ کو اپنے پاس جگہ

لہ دیکھو ⑦ ق

شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ⑥
وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا
لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰۤاَبَتِ هٰذَا
تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۫ قَدْ
جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ۭ وَقَدْ اَحْسَنَ
بِيْۤ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ
بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ
نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ۭ
اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ
هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ⑦

حضرت یعقوب تخت پر

پرانے خواب کا ٹھیک واقعہ بن گیا

...(ہو) مصر میں داخل ہو خدا نے چاہا تو امن کی ساتھ (رہو گے) ⑥
...ماں اور باپ کو تخت پر اونچا کیا اور (وہ سب) ان
...کے لئے سجدوں میں گر پڑے اور (یوسف نے) کہا اے
...باپ یہ ہے میرے پرانے خواب کا نتیجہ میرے رب نے
...ٹھیک واقعہ بنا دیا۔ اور اس نے مجھ پر احسان کیا جب
...نے مجھے قیدخانہ سے نکالا، اور آپ لوگوں کو صحرا سے دیہات
...کے بعد کہ میرے درمیان اور میرے بھائیوں کے درمیان
...ن نے ناچاقی ڈال دی تھی بے شک میرا رب جو
...چاہے اس کے لئے لطف و کرم والا ہے یقیناً
...والا ہے حکمت والا ہے ⑦

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَ
عَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ
فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۣ اَنْتَ
وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ
مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ⑧

رب نے یوسف کو حکومت بخشی

...میرے رب تو نے مجھے حکومت بخشی اور مجھے باتوں
...ید سکھایا، اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے
...میں اور آخرت میں تو ہی میرا والی ہے، ...ب مجھے
...سان مارنا اور مجھے صالحین میں
... ⑧

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ
اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ
اَجْمَعُوْۤا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ⑨

...) یہ (قصہ) غیب کی خبروں میں سے ہے، تمہارے پاس اسکی
...ی اتارتے ہیں، حالانکہ تم اس وقت ان (برادرانِ یوسف)
...نہ تھے جب انھوں نے اپنے فیصلہ پر ایکا کیا اور وہ سازش کر رہے تھے ⑨

لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ
لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۭ مَا كَانَ حَدِيْثًا
يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ
بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ
وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ⑦

ع ۱۲

...گوں کے قصہ میں دانش مندوں کے لئے بڑی عبرت
...یہ ایسی بات نہیں جو گھڑی جا سکے، بلکہ اس
...تصدیق ہے جو اس کے آگے سے ہے۔ اور ہر چیز
...تفصیل ہے اور ہدایت ہے اور رحمت ہے
...گوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں ⑦

وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ كُلًّا
هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ
وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ
وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَ
هٰرُوْنَ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ④

ع ۱۰۔ الانعام پ ۷

...نے ان کو (ابراہیم کو) اسحاق دیا اور یعقوب اور
...نوح کو ہدایت دے چکے تھے اور ان (ابراہیم) کی
...میں سے داؤد کو اور سلیمان کو اور ایوب کو اور یوسف
...سیٰ کو اور ہارون کو اور بھلا کرنے والوں کو
...ن بدلا دیا کرتے ہیں ۲

Marfat.com

.... وَكُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ③
.... وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ④
.... وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ⑤
ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ
يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَلَوْ اَشْرَكُوْا
لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ⑥
اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ
وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ
بِهَا هٰٓؤُلَاۗءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا
لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ⑦

.... اور ہر ایک صالحین میں سے تھا
.... اور ہر ایک کو ہم نے سارے جہان پ
.... اور ان لوگوں کو ہم نے برگزیدہ ک
سیدھی راہ کی طرف ہدایت کی ⑤
یہ ہے اللہ کی ہدایت جس کے ذریعہ اپنے بند
سے جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ اور اگر یہ لوگ
برتتے تو ان کے اعمال ان سے ضائع ہو جاتے
یہ ہیں وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب اور دانش اور ن
بخشی۔ اگر اس (بات) سے یہ (قریش کے) لوگ کف
ہیں تو اس کے ذمہ دار ہم نے ایک اور قوم (انصا
کو بنا رکھا ہے جو اس کے منکر نہیں ⑦

و۱۴ سورہ مومن ۴۰

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ
فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ
رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ
جَاۗءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ
رَّبِّكُمْ ..... ①
وَلَقَدْ جَاۗءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ
قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ
شَكٍّ مِّمَّا جَاۗءَكُمْ بِهٖ ۭ حَتّٰٓى
اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ
مِنْ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا .. ⑦

اور آل فرعون میں سے ایک مرد مومن، جو اپنا ایمان چ
تھا کہنے لگا کیا تم لوگ ایک مرد (یعنی موسیٰ) کو قتل
اس لئے کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور
تمہارے پاس تمہارے رب کے پاس سے
بیّن دلیلیں لایا ہے..... ①
اور پہلے تمہارے پاس یوسف بیّن دلیلیں لا
تھے پھر تم اس میں برابر شک کرتے رہے جو
وہ آئے تھے وہ جب مر گئے تو تم کہنے لگے
اب ان کے بعد اللہ کسی اور رسول کو بھی
نہیں کرے گا..... ⑦

حضرت ابراہیم

و۲۴۱۔ قصہ یوسف۔ پچھلے بابوں میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ حضرت ابراہیم با
میں پیدا ہوئے، اُنھوں نے دینِ الٰہی کی وہاں تبلیغ کی، مندر میں بتوں کو توڑا باپ
اور قوم کو دلایل اور براہین سے سمجھایا اور بادشاہ سے بھی مناظرہ کیا۔ بادشاہ سے
لیکر قوم کا ہر ادنیٰ اور اعلیٰ حتیٰ کہ ان کے والد بھی ان کا دشمن بن گیا اور انھوں نے ان کو مار ڈ
کی تجویز کی۔ ایسے حالات میں حضرت ابراہیم کے لئے ممکن نہ تھا کہ بابل میں مقیم ر
اشاعت و تبلیغ جاری رکھتے، اس لئے سوائے ہجرت کے کوئی چارہ نہ تھا

Marfat.com

ت ابراہیم کنعان میں دورہ کرتے ہوئے، موورہ پہاڑ کے پاس پہنچے، جہاں ان کوئی آبادی نہ تھی، وہاں انھوں نے اور ان کے فرزند اسماعیل نے خدائے واحد لئے پہلا گھر تعمیر کیا جو خانہ کعبہ کہلاتا ہے۔ ان کے دوسرے فرزند اسحاق کنعان میں ے گئے۔ حضرت ابراہیم کی زندگی ہی میں حضرت اسحاق کے بیٹے حضرت یعقوب ا ہوئے۔ اس لئے خدا نے فرمایا کہ ہم نے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب دیئے۔ اس یں حضرت یعقوب کے فرزند حضرت یوسف کا قصہ ہے۔ زمانہ نے حضرت یوسف کو رف مصر پہنچا دیا بلکہ وہاں کا نظم و نسق بھی ان کے ہاتھ میں دے دیا۔

حضرت اسحاق
حضرت یوسف

قرآن کے اور قصوں کا مقصد

قرآن میں بہت سے تاریخی قصے بیان ہوئے ہیں، ان سے مقصد یہ دکھانا تھا قومیں اوج ترقی پر پہنچ کر جادۂ اعتدال سے ہٹ جاتی ہیں، اور ان میں بہت سی اخلاقی وریاں پیدا ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ ان کے عقائد بھی بگڑ جاتے ہیں۔ خدا نے جب کبھی ن کی ہدایت کے لئے انھیں میں سے خبردار کرنے والے اُٹھا کھڑے کئے تو انھوں نے ان جھٹلایا اور جس خطرہ سے انھوں نے ان کو آگاہ کیا تھا اس کا انھوں نے مضحکہ اڑایا۔ قوانین رت کے خلاف جو قومیں عمل کرتی ہیں وہ جلد یا بدیر بالآخر انھیں قوانین کے ماتحت ک ہو جاتی ہیں۔ خدا نے قرآن میں یہ سب قصے، لوگوں کی عبرت کے لئے بیان کئے ور ایک ایک قصہ موقع کے لحاظ سے جدا جدا پیرائے میں بیان کیا گیا اور قصوں کے صے مختلف سورتوں میں بار بار دہرائے گئے ہیں۔ کتاب الہدیٰ کے اس حصۂ قصص میں نے ہر قصہ کو مختلف سورتوں سے جمع کر کے ایک ایک باب میں مرتب کیا ہے۔ قصۂ یسف کی شان ان تمام قصوں سے جدا ہے، اور اس کا اسلوب بھی مختلف ہے۔ قرآن ں ہی ایک قصہ ہے جسے ایک مکمل کہانی کہہ سکتے ہیں اور اسی لحاظ سے خدا نے بھی اس کو سن القصص یعنی قصوں میں سب سے بہتر قصہ کہکر آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کو سنایا ہے۔

قصۂ یوسف کی نوعیت اور قصوں سے جدا ہے

حضرت یوسف کا مکمل قصہ سورۂ یوسف میں ہے، اس کے علاوہ سورۂ مومن ﷺ ں ہے کہ آلِ فرعون میں سے ایک مردِ مومن نے کہا پہلے تمھارے پاس یوسف بیّن دلیلیں ے تھے پھر تم برابر شک کرتے رہے یہاں تک کہ وہ جب مر گئے تم کہنے لگے کہ اب ن کے بعد اللہ کسی اور رسول کو مبعوث نہیں کرے گا (۷) ع۔

اہل مصر کا خیال تھا کہ یوسف کے بعد پھر کوئی پیغمبر نہ ہوگا

ایک اور آیت میں حضرت یوسف کا فقط نام آیا ہے کہ وہ ذریت ابراہیم میں سے ے جن کو خدا نے نبوت بخشی تھی (۲) ع انعام ۱۰

۴۔ یوسف اور ان کے بھائی۔ حضرت یعقوب کی ایک بی بی اور دو لونڈیوں سے ں بیٹے پیدا ہونے کے بعد دوسری بی بی سے حضرت یوسف اور ان کے بھائی بن یامین

Marfat.com

پیدا ہوئے۔ ہونہار بیروا کے چکنے چکنے پات' یوسف کے چہرہ بشرہ' چال ڈھال سے

آثار بزرگی — ہی میں آثار نمایاں تھے کہ وہ بڑے ہوکر ایک بزرگ ہستی ثابت ہوں گے۔ اس سے تعجب کی بات نہیں کہ حضرت یعقوب کو اپنے بیٹے یوسف کے ساتھ خاص طور اُنس تھا۔ ان کے اور دس بیٹے اگرچہ نبی زادے تھے لیکن ان کی اُٹھان معمولی اشخ

برادران یوسف — سے بہتر نہ تھی یہاں تک کہ وہ رقابت کے اثر میں آکر اپنے علاتی بھائی کو باپ سے ... کرنے کی غرض سے قتل تک کے لئے آمادہ ہوگئے تھے۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی سرشت کیسی بری واقع ہوئی تھی۔

ف۲۴۳۔ حضرت یوسف کی نبوت۔ حضرت یعقوب کے دل میں یوسف کی طرف جو کھچا تھا اُس کا بھید اس خواب سے کھل گیا جو حضرت یوسف نے لڑکپن میں دیکھا تھا۔ حضرت یعقو اپنے والد اسحاق سے سُن چکے تھے کہ خدا نے حضرت ابراہیمؑ' حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق کی کس طرح ہدایت کی تھی اور ان کو امام بنایا تھا تاکہ ان کے ذریعہ لوگوں کو غلط راستے سے سیدھے راستے پر لایا جائے اور ان کی اصلاح کی جائے۔ حضرت یوسف کے خواب سے حضرت یعقوب کو یقین ہوگیا کہ خدا نے ان کے اس فرزند کو بھی لوگوں کی ہدایت کے لئے

حضرت یوسف کے خواب کا مطلب — منتخب کیا ہے۔ اگرچہ حضرت یعقوب اس کی پیش بینی نہ کر سکے کہ یوسف کو گیارہ تاروں اور سورج اور چاند کے سجدہ کرنے کا مطلب کس طرح سے عملاً ظاہر ہوگا' مگر اس واقعہ سے کہ یوسف کو اس قسم کا خواب دکھایا گیا انھوں نے نتیجہ نکالا کہ خدا یوسف کو برگزیدہ کرنے والا ہے اور ایسے باتوں کا بھید سکھائے گا' اور جس طرح اس نے ابراہیم و اسحاق کو نعمتِ نبوت سے نوازا تھا اسی طرح وہ یوسف پر بھی اپنی نعمت کامل کرے گا۔ یہ نعمت حضرت یوسف تک محدود نہیں رہے گی بلکہ رسالت کا سلسلہ آلِ یعقوب میں جاری رہیگا۔

باپ سے بچھڑنے کے وقت حضرت یوسف کی عمر — **ف۲۴۴۔ حضرت یوسف کا مصر میں متمکن ہونا**۔ جس وقت حضرت یوسف کنویں میں ڈالے گئے وہ نابالغ تھے' کیونکہ ان کے لئے "غلام" کا لفظ آیا ہے جو عنقریب بالغ ہونے والے لڑکے کو بولتے ہیں' اور یہ عمر گرم ملکوں میں تیرہ چودہ برس تک کی ہوتی ہے۔ بائبل اس وقت ان کی عمر ۱۷ برس بتاتی ہے۔

حضرت یوسف کو کنویں سے نکالنے والا قافلہ — معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یوسف جس قافلہ کے ہاتھ لگے وہ بردہ فروشوں کا نہ تھا۔ جب انھوں نے کنویں میں ایک خوبصورت لڑکے کو پایا تو وہ خوش ہوئے کہ ایک قیمتی چیز ان کے ہاتھ لگ گئی جسے بیچ کر ٹکے کھرے کریں گے۔ چنانچہ "انھوں نے اسے گھٹیا دام (یعنی) چند عدد درہموں پر بیچ ڈالا اور وہ اس سے بے رغبت تھے۔" (۱۲) ۔ اگر وہ بردہ فروش ہوتے تو یقیناً بے رغبت نہ ہوتے اور مول تول کرکے اچھے داموں پر بیچتے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے

ان اور مصر کے درمیان تجارتی قافلے آتے جاتے تھے۔ تجارت عربوں کا خاص پیشہ تھا،
شیا کی چیزیں افریقہ اور یورپ میں عرب تجار پہنچاتے تھے۔ یہ قافلہ بھی عربوں ہی کا ہوگا۔
اس کی توضیح کرتی ہے کہ کنویں سے یوسف کو بنی مدین نے نکالا اور بنی اسماعیل کے — حضرت یوسف کو مصر میں
بیچ ڈالا جنھوں نے ان کو مصر لے جاکر فروخت کیا۔ — بھیجنے والا قافلہ
مصر میں جس شخص نے ان کو خریدا اپنی عورت سے کہا اس کو عزت کے ساتھ رکھو، — خریدار کے نزدیک حضرت
ہے کہ یہ ہم کو نفع پہنچائے گا یا ہم اس کو فرزند بنائیں گے" ① ق۔ اس سے معلوم ہوتا — یوسف کی قدر و منزلت
کہ حضرت یوسف کے بشرہ سے خریدار کو معلوم ہوگیا کہ وہ ایک معزز شریف خاندان کا بچہ
جس کو بردہ فروش چرالائے ہیں، اور اس بچہ کو اپنا ہم جنس سمجھا اسی لئے کہا کہ وہ اس قابل
کہ اسے ہم اپنا فرزند بنالیں۔ لوگ خدمت کے لئے غلام خریدتے ہیں مگر اس بچہ سے خدمت
خریدار نے نہیں چاہا بلکہ اس کو امید تھی کہ اس بچہ سے کسی اور صورت میں نفع حاصل ہوگا
طرح سے اللہ نے یوسف کے لئے جگہ بنائی ① ق یعنی ان کو مصر میں ایک عالی
گھرانے میں عزت کی جگہ پر متمکن کیا تاکہ وہ آئندہ خدا کے منصوبہ کو پورا کریں۔
ہاں جب وہ پختہ عمر کو پہنچے تو خدا نے ان کو دانش اور علم بخشا اور ان کو باتوں کا بھید
بتایا ② ق

۲۲۔ خریدارِ یوسف۔ وہ (عورت) جس کے گھر میں وہ رہتے تھے ان کو ان کے نفس سے
پھسلانے لگی" ③ ق۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عورت ان کے خریدار کی ایک بی بی تھی، چند
عورتیں شہر میں چرچا کرنے لگیں کہ عزیز (مصر) کی عورت اپنے جوان کو اس کے نفس سے ورغلاتی — خریدار یوسف عزیز مصر تھا
ہے ① ق۔ اس سے معلوم ہوا کہ یوسف کا خریدار مصر کا عزیز تھا۔ آئندہ چل کر بادشاہ نے
حضرت یوسف کو عزیز مقرر کیا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عزیز کا عہدہ نظامتِ ملک میں بہت — حضرت یوسف بھی عزیز مصر
بلکہ سب سے بڑا عہدہ تھا۔ وہ خزانوں کا محافظ اور بادشاہ کے پاس مکین امین (بلند رتبہ امانتدار) — ہوئے
تھا۔ بائبل کے بموجب حضرت یوسف کا خریدار بادشاہ مصر کا امیر، لشکر کا رئیس، اور شاہی
داروں کا سردار تھا اور اس کا نام فوطی فار تھا۔ ㊱ ب و ① ۳۹ ب پیدائش۔ — خریدار یوسف کا نام

۲۳۔ کنویں کی گہرائی سے تخت کی بلندی پر۔ حضرت یعقوب نے یوسف کے خواب کو
نتیجہ نکالا تھا کہ خدا ان کو برگزیدہ کرے گا اور نعمتِ نبوت سے نوازے گا۔ خریدارِ یوسف یعنی — حضرت یوسف کی صورت
عزیز مصر نے صورت دیکھتے ہی ان کو اس قابل سمجھا کہ ان کو اپنا فرزند اور جانشین بنالے۔ — کا اثر عزیز مصر پر

عزیز مصر کی ایک بی بی کے محبت طلب دل پر حسنِ یوسف کا ایسا اثر پڑا کہ وہ ان پر فریفتہ
شہر کی عورتوں نے خیال کیا کہ یہ عورت صرف مغلوب الشہوۃ ہے اور اپنے نوجوان کو
نے کی کوشش کرتی ہے مگر جب انھوں نے حضرت یوسف کو دیکھا تو ان کے جسمانی حُسن — انکی صورت کا اثر زنانِ مصر پر

Marfat.com

کے ساتھ ان کے جمالِ باطن کا ان پر اتنا رعب چھا گیا کہ وہ سمجھ گئیں کہ یہ تو کوئی بڑا بز
اور بے تحاشا کہہ اٹھیں خدا کی قسم یہ ہرگز بشر نہیں یہ تو ایک معزز فرشتہ ہے۔ قیدخا

ان کی صورت کا اثر ان کے ساتھ کے قیدیوں پر

دو قیدیوں نے خواب دیکھے تھے، وہ حضرت یوسف کے پاس خواب کی تعبیر پوچھنے آئے
ان کو حضرت یوسف کی شخصیت سے پورا الیقین ہو گیا کہ خواب کی تعبیر کوئی بتا سکتا ہے تو یو
ہی بتا سکتے ہیں؛ کیونکہ وہ ان کی نظروں میں محسنین یعنی بھلا کرنے والوں میں سے تھے ④
ایک قیدی نے جب آزادی کے بعد بادشاہ کو اس کے خواب کی وہ تعبیر سنائی جو یوسف نے

یوسف کی عقل و دانش کا اثر بادشاہِ مصر پر

بتائی تھی اس سے اس پر یوسف کی عقل و دانش کا اچھا اثر پڑا اور اس نے ارادہ کر لیا کہ
کو اپنے لئے خالص کرے یعنی اپنا خاص مشیر بنائے۔ پھر جب اس نے اس سے باتیں کیں

حضرت یوسف وزیر خزانہ مقرر ہوئے

بول اٹھا تم میرے نزدیک مکین امین (صاحبِ اقتدار امانت دار) ہو ⑤۔ اس نے یوسف
کو ملک کے خزانوں کا محافظ مقرر کر دیا ⑥ اور اس طرح خدا نے ملک میں یوسف کو مکین
بنایا وہ اس میں جہاں چاہتے رہتے تھے ⑦ ق۔

اختتام قصہ یہ ہے کہ جب حضرت یعقوب اور ان کے فرزند یوسف کے پاس پہنچے
انھوں نے اپنی ماں اور باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا مصر میں خوش آمدید، خدا نے چا

اپنے والدین کو تخت پر بلند کیا

تو امن کے ساتھ رہو گے ⑥ اور اپنی ماں اور باپ کو تخت پر اونچا کیا۔ اس سے معلوم ہو
ہے کہ ملک مصر کا انتقال ہو چکا تھا اور وہ بادشاہِ مصر ہو گئے تھے۔ اور یہی وجہ تھی "وہ س
ان کے لئے سجدوں میں گرے اور (یوسف نے) کہا اے میرے باپ یہ ہے میرے پرا
خواب کا نتیجہ، میرے رب نے اسے ٹھیک واقعہ بنا دیا" ⑦۔ اس موقع پر یوسف نے

مصر کی بادشاہی

سے عرض کیا" اے میرے رب تو نے مجھے حکومت بخشی اور مجھے باتوں کا بھید سکھایا" ⑧

ق ۲۴۷۔ حضرت یعقوبؑ۔ باب ۲۵ میں حضرت اسحاق کے ساتھ ان کے فرزند حضرت یع
کا ذکر آ چکا ہے اور خدا نے حضرت ابراہیم و حضرت اسحاق کے ساتھ حضرت یعقوب کے جو خیر
فضائل بیان کئے ہیں ان کا ذکر اس باب میں ہے۔ مگر حضرت یعقوب کے ذاتی اوصاف اور
کی اعلیٰ شخصیت اس باب قصہ یوسف میں نمودار ہوتی ہے۔

برادرانِ یوسف کا رنگ ڈھنگ

حضرت یوسف نے اپنے باپ سے جب اپنا خواب بیان کیا تو حضرت یعقوب نے کہا "
میرے بیٹے اپنا خواب اپنی بھائیوں کو نہ سنانا ورنہ وہ تمھارے خلاف سازش کریں گے"
کے ساتھ یہ بھی کہا کہ "بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے" ⑤ ق برادرانِ
کو پہلے ہی سے شکایت تھی کہ "یوسف اور اس کا بھائی ہمارے باپ کے پاس ہم لوگو
سے زیادہ پیارے ہیں حالانکہ ہم سب ایک خاندان ہیں" ہم سب ان کی محبت
سرپرستی کے یکساں مستحق ہیں، "یقیناً ہمارا باپ صریح بے راہی میں ہے" ۲

خواب کا حال معلوم ہوجاتا اور سمجھتے کہ یہ بھی ان کے دادا اور پردادا کے مانند
یدہ ہونے والا ہے تو ان کی رقابت اور بھی بڑھ جاتی۔ خواب کا حال نہ معلوم ہونی
انھوں نے یوسف کو پرانے کنویں میں ڈال دیا۔ اگر اس سے واقف ہوجاتے تو
بڑے بھائی روبن کی بات بھی نہ سنتے اور قتل ہی کر ڈالتے جیسا کہ ان کا پہلا
تھا۔ قرآن کہتا ہے کہ حضرت یعقوب نے یوسف کو منع کیا کہ خواب کا ذکر بھائیوں
نہ کرنا مگر بائبل میں ہے کہ انھوں نے یوسف کو ڈانٹا کہ تو نے یہ کیا خواب دیکھا ہے۔ — توراۃ کا بیان
یں اور تیری ماں اور تیرے بھائی تجھے زمین پر سجدہ کریں گے (۱۰) اور یوسف نے اپنے
یوں سے بھی خواب کا ذکر کر دیا" اور اس کے بھائی اس سے حسد کرنے لگے (۱۱) پ
ش۔

ایک روز یوسف کے بھائی اپنے باپ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ یوسف کو ہمارے — حضرت یوسف کے خلاف ان کے بھائیوں کے کارنامے
بھیجئے، ہم جنگل میں جاکر کھیلیں گے کودیں گے، کھائیں گے پئیں گے اور دل بہلائیں گے۔
سے بیٹوں کی اپنے چھوٹے بھائی کے متعلق ایسی درخواست کوئی غیر معمولی بات نہ تھی مگر
ان کی نیت کچھ اور تھی، انھوں نے اپنے باپ سے یہ بھی کہا " اے ہمارے باپ کیا بات
کہ یوسف کے بارہ میں آپ ہم پر بھروسہ نہیں رکھتے حالانکہ ہم اس کے خیر خواہ ہیں' (۵)
اسے ہمارے ساتھ بھیجئے کہ کھائے کھیلے اور یقیناً ہم اس کی حفاظت کریں گے (۶) وَ
کے اس کہنے سے کہ باپ ان پر بھروسا نہیں کرتا اور حفاظت کے غیر ضروری وعدہ سے حضرت
وب کا شبہ اور بھی بڑھ گیا ہو گا۔ تاہم انھوں نے بے اعتمادی کا اظہار نہیں کیا اور کہا تو یہ کہا
مجھے یہ بات غمگین کرتی ہے کہ تم لوگ اسے لے جاؤ" اس کا تھوڑی دیر کے لئے میری آنکھوں
دور ہونا ہی مجھے شاق گذرتا ہے۔ اس کے علاوہ "مجھے خوف ہے کہ تم لوگ غفلت کر جاؤ
بھیڑیا آکر اسے کھائے" (۷) اس پر لڑکوں نے کہا ہم سب ایک کنبہ ہیں' ہمارے ہوتے
ے بھی بھیڑیا ان کو کھائے تو ہم تو بالکل ہی ناکارے نالائق ٹھیرے (۸) وَ۔ اطمینان
نے کے باوجود حضرت یعقوب نے اپنے بیٹوں کی خاطر رکھی اور یوسف کو ان کے ساتھ بھیج دیا۔
سے یہ پایا جاتا ہے کہ حضرت یعقوب اس کو پسند نہیں کرتے تھے کہ اطمینان دلانے پر
بے اعتمادی کو قائم رکھیں۔

رات کو لڑکے روتے چلاتے آئے اور اطلاع دی کہ ہم لوگ دوڑتے ہوئے ذرا آگے
گئے، اسباب کے پاس یوسف بیٹھے تھے' بھیڑیا ان کو کھا گیا۔ یوسف کی قمیص پر جھوٹا
لگا لائے، باپ کو وہ قمیص دکھائی اور کہا " آپ ہمارا یقین کرنے والے نہیں اگرچہ ہم سچے
یہ سُن کر ایک معمولی باپ سر پیٹنے لگتا اور غیظ و غضب میں آکر بیٹوں کو مار ڈ پیٹنے لگتا

Marfat.com

صبر و تحمل

مگر حضرت یعقوب نے صبر و تحمل سے کام لیا۔ ان کی باتیں غور سے سنیں اور بتایا کہ ... کی صورت کچھ اور ہے اور فرمایا "یہ تو تمھارے نفسوں نے تمھارے لئے ایک ... بنا دی ہے" یقیناً یوسف زندہ ہیں مگر مجھ سے بچھڑ گئے ہیں "خیر (میرے لئے) ... ہے، تم نے جو کیفیت سنائی اس کے بارہ میں اللہ کی مدد درکار ہے" وہ کوئی نہ کوئی ... ان کے ملنے کی نکال ہی دے گا۔

خدا پر بھروسہ

غلہ خرید کر حضرت یعقوب کے دس بیٹے جب کنعان واپس ہونے لگے تو حضرت یوسف نے کہا تم کہتے ہو کہ تمھارا ایک سوتیلا بھائی (بن یمین) ہے، اس کے جو حالات تم نے سنائے ان کی وجہ سے مجھے اس کے ساتھ دل چسپی ہوگئی ہے، اب کی بار آنا تو اسے بھی ساتھ ... تم نے دیکھا کہ میں نہ صرف پوری تول دیتا ہوں بلکہ ایک اچھا میزبان بھی ہوں ۞ اگر تم لوگ اسے ساتھ نہ لاؤ گے تو میں نہ تم کو غلہ دوں گا نہ اپنے قریب آنے دوں گا ۞ حضرت یوسف نے ان کے بوروں میں ان کے دام بھی چپکے سے رکھوا دئے تاکہ وہ دوبارہ ضرور آئیں ۞ ف اور اپنے ساتھ بن یمین کو لائیں۔ ان لوگوں نے حضرت یعقوب کو آکر خبر دی کہ عزیز مصر نے بن یمین کو بلوایا ہے اور کہا ہے کہ اگر تم لوگ اس کو ساتھ نہ لاؤ گے تو غلہ نہیں ملے گا اس لئے اب کی بار بن یمین کو بھی ہمارے ساتھ روانہ کیجئے۔ حضرت یعقوب نے کہا "کیا میں تم پر بھروسا کرسکتا ہوں مگر جیسا بھروسا پہلے اس کے بھائی کے متعلق کر چکا ہوں" پھر کچھ سوچ کر ان کی درخواست مان لینے کا ارادہ کر لیا اور فرمایا "خیر اللہ بہتر نگہبان ہے اور سب رحم والوں سے بڑا رحیم ہے" ۞ اس کے بعد غلہ کے بورے کھولے گئے تو دیکھا کہ ان میں دام واپس دھرے تھے۔ حضرت یعقوب کو اس کی خبر دی گئی اور ان کے بیٹوں نے کہا "اے ہمارے باپ ہمیں کیا چاہئے" ہمارے دام واپس کر دئے گئے ہیں، یہ غلہ جو ہم لائے ہیں ضرورت سے کم ہے ہم کو ایک اونٹ کا بوجھ اور لانا چاہئے، اجازت دیجئے کہ ہم بن یمین کو اپنے ساتھ لیکر جائیں" "اور ہم اپنے بھائی کی (ضرور) حفاظت کریں گے" ۞ اب حضرت یعقوب کو پختہ یقین ہوگیا کہ عزیز مصر کا اس قدر اصرار کے ساتھ بن یمین کو بلانا، اور دام واپس کر دینا اگرچہ عجیب بات ہے مگر ضرور اس کے پیچھے کوئی نہ کوئی راز ہے ہو نہ ہو عزیز مصر کا یوسف کے ساتھ کوئی نہ کوئی خاص لگاؤ ہے۔ اب بن یمین کو روانہ کرنے کا ارادہ کر کے اور فرمایا "میں اسے تمھارے ساتھ ہرگز روانہ نہیں کروں گا یہاں تک کہ تم لوگ مجھے اقرار دو کہ تم لوگ اسے ضرور واپس لاؤ گے" لیکن اگر تم لوگ خود گھیر لئے جاؤ تو یہ اور بات ہے، " پھر جب ان لوگوں نے اپنا اقرار دیا تو یعقوب نے کہا ہم نے جو قول قرار کیا ہے اس کا ضامن اللہ ہے ۞ ف

بیٹوں سے بے اطمینانی

حضرت یعقوب نے اپنے لڑکوں سے عہد و پیمان لیکر ان کے ساتھ بن یمین کو روانہ کیا

Marfat.com

یہ بات نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ پہلی بار بے اطمینانی کے باوجود حضرت یعقوب یوسف کو بھائیوں کے ساتھ کر دیا تھا۔ اس تلخ تجربہ کے بعد بن یمین کے متعلق ان پر بھروسا نے سے انکار کر دیا اور یہ بھی کہا کہ تمہاری حفاظت کس کام کی "اللہ ہی بہتر نگہبان ہے"

توکل کے ساتھ تدبیر

جب اُن کو یہ خیال ہوا کہ عزیز مصر نے کسی خاص وجہ سے بن یمین کو طلب کیا ہے' اور مصلحت ہے کہ عزیز کی خواہش پوری کی جائے تو بن یمین کو ساتھ لے جانے کی اجازت دی مگر اپنے لڑکوں سے پکا عہد لیا کہ تا امکان بن یمین کو ضرور واپس لائیں گے۔

حضرت یعقوب کو شبہ تھا کہ شاید ان کے بیٹے گھیرے جائیں گے

بیٹوں کو حضرت یعقوب کی نصیحت کہ جدا جدا دروازوں سے داخل ہونا

لڑکوں سے بن یمین کو واپس لانے کا اقرار لیتے ہوئے حضرت یعقوب نے کہا تھا کہ اگر لوگ گھیر لئے گئے تو مجبوری ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یعقوب کو خطرہ تھا کہ مصر میں ان سب کے اکھٹے داخل ہونے سے ان کے متعلق کچھ شبہ پیدا ہو اور ان کو گرفتار کر لیا جائے اس لئے انھوں نے چلتے وقت ان کو نصیحت کی کہ ایک دروازہ سے داخل نہ ہونا بلکہ متفرق دروازوں سے داخل ہونا۔ ان کے لڑکوں نے ان کے کہے پر عمل کیا مگر بن یمین کے متعلق جو ہونا تھا ہو کے رہا "یہ ایک حاجت تھی یعقوب کے دل میں جو انھوں نے پوری کی" حالانکہ انھیں علم تھا جیسا کہ انھوں نے اپنے لڑکوں سے کہا "میں تم کو اللہ کی طرف سے ہونے والی کسی چیز سے نہیں بچا سکتا حکم بس اللہ ہی کا ہے میں نے اس پر بھروسا کیا اور توکل والے اسی پر بھروسا کریں" (۱) ق۔

حضرت یوسف و بن یامین کی ملاقات

جب یہ لوگ علیحدہ علیحدہ دروازوں سے داخل ہوئے تو موقع پا کر حضرت یوسف نے بن یمین سے کہہ دیا کہ میں تمہارا بچھڑا بھائی ہوں مگر اوروں پر یہ بات نہیں ظاہر کی اور بن یمین پر چوری کا الزام لگوا کر کنعانی قانون کے مطابق پاداشِ جرم میں اس کو اپنے پاس رکھ لیا۔ برادرانِ یوسف نے اپنے باپ کو جا کر اطلاع دی کہ "آپ کے بیٹے" نے چوری کی (۲)

بن یامین کے مصر میں روکے جانے کی خبر سنتے ہی حضرت یعقوب کو یوسف یاد آئے

امید

آپ اس بستی سے پوچھوا لیجئے جس میں ہم تھے اور اس قافلہ سے جس کے ساتھ ہم آئے اور یقیناً ہم سچے ہیں (۳) اس موقع پر بھی حضرت یعقوب نے کہا نہیں بلکہ تمہارے نفسوں نے تمہارے لئے ایک بات بنا دی ہے' خیر صبر کرنا اچھا ہے' امید ہے کہ اللہ (ایک دن) ان کو (یعنی بن یمین' روبن جو مصر میں رہ گئے تھے اور یوسف کو) سب کو میرے پاس لے آئے گا (۴) روکے تو گئے بن یمین اور بڑے بیٹے روبن خود رک گئے تھے پھر بھی حضرت یعقوب نے کہا عسی اللہ ان یاتینی بھم جمیعاً۔ اس میں صیغہ جمع استعمال کیا گیا ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرتا ہے اس میں یوسف بھی شامل ہیں جن کے ملنے کی حضرت یعقوب کو خدا سے امید تھی۔ چنانچہ "ان سے منہ پھیر لیا اور کہنے لگے ہائے افسوس یوسف اور غم سے ان کی آنکھیں سپید ہو گئیں اور وہ غم سے بھرے تھے (۵) یہ موقع تھا کہ لڑکے ان کو دلاسا دلاتے مگر انھوں نے یہ کہ کر ان کے غم کو اور

برادرانِ یوسف کی سنگدلی

Marfat.com

بھی بڑھا یا کہ "قسم خدا کی آپ یوسف کو یاد ہی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ آپ گھل جائیں یا
ہلاک ہو جائیں گے" ⑨ حضرت یعقوب نے اس کی پروانہ کی اور کہا "میں تو اپنی بے
صبر کے باد جود غم کا دکھڑا خدا سے کہنا — غم کا دکھڑا اللہ سے کہتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ میں
جانتا ہوں کہ یوسف زندہ ہیں" اے میرے بیٹو جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی کا
جستجوئے یوسف — اور اللہ کی رحمت سے بے آس نہ ہو، اللہ کی رحمت سے بے آس نہیں ہوتے مگر کافر لوگ

یہ نو بیٹے اب تیسری بار مصر پہنچے اور عزیز مصر سے اپنے باپ کا سارا ماجرا کہہ سنایا۔ یوسف
نے ان بھائیوں سے پوچھا کیا تم کو یاد ہے کہ تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا سلوک
کیا تھا۔ یہ سن کر وہ اچانک پہچان گئے کہ یہی عزیز مصر یوسف ہیں حضرت یوسف نے بہت عالی ظرفی
کام لیا اور اپنے بھائیوں کی خطا بخش دی اور کہا "(جاؤ) میری یہ قمیص لے جاؤ اور اسے میرے
باپ کے مونھ پر ڈال دو، وہ بصیرت والے ہو جائیں گے اور میرے پاس اپنے سب لوگوں کو
لے آؤ" ⑪ ف ادھر مصر سے قافلہ روانہ ہوا اور ادھر حضرت یعقوب کے دماغ تک اس کی
بوئے یوسف — لہر پہنچ گئی اور وہ کہہ اٹھے "میں یوسف کی مہک پا رہا ہوں اگرچہ تم لوگ مجھے سٹھیایا بتاؤ گے
① لوگ بولے قسم خدا کی آپ تو (اب تک) اپنے پرانے خبط ہی میں ہیں ② ف
یوسف کی قمیص — جب قافلہ کنعان پہنچا تو ان میں سے ایک بیٹے نے حضرت یعقوب کو یوسف کے مل جانے کی
بشارت سنائی اور ان کی قمیص کو ان کے مونھ پر ڈالا۔

یہ ان دو قمیصوں میں سے ایک قمیص تھی جو حضرت یعقوب نے یوسف کے لئے لڑکپن میں
بنوائی تھی اور جن کو دیکھ کر ان کے بھائی جل اٹھے تھے۔ ان میں سے ایک قمیص پر ان کے بھائی
باپ کے پاس جھوٹا خون لگا لائے تھے۔ اور ایک کنوئیں میں ڈالے جانے کے وقت ان کے
بدن پر تھی۔ یہ قمیص جب حضرت یعقوب کے موںھ پر ڈالی گئی تو ان کو اپنے نور چشم یوسف کے
یعقوب کی آنکھیں روشن ہو گئیں — سراغ لگ جانے کا پورا ثبوت مل گیا اور ان کی آنکھیں روشن ہو گئیں اور بول اٹھے "کیا میں
تم سے نہیں کہتا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے" ③ ۔اب جا کر
برادران یوسف نے اپنے گناہوں کا اقبال کیا اور باپ سے درخواست کی کہ ان کی مغفرت کے
لئے خدا سے دعا کریں ④ ف

حضرت یوسف کی دعوت پر حضرت یعقوب اپنے سارے کنبہ کو لیکر روانہ ہوئے اور مصر میں آئے
خواب اور تعبیر خواب — **۲۴۸۔ خواب**۔ قرآن مجید میں پیغمبروں کے جتنے قصے بیان ہوئے ہیں ان میں سے ہر قصہ
کی کوئی نہ کوئی خاص خصوصیت ہے۔ قصہ یوسف کی خاص خصوصیت خواب اور اس کی تعبیر
ہے۔ اس قصہ کا آغاز ہی خواب سے ہوتا ہے جس کو سن کر حضرت یعقوب نے پیشین گوئی کی
پیغمبر کا خواب — کہ خدا حضرت یوسف کو باتوں کا بھید سکھائے گا۔ کسی اور پیغمبر کے متعلق یہ نہیں کہا گیا تھا کہ

Marfat.com

خدا نے باتوں کا بھید سکھایا۔ ہر پیغمبر اسی کی قوم کے پاس اس کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا۔ حضرت یوسف کی رسالت کا مشن بالکل ہی جدا تھی۔ جو خواب حضرت یوسف نے دیکھا اس کی صورت میں حضرت یوسف کی زندگی کے واقعات تھے۔ کنویں کے واقعہ کے وقت حضرت یوسف پر وحی اتری کہ جو کچھ معاملہ تمہارے ساتھ ہو رہا ہے وہ تمھارے خواب کی تعبیر کے سلسلہ میں ہے اور ایک وقت آئے گا کہ تم اپنے بھائیوں کو آگاہ کرو گے کہ ان کی اس بدسلوکی نے کیا نتیجہ نکالا۔

خواب یوسف کی واقعات کی صورت میں تعبیر

حضرت یوسف پر وحی

امراۃ عزیز کے ساتھ جو قصہ پیش آیا اس وقت بھی خدا نے ان کو اپنی برہان دکھائی۔ خدا نے ان کو دانش اور علم بخشا اور باتوں کا بھید سکھایا۔ حضرت یوسف کا خواب اور لوگوں کے خوابوں جیسا نہ تھا بلکہ وہ خواب ان کو خدا نے اسی طرح دکھایا تھا جس طرح خدا اور پیغمبروں کو دکھاتا رہا ہے۔ خواب بھی وحی کی تصویری شکل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے خواب دکھائی دیا کرتے تھے جو سپیدہ صبح کی طرح واقعات بن جاتے تھے، اس کے بعد آپ پر وحی کا سلسلہ شروع ہوا۔ یہی عملدرآمد حضرت یوسف کے بارہ میں بھی ہوا یعنی پہلے خواب دکھائی دیا، پھر وحی اتری، پختہ عمر کو پہنچنے پر ان کو دانش اور علم بخشا گیا، اور انھوں نے برہان رب کو دیکھا، جو بھید باتوں کا ان کو سکھایا گیا اس کی مدد سے انھوں نے دوسروں کے خوابوں کی تعبیر کی۔

برہان

دانش، علم اور باتوں کا بھید بتانا

وحی کی تصویری شکل

خواب کے لئے عربی زبان میں دو لفظ ہیں:۔ رویا اور حُلم۔ رویا، رائے، اور رویت ان سب کا مادہ ر ء ی ہے، جس کے معنے ہیں دیکھنا۔ آنکھوں سے کچھ دیکھو تو رویت ہے، قرینہ اور قیاس سے جو نظر آئے وہ رائے ہے اور نیند کی حالت میں جو نظر آئے وہ رویا ہے۔ نیند کی حالت میں بھی دماغ کے بعض گوشے کام کرتے رہتے ہیں، حافظہ میں جو معلومات کا ذخیرہ جمع ہوتا ہے اس کی بعض باتیں یک بیک سامنے آجاتی ہیں، اور قیاس نئی نئی باتیں بھی پیدا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ دنیا میں بعض حوادث جو نیند کے وقت ہو رہے ہیں یا ہو چکے ہیں ان کی تصویریں سونے والے کی روح دیکھتی ہے یا وہ واقعہ اس کے سامنے ہوتا ہے یا اس کی خبر سونے والے کو مل جاتی ہے۔ جاگنے کے بعد یہ سب باتیں یاد نہیں رہتیں، اگر کوئی اچانک آنکھ اٹھی تو جو خواب اس نے ادھورا دیکھا تھا وہ اسے یاد رہ جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ نیند پوری کر کے اٹھتا تو وہ خواب اسے یاد نہ رہتا۔ نیند کے بعض خیالات پر انسان کبھی کبھی نادانستہ عمل کرنے لگتا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ اس کے لئے غیبی القا ہے۔ کوئی کوئی خواب یاد رہ جاتا ہے اور وہ اس کی تعمیل کے درپے ہوتا ہے۔ جو شخص جتنا زیادہ نیک دل، نیک عمل اور صحیح الدماغ ہوتا ہے اسی قدر اس کی نیند کے خیالات اور خواب بھی ستھرے ہوتے ہیں۔ فکروں اور مصیبتوں سے بھی دماغ کے مناسی عمل پر اثر ہوتا ہے۔ اور ہاضمہ کے فتور سے بھی نیند میں خلل آجاتا ہے، دماغ کی حرکتیں بے تکی اور پریشان ہو جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر خیال کو القا اور ہر خواب کو

نیند کی حالت میں بھی دماغ کے بعض گوشے کام کرتے ہیں

نیک دل، نیک عمل صحیح الدماغ لوگوں کے خواب بھی ستھرے ہوتے ہیں

Marfat.com

سچا نظارہ نہیں سمجھ سکتے۔ اور بعض وقت ایک خواب کو حُلم کہہ کر ٹال دیتے ہیں۔

حُلم — حُلم کے معنے ہیں اُس عمر کو پہنچنا جب لڑکے میں مردانگی پیدا ہوتی ہے۔ اس عمر میں لڑکا عموماً مستی کے خواب دیکھتا ہے۔ اس لئے مستی کے خواب کو بھی حُلم کہتے ہیں اور ہر مہمل خواب کو حُلم کہتے ہیں۔ ملک مصر کے خواب کو سُن کر اس کے درباریوں نے کہا کہ یہ خواب ممکن ہے اضغاثُ احلام یعنی مہمل خوابوں کے گچھے ہوں، اگر وہ رویا ہے تو ہم رویا کی تعبیر سے واقف نہیں ② ق۔

قیدی جو بادشاہ کا ساقی تھا بے جرم تھا، اس نے اپنی بریّت کا خواب دیکھا — حضرت یوسف کے ساتھ جو دو قیدی قید خانہ میں داخل ہوئے ان میں سے ایک بادشاہ کا ساقی تھا، اس کا کام بادشاہ کو شراب پلانا تھا۔ دوسرا قیدی بادشاہ کا نان پز تھا۔ ان دونوں پر کسی جرم کا الزام لگایا گیا تھا جس کی تحقیقات ہو رہی تھی۔ یہ دونوں فکرمند تھے کہ تحقیقات کا کیا نتیجہ ہوگا، اور وہ الزام سے بَری ہو جائیں گے یا سزا پائیں گے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ساقی بے جرم تھا بلّی کے خواب میں جھیجڑے، ساقی کے خواب میں شراب۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ وہ بادشاہ کے لئے شراب بنا رہا ہے۔

نان پز مجرم تھا، اس نے سزائے موت کا خواب دیکھا — نان پز نے جرم کیا تھا، وہ کیا دیکھتا ہے کہ اس کے سر پر روٹی ہے اور پرندے اسے نوچ رہے ہیں۔ حضرت یوسف نے سمجھ لیا کہ پہلا قیدی بے جرم ہے اور اس کا دماغ اسے بتا رہا ہے کہ تو قید خانہ سے باہر ہو جائے گا اور بادشاہ کے لئے شراب بنانے لگے گا۔ دوسرے قیدی کے دماغ نے اسے بتایا کہ تو جانتا ہے کہ تجھ سے جُرم ہوا ہے۔ تیری روٹیاں اب بادشاہ نہیں کھائے گا بلکہ تجھ کو تیرے جرم کی پاداش میں قتل کر دیا جائے گا۔ تیری لاش پھینک دی جائے اور بڑے گدھ تیرے سر میں سے نوچ نوچ کر کھائیں گے۔ اس ہونے والے واقعہ کو الفاظ میں نہیں بلکہ تصویری شکل میں دماغ نے اس طرح پیش کیا کہ اس کے سر پر پرندے نوچ نوچ کر کھاتے ہیں۔ حضرت یوسف نے خواب کی تعبیر بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس مقدمہ کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ چنانچہ حضرت یوسف کی بتائی ہوئی تعبیر سچ نکلی، ساقی بَری قرار دیا گیا اور اپنے سابق کام پر مامور ہوا اور نان پز پر جرم ثابت ہوا اور وہ قتل کر دیا گیا۔

ان دو قیدیوں کے خواب کی نوعیت یہ تھی کہ قانوناً ان کے ساتھ جو کچھ ہونے والا تھا اور جس کا وہ اپنے آپ کو قیاساً مستحق سمجھتے تھے وہی نتیجہ ان کو خواب کی شکل میں نظر آ گیا۔

بادشاہ کا خواب — اب رہا بادشاہِ مصر کا خواب اس کی نوعیت کچھ اور ہی تھی۔ مصر میں کچھ برسوں تک سرسبزی و شادابی کے بعد قحط پڑا کرتے تھے، اور ہر زراعتی ملک میں ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔ مصر کی زراعت کا دار مدار نیل کے سیلاب پر تھا اور بارش تو وہاں ہوتی ہی نہ تھی۔ نیل کا منبع مصر سے سیکڑوں میل دُور تھا اور راستہ میں پہاڑ وادیاں

قحط

...ں میں آگرتا تھا۔
مصر کی تاریخ میں بار بار قحطوں کا ذکر آیا ہے۔ سب سیلاب طوفان نوح نہیں
اور مصر کے سب قحط قحطِ یوسف نہیں ہوتے۔ شاہان مصر کے محاصل کا بڑا ملکہ ۲۴
زراعت کی آمدنی تھی۔ اور رعایا کا بھی سارا گذر بسر اسی پیداوار پر تھا۔ قحط
ان کو ہر وقت کھٹکا لگا رہتا تھا۔ آئندہ آنے والے حالات کی خبر بادشاہ
کو خواب کی شکل میں ملی، مگر وہ اور اس کے درباری اس حقیقت کو نہ
سکے جو تمثیلی صورت میں خواب میں نظر آئی تھی۔ حضرت یوسف نے
کی سچی تعبیر بتائی۔ حضرت یوسف نے سمجھ لیا کہ سات برس تک اناج
فراوانی رہے گی اور انھوں نے انتظام کیا کہ غلہ کا ایک حصہ محفوظ رکھا جائے
آئندہ جب قحط پڑے یہ ذخیرہ کام آسکے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یوسف
پہلے ذمہ دار ناظم ملک ہیں جنھوں نے ذخیرہ جمع کرنے کا انتظام کیا جو آئندہ چل کر
نظام ملک کا ایک مستقل صیغہ بن گیا

صدیق

محسن

۲۴۔ حضرت یوسف کے محاسن۔ حضرت یوسف صدیق تھے ۴ ق محسنین
میں سے تھے ۲ ق و ۷ ق۔ ان کا خلق عظیم نہ صرف ان کے اعمال سے بلکہ ان کی صورت
سے بھی لوگوں پر ظاہر ہو جاتا تھا چنانچہ عزیز مصر کی بیوی نے جن عورتوں کو ان کا کید سن کر
بلایا تھا وہ حضرت یوسف کی صورت دیکھتے ہی بول اٹھیں "خدا کی قسم یہ بشر نہیں ہے یہ تو ایک
معزز فرشتہ ہے" ۲ ق۔ وہ جب قید خانہ میں ڈالے گئے تو ان کے ساتھ کے دو قیدی صورت
دیکھتے ہی کہنے لگے "ہم تم کو محسنین میں سے دیکھتے ہیں" ۱ ق۔ حضرت یوسف کے بھائی پہلی اور
دوسری ملاقات کے موقع پر ان کی صورت اور آواز سے یہ تو نہ پہچان سکے کہ یہ ہمارا بھائی یوسف
ہے مگر یہ قطعی طور پر جان گئے کہ یہ شخص محسنوں میں سے ہے اور کہنے لگے "ہم تم کو محسنین میں سے
دیکھتے ہیں" ۱۰ ق۔ حضرت یوسف نے جب اپنے بھائیوں پر اپنے آپ کو ظاہر کیا تو کہا "ہاں

تقویٰ

صبر

میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے' اللہ نے ہم پر احسان کیا ہے اور یقیناً جو ڈرتا بچتا ہے
اور صبر کرتا ہے تو اللہ محسنوں (بھلا کرنے والوں) کے اجر کو ضائع نہیں کرتا ۱۱ ق۔
اللہ تعالیٰ کی سنتوں میں سے ایک سنت یہ بھی ہے کہ آدمی کے اخلاق اچھے ہوتے
ہیں اور وہ محسن ہوتا ہے تو ایک خاص عمر کو پہنچنے پر اللہ اس کو غیر معمولی قسم کی دانش
اور علم عطا فرماتا ہے۔ حضرت یوسف کے متعلق خدا فرماتا ہے کہ جب وہ اپنی پختہ عمر کو

دانش

علم

پہنچے تو ہم نے ان کو دانش اور علم بخشا اور محسنوں کو ہم ایسا بدلا دیا کرتے ہیں" ۲ ق۔
اس علم و دانش کی یہ برکت تھی کہ امراۃ عزیز والے واقعہ کے وقت انھوں نے اپنے رب

Marfat.com

برہان

کی برہان دیکھی، یعنی گناہ کا ان کو ڈراونا احساس ہوا، انھوں نے سوچا کہ "ا پناہ، وہ میرا رب ہے، اس نے میرے ٹھکانے کو بہتر بنایا یقیناً حد سے گذ فلاح نہیں پاتے" (۴) عزیز مصر کی وہ بیوی جس کے ساتھ قمیص کا واقعہ پیش آ کے حق میں ایک زبردست آزمائش تھی "اس کو تو ان کی خواہش تھی ہی اور وہ بھی ا خواہش کرتے اگر وہ اپنے رب کی برہان کو دیکھ نہ لیتے" .. (۵) ق۔ حضرت یعقو

مجتبیٰ

ان کا خواب سُن کر ان کے حق میں پیش گوئی کی تھی کہ اللہ ان کو مجتبیٰ یعنی برگزیدہ والا ہے (۶) ق۔ امراۃ عزیز والے واقعہ کا ذکر کرنے کے بعد خدا نے فرمایا "ایسا ہوا

مخلَص

ہم ان سے بدی اور بے حیائی کو پرے رکھیں بے شک وہ ہمارے چیدہ مخلص بندوں میں سے تھے (۵) ق۔

بے گناہی

حضرت یوسف اگر اپنے باپ ہی کے یہاں رہتے اور عزیز مصر کے گھر میں نہ پہنچتے تو کی بے گناہی کو موقع نہ ملنے کی برکت یا باپ کی تربیت ونصیحت کا نتیجہ قرار دیا جاسکتا تھا عزیز مصر کے گھر میں ان کو جس چیز نے گناہ سے بچایا وہ باپ کی نصیحت اور تربیت نہیں بلکہ براہ راست خدا کی ہدایت تھی اسی لئے خدا نے فرمایا "ایسا ہوا تاکہ ہم ان سے بدی ا بے حیائی کو پرے رکھیں"۔ حضرت یوسف کی بے گناہی اس غیر معمولی علم و دانش اور ر برہان کا نتیجہ تھی جو ان کو ان کے محسن ہونے کی وجہ سے ملی تھی۔ ان کی سیرت کے اندر سب نمایاں چیز یہ ہے کہ وہ تحریص وتخویف اور گناہ کے تمام محرکات کا مقابلہ کرنے میں کام رہے اور گناہ سے بچے رہے ان کا یہ کمال خود ان کا ذاتی کمال تھا۔ انسانی سیرت میں سب زیادہ قوی اور قابلِ وقعت وہ خُلقِ عظیم ہوتا ہے جو خود اس کی اپنی جدوجہد کا نتیجہ ہو۔ بزرگ کی دیکھ بھال، نگرانی، اور نصیحت سے آدمی کے اندر جو تقویٰ یا پرہیزگاری پیدا ہوتی ہے

اتقامنشی

اس سے کہیں زیادہ بیش بہا وہ اتقامنشی ہوتی ہے جو آدمی کی اپنی سوجھ بوجھ اور ورزش ثمرہ ہوتی ہے۔

قصۂ یوسف میں ان کی جو خوبی سب سے زیادہ نمایاں نظر آتی ہے وہ ان کی یہی اتقامنشی ہے جس نے ان کو گناہ سے بچایا۔ یہی اتقامنشی ایک دوسری شکل میں اس وقت

بھائیوں کی طرف سے معذرت

ظاہر ہوئی جب انھوں نے اپنے بھائیوں سے پوچھا "کیا تم جانتے ہو پہلے تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا جب تم جاہل تھے" کوئی دوسرا ہوتا تو اس وقت ضرور کوئی نہ کوئی دل دوز بات کہتا مگر حضرت یوسف نے ان کو ان کے گذشتہ کارنامے یاد دلاتے ہوئے ان کی کرنی کو نادانی کے دنوں اور بچپن کے ایام قصہ قرار دے کر اسی کے در گذر کیا۔

Marfat.com

عفو و درگذر

ان کو پہچان لیتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں کہ "یقیناً ہم خطا کار تھے" (۱۲) ۔ حضرت یوسف
ں وقت انتقام کی پوری طاقت ہے، مجرم سامنے کھڑے ہیں، اپنے جرم کے مُقِر ہیں،
د جو بھی سزا دی جائے اس کے سزاوار ہیں، اندر ہی اندر لرز رہے ہیں کہ دیکھئے اب کیا
تا ہے ناگاہ چہرے بشاش ہو جاتے ہیں کیونکہ یوسف نے معاف کر دیا اور "کہا آج
ن تم پر سرزنش نہیں، اللہ تم کو معاف کرے وہ سب رحم والوں سے بڑا رحیم ہے" (۱۲)
اس معافی کے بعد حضرت یوسف کے بھائی اپنے والدین کو ساتھ لاتے ہیں، اس موقع
ں قدرۃً گذشتہ واقعات یاد آتے ہیں اور ان کا تذکرہ چھڑتا ہے تو حضرت یوسف کی
ن سے نکلا تو یہ نکلا کہ میرے رب نے "مجھ پر احسان کیا جب اس نے قید خانہ سے
ا اور آپ لوگوں کو صحرا سے (یہاں) لے آیا اس کے بعد کہ میرے درمیان اور میرے
یوں کے درمیان شیطان نے ناچاقی ڈال دی تھی"۔۔ (۷) ول۔ حضرت یوسف نے
ناظ لکھ کر واقعات گذشتہ کی ذمہ داری میں خود کو بھی برابر کا شریک بنا لیا ہے۔ یہ ہے
ا درجہ عفو و درگذر کا۔

تاریخ مصر

۲۷۔ تاریخ فراعنہ۔ فرعون ذو الاوتاد کے باب میں ابتدا سے چھٹے خانوادہ تک کی مختصر
یخ مصر دی جا چکی ہے۔ ۲۲۷۲ء قبل مسیح یعنی ۳۷ء ابراہیمی تک مصر ایک سلطنت کو ماتحت رہا
بد نظمی پیدا ہوگئی۔ عرصہ تک برائے نام طور پر ممفیس کے فراعنہ نے اور ان کے مقابل فراعنہ
بولیس کے دو خانوادوں نے حکومت کی یا ہرقلو بولیس کے ایک فرعون خالطی سوم نے

گیارہواں خانوادہ

شخص انتف کو نبیوں کا سردار، بادشاہ کی مرضی پوری کرنے والا ناظم، سرحد کا دربان،
ب کا ستون، تھیبس کا گورنر مقرر کیا (۱) جس کے ایک جانشین نے کچھ عرصہ کے بعد ممفیس
ہرقلو بولیس دونوں ریاستوں کو اپنے قبضہ میں کر لیا۔ اس خانوادہ انتف کو گیارہواں خانوادہ
ہا جاتا ہے۔ گیارہواں خانوادہ ۲۱۱۲ء قبل مسیح یعنی ۸۹ء ابراہیمی تک حکومت کرتا رہا۔ اس

بارہواں خانوادہ

ادہ کے آخری بادشاہ کا ایک وزیر تھا آمن ام حت ۲۱۱۱ء قبل مسیح یعنی ۹۰ء ابراہیمی میں
ب فرعون کا یہ مالک ہو گیا اور ۱۸۹۸ء قبل مسیح یعنی ۳۰۳ء ابراہیمی تک مصر اس کی اولاد کے
ت رہا۔ اس خانوادہ کو بارہواں خانوادہ کہتے ہیں۔

سنفرو اور خوفو کے بعد سب سے زیادہ دبدبہ والا یہی فرعون آمن ام حت اول ہوا ہے کہ
س کے مقبرہ خینوحطب پر اس کے متعلق لکھا ہوا ہے۔ وہ دیوتا تیمو کی طرح آیا اس نے دیوتا
طرح وہ سب درست کیا جو غارت ہو چکا تھا۔ اہل مصر اس کو دیوتا تیمو کا اوتار سمجھتے تھے
جہاں نہر سویز ہے وہاں ایام قدیم میں سرحدی دیوار تھی جو اسی نے بنائی تھی۔ بعد کو چل کر
بزرگ نفر روحو کی زبان پر یہ پیش گوئی تصنیف کی گئی کہ جب وہ خداوند آئے گا شاہی

(۱) تاریخ مصر مؤلفہ جیمس بیکی ج ۱، ص ۲۲۵

عربوں کا مصر میں آنا اور نکالا جانا

دیوار بنائی جائے گی اور ایشیا والوں کو پھر مصر میں نہیں آنے دیا جائے گا[۱]۔ جن دنوں فرعون امنی نہیں بلکہ ہا (ماتحت نواب) امنی تھا مصر میں مشرق سے ایک جماعت آگئی تھی کہ اس قوم کے دیس میں کچھ کھانے کو نہ تھا۔ اس نے برسراقتدار آتے ہی اس کو نکلوا دیا۔ اس کا ایک افسر نسو منتو فخر کرتا ہے کہ میں نے ساتی (صحرائے عرب کے) کو کتوں کی طرح مار بھگایا[۲]۔ یہی افسر اس امر پر بھی نازاں ہے کہ میں نے اہل مشرق کے وطن میں جاکر مار اُ غاروں اور صحراؤں کے باشندوں کو اس طرح غارت کیا کہ گویا وہ موجود ہی نہ تھے۔ یہ بادشاہ امنی محت جو تاج پہنتا تھا اس میں ایک سانپ کا پھن ہوتا تھا۔ یہ تھا اس خانوادہ کا نشانِ حکومت۔ اس نے بیس برس تک بلا شرکت حکومت کی ۲۰۹۱ قبل مسیح یعنی ۱۱۱ ابراہیمی میں اسے ایک زبردست سازش کی جس کی وجہ سے اس نے اس سال سے اپنے بیٹے اوسرتیس باسنوسریت کو اپنا سلطنت بنالیا ۲۰۸۲ قبل مسیح ۱۱۹ ابراہیمی میں اس کا بیٹا جب کہ نوبیا پر چڑھائی کو گیا ہوا تھا کسی نے اسے قتل کر دیا اور ولی عہد کو عین میدانِ جنگ میں خبر ملی کہ "خداوند افق میں داخل ہو گیا، بادشاہ امنی محت آسمان میں اڑ گیا، اور اس دیوتا کا جسم اپنے خالق سے مل گیا[۳]" اور اب اوسرتیس اول بادشاہ مصر ہو گیا جس نے ۲۰۹۱ یعنی ۱۰۹ ابراہیمی قبل سے ۲۰۴۶ ق م ۱۵۴ ابراہیمی تک ۴۶ سال حکومت کی۔ امنی محت اول کے زمانہ میں مصر میں طاعون بھی تھا۔ آرتھر ویگال کے نزدیک اسی زمانہ میں توراۃ کے مطابق حضرت

حضرت ابراہیم

ابراہیم مصر میں آئے تھے اور پھر واپس چلے گئے تھے۔

اوسرتیسن کے ماتحت اوریکس نوم میں ایک شخص ہا امنی حکومت کرتا تھا جو کہ مقبرہ

قحط و انتظام قحط

خنمو حطب کے صاحبِ قبر کا بیٹا تھا۔ اس نے ایک طویل تحریر میں اپنے کارنامے لکھے ہیں جو اس نے بادشاہ مصر کی محبت میں انجام دئے۔ اس تحریر میں وہ یہ بھی لکھتا ہے کہ میرے زمانہ میں کسی کو کچھ تکلیف نہ ہوئی، کوئی بھوکا نہ رہا۔ قحط کے دن جب آئے تو میں نے اوریکس نوم کے تمام کھیت جنوبی سرحد سے شمالی سرحد تک جوتے اور بوئے، میں نے سب کو زندہ رکھا، سب کو کھانے کو دیا، میں نے بیوہ کو بھی دیا اور شوہر والی کو بھی، میں نے بخشش میں بڑے کو چھوٹے پر ترجیح نہ دی[۴]۔ اس تحریر کا سال ۴۳ جلوس اوسرتیسن اول ہے جو کہ ۲۰۴۴ قبل مسیح ۱۵۷ ابراہیمی کے مطابق تھا۔ اور یہ سال خود صاحب تحریر کا ۲۵ جلوس تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ ۲۰۲۰ قبل مسیح ۱۳۳ ابراہیمی اور ۲۰۴۴ قبل مسیح ۱۵۷ ابراہیمی کے درمیان مصر میں زبردست قحط پڑا تھا اور اس زمانہ میں قحط زدوں کو غلہ پہنچانے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

---

[۱] مکس آن ایجپٹ مولفہ والس بج ج ۱ ص ۱۶۲ [۲] تاریخ مصر مولفہ جیمس بکی جلد ۱ ص ۲۷۲ [۳] ص ۳۰ [۴] ایضاً ص ۲۷۷

Marfat.com

اسی سنہ ۲۰۰۲ قبل مسیح میں اوسرتیسین اول نے اپنے بیٹے امنی محت دوم کو اپنا شریک
ت بنایا جس نے سنہ ۲۰۱۱ ق م میں اپنے بیٹے اوسرتیسین دوم کو اپنا شریک سلطنت بنالیا'
کے بعد یہ پانچ برس اور زندہ رہا۔ سنہ ۲۰۰۶ ق م میں کسی وجہ سے اسے قتل کر دیا گیا۔

ایک شامی قافلہ کا مصر میں داخل ہونا

اوسرتیسین دوم کے زمانہ کے ایک اہم ترین واقعہ کی بنی حسن کے مقبرہ خنیمو حطب
س طرح تصویر کھینچی گئی ہے کہ . . . . . . اور ریکس نوم کا نواب' منات خوفو کا حاکم خنیمو حطب
جو کہ خنیمو حطب اول کا نواسا' اور ہا امنی والی اور ریکس نوم کا بھانجا تھا} اپنے مولیشیوں
یکھ رہا ہے' سامنے چار قطاریں انسانوں کی کھڑی ہیں' پہلی قطار میں عامو نام کے
ایشیائی خاندان کے ۳۷ افراد ہیں' جن میں عورتیں بھی ہیں اور مرد بھی' رنگ برنگ
لباس پہنے ہیں' تیر و کمان لئے ہیں' ان قطاروں کے آگے اس قافلہ کا ایک سردار کھڑا
جس کا نام ابی شائی ہے اور لقب حق سیتو (حاکم بیاباں) ہے۔ اس کے آگے ایک
ہی محرر ہے جس کا نام نفر حطب ہے' اس شاہی محرر کے ہاتھ میں ایک پاپیرس ہے
جس پر لکھا ہوا ہے :۔

"حضور ہورس' ہادی عالم' بادشاہ جنوب و شمال رع خاخفر (اوسرتیسین دوم)
کے چھٹے سال (سنہ ۲۰۰۶ ق م سنہ ۱۹۵ ابراہیمی) عامو کی فہرست کو ہا خنیمو حطب
کا بیٹا . . . . لایا۔ شو کے عامو کی فہرست"[1]

اس عبارت کے بعد اشخاص کے نام ہیں۔ اس قافلہ کو بعض علمائے مصریات اس قافلہ
سے تطبیق دیتے ہیں جس کے ساتھ حضرت ابراہیم توراۃ کے مطابق مصر گئے تھے' بعض علما
سے برادرانِ یوسف کا قافلہ بتاتے ہیں۔ اکثر کے نزدیک یہ دونوں تطبیقیں غلط ہیں مگر
اس پر اتفاق ہے کہ یہ ان ہکسوس کا پہلا قافلہ ہے جنھوں نے کچھ عرصہ بعد مصر پر قابض ہو کر
دو تین سو برسوں تک مصر کو اپنے زیر فرمان رکھا۔

اوسرتیسین دوم نے سنہ ۱۹۶۴ قبل مسیح سنہ ۲۳۷ ابراہیمی تک ۴۸ برس حکومت کی۔ اس کے
قاعدہ سے ایک امنی محت کو فرعون ہونا چاہئے تھا مگر اس کی بجائے اوسرتیسین سوم فرعون ہوا'
س کا لقب خاکارع تھا۔ اس کے متعلق ہیرودوٹس کا بیان ہے کہ یہی ایک واحد فرعون تھا

عرب اور کنعان پر مصر کا حملہ

س نے حبشہ پر حکومت کی۔ یہ پہلا فرعون تھا جس نے جنگی جہاز استعمال کئے اور بحر احمر
سواحل کو فتح کیا' منتو نام ایک ایشیائی قوم سے لڑنے کے لئے یہ ضلع شکیم (توراتی شخیم واقع
ان) تک گیا اور وہاں کے بہت لوگوں کو گرفتار کر لایا ان میں سے ایک ہزار غلام اس ڈ
نے ایک افسر خوسبق کو دیئے تھے۔ اس بادشاہ نے اٹھارہ انیس برس حکومت کی اس کے
منی محت سوم' امنی محت چہارم' اور سبق نفروت رع تین اور بادشاہوں نے سنہ ۱۸۹۸

---

[1] والس بج کی بکس آن ایجپٹ ج ۱۱ ص ۳۰ اور ڈیولرس' ان ایجپٹ ص ۸۶
Bookson Egypt by Wallace Budge Dewalle2s in Egyp

قبل مسیح یعنی ۳۰۳ سنہ ابراہیمی تک حکومت کی، اس کے بعد ملک مصر پر نہایت خوفناک قسم کی
ہکسوس
پیدا ہوگئی جس کے دوران میں مصر پر ایک غیر قوم قابض ہوگئی جو تاریخ میں ہکسوس کہلا
و ۲۵۱. **ہکسوس (چرواہے بادشاہ)**۔ مصر کے مشہور مورخ مانیتھو نے اپنی تاریخ
لکھا تھا کہ ایک زمانہ میں "ہمارا ایک بادشاہ تھا، اس کا نام تیماؤس تھا اس کے زمانہ
عربوں کا حملہ مصر پر
ہم سے برخلاف ہوگیا اور مشرق سے ہمارے ملک میں ایک ذلیل پیدائش کی قوم، گھس
یہ قوم اتنی بہادر تھی کہ اس نے ہمارے ملک پر حملہ کرنے کی جرأت کی، اور نہایت آسانی
اس نے ہم کو اپنے ماتحت کرلیا، اور ہم اس سے لڑ بھی نہ سکے۔ اس قوم نے ان کو جو ہما
مندروں کا گرایا جانا
حکام تھے اپنے ماتحت کرلیا تو پھر ہمارے شہروں کو جلایا، مندروں کو ڈھایا، عوام کو بر
طرح ستایا، بہتوں کو قتل کیا اور ان کا خون بہایا، عورتوں اور بچوں کو لونڈی غلام بنا
بالآخر انھوں نے خود اپنوں میں سے ایک کو جس کا نام سلاطیس تھا مصر کا بادشاہ بنادیا
اس قوم کا نام مانیتھو نے ہکسوس {حق شاشو = چرواہے بادشاہ} بتایا ہے اور بتایا ہے
کہ یہ وہی قوم تھی جس کا آخری قافلہ اوسر سیف عرف موسیٰ کے ساتھ یہودیہ میں جا بسا۔
تیماؤس نام کے کسی فرعون کا اب تک پتہ نہیں چل سکا ہے۔ لیکن ہم پچھلی سطروں میں
پڑھ آئے ہیں کہ بارہویں خانوادہ کے بانی کو، اہل مصر دیوتا تیمو کا اوتار قرار دیتے تھے
اس بادشاہ کے ایام وزارت میں مصر کے اندر مشرق سے کچھ عرب آئے تھے جن کو اس نے
بادشاہ ہونے کے بعد نکلوایا تھا۔ اس نے عربوں کے مصر میں آنے کی راہ روکنے کی غرض سے
شاہی دیوار بنوائی تھی، اس سے ظاہر ہے کہ مصر میں عربوں کی آمد کا سلسلہ اسی تیمو دیوتا
عربوں کے حملہ کی وجہ
کے اوتار کے وقت سے شروع ہوگیا تھا۔ اوسرتیسن سوم نے حجاز پر اور کنعان پر چڑھائی
کی تھی اور وہاں سے اتنے لوگوں کو لونڈی غلام بنانے کے لئے پکڑ لایا تھا کہ صرف ایک آدمی
کو اس نے ہزار نفر ایشیائی غلام عطا کئے تھے۔ مصریوں کے اس اقدام کا عرب کے باشندے
بدلا لینا ہی چاہتے تھے کہ مصر میں طوائف الملوکی شروع ہوئی۔ عرب مورخین کا بیان ہے کہ
طوائف الملوکی کے دنوں میں بعض ملوک قبط نے شاہ عمالقہ سے امداد طلب کی۔ شاہ عمالقہ
گیا اور اس نے مصر کو فتح کرکے اپنے زیر نگیں کرلیا۔

ہکسوس کے ہم عصر خانوادے
مانیتھو نے ہکسوس بادشاہوں کو پندرہواں اور سولہواں خانوادہ شمار کیا ہے۔ بارہویں
اور پندرہویں خانوادوں کے درمیان تیرہویں اور چودہویں خانوادہ کا ذکر کیا ہے۔ یہ دونوں
خانوادے ہکسوس کے باج گذار اور پندرہویں خانوادہ کے معاصر تھے۔ سولہویں خانوادہ
کے بعد مانیتھو نے سترہویں خانوادہ کا ذکر کیا ہے جس کے آخری بادشاہ نے ہکسوس کی
حکومت کا خاتمہ کردیا۔ یہ خانوادہ سولہویں خانوادہ کا معاصر تھا۔ تیرہویں خانوادہ کے آغاز

---

۱۵ یوسیفوس کی کتاب فلیوس لیس فلیوس۔

Marfat.com

سترہویں خانوادہ کے اختتام تک ۳۲۱ برس گذرے۔

پہلا ہکسوس بادشاہ

مانیتھو کے بیان بموجب ہکسوس کا پہلا بادشاہ سلاطیس یا سیا طیس تھا اور اس نے ے مصر اور زیر مصر دونوں کو باج دینے پر مجبور کیا۔ وہ اگرچہ مانیتھو کے بیان کے مطابق ممفیس رہتا تھا جو کہ بالائے مصر کا پایہ تخت تھا مگر مشرقی سرحد پر خاص طور سے اس کی نظر تھی اس نے اس حصہ میں نہر لوباستک کے کنارے ایک شہر آباد کیا جسے اوریس نام دیا گیا۔ شہر کے گرد مضبوط ارین تھیں اس میں ایک لاکھ چالیس ہزار فوج رکھی۔ وہ ہر سال وہاں آکر قیام کرتا تھا، رعایا لگان وصول کرتا تھا اور اس کا خزانہ یہیں تھا جس سے فوجوں کی تنخواہ دی جاتی تھی۔ اس نے برس حکومت کی۔ حقیقت میں ہکسوس کا مرکزی مقام مصر میں اوریس تھا۔ مصر کا یہی مشرقی جو براہ راست ہکسوس کے ماتحت تھا عربوں اور کنعانیوں کے نزدیک مصر تھا، اور یہیں کا

عزیز مصر

کم اعلیٰ جو کہ بادشاہ کا نائب تھا العزیز کہلاتا تھا۔ حضرت یوسف کو ایک قافلہ نے العزیز کے ہاتھ بیچا تھا، یہ ہکسوس بادشاہ تھا جس کے خواب کی تعبیر حضرت یوسف نے کی تھی اور جس نے حضرت یوسف کو اپنے سارے اختیارات دے رکھے تھے اور حضرت یوسف اسی کے جانشین

حضرت یوسف کا معاصر بادشاہ مصر

ے۔ ہمارا خیال یہ ہے کہ یہ بادشاہ ہکسوس کا پہلا بادشاہ سلاطیس تھا جس نے تیرہ برس ومت کی۔ قرآن حضرت یوسف کے معاصر بادشاہ مصر کو ملک مصر کہتا ہے فرعون نہیں کہتا۔ یہ س بات کی دلیل ہے کہ یہ قصہ اس وقت کا ہے جب کہ فراعنہ کی حکومت معطل ہو چکی تھی اور سوس بادشاہ حکومت کرتے تھے۔ اس مشرقی مصر کی تقریباً ساری آبادی حجاز، کنعان، اور نام کے عربوں کی تھی۔ اور فرعونی مصر کے باشندے زیادہ تر مغربی مصر میں تھے اور ہکسوس کے ر حکومت تھے۔ حضرت یعقوب کا خاندان اپنے ہی ہم قوم لوگوں میں آبسا تھا۔ بائبل میں حضرت

حضرت یوسف کا معاصر بادشاہ فرعون نہ تھا

وسف کے معاصر بادشاہ مصر کو فرعون کہا گیا ہے وہ صریحاً غلطی ہے۔ عرب مورخین صاف طور سے

عرب مورخوں کا بیان

ان کرتے ہیں کہ حضرت یوسف مصر اس وقت پہنچے تھے جب کہ وہاں عمالقہ (سامی عربوں) کی ومت تھی۔ اور وہاں ریان بن ولید حکومت کرتا تھا۔ جو نام ہکسوس بادشاہوں کے کتبات سے

چند دوسرے ہکسوس بادشاہ

ب کئے گئے وہ عربی ناموں سے ملتے جلتے ہیں ایک بادشاہ کا نام یعقوب بعل اور ایک کا نام عقوب ایل تھا۔ ایک نام ایسا ہے جسے کوئی خیان پڑھتا ہے اور کوئی ریان۔ مانیتھو نے ہکسوس دوسرے بادشاہ کا نام بیان Byon بتایا ہے یونانی میں چونکہ حرف ی اور حرف نون میں مشابہ ہیں اس لئے بعض نے Bnon پڑھا ہے۔ اور حرف ب B اور ف R بھی مشابہ ہیں اس لئے بیان کو ریان بھی پڑھ سکتے ہیں۔

Marfat.com

باب ۲۸۔ حضرت ایوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ف ۱ ع ۱۔ سورہ انعام ۲۵/۶

حضرت ایوب حضرت ابراہیم کی ذریت میں سے تھے

وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوحًا هَدَيْنَا مِن قَبْلُ ۖ وَمِن ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَارُونَ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿۲﴾

اور ہم نے ان کو (یعنی ابراہیم کو) اسحاق اور یعقوب دیئے ہم نے ہدایت فرمائی پہلے نوح کو ہدایت فرما چکے تھے اور ان کی ذریت میں سے داؤد اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو ہدایت فرمائی اور ہم محسنوں کو یونہی جزا دیا کرتے ہیں ﴿۲﴾

ف ۲ ع ۶۔ سورہ انبیاء ۲۹/۲۱

مجھے دکھ پہنچا ہے

خدا نے انکے دکھ کو دور کر دیا

ان کو اہل عطا کئے اتنے ہی اور بھی دئے

وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿۸﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِن ضُرٍّ ۖ وَآتَيْنَاهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا وَذِكْرَىٰ لِلْعَابِدِينَ ﴿۹﴾

اور ایوب کو (ہم نے اپنی رحمت میں داخل کیا) جب انھوں نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے دکھ پہنچا ہے اور تو سب رحم والوں سے بڑا رحم والا ہے ﴿۸﴾ تو ہم نے ان کی (دعا) قبول کی اور ان کو جو دکھ تھا اسے ہم نے دور کر دیا اور ان کو ان کے اہل عطا کئے اور اتنے ہی اور (دئے) اور (ہمارا یہ عطیہ) عابدوں کی نصیحت کے لئے (تھا) ﴿۹﴾

ف ۳ ع ۴۔ سورہ ص۔ ۶۲/۳۸

مجھے شیطان نے صدمہ اور عذاب پہنچا رکھا ہے

حضرت ایوب نے اپنا پاؤں زمین پر مارا ٹھنڈا پانی نہانے اور پینے کے لئے نکل آیا

خدا نے ان کو اہل عطا کئے اور اتنے ہی اور بھی دئے

جھاڑو سے مارنا

حضرت ایوب صابر تھے

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ﴿۱﴾ ارْكُضْ بِرِجْلِكَ ۖ هَٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ﴿۲﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿۳﴾ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِب بِّهِ وَلَا تَحْنَثْ ۗ إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا ۚ نِّعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿۴﴾

اور ہمارے بندہ ایوب کا ذکر کرو انھوں نے جب اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے صدمہ اور عذاب پہنچایا ہے ﴿۱﴾ (فرمایا) اپنے پاؤں سے مارو یہ ہے ٹھنڈا پانی نہانے کا اور پینے کا ﴿۲﴾ اور ہم نے انکو ان کے اہل عطا کئے اور اتنے ہی اور دئے اور (ہمارا یہ عطیہ) عقلمندوں کی نصیحت کے لئے تھا ﴿۳﴾ اور اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لو اور اس سے مارو اور قسم نہ توڑو۔ ہم نے ان کو صابر پایا، اچھے بندے تھے یقیناً وہ دھیان رکھنے والے تھے ﴿۴﴾

ف

ف ۲۵۲۔ حضرت ایوب کا نسب، مقام اور زمانہ۔ قرآن کہتا ہے کہ داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ حضرت ابراہیم کی ذریت میں سے تھے ﴿۲﴾ ف ۱۔ اس بیان میں تاریخی ترتیب سے نام نہیں لئے گئے ہیں کیونکہ حضرت یوسف جن کا نام

Marfat.com

ت ایوب کے بعد آیا ہے حضرت داؤد سے بہت پہلے گذرے ہیں۔ توراۃ کتاب پیدائش
باب ۴۶ میں مذکور ہے کہ حضرت یعقوب اپنے تمام بیٹوں اور پوتوں کے ساتھ مصر میں جا بسے
کے ایک بیٹے کا نام اشکار تھا اور اشکار کے چار فرزند تھے تولع، فوہ، ایوب اور شمرن (۱۳) اس
علاوہ بیبل میں صرف یہی ایک جگہ ہے جس میں ایوب کا نام آیا ہے، یہ نام کہیں اور نہیں آیا — حضرت ایوب حضرت یوسف
چونکہ یہ ایوب ذریت ابراہیم میں سے تھے، اس لئے انھیں کو قرآن کا حضرت ایوب مانا — کے سوتیلے بھتیجے تھے
ہے۔ وہ حضرت یوسف کے بھتیجے تھے۔ یہ کوئی ضروری امر نہیں ہے کہ حضرت یعقوب کے سب پوتے
ان کی اولاد مصر ہی میں مقیم رہی اور ان میں سے کوئی بھی مصر کے باہر نہیں گیا۔ بائبل میں
کتاب سفر ایوب ہے اس میں حضرت ایوب کا مقام عوض بتایا گیا ہے۔ بائیبل کی جغرافیہ — حضرت ایوب کا مسکن عوض
عوض کا کہیں نام نہیں ملتا۔ ابتدائے زمانہ میں شہر عموماً ایسے شخص کے نام سے موسوم تھے
کی نسل اس میں بس گئی تھی۔ حضرت نوح کے بیٹے سام کے فرزند ارم تھے اور اس کے چار
میں سے ایک کا نام عوض تھا (۲۳) ۱۰ پیدائش۔ سفر ایوب میں مذکور ہے کہ حضرت — عوض کا مقام وقوع
کے مویشی پر سبا اور کسدیوں نے حملہ کیا تھا (۱) ۱۵۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عوض
علاقہ کسدیوں کے ملک بابل اور سبا کے درمیان تھا، اس کی شمالی سرحد بابل سے اور
بی سرحد سبا سے ملتی تھی۔ خلیج عمان کے ساحل پر عرب کا جو علاقہ ہے اسی میں کہیں
ض واقع تھا جہاں حضرت ایوب جا بسے تھے۔ ان کا زمانہ اور حضرت یوسف کا زمانہ تقریباً
تھا۔ حضرت یعقوب مصر میں ۳۰ ابراہیمی میں داخل ہوئے تھے۔ اس وقت حضرت ایوب — زمانہ
ن بچے ہوں گے۔

۲۵۱۔ قصہ ایوب۔ سورہ انبیاء ۷۹/۲۱ میں اور پیغمبروں کا ذکر کرتے ہوئے خدا نے فرمایا
ہم نے اس کو (یعنی لوط کو) اپنی رحمت میں داخل کیا (۲۰) ع۔" اور ایوب کو (ہم نے اپنی رحمت
داخل کیا)۔ . . . (۸) ق۔ قرآن میں حضرت ایوب کا قصہ صرف اس قدر ہے کہ انھوں
نے رب کو پکارا کہ مجھے دکھ پہنچا ہے۔ (مَسَّنِيَ الضُّرُّ) (۸) ق۔ ایک دوسری آیت میں ہے
انھوں نے " اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے صدمہ اور عذاب پہنچا رکھا ہے مَسَّنِيَ
الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ . . . (۱) ق۔

جو مصیبت حضرت ایوب کو پہنچی تھی اس کے لئے قرآن میں ایک جگہ ضُر اور دوسری
نُصب اور عذاب کے لفظ آئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دکھ ایک جلدی بیماری تھا۔ — ان کو کوئی جلدی بیماری تھی
حضرت ایوب کی ندا سن کر خدا نے فرمایا " اپنے پاؤں سے مارو"۔ انھوں نے اونچی زمین پر ایک — خدا نے علاج کے لئے انکو معدنی چشمہ کے مقام کا پتہ دیا پاؤں مارے
ٹھوکر ماری تو پانی کا ایک سوتا پھوٹ پڑا، " یہ ہے ٹھنڈا پانی نہانے کا اور پینے کا" (۳) ق — پانی نکل آیا اس میں نہانے اور
مقامات پر چھوٹے چھوٹے چشمے ایسے ابل پڑے ہیں جن کے پانی میں گندھک اور قسم قسم — اسکا پانی پینے سے انکو صحت ہوگئی

Marfat.com

کی معدنیات ملی ہوئی ہیں اور اس پانی کے استعمال سے کئی بیماریوں کا علاج ہو جاتا ہے۔ جس طرح جسم کی رگوں میں لہو بہتا ہے پہاڑوں کی رگوں میں پانی بہتا رہتا ہے۔ حضرت ایوب کو ایک ایسی سطح بتا دی جس کے پیچھے معدنی پانی کا سوتا تھا جو حضرت ایوب کی ٹھوکر سے پھوٹ پڑا' اس میں نہانے اور اس کا پانی پینے سے حضرت ایوب کی جلدی بیماری دفع ہو گئی۔ بعض معدنی چشمے گرم پانی کے ہوتے ہیں اور بعض ٹھنڈے۔ حضرت ایوب کا چشمہ ٹھنڈے پانی کا تھا۔

بال بچوں کا خدا کی رحمت سے پھر واپس ملنا

بیماری سو مصیبتوں کی ایک مصیبت ہے' جب آدمی بیمار ہو کر بے دست و پا ہو جاتا ہے تو اس کی کمائی کے ذریعے بھی مسدود ہو جاتے ہیں' اس کا مال و متاع بھی جاتا رہتا ہے۔ ایسی حالت میں اس کے بال بچے بھی کسی وجہ سے بچھڑ جائیں تو آفت کی انتہا ہو جاتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ایوب کی مصیبت اس انتہائی درجہ کو پہنچ چکی تھی۔ خدا نے ان کی دعا قبول کی اور ان کو جو دکھ تھا اسے ہم نے دور کر دیا اور ہم نے ان کو ان کے اہل عطا کئے اور اتنے ہی اور اپنی جانب سے رحمت کے طور پر (دیئے)" ۹ ع ۶ ۳ ع ۳۔

حضرت ایوب کی قسم اور اس کی وجہ

سفر ایوب میں ہے کہ جب حضرت ایوب پر مصیبتیں ٹوٹ پڑیں تو ان کی بی بی نے ان سے کہا کیا اب بھی تم کو خدا پر ایمان اور بھروسا ہے؟ اس مصیبت کے جینے سے تو خدا پر لعنت کر کے مرجانا بہتر ہے ۹ حضرت ایوب نے کہا تو تو بے وقوف عورتوں کی طرح بولتی ہے۔ کیا خدا کی طرف سے نعمتیں اور برکتیں ہی آئیں تو ان کو خوشی خوشی لے لیں اور اگر مصیبت اس کی طرف سے آئے تو اس کو نہ جھیلیں ۱۰ ب ۲۔ ہمارا قیاس ہے کہ لوگوں نے حضرت ایوب کی بی بی کو بھی ان سے زبردستی جدا کرا دیا تھا۔ حضرت ایوب نے شاید سمجھا کہ بجائے اس کے کہ وہ مصیبت اور بیماری میں اپنے خاوند کی خدمت کرتی وہ خود ان کو تنہا چھوڑ کر چلی گئی اور انھوں نے غصہ میں آ کر اس کو اس کی بے وفائی کی سزا دینے کی قسم کھائی تھی۔ بعد میں جب خدا نے ان کے بچھڑے ہوئے اہل ان سے ملا دیئے تو یہ راز کھلا کہ بی بی کی جدائی اس کی اپنی مرضی اور خوشی سے نہ تھی۔ اب حضرت ایوب پریشان تھے کہ اپنی قسم کو کیا کریں' خدا نے فرمایا "اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لو پھر اس سے مارو اور قسم نہ توڑو" ۴ ع ۳۔ تنکوں کی جھاڑو سے ایک بار مارنا بھی سزا ہے مگر نرم' اس سے اتنی ایذا نہیں پہنچتی جتنی کہ بار بار قمچی مارنے سے۔

جھاڑو مار کر قسم پوری کرنے کا حکم

۲۵۴۔ کتاب ایوب میں حضرت ایوب کا قصہ۔ حضرت ایوب کے متعلق ایک منظوم کتاب لکھی گئی ہے' جو یہودیوں کی مقدس کتابوں کے ساتھ بیبل میں شامل ہے۔ یہ قصہ نہایت دل چسپ اور سبق آموز ہے۔ اس کتاب کی رو سے حضرت ایوب ایک بڑے خدا ترس اور پرہیزگار بزرگ تھے' جو سرزمین "عوض" میں رہتے تھے اور وہ دنیا کے مال و متاع اور بال

حضرت ایوب کی خدا ترسی

حضرت ایوب کا مسکن

Marfat.com

سے خوب بہرہ ور تھے۔ ایک روز شیطان خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو خدا نے پوچھا: تو کہاں سے آتا ہے؟ اس نے کہا: دنیا میں چکر لگا کر آرہا ہوں، خدا نے کہا: کیا تجھے ایوب کا حال معلوم ہے، جو بڑا خدا ترس، نیک اور کامل بندہ ہے، جس کے پاس کبھی بدی پھٹکنے نہیں پاتی؟ شیطان نے کہا: ایوب کی پرہیزگاری اور خدا ترسی بے غرض تو ہے نہیں اس کے کاروبار میں برکت دی ہے اور اس کے دھن، دولت اور اولاد میں تو نے دی ہے، تو نے اس کے گرد، اس کے گھر کے گرد اور ہر اس چیز کے گرد، جو اس کے ہیں ہے، حفاظت کی باڑ لگا دی ہے۔ تو اس پر اور اس کی چیزوں پر ذرا ہاتھ ڈال، پھر دیکھ تجھے تیرے موںھ پر کوسنے لگے گا۔ خدا نے شیطان سے کہا: جا، جو کچھ ایوب کے پاس ہے، نے تیرے بس میں کر دیا، صرف اس کی ذات پر تو ہاتھ نہ ڈالنا۔

حضرت ایوب کی خدا ترسی پر خدا اور شیطان کا مکالمہ

خدا نے شیطان کو ہر قسم کی آفت ایوب پر نازل کرنے کا اختیار دیا

ایک دن ایوب کے پاس اس کا ایک نوکر آیا اور کہنے لگا، سبا کے لوگوں نے تمہارے ں اور گدھوں پر جو کھیت میں چر رہے تھے، دھاوا کیا اور ان کو نکال لے گئے اور انھوں نے ے ملازموں کو تلوار سے قتل کر ڈالا، صرف میں ایک بچ نکلا کہ تمہیں خبر دوں۔ ہنوز یہ یہ کیفیت سنا ہی رہا تھا کہ ایک دوسرا ملازم دوڑا آیا اور کہنے لگا کہ آسمان سے آگ ں اور سب بھیڑ مویشی نوکر چاکر جل گئے فقط میں اکیلا بچا ہوں۔ اتنے میں ایک اور نوکر ور اطلاع دی کہ کسدی لوگوں کے تین غول آئے اور اونٹوں کو ہانک لے گئے اور سب وں کو انھوں نے تہ تیغ کر ڈالا، صرف میں بچ کر بھاگ آیا۔ ابھی یہ واردات پوری نہیں ہوئی ایک اور آدمی آپہنچا اور کہنے لگا کہ تمہارے لڑکے لڑکیاں بڑے بھائی کے ہاں ضیافت ہے تھے کہ ایک زور کی آندھی آئی جس کی وجہ سے گھر گر پڑا اور وہ سب کے سب دب مرے۔ پر ایوب اٹھے اور اپنا پیراہن چاک کر ڈالا اور اپنا سر مونڈا اور سجدہ میں گر گئے اور خدا کی میں عرض کی کہ یا خدا! میں ماں کے پیٹ سے دنیا میں ننگا آیا تھا اور دنیا سے میں ننگا واپس جاؤں گا۔ خدا ہی نے دیا تھا اور خدا ہی نے لے لیا اور خدا ہی کے نام کا بول بالا ہے۔

اہل سبا کی غارتگری

آسمان سے آگ برسی

اہل بابل کی غارتگری

گھر گرنے سے لڑکی لڑکے دب مرے

حضرت ایوب کا سوگ اور ان کی خدا ترسی

پھر ایک دن شیطان خدا کے حضور میں آنکلا، خدا نے پوچھا: کیوں اب میرے ایوب کی نسبت کیا خیال ہے؟ اس جیسا زمین پر کوئی نہیں، وہ کامل اور سچا ن ہے، وہ خدا سے ڈرتا ہے اور بدی سے بچتا ہے اور اگرچہ میں نے تیرے کہنے سے اس کو نقصان پہنچایا، وہ ایمان اور استقلال کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہے۔

شیطان نے کہا: آدمی اپنے جسم اور جان کو ایسا عزیز رکھتا ہے کہ اس کی سلامتی کی سب چیزیں وہ قربان کر دیتا ہے۔ تو ذرا اس کے گوشت اور استخوان کو چھو دیکھ کہ وہ تیرے موںھ پر تجھ کو نہ کوسے تو سہی۔ خدا نے کہا: اچھا جا، اس کا جسم تیرے

خدا نے شیطان کو حضرت ایوب کے گوشت و استخواں پر اختیار دیا

Marfat.com

قابو میں ہے، مگر اس کی جان کو جوکھم نہ ہو" شیطان وہاں سے چلا اور ایوب پر ایسی

حضرت ایوب ایک سخت جلدی بیماری میں مبتلا ہوئے
لا ڈالی کہ ان کے سارے جسم پر جلتے پھوڑے پھوٹ نکلے اور وہ راکھ پر بیٹھے ہوئے ٹھیکرے سے جسم کھجلانے لگے۔ تب ان کی بیوی نے کہا: کیا اب بھی تم کو خدا پر

ان کی عورت نے انکو اکسایا کہ خدا پر لعنت بھیجو
اور بھروسا ہے؟ اس مصیبت کے جینے سے تو خدا پر لعنت کرکے مرجانا بہتر ہے۔ ایو کہا: تو تو بے وقوف عورتوں کی طرح بولتی ہے۔ کیا خدا کی طرف سے نعمتیں اور برکتیں

حضرت ایوب نے کہا مصیبت کو بھی خوشی سے جھیلنا چاہئے
آئیں تو ان کو خوشی خوشی لے لیں اور اگر مصیبت اس کی طرف سے آئے تو ہم اس نہ جھیلیں؟

جب ایوب کی مصیبت کی ان کے دوستوں کو خبر ہوئی تو ان کے تین دوست دُو

دوستوں کے ساتھ مکالمہ
کے مقامات سے ان کے پاس عیادت کو آئے جب انھوں نے ایوب کا یہ حال دیکھا ان کی صورت تک پہچانی نہیں جاتی، تو وہ سر پیٹنے اور گریبان چاک کرنے اور سر پر خاک ا لگے۔ وہ سات دن رات ان کے پاس بیٹھے رہے مگر ایوب ان سے کچھ نہ بولے کیونکہ انھوں دیکھا کہ ایوب اپنی مصیبت میں بالکل بدحواس ہیں۔ اس کے بعد ایوب نے ان سے گفتگو کی۔ مکالمہ جو ان دوستوں اور ایوب میں ہوا بہت ہی دل چسپ ہے۔ ان میں سے ایک نے کہا

بیماری کو دیکھ کر دوستوں نے ایوب کو ملامت کی کہ اب بھی تم خود کو بے گناہ سمجھتے ہو
یہ تعجب ہے! کہ ایوب جیسے نیک مرد پر ظاہرہ بالکل نیک اور خداترس تھے، خدا نے یہ مصیبت ڈھائی ہے۔ مصیبت تو فقط گناہ کے سبب سے آیا کرتی تھی، کیا یہ ممکن ہے کہ ایوب سے کوئی گناہ صادر ہوا ہو؟ ایوب خدا سے پوچھتے ہیں کہ وہ ان کو بتائے کہ کس گناہ کی پاداش میں یہ مصیبت آئی پھر رک جاتے ہیں اور توبہ کرتے ہیں کہ مجھ کو کوئی حق نہیں ہے کہ خدا سے اس طرح جواب طلبی کروں۔ دوسرا دوست ایوب کو ملامت کرتا ہے کہ ان کا اپنے کو بے گناہ سمجھ خود خدا پر بلاوجہ ظلم کرنے کی تہمت لگانا ہے۔ باوجود خدا کی طرف سے مصیبت آنے کے ایوب

حضرت ایوب کو خدا کی رحمت اور اپنی بے گناہی پر اعتماد
اپنے اعتقاد میں مضبوط رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا میرے ساتھ ہے، خدا ضرور میری مدد کرے گا اور مجھ کو اس مصیبت سے چھڑائے گا۔ چنانچہ خدا ایوب کے عجز اور صبر سے خوش ہو کر ایوب کو چنگا کرتا

خدا نے ان کو چنگا کیا اور جو کھو گیا تھا اس کا دگنا دیا
ہے اور پہلے سے دُوگنا خوش حال کر دیتا ہے۔ اور ان کو مال و متاع اور اولاد سے پھر مالا مال کر دیتا ہے۔" خداوند نے ایوب کو اس کا دگنا دیا جتنا ان کے پاس پہلے تھا" (۱۰) ب ۴۲ سفر ایوب

۲۵۵۔ صبر ایوب۔ حضرت یوسف کے خواب کو سن کر حضرت یعقوب نے فرمایا تھا کہ خدا

آل یعقوب پر خدا کی نعمت
اپنی نعمت کو مکمل کرے گا تم پر اور آل یعقوب پر، جس طرح پہلے تمہارے دادا، پر دادا ابراہیم اور اسحاق پر وہ اس کو مکمل کر چکا ہے (۶) ع سورۂ یوسف ۱۲

حضرت یعقوب کے بارہ بیٹوں میں سے ایک فرزند حضرت یوسف جلیل القدر پیغمبر ہوئے

حضرت یوسف کی آزمائش
خدا نے ان کی آزمائش اس طرح کی کہ ان کو غلام کی طرح عزیز مصر کے ہاتھ بکوایا، جہاں وہ اماں

Marfat.com

[د]وام محبت کا شکار بنے مگر اپنی جبلی معصومیت اور خدا کی ہدایت اور برہان کی مدد سے وہ [ارتک]اب گناہ سے بچے رہے، حالانکہ تحریص و ترغیب کے پورے پورے سامان موجود تھے اور [جذبات کا] تقاضا بھی مائل کرنے کے لئے کچھ کم محرک نہ ہوگا۔ یہ اُن کی دوسری آزمائش تھی جس میں [پ]ورے اُترے۔ بجائے اس کے ان کو ان کی عصمت کا دنیا میں بھی عزیز مصر کے ہاتھ اچھا [انع]ام ملتا، وہ ایک مجرم کی طرح قید میں ڈال دئے گئے۔ انھوں نے نہ صرف قید ہونے سے [پہ]لے، قید خانہ میں اور رہائی کے بعد اخیر عمر تک ملتِ ابراہیم کی تبلیغ کی بلکہ اپنے اعمال سے [لوگ]وں کی تقلید کے لئے ایک اچھا اُسوہ بھی پیش کیا۔ حضرت یوسف کی سیرت کا خاص الخاص [جوہ]ر ان کی پاک دامانی تھی۔

پاک دامنی حضرت یوسف کا طرۂ امتیاز

ذریت ابراہیم میں نبوت کا سلسلہ ایک پیڑھی اور آگے بڑھا اور حضرت یوسف کے سوتیلے [بھ]ائی کے بیٹے حضرت ایوب ان بزرگوں میں داخل ہوئے جن کو نبوت دی گئی تھی۔ ہم دیکھ آئے [ہی]ں کہ عاد کے ملک احقاف میں حضرت ہود نے دینِ الٰہی کی تبلیغ کی، خالدیہ میں حضرت ابراہیم نے [تو]حید کا عَلم بلند کیا، ان کے بھتیجے حضرت لوط نے سدوم کے لوگوں سے ان کی غیر فطری عادت [چھڑ]انے کی کوشش کی، حضرت اسماعیل نے حجاز میں خانہ کعبہ کے مرکزی مقام سے دعوتِ [اس]لام کا کام سرانجام دیا، حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب نے کنعان میں ملت ابراہیم کا چرچا [ک]یا اور حضرت یوسف کے ذریعہ سے مصر میں خدا کا پیغام پہنچا اور بنی اسرائیل ہکسوس کے زمانہ [حک]ومت میں مصر میں چار سو برس تک مقیم رہے۔ حضرت ایوب نے مصر سے کوچ کیا اور نہ معلوم [انھو]ں کہاں کا دورہ کیا کہ وہ حضرت ہود کے احقاف اور حضرت ابراہیم کے خالدیہ کے درمیان عوض [ک]ے علاقہ میں جہاں غالباً نہ ان سے پہلے نہ ان کے بعد کوئی پیغمبر پہنچا تھا جا بسے۔

ذریت ابراہیم میں نبوت کا سلسلہ ایک پیڑھی اور آگے بڑھا

احقاف کا پیغمبر۔ خالدیہ کا پیغمبر

سدوم کا پیغمبر

حجاز کا پیغمبر

کنعان کا پیغمبر

مصر کا پیغمبر

حضرت ایوب کی جس طرح تن من دھن میں آزمائش کی گئی تھی اس طرح کسی اَور نبی کی [آ]زمائش نہیں ہوئی۔ ان آزمائشوں کو جھیلنے اور ان کے اثر میں آکر راہِ مستقیم سے نہ ہٹنے [کے] لئے صبر اور استقلال کی انتہائی قوت درکار تھی، جس سے انھوں نے پورا پورا کام لیا۔ "ہم [نے] ان کو صابر پایا، وہ اچھے بندہ تھے، یقیناً وہ دھیان رکھنے والے تھے" ④ ق۔ جس طرح [حض]رت یوسف کی پاک دامنی ان کا طرۂ امتیاز ہے اسی طرح حضرت ایوب کا صبر ضرب المثل ہے۔

حضرت ایوب کی آزمائش

صبر ایوب

[۲]۲۵۹۔ حضرت ایوب کی مصیبتیں اور شیطان۔ سفر ایوب اپنی اصلی صورت میں [ایک] منظوم کتاب تھی جسے بعد میں عبرانی میں اس طرح سے منتقل کیا گیا کہ اس کا ہر جملہ بتاتا [ہ]ے کہ میں ایک شعر کا ترجمہ ہوں۔ علمائے بائبل کی تحقیق ہے کہ بائبل کی تمام کتابوں میں یہ [قدی]م ترین کتاب ہے اور اس کی اصل عربی نظم میں تھی۔ یہ کتاب حضرت ایوب کے صدیوں بعد [مرتّ]ب ہوئی۔ خدا نے ایک اُمّی پیغمبر (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) پر قرآن اُتارا اور اس میں وہ

سفر ایوب

Marfat.com

قصص بیان کئے جو اور مقدس کتابوں میں پہلے سے موجود تھے اور جو غلطیاں میں طوالتِ زمانہ سے پیدا ہوگئی تھیں' قرآن میں خدا نے ان کی اصلاح بھی کر

سفرِ ایوب میں شاعرانہ تخیل سے کام لیا گیا ہے

شاعر نے سفرِ ایوب کو نظم کیا اس نے ایک سیدھے سادہ واقعہ کو اپنے شاعرانہ زور سے ایک مناظرہ کا افسانہ بنا دیا۔

بابل والوں کا عقیدہ اچھے اور بُرے خداؤں کے متعلق

بابلیوں کے عقیدہ میں دیوتاؤں کی دو قسمیں تھیں' ایک خدایانِ روشنی اور خدایانِ تاریکی' ایک گروہ نیک تھا اور ایک گروہ بد۔ ایران کے ایک مصلح زردشت نام سے جو دین منسوب ہے اس کی رو سے بھی دو خدا ہیں' نیکی اور نور کا خدا ادویزدا

شیطان کو بھی پہلے معبودوں میں شمار کیا جاتا تھا

اور بدی اور تاریکی کا خدا اوندا ہرمن۔ توراۃ میں شیطان کا ذکر ایک بُری روح کی طرح ہے جس کی لوگ پرستش کرتے تھے" انھوں نے شیطان کے لئے قربانیاں گذرا نہ خدا کے لئے بلکہ ایسے معبودوں کے لئے جن کو آگے وہ نہ پہچانتے تھے' جو نئے تھے ا حال میں معلوم ہوئے اور ان سے تیرے باپ اور دادا نہ ڈرتے تھے (۱۷) ۳۲ب۔ است

شیطان حضرت ابراہیم کے باپ آزر کا معبود تھا

قرآن میں بھی ہے کہ حضرت ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا" اے میرے باپ' شیطا کو نہ پوجئے' بے شک شیطان رحمان کا نافرمان ہے" (۴) ع۳۔ مریم ۱۶۔ حضرت ابرا

پہلے شیطان نفع اور ضرر پہنچانے پر قادر سمجھا جاتا تھا مگر قرآن نے اس خیال کی تردید کی

کے بعد شیطان کا شمار اگرچہ خداوندوں میں نہیں ہوتا تھا پھر بھی اس میں یہ طاقت مانی جاتی تھی کہ وہ لوگوں کو نفع اور نقصان پہنچا سکتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل میں یہ عقیدہ آ گیا تھا کہ فرشتوں کی طرح خدا کے حضور میں شیطان بھی آیا کرتا ہے اور اپنے کارنامے اس کو سُناتا ہے۔

سفرِ ایوب میں شیطان اور خدا کا مناظرہ

سفرِ ایوب میں بتایا گیا ہے کہ شیطان اور خدا میں گفتگو ہوئی۔ خدا نے کہا" ایوب ب خداترس' نیک اور کامل بندہ ہے جس کے پاس بدی کبھی پھٹکنے بھی نہیں پاتی"۔ شیطا نے کہا اگر اس پر کوئی آفت آجائے تو اس کی ساری خداترسی جاتی رہے گی۔ خدا نے شیطان کو اختیار دیا کہ وہ جان لینے کے سوا جس طرح چاہے ایوب پر مصیبت ڈالے۔ خدا کو یقین تھا کہ وہ ہر آزمائش میں ثابت قدم رہیں گے۔

قرآن کی تعلیم یہ ہے کہ شیطان لوگوں کو بہکاتا ہے' ان کے دلوں میں وسوسے ڈال ہے اور بری باتوں کو انسان کی نظروں میں آراستہ کر دکھاتا ہے۔ مگر وہ انسان کو کوئی مضرت یا نفع نہیں پہنچا سکتا۔ اگر انسان شیطان کے دھوکے میں آکر کوئی ایسا کام کر بیٹھے جس سے اس کو نقصان پہنچے یا اس سے کوئی ایسا نتیجہ نکلے جس کو وہ اپنی بے عق

شیطان میں کسی کو نقصان پہنچانے کی قدرت نہیں

سے فائدہ سمجھتا ہو تو یہ نقصان یا نفع اس کے ذاتی عمل کا نتیجہ ہے' اس کی نسبت نہیں کہا جا سکتا کہ نقصان یا نفع شیطان نے اس کو پہنچایا۔ کیونکہ ہر نفع اور نقصان منجر اور شر

Marfat.com

کی طرف سے ہے۔ سفر ایوب کا یہ بیان مہمل ہے کہ حضرت ایوب پر جتنی مصیبتیں آئیں شیطان نے اس اختیار سے ان پر ڈھائیں جو خدا نے اس کو دیا تھا۔

قرآن میں ہے کہ حضرت ایوب نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے دکھ پہنچا ہے اور سب والوں سے بڑا رحم والا تو ہے ⑧ تو خدا نے ان کی دعا قبول کی اور ان کو جو دکھ تھا دور کر دیا ⑨ ۔ دوسری جگہ ہے حضرت ایوب نے اپنے رب کو پکارا کہ "مجھے شیطان نے صدمہ اور عذاب پہنچا رکھا ہے" ① ۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ایوب خدا کو دو بار پکارا تھا۔ ایک میں انھوں نے اپنی ذاتی مصیبتوں کا ذکر کیا اور خدا سے رحمت دوسری ندا میں انھوں نے شیطان کی وجہ سے ان کو جو روحانی صدمہ اور عذاب تھا اس کی شکایت کی۔ اور کہا مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ۔

حضرت ایوب کو شیطان کی وجہ سے صدمہ پہنچا

سفر ایوب میں مذکور ہے کہ حضرت ایوب کے تین دوستوں نے جو ان کی عیادت لئے آئے تھے کہا کہ لوگوں پر مصیبتیں ان کے گناہوں کی وجہ سے آتی ہیں، تمھاری مصیبت بھی تمھارے کسی نہ کسی گناہ کا نتیجہ ہے۔ اس کو سن کر حضرت ایوب کو سخت صدمہ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایک ایسا ہی موقع درپیش آیا اور قریش کی باتوں سے سخت صدمہ ہوا تھا۔ خدا نے فرمایا "درگذر اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو، اور جاہلوں سے منھ پھیر لو ⑪ اور اگر شیطان کی طرف سے تم کو چھیڑ پہنچے (وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ) تو اللہ کی پناہ مانگو وہ ہی سننے والا جاننے والا ہے ⑫ جو لوگ ڈرتے بچتے ہیں ان کو شیطان کی طرف سے کوئی خیال چھو جاتا ہے (اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ) چونک پڑتے ہیں اور اسی وقت وہ آنکھیں کھول دیتے ہیں ⑬ حالانکہ ان کے بھائی ان کو گمراہی میں کھینچے چلے جاتے ہیں پھر وہ کمی نہیں کرتے ⑭ ع۔ اعراف ۹ــــــ

شیطان سے صدمہ اور عذاب پہنچنے کی صورت

نزغ شیطان

مس شیطان

آیتوں کا مس شیطان کی حقیقت معلوم ہوگئی۔ غالباً ایسے ہی مس شیطان سے حضرت ایوب نصب و عذاب پہنچا تھا جس کی انھوں نے خدا سے دہائی کی بیماری اور مصیبتیں جو پر آئی تھیں ان کے متعلق حضرت ایوب نے خدا سے نہیں کہا کہ شیطان نے ان کو ان آفتوں میں ڈال دیا ہے۔

باب ۲۹۔ حضرت موسیٰ کا بچپن اور جوانی

وا ۱۷ رع ۱۔ سورۂ قصص ۲۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

	طٰسٓمّٓ ①	طٰ سٓ مٓ ①
	تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ②	یہ صاف بتانے والی کتاب کی آیتیں ہیں ②
	نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَ	ہم (اے مخاطب) تیرے سامنے موسیٰ اور فرعون کا کچھ
	فِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ③	ساتھ پڑھتے ہیں ان کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں ③
فرعون ملک کے ایک گروہ	اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَ	یقیناً فرعون زمین میں بہت بڑھ چڑھ گیا تھا اور اس
کو کمزور بناتا تھا	جَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ	زمین والوں کو ٹولیاں بنا دیا تھا ان میں سے ایک
لڑکوں کو ذبح کرتا تھا	طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ	کو کمزور بنانے لگا تھا ان کے بیٹوں کو ذبح کرتا
	وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ اِنَّهٗ كَانَ	ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑتا تھا اور وہ
	مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ④	برپا کرنے والوں میں سے تھا ④
خدا مظلوموں کا حامی ہے	وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ	اور ہمارا ارادہ ہوا کرتا ہے کہ ہم ان پر احسان کریں
	اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ	زمین میں کمزور کیا جاتا ہے اور ان کو ائمہ بنائیں
	اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ⑤	انھیں کو (زمین کے) وارث بنائیں ⑤
فرعون و ہامان جیسوں کا	وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَ	اور ان کو زمین میں ٹھکانا دیں اور فرعون اور ہامان
مقصد پورا ہونے نہیں دیتا	نُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا	ان دونوں کی فوجوں کو ان (کمزوروں ہی) کی طرف سے
	مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ⑥	دکھا دیں جس سے وہ بچے رہنا چاہتے تھے ⑥
مادرِ موسیٰ کو وحی کی گئی کہ	وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ	اور مادر موسیٰ کے پاس ہم نے وحی کی کہ اس کو دودھ
بچہ کو دریا میں ڈال دے	فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ	پلا' پھر جب تجھے اس کے بارہ میں خوف ہو تو
	وَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ اِنَّا رَآدُّوْهُ	دریا میں ڈال دینا اور خوف نہ کرنا اور غمگین نہ
	اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ	ہم اس کو تیرے پاس واپس لا دیں گے اور
	الْمُرْسَلِيْنَ ⑦	اسے رسول بنائیں گے ⑦
آلِ فرعون نے موسیٰ کو دریا	فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ	پھر اسے آلِ فرعون نے اٹھا لیا تاکہ
سے نکالا	لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا اِنَّ فِرْعَوْنَ	ان لوگوں کا دشمن اور موجب رنج ہو۔ یقیناً
	وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا	فرعون اور ہامان اور ان دونوں کی فوجیں
	خٰطِئِيْنَ ⑧	کار تھیں ⑧
	وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ	اور فرعون کی بی بی نے کہا یہ میرے لئے اور

Marfat.com

عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ ط لَا تَقْتُلُوْهُ ق صلے عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹﴾

آنکھ کی ٹھنڈک ہے، اس کو قتل نہ کیجیے، توقع ہے نفع دیگا، یا ہم دونوں اس کو فرزند بنالینگے اور کو اس کا پتہ تک نہ ہوگا ﴿۵﴾

امراۃ فرعون نے موسیٰ کو اپنی پرورش میں لے لیا۔

وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ط اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰﴾

موسیٰ کا دل (صبر سے) خالی ہوگیا یقیناً قریب تھا اس (بے صبری) کو ظاہر کردیتی اگر ہم اس کے دل کو ڈھارس تاکہ وہ مومنوں میں سے ہو ﴿۱۰﴾

وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ز فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۱﴾

نے اس کی بہن سے کہا کہ اس کے پیچھے پیچھے جا پس وہ اسے دیکھتی رہی اور لوگوں کو اس کا پتہ نہ تھا ۱۱

حضرت موسیٰ کی بڑی بہن

وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ﴿۱۲﴾

بچہ پر دودھ والیوں کو ہم پہلے سے حرام کر چکے تھے۔ (موسیٰ کی) کہا کیا میں آپ لوگوں کو ایک گھر والوں کا پتہ جو آپ کے لیے اس کی کفالت کریں اور اس کے خیر خواہ ہوں ﴿۱۲﴾

حضرت موسیٰ کی ماں ان کی دایہ مقرر ہوئیں

فَرَدَدْنٰهُ اِلٰۤى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾

نے (اس طرح) اسے اس کی ماں کے پاس واپس بھجوادیا تاکہ آنکھ ٹھنڈی ہو اور وہ غمگین نہ ہو اور تاکہ جانے کہ اللہ کا وعدہ ہے۔ مگر بہتیرے لوگ نہیں جانتے ﴿۱۳﴾

ع ۲ سورہ طٰہٰ ۵۸/۲۰

اِذْ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰۤى اُمِّكَ مَا يُوْحٰۤى ﴿۱۴﴾

تمہاری ماں کی طرف ہم نے وحی کی تھی جو (تمہاری طرف) جاتی ہے ۱۴

اَنِ اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ط ... ﴿۱۵﴾

عورت، اس کو صندوق میں رکھ، پھر اس (صندوق) کو ڈال دے، دریا اسے ساحل پر ڈال دیگا، اس کو میرا اور اس کا دشمن اٹھا لیگا۔ .... ﴿۱۵﴾

موسیٰ کو صندوق میں صندوق کو دریا میں ڈالا گیا۔

ع ۳ سورہ قصص ۵۱/۲۸

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰۤى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ط وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱﴾

وہ اپنی پختہ عمر کو پہنچے اور پورے مرد ہوئے تو ہم نے دانائی اور علم دیا اور بھلا کرنے والوں کو ہم یوں ہی بدلا دیا کرتے ہیں ﴿۱﴾

حضرت موسیٰ جوان ہوئے

وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ق هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ج فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ لا فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ق قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ط اِنَّهٗ

شہر میں داخل ہوئے جبکہ وہاں کے لوگ غافل تھے تو دو مردوں کو ایک دوسرے سے لڑتے پایا، یہ ان کی ٹولی کا تھا اور وہ (مصری) ان کے دشمنوں میں سے تو اس نے جو ان کی ٹولی میں سے تھا ان کو دہائی دی اس کے جو ان کے دشمنوں میں سے تھا۔ تو اس کو موسیٰ نے ایک مکا تو اس کا فیصلہ ہی کر دیا۔ کہنے لگے یہ تو شیطان کا سا

ایک اسرائیلی اور ایک مصری میں لڑائی ہوئی اسرائیلی نے حضرت موسیٰ سے فریاد کی۔ حضرت موسیٰ نے گھونسا مارا تو مصری مرگیا۔

Marfat.com

حضرت موسیٰ پشیمان ہوئے خدا سے مغفرت مانگی خدا نے معاف کر دیا۔

عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲﴾
قَالَ رَبِّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ
فَاغْفِرْ لِىْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ
هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۳﴾

کام ہوا، بے شک شیطان دشمن ہے اور صریحاً گمراہ کرنے
کہنے لگے اے میرے رب میں نے اپنے آپ پر
میری مغفرت فرما، تو (اللہ نے) ان کی مغفرت فر
وہ بڑا مغفرت کرنے والا رحیم ہے ﴿۳﴾

حضرت موسیٰ نے خدا سے وعدہ کیا کہ اب کبھی کسی مجرم کی مدد نہ کرونگا۔

قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَىَّ فَلَنْ اَكُوْنَ
ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴﴾

(یہ بھی) کہا اے میرے رب چونکہ تو نے مجھ پر انعام فرمایا
اس لئے میں مجرموں کا پشتی بان کبھی نہ ہونگا ﴿۴﴾

اس اسرائیلی سے دوسرے دن پھر ایک مصری کی لڑائی ہوئی اس نے موسیٰ کی دہائی دی۔

فَاَصْبَحَ فِى الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ
فَاِذَا الَّذِى اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ؕ
قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِىٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۵﴾

پھر شہر میں صبح گذاری ایسے کہ وہ خائف ہو کر انتظار
تھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہی شخص (جس نے کل ان سے مدد
تھی ان کو پکارتا ہے موسیٰ نے اس سے کہا تو صریح بدراہ ہے

موسیٰ نے مصری کو پکڑ لینا چاہا مصری نے کہا کیا کل کی طرح آج بھی قتل کا ارادہ ہے۔

فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِىْ
هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ
اَنْ تَقْتُلَنِىْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا ۢ بِالْاَمْسِ ۖ
اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِى الْاَرْضِ
وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۶﴾

پھر جب انھوں نے چاہا کہ اسے پکڑ لیں جو ان دونوں کا
تو وہ بولا کہ اے موسیٰ کیا تم ارادہ کرتے ہو کہ مجھے (بھی) قتل کر
جس طرح ایک شخص کو کل قتل کر چکے ہو تم تو یہی چاہتے ہو کہ
ملک میں بڑے جابر ہو جاؤ اور تم یہ نہیں چاہتے کہ صلح کرانے
والوں میں سے بنو ﴿۶﴾

ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا اس نے خبر دی کہ دربار میں تمھارے قتل کا مشورہ ہوتا ہے۔

وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ
يَسْعٰى ز قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ
يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ
اِنِّىْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۷﴾

اور شہر کے کنارے سے ایک مرد دوڑتا ہوا آیا اور اس نے کہا
اے موسیٰ اہل دربار مشورہ کر رہے ہیں کہ تم کو قتل کر دیں،
اس لئے (یہاں سے) نکل جاؤ، میں تمھارے خیر خواہوں میں
سے ہوں ﴿۷﴾

حضرت موسیٰ مصر سے نکل گئے

فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ز
قَالَ رَبِّ نَجِّنِىْ مِنَ الْقَوْمِ
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸﴾ ع

تو وہ اس (شہر) سے نکل پڑے ایسے کہ وہ خائف ہو کر نظر
دوڑاتے تھے۔ انھوں نے کہا کہ اے میرے رب مجھے ظالم
قوم سے بچات دے ﴿۸﴾

و ۳ ع ۳ سورہ قصص ۲۸/۵۱

حضرت موسیٰ مدین کی طرف چلے

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى
رَبِّىْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِىْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱﴾

اور جب انھوں نے مدین کی طرف رخ کیا کہنے لگے امید ہے
کہ میرا رب مجھے سیدھی راہ بتائیگا ﴿۱﴾

مدین پہنچے کنوئیں پر دو لڑکیوں کے ریوڑ کو پانی پلایا جن کو چرواہے پانی پلانے نہیں دیتے تھے۔

وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ
اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ؗ وَوَجَدَ
مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ
قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ؕ قَالَتَا لَا نَسْقِىْ
حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ٚ وَاَبُوْنَا

اور جب مدین کے پانی کے پاس وارد ہوئے اس جگہ لوگوں کے
ایک گروہ کو پایا جو (اپنے مویشی) کو پلا رہا تھا اور ان کے پیچھے
عورتوں کو پایا جو (ریوڑ) چرا رہی تھیں۔ (موسیٰ نے ان عورتوں سے)
کہا تم دونوں کا ماجرا کیا ہے۔ وہ بولیں ہم نہیں پلا سکتیں جب
تک کہ چرواہے (اپنے مویشی) لوٹا لے جائیں، اور ہم دونوں کے

Marfat.com

شَيْخٌ كَبِيْرٌ (۲)
فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ
رَبِّ اِنِّىْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَىَّ مِنْ
خَيْرٍ فَقِيْرٌ (۳)
فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِىْ عَلَى
اسْتِحْيَآءٍ قَالَتْ اِنَّ اَبِىْ يَدْعُوْكَ
لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ۚ فَلَمَّا
جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ
لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (۴)
قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ
اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِىُّ
الْاَمِيْنُ (۵)
قَالَ اِنِّىْٓ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى
ابْنَتَىَّ هٰتَيْنِ عَلٰٓى اَنْ تَاْجُرَنِىْ ثَمٰنِىَ
حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ
عِنْدِكَ ۚ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ
عَلَيْكَ ۚ سَتَجِدُنِىْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
مِنَ الصّٰلِحِيْنَ (۶)
قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِىْ وَبَيْنَكَ ۚ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ
قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَىَّ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰى
مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ (۷)

بوڑھا ہے (۲)
موسیٰ نے) ان دونوں کے لئے (ان کے ریوڑ کو پانی) پلا دیا
ں کی طرف چلے یہ کہتے ہوئے اے میرے رب میری طرف
بھی تو اتار دے میں اس کا حاجتمند ہوں (۳)
کے پاس ان دونوں میں سے ایک شرماتی ہوئی چل کر
لی کہ میرا باپ تم کو بلاتا ہے تاکہ تم کو اس کی اجرت
کہ تم نے ہمارے لئے (ہمارے ریوڑ کو پانی) پلا دیا پھر
وہ اس کے پاس آئے اور اس کو (اپنا) قصہ سنایا تو اس نے
ت ڈرو، تم نے ظالم قوم سے نجات پالی (۴)
ونوں میں سے ایک بولی کہ اے میرے باپ اس کو اُجرت
لیجئے کیونکہ بہترین شخص جسے آپ اجرت پر رکھیں وہ ہے
(اور) امانت دار ہو (۵)
نے کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ تمہارے ساتھ اپنی ان دو
ں میں سے ایک کو بیاہ دوں اس شرط پر کہ آٹھ برس
ری مزدوری کرو، لیکن اگر تم دس (برس) پورے کر دو
ماری طرف سے (اضافہ) ہوگا اور میں نہیں چاہتا کہ تم پر
ت ڈالوں، اگر اللہ نے چاہا تو تم مجھے بھلے لوگوں میں
پاؤگے (۶)
ں نے) کہا ان مدتوں میں سے کوئی بھی میں پوری کر دوں
پر زیادتی نہ ہو اور ہم جو کہتے ہیں اس کا اللہ ضامن
(۷)

لڑکیوں کے باپ نے ان کو اُجرت دینے کو بلایا

ایک لڑکی نے باپ سے کہا ان کو اجرت پر رکھ لیجئے۔

ایک لڑکی کو ان کے ساتھ بیاہ دینے کی شرط پر لڑکیوں کے باپ نے ۸ یا ۱۰ برس کے لئے ان کو اجیر بنا لیا۔

حضرت موسیٰ کی پیدائش اور فرعون کے محل میں پرورش

فرعون زمین میں بہت بڑھ چڑھ گیا تھا اور اس نے زمین والوں کو ٹولیاں بنا دیا تھا، اور ان
سے ایک گروہ کو کمزور بنانے لگا تھا۔ ان کے بیٹوں کو ذبح کرتا اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑتا
وہ فساد برپا کرنے والوں میں سے تھا (۲) (جب حضرت موسیٰ پیدا ہوئے) مادر موسیٰ کے
ہم نے وحی کی اس کو دودھ پلا، پھر جب تجھے اس کے بارے میں خوف ہو اسے دریا میں

فرعون کا ظلم
بچوں کا قتل ہونا
حضرت موسیٰ کی پیدائش
مادر موسیٰ پر وحی

Marfat.com

ڈال دینا اور خوف نہ کرنا اور غمگین نہ ہونا۔ ہم اس کو تیرے پاس واپس لادینگے اور اسے ...

حضرت موسیٰ دریا میں ڈالے گئے ⑦ یا اس کو صندوق میں رکھ، پھر اسے دریا میں ڈال، دریا اسے ساحل پر ڈال دیگا ...

آل فرعون نے دریا سے نکالا۔ میرا دشمن اور اس کا دشمن اٹھالیگا ⑮ غ طٰہٰ (حضرت موسیٰ کی ماں نے ایسا ہی کیا) پھر

فرعون کی بادشاہ بیگم نے آل فرعون نے اٹھالیا ..... ⑤ اور فرعون کی بی بی نے کہا، یہ میرے لئے اور آپ

ان کو اپنی پرورش میں لیا آنکھ کی ٹھنڈک ہے، آپ اس کو (اسرائیلی سمجھ کر) قتل نہ کیجئے، توقع ہے کہ یہ ہم کو نفع دے

دونوں اس کو فرزند بنالیں گے اور لوگوں کو اس کا پتہ تک نہ ہوگا ⑨ اور مادر موسیٰ کا دل

سے) خالی ہوگیا، یقیناً قریب تھا وہ اس (بے صبری) کو ظاہر کردیتی اگر ہم اس کے دل کو ...

موسیٰ کی بہن کی معرفت فرعون نہ دیتے تاکہ وہ مومنوں میں سے ہو ⑩ اور اس نے اس کی بہن سے کہا کہ اس کے پیچھے ...

کی بادشاہ بیگم نے ایک عورت کو پس وہ اس کو دور سے دیکھتی رہی اور لوگوں کو اس کا پتہ نہ تھا ⑪ اور اس بچہ پر دودھ والی

بلاکر دائی مقرر کیا جو حضرت موسیٰ کو ہم پہلے سے حرام کر چکے تھے (یعنی موسیٰ کسی دوسری عورت کی چھاتی کو منہ نہیں لگاتے

کی ماں تھی۔ تھے۔) پس (خواہر موسیٰ) نے کہا کیا میں آپ لوگوں کو ایک گھروالوں کا پتہ دوں جو اس کی ...

کریں اور اس کے خیر خواہ ہوں ⑫ پس ہم نے (اس طرح) اسے اس کی ماں کے پاس واپس ...

تاکہ اس کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور وہ غمگین نہ ہو اور تاکہ جانے کہ اللہ کا وعدہ حق ہوتا ہے مگر بہتیرے لوگ نہیں جانتے ⑬

حضرت موسیٰ کی جوانی اور قتل قبطی

جب وہ (موسیٰ) اپنی پختہ عمر کو پہنچے اور پورے (مرد) ہوئے، ہم نے ان کو دانائی اور علم ...

..... ① (اب نہ صرف موسیٰ کو بلکہ سب کو معلوم ہو چکا تھا کہ وہ ایک اسرائیلی ہیں اور مصریوں

ایک اسرائیلی اور ایک سے نہیں) اور (ایک روز) وہ شہر میں داخل ہوئے جبکہ وہاں کے لوگ غافل تھے، تو انھوں نے دو مرد

مصری میں لڑائی ہوئی کو ایک دوسرے سے لڑتے پایا، یہ (اسرائیلی) ان کی ٹولی کا تھا اور وہ (مصری) ان کے دشمنوں میں سے تھا۔ تو

مصری حضرت موسیٰ کے جوان کی ٹولی میں سے تھا ان (موسیٰ) کو دہائی دی اس کے خلاف جو ان کے دشمنوں میں سے تھا تو اس کو موسیٰ

گھونسے سے مر گیا ایک گھونسا مارا، تو اس کا فیصلہ ہی کر دیا۔ (حضرت موسیٰ اپنی اس حرکت پر نادم ہوئے اور) کہنے لگے یہ تو

کا سا کام ہوا، بے شک شیطان دشمن ہے اور صریحاً گمراہ کرنے والا ہے ② کہنے لگے اے میرے

رب میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا، پس میری مغفرت فرما۔ تو (اللہ نے) ان کی مغفرت فرمائی بے شک

وہ بڑا مغفرت کرنے والا رحیم ہے ③ (یہ بھی) کہا کہ اے میرے رب چونکہ تو نے مجھ پر انعام فرمایا

دوسرے دن پھر اس اسرائیلی اس لئے میں مجرموں کا پشتیبان کبھی نہ ہونگا ④ پھر شہر میں صبح گذاری ایسے کہ وہ خائف ہو کر نظر

اور ایک اور مصری کی لڑائی ہو دوڑاتے تھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہی شخص جس نے کل ان سے مدد مانگی تھی ان کو پکارتا ہے

حضرت موسیٰ نے مصری کو نے (جھنجھلا کر) اس سے کہا تو صریح بدراہ ہے ⑤ پھر جب انھوں نے چاہا کہ اسے پکڑلیں جو

پکڑ لینا چاہا۔ (کا اور فریادی کا) دونوں کا دشمن تھا تو وہ بولا کہ اے موسیٰ کیا تم ارادہ کرتے ہو کہ مجھے بھی ...

Marfat.com

جس طرح ایک شخص کو کل قتل کر چکے ہو، تم تو کچھ نہیں چاہتے مگر یہ کہ تم بڑے جابر ہو جاؤ، اور نہیں چاہتے کہ صلح کرانے والوں میں سے بنو (۱۹) اور شہر کے کنارے سے ایک مرد دوڑتا ہوا آیا اور اس نے کہا اے موسیٰ اہل دربار مشورہ کر رہے ہیں کہ تم کو قتل کر دیں اس لئے (یہاں سے) چلے جاؤ میں تمہارے خیر خواہوں میں سے ہوں (۲۰) تو وہ اس شہر سے نکل پڑے ایسے کہ وہ خائف ہو کر نظر دوڑاتے تھے۔ انھوں نے کہا اے میرے رب مجھے ظالم قوم سے نجات دے (۲۱) ع

مصری نے کہا کیا کل کی طرح آج بھی قتل کا ارادہ ہے۔

دربار فرعون میں حضرت موسیٰ کو قتل کرنے کا فیصلہ ہوا۔

حضرت موسیٰ مصر سے نکل گئے

حضرت موسیٰ مدین میں

جب انھوں نے مدین کی طرف رُخ کیا، کہنے لگے امید ہے کہ مجھے میرا رب سیدھی راہ بتا دیگا (۲۲) اور جب مدین کے پانی کے پاس وارد ہوئے، اس جگہ لوگوں کے ایک گروہ کو پایا جو اپنے (مویشی کو) پانی پلا رہا تھا، اور ان کے پیچھے دو عورتوں کو پایا جو (ریوڑ) چراتی تھیں، (موسیٰ نے ان عورتوں سے) کہا تم دونوں کا معاملہ کیا ہے؟ بولیں ہم نہیں پلا سکتیں یہاں تک کہ چرواہے (اپنے مویشی) لوٹا لے جائیں، اور ہمارا باپ بڑا بوڑھا ہے (۲۳) تب موسیٰ نے ان دونوں کے لئے ان کے ریوڑ کو پانی پلا دیا۔ پھر چھاؤں کی طرف چلے یہ کہتے ہوئے کہ اے میرے رب میری طرف جو بھلائی بھی تو اتار دے میں اس کا حاجتمند ہوں (۲۴) پھر ان کے پاس دونوں میں سے ایک شرماتی ہوئی چل کر آئی، بولی کہ میرا باپ تم کو بلاتا ہے اس لئے کہ تم کو اس کی اجرت دے کہ تم نے ہمارے لئے (ہمارے ریوڑ کو پانی) پلا دیا۔ پھر جب وہ اس کے پاس آئے اور اس کو اپنا قصہ سنایا تو اس نے کہا مت ڈرو، تم نے ظالم قوم سے نجات پالی (۲۵) ان دونوں میں سے ایک بولی کہ اے میرے باپ اس کو اُجرت پر رکھ لیجئے کیونکہ بہترین شخص جسے آپ اُجرت پر رکھیں وہ ہے جو قوی (اور) امانت دار ہو (۲۶) (بوڑھے نے) کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ تمہارے ساتھ اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کو بیاہ دوں اس شرط پر کہ آٹھ برس تم میری مزدوری کرو، لیکن اگر تم دس (برس) پورے کر دو تو یہ تمہاری طرف سے (اضافہ) ہوگا اور میں نہیں چاہتا کہ تم پر مشقت ڈالوں، اگر اللہ نے چاہا تو تم مجھ کو بھلے لوگوں میں سے پاؤ گے (۲۷) (موسیٰ نے) کہا دونوں میں سے میں کوئی بھی پوری کر دوں تو مجھ پر زیادتی نہ ہو اور ہم جو کہتے ہیں اس کا ضامن اللہ ہے (۲۸) ع

حضرت موسیٰ مدین میں

کنویں پر دو لڑکیوں کی امداد

لڑکیوں کے باپ نے اُجرت دینے کو بلایا

ایک لڑکی نے کہا ان کو اُجرت پر رکھ لیجئے۔

ایک لڑکی کے ساتھ ان کا نکاح کر دینے کی شرط پر آٹھ یا دس برس کے لئے حضرت موسیٰ کو بوڑھے نے نوکر رکھ لیا۔

۲۵۷۔ توراۃ میں حضرت موسیٰ کے بچپن اور جوانی کا قصہ۔ مصر میں جب چرواہے بادشاہ (ہکسوس) حکومت کرتے تھے مغربی ایشیا کے بہت سے قبائل آبسے تھے اور انھیں میں سے ایک قبیلہ بنی اسرائیل کا تھا۔ ہکسوس کی حکومت کے مٹ جانے پر اکثر قبیلے چلے گئے اور جو باقی تھے وہ بھی مصر چھوڑ دینے کے سروسامان میں تھے۔ توراۃ کا بیان ہے کہ ایک زمانہ آیا جبکہ مصر میں ایک نیا بادشاہ

ہکسوس کا مصر سے خروج

Marfat.com

پیدائش موسیٰ کے وقت کا فرعون یوسف کو نہیں مانتا تھا۔ بنی اسرائیل کی کثرت سے ڈرتا تھا مگر یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ وہ مصر سے نکل جائیں

برسرِ حکومت آیا جو یوسف کو نہیں مانتا تھا ⑧ اس نے اپنے لوگوں سے کہا دیکھو بنی ا...
زیادہ ہیں اور قوی تر ہیں ⑨ ایسا نہو کہ وہ اور زیادہ ہو جائیں، اور جنگ پڑے تو د...
دشمنوں سے مل جائیں اور ہم سے لڑیں اور ملک سے نکل جائیں ⑩ ب خروج۔ اس...
ہوتا ہے کہ وہ بادشاہ بنی اسرائیل کو اور اپنے دشمنوں کو دو جدا قومیں سمجھتا تھا، اور بنی اسرا...
کے لوگوں سے تعداد اور قوت میں زیادہ تھے وہ چاہتا تھا کہ بنی اسرائیل مصر میں رہیں مگر...
خوف تھا کہ وہ لوگ دوسرے ایشیائی قبائل کے ساتھ مل جائیں گے اور ہم سے لڑیں گے...
ملک سے نکل جائینگے۔

بنی اسرائیل کی تعداد گھٹانے کیلئے ان کے لڑکوں کو قتل کر دیتا تھا

اس مقصد کو مدنظر رکھ کر فرعون نے بنی اسرائیل سے عمارت بنانے اور کھیتوں کے سخت کا...
اور ان کی زندگی تلخ کر دی ⑭ اس نے اپنے آدمیوں کو تاکید کے ساتھ کہا کہ بنی اسرائیل میں...
پیدا ہو اسے دریا میں ڈال دو اور جو بیٹی ہو اُسے جیتی رہنے دو ㉒ ب۔ لاوی کے گھرانے...
ایک شخص (عمران) نے اپنے خاندان کی ایک عورت (یوکبد) سے بیاہ کیا اور اس سے ا...

حضرت موسیٰ کی پیدائش

بیٹا پیدا ہوا۔ اس عورت نے اسے تین ماہ تک چھپا رکھا، جب آگے کو چھپا نہ سکی تو اس نے سر...

حضرت موسیٰ کو دریا کے کنارے جھاؤ میں رکھ دیا گیا۔

کا ایک ٹوکرا بنایا اور اس پر لاسا اور رال لگایا اور بچے کو اس میں رکھا اور اس نے اسے در...
کنارے جھاؤ میں رکھ دیا۔ بچہ کی بہن دور سے کھڑی دیکھتی تھی کہ اس کے ساتھ کیا ہوتا ہے...

فرعون کی بیٹی نے ان کو جھاؤ میں سے نکالا۔

فرعون کی بیٹی غسل کرنے کو دریا پر اتری اس نے جھاؤ میں ٹوکرا دیکھ کر اپنی سہیلی کو بھیجا کہ اسے اٹھا...
جب اس نے اسے کھولا تو لڑکے کو دیکھا اور بولی یہ کسی عبرانی کا لڑکا ہے۔ تب اس کی بہن...

حضرت موسیٰ کی ماں ان کی دائی مقرر ہوئیں

فرعون کی بیٹی سے کہا فرمایئے تو میں جا کے عبرانی عورتوں میں سے ایک دائی آپ کے پاس لا...
تا کہ وہ اس کو آپ کے لئے دودھ پلائے۔ اجازت پا کر وہ لڑکی گئی اور بچہ کی ماں کو بلا لا...
فرعون کی بیٹی نے اس سے کہا اس لڑکے کو لے اور میری طرف سے دودھ پلا میں تجھے اس...

فرعون کی بیٹی نے ان کو اپنا متبنّیٰ بنایا

اجرت دونگی۔ اس عورت نے لڑکے کو لیا اور دودھ پلایا اور جب لڑکا بڑا ہوا وہ اسے فر...
کی بیٹی کے پاس لائی اور وہ اس کا بیٹا ٹھیرا اور اس نے اس کا نام مُوسےٰ رکھا اور کہا ا...
سبب سے کہ میں نے اسے پانی سے نکالا ① تا ⑩ ب۲ خروج۔

ایک مصری اور ایک عبرانی کی لڑائی۔

جب موسےٰ بڑے ہوئے تو محل سے ایک روز باہر گئے اور انھوں نے دیکھا کہ ان کی برا...
کے لوگ مشقت کے کام کر رہے ہیں اور انھوں نے دیکھا کہ ایک مصری ایک عبرانی کو جو...

مصری کو مار کر حضرت موسیٰ نے ریت میں چھپا دیا

برادری کا ایک شخص تھا مار رہا ہے۔ پھر انھوں نے اِدھر اُدھر نظر کی اور دیکھا کہ کوئی نہیں تب اس مص...
کو انھوں نے مار ڈالا اور ریت میں چھپا دیا۔ دوسرے دن پھر وہ باہر گئے تو دیکھا کہ دو عبرانی آپس...

دو عبرانیوں کی لڑائی۔

میں جھگڑ رہے ہیں تب انھوں نے اس شخص سے جو ناحق پر تھا کہا کہ تو کیوں اپنے...
کو مارتا ہے۔

Marfat.com

وہ بولا کہ تجھ کس نے ہم پر حاکم یا منصف مقرر کیا۔ کیا تو چاہتا ہے کہ جس طرح تو نے اس مصری کو مار ڈالا مجھے بھی مار ڈالے؟ تب موسیٰ ڈرے اور کہنے لگے کہ یقیناً یہ بھید فاش ہو گیا[ط] ⑪ تا ⑭ ب خروج۔ — کل کے قتل کا راز فاش ہو گیا۔

جب فرعون کو یہ خبر پہنچی تو اس نے ارادہ کیا کہ موسیٰ کو قتل کر دے موسیٰ فرعون کے حضور سے بھاگ گئے اور مدین کی زمین میں چلے گئو۔ وہ ایک کنویں کے پاس بیٹھے تھے کہ مدین کے کاہن کی سات بیٹیاں آئیں اور پانی نکالنے لگیں اور گھڑوں کو بھرا تا کہ اپنے باپ کے گلے کو پانی پلائیں — فرعون نے حضرت موسیٰ کے قتل کا ارادہ کیا اور حضرت موسیٰ مدین چلے گئے۔

کچھ چرواہے بھی اپنے مویشی کو پانی پلانے کے لئے کنویں کے پاس آئے اور لڑکیوں کو کنویں سے ہٹانا چاہا موسیٰ آگے آئے اور انھوں نے ان لڑکیوں کی مدد کی اور ان کے گلے کو پانی پلا دیا۔ — کاہن مدین کی بیٹیوں کی امداد

وہ اپنے باپ رعوایل کے پاس آئیں تو اس نے پوچھا کہ آج تم کیونکر سویرے لوٹیں۔ وہ بولیں ایک مصری نے ہمیں چرواہوں کے ہاتھ سے بچایا۔ اور ہمارے گلے کے لئے پانی بھر دیا۔ باپ نے بیٹیوں سے کہا کہ جاؤ اور اس مرد کو بلا لاؤ تاکہ ہم اس کو کھانا کھلائیں۔ چنانچہ موسیٰ لڑکیوں کے باپ کے گھر گئے اور اس کے پاس رہنے کے لئے راضی ہو گئے[ط] اور اس نے اپنی بیٹی صفورہ موسیٰ کو دی جس سے ایک بیٹا پیدا ہوا جس سے اس کا نام جیرسوم رکھا کیونکہ موسیٰ نے کہا میں اجنبی ملک میں مسافر ہوں ⑮ تا ㉒ ب خروج۔ — لڑکیوں کے باپ نے کھانے کے لئے بلایا۔ اپنی ایک بیٹی کے ساتھ ان کا نکاح کر دیا۔

ف ۲۵۸۔ تاریخ مصر حضرت یوسف سے حضرت موسیٰ تک۔ حضرت یوسف کے باب ۲۷ میں بتایا گیا ہے کہ جس وقت حضرت یوسف مصر میں آئے ہیں ہکسوس یعنی عرب کے چرواہی بادشاہوں کی حکومت کو قایم ہوئے چند ہی برس ہوئے تھے، رفتہ رفتہ ہکسوس کے قدم اور بھی زیادہ جم گئے اور ان کی حکومت مصری یا پیرس وغیرہ کے بموجب ۱۳۳ برس تک رہی۔ ہکسوس نے مشرقی مصر میں سینا کی سرحد کے پاس ایک نیا شہر اوریس آباد کیا تھا اور اسی کو اپنا صدر مقام بنایا تھا۔ مصر زیریں کا قدیم دارالحکومت ممفیس ہکسوس کا ایک زمانہ تک دارالحکومت تھا اور فراعنہ اس سے بالکل بے دخل کر دیئے گئے تھے اور وہاں پر مصریوں کی آبادی تھی مگر ہکسوس کے دارالحکومت ہونے کی وجہ سے ممفیس میں بہت سے ایشیائی لوگ آبسے تھے۔ مصر کا شاہی خاندان اور اس کے امرا تھیبس میں، جس کا بعد میں لکسر نام مشہور ہوا اور جو گیارہویں خانوادہ کے وقت سے مصر کا پایہ تخت تھا، سمٹ آئے تھے۔ اور تھیبس کا فرعون ہکسوس کا ماتحت اور باج گذار تھا۔ یہاں پر ایشیا کے لوگ بہت کم یا بالکل نہیں تھے۔ — ہکسوس کی حکومت۔ لکسر کے حکام

کچھ عرصہ تک تو تھیبس کے فراعنہ بالکل بے دست و پا رہے، رفتہ رفتہ ان میں قومی حمیت اور جوش پیدا ہوا اور انھوں نے اپنے آپ کو ہکسوس کی بالادستی سے چھڑا لیا۔ تھیبس کے فرماں روا کے۔ مَو۔ سِے کے سنہ جلوس کی تحریر کے چند ٹکڑے دستیاب ہوئے ہیں جس کا محرر لکھتا ہے — ہکسوس کے ساتھ فراعنہ مصر کی جنگ

ط ۱۔ اس کا قرآنی قصہ سے مقابلہ کرو۔ ط ۲۔ اس کا قرآن کے قصہ سے مقابلہ کیجئے۔

Marfat.com

"بادشاہ نے کہا، میری طاقت کس کام کی، جب ایک حاکم شمال میں اور ایک دوسرا ... میں یہاں اس طرح بیٹھا ہوں کہ ایک طرف ایک ایشیائی براجمان اور ایک طرف ایک حبشی (ہکسوس)، بادشاہ اپوپی اس ملک میں میرا حصہ دار بنا ہوا ہے۔ . . . ملک میں جو کوئی بھی اہل ایشیا کی خدمت گاری سے اکتا گیا ہے۔ . . . میری خواہش ہے کہ مصر کو آزادی دلاؤں ایشیا والوں کو برباد کر دوں۔ . . . . مجلس شوریٰ کے اکابر نے کہا اہل ایشیا کو ... USIA تک بڑھ آئے ہیں اور وہ ہمارے خلاف بڑے بول بولتے ہیں اگر ہم نہایت آسانی سے اپنا حصہ مصر کو محفوظ رکھیں گے۔ . . . مگر بادشاہ کو یہ بات ناگوار گذری (کہ صرف اپنے حصہ مصر کو محفوظ رکھنا چاہیئے) اور اس نے کہا نہیں بلکہ میں ان اہل ایشیا سے لڑونگا اور (ان کو سارے مصر سے نکال دینے کے لئے) فتح ہماری منتظر ہے" اس کے بعد کا ایک ٹکڑا دستیاب نہیں ہوا اسی تحریر کے ایک اور حصہ میں منقوش ہے "تب میں نے آمن (دیوتا) کے حکم سے اہل ایشیا کو بھگانے کے لئے دریائی سفر کیا، میری فوجیں کامیاب رہیں، ماز وئی (حبش) کا ہر سپاہی میرے آگے پرکالہ آتش کی طرح، اہل ایشیا کے تعاقب اور ان کے قدم اکھیڑ دینے کے لئے ہماری صف سے آگے نکل جاتا تھا، مشرق اور مغرب میں ہماری فتح رہی، اور ہماری فوج ایک کے بعد دوسری فتح پر خوشیاں مناتی رہی"

فراعنہ کی کامیابی

اگرچہ کے۔مو۔سے نے ہکسوس کو زبردست شکست دیکر مصر کے بڑے حصہ کو ان کی بالادستی سے رہائی دلادی تھی، مگر سرحد کے علاقہ اوریس پر ہکسوس ابھی تک قابض تھے مگر اس میں اب پہلے کا سا نظم و انضباط نہ تھا۔ کے۔مو۔سے کے جانشین اح۔مو۔سے نے ان کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھا کر اوریس پر حملہ کر دیا۔ مشہور یہودی مورخ یوسیفوس مصر کے مورخ مانیتو کے حوالہ سے جس Thomosis تھیوموسیس کا قصہ لکھا ہے وہ یہی اح۔مو۔سے ہے۔ اس کا بیان ہے کہ تھیوموسیس نے ۴ لاکھ اسی ہزار فوج کے ساتھ اوریس کا محاصرہ کیا جس سے عاجز آکر ہکسوس نے اس شرط پر صلح کرلی کہ وہ مصر کو چھوڑ کر چلے جائیں گے، چنانچہ ۲ لاکھ ۴۰ ہزار ہکسوس مصر سے چلے گئے۔ اح۔مو۔سے نے ۲۵ برس حکومت کی اس کے تقریباً تمام سال ہکسوس کے ساتھ لڑنے میں گذرے، کئی جنگیں ہوئیں "اوریس کے باغیوں کے ساتھ جنگ میں گھوڑے اور رتھ استعمال ہوئے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ فراعنہ نے ایشیائی قوموں کی طرح جنگ میں گھوڑوں اور رتھوں سے کام لیا۔ کئی جنگیں دریائے نیل پر بھی ہوئیں، دونوں طرف کے سپاہی کشتیوں میں بھالے اور تیروں سے ایک دوسرے کا مقابلہ کرتے تھے۔ اح۔مو۔سے سے ایک نیا دور شروع ہوا اس لئے وہ اٹھارھویں خانوادہ کا بانی قرار پایا۔ اس کا جانشین آمن حطب اوّل پہلا فرعون مصر ہے جو ہکسوس کے بعد سارے مصر کا بادشاہ مانا گیا۔ اس کے بعد عرصہ تک طوطمس (اول

فرعون اح۔مو۔سے اور ہکسوس کی جنگ

ہکسوس کی حکومت کا خاتمہ

Marfat.com

سوم) نے حکومت کی۔ مانیتھو کا بیان ہے کہ "جس وقت مصر کو ہکسوس نے خالی کیا طوطمس بادشاہ بکسوس کا مصر سے خروج

حضرت یعقوب کا لقب اسرائیل تھا۔ وہ اور ان کے بیٹے پوتے حضرت یوسف کے زمانہ میں مصر
سے اور ہکسوس کی حکومت کے خاتمہ تک بنی اسرائیل مصر ہی میں رہے اور ان کو حضرت موسیٰ
فرعون کی ماتحتی سے چھڑایا۔

۔ ملکہ ہت شِپ سُت ۔ ہکسوس کو شکست دیکر مصر سے نکال دینے سے فرعون کے
بہت بلند ہو گئے۔ طوطمس اوّل نے اس کامیابی پر قناعت نہیں کی بلکہ اس نے جنوب میں حبش طوطمس اوّل
کر لیا اور شمال مشرق میں جزیرہ نمائے سینا سے آگے بڑھ کر لبنان اور حلب پر سے گذر کر
کے کنارے تک اپنی حکومت قایم کر لی۔ اس نے تیرہ برس حکومت کی۔ اس کو اپنے دو شام پر مصر کا قبضہ
کے مرجانے کا سخت صدمہ تھا۔ وہ اپنی ساری محبت اپنی بیٹی ہت شِپ سُت پر صرف
تھا۔ اور اپنے تیسرے بیٹے کی طرف جو کہ بادشاہ بیگم کے پیٹ سے نہیں تھا التفات نہیں رکھتا
طوطمس اوّل کا انتقال ہوتے ہی اس کا بیٹا طوطمس دوم کے نام سے تخت فرعون پر بیٹھ گیا۔ طوطمس اول کا انتقال
سوتیلی بہن ہت شِپ سُت نے اس کے دعوے کو تسلیم نہیں کیا، کیونکہ وہ بادشاہ بیگم کی طوطمس دوم کی برائے نام حکومت
دستور کے مطابق وہی تخت حکومت کی حقدار تھی اس کے علاوہ اس کا یہ بھی دعویٰ تھا ملکہ ہت شِپ سُت
کے باپ طوطمس اوّل نے وصیت کی تھی کہ اس کے بعد یہی لڑکی اس کی جانشین بنائی
۔ اسباب کچھ ایسے پیدا ہو گئے کہ اس کو اپنے سوتیلے بھائی طوطمس دوم کے ساتھ شاہی طوطمس دوم اور ہت شِپ سُت
کے مطابق بیاہ کرنا پڑا۔ اس کے بطن سے کوئی فرزند نہیں پیدا ہوا، مگر ایک لڑکی ہوئی کی شادی۔
شوہر برائے نام بادشاہ تھا، حکومت کی ساری باگ اسی ملکہ کے ہاتھ میں تھی۔ باپ کے
کے وقت اس کی عمر پندرہ برس کی تھی۔ پندرہ برس حکومت کرنے کے بعد ۱۷ سنہ جلوس میں
نے جوبلی منانے کا انتظام کیا۔ مصر میں تخت نشینی کے تیسویں برس جوبلی منائی جاتی تھی۔
شِپ سُت کا منشا اس جشن کے منانے سے یہ تھا کہ لوگ مان لیں کہ وہ اپنی پیدائش کے روز
مالک تخت و تاج تھی۔ مگر اس کا یہ ارادہ پورا نہ ہونے پایا اور ایک مدت کے تفرقہ کے بعد
نے اپنے شوہر طوطمس دوم کے ساتھ میل کر لیا اور اس سے ایک اور لڑکی پیدا ہوئی۔
دنوں میں طوطمس کی ایک اور بی بی سے جو شاہی نسل سے نہ تھی ایک لڑکا پیدا ہوا طوطمس دوم
کے بعد یہ لڑکا طوطمس سوم کے نام سے ہت شِپ سُت کا شریک سلطنت ہوا۔ ہت شِپ طوطمس دوم
ساٹھ برس کی عمر تک جبکہ اس کا انتقال ہوا سلطنت کرتی رہی۔ اس کے نمایاں کارناموں میں دیر البحری ہت شِپ سُت کا انتقال
مندر ہے جو اس نے اپنے زمانہ میں تعمیر کرایا تھا اور جو مصر کا سب سے زیادہ خوبصورت
سمجھا جاتا ہے۔

Marfat.com

ف ۲۶۰۔ حضرت موسیٰ کا درجہ فرعونی دربار میں۔ حضرت موسیٰ طوطمس دوم کے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے جس شاہی خاتون نے ان کو اپنی آغوش میں لیا وہ یہی ملکہ ہت شپ ست تھی۔ قرآن اس کو فرعون کی بی بی بتاتا ہے اور توراۃ اس کو فرعون کی بیٹی۔ وہ طوطمس اوّل کی بیٹی اور طوطمس دوم کی سوتیلی بہن تھی جس کے ساتھ وہ شادی کرنے پر مجبور ہوئی تھی۔ اس کی بڑی خواہش تھی کہ اس کو بیٹا پیدا ہو مگر بدقسمتی سے اس کے لڑکی پیدا ہوئی اس وقت اس کی عمر صرف ... کی تھی اس نے اپنے خاوند سے کہا کہ اس بچے کو قتل نہ کیا جائے وہ شاید ہمارے کام آئے یا ہم اس کو اپنا فرزند بنا لیں۔

پیدائش موسیٰ کا زمانہ

ہت شپ ست لڑکے کی بڑی خواہش مند تھی۔

جس وقت حضرت موسیٰ قتل قبطی کے بعد مصر سے فرار ہوئے اس وقت وہ اپنی پختہ عمر کو پہنچ چکے تھے یعنی ان کی عمر ۴۰ برس کی تھی اور توراۃ بھی یہی عمر بتاتی ہے اس وقت طوطمس سوم کی حکومت تھی اور ہت شپ ست مر چکی تھی۔ قتل قبطی سے پہلے ہت شپ ست کی زندگی میں، دربار فرعون میں حضرت موسیٰ کا بہت بڑا رتبہ تھا۔ بادشاہوں کے لڑکے جو وارث تخت نہیں ہوتے تھے ان میں سے بعض مندر کے کاہن مقرر ہوا کرتے تھے چنانچہ طوطمس کا بیٹا جو بعد میں طوطمس سوم کے نام سے فرعون بنا، کارنک کے مندر میں ایک کاہن کے ... تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہت شپ ست نے اسی طرح اپنے موبولے بیٹے موسیٰ کو جزیرہ نمائے سینا کے ایک معبد کا کاہن مقرر کیا تھا۔ اس جزیرہ میں بنو سام کی آبادی تھی جو حضرت موسیٰ کے ہم قوم تھے اور وہ اب تک فرعون مصر کی رعایا تھے اور اس لئے ہت شپ ست کی غالباً خواہش ہوگی کہ ان کے معبد کا کاہن انھیں میں سے ایک ہو جو کہ فرعون کا متبنیٰ بیٹا ہو۔ چند برس ہوئے کہ وادی سینا کے معبد سرابط میں پروفیسر فلنڈرس کو ایک قدیم لوح ملی ہے جس میں عبری آمیز مصری زبان میں کندہ ہے کہ "میں ہوں ہت شپ ست کا بیٹا، وادی ... کے کان کنوں کا سردار، منیٰ اور یہودا کے معبدوں کا افسر۔ اے ہت شپ ست تو مجھ پر مہربان تھی، تو نے مجھے دریا سے نکالا اور تو نے مجھے اس معبد میں مقرر کیا جو کوہ سینا پر ہے۔"

شہزادے مندروں کے کاہن مقرر ہوا کرتے تھے

ہت شپ ست نے اپنے موبولے بیٹے موسیٰ کو سینا، منیٰ، اور یہودا کے کاہنوں کا سردار مقرر کیا۔

اس وقت فرعون کا دعویٰ تھا کہ اس کی حکومت سارے جزیرۃ العرب پر سینا سے لیکر ... کے کنارے تک وسیع ہے۔ اس لئے بنو اسماعیل کے معبد، جو منیٰ میں واقع ہے اور جسے کعبہ کہتے ہیں اور بنی اسرائیل یعنی یہودا کے معبد کا جو اس وقت کوہ سینا پر تھا۔ ہت شپ ست نے اپنے متبنیٰ بیٹے موسیٰ کو کاہن مقرر کیا تاکہ وہ ایشیائی قبیلوں کی سرداری کریں۔ جزیرہ نمائے سینا میں بہت سی کانیں تھیں جن کی نگرانی ہمیشہ ایک بڑے ذمہ دار حاکم کے ذمہ ہوا کرتی تھی یہ عہدہ بھی حضرت موسیٰ کو دیا گیا تھا۔ ہت شپ ست کے انتقال کے بعد طوطمس سوم نے اسرائیل اور دیگر غیر مصری رعایا کے ساتھ حکومت کا رویہ بالکل بدل دیا اور ان پر طوطمس ...

طوطمس سوم نے حضرت موسیٰ کو ان کے عہدہ سے واپس بلا لیا۔

Marfat.com

...ی زیادہ تشدد کرنے لگا معلوم ہوتا ہے کہ اس نے حضرت موسیٰ کو کہانت اور کانوں کی نگرانی ...دہ سے واپس بلالیا، اور اس کے ساتھ محل میں پہنچ جوان کی عزت تھی اس میں بھی کچھ خلل آگیا ...ل قبطی کا واقعہ اگر ہٹ شپ سُٹ کے زمانہ میں ہوتا تو اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا جاتا ...مثل مشہور ہے کہ شہزادوں کو سات خون معاف ہوتے ہیں مگر اس واقعہ سے طوطمس نے فائدہ ...نا چاہا اور اس کے دربار میں حضرت موسیٰ کو سزا دینے کا فیصلہ ہوا جس کی خبر سن کر ان کو ملک ...ڑ کر چلا جانا پڑا۔ انھوں نے مدین کا رُخ کیا کیونکہ اس علاقہ سے وہ اچھی طرح واقف تھے ...مدین سے واپسی کے وقت بھی وہ سینا میں کوہ طور کے پاس سے گذرے جہاں وہ معبد ...کاہن رہ چکے تھے۔

قتل قبطی

طوطمس سوم نے موسیٰ کو قتل کردینا چاہا۔ حضرت موسیٰ مدین چلے گئے۔

۲۶۱۔ خاندان حضرت موسیٰ - قرآن میں حضرت موسیٰ کی ماں کا ذکر ہے، ان کے باپ ...کر نہیں۔ حضرت ہارون نے حضرت موسیٰ کو ایک آیت کے مطابق میری ماں کے بیٹے کہ کر پکارا ...جس سے معلوم ہوا کہ دونوں کی ماں ایک تھی۔ خدا نے اپنی زبان ... اور حضرت موسیٰ کی ...ان سے حضرت موسیٰ کو ان کا بھائی بتایا ہے۔ حضرت موسیٰ کی کم سے کم ایک بہن بھی تھی جو ...یا سے حضرت موسیٰ کے نکالے جانے کے وقت حاضر تھی۔ توراۃ میں اس کا نام مریم اور ...رت موسیٰ کی ماں کا نام یوکبد بنت لاوی مذکور ہے اور ان کے باپ کا نام عمران بن قہات ...لاوی بتایا گیا ہے۔ حضرت یعقوب کے بارہ بیٹوں میں سے ایک کا نام لاوی تھا اور لاوی ...ک بیٹا قہات تھا۔ لاوی اور قہات دونوں مصر میں بنی اسرائیل کے داخل ہونے سے ...ے پیدا ہو چکے تھے۔ داخلہ مصر سے ۳۵۰ برس بعد حضرت موسیٰ پیدا ہوئے۔ اس لئے یہ کہنا ...ضرت موسیٰ کے باپ عمران اسی قہات کے بیٹے تھے جو حضرت یعقوب کے پوتے تھے ...ل غلط ہے۔ اسی طرح حضرت موسیٰ کی ماں کو حضرت یعقوب کے بیٹے لاوی کی بیٹی قرار ...نا اور یہ کہنا کہ "موسیٰ کے باپ عمران نے اپنے باپ قہات کی بہن یوکبد سے بیاہ کیا تھا" ...(باب خروج) ہمارے نزدیک بالکل مہمل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ شجرہ نسب میں قہات اور ...وی کے درمیان اور یوکبد اور لاوی کے درمیان دو تین نام چھوٹے ہوئے ہیں۔

حضرت موسیٰ کے بھائی ہارون

حضرت موسیٰ کی بہن مریم

حضرت موسیٰ کی ماں یوکبد

حضرت موسیٰ کے باپ عمران

حضرت موسیٰ کا سال پیدائش

۲۶۲۔ قتل قبطی اور معصومیت - بنی اسرائیل اور مصریوں کے تعلقات بہت بگڑے ...ئے تھے۔ اور فرعون کی طرف سے بھی بنی اسرائیل پر بہت تشدد ہو رہا تھا۔ بنی اسرائیل ...سے ایک شخص اور ایک مصری آپس میں لڑ رہے تھے، قرآن نے لڑائی کے لئے اقتتال کا ...استعمال کیا ہے۔ اگر حضرت موسیٰ بیچ بچاؤ نہ کرتے تو یقیناً اسرائیلی شخص جس نے موسیٰ کو دہائی ...تھی قتل ہو جاتا۔ حضرت موسیٰ کی نیت نہ تھی کہ قبطی کو قتل کر ڈالیں مگر ان کا چانٹا ایسا زوردار ...کہ اس مصری کا کام تمام ہو گیا۔ حضرت موسیٰ اس نتیجہ کو دیکھ کر سخت پریشان اور نادم ہوئے

قتل قبطی

حضرت موسیٰ نے اپنے ارادہ سے قتل نہیں کیا

حضرت موسیٰ کی ندامت

Marfat.com

اپنے فعل کو حضرت موسیٰ نے شیطان کے فعل سے تشبیہ دی اور اپنے آپ کو بہکنے والا خیال کیا۔

اور کہنے لگے یہ تو شیطان کا سا کام ہوا انہوں نے فوراً خدا سے مغفرت چاہی اور و کسی مجرم کی پشت پناہی نہیں کرونگا۔ فرعون نے بھی ایک موقع پر حضرت موسیٰ کو یہ وا تو انھوں نے اعتراف کیا کہ میں اس وقت بہکنے والوں میں سے تھا ⑪ اور یہ بھی میں تم سے بھاگا جب کہ میں تم سے ڈرا پھر مجھے میرے رب نے دانائی بخشی اور مجھے

اس واقعہ سے ان کا فطرۃً معصوم ہونا ثابت ہوتا ہے

میں سے (ایک رسول) بنایا ⑫ ع شعراء۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ واقعہ رسالت سے ہے۔ اس واقعہ سے حضرت موسیٰ کی معصومیت میں کوئی فرق نہیں آتا بلکہ یہ ثابت ہے کہ وہ فطرۃً معصوم تھے، اسی لئے اس واقعہ پر جسے کوئی معمولی انسان خطا بھی نہیں حضرت موسیٰ نے انتہائی ندامت کا اظہار کیا اور اپنے کام کی ظاہری صورت کو شیطان کے سے تشبیہ دی۔

۲۶۳ ۔ حضرت موسیٰ کے خسر۔ حضرت موسیٰ کے خسر کا نام توراۃ میں رعوایل ⑱

حوباب بن رعوایل عرف یترو

ب خروج۔ حوباب بن رعوایل ⑳ ب عدد اور یترو مذکور ہے ① ب ⑱ ب و ⑤ ⑥ و ⑨ و ⑫ ب خروج۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ان کا نام حوباب اور لقب تھا اور ایک شخص رعوایل کے بیٹے تھے۔ سفر القضاۃ میں ان کی نسل کے ایک شخص کا نام قینی مذکور ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ وہ نبوقین میں سے تھے۔

حضرت موسیٰ کے خسر مدین کے کاہن تھے مگر با اقتدار نہ تھے

عام طور پر حضرت موسیٰ کے خسر کو حضرت شعیب پیغمبر سے تطبیق دی جاتی ہے۔ توراۃ کا بیان ہے حضرت موسیٰ کے خسر مدین کے کاہن تھے مگر معلوم ہوتا ہے کہ ان کے لوگوں میں ان کا اثر نہیں تھا چنانچہ ان کی لڑکیاں کنوئیں سے جب پانی نکال رہی تھیں تو چرواہوں نے ان کو وہاں سے ہانک دینے کی کوشش کی اور وہ وہاں سے ہٹادی جاتیں اگر حضرت موسیٰ ان کی مدد کو نہ پہنچتے۔ قرآن میں بھی مذکور ہے کہ جب حضرت موسیٰ نے لڑکیوں سے دریافت کیا کہ ماجرا کیا ہے تو وہ بولیں کہ ہمارا باپ بڑا بوڑھا ہے، وہ ریوڑ کو پانی پلانے آ نہیں سکتا، ہم اپنے ریوڑ کو پانی نہیں پلا کیونکہ چرواہوں نے کنوئیں پر قبضہ کرلیا ہے اور جب تک وہاں سے ہٹ نہ جائیں ہمارے ریوڑ کو پانی نہیں مل سکتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ کے خسر کی لوگوں کی نظر

حضرت موسیٰ کے خسر کو حضرت شعیب قرار دینا غلط ہے۔

اتنی بھی عظمت نہ تھی کہ ان لڑکیوں کے ریوڑ کو پانی پہلے پلا دیتے اور بعد کو اپنے مویشی کو پلاتے۔ بر اس کے حضرت شعیب کے ساتھ اتنی قوی جماعت تھی کہ ان کی قوم کی اکثریت اس سے ڈرتی تھی ا کہتی تھی کہ "اے شعیب اگر تمھارا جتھا نہ ہوتا تو ہم تم کو پتھراؤ کرکے مار ڈالتے" یہ تو مدین کی تباہی سے پہلے کا ذکر ہے، مدین پر عذاب آنے کے بعد، حضرت شعیب کے بڑھاپے میں مدین میں ا کے معتقدین کے سوا اور کوئی نہ تھا۔ اور ظاہر ہے کہ ان کی عظمت ان کے لوگوں میں کس قدر رہی ہو اگر واقعی حضرت موسیٰ کے خسر حضرت شعیب ہی تھے تو مدین کے چرواہے ان کی لڑکیوں کے سا

Marfat.com

بے اعتنائی ہرگز نہ برتتے۔ اس کے علاوہ حضرت شعیب کا زمانہ حضرت موسیٰ کے زمانہ سے بہت
گذرا ہے، سورہ اعراف ۹/۵ میں تاریخی ترتیب کے ساتھ حضرت نوح، حضرت ہود،
ت صالح، حضرت لوط اور حضرت شعیب کی قوموں کی تباہی کے قصّے بیان کرنے کے بعد
یا "جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا (ایسے ہو گئے) جیسے کہ اس (مدین) میں کبھی نہ تھے (۸) ع ۱۱
پھر ان لوگوں کے بعد ہم نے موسیٰ کو اپنی آیتوں کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں کے
س بھیجا (۲) ع ۱۳ اعراف ۹/۵

حضرت شعیب کا زمانہ حضرت موسیٰ سے بہت پہلے تھا

باب ۳۔ حضرت موسیٰؑ اور کلام طور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع ۴ سورہ قصص پ ۲۰ ع ۴

حضرت موسیٰ اپنے اہل کو لے کر مدین سے روانہ ہوئے ان کو طور کی جانب سے آگ دکھائی دی۔ آگ لینے کو گئے۔

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۱﴾

پھر جب موسیٰ نے مدت پوری کر دی اور اپنے اہل (کو لے کر) چلے تو ان کو طور کی جانب سے ایک آگ نظر پڑی۔ اہل سے کہا (ذرا) ٹھہرو مجھے ایک آگ نظر پڑی (وہاں جاتا ہوں) تاکہ تمہارے پاس (وہاں جو معلوم ہو) خبر لاؤں یا آگ کی ایک چنگاری لاؤں تاکہ تم لوگ (تاپو) ①

وادی کے داہنے کنارے سے مبارک جگہ میں جھاڑی میں سے آواز سنی

فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ یّٰمُوْسٰۤى اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲﴾

پس جب وہ اس (آگ) کے پاس پہنچے تو ان کو وادی کے (داہنے) کنارے سے مبارک جگہ میں، جھاڑی میں سے آواز دی (گئی) کہ اے موسیٰ میں یقیناً میں رب العالمین ہوں ②

خدا کے حکم سے موسیٰ نے عصا زمین پر ڈالا تو وہ سانپ کی طرح بل کھانے لگا۔

وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ یُعَقِّبْ ۚ یٰمُوْسٰۤى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۫ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ ﴿۳﴾

اور یہ کہ اپنا عصا ڈال دو۔ پھر جب انھوں نے اس (عصا) کو دیکھا کہ بل کھا رہا ہے جیسے کہ وہ سانپ ہے تو مونہہ پھیر کر پلٹے اور موسیٰ پیچھے نہ پھرے (فرمایا) سامنے آؤ اور خوف نہ (کرو) بے شک تم امن میں ہو ③

اپنے ہاتھ کو گریبان میں ڈالا تو بغیر بیماری کے سپید ہو کر نکلا

عصا اور ید بیضا دو برہانیں ہیں۔

اُسْلُكْ یَدَكَ فِیْ جَیْبِكَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ ۫ وَّاضْمُمْ اِلَیْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿۴﴾

اپنے ہاتھ کو اپنے گریبان میں ڈالو تو سپید ہو کر نکلیگا بغیر بیماری کے، اور اپنے بازو کو اپنی طرف سمیٹو (خوف سے)، تمہارے رب کی طرف سے فرعون اور اس کے درباریوں کے لئے دو برہانیں ہیں۔ بے شک وہ ایک فاسق قوم ہیں ④

حضرت موسیٰ نے قتل قبطی کے بدلے قتل ہونے کے خوف کا اظہار کیا۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ یَّقْتُلُوْنِ ﴿۵﴾

بولے اے میرے رب میں نے ان میں سے ایک شخص کو قتل کر (دیا ہے) پس مجھے خوف ہے کہ وہ لوگ مجھے قتل کر دیں گے ⑤

وَاَخِیْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِیَ رِدْاً یُّصَدِّقُنِیْۤ ۫ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یُّكَذِّبُوْنِ ﴿۶﴾

اور میرا بھائی ہارون ہے، وہ مجھ سے زیادہ زبان کا فصیح ہے پس میرے ساتھ امداد کے لئے اسے بھی بھیج (کہ) وہ میری تصدیق کرے (کیونکہ) مجھ کو خوف ہے کہ لوگ مجھے جھٹلائیں گے ⑥

قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِیْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا یَصِلُوْنَ اِلَیْكُمَا ۚۛ بِاٰیٰتِنَاۤ ۚۛ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿۷﴾

فرمایا ہم تمہارے بازو کو تمہارے بھائی (کی مدد) سے مضبوط (کریں گے) اور تم کو غلبہ دینگے تو وہ تم دونوں تک نہ پہنچ سکیں گے ہماری نشانیوں کے سبب۔ تم دونوں اور تمہارے پیرو غالب رہینگے ⑦

Marfat.com

ترجمہ	آیت	حاشیہ
نے اپنے اہل سے کہا مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے میں	اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖۤ اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا	ف ۲ ع سورہ نمل ۶۲/۱۹
پاس اس (آگ کے پاس) سے کچھ خبر لاؤنگا یا ایک انگارے	سَاٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِیْكُمْ بِشِهَابٍ	آگ
لاؤنگا تاکہ تم لوگ تاپو ⑦	قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ⑦	
وہ اس (آگ) کے پاس پہنچے ان کو آواز دی گئی کہ مبارک	فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِیَ اَنْۢ بُوْرِكَ	مبارک ہے وہ جو آگ میں
جو آگ میں ہے اور جو اس کے گرد ہے اور پاک ذات	مَنْ فِی النَّارِ وَ مَنْ حَوْلَهَا وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ	اور اس کے گرد ہے۔
کی جو سارے عالم کا رب ہے ⑧	رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ⑧	
میں یقیناً میں ہی اللہ ہوں غلبہ والا حکمت والا ۹	یٰمُوْسٰۤى اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ⑨	
عصا ڈال دو۔ پھر جب انھوں نے اسے دیکھا کہ بل کھارہا	وَ اَلْقِ عَصَاكَ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا	عصا ڈالا وہ سانپ کی طرح
ہے کہ وہ سانپ ہے تو موںھ پھیر کر پلٹے اور موسیٰ پیچھے نہ پھرے	جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّ لَمْ یُعَقِّبْ یٰمُوْسٰى	بل کھانے لگا۔
کیا) سامنے آؤ اور خوف نہ کرو۔ میرے پاس مرسلین نہیں	لَا تَخَفْ اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ	مرسلین خدا کے پاس نہیں ڈرتے
تے ⑩	الْمُرْسَلُوْنَ ⑩	
اس کے جس نے ظلم کیا ہو۔ پھر بعد میں بدی کے بدلے بھلائی	اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ	
میں غفور ہوں رحیم ہوں ⑪	سُوْٓءٍ فَاِنِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ⑪	
نے ہاتھ کو اپنے گریبان میں ڈالو سپید ہو کر نکلیگا بغیر بیماری	وَ اَدْخِلْ یَدَكَ فِیْ جَیْبِكَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ	گریبان میں ہاتھ ڈالا
فرعون اور اس کی قوم کے لئے نو نشانیوں میں (سے ہے)	مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ فِیْ تِسْعِ اٰیٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ	سپید ہو کر نکلا۔
یہ لوگ ایک فاسق قوم ہیں ⑫	وَ قَوْمِهٖ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ⑫	نو نشانیوں میں سے دو
تمھارے پاس موسیٰ کی بات پہنچی ⑨	وَ هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ مُوْسٰى ⑨	ف ۳ ع سورۂ طٰہٰ ۵۹/۲
انھوں نے ایک آگ دیکھی تو اپنے اہل سے کہا ذرا ٹھیرو	اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ	موسیٰ نے آگ دیکھی
آگ نظر پڑی ہے (وہاں جاتا ہوں) تاکہ تمھارے	نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ	
انگارا لاؤں یا آگ کے پاس رہنمائی پاؤں ۱۰	عَلَى النَّارِ هُدًى ⑩	آگ کے پاس گئے
اس (آگ) کے پاس پہنچے تو پکارا گیا کہ اے موسیٰ ۱۱	فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِیَ یٰمُوْسٰى ⑪	
یقیناً میں ہی تمھارا رب ہوں بس اپنی جوتیاں اتار دو یقیناً	اِنِّیْۤ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ اِنَّكَ	خدا نے کہا تم مقدس
س وادی طویٰ میں ہو ⑫	بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ⑫	وادی طویٰ میں ہو
نے تم کو چن لیا ہے بس جو دی کی جاتی ہے اسے سنو ⑬	وَ اَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰى ⑬	
یقیناً میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے بس میری	اِنَّنِیْۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ	توحید کی تعلیم دی
بندگی کرو اور میری یاد کے لئے نماز قائم کرو ⑭	وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ⑭	بندگی اور نماز کا حکم دیا
قیامت کی گھڑی آنے والی ہے میں اسے مخفی رکھتا ہوں	اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ اَكَادُ اُخْفِیْهَا لِتُجْزٰى	قیامت کی خبر دی
ہر نفس کو اس کے مساعی کا اجر دیا جائے ⑮	كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰى ⑮	

Marfat.com

فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا — پس اس (عقیدہ) سے تم کو وہ باز نہ رکھے جو اس

وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى (۱۶) — اور اپنی خواہش کا پیرو ہے ورنہ تم ہلاک ہو جاؤ

پوچھا تمھارے ہاتھ میں کیا ہے — وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى (۱۷) — اور اے موسیٰ یہ تمھارے دائیں ہاتھ میں کیا ہے

موسیٰ نے کہا عصا ہے۔ — قَالَ هِيَ عَصَايَ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا — بولے یہ میرا عصا ہے میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں

وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا — اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں، اور اس میں

مَاٰرِبُ اُخْرٰى (۱۸) — دوسرے فائدے ہیں (۱۸)

خدا نے کہا اسے ڈال دو — قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى (۱۹) — فرمایا اے موسیٰ اسے ڈال دو (۱۹)

موسیٰ نے عصا ڈالا تو ناگاہ وہ — فَاَلْقٰهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ — پس انھوں نے اسے ڈال دیا تو ناگاہ وہ ایک

سانپ کی طرح دوڑنے لگا۔ — تَسْعٰى (۲۰) — دوڑتا ہوا (۲۰)

قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيْدُهَا — فرمایا اسے پکڑ لو اور خوف نہ کرو، ہم اسے اس کی پہلی حالت

سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى (۲۱) — لوٹا دیں گے (۲۱)

ہاتھ کو بازو سے چپٹایا — وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ — اور اپنے ہاتھ کو اپنے بازو سے چپٹا دو تو سپید ہو کر نکلے گا

تو سپید ہو کر نکلا — بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى (۲۲) — کے بغیر یہ دوسرا نشان ہے ۲۲

لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى (۲۳) — تاکہ ہم تم کو اپنی بڑی بڑی نشانیوں میں سے چند دکھائیں (۲۳)

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى (۲۴) — فرعون کے پاس جاؤ وہ سرکش ہو گیا ہے (۲۴)

۶ ع سورہ نازعات ۳۰/۷۹

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى (۱۵) — کیا تمھارے پاس موسیٰ کی بات پہنچی (۱۵)

خدا نے موسیٰ سے طویٰ کی مقدس وادی میں کہا۔ فرعون سرکش ہو گیا ہے اسے جا کر ہدایت دو۔

اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى (۱۶) — جب ان کو ان کے رب نے طویٰ کی مقدس وادی میں بلایا

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى (۱۷) — فرعون کے پاس جاؤ وہ سرکش ہو گیا ہے (۱۷)

فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى (۱۸) — پھر اس سے کہو کیا تیرے لئے ہے کہ تو پاکیزہ ہو ۱۸

وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى (۱۹) — اور میں تیری تیرے رب کی طرف ہدایت کروں تاکہ تو ڈرے

۵ ع سورہ شعرا ۲۶/۱۹

وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ — اور جب (اے محمد) تمھارے رب نے موسیٰ کو آواز دی کہ

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ (۱) — قوم کے پاس جاؤ ۱

قَوْمَ فِرْعَوْنَ اَلَا يَتَّقُوْنَ (۲) — قوم فرعون کے پاس۔ کیا وہ ڈرتے بچتے نہیں (۲)

موسیٰ نے کہا مجھے خوف ہے لوگ مجھے جھٹلائیں گے۔ — قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ (۳) — بولے اے رب مجھے خوف ہے کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے ۳

اس لئے میرا سینہ گھٹتا ہے — وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ — اور میرا سینہ گھٹتا ہے اور میری زبان نہیں چلتی، پس ہا

فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ (۴) — کے پاس (اپنا پیام) بھیج (۴)

وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ (۵) — اور ان کا مجھ پر ایک جرم ہے پس خوف کرتا ہوں وہ مجھ کو قتل

خدا نے کہا تم اور ہارون دونوں جاؤ۔ — قَالَ كَلَّا فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا — فرمایا ہرگز نہیں، پس تم دونوں ہماری نشانیوں کو لے کر جا

Marfat.com

...ارے ساتھ ہیں سنتے رہتے ہیں ﴿۹﴾	مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿۹﴾	
...رعون کے پاس جاؤ پھر دونوں کہو کہ ہم رب العالمین کے	فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ إِنَّا رَسُوْلُ	
...بھیجے ہوئے ہیں ﴿۷﴾	رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷﴾	کہو کہ ہمارے ساتھ بنی اسرائیل
...(اور کہیں) کہ ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو روانہ کر دے ﴿۸﴾	أَنْ أَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ ﴿۸﴾	کو روانہ کر دے
...لے اے میرے رب میرا سینہ کھول دے ﴿۱﴾	قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿۱﴾	ع۶ سورہ طٰہٰ ۲۰ پ۱۶
...میرے لئے میرا کام سہل کر ﴿۲﴾	وَيَسِّرْ لِيْٓ أَمْرِيْ ﴿۲﴾	موسیٰ نے سینہ کھولنے کی دعا کی
...میری زبان کی گرہ کھول ﴿۳﴾	وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿۳﴾	
...میری بات سمجھیں ﴿۴﴾	يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿۴﴾	
...میرے لوگوں میں سے میرے لئے ایک وزیر بنا ﴿۵﴾	وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ أَهْلِيْ ﴿۵﴾	عرض کی ہارون کو میرا وزیر بنا
...میرے بھائی ہارون کو ﴿۶﴾	هٰرُوْنَ أَخِيْ ﴿۶﴾	
...اس کے ذریعہ میری کمر مضبوط کر ﴿۷﴾	اشْدُدْ بِهٖٓ أَزْرِيْ ﴿۷﴾	
...اس کو میرے کام میں شریک کر ﴿۸﴾	وَأَشْرِكْهُ فِيْٓ أَمْرِيْ ﴿۸﴾	
...ہم تیری بہت تسبیح کریں ﴿۹﴾	كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ﴿۹﴾	
...تجھے بہت یاد کریں ﴿۱۰﴾	وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ﴿۱۰﴾	
...بیشک تو ہم کو (ہمیشہ) دیکھتا رہتا ہے ﴿۱۱﴾	إِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ﴿۱۱﴾	
...فرمایا کہ اے موسیٰ تم کو تمہاری مانگ دی گئی ﴿۱۲﴾	قَالَ قَدْ أُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ﴿۱۲﴾	خدا نے دعا قبول کی
...ہم نے تم پر ایک بار اور احسان کیا تھا ﴿۱۳﴾	وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرٰٓى ﴿۱۳﴾	
...تمہاری ماں کو ہم نے وحی کی جو وحی کی جاتی ہے ﴿۱۴﴾	إِذْ أَوْحَيْنَآ إِلٰٓى أُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ﴿۱۴﴾	بچپن کا واقعہ یاد دلایا۔
...(اے عورت) اس کو صندوق میں رکھ پھر اسے دریا میں	أَنِ اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ	
...دریا اسے ساحل پر ڈال دیگا، اس کو میرا دشمن اور اس کا	فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ	
...دشمن اٹھا لیگا، اور میں نے تم پر اپنی طرف سے محبت ڈالی	وَعَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ۚ	فرمایا تم پر محبت ڈالی تاکہ
...اس لئے (محبت ڈالی) کہ تم میرے سامنے سنوارے جاؤ ﴿۱۵﴾	وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْٓ ﴿۱۵﴾	تم سنوارے جاؤ۔
...تمہاری بہن جاتی ہے پھر کہتی ہے کیا میں تم کو پتہ دوں	إِذْ تَمْشِيْٓ أُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلٰى	
...ایسے کا جو اس کا کفیل ہو۔ اس طرح ہم نے تم کو تمہاری ماں	مَنْ يَّكْفُلُهٗ ؕ فَرَجَعْنٰكَ إِلٰٓى أُمِّكَ كَيْ	
...کی طرف لوٹا دیا تاکہ اس کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور وہ غم نہ کرے	تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ؕ وَقَتَلْتَ نَفْسًا	
...تم نے ایک شخص کو قتل کیا پھر ہم نے تم کو غم سے نجات	فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۫	
...دی اور تم کو آزمائش میں ڈالا پھر تم کئی برس مدین میں رہے	فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ أَهْلِ مَدْيَنَ ۙ ثُمَّ	تم کئی برس مدین میں رہے
...اے موسیٰ تم ایک اندازہ پر پہنچے ﴿۱۶﴾	جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ﴿۱۶﴾	پھر ایک اندازہ پر پہنچے۔

Marfat.com

وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي ﴿۴۱﴾ — اور میں نے تم کو اپنے (کام کے) لئے سنوارا ﴿۴۱﴾

اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ﴿۴۲﴾ — تم اور تمہارے بھائی ہماری آیتیں لیکر جاؤ اور تم یاد میں سستی نہ کرنا ﴿۴۲﴾

اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۴۳﴾ — تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ وہ سرکش ہوگیا ہے

فرعون سے نرم بات کہنا — فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ﴿۴۴﴾ — پس تم دونوں اس سے نرم بات کہنا تاکہ وہ نصیحت [...] یا ڈرے ﴿۴۴﴾

موسیٰ اور ہارون نے خوف ظاہر کیا — قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿۴۵﴾ — (وہ دونوں) بولے ہم ڈرتے ہیں کہ وہ ہم پر زیادتی [...] یا سرکشی کریگا ﴿۴۵﴾

خدا نے کہا خوف نہ کرو۔ — قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴿۴۶﴾ — فرمایا تم دونوں خوف نہ کرو میں تم دونوں کے ساتھ [...] سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں ﴿۴۶﴾

فرعون سے جاکر کہو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ روانہ کردے — فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۥ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ؕ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿۴۷﴾ — پس تم دونوں فرعون کے پاس پہنچو پھر کہو کہ ہم دونوں [...] رب کے دو رسول ہیں پس ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو [...] کردے اور ان کو عذاب نہ دے، ہم تیرے پاس ایک آیت [...] لائے ہیں اور سلام اس پر جو ہدایت کا اتباع کرے ﴿۴۷﴾

اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۴۸﴾ — ہم کو وحی کی گئی ہے عذاب اس پر ہوگا جو (ہم کو) جھٹلائیگا اور روگردانی کریگا ﴿۴۸﴾

ف ۳ سورہ مریم ۱۹ ع ۴ — وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى ۡ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۱﴾ — اور کتاب میں موسیٰ کا ذکر کر، وہ چنے ہوئے تھے رسول [...] نبی تھے ﴿۵۱﴾

رسول، نبی،

وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿۵۲﴾ — اور ہم نے ان کو طور کے داہنی جانب سے آواز دی اور [...] سرگوشی کے لئے بلایا ﴿۵۲﴾

ہارون کو نبی بنایا — وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿۵۳﴾ — اور ہم نے ان کو اپنی رحمت سے ان کا بھائی ہارون دیا [...] نبی بنا کر ﴿۵۳﴾

کلامِ طور

حضرت موسیٰ کے ساتھ شیخ مدین نے اپنی لڑکی بیاہ دی۔

(شیخ مدین نے حضرت موسیٰ سے وعدہ کیا تھا کہ تم آٹھ برس تک اور اگر چاہو تو دس برس تک میرے کاموں کو سنبھال دو تو میں تمہارے ساتھ اپنی ایک لڑکی کا نکاح کردونگا یہ خدمت بجائے [...] کے ہوگی) پھر جب موسیٰ نے مدت پوری کردی (تو شیخ مدین نے ان کے ساتھ اپنی ایک لڑکی کا [...]

Marfat.com

حضرت موسیٰ اپنے اہل کو لیکر روانہ ہوئے

ـر وہ اپنے اہل کو لیکر چلے تو ان کو طور کی جانب سے ایک آگ نظر پڑی (انھوں نے ایک
ـیی) اپنے اہل سے کہا ذرا ٹھیرو، مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے (میں وہاں جاتا ہوں) تاکہ
ـ جو معلوم ہو اس کی) تمھارے پاس خبر لاؤں یا آگ کی ایک چنگاری (ایک انگارہ، ق۔

طور کے پاس آگ نظر پڑی آگ لینے کو گئے

ـنگارے کا دہکتا ہوا ڈلا) لاؤں تاکہ تم لوگ تاپو ① ل۔ یا آگ کے پاس رہ نمائی پاؤں
ـ۔ تو جب وہ اس (آگ) کے پاس پہنچے تو ان کو وادی کے داہنے کنارے سے مبارک

آگ کے پاس خدا نے ان کو آواز دی

ـں جھاڑی میں سے آواز دی گئی کہ اے موسیٰ میں رب العلمین ہوں ② ل۔ جب وہ اس
ـں) کے پاس پہنچے ان کو آواز دی گئی کہ مبارک ہے وہ جو آگ میں ہے اور جو اس کے گرد ہے
ـک ذات ہے اللہ کی جو سارے عالم کا رب ہے ⑧ ۔ اے موسیٰ میں یقیناً میں ہی ہوں اللہ
ـلا (عزیز) حکمت والا (حکیم) ⑨ ق۔ اور ان کو ہم نے طور کی داہنی جانب سے آواز دی اور
ـی کے لیے ان کو قریب بلایا ② ق۔ کیا تمھارے پاس موسیٰ کی بات پہنچی ۱۵ جب ان کو
ـکے رب نے طویٰ کی مقدس وادی میں پکارا ⑯ ق۔ جب وہ اس (آگ) کے پاس پہنچے تو

جوتے اُتارنے کا حکم طویٰ کی مقدس وادی

ـیا کہ اے موسیٰ ۱۱ میں یقیناً میں ہی تمھارا رب ہوں، پس اپنی چپلیں اُتار دو، تم یقیناً مقدس
ـں طویٰ میں ہو ⑫ اور میں نے تم کو چُن لیا ہے پس جو وحی کی جاتی ہے اسے سنو ⑬

نماز پڑھنے کا حکم۔

ـقیناً میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی خدا نہیں، پس میری بندگی کیا کرو اور میری یاد کے لئے

قیامت کی خبر

ـم کرو ⑭ اور یقیناً (قیامت کی) گھڑی آکے رہیگی، میں اسے مخفی رکھتا ہوں تاکہ ہر نفس کو اس
ـاعی کا اجر دیا جائے ⑮ پس اس (عقیدہ) سے تم کو وہ باز نہ رکھے جو اس پر ایمان نہیں رکھتا او

عصا کے متعلق پوچھا یہ کیا ہے

ـواہش کا پیرو ہے ورنہ تم ہلاک ہو جاؤ گے ⑯ ق۔ اور اے موسیٰ یہ تمھارے داہنے ہاتھ میں
ـے ⑰ بولے یہ میرا عصا ہے، میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کے لئے

فرمایا اسے زمین پر ڈال دو

ـھاڑتا ہوں اور اس میں میرے لئے دوسرے فائدے بھی ہیں ⑱ فرمایا اے موسیٰ اسے

موسیٰ نے عصا ڈال دیا

ـدو ⑲ پس انھوں نے اسے ڈال دیا، تو ناگاہ وہ ایک سانپ تھا دوڑتا ہوا ⑳ ق۔ پھر جب

عصا بل کھانے لگا جیسے کہ وہ سانپ

ـں نے اس (عصا) کو دیکھا کہ بل کھا رہا ہے جیسے کہ وہ سانپ ہے، تو موکنھ پھیر کر پلٹے اور موسیٰ

خدا نے کہا ڈرو نہیں۔

ـ نہ پھرے۔ (خدا نے کہا) سامنے آؤ اور خوف نہ کرو، بے شک تم امن میں ہو ㉛ ل۔ اے
ـں خوف نہ کرو، میرے پاس مرسلین نہیں ڈرا کرتے ۱۰ سوائے اس کے جس نے ظلم کیا ہو۔

اسے پکڑو ہم اسے اس کی پہلی حالت پر لوٹا دیں گے

ـد میں بدی کے بدلے اس نے بھلائی کی ہو تو میں غفور ہوں رحیم ہوں ⑪ ق۔ فرمایا اسے
ـ، خوف نہ کرو، ہم اسے اس کی پہلی حالت پر لوٹا دیں گے ㉑ اور اپنے ہاتھ کو اپنے بازو سے

ید بیضا دوسرا نشان

ـ تو وہ سفید ہو کر نکلیگا بیماری کے بغیر، یہ دوسرا نشان ہے ، تاکہ ہم تم کو اپنی بڑی بڑی
ـں میں سے چند دکھائیں ㉓ ق۔ اپنے ہاتھ کو اپنے گریبان میں ڈالو تو سپید ہو کر نکلیگا بغیر

عصا اور ید بیضا دو برہانیں

ـکے، اور اپنے بازو کو اپنی طرف سمیٹو۔ یہ تمھارے رب کی طرف سے فرعون اور اس کے

Marfat.com

دربایوں کے لئے دو بُرہانیں ہیں، بے شک وہ لوگ ایک فاسق قوم ہیں (۳۲) ق

نو نشانیاں

اس کی قوم کے لئے نو نشانیوں سے ہے بے شک یہ لوگ ایک فاسق قوم ہیں

فرعون کے پاس جانیکا حکم

فرعون کے پاس جاؤ وہ سرکش ہوگیا ہے (۲۴) ق (۱۷) پھر اس سے کہو کیا تیری

کہ تو پاکیزہ ہو شا اور میں تیری تیرے رب کی طرف رہبری کروں تاکہ تو ڈرے (۱۹) ق

تمھارے رب نے موسیٰ کو آواز دی کہ ظالم قوم کے پاس جاؤ۔ قوم فرعون کے پاس۔ کیا

حضرت موسیٰ نے خوف ظاہر کیا

بچتے نہیں (۱۱) بولے اے میرے رب مجھے خوف ہے کہ وہ مجھے جھٹلائینگے ۱۲۔ اور میرا

اور میری زبان نہیں چلتی، پس (اپنا پیام) ہارون کے پاس بھیج (۱۳) اور ان کا مجھ پر ایک

پس خوف کرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل کردیں گے (۱۴) ق۔ بولے اے میرے رب میں نے ا

خدا سے کہا میرے بھائی ہارون کے پاس پیام بھیج۔

ایک شخص کو قتل کردیا ہے، پس مجھے خوف ہے کہ وہ لوگ مجھے قتل کردینگے (۳۳) اور میرا

ہارون ہے، وہ مجھ سے زیادہ زبان کا فصیح ہے۔ پس میرے ساتھ امداد کے لئے اسے بھی

وہ میری تصدیق کرے (کیونکہ) مجھے خوف ہے لوگ مجھے جھٹلائیں گے (۳۴) ق بولے

میرا سینہ کھول دے میری لکنت دور کر۔

میرے رب میرا سینہ میرے لئے کھول دے ۱ اور میرے لئے میرا کام سہل کر ۲ اور میری

زبان کی گرہ کھول دے ۳۔ لوگ میری بات سمجھیں (۲۸) اور میرے لوگوں میں سے میرے

ہارون کو میرا وزیر بنا

لئے ایک وزیر بنا ۵۔ میرے بھائی ہارون کو ۶۔ اس کے ذریعہ میری کمر مضبوط کر ۷۔ ا

اس کو میرے کام میں شریک کر ۸۔ تاکہ ہم تیری بہت تسبیح کریں ۹ اور تجھے بہت یاد ک

خدا نے کہا تمھاری درخواست منظور۔

کریں ۱۰ بے شک تو ہم کو (ہمیشہ) دیکھتا رہتا ہے (۳۵) فرمایا اے موسیٰ تم کو تمھاری مانگ

دی گئی (۳۶) اور ہم نے تم پر ایک بار اور احسان کیا تھا ۱۳۔ جب تمھاری ماں کو وحی کی

امراہ فرعون کی آغوش میں پہنچایا کہ تم سنوارے جاؤ۔

جو وحی کی جاتی ہے ۱۴..... اور میں نے تم پر اپنی طرف سے محبت ڈالی اور اس لئے (ڈ

ڈالی) کہ میرے سامنے تم سنوارے جاؤ (۳۹)..... اور تم نے ایک شخص کو قتل کیا، پھر ہم نے

مدین میں چند برس رہے۔ تم ایک اندازہ پر آئے۔

غم سے نجات دی اور تم کو آزمایش میں ڈالا، پھر تم کئی برس مدین میں رہے، پھر اے موسیٰ

ایک اندازہ پر پہنچے (۴۰) اور میں نے تم کو اپنے (کام کے) لئے سنوارا (۴۱) ق۔

ہارون کو نبی بنایا۔

اور ان کو ہم نے اپنی رحمت سے ان کا بھائی ہارون دیا نبی بنا کر (۵۳) ق۔ فرمایا ہم تمھا

بازو کو تمھارے بھائی (کی مدد) سے مضبوط کرینگے اور تم کو غلبہ دینگے پھر وہ تم دونوں تک نہ

سکیں گے ہماری نشانیوں کے سبب۔ تم دونوں اور تمھارے پیرو غالب رہیں گے (۳۵) ق۔ تم

حکم دیا تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ۔

تمھارے بھائی ہماری آیتیں لے کر جاؤ اور تم دونوں میری یاد میں سستی نہ کرنا (۴۲) تم دونو

فرعون کے پاس جاؤ، وہ سرکش ہوگیا ہے (۴۳) پس تم دونوں اس سے نرم بات کہنا تاکہ

حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون دونوں نے خوف ظاہر کیا۔

نصیحت مانے یا ڈرے (۴۴) (حضرت ہارون بھی اس وقت موسیٰ کے ہم سفر تھے) دونوں

اے ہمارے رب ہم کو خوف ہے کہ وہ ہم پر زیادتی کریگا یا سرکشی کریگا (۴۵) فرمایا تم دو

میں تم دونوں کے ساتھ ہوں، سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں (۴۶) ط۔ فرمایا ہرگز نہیں۔ — خدا نے تسلی دی۔
نہیں کرسکیں گے، تم دونوں ہماری نشانیاں لیکر جاؤ، ہم تمھارے ساتھ ہیں سنتے رہتے
پس تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ، پھر تم دونوں کہو کہ ہم رب العلمین کے بھیجے ہوئے — فرمایا فرعون سے جاکر کہو
کہ ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو روانہ کردے (۵۸) ش۔ پس تم دونوں اس کے پاس جاؤ، — ہم دونوں دو رسول ہیں
کہ ہم دونوں تیرے رب کے دو رسول ہیں، پس ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو روانہ کردے — بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ روانہ
کو عذاب نہ دے، ہم تیرے پاس ایک آیت لائے ہیں، اور سلام اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے — کر دو ان کو عذاب نہ دے
(۴۷) ہم کو وحی کی گئی ہے کہ عذاب اس پر ہوگا جو (ہماری باتوں کو) جھٹلائیگا اور روگردانی — جھٹلانے والوں پر عذاب آئے گا
(۴۸) ط۔

۔ **مدین سے مصر کا سفر۔** ملکہ ہت شپ سُت کے انتقال کے بعد طوطمس سوم
حکومت میں جس کی میعاد سترہ برس سے زیادہ نہ تھی حضرت موسیٰ کی دربار میں وہ اہمیت
ملکہ موصوفہ کے زمانہ میں تھی۔ اس کے علاوہ بنی اسرائیل کے ایک فرد ہونے کی وجہ سے
ان سے کھٹکتے تھے، اس لئے حضرت موسیٰ کو قتل قبطی کے بعد مصر چھوڑے بغیر چارہ نہ تھا — مدین میں موعودہ مدت ختم کرنے
ین کے پاس آٹھ یا دس برس کی موعودہ مدت پوری ہونے پر شیخ مدین کی بیٹی کے ساتھ انکا — کے بعد حضرت موسیٰ کی شادی ہوئی
لیا۔ اس عرصہ میں معلوم ہوتا ہے کہ طوطمس سوم کا بھی انتقال ہوگیا تھا۔ اس لئے حضرت موسیٰ — وہ اپنے اہل کے ساتھ مصر کی
جانے کا تہیہ کرلیا۔ ان کے ارادہ کی خبر پاکر یا ان کو مصر واپس آنے پر آمادہ کرنے کے لئے — طرف روانہ ہوئے۔
بھائی حضرت ہارون بھی مدین آگئے تھے اور اس سفر میں ان کے ساتھ تھے[۱] — طوطمس سوم مرگیا تھا۔
ستے میں شب کے وقت ایک جگہ انھوں نے قیام کیا، موسم سردی کا تھا۔ حضرت موسیٰ نے — سردی کا موسم تھا۔
آگ دیکھی تو ان کو خیال ہوا کہ کچھ مسافر وہاں اترے ہیں اور انھوں نے آگ جلائی ہے۔ انھوں — آگ دیکھی۔
نے اپنے اہل سے کہا میں آگ کے پاس جاتا ہوں، وہاں لوگوں سے کچھ حالات معلوم ہونگے — وہاں راستہ دریافت کرنے اور
وم کرونگا، اور کچھ آگ ساتھ لاؤنگا تاکہ ہم تاپیں۔ — آگ لانے کے لئے گئے۔
۔ **آگ اور خدا کی آواز۔** جب حضرت موسیٰ اس جگہ پہنچے جہاں انھوں نے آگ دیکھی
ں کوئی انسان موجود نہ تھا۔ یکایک درخت میں سے آواز آئی کہ "اے موسیٰ میں رب العلمین
... "مبارک ہے وہ جو آگ میں ہے اور جو اس کے گرد ہے، اور پاک ذات ہے اس کی
عالم کا رب ہے۔" یہ آگ وہی آگ تھی جسے سب لوگ جانتے ہیں، اس کی تفتیش کی ضرورت — آگ
آگ کسی انسان نے جلائی تھی یا درختوں کی رگڑ سے سلگ اٹھی تھی۔ آواز جھاڑی میں سے

---

[۱] خدا نے فرمایا "تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ" (۱۹) "دونوں بولے ہم کو خوف ہے کہ وہ ہم پر زیادتی کریگا" (۲۱) اس سے
اس موقعہ پر حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے ساتھ تھے۔

Marfat.com

خدا کو آنکھ سے نہیں دیکھا جاسکتا۔ — آئی جو آگ کے پاس تھی۔ قرآن میں خدا نے فرمایا ہے کہ "نگاہیں اس (اللہ) کو نہیں پاسکتیں وہ نگاہوں کو پالیتا ہے" (۳) ع انعام ۔ خدا نے یہ فرمایا ہے کہ الا انہ بکل شیء محیط

خدا ہر شے کو محیط ہے۔ — ع فصلت "اللہ ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے"۔ حضرت موسیٰ کے اس جگہ پہنچنے پر

خدا آتش طور میں اور اس کے گرد محیط تھا۔ — ان کو آواز دی اور آواز کے ذریعہ سے اپنے آپ کو پہنچوایا کہ "میں سارے عالم کا رب ہوں۔ آگ جو تم دیکھ رہے ہو، کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتی" "مبارک ہے وہ جو اس آگ میں اور ہر شے میں ہے اور اس کے (اور ہر شے کے) گرد ہے"۔ خدا نے اور پیغمبروں کے

مکالمہ خدا و موسیٰ — وحی بھیجی۔ داؤد کو زبور دی اور موسیٰ سے اللہ نے بول بول کر باتیں کیں (۲) ع نساء۔ حضرت موسیٰ کو اسی خاص امتیاز کی وجہ سے کلیم اللہ کہا جاتا ہے۔

خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھئے احوال
کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری مل جائے

توراۃ کا بیان — توراۃ کا بیان ہے کہ جن دنوں وہ مدین میں اپنے خسر کے گلے چراتے تھے ایک روز وہ

آگ کی شکل میں فرشتہ — کے پہاڑ حُورب کے نزدیک آئے اس وقت خداوند کا فرشتہ ایک بوٹے میں سے آگ کے

حضرت موسیٰ حیرت زدہ ہوئے — میں ان پر ظاہر ہوا۔ انھوں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بوٹا آگ میں روشن ہے اور وہ

بوٹا روشن تھا مگر جل نہیں جاتا تھا — نہیں جاتا۔ تب موسیٰ نے کہا میں اب نزدیک جاؤں اور اس بڑے منظر کو دیکھوں کہ یہ بوٹا کیوں نہیں جل جاتا۔ جب خداوند نے دیکھا کہ وہ دیکھنے کو نزدیک آئے تو خدا نے انھیں بوٹے کے بیچ

"ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کا خدا" — سے پکارا اور کہا کہ میں تیرے باپ کا خدا اور ابراہیم کا خدا اور اسحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہوں۔ موسیٰ نے اپنا مونھ چھپا لیا کیونکہ وہ خدا پر نظر کرنے سے ڈرتے تھے۔ باب خروج۔

جزیرہ نمائے سینا — **۲۶۶ف۔ طور اور وادی طویٰ۔** مدین اور مصر کے درمیان ایک مثلثاً جزیرہ نما بڑا تھا یہ کوہستانی سرزمین ہے جس کے مشرق میں خلیج عقبہ اور مغرب میں بحر احمر اور تین بڑی چھوٹی جھیلوں کا سلسلہ ہے جس کو اب نہر سویز ملاتی ہے۔ اس مثلث کی بحری سرحدوں کی مساحت (۱۸۶) اور (۱۳۳) میل اور شمالی بری سرحد کی لمبائی (۱۵۰) میل ہے۔ اس جزیرہ نما کے

طور یا جبل موسیٰ — میں ایک پہاڑ واقع ہے جس کو قرآن نے الطور کہا ہے اور جس کا نام بعد میں جبل موسیٰ

جبل اُم شومیر — اس پہاڑ کے پاس ایک اور پہاڑ ہے جس کو جبل اُم شومیر کہتے ہیں اور جس کو ہم جبل عاموس بھی پڑھ سکتے ہیں یعنی سامری قوم کا پہاڑ۔ اس جزیرہ نما میں تانبے اور دوسری معدنیات کی کانیں تھیں۔ ملکہ ہت شپ سُت اور فرعون طوطمس سوم نے ان کانوں کو جو مدت سے بند پڑی تھیں از سر نو کھلوایا اور ان معدنیات سے جو بہت قیمتی تھیں فائدہ اٹھایا۔ اس جزیرہ

جزیرہ نمائے سینا کا مصری نام — اہل مصر طوشوبت یعنی "بہشت کی زمین" کہتے تھے۔ معلوم نہیں اسے یہ نام دینے کی کیا وجہ تھی۔ اسی نام کا پہلا لفظ قرآن میں طویٰ کی شکل میں وارد ہے۔

Marfat.com

حضرت موسیٰ کو "طور کی جانب سے" ایک آگ دکھائی دی۔ جب وہ آگ کے پاس پہنچے تو "وادی کے دہنے کنارے سے، مبارک جگہ میں"، ایک درخت سے آواز دی گئی۔ ان کو ان رب نے "طویٰ کی مقدس وادی" میں پکارا اور کہا کہ "اپنی چپلیں اتار دو، تم مقدس وادی طویٰ میں ہو"

وادی طویٰ مقدس اور مبارک جگہ تھی۔

طور کے دامن میں جو وادی ہے اس کو طویٰ کہا گیا ہے۔ یہ جگہ ایام قدیم سے مقدس سمجھی جاتی ادھر سے کئی پیغمبروں کا گذر ہوا ہے، اور وہ لوگوں کی عبادتوں کا قدیم سے مرکز رہا ہے۔ ید کا زور جب کم ہوا اور شرک نے زور پکڑا تو مشرک لوگوں نے بھی اپنے مندر وہاں تعمیر کئے کی زیارت کے لئے لوگ دور دور سے آتے تھے۔ یہ جزیرہ نما مصر کے قبضہ میں آیا تو چوتھے نوادہ کے بانی فرعون سنفرو نے ہاتور دیوی (زرد گائے) کا مندر یہاں بنایا۔ پچھلے باب ۲۹ کے میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ ملکہ ہت شپ سُت نے اپنے متبنیٰ بیٹے موسیٰ کو سینا کے کان کنوں سردار اور وہاں کے معبد کا کاہن مقرر کیا تھا۔ اس زمانہ میں ہکسوس کے لوگ اصل مصر سے ج ہو کر اسی علاقہ میں سمٹ آئے تھے حضرت موسیٰ انھیں کے معبد کے کاہن مقرر ہوئے اور اسی حیثیت سے بنو اسماعیل کے معبد منیٰ یعنی کعبہ اور یہودا کے معبد کے بھی وہ سردار ہن مقرر ہوئے تھے۔

وادی طویٰ کے معبد

مشرکوں کے مندر

زرد گائے کا مندر

حضرت موسیٰ کو ملکہ مصر نے سینا کا سردار کاہن مقرر کیا تھا۔

مقدس مقام میں لوگ زمین پر بیٹھ کر عبادت کرتے ہیں، اس لئے فرش زمین کو جوتے کی ست سے پاک رکھا جاتا ہے۔ حضرت موسیٰ واقف نہ تھے کہ وہ کس مقام پر ہیں، اس لئے نے ان کو جتایا کہ تم مقدس وادی طویٰ میں ہو۔ اس لئے جوتے اتار دو۔

مقدس وادی میں چپلیں اتارنے کا حکم۔

قرآن کی رو سے حضرت موسیٰ کے ساتھ خدا نے پہلی بار طور کے پاس کلام کیا جو مدین سے دور ہے، مگر توراۃ کا بیان ہے کہ یہ ہم کلامی حُرب پہاڑ پر ہوئی جو مدین کے قریب ہے اور حضرت موسیٰ اپنے خسر کے گلّے کو چرانے لے جایا کرتے تھے۔ "خدا نے ان کو بوٹے کے اندر پکارا اور کہا اے موسیٰ اے موسیٰ، یہاں نزدیک مت آؤ، اپنے پاؤں سے جوتے اتار دو۔ یہ جگہ جہاں تم کھڑے ہو مقدس زمین ہے" (۵) ۳ب خروج۔

۲۷۔ بنی اسرائیل کی سرداری کے لئے حضرت موسیٰ کی تربیت۔ ایک خاندان غیر ملک میں اس وقت جا کر بسا ہو جبکہ اسی کے ہم جنس وہاں پر حکومت کر رہے ہوں پر ایک وقت آئے کہ اس کی قوم کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا ہو اور اسی سرزمین کے بادشاہ قتدار جا کر اس قبیلہ کے لوگوں پر انتقامی طور پر مظالم ڈھا رہے ہوں اور اسے ملیامیٹ کر دینے ہے ہوں، تو اندازہ ہو سکتا ہے کہ اس قوم کی حالت کیسی زبوں ہو گئی ہو گی۔ اس غلامی کی میں بنی اسرائیل سے ان کے تمام اوصاف حمیدہ مفقود ہو چکے تھے۔ ان کا دین بھی

Marfat.com

فرعون کے قبضہ سے بنی اسرائیل کو — بہت کمزور ہو گیا تھا اور وہ گائے کی پرستش کرنے لگے تھے۔ ایسی قوم کو مصر کے فر
چھڑالانے اور ان کی رہبری کے — سے چھڑالانا اور پھر ان کو ایک معزز قوم بنانا ایسا کام نہ تھا جسے کوئی معمولی رہبر سرا
لئے حضرت موسیٰ تیار کئے گئے۔ — سکتا۔ خدا نے اس مہم کے لئے حضرت موسیٰ کو تیار کیا۔

خدا نے حضرت موسیٰ کی ماں کو وحی کی بچہ کو دریا میں ڈال دے، اس کو اس کا د
خدا نے بچہ موسیٰ پر محبت ڈالی تھی — دشمن اٹھا لیگا اور اس کا ذکر کرتے ہوئے خدا نے موسیٰ سے کہا "میں نے تم پر اپنی طرف سے م
اس کی کشش نے امراۃ فرعون — ڈالی اور اس لئے (محبت ڈالی) کہ میرے سامنے تم سنوارے جاؤ" (۱۵) ق۔ فرعون کی بی بی
کو ان کا گرویدہ کر دیا۔ — بچے موسیٰ کو دریا سے نکالنے کے بعد دیکھا تو خدا نے جو محبت ان پر ڈالی تھی ان کے چہرہ سے اس
نے امراۃ فرعون کو ان کا گرویدہ کر دیا' اور اسے امید ہوئی کہ یہ بچہ بڑا ہو کر اس کو نفع دیگا اور اس
اس کی اپنے بیٹے کی طرح پرورش کی۔ کسی شخص کی تعلیم کے لئے شاہی محل سے بڑھ کر اور کون جگہ ہو
ہے، پھر ملکہ کے فرزند کی حیثیت سے تعلیم پانا سونے پر سہاگا تھا۔ شاہی محل میں آپ نے خودداری
حسن معاشرت، نظم مملکت اور مختلف علوم و فنون سیکھے جن کو شاہی سرپرستی میں مصر کے اندر
اللہ نے ان کو دانائی اور علم دیا — حاصل تھا۔ جب وہ اپنے اَشُد (پختہ عمر) کو پہنچے اور پورے ہوئے تو اللہ نے ان کو دانائی اور
علم دیا۔ (۱) ع قصص ۲۸/۱۴۔

شاہی محل سے مدین پہنچانے کی مصلحت۔ — شاہی محلات کی زندگی میں بعض باتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جن کی وجہ سے انسان فضولیات میں
ہو جاتا ہے اور جادۂ اعتدال سے ہٹ جاتا ہے۔ علاوہ بریں دنیوی بادشاہوں کے محلات میں
روحانی ارتقا کا سامان بہت کم ہوتا ہے بلکہ نہیں ہوتا۔ اس لئے خدا نے ایسے اسباب پیدا کر دیے
جنھوں نے حضرت موسیٰ کو شاہی محل سے مدین کے بیابان میں پہنچا دیا' جہاں کی آزاد آب و ہو
سنت یعقوب کے مطابق — اپنے مورث اعلیٰ حضرت یعقوب کی سنت کے مطابق آپ نے آٹھ یا دس برس تک گلہ بانی
حضرت موسیٰ نے بھی گلہ بانی کی — اور وہ سادہ زندگی گذاری جس میں بڑے بڑے بادیوں اور پیغمبروں کا نشو و نما ہوتا رہا ہے
برس مدین میں رہے پھر اے موسیٰ تم ایک اندازہ پر پہنچے (۱۹) اور میں نے تم کو اپنے کام
لئے سنوارا" (۱۷) ق۔

ف ۲۶۸۔ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کی نبوت اور رسالت۔ حضرت موسیٰ
جس وقت آگ کے پاس پہنچے تو ایک آواز آئی کہ "اے موسیٰ میں رب العلمین ہوں" تو
موسیٰ کو معلوم ہوا کہ ان سے خدا خطاب فرما رہا ہے۔ خدا نے کہا اے موسیٰ میں یقیناً میں ہی
رب ہوں'' "میں یقیناً میں ہی ہوں اللہ غلبہ والا حکمت والا" اور "میں نے تم کو چن لیا ہے
حضرت موسیٰ نبی مقرر ہوئے — جو وحی کی جاتی ہے اسے سنو" اس طرح حضرت موسیٰ نبی مقرر ہوئے۔
دین کی بنیادی باتیں۔ — پھر خدا نے ان کو دین کی بنیادی باتیں بتائیں "میں یقیناً میں ہی اللہ ہوں' میرے
کوئی خدا نہیں" حضرت موسیٰ تو پہلے ہی سے اسی دین پر تھے جس کی ترویج حضرت یوسف

Marfat.com

توحید
...ں کی تھی اور بنی اسرائیل کے بہت سے افراد اسی دین پر قائم تھے، تاہم خدا نے توحید خالص
...ں کے لئے توضیح کر دی۔ اس کے ساتھ یہ بھی کہا کہ چونکہ اللہ کے سوا کوئی اور خدا نہیں ہے۔ اسی
بندگی
...اسی کی بندگی کرنی چاہئے جس طرح غلام اپنے آقا کے حکم پر چلتا ہے اسی طرح خدا کے بندہ
...ہئے کہ جو احکام خدا کی طرف سے نازل ہوئے ہیں اور جس مقصد کے لئے انسان پیدا کیا گیا
...اس پر عمل کرے، اس کو خدا کی عبادت یا بندگی کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ خدا کی یاد کو اپنے
نماز
...یں ہمیشہ تازہ رکھنے کے لئے نماز پڑھا کرے، (۱۴) ق۔

"ہر نفس کو اس کے مساعی کا اجر دیا جائیگا" نیک کاموں کا اچھا بدلا اور بُرے کاموں کی
جزا و سزا اور قیامت
...ا۔ یہ جزا و سزا آخرت میں دی جائیگی۔" اور یقیناً (قیامت کی) گھڑی آکے رہیگی" خدا نے
...ں کو "مخفی رکھا ہے" کہ وہ گھڑی کب آئیگی (۱۵) ق۔ آیندہ چل کر جب بنی اسرائیل کو اپنے
...ہ مصر سے جزیرہ نمائے سینا میں لائیں گے اس وقت ان پر توراۃ اتریگی، اور شریعت موسوی
...تدوین ہوگی۔ اس وقت صرف ایمان و عمل کی بنیادی تعلیم پر اکتفا کیا گیا۔

خدا نے فرمایا کہ اے موسیٰ تم فرعون کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ میں خدا کا بھیجا ہوا ہوں
...بنی اسرائیل کو جو عذاب دے رہا ہے اس سے باز آ اور ان کو میرے ساتھ مصر سے چلے جانے
حضرت موسیٰ رسول مقرر ہوئے
...اجازت دے۔ اس طرح حضرت موسیٰ کو خدا نے رسول مقرر کیا۔ حضرت موسیٰ نے "عرض کی
حضرت موسیٰ نے درخواست کی
...ے میرے رب مجھے خوف ہے کہ وہ مجھے جھٹلائینگے ۱۲ اور میرا دم رکتا ہے اور میری زبان
کہ میرے کام میں ہارون کو
...یں چلتی" (۱۳) ش۔ اس کام کے لئے ہارون زیادہ موزوں ہے "وہ مجھ سے زیادہ زبان کا فصیح
شریک کر۔
...ہے" (۱۹) ق "پس اپنا پیام ہارون کے پاس بھیج" (۱۳) اس کے علاوہ "ان کا مجھ پر ایک جرم بھی
...ہے۔ پس خوف کرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل کر دینگے" (۵) ق۔

جب حضرت موسیٰ نے دیکھا کہ خدا کی مرضی یہی ہے کہ وہ ہی فرعون کے پاس بھیجے جائیں تو
...نھوں نے عرض کی اے میرے رب میرا سینہ میرے لئے کھول دے ۱۔ اور میرے لئے میرا کام
...سل کر ۲۔ اور میری زبان کی گرہ کھول دے ۳۔ لوگ میری بات سمجھیں (۴) اور میرے لوگوں
...یں سے میرے لئے ایک وزیر بنا ۵ میرے بھائی ہارون کو (۶) اس کے ذریعہ میری کمر مضبوط کر
...ے اور اس کو میرے کام میں شریک کر" (۸) ق۔ خدا نے فرمایا "ان (موسیٰ) کو ہم نے اپنی رحمت
حضرت ہارون نبی اور رسول مقرر ہوئے۔
...سے ان کا بھائی ہارون دیا نبی بنا کر" (۳) ق۔ فرمایا ہم تمھارے بازو کو تمھارے بھائی (کی مدد)
...سے مضبوط کرینگے اور تم کو غلبہ دیں گے تو وہ تم دونوں تک نہ پہنچ سکیں گے۔ ہماری نشانیوں
خدا نے ان کو فرعون کے پاس جانے کا حکم دیا۔
...کے سبب۔ تم دونوں اور تمھارے پیرو غالب رہینگے (۵) ق۔ "تم اور تمھارے بھائی ہماری
...نشانیں لیکر جاؤ (۱۸) ق۔ دونوں فرعون کے پاس جاؤ پھر تم دونوں کہو کہ ہم رب العلمین کے
...بھیجے ہوئے ہیں ۷ ش کہو کہ ہم دونوں تیرے رب کے دو رسول ہیں ..... ہم تیرے پاس

ایک آیت لائے ہیں۔ سلام اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے (۴۷) ہم کو وحی کی گئی ہے
اس پر ہوگا جو (ہماری باتوں کو) جھٹلائیگا اور روگردانی کریگا (۴۸) ط ۔

۲۶۹۔ توراۃ میں خدا اور حضرت موسیٰ کے مکالمہ کا بیان۔ توراۃ کا بیان

خدا نے مصر کے بنی اسرائیل کی فریاد سنی اور کہا میں ان کو مصریوں کے ہاتھ سے چھڑانے کے لئے "نازل ہوا ہوں"

جب حضرت موسیٰ آگ کے پاس پہنچے تو خداوند نے کہا میں نے اپنے لوگوں کی تکلیف میں ہیں یقیناً دیکھی اور ان کی فریاد سنی اور "میں نازل ہوا ہوں کہ انھیں مصریوں کے ہاتھ سے چھڑاؤں، اس زمین سے نکال کے اچھی وسیع زمین میں جہاں دودھ اور شہد موج مارتا ہے لاؤں۔ بس اب تم جاؤ میں تم کو فرعون کے پاس بھیجتا ہوں، میرے لوگوں کو جو بنی اسرائیل ہیں مصر سے نکال لاؤ باب ۳۔ تب موسیٰ نے جواب دیا اور کہا کہ دیکھ وہ مجھ پر ایمان نہ لائیں گے

حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ ان کو مصر سے چھڑا لاؤ۔

نہ میری بات سنیں گے، وہ کہیں گے کہ خداوند تجھے دکھائی نہیں دیا۔ تب خدا نے موسیٰ سے کہا یہ تمھارے ہاتھ میں کیا ہے وہ بولے عصا۔ فرمایا اسے زمین پر پھینک دو۔ انھوں نے زمین پر پھینک دیا اور وہ سانپ بن گیا اور موسیٰ اس کے خوف سے بھاگے۔ تب خدا نے کہا اپنا ہاتھ بڑھاؤ اور اس کی دُم پکڑلو انھوں نے ہاتھ بڑھایا اور اسے پکڑ لیا وہ ان کے ہاتھ میں عصا ہوگیا۔

عصا۔ سانپ۔

ید بیضا

پھر خداوند نے کہا اپنا ہاتھ اپنی چھاتی پر چھپا کے رکھو۔ چنانچہ انھوں نے اپنا ہاتھ اپنی چھاتی پر چھپا کے رکھا اور جب اسے نکالا تو دیکھا کہ ان کا ہاتھ برف کی مانند سفید مبروص[۱] تھا۔ خدا نے کہا اپنا ہاتھ پھر اپنی چھاتی پر چھپا کے رکھو، انھوں نے پھر رکھا جب باہر نکالا تو دیکھا کہ پھر ویسا ہی ہوگیا جیسا ان کا سارا بدن تھا۔

موسیٰ نے کہا اے میرے خداوند میں فصاحت نہیں رکھتا اور میری زبان اور باتوں میں لکنت ہے خدا نے کہا تم جاؤ اور میں تمھاری بات کے ساتھ ہوں اور تم کو سکھاؤنگا جو تم کو کہنا ہوگا موسیٰ نے کہا میں تیری منت کرتا ہوں جس کو چاہے تو اس کے وسیلے سے بھیج تب خداوند کا غصہ موسیٰ پر بھڑکا اور اس نے کہا کیا لاویوں میں سے ہارون تیرا بھائی نہیں ہے؟ میں جانتا ہوں کہ وہ فصیح ہے۔ اور دیکھو کہ وہ بھی تمھاری ملاقات کو آتا ہے اور تم کو دیکھ کے دل میں خوش ہوگا ...... وہ تمھارے عوض لوگوں سے باتیں کریگا اور وہ ہاں وہی تمھاری زبان کی جگہ ہوگا۔ اور تم اس کے لئے خدا کی جگہ ہوگے۔

تب موسیٰ روانہ ہوئے اور اپنے خسر کے پاس گئے اور کہا کہ میں تمھاری منت کرتا ہوں کہ مجھے رخصت دو کہ اپنے بھائیوں کے پاس جو مصر میں ہیں جاؤں اور دیکھوں کہ وہ اب تک جیتے ہیں کہ نہیں خدا نے ایک بار پھر مدین میں موسیٰ سے کہا مصر میں جاؤ کیونکہ وہ سب جو مصر میں تمھاری جان کے خواہاں تھے مرگئے۔ تب موسیٰ نے اپنی جورو اور اپنے بیٹوں کو لیا اور ان کو ایک گدھے پر بٹھایا

خدا نے کہا مصر میں جو تمھاری جان کے خواہاں تھے وہ سب مرگئے۔

---

[۱] قرآن کہتا ہے سفید نکلیگا بیماری کے بغیر۔

Marfat.com

مصر میں پھر آگئے اور خدا وند نے ہارون کو کہا کہ بیابان میں موسیٰ سے ملاقات کرو وہ گئے اور خدا کے پہاڑ پر اُس سے ملے اور ان کو بوسہ دیا اور موسیٰ نے خدا کی جس نے اسے بھیجا ساری باتیں نشانیاں ہارون سے بیان کیں۔ ۲۷ خروج۔

حضرت ہارون اور حضرت موسیٰ کی ملاقات۔

۲۷۰۔ نشانیاں اور برہان ۔ خدا نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ اپنا عصا زمین پر ڈال دو۔ انھوں نے ڈال دیا تو وہ سانپ کی طرح بل کھانے لگا۔ خدا کے حکم سے پھر انھوں نے اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال کر نکالا تو وہ سفید تھا مگر یہ سفیدی برص یا کسی جلدی بیماری کی سپیدی نہ تھی خدا نے فرمایا "(یہ ہیں) فرعون اور اس کی قوم کے لئے نو آیتوں (نشانیوں) میں سے … (۱۲) ق تمھارے رب کی طرف سے فرعون اور اس کے درباریوں کے لئے دو برہانیں ہیں … (۴) ق آیندہ باب میں اس کی تشریح کی جائیگی کہ حضرت موسیٰ کو مصر میں جادوگروں کے ساتھ سابقہ پڑا اور انھوں نے اپنے عصا کی نشانی سے ان کو قایل کر دیا کہ خدا کی برہان کے سامنے ان کا جادو کارگر نہیں ہو سکتا۔

عصائے موسیٰ

ید بیضا

دو برہانیں

۲۷۱۔ آیات یعنی خدا کے احکام ۔ خدا نے فرمایا تم اور تمھارے بھائی ہماری آئتیں لیکر جاؤ اور تم دونوں میری یاد میں سستی نہ کرنا (۱۸) تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ وہ سرکش ہو گیا ہے۔ (۱۹) پس تم دونوں اس سے نرم بات کہنا تاکہ وہ نصیحت مانے یا ڈرے (۲۰) ق ۔ یہاں آئتوں سے مراد خدا کے وہ احکام ہیں جن کی غرض اہل مصر کی ہدایت تھی ان احکام کے ذریعہ سرکش فرعون اور اس کے دربار کی اصلاح منظور تھی اسی لئے تاکید فرمائی کہ تم نرم بات کہنا تاکہ وہ نصیحت مانے یا ڈرے۔" نیز فرمایا کہ "اس (فرعون) سے کہو کیا تیرے لئے ہے کہ تو پاکیزہ ہو ۱۸ اور میں تیری تیرے رب کی طرف رہبری کروں تاکہ تو ڈرے (۱۹) ق۔

آیات و احکام

فرعون کی رہنمائی کا حکم

۲۷۲۔ شرح صدر ۔ حضرت موسیٰ کو خدا نے فرعون کی قوم کے پاس جانے کے لئے فرمایا تو انھوں نے عرض کی کہ "اے میرے رب مجھے خوف ہے کہ لوگ مجھے جھٹلائیں گے" "اور میرا سینہ گھٹتا ہے"

سینہ کا گھٹنا

ضیق صدر یعنی سینہ گھٹنا، دل کی الجھن کو کہتے ہیں۔ اس کا ضد شرح صدر یعنی سینہ کا کھولا جانا ہے "اللہ جسے ہدایت دینا چاہتا ہے اس کے سینہ کو اسلام کے لئے کھول دیتا ہے اور جسے گمراہ کرنا چاہتا ہے اس کے سینہ کو گھٹا ہوا (ضیق) اور نہایت تنگ کر دیتا ہے (اس کا سینہ ایسے گھٹتا ہے) جیسے کہ (وہ مشقت کے ساتھ پہاڑ پر بلکہ) آسمان پر چڑھتا ہے" (۴) ع ۱۵ انعام ۴۵/۹

سینہ گھٹنے کی وجہ

سینہ گھٹنے کی مختلف وجہیں ہوا کرتی ہیں۔ کوئی آدمی جب کوئی معقول بات کہتا ہے اور لوگ اس کی بات سننے کے بجائے اس کا مذاق اُڑاتے ہیں اور ضد اور ہٹ دھرمی سے اس پر اعتراض کرتے ہیں تو عوام کی تکذیب کی وجہ سے اس کا سینہ گھٹنے لگتا ہے۔ اس قسم کی کیفیت

کئی بار آنحضرت صلعم پر بھی گذری۔ اس لئے خدا نے فرمایا "ہم جانتے ہیں کہ لوگ جو کہتے ہیں تمھارا سینہ گھٹتا ہے (۱۸) ع حجر ۱۵/۱ - اس بات پر تمھارا سینہ گھٹتا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ خزانہ کیوں نہیں اترا یا اس کے ساتھ فرشتہ کیوں نہیں آیا (۲) ع ہود ۱۱/۵۔ کفار کے رویہ ان کی تکلیف دہ باتوں سے آپ کو سخت کوفت ہوتی تھی۔ چنانچہ ایک موقع پر خدا نے فرمایا کیا ہم نے تمھارے لئے تمھارے سینہ کو کھول نہیں دیا ہے ۔ اور تم سے تمھارے اس بوجھ کو اتار دیا جس نے تمھاری کمر توڑ رکھی تھی (۲) انشراح ۹۴/۳۱۔ بوجھ سے مراد وہی تکلیف اور کوفت ہے جو آنحضرت کو کفار کی تکذیب سے ہوتی تھی۔ حضرت موسیٰ کو جب خدا نے قوم فرعون کے پاس جانے کا حکم دیا تو ان کو خیال ہوا کہ لوگ ان کو جھٹلائینگے، مذاق اُڑائینگے تکلیف دینگے، ان باتوں کے تصور سے ان کو خوف ہوا اور ان کا سینہ گھٹنے لگا۔ انھوں نے خدا سے درخواست کی کہ اے میرے رب میرے لئے میرا سینہ کھول دے ۔ اور میرے لئے میرا کام سہل کر دے (۲) ق ۔ یعنی اس بڑی مہم کو سر کرنے کی جس پر تو مجھے بھیجتا ہے مجھ میں حوصلہ اور ہمت پیدا کر۔

شرح صدر کی درخواست

Marfat.com

باب ۳۱۔ حضرت موسیٰ اور ساحران فرعون

فصل ۱۔ فرعون کے ساتھ مکالمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ترجمہ	آیت	حاشیہ
پھر ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی ہارون کو اپنی آیتوں اور	ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسٰى وَأَخَاهُ هٰرُوْنَ ۥ	۱ ع ۳ سورہ مومنون ۲۳/۴
کھلی سند کے ساتھ بھیجا ۱۳	بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۳﴾	کھلی سند
فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس، تو انھوں نے تکبر کیا	إِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَائِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا	فرعون اور اسکے درباریوں نے تکبر کیا
یقیناً وہ ایک سرکش قوم تھے ﴿۱۴﴾	وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ﴿۱۴﴾	سرکش قوم
اس لئے انھوں نے کہا کیا ہم ایمان لائیں اپنے جیسے دو بشر	فَقَالُوْا أَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا	بنی اسرائیل کے محکوم ہونے کی بناء پر موسیٰ و ہارون پر ایمان لانا کسرشان سمجھے۔
پر حالانکہ ان دونوں کی قوم ہماری بندگی کرتی ہے ﴿۱۵﴾	وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿۱۵﴾	
سو ان لوگوں نے ان دونوں کو جھٹلایا، پس وہ ہلاک کر دیئے گئے ﴿۱۶﴾	فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿۱۶﴾	
اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تاکہ لوگ راہ پائیں ﴿۱۷﴾	وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷﴾	
پھر ہم نے ان (قوموں) کے بعد اپنی آیتوں کے ساتھ موسیٰ کو	ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا إِلٰى	۲ ع ۱۳ سورہ اعراف ۷/۵۹
فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس بھیجا تو انھوں نے ان	فِرْعَوْنَ وَمَلَائِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ	فرعون اور اس کے درباری
(آیتوں) پر ظلم کیا۔ سو دیکھو مفسدوں کا انجام کیا ہوا ﴿۴﴾	كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴﴾	آیتوں پر ظلم
اور موسیٰ نے کہا اے فرعون میں رب العٰلمین	وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ إِنِّيْ رَسُوْلٌ	حضرت موسیٰ نے کہا میں
کا رسول ہوں ۵	مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۵﴾	رب العالمین کا رسول ہوں
مجھ پر واجب ہے کہ اللہ کی طرف سے حق کے سوا کچھ نہ کہوں	حَقِيْقٌ عَلٰى أَنْ لَّآ أَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ إِلَّا	بینہ
میں آپ لوگوں کے پاس آپ لوگوں کے رب کی طرف سے ایک	الْحَقَّ ۚ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ	حضرت موسیٰ نے کہا میرے ساتھ
بینہ لایا ہوں پس بنی اسرائیل کو میرے ساتھ روانہ کر دیجئے ﴿۶﴾	فَأَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ ﴿۶﴾	بنی اسرائیل کو روانہ کردو۔
فرعون نے کہا اگر تو کوئی نشانی لایا ہے تو اسے لے آ اگر	قَالَ إِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَأْتِ بِهَآ	نشانی کا مطالبہ
تو سچوں میں سے ہے ﴿۷﴾	إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۷﴾	
پس انھوں نے اپنا عصا ڈالا تو ناگاہ وہ صریحاً اژدہا تھا ﴿۸﴾	فَأَلْقٰى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۸﴾	عصا - اژدھا
اور اپنے ہاتھ کو کھینچا تو وہ دیکھنے والوں کے لئے سفید تھا ﴿۹﴾	وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَإِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۹﴾	ید بیضا
فرعون نے کہا اے موسیٰ اچھا بتاؤ، تم دونوں کا رب کون ہے ﴿۲۵﴾	قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ﴿۲۵﴾	۳ ع ۲ سورہ طٰہٰ ۲۰/۵۸
موسیٰ نے کہا ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی ساخت	قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ أَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ	رب کی تعریف
دی، پھر راہ سوجھائی ﴿۲۶﴾	خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿۲۶﴾	

پچھلے قرنوں کا حال خدا کے پاس کتاب میں ہے۔

قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴿۲۷﴾
(فرعون نے) پوچھا پھر پچھلے قرنوں کا حال کیا ہوا

قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ﴿۲۸﴾
(موسیٰ نے) جواب دیا اس کا علم میرے رب کے پاس کتاب میں ہے میرا رب نہ تو بہکتا ہے نہ بھولتا ہے

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۭ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿۲۹﴾
(وہ وہی ہے) جس نے تمھارے لئے زمین کو بچھونا (بنایا) اور تمھارے لئے اس میں راہ چلائی اور آسمان سے پانی اتارا پھر ہم نے اس سے قسم قسم کے نباتات کے جوڑے اگائے

كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۳۰﴾
کھاؤ اور اپنے مویشی چراؤ۔ یقیناً اس میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں ﴿۳۰﴾

۴۴ ع۳ سورہ طٰہٰ ۵۸/۲۰

حیات بعد ممات

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿۱﴾
اسی (زمین) سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی (زمین) میں تم کو لوٹا دینگے اور اسی (زمین) سے ایک دوسری بار تم کو نکالینگے ﴿۱﴾

وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿۲﴾
اور ہم نے اسے اپنی نشانیاں سب کی سب دکھائیں پھر بھی اس نے جھٹلایا اور انکار کیا ﴿۲﴾

۴۵ ع۲ سورہ شعراء ۱۶/۲۶

قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ﴿۹﴾
(فرعون نے) کہا کیا ہم نے تجھے اپنے درمیان بچہ کی طرح نہیں پالا؟ اور تو ہمارے درمیان اپنی عمر کے کئی برس رہا ﴿۹﴾

فرعون نے خطاکاری کا طعنہ دیا۔

وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰﴾
اور تو اپنی وہ کرنی (بھی) کر چکا جو تو نے کی تھی، اور تو ناشکروں میں سے ہے ﴿۱۰﴾

حضرت موسیٰ نے پچھلی خطا کا اقرار کیا۔

قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۱۱﴾
(موسیٰ نے) کہا (ہاں) میں نے وہ کام کیا تھا، اور تب میں بہکنے والوں میں سے تھا ﴿۱۱﴾

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲﴾
پھر میں آپ لوگوں سے بھاگا جب کہ میں آپ لوگوں سے ڈرا پھر مجھے میرے رب نے دانائی دی اور رسول مقرر کیا ﴿۱۲﴾

وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۳﴾
اور یہ بھی کوئی نعمت ہے جس کا آپ مجھ پر احسان جتاتے ہیں کہ آپ نے بنی اسرائیل کو بندے بنا رکھا ہے ﴿۱۳﴾

رب العالمین

قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴﴾
فرعون نے کہا اور رب العالمین کیا چیز ہے ﴿۱۴﴾

قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿۱۵﴾
(موسیٰ نے) کہا (وہ وہی ہے جو) آسمانوں کا اور زمین کا اور ان کے مابین کا رب ہے، اگر تم یقین کرو ﴿۱۵﴾

قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿۱۶﴾
(فرعون نے بات کاٹ کر) اپنے آس پاس والوں سے کہا کیسی مہمل بات ہے، کیا تم لوگ سنتے نہیں؟ ﴿۱۶﴾

قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۷﴾
موسیٰ نے سلسلہ کلام جاری رکھا اور کہا وہ تمھارا رب ہے اور تمھارے اگلے باپ دادا کا بھی ﴿۱۷﴾

Marfat.com

(فرعون) نے منہ پھیر کر اپنے درباریوں سے کہا کہ یقیناً تمھارا رسول تمھارے پاس بھیجا گیا ہے ضرور مجنون ہے ⑱

قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِیْٓ اُرْسِلَ اِلَیْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ⑱

(موسیٰ) نے (سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے) کہا وہ مشرق اور مغرب اور ان کے مابین کا رب ہے، اگر تم میں ذرا سی بھی موٹی بات سمجھنے کی عقل ہو ⑲

قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَیْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ⑲

(فرع)ون نے) کہا اگر تو میرے سوا (کسی اور) کو خدا و ند قرار دیگا تو تجھے ضرور قیدیوں میں ڈال دونگا ⑳

قَالَ لَىِٕنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَیْرِیْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِیْنَ ⑳

(موسیٰ) نے) کہا اگر میں کوئی واضح بتانیوالی چیز لاؤں تب بھی؟ ㉑

قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَیْءٍ مُّبِیْنٍ ㉑

(فرع)ون نے) کہا تو اسے لے آ اگر تو سچوں میں سے ہے ㉒

قَالَ فَاْتِ بِهٖۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ㉒ نشانی کا مطالبہ

(پس) انھوں نے اپنے عصا کو ڈالا تو ناگاہ وہ صریح اژدھا تھا ㉓

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ ㉓ عصا۔ اژدھا

(اور اپ)نا ہاتھ نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے لئے سپید تھا ㉔

وَّنَزَعَ یَدَهٗ فَاِذَا هِیَ بَیْضَآءُ لِلنّٰظِرِیْنَ ㉔ ید بیضا

(پھر ہ)م نے ان (انبیا) کے بعد موسیٰ اور ہارونؑ اپنی نشانیوں (کے سا)تھ فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس بھیجا تو انھوں (نے تک)برکیا اور وہ مجرم قوم تھے ⑤

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَاۡىِٕهٖ بِاٰیٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ ⑤

۶ع سورہ یونس ۵۵/۱۰ فرعون اور اس کے درباری

(ج)ب ان تک ہمارے پاس سے حق پہنچا تو وہ بولے یہ تو (کھلا) جادو ہے ⑥

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْۤا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِیْنٌ ⑥ حق کو جادو کہا گیا

(موسیٰ) نے کہا کیا تم لوگ حق کو جبکہ وہ تمھارے پاس پہنچا (ایسا) کہتے ہو، کیا یہ جادو ہے۔ اور جادو کرنے والے فلاح نہیں پاتے ⑦

قَالَ مُوْسٰۤى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا یُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ⑦ جادوگر فلاح نہیں پاتے

(وہ) بولے کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ ہم کو اس (مذہب) سے پھیرے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا، اور زمین میں تم دونوں کے لئے ہو؟ اور ہم تم دونوں پر ایمان لانے (والے نہ)یں ⑧

قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِیَآءُ فِی الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِیْنَ ⑧

لوگوں نے کہا موسیٰ کا ارادہ یہ ہے کہ ہمارا مذہب بدل دیں اور ان کے بھائی سردار بن جائیں۔

فصل ۲۔ ساحروں کا مقابلہ

(فرعون) نے کہا میرے پاس ہر واقف کار جادوگر کو لاؤ ⑨ (پھر جب جادو)گر آئے ان سے موسیٰ نے کہا ڈالو جو تم ڈالنے (والے ہو) ⑩

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِیْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِیْمٍ ⑨ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ⑩

۶ع سورہ یونس ۵۵/۱۰ جادوگروں کو بلانے کا حکم دیا

(جب انھو)ں نے ڈالا تو موسیٰ نے کہا تم جو لائے ہو وہ (جادو ہے)، اللہ اس کو باطل کر دیگا، یقیناً اللہ مفسدوں کے

فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا

جادو مفسدوں کا عمل

Marfat.com

يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ (١١) — عمل کو نہیں سنوارتا (١١)
وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ — اور اللہ اپنے کلاموں سے حق کو حق
الْمُجْرِمُوْنَ (١٢) — اگرچہ مجرموں کو ناپسند ہو (١٢)

۸ ع سورہ شعراء پ۱۹

قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗۤ اِنَّ هٰذَا — (فرعون نے) اپنے درباریوں سے جو اس کے گرد
لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ (١) — یہ بڑا واقف کار جادوگر ہے

فرعون نے کہا موسیٰ چاہتا ہے کہ اپنے جادو کے زور سے ہم کو ہماری زمین سے نکال دے۔

يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ — چاہتا ہے کہ تم کو اپنے جادو (کے زور) سے تمھاری
بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ (٢) — نکال دے سو کہو تم لوگ کیا رائے دیتے ہو (٢)

مقابلہ کے لئے جادوگروں کو بلانے کی رائے۔

قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ — لوگوں نے کہا مہلت دیجیے اس کو اور اس کے بھائی
فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ (٣) — شہروں میں سمیٹ لانے والے بھیجیے (٣)
يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ (٤) — وہ ہر واقف کار بڑے جادوگر کو آپ کے پاس لائیں (٤)

۹ ع۱۴ سورہ اعراف پ۹

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ — قوم فرعون کے سرداروں نے کہا یقیناً یہ بڑا واقف
هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ (١٠) — جادوگر ہے
يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ — چاہتا ہے کہ تم لوگوں کو تمھاری زمین سے نکال دے تو
فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ (٢) — تم لوگ کیا رائے دیتے ہو (٢)

مقابلہ کے لئے جادوگروں کو بلانے کی رائے۔

قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ — لوگوں نے کہا مہلت دیجیے اسے اور اس کے بھائی کو اور
فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ (٣) — میں سمیٹ لانے والے بھیجیے (٣)
يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ (٤) — وہ ہر واقف کار جادوگر کو آپ کے پاس لائیں (٤)

۱۰ ع۳ سورہ شعراء پ۱۹

جادوگروں اور عوام کا اجتماع

فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ (٥) — پھر جادوگروں کو ایک معلوم دن کے مقررہ وقت پر جمع کیا گیا (٥)
وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ (٦) — اور لوگوں سے کہا گیا کیا تم لوگ بھی جمع ہو گے (٦)
لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ (٧) — تاکہ اگر جادوگر غالب ہوں تو ہم سب ان کا اتباع کریں

جادوگروں نے انعام کا فرعون سے وعدہ لیا۔

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ — تو جب جادوگر آئے انھوں نے فرعون سے پوچھا کیا
لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ (٨) — اجر ملیگا اگر ہم ہی غالب رہیں (٨)
قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ (٩) — (فرعون نے) کہا ہاں اور تب تم لوگ مقربین میں سے بھی
قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ (١٠) — موسیٰ نے ان جادوگروں سے کہا ڈالو تم لوگ جو ڈال

جادوگروں کا کرتب

فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ — تب انھوں نے اپنی رسیاں اور اپنے ڈنڈے ڈالے
فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ (١١) — فرعون کی عزت کی قسم ہم ہی غالب رہیں گے (١١)

عصا کا عمل

فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ — پس موسیٰ نے اپنا عصا ڈالا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ
مَا يَاْفِكُوْنَ (١٢) — نگلنے لگا جسے وہ بناتے تھے (١٢)

جادوگروں کا ایمان لانا

فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ⑬
جادوگروں کو سجدہ میں گرا دیا گیا ۱۳

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ⑭
ایمان لائے ہم رب العالمین پر ۱۴

رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ⑮
اور ہارون کے رب پر ⑮

سورہ طٰہٰ ۵۸

قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ③
ون نے کہا اے موسیٰ کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ تو اپنے جادو کے بل بوتے ہمارے ملک سے نکال دے ③

فرعون نے موسیٰ سے مقابلہ کے لئے دن مقرر کرنے کو کہا

فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ④
ضرور ہے کہ ہم بھی تیرے پاس اس کا مثل جادو لائیں پس ہمارے درمیان اور اپنے درمیان ایک وعدہ ٹھیرا لے جس کی خلاف ورزی نہ ہم کریں نہ تو ایک ہموار جگہ میں (ہم جمع ہوں) ④

حضرت موسیٰ نے آرائش کے دن کو مقرر کیا

قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ⑤
سیٰ نے) کہا تمہارے وعدہ (کا دن) آرائش کا دن ہے اور یہ کہ دن چڑھے جمع کئے جائیں ⑤

فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ⑥
پس فرعون پلٹا پھر اس نے اپنے داؤں پیچ[۲۷] کو یکجا کیا پھر آیا ⑥

حضرت موسیٰ کی نصیحت

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ⑦
ان سے موسیٰ نے کہا تم پر افسوس، اللہ پر جھوٹ افترا نہ باندھو، ورنہ وہ کسی عذاب میں تم کو پیس دیگا۔ اور یقیناً نامراد ہوگا وہ جو افترا باندھے گا ⑦

لوگوں کا آپس میں مشورہ

فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ⑧
پس ان لوگوں نے اپنے معاملہ میں باہم بحث و تکرار کی اور چپکے چپکے مشورہ کیا ⑧

قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ⑨
کہنے لگے یقیناً یہ دونوں دو جادوگر ہیں ان کا ارادہ ہے کہ تم کو اپنے جادو (کے زور) سے تمہاری زمین سے نکال دیں اور تمہارے چلتے طریقہ کو مٹا دیں ⑨

فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ⑩
پس (اے جادوگرو) اپنے داؤں پیچ طے کر لو پھر صف باندھ کر آؤ۔ کامیاب ہوگا وہ جو غالب رہے گا ⑩

جادوگروں کا مقابلہ

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ⑪
جادوگروں نے کہا اے موسیٰ یا تم ڈالو یا پہلے ہم ڈالیں ⑪

رسیوں اور ڈنڈوں کا

قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ⑫
موسیٰ نے) کہا بلکہ تم ڈالو، پھر ناگاہ ان کی رسیاں اور ان کے ڈنڈے ان کے جادو کے سبب ان (موسیٰ) کے خیال میں دوڑتے دکھائی دیے ⑫

---

۲۷ ؎ کید بہت جامع لفظ ہے، تدبیر، سازش، چالاکی، فریب، ہتھکنڈے، داؤں پیچ، دوڑ دھوپ، خفیہ کوشش ان تمام مفہوموں پر یہ لفظ حاوی ہے۔

Marfat.com

	فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُوسَىٰ ﴿۱۳﴾	تب موسیٰ اپنے جی میں خوف کی وجہ سے سہم
	قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَىٰ ﴿۱۴﴾	ہم نے کہا خوف نہ کرو یقیناً تم ہی غالب ہو
عصا کا عمل	وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا	اور جو تمہارے دائیں ہاتھ میں ہے اسے ڈال
	إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ	جسے یہ لوگ بناتے ہیں۔ انھوں نے جو بنایا وہ جادو
	حَيْثُ أَتَىٰ ﴿۱۵﴾	ہے اور جادوگر کامیاب نہیں ہوتا جہاں بھی آئے
ف ۱۲ ع ۱۴ سورہ اعراف ۹	وَجَاءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوا إِنَّ لَنَا	اور فرعون کے پاس جادوگر آئے، بولے کیا واقعی ہم
	لَأَجْرًا إِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ ﴿۵﴾	ملیگا اگر ہم ہی غالب رہیں ﴿۵﴾
جادوگروں نے فرعون سے انعام کا وعدہ لیا	قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿۶﴾	(فرعون نے) کہا ہاں اور تب تم لوگ مقربین میں سے بھی ہو
جادوگروں کا مقابلہ	قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِمَّا أَنْ تُلْقِيَ وَإِمَّا	(جادوگروں نے) کہا اے موسیٰ یا تو تم ڈالو یا ہم
	أَنْ نَكُونَ نَحْنُ الْمُلْقِينَ ﴿۷﴾	ڈالتے ہیں ﴿۷﴾
جادوگروں نے آنکھوں	قَالَ أَلْقُوا ۖ فَلَمَّا أَلْقَوْا سَحَرُوا أَعْيُنَ	(موسیٰ نے کہا) تم ڈالو، پھر جب انھوں نے ڈالا تو لوگوں
پر جادو کر دیا۔	النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوهُمْ وَجَاءُوا بِسِحْرٍ عَظِيمٍ ﴿۸﴾	پر جادو کر دیا۔ اور لوگوں کو ڈرا دیا اور بڑا جادو لائے ﴿۸﴾
عصا کا عمل	وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ	اور ہم نے موسیٰ کے پاس وحی کی کہ اپنے عصا کو ڈالو تو نا
	فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ﴿۹﴾	وہ اسے چکنے لگا جسے وہ بناتے تھے ﴿۹﴾
جادو کی ناکامی	فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا	پس حق ثابت ہوا اور وہ باطل (نابت) ہوا جو وہ لوگ
	يَعْمَلُونَ ﴿۱۰﴾	کرتے تھے ﴿۱۰﴾
لوگوں کی ذلت کے ساتھ واپسی	فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا صَاغِرِينَ ﴿۱۱﴾	پس لوگ وہیں مغلوب ہوگئے اور ذلیل ہوکر پلٹے ﴿۱۱﴾
	وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ ﴿۱۲﴾	اور جادوگروں کو سجدہ میں گرایا گیا ۱۲
جادوگروں کا ایمان لانا۔	قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۳﴾	بولے ایمان لائے ہم رب العالمین پر ۱۳
	رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ﴿۱۴﴾	موسیٰ اور ہارون کے رب پر ﴿۱۴﴾
ف ۱۳ ع ۱۴ سورہ اعراف ۹	قَالَ فِرْعَوْنُ آمَنْتُمْ بِهِ قَبْلَ أَنْ آذَنَ	فرعون نے کہا کیا تم لوگ اس پر ایمان لائے قبل اس
فرعون کی برہمی	لَكُمْ ۖ إِنَّ هَٰذَا لَمَكْرٌ مَكَرْتُمُوهُ	کہ میں تم کو اجازت دوں۔ یقیناً یہ ایک سازش ہے جو
	فِي الْمَدِينَةِ لِتُخْرِجُوا مِنْهَا أَهْلَهَا ۖ	سب نے شہر میں کی تاکہ اس کے لوگوں کو اس سے نکا
	فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿۱۵﴾	سو عنقریب تم کو معلوم ہوگا ﴿۱۵﴾
	لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِنْ	میں تمہارے ہاتھ پاؤں کو دائیں بائیں سے کاٹ
	خِلَافٍ ثُمَّ لَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۱۶﴾	پھر تم سب کو صلیب دونگا ﴿۱۶﴾
جادوگروں کا استقلال	قَالُوا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنْقَلِبُونَ ﴿۱۷﴾	(جادوگر) بولے ہم اپنے رب کی طرف پلٹے ﴿۱۷﴾
	وَمَا تَنْقِمُ مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِآيَاتِ	اور آپ کو ہم سے دشمنی نہیں مگر اس بات پر کہ ہم اپ

Marfat.com

رَبَّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ؕ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا
صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۸﴾

ں پر جبکہ وہ ہمارے پاس آئیں ایمان لائے (انھوں نے
ہمارے رب ہم پر صبر (کے دہانے) انڈیل اور ہم کو مسلمان مار ﴿۱۸﴾

و ۱۴ ع سورہ شعرا ۱۶

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ
اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ
فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۬ؕ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ
وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّ
لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۷﴾

فرعون کی برہمی۔

نے جادوگروں سے) کہا کیا تم لوگ اس پر ایمان لائے
کے کہ میں تم کو (ایمان کی) اجازت دوں، یقیناً یہ تمہارا
ہے جس نے تم کو جادو سکھایا ہے، سو عنقریب تم کو
ہوگا (کہ میں کیا کرونگا) میں تم سب کے ہاتھ پاؤں
بائیں سے کاٹونگا اور تم سب کو صلیب دونگا ﴿۱۶﴾

قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۫ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا
مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۷﴾
اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ
اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۸﴾

جادوگروں کا استقلال

نے کہا، کچھ ڈر نہیں، کیونکہ ہم اپنے رب کی طرف
ہیں ﴿۱۷﴾
ید ہے کہ وہ ہماری خطائیں معاف کر دیگا کیونکہ ہم
نے والوں میں اول رہے ﴿۱۸﴾

و ۱۵ ع سورہ طٰہٰ

فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا
بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ﴿۱۶﴾

جادوگروں کا ایمان

دوگروں کو سجدہ میں گرا دیا گیا۔ بولے ہم ایمان لائے
ن و موسیٰ کے رب پر ﴿۱۹﴾

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ
اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ
فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ
مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ
جُذُوْعِ النَّخْلِ ۫ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ
عَذَابًا وَّاَبْقٰى ﴿۱۷﴾

فرعون کی برہمی

نے کہا کیا تم اس پر ایمان لائے قبل اس کے کہ میں تم کو
ت دوں۔ یقیناً یہ تمہارا وہ بزرگ ہے جس نے تم کو جادو
ہے اس لئے میں تمہارے ہاتھوں کو اور تمہارے
کو دائیں بائیں سے کٹواؤنگا اور تم کو کھجور کے تنوں
لیب دونگا، اور تم جانوگے ہم میں سے کون سخت
پا عذاب دینے والا ہے ﴿۱۷﴾

قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا
مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ
مَآ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۸﴾
اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا
وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ
وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۹﴾
اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ
جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿۲۰﴾

جادوگروں کا استقلال
وکمال ایمان

م آپ کو ان بینات پر جو ہمارے پاس آئیں اور اس
نے ہم کو بنایا ہرگز ترجیح نہ دینگے۔ تو جو فیصلہ کرنا ہے
پ تو صرف اس دنیا کی زندگی میں فیصلہ کر سکتے
﴿۱۸﴾
رب پر ایمان لائے تاکہ وہ ہمارے گناہوں کو اور
ت) کو بخش دے کہ آپ نے ہم کو جادوگری پر مجبور کیا،
بہتر ہے اور سدا رہنے والا ہے ﴿۱۹﴾
اس کے پاس مجرم بنکر پہنچیگا اس کے لئے جہنم ہوگی جس
نہ مریگا نہ زندہ ہی رہیگا ﴿۲۰﴾

Marfat.com

وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿۷۵﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿۷۶﴾

جو اس کے پاس مومن ہو کر پہنچیگا اور ... ہونگے تو ایسوں کے لئے بلند درجے ہیں ... ہمیشگی کے باغ ہونگے، جن کے تلے ... اس میں ہمیشہ رہینگے۔ یہ ہوگا اس کا بدلہ ... ہوا ﴿۷۶﴾

فرعون کے ساتھ مکالمہ

حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون دربار فرعون میں پہنچے۔

(طور کے پاس مکالمہ کے بعد) ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی ہارون کو اپنی آیتوں ا... کے ساتھ بھیجا ﴿۱۳﴾ فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس، تو انھوں نے تکبر کیا۔ یقیناً سرکش قوم تھے ﴿۱۴﴾ اس لئے انھوں نے کہا کیا ہم ایمان لائیں اپنے جیسے دو بشر ہم... ان دونوں کی قوم ہماری بندگی کرتی ہے ﴿۱۵﴾ سو ان لوگوں نے ان دونوں کو جھٹلا... ﴿۱۶﴾ ؔ ... انھوں نے ان (آیتوں) پر ظلم کیا ... ﴿۴﴾ ؔ ... اور وہ مجرم قوم تھے ...

فرعون اور اس کے درباریوں نے ان کے بشر ہونے اور محکوم قوم کے فرد ہونے کی بنا پر ایمان سے انکار کیا۔

حضرت موسیٰ نے کہا میں رب العٰلمین کا رسول ہوں۔ بینۂ، بنی اسرائیل کو میرے ساتھ روانہ کر دیجئے۔

موسیٰ نے کہا اے فرعون میں رب العٰلمین کا رسول ہوں ﴿۸﴾ مجھ پر واجب ہے ک... طرف سے حق کے سوا کچھ نہ کہوں (میں آپ لوگوں کے پاس) آپ لوگوں کے رب کی طر... ایک بینہ لایا ہوں، پس بنی اسرائیل کو میرے ساتھ روانہ کر دیجئے ﴿۹﴾ ؔ۔

فرعون نے قتل قبطی کا واقعہ اور شاہی خاندان میں ان کی پرورش یاد دلا کر حضرت موسیٰ پر ناشکری کا الزام لگایا۔

(فرعون نے) کہا کیا ہم نے تجھے اپنے درمیان بچہ کی طرح نہیں پالا؟ اور تو... درمیان اپنی عمر کے کئی برس رہا ﴿۹﴾ اور تو اپنی وہ کرنی بھی کر چکا جو تو نے کی تھی، اور... میں سے ہے ﴿۱۰﴾ ؔ۔

حضرت موسیٰ نے کہا ہاں وہ ایک غلطی تھی جو ہو گئی مگر اب تو مجھے خدا نے دانائی دی ہے اور اپنا رسول مقرر کیا ہے۔

(موسیٰ نے) جواب دیا (ہاں) میں نے وہ کام (ضرور) کیا تھا مگر تب میں بھٹکنے وا... سے تھا ﴿۱۱﴾ پھر میں آپ لوگوں (کے یہاں) سے بھاگا جب کہ میں آپ لوگوں سے ڈرا... میرے رب نے دانائی دی اور رسول مقرر کیا ﴿۱۲﴾ اور یہ بھی کوئی نعمت ہے؟ جس کا آپ... احسان جتاتے ہیں کہ آپ نے بنی اسرائیل کو بندے بنا رکھا ہے ﴿۱۳﴾

رب العالمین کیا چیز ہے۔

فرعون نے کہا رب العالمین (جس کا تو رسول بنتا ہے) کیا چیز ہے ﴿۲۳﴾

(موسیٰ نے) جواب دیا (وہ وہی ہے جو) آسمانوں کا اور زمین کا اور ان کے مابین کا ر... اگر تم لوگ یقین کرو ﴿۲۴﴾

(فرعون نے بات کاٹ کر) اپنے پاس والوں سے کہا (کیسی مہمل بات ہے) کیا تم لوگ سنتے ...

(موسیٰ نے سلسلہ کلام جاری رکھا اور) کہا (وہ) تمھارا رب ہے اور تمھارے اگلے باپ دا...

...یٰ وہی تھا (۱۴)
...ون نے مونہ پھیر کر اپنے درباریوں سے) کہا یقیناً تمہارا رسول جو تمہارے پاس بھیجا گیا ہے
...ی ہے (۱۸)
...سیٰ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے) کہا (وہ) مشرق اور مغرب اور ان کے مابین کا رب
...م میں (اتنی موٹی بات سمجھنے کی بھی) عقل ہو (۱۹) ق۔
...ون نے) کہا اے موسیٰ اچھا (بتاؤ) تم دونوں کا رب کون ہے (۲۵)
...وسیٰ نے) جواب دیا ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی ساخت بخشی پھر راہ سوجھائی (۲۶)
...عون نے) کہا پھر پچھلے قرنوں کا حال کیا ہوا (۲۷) — پچھلے قرنوں کا حال کیا ہوا
...وسیٰ نے) کہا اس کا علم میرے رب کے پاس ایک کتاب میں ہے۔ میرا رب نہ تو بہکتا ہے — اس کا علم خدا کے پاس ایک کتاب میں ہے۔
...ہے (۲۸) (وہ وہی ہے) جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا، اور اس میں تمہارے
...ئی اور آسمان سے پانی اتارا، پھر اس نے اس سے قسم قسم کی نباتات کے جوڑے
... (۲۹) (فرمایا) کھاؤ اور پیؤ اور اپنے مویشی چراؤ۔ یقیناً اس میں عقل والوں کے لئے نشانیاں
...یں۔ (فرماتا ہے) اسی (زمین) سے ہم نے تم کو پیدا کیا، اور اسی (زمین) میں ہم تم کو لوٹا دینگے
...ی (زمین) سے ایک دوسری بار تم کو نکالینگے (۱) اور ہم نے اس (فرعون) کو اپنی سب — حیات بعد ممات
...اں دکھائیں پھر بھی اس نے جھٹلایا اور انکار کیا (۲) ع۔
...عون نے) کہا اے موسیٰ اگر تو میرے سوا کسی اور کو خداوند قرار دیگا تو میں تجھے ضرور — فرعون کا ادعائے خدائی حضرت موسیٰ کو قید کرنے کی دھمکی۔
...میں ڈال دونگا (۲۰)
...وسیٰ نے) جواب دیا۔ کیا اگر میں کوئی واضح چیز لاؤں تب بھی؟ (۳۱)
...عون نے) کہا تو اسے لے آ اگر تو سچوں میں سے ہے (۳۲) تب انھوں نے اپنے عصا — نشانی دکھانے کا مطالبہ
...اگاہ وہ صریح اژدہا تھا (۳۳) اور اپنے ہاتھ کو کھینچا تو وہ دیکھنے والوں کے لئے سفید — عصا۔ ید بیضا
...ی۔

حضرت موسیٰ کا ساحروں کے ساتھ مقابلہ

...عون نے) اپنے درباریوں سے جو اس کے گرد تھے (یہ دیکھ کر) کہا یقیناً یہ بڑا واقف کار — حضرت موسیٰ کو جادوگر قرار دیا گیا اور خیال کیا گیا ان کا منشا اہل مصر کو مصر سے بے دخل کرنا ہے۔
...ہے لے جاتا ہے کہ اپنے جادو (کے زور) سے تم کو تمہاری زمین سے نکال دے، سو تم
...ائے دیتے ہو (۲) ق۔ جب ان تک (یعنی فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس)
...اس سے حق پہنچا تو وہ بولے یہ تو صریح جادو ہے (۶) موسیٰ نے کہا کیا تم لوگ حق کو — موسیٰ نے کہا کیا تم حق کو کہتے ہو کہ یہ جادو ہے۔
...تمہارے پاس پہنچا (ایسا) کہتے ہو، کیا یہ جادو ہے؟ اور جادو کرنے والے فلاح نہیں

Marfat.com

اہل مصر نے خیال کیا موسیٰ ان کا مذہب بدل دینا اور خود سردار بننا چاہتے ہیں۔

پاستے ⑦ لوگ بولے کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ ہم کو اس (مذہب) سے
جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا، اور زمین میں سرداری تم دونوں کے لئے ہو
دونوں پر ایمان لانے والے نہیں ⑧ ف۔ قوم فرعون کے سرداروں نے (عوام

عوام سے رائے پوچھی گئی۔

یقیناً یہ بڑا واقف کار جادوگر ہے ۔ چاہتا ہے کہ تم لوگوں کو تمھاری زمین سے نکا

عوام نے جادوگروں کو مقابلہ کے لئے بلانے کی رائے دی۔

تو (کہو) تم لوگ کیا رائے دیتے ہو ② ف۔ لوگوں نے کہا مہلت دیجئے اسے اور اس
بھائی کو، اور شہروں میں سمیٹ بلانے والے بھیجے، وہ ہر واقف کار بڑے جادوگر
کے پاس (بلاکر) لائیں ⑦ ف اور ② ف

فرعون نے جادوگروں کو بلانے کا حکم دیا۔

فرعون نے (اپنے نوکروں سے) کہا میرے پاس ہر واقف کار جادوگر کو بلا لاؤ ⑨ ف
حضرت موسیٰ سے اس نے کہا اے موسیٰ کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ ہم کو اپنے

حضرت موسیٰ سے مقابلہ کا دن معین کرایا۔

(کے زور) سے ہمارے ملک سے نکال دے ⑬ تو ضرور ہے کہ ہم بھی تیرے پاس اس
جادو لائیں پس ہمارے درمیان اور اپنے درمیان ایک وعدہ ٹھیرا لے جس کی خلاف و
نہ ہم کریں نہ تو، ایک ہموار جگہ میں (ہم سب جمع ہوں) ⑭ (موسیٰ نے) کہا تمھارے و

حضرت موسیٰ نے ایک خاص تقریب کے دن کو معین کیا۔

(کا دن) آرایش کا دن ہے اور یہ کہ لوگ دن چڑھے جمع کئے جائیں ⑮ ف۔

جادوگر آئے۔

پھر جادوگروں کو ایک معلوم دن کے مقرر وقت پر جمع کیا گیا ⑯۔ اور لوگوں سے کہا

لوگوں کو مقابلہ دیکھنے کو بلایا گیا۔

تم لوگ بھی جمع ہوگے ⑰ تاکہ اگر جادوگر غالب ہوں تو ہم سب ان کا اتباع کریں ⑦
موسیٰ نے لوگوں سے کہا تم پر افسوس، اللہ پر جھوٹ افترا نہ باندھو ورنہ وہ کسی عذاب سے
کو پیس دیگا، اور یقیناً نامراد ہوگا وہ جو افترا باندھیگا ⑦ پس لوگوں نے اپنے (اس) معا

لوگوں نے کہا یہ جادوگر ہے ہمارے چلتے طریقہ کو مٹانا چاہتا ہے۔

میں باہم بحث وتکرار کی اور انھوں نے چپکے چپکے مشورہ کیا ⑧ (آپس میں) کہنے لگے
یہ دونوں دو جادوگر ہیں، ان کا ارادہ ہے کہ تم کو اپنے جادو (کے زور سے) تمھاری
سے نکال دیں اور تمھارے چلتے طریقہ کو مٹا دیں ⑨ پس (اے جادوگرو) اپنے دا
پیچ طے کرلو پھر صف باندھ کر آؤ۔ کامیاب ہوگا وہ جو غالب رہیگا ⑩ ف۔

جادوگروں نے فرعون سے انعام کا وعدہ لیا۔

(جادوگروں نے) فرعون سے پوچھا کیا واقعی ہم کو کچھ اجر ملیگا اگر ہم ہی غالب ر
⑭ (فرعون نے) جواب دیا ہاں اور تب تم لوگ مقربین میں سے بھی ہوگے ⑨ ف

جادوگروں اور حضرت موسیٰ کا مقابلہ۔

(تب جادوگروں نے حضرت موسیٰ سے) کہا اے موسیٰ یا تم ڈالو یا پہلے ہم ڈالیں
موسیٰ نے ان سے کہا ڈالو تم لوگ جو ڈالنے ہو ⑩ تب انھوں نے اپنی رسیاں اور

رسیوں اور ڈنڈوں کا کرتب

ڈنڈے ڈالے اور بولے فرعون کی عزت کی قسم ہم ہی غالب رہیں گے ⑪ ف۔ پھر جب
انھوں نے ڈالا تو لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا اور لوگوں کو ڈرا دیا اور بڑا جادو لا
⑧ ف۔ ان کی رسیاں اور ان کے ڈنڈے ان کے جادو کے سبب ان (موسیٰ) کے خ

...ہوتے دکھائی دیئے (۱۲) تب موسیٰ اپنے جی میں خوف کی وجہ سے سہمے (۱۳) ہم نے کہا
...ے موسیٰ) خوف نہ کرو یقیناً تم ہی غالب رہوگے (۱۴) اور جو تمھارے دائیں ہاتھ میں ہے
عصائے موسیٰ کا عمل
...ے ڈالو، وہ نگلنے لگیگا اسے جو وہ بناتے ہیں، انھوں نے جو بنایا وہ جادوگر کی چالاکی ہے۔
...جادوگر کامیاب نہیں ہوتا جہاں بھی آئے (۱۵) ف۔ موسیٰ نے کہا تم جو لائے ہو وہ جادو
جادو کی ناکامی
...، اللہ اسے باطل کردیگا، یقیناً اللہ مفسدوں کے عمل کو نہیں سنوارتا (۱۱) اور اللہ اپنے
...وں سے حق کو حق ثابت کرتا ہے اگرچہ مجرموں کو ناپسند ہو (۱۲) ف۔ پس جب موسیٰ نے
...نے عصا کو ڈالا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ اسے نگلنے لگا جسے وہ بناتے تھے (۱۲) ف۔ پس حق حق
...بت) ہوا اور وہ باطل (ثابت) ہوا جو وہ لوگ کرتے تھے (۱۰) پس لوگ وہیں مغلوب ہوگئے
لوگ ذلیل ہوکر لوٹے
...ذلیل ہوکر پلٹے (۱۱) اور جادوگروں کو سجدہ میں گرایا گیا ۱۲۔ بولے ایمان لائے ہم رب العلمین
جادوگر مومن ہوگئے
...۱۲ موسیٰ اور ہارون کے رب پر (۱۲) ف۔

فرعون نے کہا کیا تم لوگ اس پر ایمان لائے قبل اس کے کہ میں تم کو اجازت دوں یقیناً
جادوگروں پر فرعون برہم ہوا
...ک سازش ہے جو تم سب نے شہر میں کی تاکہ اس کے باشندوں کو اس سے نکال دو .....
ان پر سازش کا الزام لگا کر اُ
...ف۔ یقیناً یہ تمھارا وہ بزرگ ہے جس نے تم کو جادو سکھایا ہے سو عنقریب تم کو معلوم ہوگا
بغیر اجازت مومن ہونے کی
...یں کیا کرونگا) میں تم سب کے ہاتھ پاؤں دائیں بائیں سے کاٹونگا اور تم سب کو صلیب دونگا
بنا پر سولی دینے کی دھمکی دی۔
...ف۔ کھجور کے تنوں میں صلیب دونگا اور تم جانوگے کہ ہم میں سے کون سخت اور دیرپا عذاب
...نے والا ہے (۱۷) ف۔ انھوں نے کہا، کچھ ڈر نہیں کیونکہ ہم اپنے رب کی طرف لوٹتے ہیں
جادوگروں نے جان پر
...ہم کو امید ہے کہ وہ ہماری خطائیں معاف کریگا۔ کیونکہ ہم ایمان لانے والوں میں اول رہے
ایمان کو ترجیح دی۔
...ف۔ آپ کو ہم سے دشمنی نہیں ہے مگر اس بات پر کہ ہم اپنے رب کی آیتوں پر جب کہ وہ
...ے پاس آئیں ایمان لائے (پھر خدا سے دعا کی) اے ہمارے رب ہم پر صبر کے دہانے کھول
...یل) اور ہم کو مسلمان مار (۱۸) ف (اس دعا کے بعد فرعون سے) انھوں نے کہا ہم آپ کو
...بینات پر جو ہمارے پاس آئیں اور اس (ہستی) پر جس نے ہم کو بنایا ہرگز ترجیح نہ دینگے، تو
...صلہ کرنا ہے کیجیے، آپ تو صرف اس دنیا کی زندگی کا فیصلہ کرسکتے ہیں (۱۸) ہم اپنے رب
...ان لائے تاکہ وہ ہمارے گناہوں اور اس (بات) کو بخش دے کہ آپ نے ہم کو جادوگری
...ور کیا، اور اللہ بہتر ہے اور سدا رہنے والا ہے (۱۹) یقیناً جو اس کے پاس مجرم بن کر جائیگا
...کے لئے جہنم ہوگی جس میں وہ نہ تو مریگا نہ زندہ ہی رہیگا (۲۰) جو اس کے پاس مومن ہوکر
...اور اس نے بھلے کام کئے ہونگے تو ایسوں کے لئے بلند درجے ہیں ۲۱۔ ہمیشگی کے
...ہونگے جن کے تلے نہریں بہتی ہونگی، اس میں ہمیشہ رہینگے۔ یہ ہوگا اس کا بدلا جو
...ہ ہوا (۲۲) ف۔

۲۷۳ ف۔ حضرت موسیٰ دربار فرعون میں

چونکہ ملکہ ہت شپ سُت کے متبنیٰ بیٹے حضرت موسیٰ بنی اسرائیل سے تھے اس لئے اس ملکہ نے اپنے دورانِ حکومت میں ان تمام مظالم کا انسداد کر دیا تھا جو حضرت موسیٰ کی پیدائش کے وقت تک بنی اسرائیل پر کئے جاتے تھے۔ ہت شپ سُت کے انتقال کے بعد اس حالت میں بہت کچھ تغیر آگیا اور طوطمس سوم کے زمانہ میں حضرت موسیٰ کو مصر چھوڑنا پڑا۔ حضرت موسیٰ کے قیام مصر کے زمانہ میں طوطمس سوم کا انتقال ہو گیا اور حکومت کی باگ آمن حطب دوم کے ہاتھ آئی جسے مورخ مانیتو نے امینوفس کا یونانی نام دیا ہے اور جسے اس نے حضرت موسیٰ (اوسرسیف) کا معاصر بتایا ہے۔

ملکہ ہت شپ سُت نے مظالم کا انسداد کر دیا۔ اسکے انتقال کے بعد حالت بدل گئی حضرت موسیٰ کو مصر چھوڑنا پڑا۔ طوطمس سوم کا انتقال۔

طوطمس سوم کے انتقال کی خبر سن کر ملک شام نے جو اس وقت مصر کے قبضہ میں تھا فرعون کی حکومت سے بغاوت کر دی۔ آمن حطب دوم نے شام پر چڑھائی کی، بغاوت کو دبا دیا، اور ان کے سات رئیسوں کو مصر میں لا کر دیوتا آمن کے آگے قربانی چڑھائی[1] اس واقعہ کا جو حال اس فرعون نے منقوش کرایا ہے وہ بہت مبالغہ آمیز ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مصر کی شاہنشاہی کے بارہ بج چکے تھے اور مصر سے باہر ہر طرف بغاوتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ آمن حطب دوم کو اگرچہ اپنی مہم میں نمائشی کامیابی ہوئی مگر اس کے قدم شام اور دوسرے ممالک سے اکھڑ گئے تھے اور اسے ہر وقت خطرہ لگا تھا کہ جو ممالک آزاد ہو رہے ہیں وہ زور پکڑ کر کہیں خود مصر پر حملہ آور نہ ہو جائیں۔ فرعون اح-مو-سے اور آخری ہکسوس بادشاہ کے درمیان جو صلح ہوئی تھی اس کے شرائط کے مطابق بنی اسرائیل کو جو ہکسوس کا ایک قبیلہ تھے مصر سے باہر جانے کی اجازت ہونی چاہئے تھی، مگر آمن حطب دوم اس خیال سے ان کے باہر جانے کا روادار نہ تھا کہ وہ دوسرے قبائل سے مل کر ان کی طاقت میں اضافہ کر دینگے۔ اس کے علاوہ ان کے مصر میں رہنے سے ملک کا فائدہ بھی تھا۔

ملک شام کی بغاوت۔ آمن حطب کی شام پر چڑھائی اور فتح۔ اسیروں کی قربانی۔ مصری شہنشاہی کے بارہ بج چکے تھے۔ فرعون کو خطرہ تھا کہ جو ممالک آزادی حاصل کر رہے ہیں مصر پر حملہ کر بیٹھیں گے۔ بنی اسرائیل کو مصر سے نہ جانے دینے کی وجہ۔

اب اپنی آنکھوں کے سامنے ایک نقشہ کھینچئے:۔ فرعون آمن حطب شام پر اپنا رعب جما کر اپنے ملک میں واپس آیا ہے، اس کا دبدبہ چاروں طرف پھیلا ہوا ہے، اس کی رعایا اس کی فتح کے گیت گا رہی ہے، اور وہ بھی اپنی شیخی میں پھولا نہیں سماتا ہے۔ بنی اسرائیل کا قبیلہ جو مصر میں باقی رہ گیا تھا اس کا حال یہ تھا کہ فرعون کے درباری کہتے تھے کہ یہ قوم ہماری بندگی کرنے والی (عابدون) ہے۔ ایسے وقت فرعون کے دربار میں حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون پہنچتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں کہ ہم خدا کے بھیجے ہوئے رسول ہیں اور ہم آپ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ مصر سے چلے جانے دیں اور ان کی روانگی میں کسی طرح کی مزاحمت نہ کریں۔ فرعون کو سخت حیرت ہوئی کہ ایک ذلیل محکوم قوم کا ایک فرد، جس کی

آمن حطب کا رعب داب۔ حضرت موسیٰ اور ہارون آمن حطب کے سامنے

---

[1] مصر اور اس کے سند مصنفہ اے ام بلیک میں منقولہ ۱۰۱ و ۱۰۱۔

ملک کی مہربانی کی وجہ سے شاہی محل میں پرورش ہوئی تھی جس سے ایک قتل کا جرم سرزد ہوا تھا جس کی سزا سے بچنے کے لئے وہ روپوش ہوگیا تھا آج اس دلیری کے ساتھ میرے سامنے آتا ہے اور عرضی نہیں بلکہ مطالبہ پیش کرتا ہے ایک ایسی اہم بات کا جس کو کوئی مدمقابل بادشاہ بھی سکتا ہے تو اپنے زور بازو ہی سے مانگ سکتا ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ یہ شخص اپنے آپ کو سی ریاست کے حکمراں کا ایلچی نہیں بلکہ رب العالمین کا پیغام بر بتاتا ہے۔

فرعون و موسیٰ کا مکالمہ

فرعون نے کہا کیا ہم نے تجھے اپنے درمیان بچہ کی طرح نہیں پالا اور تو ہمارے درمیان اپنی عمر کے کئی برس رہا۔ اور تو اپنی وہ کرنی کر چکا جو تو نے کی تھی اور تو ناشکروں میں سے ہے (۱۰) حضرت موسیٰ نے جواب دیا (ہاں) میں نے وہ کام کیا تھا اور تب میں بھٹکنے والوں میں سے تھا (۱۱) پھر میں آپ لوگوں سے بھاگا کیونکہ میں آپ لوگوں سے ڈرا، پھر مجھے میرے رب نے دانائی دی اور مجھے اپنا رسول مقرر کیا (۱۲) اور یہ بھی کوئی نعمت ہے؟ جس کا آپ مجھ پر احسان جتاتے ہیں کہ آپ نے بنی اسرائیل کو بندے بنا رکھا ہے (۱۳) ش۔

۲۷۴. نشانی کا مطالبہ۔ مصریوں کا عقیدہ یہ تھا کہ انسانوں کا رب (رنتر) ان کا بادشاہ ہوتا ہے، اور بادشاہوں کا رب ان کا مورث اعلیٰ ہور تھا جو خدائے اکبر سمجھا جاتا تھا اس کو کبھی رع سے کبھی آمن سے تطبیق دیتے تھے۔ زمین کا رب جِب کہلاتا تھا آسمان کی دیوی نوت تھی اور آسمان و زمین کے درمیان جو چیزیں ہیں ان میں سے ہر ایک کا جدا جدا خدا و مدبر تھا، جب حضرت موسیٰ نے کہا مجھے خدا نے رسول بنا کر آپ کے پاس بھیجا ہے تو فرعون نے پوچھا تمھارا رب کون ہے؟ حضرت موسیٰ نے جواب دیا۔ ہمارا رب رب العلمین ہے، وہی مشرق کا رب ہے، وہی مغرب کا رب ہے، وہی ان کے مابین کا رب ہے، تمھارا اور تمھارے اگلے باپ دادا کا رب وہی ہے جو آسمانوں کا اور زمین کا اور ان کے مابین کا پروردگار ہے۔ یہ سن کر فرعون نے حضرت موسیٰ کا مضحکہ اڑایا اور اپنے پاس والوں سے کہا کیا تم لوگ سنتے نہیں ہو (کہ یہ کیسی مہمل بات کہہ رہا ہے) (۱۹) یقیناً تمھارا رسول جو تمھارے پاس بھیجا گیا ہے ضرور مجنوں ہے؛ (۱۸) ش۔ پھر فرعون غصہ میں آیا اور کہنے لگا اپنی ساری رعایا اور مقبوضات کا رب میں ہوں اور تم کو بھی مجھی کو اپنا رب ماننا اور میری اطاعت کرنی پڑیگی "اے موسیٰ میرے سوا کسی اور کو خداوند قرار دیگا تو میں تجھے ضرور قیدیوں میں ڈالدونگا" (۲۰) ش تب موسیٰ نے کہا میں صرف زبانی جمع خرچ سے کام نہیں لے رہا ہوں بلکہ خدا نے مجھے نشانیاں دی ہیں جن کو دیکھ کر تم لوگوں کو قائل ہونا پڑیگا کہ ہم سب ہی ایک بڑی ہستی ہیں جس سکے آگے تمھارا حکم بالکل ہیچ ہے۔ فرعون نے کہا اچھا دکھا تو کیا نشانی لایا ہے اگر تو سچا ہے۔ حضرت موسیٰ نے اپنا عصا زمین پر ڈالا تو وہ اژدھا دکھائی دیا اور اپنے ہاتھ کو گریبان میں ڈال کر نکالا تو وہ

الوہیت کے متعلق اہل مصر کا خیال

فرعون کا ادعائے خدائی
حضرت موسیٰ کو قید کرنے کی دھمکی

نشانی کا مطالبہ
عصا

یدبیضا — دیکھنے میں سفید تھا۔ فرعون یہ دیکھ کر حیران و ششدر رہ گیا۔

ف۲۷۵۔ عصا اور ید بیضا۔ عصا اور ید بیضا کو خدا نے دو آیتوں اور دو برہانوں سے

شیٔ مبین — تعبیر کیا ہے حضرت موسیٰ نے فرعون سے کہا اگر میں شیٔ مبین یعنی واضح بتانے والی پیش کروں تب بھی آپ میرے کہنے کو جھٹلائینگے۔ یہاں شیٔ مبین سے بھی یہی غلطی دی ہے

آیت — دو آیتیں اور برہانیں مراد ہیں۔ آیت کے معنی نشانی کے ہیں جس کو آنکھ سے دیکھ سکتے ہیں

برہان — برہان کے معنی دلیل کے ہیں جو آدمی کو کسی بات کی صداقت کا قائل کرتی ہے اور اس کے لئے غور و فکر کی ضرورت ہے۔ شیٔ مبین وہ چیز ہے جو کسی حقیقت کو کھول کر بتا دے۔

عصا اور ید بیضا کا اثر فرعون پر — عصا اور ید بیضا کو دکھلانے سے فرعون پر ایک خاص اثر ڈالنا مقصود تھا۔ اس پر جو اثر پڑا یہ تھا کہ فرعون بول اٹھا کہ "اے موسیٰ کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ ہم کو اپنے جادو (کے زور) سے ہمارے ملک سے نکال دے (۳) ف"۔ قوم فرعون کے سرداروں نے بھی عوام سے کہا موسیٰ یقیناً بڑا واقف کار جادوگر ہے یہ چاہتا ہے کہ تم لوگوں کو تمہاری زمین سے نکال دے۔ (۴) ف۔

فرعون اور اس کے درباریوں کا خیال — فرعون اور اس کے درباریوں نے یہ خیال کیا کہ حضرت موسیٰ نے آٹھ دس برس کے عرصہ میں جبکہ مصر سے غائب رہے، اس غرض سے جادو سیکھا کہ اس کے زور سے فرعون کو نیچا دکھائیں، اور جس طرح ہکسوس نے مصر میں آکر مصر پر قبضہ جمالیا اور فرعون اور اس کے درباریوں کو ان کے ملک مصر زیریں سے بے دخل کر دیا تھا، اسی طرح موسیٰ کی بھی نیت ہے کہ ان کو ان کے ملک سے نکال دیں۔ عصا اور ید بیضا میں ان کو اپنی آیندہ بربادی کا نشان دکھائی دیا۔ اور اس کی روک تھام کے لئے ان کے خیال میں جو تدبیر تھی وہ نکالی، یعنی جادو کا مقابلہ جادو سے کرنا چاہا۔

عصا حکومت کے اختیار کا نشان تھا۔ — غور طلب امر یہ ہے کہ عصا اور ید بیضا کو فرعون کے لئے کس وجہ سے نشان بنایا گیا۔ مصر میں تصویری خط مروج تھا، مصری اپنے خیال کو تصویروں کے ذریعہ سے ادا کرتا تھا۔ تخت اور تاج ایک بادشاہ کے لئے زینت کی چیزیں ہیں مگر حکومت کا اصل نشان حقیقت میں عصا تھا، جو برسر اقتدار آنے پر بادشاہ کے ہاتھ لگتا تھا۔ مصر کے دیوتاؤں میں سے ایک اہم دیوتا کی صورت سانپ کی سی تھی۔ سانپ کو محافظ سمجھا جاتا تھا کیونکہ وہ جس چیز پر بیٹھتا تھا اس

عصا کے سانپ بن کر دکھائی دینے کا تصویری مطلب — کے پاس کسی دوسرے کو پہنچنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی اور ہر شخص اس کے ڈسنے سے ڈرتا تھا۔ تھیبس کے فراعنہ نے اپنے تاج میں کلغی کے طور پر سانپ کا پھن لگا رکھا تھا۔ فرعون کو یہ دکھلانا مقصود تھا کہ حضرت موسیٰ رسول خدا کے ہاتھ میں جو عصا ہے وہ فرعون کے عصا سے کچھ کم نہیں ہے (غالباً یہ پہلا موقع تھا کہ ایک شخص فرعون کے دربار میں عصا لئے ہوئے حاضر ہوا) اعصا

Marfat.com

...ں میں یہ طاقت ہے کہ وہ سانپ بن جاتا ہے اور اس لئے یہ عصا فرعون کے لئے بڑے خطرہ
نشان ہے۔ اور یہ عصا اس ہاتھ میں ہے جو سینے سے چمٹ کے نکلتا ہے تو سفید نظر آتا تھا۔ ید بیضا دکھلانے کا مطلب
ہاتھ کا ایک حرکت کے بعد سفید ہونا قوت کی نشانی ہے۔ اس کے علاوہ مصریوں کا رنگ سانولا
تھا اور کبھوس سُرخ و سفید ہوتے تھے۔ عصا اور ید بیضا ایک تصویری پیغام تھے، اس کا مطلب
تھا کہ یہ غیر مصری ہاتھ وہ ہے جس نے مدتوں تم پر حکومت کی ہے اور اگر تم اب بھی اپنی
فرعونیت سے باز نہ آئے اور بنی اسرائیل کو باہر جانے نہیں دیا تو اس عصا میں وہ طاقت ہے
جو تم کو برباد کر کے رہیگی۔

۶۶۔ یوم الزینت۔ ہر زمانہ میں کچھ افراد لوگوں کو اپنے عجیب و غریب کرتبوں سے جادو
مسحور اور ان کی عقلوں کو حیران و ششدر کر دیا کرتے ہیں۔ ایام قدیم میں مندروں کے کاہن
ہوتا ایسے کرتبوں کے مشاق ہوا کرتے تھے اور اپنے حیرت انگیز عجائب کو دیوتاؤں کی طرف
منسوب کر کے عوام پر اپنی ہیبت اور رعب جمایا کرتے تھے۔ ان کو جادوگر اور ساحر کہا جاتا ہے
اگلے زمانہ میں جب بھی کوئی نیا ہادی کوئی نئی بات پیش کرتا تو اسے بھی جادوگر اور اس کی ہدایت
کو جادو قرار دیا جاتا تھا اور اس کے دلائل و براہین کے اثر کو چالاک جادوگر کا فریب بتایا جاتا تھا۔

مصر میں جادو کا بہت زور تھا۔ جادوگروں کی لوگوں کی نظر میں بڑی وقعت تھی۔ جادو کا مصر میں جادو کا مرتبہ
سرچشمہ دیوتا توت کو سمجھا جاتا تھا اس کے علاوہ بھی کئی دیوتاؤں کا جادوگر ہونا مانا جاتا تھا۔ لوگوں
کا عقیدہ تھا کہ جادو میں مردے تک کو جلا دینے کی طاقت ہے۔ لڑائیوں میں فتح و شکست کو جادو
کے منتروں کا اثر سمجھتے تھے، اس لئے دشمن پر فتح پانے کے لئے جادوگروں سے بھی مدد لی جایا
کرتی تھی مصنف مورت (Moret) اپنی کتاب نیل اور مصری تمدن
(The Nile and Egyption Civilization.)
میں لکھتا ہے کہ مصر کے اولین انسان فرعون بنا کو جو سلطنت ملی تھی اس کا دارومدار صرف جنگ جادو کا تعلق حکومت سے
میں کامیابی، آسمانی وراثت اور سیاسی کارروائیوں پر ہی نہیں بلکہ ایسے اصولوں پر بھی تھا جن کا تعلق
جادو سے ہے۔ یہی مصنف یہ بھی لکھتا ہے کہ مصر کا ایک خاص تہوار سید تھا اس دن فرعون بنا جادوگری کا تہوار سید
کا سوانگ بھرتا تھا، بہت سے رسوم ادا کرتا تھا اور جادوگروں کے طریقہ پر بہت سی واقعات
سرشتہ کی نقل اتارتا تھا، اور دیوتا ہور اور اوسیر کا جن کا وہ اپنے آپ کو اوتار خیال کرتا
تھا سوانگ بھرتا تھا" جادوگری کی حیثیت سے سانپ کا شعبدہ بتاتا تھا اور اس پر منتر ڈالتا تھا اور سانپ کا شعبدہ
بتاتا تھا اگر جا شکست پا جا میں رع (دیوتا) ہوں)، پھر اسی طرح سے فرعون کہتا تھا کہ میں ... سانپ کے شعبدہ کا فرعون کے
اوسیر ہوں اور اس طرح سے لوگوں سے وہ اپنے آپ کو دیوتا منواتا تھا" (ص ۱۳۴) دعوائے خدائی سے تعلق
حضرت موسیٰ نے جب عصا زمین پر ڈالا اور وہ سانپ دکھائی دیا تو فرعون کو وہ رسم یاد آگئی

جس میں شعبدے کے سانپ سے کہا جاتا تھا کہ "گر جا اور شکست پا جا، میں سع ہوں"۔ یہ دیکھ کر
فرعون نے کہا کیا تو جادو کا زور دکھانا چاہتا ہے "تو ضرور ہے کہ ہم بھی تیرے پاس اس کا مثل
جادو لائیں، پس ہمارے درمیان اور اپنے درمیان ایک وعدہ ٹھیرا لے جس کی خلاف ورزی
نہ ہم کریں۔ نہ تو۔ ایک ہموار جگہ میں" (ہم سب جمع ہوں) (۴) حضرت موسیٰ نے کہا تمہارے
وعدہ (کا دن) آرایش کا دن ہے، اور یہ کہ لوگ دن چڑھے جمع کئے جائیں" (۵) ق۔ آرایش
یوم الزینۃ سے مراد سید کا دن — کے دن (یوم الزینۃ) سے مراد یہی سید کا تہوار ہے جس کا ذکر اوپر آیا اور دن چڑھے کا
وقت اس لئے مقرر کیا گیا کہ اس روز جو کرتب دکھانے والے دکھائیں وہ روشنی میں دکھائیں۔

ف ۲۷۷۔ سحر و ساحر۔ سحر کی حقیقت قرآن شریف کی اُن آیتوں سے صاف واضح
ہو جاتی ہے جو حضرت موسیٰ کے قصہ میں وارد ہوئی ہیں۔ "پھر جب ہمارے پاس سے حق پہنچا
جادو حق کا ضد ہے — تو وہ بولے یہ تو صریح جادو ہے (۶) موسیٰ نے کہا کیا تم لوگ حق کو جبکہ تمہارے پاس پہنچا (ایسا)
کہتے ہو؟ کیا یہ جادو ہے اور جادوگر فلاح نہیں پاتے (۷) ق۔ جب جادوگروں نے اپنا کرتب
جادوگر کی چالاکی — دکھایا تو خدا نے حضرت موسیٰ سے کہا "انھوں نے جو بنایا ہے وہ جادوگر کی چالاکی ہے اور
جادوگر کامیاب نہیں ہوتا وہ جہاں بھی آئے" (۱۵) ق۔ حضرت موسیٰ نے جادوگروں سے کہا
جادو مفسدوں کا عمل ہے — تم جو لائے ہو وہ جادو ہے، اللہ اسے باطل کر دیگا یقیناً اللہ مفسدوں کے عمل کو نہیں سنوارتا (۱۱)
اور اللہ اپنے کلاموں سے حق کو حق کرتا ہے اگرچہ مجرموں کو ناپسند ہو (۱۲) ق۔ جادوگروں
جادو باطل ہوتا ہے — کے کرتبوں کی ناکامی کا تذکرہ خدا نے یوں فرمایا ہے "پس حق حق (ثابت) ہوا اور وہ باطل
(ثابت) ہوا جو وہ لوگ کرتے تھے" (۱۰) ق۔ اس سے ظاہر ہوا کہ سحر حق کا مقابل ہے اور
وہ باطل ہے یعنی اس کی اصلیت کچھ نہیں ہے، وہ صرف دھوکا ہے، اور جادوگر کی چالاکی ہے
"پھر جب جادوگروں نے (اپنے ڈنڈے) ڈالے تو لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا، اور
جادو آنکھوں کا فریب ہے — لوگوں کو ڈرا دیا اور بڑا جادو لائے (۸) ق۔ اس سے معلوم ہوا جادوگروں کا عمل دیکھنے والوں
کی آنکھوں پر ہوتا ہے۔ اور جادوگروں کے کہنے سے کہ دیکھو یہ سانپ ہے ان کو سانپ
نظر آنے لگتا ہے۔ یہ چکمہ حضرت موسیٰ کی آنکھوں پر بھی پڑا "ان کی رسیاں اور ان کے ڈنڈے
جادو کا اثر خیال پر — ان کے جادو کے سبب ان (موسیٰ) کے خیال میں دوڑتے دکھائی دیئے" (۱۲) تب موسیٰ اپنے
جی میں خوف کی وجہ سے سہمے" (۱۳) خدا نے کہا "خوف نہ کر یقیناً تم ہی غالب رہوگے (۱۴)
..... انھوں نے جو بنایا ہے وہ جادوگر کی چالاکی ہے (۱۵) ق۔

ف ۲۷۸۔ حق کا باطل پر غلبہ۔ جب حضرت موسیٰ نے پہلی ملاقات میں فرعون کے سامنے
عصا زمین پر ڈالا تھا اس وقت وہ سانپ دکھائی دیا تھا۔ مگر ساحروں کے مقابلہ میں حضرت
موسیٰ کا عصا سانپ نہ بنا وہ عصا کا عصا ہی رہا اور اس نے رسیوں اور ڈنڈوں کو نہیں بلکہ ان

Marfat.com

فرضی چیزوں کو کھا لیا جو لوگوں کی نظر میں سانپ معلوم ہوتے تھے ۳۳ بس موسیٰ نے اپنا عصا ڈالا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ اسے نگلنے لگا جسے وہ بناتے تھے ⑫ ف۔ جادوگروں کے کرتبوں سے عام لوگ جو کہ شعبدوں کا بھید نہیں جانتے حیران ہو جاتے ہیں مگر جادوگر جانتا ہے کہ وہ صرف نظر کا فریب ہے اور اس کی کوئی اصلیت نہیں ہے۔ ابتدا میں فرعون کے جادوگر سمجھتے تھے کہ حضرت موسیٰ بھی ہماری طرح کے ایک شعبدہ باز ہیں، اگر ہمارے شعبدے ان کے شعبدوں سے بڑھ گئے تو ہم کو فرعون سے انعام ملیگا مگر جب حضرت موسیٰ کی باتیں سنیں تو ان کے کان کھڑے ہوئے کہ یہ تو جادوگروں کی سی باتیں نہیں کرتے بلکہ وہ مقدس ہادی کی طرح لوگوں کو رب العالمین کی طرف بلاتے ہیں اور ہر کام خدا پر بھروسہ رکھتے ہوئے کرتے ہیں۔ پھر جب انھوں نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ کا عصا ان کے ڈنڈوں اور رسیوں کو نگلنے لگا تو وہ حیران ہو گئے کہ ماجرا کیا ہے، یہ تو ہرگز جادو نہیں ہے، اور فوراً سجدہ میں گرے اور بول اٹھے "ہم ایمان لائے رب العلمین پر ۱۳ موسیٰ اور ہارون کے رب پر ⑬ ق۔

ابتدا میں جادوگروں نے بھی حضرت موسیٰ کو جادوگر سمجھا۔

کلام موسیٰ نے ان کے کان کھڑے کئے

عصا کا عمل دیکھ کر سمجھے کہ یہ جادو نہیں ہے۔ مسلمان ہو گئے

جادوگر چونکہ فن کے ماہر تھے وہ اصل حقیقت سمجھ گئے مگر فرعون اور اس کے درباریوں کی نظر میں حضرت موسیٰ کے عصا کا عمل اور جادوگروں کا جادو دونوں ایک ہی شکل رکھتے تھے اس لئے فرعون نے کہا "یہ (موسیٰ) تمھارا بزرگ ہے جس نے تم کو جادو سکھایا ہے ⑭ ق یقیناً یہ ایک سازش ہو جو تم سب نے شہر میں کی ہے تاکہ اس کے باشندوں کو اس سے نکال دو ⑮ ق۔ کیا تم (نے اپنے آباؤ اجداد کا دین چھوڑ دیا اور موسیٰ کی بات میں آگئے اور) اس پر ایمان لائے قبل اس کے کہ میں تم کو (تبدیل مذہب کی) اجازت دوں، ⑮ ق۔ سو عنقریب تم کو معلوم ہوگا (کہ میں کیا کرونگا) میں تم سب کے ہاتھ پاؤں دائیں بائیں سے کاٹونگا اور تم سب کو صلیب دونگا ⑯ ق۔

فرعون نے اسے سازش قرار دیا

جادوگروں کو مثلہ اور قتل کی دھمکی دی۔

فرعون کو اب پورا یقین تھا کہ حضرت موسیٰ جو آٹھ دس برس روپوش رہے اس عرصہ میں انھوں نے جادو سیکھا اور بہتیروں کو جادو سکھایا اور ان کا اس سے یہ مقصد تھا کہ جادوگروں کی مدد سے فرعون کی حکومت کو نیچا دکھائیں۔ یہ جادوگر سیکھے سکھائے تھے، وہ میرے دربار میں حاضر ہوئے اور انھوں نے وہی کرتب دکھایا جو موسیٰ نے ان سے کرنے کو کہا تھا، اسی کے حکم کے مطابق وہ سجدہ میں گرے اور ایمان کا اعلان کیا۔

لوگوں کی رائے سے بڑے بڑے واقف کار ساحر جمع کئے گئے تھے اور لوگوں کو بھی مظاہری کے وقت حاضر رہنے کا حکم دیا گیا تاکہ اگر جادوگر کامیاب ہو جائیں تو وہ مصر کے عقائد و مذہب کی کامیابی سمجھی جائیگی اور وہ لوگ جادوگروں کا زیادہ عقیدت مندی کے ساتھ اتباع کرینگے۔ مگر جادوگری کو جب شکست فاش ہوئی اور جادوگر خود حضرت موسیٰ کے خدا پر

Marfat.com

ایمان لے آئے تو لوگوں نے اس کو اپنی شکست سمجھی اور لوگ وہیں مغلوب ہو گئے اور ذلیل ہو کر پلٹے (۱۱) ق۔ حضرت موسیٰ کی یہ پہلی کامیابی تھی جو فرعون کے مقابلہ میں ان کو حاصل ہوئی۔

فرعون کے خیال میں حضرت موسیٰ کا فن

الناس علی دین ملوکھم۔ لوگ اپنے بادشاہ کے دین پر ہوتے ہیں۔ اور جو لوگ شاہی مذہب سے منحرف ہوتے ہیں بادشاہ ان پر عموماً عتاب کرتا ہے۔ حضرت موسیٰ کا مشن صرف بنی اسرائیل کو مصر سے چھڑا لیجانا تھا بلکہ فرعون اور اس کی رعایا کو حق پرستی کی سیدھی راہ پر لانا بھی تھا، چنانچہ ایک مرتبہ لوگوں نے کہا کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ ہم کو اس (مذہب) سے پھیر دے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا اور زمین میں سرداری تم دونوں کے لئے ہو اور ہم تم دونوں پر ایمان لانے والے نہیں ہیں" (۸) ق۔ اور وہ (آپس میں) کہنے لگے یقیناً یہ (موسیٰ و ہارون) دونوں دو جادوگر ہیں ان کا ارادہ ہے کہ تم کو اپنے جادو (کے زور) سے تمہاری زمین سے نکال دیں اور تمہارے چلتے طریقہ کو مٹا دیں (۹) ق۔

جادوگروں کے ایمان لانے سے فرعون کی گھبراہٹ

جادوگروں کے ایمان لانے سے فرعون کو خطرہ نظر آیا کہ اور لوگ بھی موسیٰ کے پیرو ہو جائینگے اسی لئے اس نے جادوگروں کو سخت دھمکی دی مگر اس کا ان پر کچھ بھی اثر نہ پڑا انھوں نے کہا "آپ کو ہم سے دشمنی نہیں ہے مگر اس بات پر کہ ہم اپنے رب کی آیتوں پر جبکہ وہ ہمارے پاس آئیں ایمان لائے (۱۸) ق۔ ہم آپ کو ان بینات پر جو ہمارے پاس آئیں اور اس (ہستی) پر جس نے ہم کو بنایا آپ کو ہرگز ترجیح نہ دینگے، تو جو فیصلہ کرنا ہے کیجئے، آپ تو صرف اس دنیا کی زندگی کا فیصلہ کر سکتے ہیں (۱۸) ق۔ کچھ ڈر نہیں کیونکہ ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے . . . . ہیں (۱۷) ہم کو امید ہے کہ وہ ہماری خطائیں معاف کریگا کیونکہ ایمان لانے والوں میں ہم اول رہے (۱۸) ق۔ ہم اپنے رب پر ایمان لائے تاکہ وہ ہمارے گناہوں اور اس (بات) کو بخش دے کہ آپ نے ہم کو جادوگری پر مجبور کیا۔ آپ کے مذہب کے کاہن جادوگری کے سوا اور کیا کرتے ہیں یعنی ہم آپ ہی کے مقرر کئے ہوئے کاہن ہیں۔ (۱۹) ق۔

جادوگروں کا ایمان میں استقلال

ف ۲۷۹۔ توراۃ میں عصا اور جادو کا بیان۔ توراۃ کا بیان ہے کہ جب حضرت موسیٰ اور ہارون فرعون کے پاس آئے اور انھوں نے مطالبہ کیا کہ بنی اسرائیل کو ان کے ساتھ مصر سے باہر چلے جانے دیا جائے" تو فرعون نے کہا یہ خداوند کون ہے کہ میں اس کی آواز کو سنوں اور بنی اسرائیل کو جانے دوں؟ میں خداوند کو نہیں جانتا اور نہ میں بنی اسرائیل کو جانے دونگا" (۲) ب۔

اس موقع پر حضرت موسیٰ نے خداوند کے اوصاف بیان کئے اور فرعون کو خدا کا قائل کرنے کی کوشش کی یہ سب کچھ قرآن میں ہے مگر توراۃ نہیں بتاتی کہ موسیٰ نے کچھ جواب دیا یا نہیں

Marfat.com

کے بعد فرعون نے مصلوں اور ان کے سرداروں کو حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو اینٹیں بنانے کے لئے
ں نہ دو، وہ اپنے لئے خود بھس بٹورلیں اور ان کا کام بڑھا دیا جائے تاکہ اس میں مشغول رہیں۔ توراۃ کا بیان۔
بیہودہ باتوں کی طرف متوجہ نہوں ⑨ ب خروج۔ حضرت موسیٰ نے خدا سے فریاد کی اور خدا
کہا: تو بنی اسرائیل سے کہہ میں خداوند ہوں اور میں تمھیں مصریوں کے بوجھ سے چھڑاؤنگا
میں تمھیں ان کی خدمت سے رہائی دلاؤنگا، اور میں تم کو اس سرزمین میں لاؤنگا جس کی بابت
نے عہد کیا تھا کہ اسے ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کو دونگا اور میں اسے تمھاری میراث کردونگا
ب خروج۔

قرآن میں مذکور ہے کہ پہلی ہی گفتگو کے موقع پر حضرت موسیٰ نے عصا اور ید بیضا کے نشانات
ئے تھے۔ مگر توراۃ میں واقعات کی ترتیب کچھ اور ہے، دوسری کئی ملاقاتوں اور نشانیوں کے
کے بعد توراۃ کہتی ہے کہ موسیٰ اور ہارون فرعون کے سامنے آئے اور ہارون نے عصا فرعون اور
کے نوکروں کے سامنے ڈالا اور وہ سانپ بن گیا ⑩ تب فرعون نے بھی داناؤں اور
دوگروں کو طلب کیا۔ چنانچہ مصر کے جادوگروں نے بھی اپنے جادو سے ایسا ہی کیا ⑪ کہ
میں سے ہر ایک نے اپنا عصا پھینکا اور وہ سانپ ہو گیا، لیکن ہارون کا عصا ان کے
اؤں کو نگل گیا ⑫ اور اس نے فرعون کے دل کو سخت کر دیا کہ اس نے ان کے جیسا خداوند
کہا تھا نہ سنی ⑬ ب۔ آگے چل کر دو تین اور واقعات کے بعد مذکور ہے کہ حضرت موسیٰ نے
ں کی راکھ لی اور فرعون کے آگے کھڑے ہوئے اور اسے آسمان کی طرف پھینک دیا، اور فوراً توراۃ کے بیان بموجب جادوگر
یوں اور بہائم کے بدن پر پھوڑے اور پھپھولے پیدا ہو گئے ⑩ اور جادوگر پھوڑوں کے پھوڑوں میں مبتلا ہو گئے
ب سے موسیٰ کے آگے کھڑے نہ رہ سکے کیونکہ جادوگروں اور سارے مصریوں پر پھوڑے
⑪ ب خروج۔ مگر قرآن کا بیان یہ ہے کہ حضرت موسیٰ کی تقریر اور عصا اور سانپ کے نظارہ مگر قرآن کہتا ہے کہ وہ مسلمان
ادوگروں پر ایسا گہرا اثر ہوا کہ وہ سجدہ میں گر پڑے اور ایمان لائے اور ان کا اتنا پختہ ایمان ہو گئے
کہ انھوں نے فرعون کی دھمکی کی پروا نہ کی۔

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

Marfat.com

باب ۳۲۔ حضرت موسیٰ اور فرعون کا مقابلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

و۱ ع۹ سورہ ہود ۹۶/۱۱

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ (۱)
اور یقیناً اپنی آیتوں اور کھلی سند کے ساتھ موسیٰ کو بھیجا ہے (۱)

فرعون کے درباری فرعون کے حکم کے تابع رہے۔ فرعون کا حکم ٹھیک نہ تھا

إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاتَّبَعُوا أَمْرَ فِرْعَوْنَ ۖ وَمَا أَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيدٍ (۲)
فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس۔ تو یہ (لوگ) فرعون کے حکم کے تابع رہے حالانکہ فرعون کا حکم ٹھیک (نہ تھا) (۲)

يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۖ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ (۳)
قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے ہوگا پھر ان کو (آگ) میں اُتار دیگا اور یہ بری جگہ اُترنے کی ہوگی (۳)

وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ (۴)
اور اس (جہان) میں ان کے پیچھے لعنت لگا دی گئی اور (قیامت) کے دن برا انعام ہے جو ان کو ملنے کو ہے (۴)

و۲ ع۱ سورہ نمل ۱۳/۲۷

فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ آيَاتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ (۱۳)
پھر جب ہماری آیتیں ان تک سمجھانے کو پہنچیں تو وہ کہنے (لگے) یہ تو صریح جادو ہے (۱۳)

اہل مصر نے محض گھمنڈ اور بے انصافی سے آیتوں کا انکار کیا

وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا ۚ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ (۱۴)
اور انھوں نے (محض) بے انصافی اور گھمنڈ سے ان (کا) انکار کیا حالانکہ ان کے دل ان کا یقین کر چکے تھے پس (دیکھ) مفسدوں کا انجام کیسا ہوا (۱۴)

و۳ ع۱ سورہ نازعات ۲۰/۷۹

فَأَرَاهُ الْآيَةَ الْكُبْرَىٰ (۲۰)
تب (موسیٰ نے) اس (فرعون) کو سب سے بڑی نشانی دکھائی (۲۰)

فَكَذَّبَ وَعَصَىٰ (۲۱)
تو اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی (۲۱)

فرعون کو رعایا کے رب اعلیٰ ہونے کا دعویٰ تھا۔

فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ (۲۴)
پھر کہنے لگا میں ہوں تم سب کا سب سے اونچا رب (۲۴)

فَأَخَذَهُ اللَّهُ نَكَالَ الْآخِرَةِ وَالْأُولَىٰ (۲۵)
تو اللہ نے اسے اگلی اور پچھلی (زندگی) کے عذاب میں پکڑ(ا) (۲۵)

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَن يَخْشَىٰ (۲۶)
یقیناً اس میں عبرت ہے اس کے لئے جو ڈرتا ہے (۲۶)

و۴ ع۴ سورہ قصص ۳۶/۲۸

آیتوں کو گھڑا ہوا جادو کہا گیا

فَلَمَّا جَاءَهُم مُّوسَىٰ بِآيَاتِنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَمَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ (۸)
پھر جب موسیٰ ان کے پاس ہماری بین نشانیاں (لے کر آئے) لوگوں نے کہا یہ تو کچھ نہیں مگر گھڑا ہوا جادو، اور ہم نے (یہ بات) اپنے اگلے باپ دادا کے درمیان (کبھی نہیں سنی) (۸)

وَقَالَ مُوسَىٰ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَن جَاءَ بِالْهُدَىٰ مِنْ عِندِهِ وَمَن تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۖ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ (۹)
اور موسیٰ نے کہا میرا رب خوب جانتا ہے کہ اس کے پاس (سے) کون ہدایت لایا اور آخرت کا گھر کس کے لئے ہوگا یقیناً ظا(لم) لوگ فلاح نہ پائیں گے (۹)

فرعون کا ادعائے خدائی۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ مَا عَلِمْتُ
اور فرعون نے کہا اے درباریو مجھے تمھارے لئے

Marfat.com

لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ
يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا
لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّيْ
لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ⑩

…ور خدا کا علم نہیں، سوائے ہامان میرے لئے گارے
…ت دے (کر اینٹیں بنا)، پھر میرے لئے ایک عمارت
…یں موسیٰ کے خدا تک چڑھ جاؤں۔ اور میں اسے
…ں میں سے خیال کرتا ہوں ⑩

فرعون نے ہامان سے ایک عمارت بنانے کو کہا

وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ
بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ⑪

…س نے اور اس کی فوج نے زمین میں ناحق تکبر کیا او
…وگوں نے گمان کیا کہ ہمارے پاس نہیں لوٹینگے ⑪

اس کی فوج نے زمین میں ناحق تکبر کیا قیامت پر یقین نہ کیا

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ
فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ⑫

…لئے ہم نے اسے اور اس کی فوج کو پکڑا اور
…و دریا میں پھینکا، پس دیکھو ظالموں کا انجام
…وا ⑫

وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّدْعُوْنَ
اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ
لَا يُنْصَرُوْنَ ⑬

…م نے ان کو (فرعون اور اس کی فوج کو ایسے) پیشوا
…و لوگوں کی طرف بلاتے ہیں اور قیامت کے دن
…ی امداد نہ کی جائیگی ⑬

وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ
وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ⑭ ع

…س دنیا میں ان کے پیچھے لعنت لگا دی گئی اور
…ت کے دن وہ بدحال لوگوں میں سے ہونگے ⑭

ع ۱۵ سورہ اعراف پ ۹

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ
اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا
فِي الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ۭ
قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَاۗءَهُمْ وَنَسْتَحْيٖ نِسَاۗءَ
هُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ①

…وم فرعون کے سرداروں نے کہا کیا آپ موسیٰ کو اور
…ی قوم کو چھوڑے ہی رکھینگے تاکہ وہ لوگ زمین میں فساد
…ریں، اور وہ (موسیٰ) آپ کو اور آپ کے خداؤں کو چھوڑے
…(فرعون نے) کہا ہم خوب خوب قتل کرینگے ان کے بیٹوں کو اور
…ھینگے ان کی بیٹیوں کو۔ یقیناً ہم ان پر قابو رکھتے ہیں ①

درباریوں نے فرعون کو تشدد پر آمادہ کیا۔
فرعون نے اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔

قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ
وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۣ قف
يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ
وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ②

…سیٰ نے اپنی قوم سے کہا اللہ سے مدد مانگو اور
…و، یقیناً زمین اللہ کی ہے، اپنے بندوں میں سے
…چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے، اور آخری کامیابی
…بچنے والوں کے لئے ہے ②

حضرت موسیٰ نے قوم کو صبر کی تلقین کی۔

قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا
وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۭ قَالَ عَسٰى
رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ
وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ
كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ③ ع

…کے) لوگوں نے کہا (اے موسیٰ) ہم کو اذیت دی گئی
…ے آنے سے پہلے بھی اور تمہارے آنے کے بعد بھی۔
…نے کہا امید ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک
…اور تم کو زمین میں جانشین بنائیگا پھر دیکھیگا کہ تم
…م کرتے ہو ③

فرعون کے ہلاک ہونے اور بنی اسرائیل کے وارث ارض ہونے کی پیش گوئی کی۔

Marfat.com

ف ۶ ع سورہ دخان ۲۵ / ۴۴

وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ
وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ﴿١٧﴾

اور یقیناً ان (اہل مکہ) سے پہلے قوم فرعون کو ہم نے آزمائش میں
ڈالا ۱ اور ان کے پاس ایک معزز رسول بھیجا گیا

حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو حوالہ کرنے کا مطالبہ کیا۔

أَنْ أَدُّوا إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ ۖ إِنِّي لَكُمْ
رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٨﴾

کہ اللہ کے بندوں (بنی اسرائیل) کو میرے حوالہ کر دو۔ میں تم
لوگوں کے لئے ایک امانت دار رسول ہوں ۱۸

وَأَنْ لَا تَعْلُوا عَلَى اللَّهِ ۖ إِنِّي آتِيكُمْ
بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ﴿١٩﴾

اور مجھ پر چڑھے نہ آؤ، میں تمہارے پاس ایک کھلی دلیل
لایا ہوں ﴿١٩﴾

حضرت موسیٰ نے کہا تم لوگ مجھے سنگسار نہ کر سکو گے۔

وَإِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ
أَنْ تَرْجُمُونِ ﴿٢٠﴾

اور میں اپنے رب کی اور تمہارے رب کی اس سے پناہ لے چکا
ہوں کہ تم لوگ مجھے سنگسار کر سکو ﴿٢٠﴾

وَإِنْ لَمْ تُؤْمِنُوا لِي فَاعْتَزِلُونِ ﴿٢١﴾

اور اگر تم لوگ مجھ پر ایمان نہیں لائے تو مجھ سے پرے رہو ﴿٢١﴾

ف ۷ ع سورہ حج ۵۵ / ۲۲

وَكُذِّبَ مُوسَىٰ فَأَمْلَيْتُ لِلْكَافِرِينَ
ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٩﴾

مہلت

اور موسیٰ کو جھٹلایا گیا تو میں نے کافروں کو مہلت دی پھران کو پکڑا
تو دیکھو میرا چڑھنا کیسا تھا؟ ﴿٩﴾

ف ۸ ع سورہ یونس ۵۵ / ۱۰

چند لڑکے ڈرتے ڈرتے ایمان لائے

فَمَا آمَنَ لِمُوسَىٰ إِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِنْ قَوْمِهِ
عَلَىٰ خَوْفٍ مِنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِمْ
أَنْ يَفْتِنَهُمْ ۚ وَإِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ
فِي الْأَرْضِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الْمُسْرِفِينَ ﴿١﴾

پھر موسیٰ پر ایمان نہ لائے مگر چند لڑکے ان کی قوم کے فرعون
اور اس کے درباریوں سے خوف رکھتے ہوئے کہ وہ ان
کو آفت میں ڈالے گا۔ اور یقیناً فرعون زمین میں زبردست ہو گیا تھا
اور بے جا رکام کرنے والوں میں سے تھا ﴿١﴾

حضرت موسیٰ نے ان کو توکل کا مشورہ دیا۔

وَقَالَ مُوسَىٰ يَا قَوْمِ إِنْ كُنْتُمْ
آمَنْتُمْ بِاللَّهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوا إِنْ
كُنْتُمْ مُسْلِمِينَ ﴿٢﴾

اور موسیٰ نے کہا اے میرے لوگو اگر تم لوگ اللہ
پر ایمان لائے ہو تو اسی پر بھروسا کرو، اگر تم
لوگ مسلمان ہو ﴿٢﴾

انھوں نے توکل کیا۔
ظالم قوم سے نجات کے لئے دعا کی

فَقَالُوا عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا
فِتْنَةً لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٣﴾
وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿٤﴾

تو ان لوگوں نے کہا ہم نے اللہ پر بھروسا کیا۔ اے
ہمارے رب ہم کو ظالم قوم کے لئے آزمائش نہ بنا ﴿٣﴾
اور ہم کو اپنی رحمت سے کافر قوم سے نجات دے ﴿٤﴾

حضرت موسیٰ کو قبلہ رو جماعت خانے بنوانے اور نماز قائم کرنیکا خدا نے حکم دیا۔

وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ وَأَخِيهِ أَنْ
تَبَوَّآ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوتًا
وَاجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً وَأَقِيمُوا
الصَّلَاةَ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥﴾

اور ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی کے پاس وحی بھیجی کہ
تم دونوں مصر میں اپنی قوم کے لئے چند گھر مقرر کرو، اور
اے لوگو! اپنے گھروں کو ایک (خاص) (رخ) پر بناؤ، اور نماز
قائم کرو، اور (اے موسیٰ) تم مومنوں کو بشارت دو ﴿٥﴾

فرعون اور درباریوں کے حق میں حضرت موسیٰ نے بددعا کی

وَقَالَ مُوسَىٰ رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ
وَمَلَأَهُ زِينَةً وَأَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ
الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِكَ

اور موسیٰ نے کہا اے ہمارے رب تو نے فرعون کو اور اس
کے درباریوں کو زیب وزینت اور مال و دولت دے
رکھی ہے اے ہمارے رب، اس لئے کہ وہ تیری راہ سے

Marfat.com

رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ
عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ
يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ⑥
قَالَ قَدْ أُجِيبَت دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيمَا
وَلَا تَتَّبِعَانِّ سَبِيلَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ⑦

ف۹ ع۳ سورہ مومن ۴۰

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا
وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ③
إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَقَارُونَ — ہامان و قارون
فَقَالُوا سَاحِرٌ كَذَّابٌ ④
فَلَمَّا جَاءَهُم بِالْحَقِّ مِنْ عِندِنَا — فرعون ہامان اور قارون نے
قَالُوا اقْتُلُوا أَبْنَاءَ الَّذِينَ آمَنُوا — بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل
مَعَهُ وَاسْتَحْيُوا نِسَاءَهُمْ ۚ وَمَا — کرنے کی صلاح کی۔
كَيْدُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ⑤
وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَىٰ — فرعون نے حضرت موسیٰ
وَلْيَدْعُ رَبَّهُ ۖ إِنِّي أَخَافُ أَن يُبَدِّلَ — کو قتل کرنا چاہا۔
دِينَكُمْ أَوْ أَن يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ ⑥
وَقَالَ مُوسَىٰ إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي — حضرت موسیٰ نے کہا میں تم
وَرَبِّكُم مِّن كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ — سے اللہ کی حفاظت میں ہوں
بِيَوْمِ الْحِسَابِ ⑦

ف۱۰ ع۴ سورہ مومن ۴۰

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ آلِ
فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ — مومن آل فرعون نے مشورہ
رَجُلًا أَن يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ — قتل کی مخالفت کی۔
جَاءَكُم بِالْبَيِّنَاتِ مِن رَّبِّكُمْ — دین موسوی کی تائید کی۔
وَإِن يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ
وَإِن يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُم
بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ
لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ
كَذَّابٌ ①

ں سو ان کے مالوں پر تباہی ڈال اور ان کے دلوں
فرما تاکہ وہ ایمان نہ لائیں یہاں تک کہ
ک عذاب دیکھ لیں ⑥
تم دونوں کی دعا قبول کی گئی، پس تم دونوں ثابت
رہنا اور ان لوگوں کی راہ نہ چلنا جو نہیں جانتے ⑦
یقیناً ہم نے اپنی آیتوں اور کھلی سند کے ساتھ موسیٰ
یا ۳
ن اور ہامان اور قارون کے پاس تو (یہ تینوں)
یہ تو بڑا جھوٹا جادوگر ہے ④
ب (موسیٰ) ان کے پاس ہمارے پاس سے حق لے کر
(یہ تینوں) کہنے لگے اس کے ساتھ جو ایمان لائیں ان کے
ں کو قتل کرو اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دو۔ اور کافروں
وں صرف ناکام ہوتا ہے ⑤
فرعون نے کہا مجھے چھوڑو کہ میں موسیٰ کو قتل کروں
دہ اپنے رب کو پکارے۔ مجھے خوف ہے کہ وہ تمہارے
کو بدل دیگا، یا زمین میں فساد مچائیگا ⑥
موسیٰ نے کہا میں اپنے رب اور تمہارے رب کی
اہ میں ہر اس متکبر سے (محفوظ) ہوں جو حساب کے
پر ایمان نہیں رکھتا ⑦
اندان فرعون کے ایک مرد مومن نے جو (اب تک)
مان چھپائے ہوئے تھا کہا کیا تم لوگ ایک مرد کو قتل
گے (صرف اتنی سی بات پر) کہ وہ کہتا ہے کہ میرا
اللہ ہے، اور وہ تمہارے پاس تمہارے رب کی پاس
ن دلیلیں بھی لایا ہے۔ اور اگر وہ (بالفرض) جھوٹا بھی ہو
کا جھوٹ اس (کی گردن) پر، اور اگر وہ سچا ہو تو وہ تم کو
ں دھمکی دیتا ہے اس میں سے کچھ (مصیبت) (تم پر) آکے
یقیناً اللہ اسے راہ نہیں دیتا جو بے جا (کام) کرنے
اور) بڑا جھوٹا ہو ①

Marfat.com

قوم کو عذاب موعود سے	يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ	اے میری قوم آج تمہارا راج ہے، ملک
ہوشیار کیا۔	فِي الْاَرْضِ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ	رکھتے ہو، پھر اگر اللہ کی آفت ہم پر آ ہی
فرعون نے کہا میں سوجھ بوجھ	اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ	ہماری مدد کون کریگا۔ فرعون نے ک
کی بات کہتا ہوں۔	اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ	لوگو) میں تم کو نہیں دکھاتا مگر سو
	اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۲﴾	کی راہ ﴿۲﴾
مومن آل فرعون کی	وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ	اور وہ جو ایمان رکھتا تھا بولا مجھے تم پر خوف
دوبارہ تنبیہ۔	عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿۳﴾	جماعتوں کے سے دن کا ﴿۳﴾
قوم نوح، عاد اور	مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ	نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور ان کے بعد و
ثمود کی نظیر	وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ	کی سی حالت کا اور اللہ بندوں پر ظلم کرنا
	يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿۴﴾	چاہتا ﴿۴﴾
	وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿۵﴾	اور اے میری قوم مجھے تمہارے حق میں چیخ پکار کے دن کا خوف
	يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ	جس دن تم لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگو گے، تم کو اللہ
	مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ	سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا، اور اللہ جسے بے راہ ک
	اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۶﴾	اسے راہ پر لگانے والا کوئی نہیں ﴿۶﴾
یاد یوسف	وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ	اور (اب سے) پہلے تمہارے پاس یوسف دلیلیں لے کر
	بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا	آئے تھے، پھر تم اس میں برابر شک کرتے رہے
	جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ	وہ آئے تھے، یہاں تک کہ جب وہ مرگئے تم نے
	لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ	(اب) ان کے بعد اللہ کسی رسول کو نہ بھیجیگا۔ اس
	كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ	سے اللہ اس کو بے راہ کرتا ہے جو بےجا بولنے وال
	مُّرْتَابُ ۙ ﴿۷﴾	ہوتا ہے ﴿۷﴾
	الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ	(یعنی) ان کو جو اللہ کی آیتوں میں کسی ایسی سن
	سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ	بغیر بحثیں کرتے ہیں جو اس نے ان کو دی ہو۔
	وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ	اللہ کے پاس اور مومنوں کے پاس بڑی ناراضی کی
	يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ	ہے۔ اس طرح اللہ ہر متکبر بڑے جابر کے قلب پر
	جَبَّارٍ ﴿۸﴾	کر دیتا ہے ﴿۸﴾
فرعون نے ہامان سے ایک	وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ	اور فرعون نے کہا اے ہامان میرے لئے ایک عمار
عمارت بنانے کو کہا۔	صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿۹﴾	بنا تاکہ میں رسیوں تک پہنچ جاؤں ﴿۹﴾
	اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ	آسمانوں کی رسیوں تک، پھر موسیٰ کے خدا تک جا

اس کو جھوٹا خیال کرتا ہوں۔ اور اس طرح سے
کے لئے اس کے عمل کی برائی خوش نما بنا دی گئی اور
سے روک دیا گیا اور فرعون کا داؤں صرف تباہ
کو تھا (۱۰)
نے جو ایمان رکھتا تھا کہا اے میری قوم میری پیروی
جھ سمجھ کی راہ تم کو میں دکھاتا ہوں (۱)
ری قوم یہ زندگی دنیا کی تو محض ایک پونجی ہے اور
ں گھر رہنے کا تو یقیناً آخرت ہے (۲)
بدی عمل میں لائیگا تو اسے بدلا نہیں دیا جائیگا مگر اسی
جیسا (برا)، اور کوئی شخص مرد ہو یا عورت اگر بھلا کام
و ایسے لوگ جنت میں داخل ہونگے، اس میں حساب
روزی پائینگے (۳)
ے میری قوم کیا بات ہے میں تو تم کو نجات کی طرف
وں اور تم مجھے آگ کی طرف بلاتے ہو (۴)
بلاتے ہو کہ میں اللہ کی بے قدری کروں اور اس کا
ک بتاؤں اسے جس کا مجھے علم نہیں ہے، اور میں تم کو
والے غفار کی طرف بلاتا ہوں (۵)
تم مجھے جس کی طرف بلاتے ہو اس کو بلاوے کا
یں دنیا میں نہ آخرت میں۔ اور ہم سب کو اللہ کے
واپس جانا ہے، اور یقیناً بے جا (کام) کرنے والے آگ
گ ہیں (۶)
قت آئیگا جب تم لوگ اسے یاد کرو گے جو میں تم سے کہتا
اور میں اپنے معاملہ کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ یقیناً اللہ
بندوں پر نگاہ رکھتا ہے (۷)
نے اس (مرد مومن) کو ان کی سازش کی برائیوں سے
آل فرعون کو عذاب کی برائی نے آ لیا (۸)
ے جس پر وہ صبح شام پیش کئے جائینگے اور جس دن
ت کی گھڑی قایم ہوگی (حکم ہوگا) آل فرعون کو

مُوسٰى وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ وَكَذٰلِكَ
زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ
عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا
فِىْ تَبَابٍ (۱۰)
وَقَالَ الَّذِىْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ
اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ (۱)
يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۡ
وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِىَ دَارُ الْقَرَارِ (۲)
مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ
وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى
وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ (۳)
وَيٰقَوْمِ مَا لِىْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَ
تَدْعُوْنَنِىْٓ اِلَى النَّارِ (۴)
تَدْعُوْنَنِىْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ
بِهٖ مَا لَيْسَ لِىْ بِهٖ عِلْمٌ ؗ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ
اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ (۵)
لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِىْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ
لَهٗ دَعْوَةٌ فِى الدُّنْيَا وَلَا فِى الْاٰخِرَةِ
وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ
هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ (۶)
فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ وَ
اُفَوِّضُ اَمْرِىْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
بَصِيْرٌ ۢ بِالْعِبَادِ (۷)
فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ
بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ (۸)
اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ
وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۟ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ

ع ۱۱ سورہ مومن ۴۰
مومن آل فرعون نے قوم میں تبلیغ شروع کی۔
دنیا
آخرت
جزا و سزا
نجات کی طرف دعوت
مصری مذہب کے لحاظوں کو جواب۔
جہنم
مومن آل فرعون نے کہا وقت آتا ہے جب میری نصیحتیں یاد کروگے
خدا نے مومن آل فرعون کو لوگوں کی سازش سے بچا لیا۔

Marfat.com

أَشَدَّ الْعَذَابِ (۹)

سب سے کڑے عذاب میں ڈالو (۹)

۱۲ع سورۂ قصص

قارون قوم موسیٰ تھا اپنی قوم پر اس نے ظلم کیا بڑا دولت مند تھا۔ قوم نے اس سے خیر خیرات کو کہا۔

إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِن قَوْمِ مُوسَىٰ فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ ۖ وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ (۱)

یقیناً قارون موسیٰ کی قوم سے تھا پھر بھی اس
ظلم کیا۔ اور ہم نے اسے خزانوں سے وہ کچھ د
کنجیاں اٹھانے سے قوت والی ٹولی تھک جا
ان سے اس کی قوم نے کہا، اترا مت، یقیناً
والوں کو دوست نہیں رکھتا (۱)

وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ ۖ وَلَا تَنسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا ۖ وَأَحْسِن كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ ۖ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ (۲)

اور اللہ نے جو تجھے دیا ہے اس کے ذریعہ آخرت کا
اور دنیا میں جو تیرا حصہ ہے اسے نہ بھول اور ا
کر جس طرح تجھ پر اللہ نے احسان کیا ہے،
زمین میں فساد برپا نہ کر۔ یقیناً اللہ مفسدوں
دوست نہیں رکھتا (۲)

قارون نے کہا میرا مال میرے علم کی کمائی ہے۔

قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِندِي ۚ أَوَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَهْلَكَ مِن قَبْلِهِ مِنَ الْقُرُونِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَأَكْثَرُ جَمْعًا ۚ وَلَا يُسْأَلُ عَن ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ (۳)

تو قارون نے کہا وہ تو مجھے ایک علم کے سبب دیا گیا
جو میرے پاس ہے۔ اور کیا اسے معلوم نہیں تھا کہ اللہ
سے پہلے قرنوں میں سے اسے ہلاک کر چکا ہے جو قوت میں
سے کڑا اور جمع کرنے میں اس سے بڑھا ہوا تھا۔ اور مجرمو
ان کے گناہوں کی بابت نہیں پوچھا جاتا (۳)

ایک روز اپنی قوم کے سامنے ٹھاٹھ کے ساتھ نکلا۔

کچھ لوگوں نے اس پر رشک ظاہر کیا۔

فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِ فِي زِينَتِهِ ۖ قَالَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا يَا لَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوتِيَ قَارُونُ إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ (۴)

پھر (ایک دن) وہ اپنی قوم کے سامنے اپنے ٹھاٹھ
ساتھ نکلا تو جو لوگ دنیا کی زندگی چاہتے ہیں کہنے
اے کاش ہم کو بھی اس کا مثل ملا ہوتا جو قارون کو
گیا ہے، بے شک وہ بڑی قسمت والا ہے (۴)

اہل علم نے اہل رشک کو سمجھایا کہ اعمال حسنہ کا ثواب مال کی کثرت سے بہتر ہے

وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللَّهِ خَيْرٌ لِّمَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الصَّابِرُونَ (۵)

اور جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا کہنے لگے، تم پر افسوس
ایمان لا کر نیک کام کرے اس کے لئے اللہ کا ثوا
ہے، اور یہ بات صرف صبر کرنے والوں کے د
میں ڈالی جاتی ہے (۵)

قارون اپنے گھر سمیت زمین میں دھنس گیا۔

فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ فَمَا كَانَ لَهُ مِن فِئَةٍ يَنصُرُونَهُ مِن دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنتَصِرِينَ (۶)

پھر ہم نے اسے اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا،
کوئی جماعت نہ تھی جو اس کی مدد کر سکتی سوائے اللہ
اور وہ مدد پانے والوں میں سے نہ تھا (۶)

وَأَصْبَحَ الَّذِينَ تَمَنَّوْا مَكَانَهُ بِالْأَمْسِ

اور جن لوگوں نے کل اس کی جگہ ہونے کی تمنا کی تھی

Marfat.com

یَقُوۡلُوۡنَ وَیۡکَاَنَّ اللّٰہَ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖ وَیَقۡدِرُ ۚ لَوۡلَاۤ اَنۡ مَّنَّ اللّٰہُ عَلَیۡنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَیۡکَاَنَّہٗ لَا یُفۡلِحُ الۡکٰفِرُوۡنَ ﴿۷﴾

لگے، ہائے ہائے، اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے روزی پھیلاتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کرتا ہے۔ اگر اللہ نے ہم پر احسان نہ کیا ہوتا تو ہم کو بھی دھنسا دیتا۔ کافروں کو فلاح نہیں ملتی ﴿۷﴾

اہل رشک نے خدا کا شکریہ ادا کیا کہ وہ قارون نہ تھے

وَقَارُوۡنَ وَفِرۡعَوۡنَ وَہَامٰنَ ۟ وَلَقَدۡ جَآءَہُمۡ مُّوۡسٰی بِالۡبَیِّنٰتِ فَاسۡتَکۡبَرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَمَا کَانُوۡا سٰبِقِیۡنَ ﴿۹﴾

اور قارون کو اور فرعون کو اور ہامان کو (بھی عاد و ثمود کی طرح ہم نے ہلاک کیا)، اور ان (تینوں) کے پاس موسیٰ بیّن دلیلیں لے کر پہنچے تو ان (تینوں) نے زمین میں تکبر کیا اور وہ بچ نکلنے والے نہ تھے ﴿۹﴾

ف۱۳ع سورہ عنکبوت ۳۹-۴۰

فَکُلًّا اَخَذۡنَا بِذَنۡۢبِہٖ ۚ فَمِنۡہُمۡ مَّنۡ اَرۡسَلۡنَا عَلَیۡہِ حَاصِبًا ۚ وَمِنۡہُمۡ مَّنۡ اَخَذَتۡہُ الصَّیۡحَۃُ ۚ وَمِنۡہُمۡ مَّنۡ خَسَفۡنَا بِہِ الۡاَرۡضَ ۚ وَمِنۡہُمۡ مَّنۡ اَغۡرَقۡنَا ۚ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیَظۡلِمَہُمۡ وَلٰکِنۡ کَانُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ یَظۡلِمُوۡنَ ﴿۱۰﴾

پھر ہم نے ہر ایک کو اس کے گناہ کے بدلے پکڑا تو ان میں سے کسی پر ہم نے پتھریلی آندھی بھیجی اور ان میں سے کسی کو چیخ نے پکڑا اور ان میں سے کسی کو (یعنی قارون کو) ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور ان میں سے کسی کو (یعنی فرعون کو) ہم نے غرق کر دیا اور اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا۔ مگر وہ خود اپنے نفسوں پر ظلم کرتے تھے ﴿۱۰﴾

قارون زمین میں دھنس گیا

ف۱۴ع۱۶ سورہ اعراف ۷۹

قحط

وَلَقَدۡ اَخَذۡنَاۤ اٰلَ فِرۡعَوۡنَ بِالسِّنِیۡنَ وَنَقۡصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّہُمۡ یَذَّکَّرُوۡنَ ﴿۱﴾

اور ہم نے آل فرعون کو چند (قحط کے) برسوں اور پھلوں کے نقصان میں پکڑا تاکہ نصیحت مانیں ﴿۱﴾

فَاِذَا جَآءَتۡہُمُ الۡحَسَنَۃُ قَالُوۡا لَنَا ہٰذِہٖ ۚ وَاِنۡ تُصِبۡہُمۡ سَیِّئَۃٌ یَّطَّیَّرُوۡا بِمُوۡسٰی وَمَنۡ مَّعَہٗ ؕ اَلَاۤ اِنَّمَا طٰٓئِرُہُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ وَلٰکِنَّ اَکۡثَرَہُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲﴾

پھر جب ان پر خوش حالی آتی کہنے لگے ہمارے لئے یہ تھا۔ اور اگر ان پر بدحالی آتی تو موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی شومی بتاتے۔ سن رکھو ان کی شومی اللہ کے پاس ہے مگر ان میں سے بہتوں کو علم نہیں ﴿۲﴾

وَقَالُوۡا مَہۡمَا تَاۡتِنَا بِہٖ مِنۡ اٰیَۃٍ لِّتَسۡحَرَنَا بِہَا ۙ فَمَا نَحۡنُ لَکَ بِمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۳﴾

اور کہنے لگے جتنی مرتبہ بھی تو ہمارے پاس کوئی نشانی لائے ہم تجھ پر ایمان لانے والے نہیں ﴿۳﴾

فَاَرۡسَلۡنَا عَلَیۡہِمُ الطُّوۡفَانَ وَالۡجَرَادَ وَالۡقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰیٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۟ فَاسۡتَکۡبَرُوۡا وَکَانُوۡا قَوۡمًا مُّجۡرِمِیۡنَ ﴿۴﴾

تب ہم نے ان پر طوفان بھیجا اور ٹڈی اور جوں اور مینڈک اور خون جدا جدا نشانیاں، پھر (بھی) انھوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم قوم تھے ﴿۴﴾

طوفان - ٹڈی

جوں مینڈک خون

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَیۡہِمُ الرِّجۡزُ قَالُوۡا یٰمُوۡسَی ادۡعُ لَنَا رَبَّکَ بِمَا عَہِدَ عِنۡدَکَ ۚ

اور جب ان پر (سخت) عذاب آپڑتا کہنے لگتے اے موسیٰ ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کرو کیونکہ اس نے تم سے وعدہ کیا ہے

جب عذاب آتا لوگ حضرت موسیٰ سے دعا کو کہتے

عذاب ٹل جاتا تو سرکشی کرنے لگتے تھے۔

لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ ⑤

اگر تم عذاب کو ہم سے ٹال دو گے تو ہم تم پر ایمان لائیں گے اور بنی اسرائیل کو تمھارے ساتھ روانہ کر دیں گے ⑤

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ⑥

پھر جب ہم ان سے عذاب کو ایک مدت کے لئے جس تک وہ پہنچنے والے ہوتے ٹال دیتے تو وہ وعدہ خلافی کرنے لگتے تھے ⑥

وقائع سورہ زخرف ۴۳

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ①

اور یقیناً ہم نے اپنی آیتوں کے ساتھ موسیٰ کو فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس بھیجا تو انھوں نے کہا میں رب العلمین کا رسول ہوں ①

نشانیوں پر لوگ ہنسنے لگے۔

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ②

پھر جب وہ ان کے پاس ہماری آیتیں لے کر پہنچے تو لوگ ان (آیتوں) پر ہنسنے لگے ②

فرعون اور اس کے درباریوں کو خدا نے عذاب میں پکڑا

وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ③

اور ہم ان کو جو نشانی بھی دکھاتے وہ اس کی بہن (یعنی سابق نشانی) سے بڑی ہوتی تھی، اور ہم نے ان کو عذاب میں پکڑا تاکہ وہ لوگ باز آئیں ③

ان لوگوں نے عذاب ٹلنے پر راہ پر آنے کا وعدہ کیا تیرے پاس

وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ④

اور وہ لوگ بولتے اے جادوگر ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کر (اس لئے کہ) اس نے تم سے وعدہ کیا ہے ہم ضرور راہ پر آجائیں گے ④

عذاب کے ٹلنے پر وعدہ خلافی کرنے لگتے

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ⑤

پھر جب ہم ان سے عذاب کو ٹال دیتے تو وہ لوگ وعدہ خلافی کرنے لگتے تھے ⑤

فرعون نے پوچھا کیا مصر کی بادشاہی اور نہریں جو میرے پاؤں تلے بہتی ہیں میری نہیں ہیں؟

وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ⑥

اور فرعون اپنی قوم میں اعلان کرنے لگا (اور) کہتا اے میری قوم کیا مصر کی بادشاہی اور یہ نہریں جو میرے (پاؤں) تلے بہتی ہیں میری نہیں؟ کیا تم کو سوجھتا بھی نہیں ⑥

کیا میں اس سے بہتر نہیں۔

اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ⑦

(کہو) کیا میں اس شخص سے بہتر نہیں (ہوں) جو کہ ذلیل ہے اور صاف بول بھی نہیں سکتا ⑦

اس پر سونے کے کنگن کیوں نہ گرے پرا باندھے فرشتے کیوں نہ آئے

فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ⑧

پھر بتاؤ اگر یہ سچا ہے تو (اس پر سونے کے کنگن کیوں نہیں گرائے گئے، یا اس کے ساتھ پرا باندھ کر فرشتے آتے ⑧

اپنی قوم کو اس نے بیوقوف بنالیا۔

فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ⑨

تو اس طرح (اپنی قوم کو اس نے بیوقوف بنا لیا سو ان لوگوں نے اس کا کہا مانا، یقیناً وہ لوگ فاسق لوگ تھے ⑨

Marfat.com

ان لوگوں نے ہم کو غصہ دلایا تو ہم نے ان سے انتقام
پھر ان سب کو ڈبو دیا ۱۰
نے ان کو گئے گذرے ہوئے لوگ اور پچھلوں کے لئے
نظیر بنا دیا ۱۱

فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ
فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝۱۰
فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّ مَثَلًا
لِّلْاٰخِرِيْنَ ۝۱۱

حضرت موسیٰ اور فرعون کا مقابلہ

یقیناً اپنی آیتوں اور کھلی سند کے ساتھ ہم نے موسیٰ کو بھیجا۔ فرعون اور اس کے درباریوں کے
ں ۔۔۔۔ ۲ ف۔ پھر جب ہماری آیتیں اُن تک سمجھانے کو پہنچیں تو وہ لوگ کہنے لگے یہ تو
یح جادو ہے ۱۳ اور انھوں نے (محض) بے انصافی اور گھمنڈ سے ان (آیتوں) کا انکار کیا
نکہ ان کے دل ان کا یقین کرچکے تھے، ۱۴ ف جب موسیٰ ان کے پاس ہماری بیّن نشانیاں
ئے ان لوگوں نے کہا یہ تو کچھ نہیں مگر گھڑا ہوا جادو، اور ہم نے یہ (بات) اپنے اگلے باپ
کے درمیان نہیں سُنی ۸ اور موسیٰ نے کہا میرا رب خوب جانتا ہے کہ اس کے پاس سے
ہدایت لایا اور آخرت کا گھر کس کے لئے ہوگا۔ یقیناً ظالم لوگ فلاح نہ پائینگے ۹ اور فرعون
کہا اے درباریو! مجھے تمھارے لئے اپنے علاوہ کسی اور خدا کا علم نہیں، سوائے ہامان
ے لئے گارے کو آگ دے (کر اینٹیں بنا)، پھر میرے لئے ایک عمارت بنا تاکہ میں موسیٰ
خدا تک چڑھ جاؤں۔ اور میں اسے جھوٹوں میں خیال کرتا ہوں ۱۰ ف۔ موسیٰ نے اس (فرعون)
ب سے بڑی نشانی دکھائی ۲۰ تو اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی ۲۱ پھر کہنے لگا میں ہوں
ب کا سب سے اونچا رب ۲۴ ف اور اس نے اور اس کی فوجوں نے زمین میں ناحق تکبر کیا
ان لوگوں نے گمان کیا کہ ہمارے پاس نہیں لوٹینگے ۱۱ ف (فرعون کے درباری) فرعون
حکم کے تابع رہے حالانکہ فرعون کا حکم ٹھیک نہیں تھا ۲ ف۔
فرعون کے سرداروں نے (فرعون سے) کہا کیا آپ موسیٰ کو اور اس کی قوم کو چھوڑے ہی
نگے تاکہ وہ لوگ زمین میں فساد برپا کریں، اور وہ (یعنی موسیٰ) آپ کو اور آپ کے خداؤں
وڑے رکھے۔ (فرعون نے) کہا ہم خوب خوب قتل کرینگے ان کے بیٹوں کو اور زندہ رکھینگے
ی بیٹیوں کو۔ یقیناً ہم ان پر قابو رکھتے ہیں ۱ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اللہ سے مدد مانگو
کرو، یقیناً زمین اللہ کی ہے، اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا
اور آخری کامیابی ڈرنے بچنے والوں کے لئے ہے ۲ (موسیٰ کے) لوگوں نے کہا (اے موسیٰ)
ذیت دی گئی تمھارے آنے سے پہلے بھی اور تمھارے آنے کے بعد بھی۔ (موسیٰ نے) کہا

فرعون کے درباریوں نے آیتوں کو جادو بتایا۔

حالانکہ ان کے دل ان کا یقین کرچکے تھے۔

فرعون نے کہا مجھے تمھارے لئے اپنے سوا کسی خدا کا علم نہیں

ہامان

میں ہوں تم سب کا سب سے اونچا رب۔

درباریوں نے فرعون کے حکم کا اتباع کیا۔

درباریوں نے حضرت موسیٰ اور ان کی قوم پر سختی کی صلاح دی۔

فرعون نے بنی اسرائیل کی فرزندوں کو قتل کرنے کی دھمکی دی۔

حضرت موسیٰ نے قوم کو صبر کی تلقین کی۔

فرعون کے ہلاک ہونے اور بنی اسرائیل کے وراثت پانے کی پیش گوئی کی۔

امید ہے کہ تمھارا رب تمھارے دشمن کو ہلاک کر دیگا اور تم کو زمین میں جانشین بنائیگا پھر دیکھے کہ تم کیسے کام کرتے ہو ⑩ ق۔

حضرت موسیٰ کو سنگسار کرنیکا سامان کیا گیا

(معلوم ہوتا ہے کہ ایک روز حضرت موسیٰ کو پتھر مار مار کر ہلاک کر دینے کا سامان کیا گیا تو آپ نے کہا) اللہ کے بندوں (بنی اسرائیل) کو میرے حوالہ کر دو، میں تم لوگوں کے لئے ایک امانتدار

حضرت موسیٰ نے کہا تم لوگ مجھے سنگسار نہ کر سکوگے کیونکہ میں اللہ کی پناہ میں ہوں۔

رسول ہوں ۱۸ اور مجھ پر چڑھے نہ آؤ میں تمھارے پاس ایک کھلی سند لاتا ہوں ⑲ اور میں اپنے رب کی اور تمھارے رب کی اس سے پناہ میں ہوں کہ تم لوگ مجھے سنگسار کر سکو ⑳ اور تم لوگ مجھ پر ایمان نہیں لائے تو مجھ سے پرے رہو ㉑ ق۔ اور موسیٰ کو جھٹلایا گیا تو میں

کافروں کو مہلت

نے کافروں کو مہلت دی پھر ان کو پکڑا تو (دیکھو) میرا چڑھنا کیسا تھا؟ ⑨ ق۔

بنی اسرائیل میں سے چند لڑکے ایمان لائے۔

(ساحروں کے ایمان لانے پر فرعون نے جو دھمکی دی تھی اس کی وجہ سے) موسیٰ پر ایمان نہ لائے مگر چند لڑکے ان کی قوم کے اور (وہ بھی) فرعون اور اس کے درباریوں سے ڈرتے تھے کہ وہ ان کو آفت میں ڈالیگا۔ اور یقیناً فرعون زمین میں زبردست ہو گیا تھا اور وہ بے جا

حضرت موسیٰ نے کہا خدا پر بھروسا رکھو۔ مومنوں نے خدا پر بھروسے کا وعدہ کیا۔

(کام) کرنے والوں میں سے تھا ① اور موسیٰ نے کہا اے میرے لوگو اگر تم لوگ اللہ پر ایمان لائے ہو تو اسی پر بھروسا کرو، اگر تم لوگ مسلمان ہو ② تب ان لوگوں نے کہا ہم نے اللہ پر بھروسا کیا۔ اے ہمارے رب ہم کو ظالم قوم کے لئے آزمائش نہ بنا ۳ اور ہم کو اپنی رحمت سے

عبادت کے لئے قبلہ رو جماعت خانوں کی مقرر کرنے کا حکم۔

کافر قوم سے نجات دے ④ اور ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی کے پاس وحی بھیجی کہ تم دونوں مصر میں اپنی قوم کے لئے چند گھر مقرر کرو، اور (اے لوگو) اپنے گھروں کو ایک (خاص) رُخ بناؤ اور نماز قائم کرو، اور (اے موسیٰ) تم مومنوں کو بشارت دو ⑤ اور موسیٰ نے کہا اے ہمارے

حضرت موسیٰ نے فرعون اور اس کے درباریوں کے خلاف دعا کی۔

رب تو نے فرعون کو اور اس کے درباریوں کو دنیا کی زندگی میں زیب وزینت اور مال و دولت دے رکھی ہے۔ اے ہمارے رب اس لئے کہ وہ تیری راہ سے بہکائیں سو ان کے مالوں پر تباہی ڈال اور ان کے دلوں پر سختی فرما کہ وہ ایمان نہ لائیں یہاں تک کہ دردناک عذاب دیکھ

خدا نے دعا قبول کی۔

لیں ⑥ فرمایا تم دونوں کی دعا قبول کی گئی، پس تم دونوں ثابت قدم رہنا اور ان لوگوں کی راہ نہ چلنا جو نہیں جانتے ⑦ ق۔

فرعون، ہامان اور قارون نے مومنوں کی اولاد نرینہ کو قتل کرنے کی صلاح کی۔

ہم نے اپنی آیتوں اور کھلی سند کے ساتھ موسیٰ کو بھیجا ۲۳ فرعون اور ہامان اور قارون کے پاس تو (یہ تینوں) بولے یہ تو بڑا جھوٹا جادوگر ہے ② پھر جب (موسیٰ) ان کے پاس ہمارے پاس سے حق لے کر پہنچے (یہ تینوں) کہنے لگے اس کے ساتھ جو ایمان لائے ان کے بیٹوں کو

یہ صلاح ناکام رہی۔

قتل کرو اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دو۔ اور کافروں کا داؤں صرف ناکام ہوتا ہے ⑤

فرعون نے حضرت موسیٰ کو قتل کرنا چاہا۔

اور فرعون نے کہا مجھے چھوڑو کہ میں موسیٰ کو قتل کروں اور وہ اپنے رب کو پکارے۔ مجھے خوف ہے کہ وہ تمھارے دین کو بدل دیگا، یا زمین میں فساد پھیلائیگا ⑥ اور موسیٰ نے کہا

Marfat.com

…اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ میں ہر اس متکبر سے محفوظ ہوں جو حساب کے دن پر
…ن نہیں رکھتا ⑦ ف۔

اور خاندان فرعون کے ایک مرد مومن نے جو (اب تک) اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا
…کیا تم لوگ ایک مرد کو قتل کر دو گے (صرف اتنی سی بات پر) کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب
…ہے، اور وہ تمہارے پاس تمہارے رب کے پاس سے بیّن دلیلیں بھی لایا ہے۔ او
…وہ (بالفرض) جھوٹا بھی ہو تو اس کا جھوٹ اس (کی گردن) پر، اور اگر وہ سچا ہو تو وہ تم کو
…کی دھمکی دیتا ہے اس میں سے کچھ (مصیبت) تم پر آکے رہیگی۔ یقیناً اللہ اسے راہ نہیں
…یتا جو بے جا (کام) کرنے والا (اور) بڑا جھوٹا ہو (اس لئے حضرت موسیٰ جھوٹے نہیں ہو سکتے) ①
…ے میری قوم آج تمہارا راج ہے، ملک میں غلبہ رکھتے ہو، پھر اگر اللہ کی آفت ہم پر آ ہی جائے
…ہماری مدد کون کریگا؟

فرعون نے کہا (اے لوگو) میں تم کو نہیں دکھاتا مگر سوجھ سمجھ کی راہ ② اور وہ جو ایمان
…کھتا تھا بولا مجھے تم پر خوف ہے جماعتوں کے سے دن کا ۳ نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور
…کے بعد والوں کی سی حالت کا ③ اور اے میری قوم مجھے تمہارے حق میں چیخ پکار کے دن
…خوف ہے ۵ جس دن تم لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگو گے، تم کو اللہ (کے قہر) سے بچانے والا کوئی نہ
…گا، اور اللہ جسے بے راہ کر دے اسے راہ پر لگانے والا کوئی نہیں ⑥ اور (اب سے) پہلے تمہارے
…س بیّن دلیلیں لیکر یوسف آئے تھے، اور پھر تم اس میں برابر شک کرتے رہے جو لیکر وہ آئے
…ے، یہاں تک کہ جب وہ مر گئے تم نے کہا (اب) ان کے بعد اللہ کسی رسول کو نہ بھیجیگا۔ اس
…یقے سے اللہ اس کو بے راہ کرتا ہے جو بے جا بولنے والا شکی ہوتا ہے ۷ (یعنی) ان کو جو اللہ کی
…یتوں میں کسی ایسی سند کے بغیر بحثیں کرتے ہیں جو اس نے ان کو دی ہو۔ یہ بات اللہ کے پاس
…ور مومنوں کے پاس بڑی ناراضی کی بات ہے۔ اس طرح اللہ ہر متکبر بڑے جابر کے قلب پر
…ہر کر دیتا ہے ⑧

اور فرعون نے کہا اے ہامان میرے لئے ایک عمارت بنا تاکہ میں رسیوں تک پہنچ
…وں ۹ آسمان کی رسیوں تک، پھر موسیٰ کے خدا تک چڑھ جاؤں، اور میں اسے جھوٹا خیال
…تا ہوں۔ اور اس طرح فرعون کے لئے اس کے عمل کی برائی خوش نما بنا دی گئی اور اسے راہ
…سے روک دیا گیا، اور فرعون کا داؤں صرف تباہ ہونے کو تھا ⑩ ف۔

اور اس نے جو ایمان رکھتا تھا کہا اے میری قوم میری پیروی کرو سوجھ سمجھ کی راہ تم کو میں دکھاتا
…وں ① اے میری قوم یہ زندگی دنیا کی تو محض ایک پونجی ہے اور (مستقل) گھر رہنے کا تو یقیناً
…خرت ہے ② کوئی اگر بدی عمل میں لائیگا تو اسے بدلا نہیں دیا جائیگا مگر اسی (عمل) جیسا (برا)

حضرت موسیٰ نے کہا میں ہر متکبر سے محفوظ ہوں۔

دربار میں ایک آل فرعون کے مرد مومن نے قتل کے خلاف رائے دی اور کہا موسیٰ بیّن دلیلیں لائے ہیں۔

ان کی دھمکی پوری ہوکے رہیگی

فرعون کا جواب

مرد مومن کا جواب الجواب

قوم نوح، عاد، اور ثمود کی نظیر

حضرت یوسف کی یاد

فرعون نے تمسخر کیا مکان بنوا کر موسیٰ کے خدا تک پہنچنے کا ارادہ ظاہر کیا۔

مرد مومن کا وعظ

قیامت، جزا، سزا

Marfat.com

جنت
اور کوئی شخص مرد ہو یا عورت اگر بھلا کام کریگا تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہونگے اور
حساب کے بغیر روزی پائینگے ③ اور اے میری قوم کیا بات ہے میں تو تم کو نجات کی طرف

جہنم
شرک
بلاتا ہوں اور تم مجھے آگ کی طرف بلاتے ہو ④ تم مجھے بلاتے ہو کہ میں اللہ کی بے قدری کروں
اور اس کا شریک بناؤں اسے جس کا مجھے علم نہیں ہے، اور میں تم کو عزت والے غفار کی طرف
بلاتا ہوں ⑤ ضرور تم مجھے جس کی طرف بلاتے ہو اس کو بلاوے کا حق نہیں دنیا میں اور نہ آخرت
میں۔ اور ہم سب کو اللہ کے پاس واپس جانا ہے، اور یقیناً بے جا کام کرنے والے آگ کے لوگ

وقت آئیگا جب تم میرا کہنا یاد کروگے۔
ہیں ⑥ سو (وقت آئیگا جب) تم لوگ اسے یاد کروگے جو میں تم سے کہتا ہوں اور میں اپنا
معاملہ کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ یقیناً اللہ اپنے بندوں پر نگاہ رکھتا ہے ⑦

خدا نے مرد مومن کو ان لوگوں کی سازش سے بچا لیا۔
پھر اللہ نے اس (مرد مومن) کو ان کی سازش کی برائیوں سے بچا لیا اور آل فرعون کو عذاب
کی برائی نے آ لیا ⑧ وہ آگ ہے جس پر وہ صبح و شام پیش کئے جائینگے، اور جس دن (قیامت
کی) گھڑی قایم ہوگی (حکم ہوگا) آل فرعون کو سب سے کڑے عذاب میں ڈالو ⑨ ف۱

قوت والی ٹولی قارون کے خزانے کی کنجیاں اٹھانے سے تھک جاتی تھی۔
قارون موسیٰ کی قوم سے تھا پھر بھی اس نے ان پر ظلم کیا۔ ہم نے اسے خزانوں سے وہ
کچھ دیا تھا جس کی کنجیاں اٹھانے سے قوت والی ٹولی تھک جاتی تھی۔ جب اس کی قوم نے
اس سے کہا اترا مت، یقیناً اللہ اترانے والوں کو دوست نہیں رکھتا ① اور اللہ نے جو

قارون سے خیرات کو کہا گیا
تجھے دیا ہے اس کے ذریعہ آخرت کا گھر ڈھونڈھ، اور دنیا میں جو تیرا حصہ ہے اسے نہ بھول،
اور احسان کر جس طرح تجھ پر اللہ نے احسان کیا ہے، اور زمین میں فساد برپا نہ کر۔ یقیناً اللہ

اس نے کہا دولت تو مجھے ایک علم کے سبب ملی ہے۔
مفسدوں کو دوست نہیں رکھتا ② تو (قارون نے) کہا وہ تو مجھے ایک علم کے سبب دیا گیا
ہے جو میرے پاس ہے۔ اور کیا اسے معلوم نہیں تھا کہ اللہ اس سے پہلے قرنوں میں سے
اسے ہلاک کر چکا ہے جو قوت میں اس سے کڑا اور جمع کرنے میں اس سے بڑھا ہوا تھا۔ اور
مجرموں سے ان کے گناہوں کی بابت نہیں پوچھا جاتا ③

ایک دن قارون زیب و زینت کے ساتھ قوم کے سامنے آیا تو کچھ لوگوں نے اس پر رشک کیا۔
پھر (ایک دن) وہ اپنی قوم کے سامنے اپنے ٹھاٹھ کے ساتھ نکلا، تو جو لوگ دنیا کی زندگی
چاہتے ہیں کہنے لگے اے کاش ہم کو بھی اس کا مثل ملا ہوتا جو قارون کو دیا گیا ہے بے شک
وہ بڑی قسمت والا ہے ④ اور جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا کہنے لگے تم پر افسوس۔ جو ایمان لاکر
نیک کام کرے اس کے لئے اللہ کا ثواب بہتر ہے، اور یہ (بات) صرف صبر کرنے والوں
(کے دلوں) میں ڈالی جاتی ہے ⑤

اللہ نے اسے اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا۔
پھر (ایک وقت آیا جب) ہم نے اسے اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا، پھر
کوئی جماعت نہ تھی جو اس کی مدد کر سکتی سوائے اللہ کے، اور وہ مدد پانے والوں میں سے نہ
تھا ⑥ اور جن لوگوں نے کل اس کی جگہ ہونے کی تمنا کی تھی صبح کو کہنے لگے ہائے ہائے،

خدا اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے روزی پھیلاتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کرتا ہے۔ اگر اللہ نے ہم پر احسان نہ کیا ہوتا تو ہم کو بھی دھنسا دیتا۔ کافروں کو فلاح نہیں ہوتی ⑦ ق ۱۲۔

رشک کرنے والے خدا کا شکر کرنے لگے کہ ہم قارون نہ تھے۔

ہم نے اپنی آیتوں کے ساتھ موسیٰ کو فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس بھیجا تو انھوں نے کہا میں رب العالمین کا رسول ہوں ① پھر جب وہ ان کے پاس ہماری آیتیں لے کر پہنچے تو لوگ ان (آیتوں) پر ہنسنے لگے ② اور ہم ان کو جو نشانی بھی دکھاتے وہ اس کی بہن (یعنی سابق نشانی) سے بڑی ہوتی تھی، اور ہم نے ان کو عذاب میں پکڑا تاکہ وہ لوگ باز آئیں ③ ق ۱۵۔ (تفصیل اس کی یہ ہے کہ) ہم نے آل فرعون کو چند (قحط کے) برسوں اور پھلوں کے نقصان میں پکڑا تاکہ وہ نصیحت مانیں ① پھر جب ان پر خوش حالی آئی کہنے لگے ہمارے لئے یہ تھا، اور اگر ان پر بدحالی آتی تو موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی شومی بتاتے۔ سن رکھو ان کی شومی اللہ کے پاس ہے مگر ان میں سے بہتوں کو علم نہیں ② اور کہنے لگے جتنی مرتبہ بھی تو ہمارے پاس کوئی نشانی لے آئے ہم تجھ پر ایمان لانے والے نہیں ③ تب ہم نے ان پر طوفان بھیجا اور ٹڈی اور جوں اور مینڈک اور خون جدا جدا نشانیاں، پھر بھی انھوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم قوم تھے ④ اور جب ان پر (سخت) عذاب آپڑتا کہنے لگتے اے موسیٰ (لے جادوگر ④ ق ۱۹) ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کرو کیونکہ اس نے تم سے وعدہ کیا ہے۔ اگر تم عذاب کو ہم سے ٹال دوگے تو (ہم ضرور راہ پر آجائینگے ④ ق ۱۹) ہم تم پر ایمان لائینگے اور بنی اسرائیل کو تمھارے ساتھ روانہ کردینگے ⑤ پھر جب ہم ان سے عذاب کو ایک مدت کے لئے جس وقت تک وہ پہنچنے والے ہوتے ٹال دیتے تو وہ وعدہ خلافی کرنے لگتے تھے ⑥ ق ۱۹۔ اور فرعون اپنی قوم میں اعلان کرنے لگتا (اور) کہتا کہ اے میری قوم کیا مصر کی بادشاہی اور یہ نہریں جو میرے (پاؤں) تلے بہتی ہیں میری نہیں ہیں؟ کیا تم کو سوجھتا بھی نہیں ⑥ (رکھو) کیا میں اس شخص سے بہتر (نہیں) ہوں؟ جو کہ ذلیل ہے اور صاف بول بھی نہیں سکتا ہے ⑦ پھر بتاؤ (اگر یہ سچا ہے تو) اس پر سونے کے کنگن کیوں نہیں گرائے گئے، یا اس کے ساتھ پرا باندھے فرشتے آتے ⑧ تو (اس طرح) اس نے اپنی قوم کو بے وقوف بنالیا سو ان لوگوں نے اس کا کہا مانا۔ یقیناً وہ لوگ فاسق لوگ تھے ⑨ تو جب ان لوگوں نے ہم کو غصہ دلایا۔ تو ہم نے ان سے انتقام لیا، پھر ان سب کو ڈبو دیا ⑩ پھر ہم نے ان کو گئے گذرے لوگ اور پچھلوں کے لئے ایک نظیر بنادیا ⑪ ق ۱۵۔

عذاب قحط

اہل مصر خوش حالی کو اپنا نصیب اور بدحالی کو حضرت موسیٰ کی منحوسی بتاتے تھے

طوفان، ٹڈی، جوں، مینڈک، خون،

فرعون وغیرہ نے عذاب ٹالنے کی شرط پر ایمان کا وعدہ کرکے وعدہ خلافی کی۔

بادشاہی کی بنا پر فرعون نے خود کو نیز حضرت موسیٰ کو ذلیل بنایا۔

فرعون نے قوم کو بے وقوف بنالیا۔

فرعون کے درباری

ف۲۸۰۔ فرعون کے درباری۔ خدا نے فرمایا کہ ہم نے موسیٰ کو بھیجا ①فرعون
درباریوں کے پاس تو یہ درباری فرعون کے حکم کے تابع رہے حالانکہ فرعون کا حکم ٹھیک
② ف ایک دوسری آیت میں خدا نے فرمایا کہ ہم نے موسیٰ کو فرعون، ہامان اور قارون
پاس بھیجا ③ ف ایک موقع پر خدا کا ارشاد ہے کہ ہمارا ارادہ ہے کہ..... ⑤...
اور ہامان اور ان کی فوجوں کو وہ دکھا دیں جن کا ان کو خطرہ ہے ⑥ ع قصص ۱۳۸ تمہ

ہامان اور قارون

فراعنہ کا طرز حکومت

بالکسر کے فراعنہ کا طرز حکومت یہ تھا کہ ہر اہم معاملہ میں فرعون اپنے درباریوں سے مشورہ
تھا۔ اور قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل دربار قوم سے بھی رائے لیا کرتے تھے۔ چنانچہ
موسیٰ کے متعلق فرعون نے درباریوں سے کہا اور درباریوں نے لوگوں سے کہا کہ موسیٰ
ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تم کو تمہارے ملک سے نکال دے، بتاؤ تم لوگ کیا رائے
دیتے ہو۔ جو رائے رعایا نے دی وہی رائے درباریوں نے فرعون کو دی۔ اس باب کی آیتوں
میں مذکور ہے کہ درباریوں نے فرعون سے کہا کیا آپ موسیٰ کو اور اس کی قوم کو چھوڑے ہی
رکھیں گے تاکہ وہ لوگ زمین میں فساد برپا کریں اور وہ آپ کو اور آپ کے خداؤں کو چھوڑ
رکھے۔ ایک موقع پر فرعون نے درباریوں سے کہا کہ مجھے چھوڑو کہ میں موسیٰ کو قتل کروں۔ فرعون

دربار میں ہر شخص کو رائے دینے کی اجازت تھی۔

کے دربار میں ہر شخص کو اجازت تھی کہ وہ اپنی رائے بغیر کسی رکاوٹ کے پیش کرے، چنانچہ ایک
مرد مومن نے جو آل فرعون سے تھا اور اُس وقت تک اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا، فرعون
سے کہا کیا آپ موسیٰ کو صرف اس بات پر قتل کرنا چاہتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ میرا خدا رب العلمین
ہے، اور وہ تم کو ایک اچھی راہ کی طرف بلاتا ہے۔ وہ مرد مومن یہ بھی یاد دلاتا ہے کہ اب
سے پہلے حضرت یوسف تمہارے پاس آئے تھے اور تم کو سچے دین کی تلقین کی تھی۔ اس نے کہا
اگر تم خدا کے احکام کی خلاف ورزی کرو گے تو تمہارا وہی انجام ہوگا جو قوم نوح، عاد، ثمود اور ان
کے بعد والی قوموں کا ہوا ہے۔ اس نے کہا اگر بالفرض موسیٰ جھوٹے ہیں تو ان کے جھوٹ کا
وبال انھیں پر ہوگا، تم کیوں ان کی ہلاکت کے درپے ہو۔ اس کے برعکس اگر وہ سچے ہیں اور
جو کہتے ہیں خدا کی طرف سے کہتے ہیں تو تم کو ہوشیار ہو جانا چاہئے اور خدا کے عذاب سے
ڈرنا چاہئے۔

مرد مومن

حضرت یوسف

درباریان فرعون

شریک سلطنت

بڑے مندر کا کاہن

تھیبس کے ہر بادشاہ کے زمانہ میں وہ شخص جو اس کے بعد تخت نشین ہونے والا ہوتا تھا
اس کو فرعون اپنا شریک سلطنت کر لیا کرتا تھا۔ بہت کم بادشاہ ایسے گذرے ہیں جن کا کوئی
شریک سلطنت نہ رہا ہو۔ آمن کے مندر کا بڑا کاہن بادشاہ کے درباریوں میں بہت اونچا
درجہ رکھتا تھا اور اکثر شہزادے کاہن مقرر ہوا کرتے تھے۔ اگر بادشاہ نابالغ ہوتا تو اس کا
ولی آمن کے مندر کا کاہن ہوا کرتا تھا۔ آمن حطب کے باپ طوطمس کے زمانہ میں یہ کاہن

Marfat.com

کا نام ہاپوسنب تھا وزیر کے عہدہ پر مامور تھا اور تمام سیاسی اور مذہبی امور اسی کے ہاتھ تھے۔ کاہن کے بعد دوسرے درجہ میں ایک درباری سنموت تھا جس نے دار البحری، کرنک لکسر کی شاندار عمارتیں تعمیر کی تھیں اور دیوتا آمن رع کے اوقاف کا ناظم بھی وہی تھا تیسرا درباری نخسی مہر بردار اور سردار خازن تھا۔ چوتھا درباری طوطی تھا جو "سونے اور چاندی کے گھر" کا سردار تھا۔ ان کے علاوہ اور بھی دو تین درباری ہوتے تھے جن میں سے ایک بادشاہ یا بادشاہ بیگم کا قریبی قرابت دار ہوتا تھا۔ اس سے ہم اندازہ کرسکتے ہیں کہ آمن حطب دوم کے خاص درباری یہی عہدہ دار تھے۔

وزیر

عمارتوں کا افسر

مہر بردار۔ سردار خازن

سونے چاندی کے گھر کا سردار

آل فرعون کا نمائندہ

۲۸۱۔ ہامان ۔ خدا کے اس ارشاد سے کہ ہم نے موسیٰ کو فرعون، ہامان، اور قارون کے پاس بھیجا یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہامان اور قارون فرعون کے دربار میں خاص اہمیت رکھتے تھے۔ آمن حطب دوم کے زمانہ میں، جس کو مورخ مانیتھو نے یونانی وضع کا امینفوس دیا ہے، جو شخص آمن کے مندر کا بڑا کاہن تھا اور اس حیثیت سے بادشاہ کا وزیر بھی تھا، مانیتھو نے اسے بھی بادشاہ کا ہم نام بتایا ہے۔ فرعون کے ہر درباری کو ہا کہا جاتا تھا۔ اور یہ لقب اس کے نام سے پہلے ملا کر بولا جاتا تھا۔ ہا آمن حطب کا مختصر ہا آمن یا ہامان ہو سکتا ہے۔

ہامان اور قارون کا درجہ

ہامان حطب

فرعون نے ایک موقع پر ہامان سے کہا "میرے لئے گارے کو آگ دے (کر اینٹیں بنا) پھر میرے لئے ایک عمارت بنا تاکہ میں موسیٰ کے خدا تک چڑھ جاؤں" (۱۰) ق۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تعمیرات کا کام ہامان کے سپرد تھا، یا دوسرے لفظوں میں محکمہ تعمیرات کے سردار درباری کا نام ہامان تھا۔ آمن حطب دوم کے باپ طوطمس سوم کے زمانہ میں لکسر کے وہ عالی شان مندر تعمیر ہوئے جو مشہور آفاق ہیں۔ ان کو ایک فاضل مہندس اور ماہر فن نے بنایا جس کا نام آمن ام ہت تھا۔ اس شخص نے طوطمس سوم کے اوسر نامی ایک وزیر کے ماتحت یہ کام سرانجام دیئے تھے اور اس کے کام کی عظمت کی وجہ سے اس کا درجہ اس قدر بلند ہوا تھا کہ اس نے اپنے لئے شہزادوں کی طرح ایک مقبرہ بنایا تھا جس میں اس کے وارثوں نے ایک کتبہ لگایا اور اس کتبہ میں اس کے محاسن بیان کئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آمن حطب دوم کے زمانہ میں اس کو سردار محکمہ تعمیرات کے عہدہ پر ممتاز کیا گیا اور ممکن ہے کہ یہی وہ شخص ہو جسے مانیتھو نے فرعون آمنفوس کا نام کاہن بتایا ہے۔ دستور کے مطابق اس کے نام کے ساتھ ہا لگایا جائے اور اسے مختصر کیا جائے تو یہ ہا آمن یا ہامان ہو جاتا ہے۔

ہامان ام ہت

توراۃ میں صرف فرعون ہی فرعون کا ذکر آیا ہے، اس کے کسی درباری کا ذکر نہیں، اور ہامان کے نام سے حضرت موسیٰ کا توراتی قصہ خالی ہے۔ چونکہ توراۃ میں ہامان کا نام نہیں آیا مگر قرآن میں اس کا ذکر آیا ہے عیسائی علما قرآن پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ اس میں بائبل کی کتابوں سے قصے

تورات میں ہامان کا ذکر نہیں

Marfat.com

نقل کرتے وقت کتاب رُوت کے ہامان کو قصہ موسیٰ میں گڈمڈ کر دیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے
موجودہ توراۃ حضرت موسیٰ کے بعد ایک زمانہ گذرنے پر مرتب کی گئی، اس لئے اس میں
سی بھول چوک ہوئی ہے اور بعض واقعات کچھ سے کچھ ہو گئے ہیں۔ قرآن نے ان کی ا
کی ہے اور کچھ باتیں ایسی بھی بیان کی ہیں جن کا توراۃ میں نام ونشان نہیں۔

مفسرین توراۃ کا مغالطہ اور اس کی وجہ۔

اس کے علاوہ توراۃ میں یہ بیان ہوا ہے کہ بنی اسرائیل آن میں رہتے تھے اور
موسیٰ کے زمانے کے فرعون نے ان سے رعمسیس نام کی جگہ میں عمارتوں کے لئے اینٹیں
اس سے بائبل کے مفسرین کو مغالطہ ہوا اور انھوں نے فرعون موسیٰ کو انیسویں خانواد
میں تلاش کیا، جس کی تاریخ میں کوئی ہامان نہیں ہے۔ ان مفسروں کے پیش نظر جو تاریخ
تھی اس میں بعد کی تحقیقات اور انکشافات نے بہت کچھ ردوبدل کر دیا ہے۔ مثلاً سابق
مورخین رعمسیس اول کو امینفوس یعنی آمن حطب دوم کا بیٹا بتاتے تھے۔ مگر جدید تحقیقات
ثابت ہوا رعمسیس اول آمن حطب دوم کے مرنے کے ایکسو برس بعد تخت نشین ہوا۔ حقیق
یہ ہے کہ انیسویں خانوادہ کے پہلے فرعون رعمسیس اول کی حکومت صرف ایک سال ر
اس سے پہلے اٹھارھویں خانوادہ کے آخری آٹھ بادشاہ آمن پرستی سے مرتد سمجھے جاتے تھے
رعمسیس نے ان کے نام کتبوں سے جہاں تک ہوسکا مٹوا دیے اور ان کی جگہ میں صرف اپنا
ایک نام داخل کر دیا تھا۔ اس لئے مفسرین توراۃ کا دھوکے میں پڑ جانا کوئی حیرت کی بات
نہیں۔

ف ۲۸۲ ۔ قارون ۔ قارون حضرت موسیٰ کی قوم سے تھا۔ توراۃ کے بیان کے مطابق
حضرت موسیٰ لاوی کی نسل سے تھے، قہات بن لاوی کے دو بیٹے تھے عمران اور یصہر
(اظہار)۔ حضرت موسیٰ عمران کی اولاد میں سے تھے اور قارون بنی یصہر میں سے تھا۔ بنی اسر
کی اگرچہ فرعون کے پاس کچھ وقعت نہ تھی، پھر بھی کسی نہ کسی وجہ سے فرعون کے دربار میں
قارون کا بہت بڑا مرتبہ تھا۔ اسی وجہ سے خدا نے فرمایا ہے کہ ہم نے موسیٰ کو فرعون، ہامان
اور قارون کے پاس بھیجا۔ قرآن بتاتا ہے کہ قارون کے پاس بہت دولت تھی، اور قارو
کہتا تھا کہ یہ دولت اس نے اپنے علم کے زور سے کمائی تھی، اور غالباً اسی دولت کی و
سے اس نے فرعون کے دربار میں اپنا اعتبار جما لیا تھا۔ ف ۲۸۰ میں بتایا گیا ہے کہ طوطمس سوم
درباریوں میں ایک درباری "سونے اور چاندی کے گھر" کا سردار تھا۔ مگر شاہی خزانہ کا خا
ایک اور درباری تھا۔ ممکن ہے آمن حطب کے دربار میں "سونے اور چاندی کے گھر کا سر
قارون ہی رہا ہو۔ محکوم قوم کے بعض افراد اپنے ذاتی فائدہ کے لئے حاکموں کی خوش آمد کر
اپنی عزت ان کے پاس بڑھا لیتے ہیں، یہاں تک کہ وہ حاکم ان کی قوم پر ظلم بھی کرنا چاہے تب

Marfat.com

یں اس کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ چنانچہ "جب (موسیٰ) ان (فرعون) ہامان اور قارون) کے پاس
پاس سے حق لیکر پہنچے تو یہ (تینوں) کہنے لگے کہ جو اس (موسیٰ) کے ساتھ ایمان لائے
بیٹوں کو قتل کرو اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑو" ⑤ ۔ قارون نے باوجودیکہ قوم
یں سے تھا، اس ظالمانہ مشورہ میں فرعون و ہامان کی ہاں میں ہاں ملائی۔ خود قرآن مجید
بیان ہے کہ "یقیناً قارون (فرعون کی قوم سے نہیں بلکہ) موسیٰ کی قوم سے تھا پھر بھی
نے ان پر ظلم کیا" ① ۔

قارون کی دولت

ہم نے اسے خزانوں سے وہ دیا تھا جس کی کنجیاں اٹھانے سے قوت والی ٹولی بھی تھک
جب اس سے اس کی قوم نے کہا اترا مت یقیناً اللہ اترانے والوں کو دوست نہیں
اور اللہ نے جو تجھے دیا ہے اس کے ذریعہ آخرت کا گھر ڈھونڈھ اور دنیا میں جو تیرا حصہ
سے بھی نہ بھول، اور احسان کر جس طرح اللہ نے تجھ پر احسان کیا ہے، اور زمین میں فسا
کر، یقیناً اللہ مفسدوں کو دوست نہیں کرتا ⑦ تو (قارون نے) کہا وہ تو مجھے ایک علم
سبب دیا گیا ہے جو میرے پاس ہے . . . . ⑧ ۔

بخل قارون

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قارون نہ تو خیر خیرات کرتا تھا اور نہ اپنی دولت کو اپنے آرام
ش پر خرچ کرتا تھا۔ اس خسّت کے علاوہ اس میں خباثت نفس بھی تھی اور وہ ملک میں
یا تا تھا، اپنی قوم کو خود بھی نقصان پہنچاتا اور ان پر جو مظالم ہوتے تھے ان میں دشمنوں کا

قارون کا انجام

دیتا تھا۔ خدا نے اس کو اس کے کرتوتوں کی سزا یہ دی کہ "اسے اور اس کے گھر کو زمین میں
دیا" ⑥ ۔ یعنی ایک وقت زلزلہ آیا، زمین پھٹی اور اس کا گھر دھنس گیا۔ یہ واقعہ مصر
ں ہوا ہوگا، کیونکہ قرآن فرماتا ہے کہ "قارون اور فرعون کو اور ہامان کو (بھی عاد و ثمود کی
نے ہلاک کیا) اور ان تینوں کے پاس موسیٰ بیّن دلیلیں لے کر پہنچے تو ان (تینوں نے)
یں تکبر کیا اور وہ بچ نکلنے والے نہ تھے ⑨ چنانچہ ہم نے ہر ایک کو اس کے گناہ کے
پکڑا . . . . اور ان میں سے کسی کو (یعنی قارون کو) ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور ان میں
ی کو (یعنی فرعون کو) ہم نے غرق کر دیا . . . . ⑩ ۔ جو لوگ حضرت موسیٰ کے ساتھ مصر

قارون مصر ہی میں زمین کے اندر دھنس گیا۔

ھر گئے تھے ان کے پاس بہت کم اثاثہ تھا۔ قارون کا دربار فرعون میں جو مرتبہ تھا اس کا لحاظ
ہوئے یہ خیال نہیں کیا جا سکتا کہ وہ اس کو چھوڑ کر حضرت موسیٰ کے ساتھ جلا وطن ہوا ہوگا۔
تا بھی تو ممکن نہ تھا کہ وہ ساری دھن دولت جس کے خزانے کی کیلیاں تک اٹھانے
یک قوی ٹولی کی ضرورت تھی اپنے ساتھ لے جا سکتا جو لوگ حضرت موسیٰ کے ساتھ
تھے وہ سب خیموں میں رہتے تھے، ان کا معبد بھی ایک بڑا خیمہ تھا۔ اگر زمین میں دھنسنے کا
ھر سے باہر ہوتا تو یہ نہیں کہا جاتا کہ اس کا گھر بھی زمین میں دھنس گیا۔

حضرت داؤد کے زبور میں مذکور ہے کہ بنی اسرائیل میں دو شخص تھے، داتن اور

داتن اور ابرام کا قصہ

دونوں دو قبیلوں کے سردار تھے ان کو اس بات پر بڑا حسد تھا کہ حضرت موسیٰ قوم کے
گئے اور وہ اپنے بھائی ہارون کو سردار کاہن مقرر کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے انھوں
ہارون کے خلاف سازش کی "انھوں نے خیمہ گاہ میں موسیٰ پر اور خداوند کے مقدس مرد

داتن کو زمین نے نگل لیا۔

پر حسد کیا" (۱۶) اس کی سزا خدا نے ان کو یہ دی کہ "زمین پھٹی اور داتن کو نگل گئی، اور ابرام
کو ڈھانپ لیا (۱۷) ہاں ان کی جماعت میں آگ بھڑکی اس کے شعلے نے شریروں کو

توراۃ کے مقابل زبور کے بیان کی اہمیت۔

(۱۸) زبور ۱۰۶۔ حضرت داؤد کا زمانہ حضرت موسیٰ سے چار سو برس بعد ہے۔ حضرت داؤد
نمازوں میں پڑھی جاتی تھی اور چونکہ منظوم تھی اس لئے لوگوں کو ازبر بھی تھی۔ اس میں مختلف
کا اضافہ تو ضرور ہوا ہے مگر اصل زبور میں کسی قسم کی کمی نہیں ہوئی۔ برخلاف اس کے توراۃ
نسخہ مقدس تابوت میں محفوظ رہتا تھا اس کو حضرت داؤد سے پہلے جالوت کے لوگ چرا
گئے تھے۔ بعد میں یہ نسخہ واپس ملا پھر بخت نصر کی فوج نے بیت المقدس کو جلایا تو یہ نسخہ
جل گیا، زبور میں داتن کے ساتھ قارون کا ذکر نہ تھا حضرت موسیٰ سے نو سو برس بعد توراۃ از
مرتب ہوئی تو قارون کے زمین میں دھنس جانے کی روایت کو جو بنی اسرائیل میں بہت مشہ

توراۃ کے اندر داتن اور ابرام کے قصہ میں قصہ قارون کی آمیزش۔

توراۃ کو دوبارہ مرتب کرنے والوں نے داتن اور ابرام کے ساتھ شامل کر دیا۔ توراۃ کی کتاب
کے باب ۱۶ میں ایک جگہ مذکور ہے کہ حضرت موسیٰ نے داتن اور ابی رام کے ساتھ بات چیت
اور ان کو سمجھایا مگر وہ سیدھے نہ اترے (۱۲) تا (۱۴)۔ پھر ایک جگہ لکھا ہے کہ موسیٰ نے قورح
سے کہا کہ تو اپنی ساری جماعت سمیت اور ہارون بھی خداوند کے حضور میں حاضر ہو (۱۶) او
نے سارے گروہ کو ان کی مخالفت میں جماعت کے خیمہ کے سامنے جمع کیا (۱۹)۔ خدا نے
اور ہارون سے کہا کہ میں ایک پل میں ان لوگوں کو ہلاک کر دونگا (۲۱) تب وہ اوندھے
اور بولے اے خدا سارے جسموں کی جانوں کے خدا گناہ ایک کرے اور تو سارے گروہ پر
ہو (۲۲) خدا نے کہا کہ ان لوگوں سے کہو کہ قورح اور داتن اور ابرام کے خیمہ کے گرداگرد سے
ہو جائیں (۲۴) اور یوں ہوا کہ جوں ہی موسیٰ یہ سب باتیں کہ چکے تو زمین جو ان کے نیچے تھی
(۳۱) اور زمین نے اپنا مونھ کھولا اور انھیں اور ان کے گھروں اور ان سب آدمیوں کو جو
کے تھے اور ان کے سب مال کو نگل گئی (۳۲) سو وہ اور وہ سب جو ان کے تھے جیتے جی
میں گئے اور زمین نے انھیں چھپا لیا اور جماعت کے درمیان سے فنا ہو گئے (۳۳) پھر خدا
کے حضور سے ایک آگ آئی اور ان اڈھائی سو کو جنھوں نے بخور گذرانا تھا کھا گئی (۳۵)

زبور کے بموجب داتن زمین میں دھنس گیا اور ابی رام کے لوگوں کو آگ نے کھا لیا
بالکل صحیح ہے مگر توراۃ کے بیان میں حالانکہ موسیٰ کا ایک طرف داتن اور ابی رام سے جھگ

Marfat.com

ی طرف قورح کے لوگوں کے ساتھ تھا مگر دھنسنے کے واقعہ میں قورح اور اس کے لوگوں
ے داتن کا نام ہی نہیں۔ اور جو لوگ جلائے گئے ان کے متعلق تخصیص نہیں کی گئی جیسا — زبور و توراۃ کا دوسرا فرق
یان ہے کہ وہ ابی رام کے لوگ تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ قارون مصر ہی میں دھنس
گیا تھا جن لوگوں نے خروج کے بعد حضرت موسیٰ کے ساتھ بغاوت کی ان میں
ابی رام کے قبیلہ کے ساتھ قورح کے گھرانے کے لوگ بھی شامل تھے۔ جامعین توراۃ
کے مصر میں دھنسنے اور داتن کے بیابان سینا میں دھنسنے کے دو واقعات کو ایک
دیا۔

مومن آل فرعون۔ جس دین کی تبلیغ حضرت یوسف نے کی تھی اس کے ماننے
کا حلقہ مصر میں بنی اسرائیل ہی تک محدود نہ تھا بلکہ مصری قوم کے بھی کچھ افراد اس دین کو
ے۔ خاندان فرعون بھی اس کے اثر سے خالی نہ تھا۔ — ملت یوسف
م پہلے بتا چکے ہیں کہ دربار فرعون کا ایک رکن بادشاہ اور بادشاہ بیگم کا رشتہ دار ہوتا تھا۔ — فرعون کا خاندانی درباری
ب دوم کے دربار میں اس نشست پر جو شخص سرفراز تھا وہ مومن تھا مگر اب تک وہ — مومن تھا۔
ان کو چھپائے ہوئے تھا۔
س مومن آل فرعون کی تبلیغ نے خاندان فرعون میں اچھا اثر پیدا کر دیا۔ چنانچہ آمن حطب دوم — مومن آل فرعون کے
جانشین آمن حطب چہارم ایک زبردست موحد گذرا ہے جس نے مصر کے مذہب کی کایا — وعظوں کا اثر۔
ی تھی۔ حضرت داؤد کے زبور میں ایک مزمور ہے جس کے متعلق بائبل کے نقادوں کی
ہے کہ وہ ترجمہ ہے اس نظم کا جو آمن حطب چہارم نے تصنیف کی تھی۔
ضرت موسیٰ کے ساتھ مقابلہ کے بعد ساحروں کے ایمان لانے سے ان لوگوں میں بھی ہمت — ساحروں کے ایمان کا اثر
جو اب تک اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھے۔ خاندان فرعون کا مرد مومن جو فرعون کے دربار کو
تھا حضرت موسیٰ کی حمایت پر جرأت کے ساتھ آمادہ ہو گیا۔ اس نے نہ صرف دربار میں
مشورہ دیا کہ حضرت موسیٰ کو قتل کرنا خدا کے عتاب کا مورد ہوگا بلکہ اس نے اپنی قوم میں بھی — مومن آل فرعون کا وعظ
شروع کر دیا۔ فرعون لوگوں سے کہتا تھا کہ "میں تم کو نہیں دکھاتا مگر سوجھ بوجھ کی راہ" (۲)
وہ لوگوں کو کہتا تھا کہ میری پیروی کرو اس کے برخلاف مرد مومن یہ کہتا تھا کہ "اے میری
پیروی کرو، سوجھ بوجھ کی راہ تم کو میں دکھاتا ہوں" (۱) اور "اے میری قوم کیا بات ہے
ت کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے آگ کی طرف بلاتے ہو" (۴) وا۔

بنی اسرائیل کی تنظیم۔ ساحروں کے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون پر ایمان
مصر میں تہلکہ مچ گیا۔ ایک طرف فرعون اور اس کے درباری حضرت موسیٰ کے مشن
نے کی تجویزوں میں منہمک ہو گئے، دوسری طرف خدا نے حضرت موسیٰ کو ہدایت دی — تنظیم

کہ وہ اپنی قوم کی اچھی طرح تنظیم کریں اور ان کو آنے والی جدوجہد کے لئے تیار
کوئی تنظیم کسی شاندار تخیل اور نصب العین کے بغیر نہیں ہوسکتی۔ فرعون کا دعویٰ
اور مصر کی نہریں میری ہیں، حضرت موسیٰ نے اس شاندار تخیل کی تعلیم دی کہ "یقیناً
ہے" کوئی شخص یا قوم کسی زمین کی ابدی مالک نہیں ہے، اللہ "اپنے بندوں میں سے
ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے" فرعون اور اس کی قوم کا رعب داب ان دونوں اقوام
چھایا ہوا تھا کہ یہ خیال مشکل تھا کہ کبھی فرعونی راج کو بھی زوال آسکتا ہے اور فرعون اور
قوم کے علاوہ کوئی اور قوم بھی زمینوں کی وارث ہوسکتی ہے۔ حضرت موسیٰ نے اپنی قوم
فرعون کے ظاہری طمطراق سے دھوکا نہ کھاؤ" آخری کامیابی ڈرنے بچنے والوں ہی کے
ہے ② ق۔

حضرت موسیٰ نے کہا زمین اللہ کی ہے۔ اللہ جسے چاہتا ہے اس کا وارث بناتا ہے۔

ان الفاظ میں حضرت موسیٰ نے نہایت اہم حقیقتیں بیان کی ہیں، (۱) کسی سرزمین کے
وہ نہیں ہیں جو اس پر حکومت کرتے بلکہ ہر زمین کا مالک اللہ ہے اور وہ جس کو چاہتا ہے
کا وارث بنا تا ہے، (۲) جو حکومتیں اور قومیں سیدھی راہ سے بھٹک جاتی ہیں، اور غلط
اختیار کرتی ہیں وہ ضرور ہلاک ہوجاتی ہیں (۳) جو لوگ جادہ اعتدال سے نہیں ہٹتے
ان کے اعمال اچھے ہوتے ہیں اور وہ بے اعتدالی سے ڈرتے بچتے ہیں ان کو ان کی سلامت
روی کا دنیا میں بھی اجر ملتا ہے اور خدا ان کو زمین میں ان لوگوں کا جانشین بناتا ہے جو
کرتوت کی بدولت وراثت زمین کو کھو چکتے ہیں۔

ان اصول کو مدنظر رکھ کر حضرت موسیٰ نے اپنی قوم کی تنظیم شروع کی تو لوگوں نے کہا
موسیٰ ہم کو اذیت دی گئی تمھارے آنے سے پہلے بھی اور تمھارے آنے کے بعد بھی۔ (موسیٰ)
کہا امید ہے کہ تمھارا رب تمھارے دشمن کو ہلاک کر دیگا اور تم کو زمین میں جانشین بنائیگا
دیکھیگا کہ تم کیسے کام کرتے ہو" ③ ق اے میرے لوگو اگر تم لوگ اللہ پر ایمان لائے ہو
اسی پر بھروسا کرو اگر تم لوگ مسلمان ہو ② تب ان لوگوں نے کہا ہم نے اللہ پر بھروسہ
کیا، اے ہمارے رب ہم کو ظالم قوم کے لئے آزمائش نہ بنا۔ اور ہم کو اپنی رحمت سے
قوم سے نجات دے ④ ق۔

حضرت موسیٰ نے فرعون کی ہلاکت ہونے اور بنی اسرائیل کے وارث ارض ہونے کی پیش گوئی کی۔

توکل

قومی تنظیم کا پہلا قدم یہ تھا کہ خدا نے "موسیٰ اور ان کے بھائی کے پاس وحی بھیجی
دونوں مصر میں اپنی قوم کے لئے چند گھر مقرر کرو" ⑤ ق۔ جن میں لوگ مقررہ اوقات
جمع ہوا کریں، اور سب مل کر اللہ کی عبادت کریں اور اس کی مدد چاہیں اور جو کام کریں
طور پر نہیں بلکہ اتفاق و اتحاد کے ساتھ جماعتی طور پر اپنے ہادی کی قیادت میں انجام دیں
کو تاکید کی گئی کہ یہ جماعت خانے ایک خاص رُخ پر بنائے جائیں اور اسی رُخ پر لوگ نماز

جماعت خانے، اجتماع نماز۔

Marfat.com

فرعون کا جبر و تشدد: کوئی تحریک خواہ کتنی ہی بڑی ہو اس کے مخالفین کا
یہ خیال ہوتا ہے کہ اس کا صرف مذاق اڑا کر اسے مٹا دیا جا سکتا ہے۔ حضرت موسیٰ کے
ساتھ بھی فرعون نے اسی قسم کا برتاؤ کرنا چاہا۔ "فرعون نے کہا اے درباریو مجھے تمھارے
اپنے علاوہ کسی اور خدا کا علم نہیں ہے۔ سو لے ہامان میرے لئے گارے کو آگ دے
(اینٹیں بنا) پھر میرے لئے ایک عمارت بنا ⑩ وٓ تاکہ میں رسیوں تک پہنچ جاؤں ۹
(آسمان) کی رسیوں تک پھر موسیٰ کے خدا تک (جسے وہ رب العالمین بتاتا ہے) پہنچ جاؤں۔
میں اس (موسیٰ) کو جھوٹا خیال کرتا ہوں" ⑩ فا۔ فرعون نے مینار بنا کر آسمان کی رسیاں
(پکڑ کر) خدائے موسیٰ تک پہنچنے کی جو بات کہی تو اس سے اس کا مقصد حضرت موسیٰ کے عقیدہ
(کا تمسخر) تھا۔

فرعون نے حضرت موسیٰ کی تحریک کو مذاق میں اڑانا چاہا۔

مینار۔ آسمان کی رسیاں پکڑ کر خدا تک پہنچنا۔

رفتہ رفتہ قوم فرعون کے سرداروں کو معلوم ہو گیا کہ حضرت موسیٰ کی تحریک ایسی نہیں
(کہ) صرف تمسخر میں اڑا دی جا سکے۔ انھوں نے فرعون سے کہا "کیا آپ موسیٰ کو اور اس کی
(قوم کو) چھوڑے ہی رکھیں گے تاکہ وہ (موسیٰ) آپ کو اور آپ کے خداؤں کو چھوڑے رکھے۔
۱ ⓛ ف۔ اور فرعون نے کہا مجھے چھوڑو کہ موسیٰ کو قتل کروں اور وہ اپنے رب کو پکارے
(مجھے) خوف ہے کہ وہ تمھارے دین کو بدل دیگا یا زمین میں فساد مچائیگا ⑨ اور موسیٰ نے
(کہا میں) اپنے رب اور تمھارے رب کی پناہ میں ہر اس متکبر سے (محفوظ) ہوں جو حساب کے
(دن پر) ایمان نہیں رکھتا ⑦ ف اسی طرح حضرت موسیٰ نے قوم فرعون سے کہا "مجھ پر چڑھے
(نہ آؤ) میں تمھارے پاس ایک کھلی سند لایا ہوں ⑲ اور میں اپنے رب کی اور تمھارے رب
(کی) پناہ میں ہوں کہ تم لوگ مجھے سنگسار کر سکو ⑳ اور اگر تم لوگ مجھ پر ایمان نہیں لاتے
(تو مجھ) سے پرے رہو ㉑ ف۔

فرعون کے سرداروں نے حضرت موسیٰ پر انتہائی تشدد کا مطالبہ کیا۔

فرعون نے حضرت موسیٰ کو قتل کرنا چاہا۔

حضرت موسیٰ نے کہا تم لوگوں کی دست رس سے میں خدا کی حفاظت میں ہوں۔

مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو مجھ سے پرے رہو۔

حضرت موسیٰ کی پیدائش کے وقت بنی اسرائیل کی تعداد گھٹا دینے اور رفتہ رفتہ اس قوم
(کو) نابود کر دینے کے ارادہ سے ان کی نرینہ اولاد کو پیدا ہوتے ہی قتل کر دیا جاتا تھا لیکن بہت
(عرصہ) نے حضرت موسیٰ کو جب گود لیا تو پھر رحمانہ سلوک کا انسداد کر دیا۔ اب پھر حضرت
(موسیٰ) نے جب بنی اسرائیل کی حمایت میں کارروائی شروع کی تو فرعون نے دوبارہ ارادہ کیا کہ
(ا)ب خوب قتل کرینگے ان کے بیٹوں کو اور زندہ رکھینگے ان کی بیٹیوں کو۔ یقیناً ہم ان پر
(غالب ر)کھتے ہیں" ⓛ ف مگر بہت جلد فرعون اور اس کے درباریوں کو معلوم ہو گیا کہ بنی اسرائیل
(کو نقص)ان پہنچانا تو ایک طرف رہا خود ان کو اپنی جانوں کے لالے پڑ گئے۔ لڑکوں کو قتل کرنے
(کی تحریک) صرف بنی اسرائیل تک محدود نہ تھی، جب وہ (موسیٰ) ان کے پاس ہمارے پاس سے
(حق لے کر) پہنچے کہنے لگے اس کے ساتھ جو (بھی) ایمان لائیں ان کے بیٹوں کو قتل کرو اور ان کی عورتوں (کو زندہ رہنے دو)

فرعون نے بنی اسرائیل کی نرینہ اولاد کو قتل کرنیکا دوبارہ ارادہ کیا۔

مومن لوگوں کے بیٹوں کو قتل کرنے کا ارادہ

Marfat.com

کو زندہ چھوڑو۔ اور کافروں کا داؤں صرف ناکام ہوتا ہے ⑤ ف۔ فرعون کی
کی اس تجویز پر بھی کوئی عمل نہیں ہو سکا۔

ف ۲۸۶۔ مصر پر آفتیں۔ قوم موسیٰ اور قوم فرعون میں ایک عرصہ تک کشمکش

حضرت موسیٰ کی بددعا

"موسیٰ نے دعا کی کہ اے ہمارے رب تو نے فرعون کو اور اس کے درباریوں کو دنیا کی
میں زیب و زینت اور مال و دولت دے رکھی ہے، اے ہمارے رب اس لئے کہ وہ
راہ سے بہکائیں۔ تو ان کے مالوں پر تباہی ڈال اور ان کے دلوں پر سختی فرما کہ وہ ایمان
یہاں تک کہ دردناک عذاب دیکھ لیں ⑥ فرمایا تم دونوں کی دعا قبول کی گئی، پس تم
ثابت قدم رہنا اور ان لوگوں کی راہ نہ چلنا جو نہیں جانتے ⑦ ف۔

مصر پر آفتیں۔ قحط

خدا نے مصر پر کئی آفتیں پے در پے ڈالیں۔ پہلے قحط آیا اور وہ کئی برس تک رہا جب
پر خوش حالی آتی تو وہ اسے اپنی خوش نصیبی بتاتے، اور جب ان پر بدحالی آتی تو وہ کہتے
اور ان کے ساتھ والوں کی نحوست ہے حضرت موسیٰ جب ان کو یاد دلاتے کہ یہ سب مصیبتیں
میری بددعا کی وجہ سے تم پر آئی ہیں تو وہ کہنے لگتے تو تم کتنی ہی نشانیاں ہمارے پاس

طوفان

ہم تم پر ایمان لانے والے نہیں۔ پھر خدا نے ان پر طوفان بھیجا جس سے لوگوں کو سخت نقص

ٹڈیاں

پہنچا۔ اس کے بعد ٹڈیوں کے دل بادل آئے اور کھیتوں کو اور درختوں کے پتوں کو اور ہر
کی ہریالی کو ٹڈیاں کھا گئیں۔

جوں یا مکھی۔

قوم فرعون پر جو چوتھی آفت نازل ہوئی وہ قُمّل کی وجہ سے تھی۔ یہ لفظ تین چیزوں
لئے بولا جاتا ہے (۱) انسان کے جسم کے میل کچیل سے پیدا ہونے والے کیڑے جیسے جوں، چچڑیاں
کنکیاں۔ (۲) چھوٹی کالی زہریلی مکھی (۳) گھن جو غلہ میں پیدا ہوتا ہے۔ توراۃ میں مذکور ہے کہ
آفتیں مصر پر آئیں ان میں سے ایک یہ ہے "خاک پر عصا مارا گیا تو ساری خاک جوئیں ہو
جو انسان اور حیوان کو ستانے لگیں" ⑭ اور دوسری آفت یہ ہے کہ "مکھیوں کے غول آئے
فرعون اور اس کے نوکروں اور تمام اہل مصر کے گھر مکھیوں سے بھر گئے" ⑮ بہر حال خواہ
جوں ہو یا مکھی ہو یا مچھر ہو، بہرحال ان کیڑوں میں سے کسی کیڑے کی وجہ سے ان کو بہت
جسمانی تکلیف اٹھانی پڑی۔

مینڈک،
خون

جہاں جہاں پانی جمع تھا ان میں اس کثرت سے مینڈک پیدا ہو گئے کہ سارا پانی گدلا ہو گیا
سخت عفونت پیدا ہو گئی، اس پر مزید یہ کہ لوگوں پر خون کی مصیبت بھی آئی، اور لوگوں کو
کے لئے خالص پانی بھی نصیب نہ ہوتا تھا، اور لوگوں کی صحت بہت بگڑ گئی تھی۔ قرآن میں ان
کے صرف نام دیئے گئے ہیں، ان کی کوئی تفصیل نہیں، اس لئے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ خون کس
کس شکل میں ظاہر ہوئی۔ توراۃ کا بیان ہے کہ مصر کے تمام چشموں اور تالابوں اور دریا کا

Marfat.com

ن ہوگیا تھا اور مچھلیاں مرگئیں اور پانی بدبودار ہوگیا تھا۔

آفتیں نشانیاں تھیں۔

دا نے ان چھے آفتوں کو جو مصر پر ڈھائی گئیں نشانیاں کہا ہے کیونکہ ان آزمایشوں کو ون پر اس لئے بھیجا گیا تھا کہ وہ اپنی سرکشیوں سے باز آئیں اور خدا کی طرف رجوع کریں۔

جب عذاب آتا لوگ حضرت موسیٰ سے خدا سے دعا کرنے کے لئے کہتے اور ایمان لانیکا وعدہ کرتے جب عذاب ٹل جاتا تو وہ وعدہ خلافی کرتے۔

پھر بھی انھوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم قوم تھے (۴) اور جب ان پر (سخت) عذاب آپڑتا کتے اے موسیٰ ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کرو کیونکہ اس نے تمھارے پاس عہد کیا ہے عذاب کو ہم سے ٹال دوگے تو ہم تم پر ایمان لائینگے اور بنی اسرائیل کو تمھارے ساتھ روانہ نگے (۵) پھر ہم ان سے عذاب کو ایک مدت کے لئے جس تک وہ پہنچنے والے تھے ٹال دیتے تو وعدہ خلافی کرنے لگتے (۶) ق ۱۶۔

نو نشانیاں

اس فائدہ میں جو آیتیں نقل کی گئی ہیں ان میں صرف چھے نشانیاں مذکور ہیں۔ ان کے ہ دو اور نشانیاں یعنی ید بیضا اور عصا کا حال ہم پڑھ چکے ہیں۔ یہ کل آٹھ نشانیاں ہوئیں ع سورہ نمل ۵۲/۱۲ بموجب عصا اور ید بیضا کو ملا کر نو نشانیوں کے ساتھ خدا نے حضرت موسیٰ عون اور اس کی قوم کے پاس بھیجا تھا۔ ایک دوسرے موقع پر فرمایا یقیناً ہم نے موسیٰ کو نو یاں دی تھیں (۱) اب سوال یہ ہے کہ نویں نشانی کونسی تھی؟ چونکہ یہ نو نشانیاں فرعون کو ع کرنے کے لئے تھیں اس لئے خود فرعون کا غرق ہونا اس کے لئے نشانی نہیں ہوسکتا، ہ اسے دوسروں کے لئے عبرت کی نشانی بتایا گیا ہے، قارون کو زمین میں دھنسانے کی یہ تھی کہ فرعون کو قائل کیا جائے، اس لئے اس واقعہ کو بھی نویں نشانی نہیں سمجھا جا سکتا۔

نویں نشانی

حضرت موسیٰ قتل سے محفوظ رہتا ہے۔

موقع پر حضرت موسیٰ نے قوم فرعون سے کہا "مجھ پر چڑھے نہ آؤ، میں تمھارے پاس کھلی سند لایا ہوں (۱۹) اور میں اپنے رب کی اور تمھارے رب کی اس سے پناہ میں ہوں وگ مجھے سنگسار کرسکو (۲۰) ق۔ حضرت موسیٰ کا یہ دعویٰ کہ فرعون جیسے بادشاہ کی زبردست ت بھی مجھ جیسے ایک انسان کو قتل نہیں کرسکتی یہ اس بات کی کھلی سند" یا "نشانی" ہے کہ کے رسول تھے اور خدا نے ان کی حفاظت کا ذمہ لیا تھا۔ اس لئے ہمارے خیال میں نویں ہی ہے۔

توراۃ کا بیان

توراۃ میں ید بیضا اور عصا کی دو نشانیوں اور قحط، طوفان، ٹڈی، مینڈک، خون اور جوں لاوہ مکھیوں، پھپھولوں، اولوں، اور وبا کی مصیبتوں کا ذکر بھی ہے اس لئے توراۃ کی رو بارہ نشانیاں حضرت موسیٰ نے دکھائیں۔

قرآن کی رو سے ید بیضا کی نشانی صرف ایک بار فرعون کو پہلی ملاقات میں دکھائی گئی اور نشان ایک بار دربار فرعون میں اور دوسری بار ساحروں کے روبرو میں دکھایا گیا۔ جو چھ ں مصر پر آئیں ان کا عصا اور ساحروں سے کوئی واسطہ نہیں، مگر توراۃ میں ہر آفت

Marfat.com

عصا کے عمل سے برپا کی گئی اور جوں اور پھپولوں کے علاوہ ہر ایک کی نقل جادوگر
کی۔ ایک چھوٹی سی جوں کے سامنے جادوگروں کا جادو چل نہ سکا اور "جب موسیٰ
کی طرف ایک مشت خاک پھینکی تو آدمی اور بہایم کے بدن پر پھوڑے اور پھپو
ہوگئے ⑩ اور جادوگر پھوڑوں اور پھپولوں کے سبب موسیٰ کے آگے کھڑے نہ
ب ۹ خروج۔ یہاں اس بات کے یاد دلانے کی ضرورت نہیں کہ قرآن کے بیان بموجب
موسیٰ کو عصا کے پہلے ہی وار میں ساحر مغلوب ہو کر مسلمان بن چکے تھے اور تبلیغ دین میں حصہ
موسیٰ کا ساتھ دے رہے تھے۔

Marfat.com

باب۳۳ - فرعون کی غرقابی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وا ع۲ سورہ ذاریات ۵۱/۱۵

وسیٰ (کے قصہ) میں (بھی نشانی ہے) جب ہم نے ان کو	وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى	
سند کے ساتھ فرعون کے پاس بھیجا ⑮	فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ⑮	
ں نے اپنی فوج کے بھروسے موںھ پھیرا اور کہنے لگا	فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ	فرعون نے اپنی فوج کے بھروسے موںھ پھیرا۔ حضرت موسیٰ کو
ں، جادوگر ہے یا مجنوں ہے ⑯	اَوْ مَجْنُوْنٌ ⑯	جادوگر اور مجنوں کہا۔
ہم نے اسے اور اس کی فوجوں کو پکڑا، پھر ان کو دریا	فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ	
پھینکا، اور وہ ملامتی تھا ⑰	فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ⑰	فرعون ملامتی تھا

و۲ ع۱۲ سورہ بنی اسرائیل ۱۷/۱۵

یقیناً ہم نے موسیٰ کو نو بیّن نشانیاں دی تھیں سو	وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ	
ے فاطب) بنی اسرائیل سے پوچھ جب وہ ان کے پاس	فَسْـَٔلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ	
ے تو ان سے فرعون نے کہا اے موسیٰ میں تم کو جادو کا	فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى	فرعون نے حضرت موسیٰ کو
سمجھتا ہوں ①	مَسْحُوْرًا ①	مسحور کہا۔
ں نے کہا آپ خوب جانتے ہیں کہ ان کو نہیں نازل کیا	قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا	
سمانوں اور زمین کے رب نے سوجھانے کے واسطے۔ اور	رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآىِٕرَ ۚ وَاِنِّيْ	حضرت موسیٰ نے فرعون کے ہلاک
ے فرعون میں آپ کو ہلاک ہونے والا خیال کرتا ہوں ②	لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ②	ہونے کی پیش گوئی کی۔
اس نے چاہا کہ ان لوگوں کا زمین سے جی اکتا دے، تو ہم	فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ	فرعون نے بنی اسرائیل کو
ڈبا دیا اسے اور ان کو جو اس کے ساتھ تھے سب کو ③	فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا ③	زمین سے اکتا دینا چاہا۔
ر ہم نے اس کے بعد بنی اسرائیل سے کہا زمین میں	وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا	
ت کرو، پھر جب آخرت کا وعدہ پورا ہوگا ہم تم سب	الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ	
سمیٹ لائینگے ④	جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ④	

و۳ ع۲ سورہ تحریم ۶۶/۱۱

ے فرعون کی عورت کو ان کے لئے نمونہ بنایا تھا جو ایمان	ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ	
ے ہیں۔ جبکہ اس نے کہا اے میرے رب میرے لئے جنت میں	فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ	امراۃ فرعون کی فرعون اور اس کی قوم سے بیزاری۔

۲ے رکن اس چیز کو کہتے ہیں جس پر دوسری چیز سہارا لے سکے۔ ستون کو رکن اس لئے کہتے ہیں کہ وہ چھت کے لئے سہارا ہوتا ہے۔ آدمی کے ہاتھ پاؤں کو جسم کے ارکان کہتے ہیں، اسی طرح جن لوگوں پر کسی مجلس یا حکومت کا انحصار ہو ان کو مجلس یا حکومت کے ارکان کہتے ہیں۔ حضرت لوط نے ایک موقع پر کہا تھا۔ کاش مجھ میں تم لوگوں کے مقابلہ کی قوت ہوتی یا میں کسی رکن شدید کے پاس پناہ لے سکتا ⑪ ع ہود۔ حضرت موسیٰ جب فرعون کے پاس پہنچ کر پہنچے تو "اس نے اپنے رکن کے بھروسے موںھ پھیرا"۔ یہاں رکن سے مراد وہ چیز ہے جس کے بل بوتے پر اس کا اقتدار تھا۔ چونکہ رکن فوج کو کہتے ہیں اس لئے ہم نے یہاں رکن کا ترجمہ فوج کیا ہے۔

Marfat.com

	بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ	ایک گھر بنا اور فرعون سے اور اس کے عمل ...
	وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (۱۱)	دے اور مجھے ظالم قوم سے نجات دے ۱۱
۴ع سورہ دخان ۴۴/۳۵	فَدَعَا رَبَّهُ أَنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ مُجْرِمُونَ (۲۲)	پھر موسیٰ نے اپنے رب کو پکارا کہ یہ لوگ ایک مجرم قو...
خدا نے بنی اسرائیل کو راتوں رات	فَأَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا إِنَّكُمْ	تب (رحم نے فرمایا) کہ میرے بندوں کو راتوں رات ...
نکال لے جانے کا حکم دیا۔	مُتَّبَعُونَ (۲۳)	(خیال رہے) تم لوگوں کا پیچھا کیا جائیگا ۲۳
سمندر کو نشیب چھوڑ جانا۔	وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۖ إِنَّهُمْ	اور سمندر کو نشیب چھوڑ جانا یقیناً وہ لوگ ڈوبا...
	جُنْدٌ مُغْرَقُونَ (۲۴)	جانے والے ہیں ۲۴
	كَمْ تَرَكُوا مِنْ جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ (۲۵)	انھوں نے بہت سے باغات چھوڑے اور چشمے ۲۵
	وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ (۲۶)	اور کھیت اور باعزت مقام ۲۶
	وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ (۲۷)	اور نعمتیں جن میں وہ مزے سے باتیں کرتے تھے ۲۷
افواج فرعون کی املاک کے	كَذَٰلِكَ ۖ وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا	ایسا ہوا۔ اور ان (چیزوں) کی وارث ہم نے ایک او...
وارث بنی اسرائیل ہوئے	آخَرِينَ (۲۸)	قوم کو بنایا ۲۸
	فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ	پھر ان پر نہ آسمان رویا نہ زمین اور نہ وہ مہلت
	وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ (۲۹)	پا سکے ۲۹
۵ع ایضاً	وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ الْعَذَابِ	اور ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت کے عذاب
	الْمُهِينِ (۱)	بچایا ۱
فرعون متکبر تھا، بے جا کام	مِنْ فِرْعَوْنَ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا	یعنی فرعون سے۔ یقیناً وہ متکبر تھا، بے جا کام کرنے
کرنے والا تھا۔	مِنَ الْمُسْرِفِينَ (۲)	والوں میں سے تھا ۲
بنی اسرائیل کی فضیلت	وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ	اور ہم نے ان (بنی اسرائیل) کو جان بوجھ کر ساری جہا...
	عَلَى الْعَالَمِينَ (۳)	پر برتری دی ۳
	وَآتَيْنَاهُمْ مِنَ الْآيَاتِ مَا فِيهِ بَلَاءٌ مُبِينٌ (۴)	اور ان کو نشانیوں میں سے وہ دیا جس میں صریح آزمائش ...
۶ع سورہ طہٰ ۲۰/۵۸	وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِ	اور ہم نے موسیٰ کو وحی کی میرے بندوں کو راتوں رات ...
سوکھا راستہ مار نکالنا۔	بِعِبَادِي فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ	پھر ان کے لئے سمندر میں ایک سوکھا رستہ مار (نکالنا) تم ...

۲۴ حے ۔ رھو کے کئی معنی ہیں۔ قرآن کے اکثر مترجموں نے یہاں تھما ہوا ترجمہ کیا ہے۔ رھوۃ اس پہاڑ کو کہتے ہیں جس کی ... پھوٹ کر بہتا ہو۔ سئل النبی صلعم عن غطفان فقال رھوۃ تنبع الماء آنحضرت صلعم سے غطفان کے بارہ میں سوال کیا گیا ... وہ ایک پہاڑ ہے جس سے پانی پھوٹ بہتا ہے۔ رھو اس نشیب کو بھی کہتے ہیں جس میں ادھر ادھر سے آکر پانی جمع ہوتا ہے نھی ... اللہ صلعم ان یباع رھو الماء آنحضرت صلعم نے پانی کے نشیب کو یعنی اسی جگہ کو جہاں پانی جمع ہوجاتا ہے بیچنے سے ... کیا۔

Marfat.com

ترجمہ	متن	حاشیہ
...جانے کا خوف اور ڈر نہیں ہے (۱)	يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى (۱)	
...ون نے اپنی فوجوں کے ساتھ ان کا پیچھا کیا، پھر ان	فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ	
...ں) کو دریا سے ڈھانپ لیا جس نے ڈھانپ لیا (۲)	مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ (۲)	
...ون نے اپنی قوم کو بے راہ چلایا اور ٹھیک راہ نہیں چلائی (۳)	وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى (۳)	فرعون نے اپنی قوم کو بُرا راہ چلایا
...م نے موسیٰ کو وحی کی کہ میرے بندوں کو راتوں رات نکال	فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ	ف ع سورہ شعرا ۱۶/۲۶
...ؤ، (خیال رہے) تم لوگوں کا پیچھا بھی کیا جائیگا (۱)	اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ (۱)	
...عون نے شہروں میں سمیٹ لانے والے بھیجے (۲)	فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِى الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ (۲)	شہروں میں سمیٹ لانے والے بھیجو
...یا کہ) یقیناً یہ لوگ ایک چھوٹی سی ٹولی ہیں (۳)	اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ (۳)	
یقیناً یہ لوگ ہم سے کینہ رکھتے ہیں (۴)	وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ (۴)	
یقیناً ہم سب کو (ان سے) خطرہ ہے (۵)	وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ (۵)	
...م ان کو (جنہیں فرعون نے بلوایا تھا) نکال لائے باغوں	فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ	باغوں، چشموں، خزانوں اور
...چشموں سے (۶)	وَّعُيُوْنٍ (۶)	باعزت مقام سے فوجیں
...خزانوں سے اور باعزت مقام سے (۷)	وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ (۷)	نکل کر آئیں۔
...ا ہوا۔ اور ہم نے ان (چیزوں) کے وارث بنی اسرائیل کو	كَذٰلِكَ ۚ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ	
...یا (۸)	اِسْرَآءِيْلَ (۸)	
...ن لوگوں نے ان لوگوں کا دن چڑھے پیچھا کیا (۹)	فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ (۹)	فرعون نے دن چڑھے پیچھا کیا
...ب دونوں جماعتیں آمنے سامنے دکھائی دیں تو موسیٰ کے	فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ	حضرت موسیٰ کے ساتھی ڈر گئے
...یوں نے کہا۔ یقیناً ہم لوگ پکڑ لئے جائینگے (۱۰)	مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ (۱۰)	کہ ہم پکڑ لئے جائینگے۔
...یٰ نے) کہا ہرگز نہیں، میرے ساتھ میرا رب ہے وہ میری	قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِىَ رَبِّىْ	
...ائی کریگا (۱۱)	سَيَهْدِيْنِ (۱۱)	
...م نے موسیٰ کو وحی کی کہ اپنے عصا سے سمندر کو	فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ	حضرت موسیٰ نے سمندر پر
...تو وہ پھٹ گیا اور (اس کی) ہر پھانک بڑے پہاڑ	بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۖ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ	عصا مارا وہ پھٹ گیا۔
...ی ہوگئی (۱۲)	فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ (۱۲)	
...م اس جگہ دوسروں کو قریب لائے (۱۳)	وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ (۱۳)	
...یٰ کو اور ان کے ساتھیوں کو سب کو ہم نے بچا لیا (۱۴)	وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ (۱۴)	
...سروں کو ہم نے غرق کر دیا (۱۵)	ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ (۱۵)	
...اس (قصہ) میں ایک (بڑی) نشانی ہے، اور ان میں	اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۚ وَمَا كَانَ	
...ے ایمان لانے والے نہ تھے (۱۶)	اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (۱۶)	

Marfat.com

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٧﴾
اور یقیناً تیرا رب ہی زبردست ہے رحیم

ف ۸ ع ۹ سورہ یونس پ۱۱ ع۵۵

ڈوبتے وقت فرعون نے کہا میں بھی مسلمان ہوں۔ فرماں برداروں

وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ۭ حَتّٰٓي اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٨﴾ آٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٩﴾

اور ہم بنی اسرائیل کو سمندر پار لے گئے، پھر ان کا اس کی فوجوں نے ظلم اور تعدی کے لئے پیچھا کیا کہ (فرعون) جب ڈوبنے لگا تو بولا میں ایمان لا کے سوا کوئی خدا نہیں ہے جس پر بنو اسرائیل ایمان اور میں بھی مسلمانوں میں سے ہوں ﴿٨﴾ کیا اب ؟ حالانکہ پہلے تو نے نافرمانی کی تھی ا مفسدوں میں سے تھا ﴿٩﴾

خدا نے اس کے بدن کو نجات دی۔

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ﴿١٠﴾

اچھا آج کے دن ہم تیرے بدن کو بچادیتے ہیں تاکہ تو بعد والوں کے لئے نشانی ہو اور لوگوں میں سے بہتیر ہماری نشانیوں سے غافل ہیں ﴿١٠﴾

ف ۹ ع ۱۶ سورہ اعراف پ۹

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿٧﴾

تو ہم نے ان سے انتقام لیا، پھر ان کو دریا میں غرق کر دیا انھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور وہ اس سے غافل تھے ﴿٧﴾

وہ قوم جسے کمزور کیا جاتا تھا زمین کے مشرقوں اور مغربوں میں وارث بنی۔

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰي بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ڏ بِمَا صَبَرُوْا ۭ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ﴿٨﴾

اور ہم نے اس قوم کو جسے کمزور کیا جاتا تھا اس زمین کے مشرقوں اور مغربوں کا وارث کیا جس کے اند نے برکت رکھی تھی اور (اے مخاطب) میرے رب کا اچھا بنی اسرائیل کے حق میں پورا ہوا کیونکہ انھوں نے صبر کیا فرعون اور اس کی قوم جو کچھ کرتی تھی اور جو بیل چڑھا تھی اسے غارت کر دیا ﴿٨﴾

ف ۱۰ ع سورہ یونس پ۱۱ ع۵۵

صداقت کا ٹھکانا

وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١﴾

اور بنی اسرائیل کو ہم نے صداقت کا ٹھکانا دیا اور ان کو پاک چیزوں سے روزی دی۔ پھر ان میں اختلاف نہ یہاں تک کہ ان کے پاس علم آیا۔ یقیناً تیرا رب ان کے درمیان قیامت کے روز اس کے بارہ میں فیصلہ کر جس میں وہ باہم مختلف ہیں ﴿١﴾

ف ۱۱ ع سورہ بقرہ پ۱ ع۶

وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ

اور (اے بنی اسرائیل یاد کرو) جب ہم نے تم کو آل فرعون بچایا جو تم کو بُرے عذاب سے دکھ دیتے تھے، تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ

Marfat.com

تمھارے رب کی طرف سے بڑی بلا تھی ④ وَفِیْ ذٰلِکُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ عَظِیْمٌ ④
یاد کرو جب ہم نے تمھارے لئے دریا کو پھاڑا پھر وَاِذْ فَرَقْنَا بِکُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَیْنٰکُمْ وَ
بچایا اور آل فرعون کو غرق کردیا اور تم دیکھ رہے تھے ⑤ اَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ⑤

بنی اسرائیل نے آل فرعون کو غرق ہوتے دیکھا۔

فرعون اور اس کی فوجوں کا غرق ہونا

ہم نے موسیٰ کو نو بیّن نشانیاں دی تھیں . . ① وَ۔ جب ہم نے ان کو کھلی سند کے ساتھ
فرعون کے پاس بھیجا ۳۵ تو اس نے اپنی فوج کے بھروسے موںھ پھیرا اور کہنے لگا کہ (موسیٰ) جادوگر
یا مجنون ہے ⑯ ل۔ فرعون نے کہا اے موسیٰ میں تم کو جادو کا مارا سمجھتا ہوں ① موسیٰ نے
کہا آپ خوب جانتے ہیں کہ ان (آیتوں) کو نہیں نازل کیا مگر آسمانوں اور زمین کے رب نے
سمجھانے کے واسطے۔ اور اے فرعون میں آپ کو ہلاک ہونے والا خیال کرتا ہوں ② تب
اس نے چاہا کہ (سخت برتاؤ کرے اور) ان لوگوں کا زمین سے جی اکتا دے . . . ③ وَ۔ (فرعون
ظالم اور اس کی گمراہیوں سے اور تو اور اس کی بی بی تک اکتا گئی تھی) اس نے کہا اے میرے
رب میرے لئے جنت میں ایک گھر بنا فرعون سے اور اس کے عمل سے مجھے نجات دے
اور مجھے ظالم قوم سے نجات دے ۲۔ وَ۔ موسیٰ نے اپنے رب کو پکارا کہ یہ لوگ ایک مجرم قوم
ہیں ㉒ وَ۔ اور ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ میرے بندوں کو راتوں رات نکال لے جاؤ۔ ان کے لئے
دریا میں ایک سوکھا راستہ مار نکالنا۔ تم کو پکڑے جانے کا خوف اور ڈر نہیں ہے ① وَ (خیال
رہے) تم لوگوں کا پیچھا بھی کیا جائیگا ۲۳ اور سمندر کو نشیب چھوڑ جانا یقیناً وہ لوگ ڈوبائے
جانے والے ہیں ㉔ وَ۔

فرعون نے حضرت موسیٰ کو مجنوں، مسحور، اور ساحر کہا۔

حضرت موسیٰ نے فرعون کے ہلاک ہونے کی پیش گوئی کی۔

فرعون نے بنی اسرائیل کو مصر سے اکتا دیا۔

فرعون کی عورت نے فرعون اور اس کے عمل سے نجات کی دعا کی

حضرت موسیٰ نے قوم فرعون کی خدا سے شکایت کی۔

خدا نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ سمندر کو چیر کر بنی اسرائیل کو راتوں رات نکال لے جاؤ۔

پھر فرعون نے شہروں میں سمیٹ لانے والے بھیجے ② (کہلایا کہ) یقیناً یہ لوگ ایک چھوٹی
سی جماعت ہیں ۳۔ اور یقیناً یہ لوگ ہم سے کینہ رکھتے ہیں ۴۔ اور یقیناً ہم سب کو ان سے خطرہ ہے
وَ۔ پھر فرعون نے اپنی فوجوں کے ساتھ ان لوگوں کا . . ③ وَ۔ دن چڑھے پیچھا کیا ⑨ تو
جب دونوں جماعتیں آمنے سامنے دکھائی دیں تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا یقیناً ہم لوگ پکڑ لئے جائینگے
(موسیٰ نے) کہا ہرگز نہیں، میرے ساتھ میرا رب ہے وہ میری رہ نمائی کریگا ⑪ پھر ہم نے موسیٰ
کو وحی کی کہ اپنے عصا سے سمندر کو مارو (انھوں نے مارا) تو وہ پھٹ گیا اور اس کی ہر پھانک
بڑے پہاڑ کی سی ہوگئی ⑫ اور ہم اس جگہ دوسروں کو قریب لائے ⑬ اور موسیٰ اور ان کے
ساتھیوں کو سب کو ہم نے بچا لیا ⑭ پھر دوسروں کو ہم نے غرق کردیا ⑮ وَ (وہ اس طرح
کہ) ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر پار لے گئے، پھر ان کا فرعون اور اس کی فوجوں نے ظلم اور تعدی

فرعون نے فوجیں بلوائیں

فرعون نے بنی اسرائیل کا پیچھا کیا۔

حضرت موسیٰ کے ساتھی ڈرے کہ وہ پکڑ لئے جائیں گے۔

حضرت موسیٰ نے عصا مارا [illegible] پھٹ گیا۔

فوج فرعون قریب آئی۔

بنی اسرائیل پار گذر گئے

فوج فرعون نے پیچھا کیا

Marfat.com

کے لئے پیچھا کیا ۔ ۔ ۔ (٨) ق ۔ ہم نے اسے اور اس کی فوجوں کو پکڑا ، پھر ان کو دریا میں
وہ ملامتی تھا (١٧) ق ۔ پھر ان کو دریا سے ڈھانپ لیا جس نے ڈھانپ لیا (٢) اور فر
اپنی قوم کو بے راہ چلایا اور ٹھیک راہ نہیں چلائی (٣) ق ۔ ہم نے ان سے انتقام لیا پھر
میں غرق کر دیا کیونکہ انھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور وہ اس سے غافل تھے (٤)
اور (اے بنی اسرائیل یاد کرو) جب ہم نے تمھارے لئے دریا کو پھاڑا پھر تم کو بچا لیا اور آل فرعو
عرق کر دیا اور تم دیکھ رہے تھے (٤) ق ۔ (فرعون) جب ڈوبنے لگا تو بولا کہ میں ایمان لایا
خدا کے سوا کوئی خدا نہیں ہے جس پر بنو اسرائیل ایمان لائے ، اور (اب) میں (بھی) مسلمانوں
سے ہوں (٨) (فرمایا) کیا اب ؟ حالانکہ پہلے تو نے نافرمانی کی تھی اور تو مفسدوں میں سے
(٩) اچھا آج کے دن ہم تیرے بدن کو بچا دیتے ہیں تاکہ تو اپنے بعد والوں کے لئے نشانی ہو
لوگوں میں سے بہتیرے ہماری نشانیوں سے غافل ہیں (١٠) ق ۔

موجوں نے فرعون کی فوج کو ڈھانپ لیا۔

ڈوبتے وقت فرعون نے کہا اب میں بھی مسلمان ہوں۔

خدا نے فرعون کے بدن کو نجات دی۔

اور ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت کے عذاب سے بچایا ۔ یعنی فرعون سے ۔ یقیناً وہ متکبر
تھا بے جا کام کرنے والوں میں سے تھا (٢) اور ہم نے ان (بنی اسرائیل) کو جان بوجھ کر سارے
عالم پر برتری دی (٣) اور ان کو نشانیوں میں سے وہ دیا جس میں صریح آزمائش تھی (٤) ق
اور بنی اسرائیل کو ہم نے صداقت کا ٹھکانا دیا اور ان کو پاک چیزوں سے روزی دی ۔ ۔ ۔ (١)
ق اور ہم نے اس قوم کو جسے کمزور کیا جاتا تھا اس زمین کے مشرقوں اور مغربوں کا وارث کر
جس کے اندر ہم نے برکت رکھی تھی اور (اے مخاطب) تیرے رب کا اچھا قول (کہ ہمارا ارادہ
ہے کہ زمین میں جو لوگ کمزور کئے جاتے ہیں ان پر احسان کریں اور ان کو پیشوا بنائیں اور ان
کو وارث بنائیں (٥) اور ان کو زمین میں اقتدار دیں ۔ ۔ ۔ (٦) ع قصص ۱۵/۲۸) بنی اسرائیل
حق میں پورا ہوا کیونکہ انھوں نے صبر کیا ۔ اور فرعون اور اس کی قوم جو کچھ کرتی تھی اور جو بیل
چڑھاتی تھی اسے غارت کر دیا (٨) ق (فرعون نے جن لوگوں کو بنی اسرائیل کے تعاقب کے لئے
بلایا تھا) ہم ان کو نکال لائے باغوں سے اور چشموں سے ۔ اور خزانوں سے اور باعزت مقا
سے یہ ایسا ہوا ۔ اور ان (چیزوں) کے وارث ہم نے بنی اسرائیل کو بنا دیا (٨) ق ۔ انھو
نے بہت سے باغات چھوڑے اور چشمے ٢٥ اور کھیت اور باعزت مقام ٢٦ اور نعمتیں
جن میں وہ مزے کرتے تھے ٢٧ ایسا ہوا ۔ اور ان چیزوں کی وارث ایک اور قوم (یعنی
کی دشمن قوم بنی اسرائیل) کو بنا دیا (٢٨) پھر ان پر نہ آسمان رویا نہ زمین ، اور نہ وہ مہلت پا سکے
(٢٩) ق ۔ اور ہم نے اس کے بعد بنی اسرائیل سے کہا زمین میں سکونت کرو ، پھر جب آخرت کا وعدہ
پورا ہوگا ہم تم سب کو سمیٹ لائینگے (٤) ق بے شک اس (قصہ) میں ایک (بڑی) نشانی ہے
اور ان میں سے بہتیرے ایمان لانے والے نہ تھے (١٩) ق ۔

خدا نے بنی اسرائیل کو عذاب سے بچا لیا۔

ان کو صداقت کا ٹھکانا دیا۔

جس قوم کو کمزور کیا جاتا تھا وہ زمین کے مشرقوں اور مغربوں کی وارث بنی۔

ان جگہوں کے جن پر پہلے فرعون اور اس کے سرداروں کا قبضہ تھا بنی اسرائیل وارث بنائے گئے

Marfat.com

۲۷۔ اِمراۃِ فرعون۔ خدا فرماتا ہے "بے شک اس (قصہ) میں ایک (بڑی) نشانی ہے، میں سے بہتیرے ایمان لانے والے نہ تھے" (۱۹) ق۔ جو تھوڑے لوگ ایمان لائے تھے ساحروں اور مومن آل فرعون کے علاوہ فرعون کی بی بی بھی تھی۔ اس کو فرعون اور اس کے سے سخت نفرت تھی، اور وہ مصریوں کو ظالم قوم سمجھتی تھی۔ اس نے خدا سے دعا کی کہ "مجھے اور اس کے عمل سے نجات دے اور مجھے ظالم قوم سے نجات دے"۔ وہ خدا کی بہت ت کرتی تھی اور اپنی ذات سے نیک بی بی تھی۔ اس کو یقین تھا کہ خدا اس کو نہ صرف دنیا رعون کی بدکرداری سے نجات دیگا بلکہ آخرت میں بھی خدا اسے اچھا اجر دیگا، اس لئے اس ا سے عرض کی کہ "میرے لئے جنت میں ایک گھر بنا" (۴) ق۔

فرعون کی بی بی مومنہ تھی۔

فرعون، قوم فرعون اور ان کے مظالم سے تنفر تھی۔

اس نے دعا کی مجھے ان کے اعمال سے رہائی دے۔

جنت میں گھر کے لئے دعا کی

حضرت موسیٰ کے قصہ میں ایک اِمراۃ فرعون کا ذکر آیا ہے جس نے حضرت موسیٰ کو دریا سے اور اپنی آغوش میں پالا تھا۔ وہ طوطمس دوم کی بی بی تھی۔ جس فرعون سے حضرت موسیٰ کا ہوا وہ آمن حطب دوم تھا۔ جس کی بی بی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے جس طرح ت نوح کی بی بی کا ذکر حضرت نوح کے قصہ میں نہیں ہے بلکہ ایک علیحدہ آیت میں اس کا ذکر و عورتوں میں آیا ہے جنھوں نے باوجود پیغمبروں کی بیبیاں ہونے کے ان کی خیانت کی تھی رانے ان کو کافروں کے لئے مثال قرار دیا ہے، اسی طرح اسی آیت میں اس امراۃ فرعون حضرت مریم کو مومنوں کے لئے مثال یا نمونہ قرار دیا ہے اور یہ بھی قصہ موسیٰ سے الگ ہے۔

حضرت موسیٰ کی تربیت کرنے والی امراۃ فرعون

ایمان دار امراۃ فرعون۔

مومنوں کے لئے مثال

۲۸۔ بنی اسرائیل کا تعاقب۔ باوجودیکہ قوم فرعون پر خدا کا عذاب ہوا اور پے در پے یسی آفتیں آئیں پھر بھی فرعون نے بنی اسرائیل کو راضی خوشی سے ملک سے چلے جانے کی ت نہ دی۔ اب سوائے اس کے کوئی چارہ نہ تھا کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو لے کر چپکے روانہ ہو جائیں۔ خدا نے ان کو حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر راتوں رات چل نکلو، ساتھ بھی جتا دیا کہ فرعون ان کا پیچھا کریگا۔ خدا نے ان کو ایک ایسی راہ بتائی جس میں سمندر پڑتا تھا ا کہ سمندر میں ایک سوکھا راستہ مار نکالنا۔ اس صورت میں تم کو پکڑے جانے کا کوئی خوف ہوگا۔ فرعون کے خواب و خیال میں یہ بات نہ تھی کہ یہ لوگ نکل جانے کی تجویز کر رہے تھے، لے دنوں میں ان کی غیر معمولی ہل چل سے اس کے کان کھڑے ہو گئے تھے۔ چنانچہ "فرعون نے ں میں ہیبت بلانے والے بھیجے (۲) (یہ کہلایا کہ) یقیناً یہ لوگ ایک چھوٹی سی ٹولی ہیں ۳ـ ناً یہ لوگ ہم سے کینہ رکھتے ہیں ۴ـ اور یقیناً ہم کو ان سے خطرہ ہے" (۵) ق۔

خدا نے حضرت موسیٰ کو مصر سے خروج کا حکم دیا۔

سمندری راہ بتائی۔

فرعون نے فوجیں جمع کیں۔

صر اور جزیرہ نمائے سینا کے نقشہ پر نظر ڈالو تو معلوم ہوگا کہ بحر احمر کی ایک تنگ خلیج ہیلوں ل میں گھسی ہوئی ہے۔ اس خلیج کی نوک رعمسیس کی سیدھ میں واقع ہے جہاں توراۃ کے بیان ابق بنی اسرائیل اس وقت آباد تھے۔ اس نوک کے شمال میں بحر متوسط تک ایک فرضی

مصر و سینا کی سرحد

Marfat.com

لکبر کینیو وہی مصر اور سینا کی سرحد تھی بس سرحد پر پانچ جھیلوں کی قطار ہے جن میں
نہر سوئز گذرتی ہے۔ اسی سرحد پر بارھویں خانوادہ کے پہلے فرعون نے حفاظت مصر
ایک دیوار تعمیر کی تھی جہاں کبھی فوجیں بھی رہتی تھیں۔ مصر و سینا کے درمیان آمدورفت
جھیلوں کے درمیان سے گذرتی تھی۔ اس راہ سے بنی اسرائیل کا جانا مناسب نہ تھا کیونکہ
بہت چلتا تھا، اور ان کی راہ میں روک تھام بہت آسانی کے ساتھ کی جاسکتی تھی۔ اس
نے حضرت موسیٰ کو اس راہ کے بجائے خلیج پر سے گذرنے کی ہدایت کی۔

شاہی سرحدی دیوار

مصر و سینا کی راہ۔

مدوجزر

جو لوگ سمندر کے پاس رہتے ہیں یا جنھوں نے سمندری سفر کئے ہیں وہ جانتے ہیں کہ
پتھریلی زمین میں سمندر گھس آیا ہو تو اس کی نوک کے پاس یہ کیفیت ہوتی ہے کہ جب سمندر
ہوتا ہے تو لہروں پر لہریں چڑھی آتی ہیں اور رفتہ رفتہ سارا گھراؤ میلوں تک پانی سے بھر
ہے۔ پھر کئی گھنٹوں کے بعد اتار شروع ہوتا ہے تو رفتہ رفتہ سارا پانی سمندر میں سمٹ جاتا
اور خلیج کی نوک جو ابھی سمندر تھی خشک زمین بن جاتی ہے۔ چڑھاؤ کے وقت لہروں کی
شکل ہوتی ہے کہ ایک اونچی پہاڑ جیسی لہر آتی ہے پھر آگے کی طرف گرتی ہے اور گر کر
سر اٹھاتی ہے اور ایک دوسرا پہاڑ بن جاتی ہے، اسی طرح گرتی اُبھرتی آگے کو پھیل جا
ہے۔ اس کی ہر پچھلی اُٹھان ہر پہلی اٹھان سے پست ہوتی ہے اور دو اٹھانوں کے درمیان
خلا گھاٹی سا معلوم ہوتا ہے اور اس گھاٹی کی سطح آب سطح زمین سے شروع میں کچھ ہی اونچی
ہے۔ اگر آدمی اس سطح پر کھڑا ہو تو وہ ابتدا میں دیکھیگا کہ ایک لہر آئی اور اس کے پاؤں
پاس گری اور پیچھے سے نکل گئی، دوسری لہر آئی اور اس کے سر پر سے گذر گئی اور وہ جہاں
کھڑا تھا وہاں پھر خلو پیدا ہو گیا۔ . . . .

بمبئی میں ساحل سے کچھ فاصلہ پر ایک چھوٹی سی ٹیکری ہے جس پر ایک بزرگ حاجی علی
مزار ہے۔ جب بھاٹا ہوتا ہے لوگ ساحل سے ٹیکری تک پیدل آتے جاتے رہتے ہیں۔ ہر
میں جوار اور بھاٹے کے اوقات مقرر ہیں، لوگ جوار کے آنے سے پہلے وہاں سے واپس
ہو جاتے ہیں۔ جوار کے آنے کے بعد ساحل اور اس ٹیکری کے درمیان کا نشیب لق ودق سمندر
ہو جاتا ہے، جس کے عبور کے لئے کشتی کی ضرورت پڑتی ہے۔ یہ ٹیکری چونکہ خلیج میں ایک
جگہ پر ہے اس لئے یہاں لہروں کا اتار چڑھاؤ اس قدر پر زور اور بلند و پست نہیں ہوتا جو
اور مقامات پر ہوتا ہے جو ایسے محفوظ نہیں ہیں۔

بمبئی کی مثال۔

خدا نے حضرت موسیٰ کو خروج کا حکم دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ "ان کے لئے سمندر میں ایک
راستہ مار (نکالنا)" تمھارے پکڑے جانے کا خوف اور ڈر نہیں ہے ① ق اور سمندر کو نشیب
جانا۔ یقیناً وہ لوگ ڈوبائے جانے والے ہیں ⑭ ق۔ فرعون کو جب معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل

سوکھا راستہ مار نکالنا۔

نشیب چھوڑنا۔

Marfat.com

طرف جارہے ہیں تو اس نے ان کا "دن چڑھے پیچھا کیا" ⑨ توجب دونوں جماعتیں
سامنے دکھائی دیں تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا یقیناً ہم لوگ پکڑ لئے جائینگے ⑩ (موسیٰ
کہا ہرگز نہیں، میرے ساتھ میرا رب ہے وہ میری راہ نمائی کریگا ⑪ پھر ہم نے موسیٰ کو
کی کہ اپنے عصا سے سمندر کو مارو، (انھوں نے مارا) تو وہ پھٹ گیا اور ہر پھانک بڑے
کی سی ہوگئی ⑫ اور ہم اس جگہ دوسروں کو (یعنی فرعون کی فوج کو) قریب لائے ⑬
موسیٰ کو اور ان کے ساتھیوں کو سب کو ہم نے بچا لیا ⑭ ق۔

جس وقت حضرت موسیٰ خلیج کے پاس پہنچے اس وقت جوار شروع ہوگیا تھا، حضرت موسیٰ
عصا مارا تو پانی پھٹ گیا داہنے ہاتھ ایک لہر پہاڑ جیسی کھڑی تھی اور بائیں طرف دوسری
ابھار ہی تھی دونوں لہروں کے درمیان جو خلو پیدا ہوگیا اس میں سے بنی اسرائیل گذر
عین موقع پر خلو کا پیدا ہونا اور اس میں سے گذر جانے کی مہلت ملنا حکم الٰہی کے مطابق عصا
نے کی وجہ سے تھا۔

عین موقع پر عصا کے اثر سے خلو پیدا ہوا۔

۲۸۔ فرعون کی غرقابی۔ فرعون کے قول کے مطابق جو قرآن میں منقول ہے بنی
ئیل ایک چھوٹی سی ٹولی تھے۔ ان کو مغلوب کرنے کے لئے اس نے ایک بڑا لشکر جمع کیا
خدا فرماتا ہے "ہم ان کو (جنھیں فرعون نے بلوایا تھا) نکال لائے باغوں سے اور چشموں سے
ور خزانوں سے اور باعزت مقام سے ۔ ق، انھوں نے بہت سے باغات چھوڑے
چشمے ۲۵ اور کھیت اور باعزت مقام ۲۶ اور نعمتیں جن میں وہ مزے کی باتیں کرتے تھے
ق۔ چونکہ خدا نے آیندہ چل کر ان باغوں، چشموں، کھیتوں، خزانوں، نعمتوں اور باعزت مقام
وارث بنی اسرائیل کو بنا دیا" ⑧ ق۔ اس لئے یہ مقامات جہاں سے یہ لوگ سمیٹ لائے
مصر کے باہر تھے مگر ان مقامات پر فرعون کا راج تھا۔ ایک پچھلے فائدہ میں بتایا جا چکا ہے
عون کے مقبوضات شام تک پھیلے ہوئے تھے جہاں فرعون کی طرف سے مصری حکام مقرر
اور مصری فوج بھی وہاں رہتی تھی۔ یہی لوگ بلا لئے گئے تھے۔

بنی اسرائیل مختصر سی ٹولی تھی
فرعون نے بڑی فوج جمع کی تھی
یہ فوجیں ان ہی مقامات سے بلائی گئی تھیں جہاں آیندہ جا کر بنی اسرائیل بسے۔

فرعون نے دیکھا کہ خلیج میں بظاہر معمولی جوار کی کیفیت ہے، بنی اسرائیل اس میں سے گذر
تو ہم بھی اس کے پار ہو جائینگے مگر اس نے اندازہ نہیں کیا کہ اس عرصہ میں پانی چڑھتے چڑھتے
قدر عمیق ہوگیا کہ اس میں سے گذرنا ناممکن تھا۔ چنانچہ خدا اسی موقع پر فرماتا ہے "فرعون نے
قوم کو بے راہ چلایا اور ٹھیک راہ نہیں چلائی" ⑬ "فرعون نے اپنی فوجوں کے ساتھ ان کا
کیا پھر ان کو دریا (کی لہروں میں) سے ڈھانپ لیا جس نے ڈھانپ لیا" ② ق۔ ہم نے
لیا اسے اور ان کو جو اس کے ساتھ تھے سب کو ۳ ق۔

فرعون کی غلطی
فرعون نے اپنی فوج کو بے راہ چلایا
فرعون اور اس کی فوجیں غرق ہوگئیں

۔ فرعون کی لاش۔ قرآن میں بہت سی آیتیں ہیں جن میں مذکور ہے کہ فرعون کی ہلاکی

Marfat.com

ڈوبنے سے ہوئی۔ فرعون پر اب سے پہلے بہتیری آفتیں آئیں مگر اس کی شقاوت قل
کوئی فرق نہیں آیا مگر وہ جب ڈوبنے لگا تب اس کی آنکھیں کھلیں اور وہ بول اٹھا کہ مجھے
یقین آگیا کہ اس کے سوا کوئی خدا نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں اب ایمان د
میں سے ہوں ⑧ (خدا نے فرمایا) کیا اب؟ حالانکہ پہلے تو نے نافرمانی کی تھی اور تو مفسدو
سے تھا ⑨ اچھا آج کے دن ہم تیرے بدن کو بچا دیتے ہیں تاکہ تو اپنے بعد والوں کے
نشانی ہو ⑩ ف۔ فرعون کے ساتھیوں کی بہت سی لاشیں پانی میں بہ گئیں مگر فرعون کی لاش بچ
جیسا کہ مصر والوں کی عادت تھی آمن حطب دوم کی لاش ممی بنائی گئی اور اسے ایک خفیہ
میں جو اس کے لیئے وادی قبور فراعنہ کے مغربی جانب ایک چٹان کے دامن میں بنائی گئی تھی ر
گیا" اس وادی میں طوطمس اول، دوم، سوم اور ملکہ ہت شپ سُت کے مقبرے تھے، مگر
ایک کا مدخل خفیہ رکھا گیا تھا تاکہ لوگوں کو معلوم نہ ہو کہ قبریں کہاں واقع ہیں۔ کچھ صدیوں کے بعد
آمن حطب دوم کی قبر کا چوروں کو پتہ لگ گیا اور انہوں نے اسے لوٹا اور بادشاہ کی لاش کو اس
کے تابوت سے باہر نکال ڈالا۔ حال میں اس مقبرہ کا دوبارہ انکشاف ہوا ہے اور اس کی ممی کو
صندوق میں رکھا گیا ہے، جس کو لوگ اس کے مقبرہ کے اندر بجلی کی روشنی میں دیکھ سکتے ہیں" [ف۱]

(حاشیہ: ڈوبتے وقت فرعون نے اسلام کا اقرار کیا۔ — خدا نے کہا کیا اب؟ — خدا نے اس کی لاش بچالی اور لاشیں بہ گئیں — فرعون موسیٰ کا مقبرہ — مقبرہ کا مدخل خفیہ رکھا گیا — فرعون موسیٰ کی لاش اب تک موجود ہے۔)

ف۲۹۱۔ حضرت موسیٰ کا مصری قصّہ۔ مصری تاریخ حضرت موسیٰ کے قصہ سے خالی نہیں
مورخ مانیتھو نے ایک قصہ اوسر سیف کا لکھا ہے جو حضرت موسیٰ کے قصہ سے ملتا جلتا ہے۔ مورخ
خریمان کی کتاب میں بھی ایک قصہ تھا جس کے ہیرو کا نام تیستین تھا۔ ان قصوں کی چند باتیں
ایک تاریخ میں پائی گئی تھیں جس کو مورخ لیسی ماخوس نے مرتب کیا تھا۔ یہ مورخ قصہ کے ہیرو
کا نام صاف صاف موسیٰ بتاتا ہے۔ یہودی مورخ یوسیفوس نے جو پہلی صدی عیسوی میں تھا
اپنی کتاب فلیویس Flavius میں ان قصوں پر بحث کی ہے اور ان کتابوں سے اقتباسات
لیئے ہیں۔

(حاشیہ: حضرت موسیٰ کا مصری نام)

مانیتھو کا بیان ہے کہ ایک زمانہ میں مصر پر فرعون امینفوس حکومت کرتا تھا۔ جو ایک پجاری
امینفوس بن فابوس کا معتقد تھا۔ فرعون امینفوس خداؤں کے دیدار کا بڑا شایق تھا۔ اس نے پجاری
امینفوس سے دیدارِ آلہہ کی تدبیر پوچھی۔ اس زمانہ میں "کچھ دانا اور عالم پجاری تھے جو کوڑھ کی گندگی
میں مبتلا تھے" پجاری امینفوس نے کہا اگر یہ لوگ ملک سے نکال دیئے جائیں تو دیدارِ آلہہ نصیب
ہوگا، مگر ساتھ ہی اس نے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ "اگر ان لوگوں پر سختی کی جائیگی تو خداؤں کا غضب
بھڑکیگا۔ اور باہر سے کچھ لوگ ان کی مدد کو آئینگے اور تیرہ برس تک ملک مصر پر قابض رہینگے"
فرعون امینفوس نے اس قسم کے تمام لوگوں کو جن کی تعداد اسی ہزار تھی ان علاقوں میں بھیج دیا ج

(حاشیہ: فرعون موسیٰ — فرعون موسیٰ کا کاہن)

ف۱ مختصر تاریخ مصر قدیم از آرتھر ویگال Arthur weigall. ص۱۳۳

شرقی طرف واقع ہیں، پھر ان کو اوریس میں بسایا جو اب ہکسوس کی حکومت مٹ جانے
ویران پڑا تھا" جب یہ لوگ اوریس میں داخل ہوئے تو انھوں نے اس مقام کو بغاوت کے
موزوں پایا اور ہیلیو پولس کے ایک پجاری کو جس کا نام اوسر سیف تھا اپنا سرغنہ بنایا"
انھیں حالات کو مورخ لیسی ماخوس اس طرح بیان کرتا ہے۔ یہود کی قوم برص اور کوڑھ
دوسرے ناپاک امراض میں مبتلا تھی، اور مندروں کے سامنے بھیک مانگا کرتی تھی۔ دیوتا

دیوتا آمن کا حکم

ون (آمن) نے بادشاہ بوخریس کو حکم دیا کہ مندروں کو ان سے پاک کیا جائے۔ اس لئے ان میں
کچھ کو غرق کر دیا گیا اور کچھ لوگ مشرقی بیابانوں میں بسائے گئے۔ جن لوگوں کو مشرقی بیابانوں

بنی اسرائیل کا اوریس میں بسایا جانا۔

بسایا گیا ان میں سے ایک شخص موسیٰ نے لوگوں کو مشورہ دیا کہ ہم کو ہمت کر کے آگے بڑھنا
چاہیئے اور جہاں مناسب جگہ ملے وہاں آباد ہونا چاہیئے۔

موسیٰ کا مذہب

آگے چل کر مانیتو لکھتا ہے "اوسر سیف نے ان لوگوں کے لئے قانون مقرر کیا کہ نہ تو مصریوں
معبودوں کو پوجنا چاہیئے نہ ان کے مقدس جانوروں کی تقدیس کرنی چاہیئے بلکہ سب کو ذبح کرنا
چاہیئے" "اس نے یہ اور ایسے دوسرے قوانین جو سب کے سب مصریوں کے خلاف تھے بنائے"
ن کو حکم دیا کہ شہر کے گرد دیوار بنائیں اور لوگوں کو امینوفس سے لڑنے کے لئے آمادہ کیا"
ہکسوس نے جن لوگوں کو یروشلم میں بھگا دیا تھا اوسر سیف نے ان کو وہاں سے واپس بلایا اور ان
سے یہ بھی وعدہ کیا کہ وہ ان کو پھر وہاں پہنچا دیگا"

فرعون نے حضرت موسیٰ کے خلاف فوج بھیجی۔

فرعون امینوفس نے "مصریوں کو جمع کیا ان کے رہنماؤں سے مشورہ لیا، اور اوسر سیف کے
ں آدمی روانہ کئے تاکہ مقدس جانوروں کو خصوصاً ان جانوروں کو جن کو مصر میں پوجا جاتا تھا
یں لائیں اور اس نے (یعنی فرعون امینوفس نے) پجاریوں پر ذمہ داری عاید کی کہ دیوتاؤں کی
تیوں کو نہایت ہوشیاری سے چھپا رکھیں اور اپنے بیٹے سیتھوس کو جس کا نام رعمسس بھی تھا۔
دوست کے پاس بھیج دیا"

فرعون خود موسیٰ سے لڑنے نہیں گیا۔

پھر تین لاکھ فوج لے کر اوسر سیف کے ساتھیوں سے لڑنے نکلا مگر "خود شریک جنگ نہوا
اس کا خیال تھا کہ ان سے لڑنا خود خداؤں سے لڑنا ہے، اس لئے وہ ممفیس لوٹ آیا اور مقدس
اپیس اور دوسرے مقدس جانوروں کو لیکر حبشہ چلا گیا"

فرعون حبشہ بھاگ گیا۔

مورخ خریمن کہتا ہے کہ اس شخص کا نام تیسین تھا۔ وہ ایک شخص فینسف کا معاصر اور دوست
ان دونوں نے مل کر امینوفس پر حملہ کیا، اس لئے امینوفس اپنی بیوی اور بچہ رعمسیس کو مصر میں چھوڑ کر
بھاگ گیا۔

بت شکنی

آخر میں مانیتو کا بیان ہے کہ "جو لوگ یروشلم سے آئے ہوئے تھے انھوں نے اور ناپاک مصریوں
بہت وحشیانہ سلوک کیا۔ شہروں میں اور گاؤں میں آگ لگانے پر تسکین نہ ہوئی تو دیوتاؤں

Marfat.com

کی مورتیں توڑیں اور ان کو ان جانوروں کے جلانے میں صرف کیا جن کو اہل مصر پو
"جس پجاری نے یہ مسلک ایجاد کیا۔ پیدائش کے لحاظ سے ہیلیوپولس کا باشندہ
نام اوسرسیف تھا جو دیوتا اوسر کے نام سے ماخوذ تھا۔ اوسر ہیلیوپولس کا دیوتا تھا۔ گرو
ان سے {جو یروشلم سے آئے تھے} جا ملا تو اس کا نام بدل دیا گیا اور اس کا نام موسیٰ رکھا
اس مضمون کو لیسی ماخوس نے اس طرح ادا کیا ہے کہ "موسیٰ نے اپنے لوگوں کو کسی ا

شہروں اور مندروں کو جلانا

کے ساتھ بھلائی کا حکم نہیں دیا اور نہ کسی کو اچھی صلاح دی . . . ان لوگوں نے آدمیوں کو
دیں، مندروں کو لوٹا اور جلایا اور اس علاقہ میں پہنچے جس کا نام اب یہودیہ ہے، اور وہاں
ایک شہر تعمیر کیا جس کا نام ہیروسلا یعنی مندروں کا غارتگر رکھا، پھر عرصہ بعد اسے ہیرسولیما
لگے۔

خلاصہ

اس مصری قصہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ کے صدیوں بعد جو روایات ان کے
متعلق مصر میں زبان زد تھیں وہ یہ تھی کہ بنی اسرائیل میں کچھ "دانا اور عالم" لوگ کوڑھ کی بی
میں مبتلا تھے۔ مورخ لیسی ماخوس کے بیان بموجب یہود کی ساری قوم کوڑھ اور دوسری ناپاک
بیماریوں میں مبتلا تھی، ایک فرعون نے سارے بنی اسرائیل کو جن کی تعداد اسی ہزار بتائی جاتی
ہے اصل مصر سے نکال کر مشرقی سرحد پر اواریس میں بسا دیا جو ہکسوس کا صدر مقام تھا۔ وہاں
اوسرسیف، یا موسیٰ نے ایک نئے مذہب کی ترویج کی اور حکم دیا کہ مصریوں کے معبودوں کو
نہ پوجو اور جن جانوروں کو مصری پوجتے ہیں ان کو ذبح کرو۔ اس نے امینفوس کا مقابلہ کرنے
لئے لوگوں کو آمادہ کیا۔ امینفوس نے ان کو سر کرنے کے لئے ایک فوج بھیجی مگر وہ خود جنگ میں
شریک نہ ہوا کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ موسیٰ سے لڑنا اس کے خداؤں سے لڑنا ہے۔ اسے پجاری
امینفوس کی پیشین گوئی یاد آئی کہ اگر بنی اسرائیل پر سختی کی گئی تو خداؤں کا غضب بھڑکیگا اور با
سے کچھ لوگ ان کی مدد کے لئے آئینگے اور تیرہ برس تک مصر پر قابض رہینگے۔ مانیتھو کے بیان
کے مطابق وہ جنگ کے وقت ممفیس میں رہا مگر اپنے بیٹے کو حبشہ بھیج دیا۔ مورخ خریمن کہتا ہے کہ
خود بھی حبشہ بھاگ گیا۔ قصہ کا اختتام اس واقعہ پر ہے کہ موسیٰ کے لوگ مصر سے چلے گئے ا
اس علاقہ میں جا بسے جسے اب یہودیہ کہا جاتا ہے اور وہاں انھوں نے شہر یروشلم بسایا۔
یہ بیان کہ انھوں نے مندر توڑے، بتوں کو جلایا اور شہروں میں آگ لگائی، مصر سے خر
کے بعد کے حوادث سے تعلق رکھتا ہے نہ کہ مصر سے۔

فرعون موسیٰ آمن دیوتا کا معتقد تھا۔

۲۹۲۔ خروج موسیٰ سے موحد فرعون تک۔ فرعون موسیٰ آمن حلب دوم جیسا
کہ اس کے نام سے ظاہر ہے آمن دیوتا کا معتقد اور پجاری تھا۔ مصریوں کا یہ عقیدہ تھا کہ

اس کی دو حیثیتیں۔

فرعون تخت نشین ہوتا ہے تو مصر کا بڑا دیوتا اس میں حلول کر آتا ہے اور اس وقت سے اس کی

Marfat.com

نیتیں ہوتی ہیں (۱) انسانی بادشاہ (۲) اپنی رعایا کا خداوند، جب سے تھیبس مصر کا پایۂ تخت — (۱) انسانی بادشاہ
ب سے مصر کا خداوند اکبر آمن دیوتا تھا۔ ابتدا میں مصر کا خداوند اکبر ہورَ (عالی رتبہ) تھا۔ مگر — (۲) رعایا کا خداوند تھیبس کا
یں خانوادہ کے وقت سے دیوتا رعَ نے ہورَ کی جگہ لے لی۔ دارالحکومت ممفیس کے قریب — خداوند اکبر۔
مقام ہیلیوپولس ہے جس کا توراتی نام آن ہے۔ اس جگہ رعَ کا بڑا مندر تھا۔ بعد میں جب — ہیلیوپولس کا خداوند
بس کے دیوتا آمن کو عروج حاصل ہوا تو ہیلیوپولس کے کاہنوں کو اس سے بڑی رقابت
ہوئی، اور مصر میں آمن پرستوں اور رعَ پرستوں کے دو زبردست فرقے قائم ہو گئے۔ — دو مذہب

حضرت موسیٰ کی تحریک سے مصر میں ایک مذہبی بے چینی پیدا ہو گئی۔ آمن حطب دوم
وت (۱۴۱۱ ق م ۔ ابراہیمی) نے آمن پرستی کو بہت بڑا دھکا پہنچایا۔ اس کا ایک بیٹا — آفتاب پرستی کا زور
س نامی جس کی عمر ۱۹ برس کی تھی ممفیس میں رہتا تھا۔ ہیلیوپولس کے کاہنوں نے اس پر
جانا اس مقصد سے شروع کیا کہ اگر وہ تخت پر بیٹھے تو دیوتا رعَ کو دیوتا آمن پر غلبہ حاصل
انھوں نے طوطمس کے دل میں یہ بات بٹھا دی تھی کہ وہ ”سورج دیوتا“ کا چہیتا ہے۔ یہ دیوتا
س کے دل میں ایسا بس گیا تھا کہ نیند میں بھی وہ اسی کے خواب دیکھتا تھا۔ غیزہ میں اہرام — طوطمس چہارم کا خواب
کے قریب جو ایک عجیب و غریب مورت ہے جسے ابوالہول کہتے ہیں، اسے اس زمانہ میں
ج دیوتا کا بت سمجھتے تھے۔ اس کے سایہ میں ایک روز طوطمس تھک کر سو گیا، تو ابوالہول اس کے — ابوالہول
ب میں آیا اور کہنے لگا کہ ”میں ہوں تیرا باپ سورج دیوتا۔ اور میں تجھکو زمین پر اپنی بادشاہی دونگا
تو تمام زندہ لوگوں کا سردار ہوگا اور سپید تاج اور لال تاج پہنیگا“

اگرچہ آمن حطب دوم کا پایہ تخت تھیبس تھا مگر غرقابی کے واقعہ کے قریب وہ ممفیس میں تھا
یں سے اس نے حضرت موسیٰ کا تعاقب کیا تھا۔ اس کے مرتے ہی ہیلیوپولس کے کاہنوں نے
س چہارم کو اپنا بادشاہ بنا لیا۔ اس نے پہلا کام یہ کیا کہ ابوالہول کی گردن تک جو ریتی چڑھ آئی
س کو دور کیا۔ اس کی حکومت صرف نو برس رہی۔

طوطمس چہارم کے انتقال کے وقت اس کے بیٹے آمن حطب سوم کی عمر مشکل سے بارہ برس — آمن حطب سوم
ی۔ اس کے زمانہ حکومت میں مذہبی مناقشے بہت بڑھ گئے۔ وہ خود آمن پرستوں کا حامی تھا مگر — مذہبی مناقشے
کی بی بی سورج دیوتا کی معتقد تھی۔ اس کے علاوہ فرعون کے خاندان میں مومن آل فرعون اور
فرعون کی بدولت کئی افراد توحید کے معتقد اور مومن تھے۔

آمن حطب سوم کے انتقال کے وقت اس کا بیٹا بھی اسی کی طرح کم عمر تیرہ برس کا لڑکا تھا۔
حطب چہارم کے لقب سے تخت نشین ہوا۔ یہ عجیب بات ہے کہ اس کی شادی ملکی دستور — آمن حطب چہارم
مطابق اس کی بڑی بہن کے ساتھ نہیں ہوئی، جو قانوناً ریاست کی وارث تھی۔ یقیناً یہ موسوی — دین موسوی کا اثر
اثر تھا کہ بہن کے ساتھ شادی کرنا معیوب سمجھا گیا۔

Marfat.com

آتون

سورج دیوتا کو ان دنوں آتوم اور آتون کے نام سے بھی پکارتے تھے جس طرح آ
دوم آمن دیوتا کا اوتار تھا اسی طرح طوطس سوم آتون یعنی سورج کا اوتار سمجھا جاتا تھا
کے خداوند ہونے کے متعلق اب خیالات میں اس قدر فرق آگیا کہ آمن حطب چہارم کو
اس کے کہ آتون کا اوتار قرار دیا جاتا اس کو "آتون کا سردار کاہن" مقرر کیا گیا۔ اس کار
سے آمن کے پجاری بہت برہم ہو گئے، خصوصاً جب کہ یہ اعلان کیا گیا کہ کرنک میں
آمن کا مندر تھا ایک مندر آتن کے لئے بھی تیار کیا جائیگا۔

آمن حطب چہارم آتون کا اوتار نہیں بلکہ اس کا سردار کاہن مقرر ہوا۔

جستجوئے حق

آمن حطب چہارم کی طبیعت کی اٹھان ایسی تھی کہ اس میں غور و تجسس کا بڑا ملکہ تھا او
حق کی تلاش کا چسکہ بچپنے ہی سے پڑ گیا تھا۔ مصر میں سولہ برس کی عمر کو سن شعور سمجھا جاتا
آمن حطب جیوں ہی اس عمر کو پہنچا اس نے تھیبس کو چھوڑنے اور اپنے لئے ایک نیا دارا
تعمیر کرنیکا فیصلہ کیا اور اس نے اپنا نام بھی بدل دیا اور آمن حطب (آمن راضی ہے)
بجائے آخن آتن (آتن کا بندہ) نام اختیار کیا۔

آمن حطب چہارم نے اپنا نام بدل کر آتون کا بندہ نام رکھا۔

جنوبی مصر کے پایہ تخت تھیبس اور شمالی مصر کے پایہ تخت ممفیس کے بیچوں بیچ دریا
نیل کے مشرقی کنارے پر اس مقام پر جسے اب تل العمرنا کہتے ہیں ایک نیا خوبصورت ش
آباد کیا اور اسے آتن کا افق نام دیا۔ بادشاہ کی اس کارروائی سے آمن کے پجاری بہت
سٹ پٹائے اور اپنی شرم بنا بنے کے لئے مشہور کرنے لگے کہ انھوں نے آمن حطب کا نا
تنگ کر دیا اور اس کو اور اس کے اسی ہزار ساتھیوں کو شہر سے نکال بھگایا۔

نیا دارالحکومت تل العمرانہ

۲۹۳۔ مصر میں توحید۔ مصر میں بنی اسرائیل بہت ہی حقیر قوم سمجھی جاتی تھی
لوگ ان کو بالکل اچھوت سمجھتے تھے اور ان کے ساتھ کھانا پینا بھی پسند نہیں کرتے تھے
مانیتھو کے بیان بموجب بنی اسرائیل کو کوڑھی لوگ کہا جاتا تھا۔ حقیر قوم کے مذہب کی طر
چاہے وہ کیسا ہی اچھا ہو لوگوں کو رغبت نہیں ہوتی اور خصوصاً کوئی بادشاہ ایسے مذہب کا
آپ کو علانیہ پیرو بتانا پسند نہیں کرتا۔ دین الٰہی کا اصل اصول توحید ہے۔ جو مذہب توحید کی تع
دیتا ہو وہی سچا الٰہی مذہب ہے، چاہے اس کو جو کچھ نام دیا جائے۔

آمن حطب چہارم عرف اخناتن کا مذہب۔

اپنے نئے دارالحکومت میں اخناتن نے جس مذہب کی حمایت میں بہت سرگرمی دکھا
اس کا اصول صرف ایک معبود کی پرستش تھی اور اس معبود کو آتن کہتے تھے۔ یہ لفظ غالباً
سے آیا تھا۔ یہ تاریخی واقعہ ہے کہ شام میں ایک ملک متانی تھا جس کے ساتھ مصر کے بادشا
کے دوستانہ مراسم تھے۔ اخناتن کے باپ کی ایک بی بی متانی کے بادشاہ کی بیٹی تھی اور خ
اخناتن کی دوسری بی بی بھی ایک متانی شہزادی تھی۔ شام اور متانی کے بہت سے شہز
مصر میں رہتے تھے اور تعلیم پاتے تھے۔ شام کے تمدن کا مصر پر اتنا اثر پڑا تھا کہ محلات ک

واحد معبود آتن

Marfat.com

...کی آرایش ان دنوں شامی وضع پر ہوتی تھی اور مصری لباس بھی شامی وضع قطع کا بن گیا تھا ...ام میں "خداوند" کو "اُدُون" کہتے تھے۔ نزول توراۃ کے بعد خدا کے لئے "یَہُوَہْ" کا لفظ بنا کیونکہ ...حضرت موسیٰ سے فرمایا "میں وہ ہوں جو ہوں" اور یَہُوَہْ کے معنی ہیں "وہ جو ہے" بنی اسرائیل ...نام کو غسل کئے بغیر زبان سے نہیں ادا کرتے تھے، اس لئے عام طور پر خدا کے لئے "ادون" ...تے تھے نہ کہ "یہوہ"۔ ہمارے خیال میں "ادون" ہی مصری زبان میں "آتون" ہو گیا ہے رفتہ رفتہ یہ لفظ مصر کے خداوندوں میں سے ایک مخصوص خدا سورج کے لئے بولا جانے لگا۔

آتن یا ادون

آرتھر ویگال لکھتا ہے کہ اس "نوجوان بادشاہ نے آتن کی تشریح اس طرح کی کہ وہ چھوا ...ہیں جا سکتا، اس کی کوئی شکل نہیں، وہ انسانوں کا محبت کرنے والا اور ہمیشہ حاضر رہنے والا ...باپ ہے، وہ ہر طرف پھیلی ہوئی دھوپ میں قابل ادراک ہے وہ سورج میں جلوہ گر ہے ...آتن سورج نہیں بلکہ سورج کے پیچھے ایک قوت ہے جس کی تعریف نہیں ہو سکتی۔ سورج کی ...می میں جو زندگی بخش قوت اس زمین تک اترتی ہے اور ہر ایک چیز کو زندہ رکھتی اور اگاتی ہے ...کا منبع بھی وہی آتن ہے۔ آتن کی کوئی شکل نہیں، انسانی ہو یا غیر انسانی، اس کی کوئی مورت ...تصویر نہیں بنائی جاتی۔ وہ خالص روحانی جوہر ہے، اس کا خیر مطلق، صدق مطلق، حب مطلق ...سرور مطلق کے طور پر دھیان کیا جا سکتا ہے۔ نغمہ، لحن، عشق، ہنسی خوشی۔ تندرستی، خوش حالی، ...ام، پھل، پھول، حسن، یہ سب آتن کے مظاہرے ہیں اور پرندوں کے چہچہوں، ہوا کی سنسناہٹ ...پانی کی ہراہٹ میں اسی کا ظہور ہے" ۵

اخ ناتن کے عقائد

اخ ناتن کے نزدیک آتن سورج نہیں بلکہ سورج کے پیچھے چھپی ہوئی ایک طاقت ہے

آتن کی مورت نہیں

اخ ناتن کے نام سے ایک لمبی نظم منسوب ہے جو درحقیقت آتن کی خدمت میں ایک ...مناجات ہے۔ حضرت داؤد کے زبور ۱۰۴ نمبر کی جو مناجات ہے اس کے بہت سے اشعار ...ایسے ہیں جن کو بعض محققوں نے اخ ناتن کی مناجات کا آزاد ترجمہ قرار دیا ہے۔ اس کے چند ...اشعار کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

اخ ناتن کی مناجات

زبور ۱۰۴ کے مشابہ

اے زندہ آتون، زندگی کے آغاز۔

تو ہی ہے وہ جو عورت (کے پیٹ) میں مرد بچہ پیدا کرتا ہے .... تو ہی ہے جو ...بیٹے کو زندگی دیتا ہے جب کہ وہ اپنی ماں کے جسم میں ہوتا ہے۔ تو ہی اسے چمکارتا ہے تاکہ وہ ...روئے اور رحم کے اندر تو ہی دایہ گری کرتا ..... اے خداوند تیری کاریگریاں کتنی کثیر ہیں۔ ...تیرے نقشے کیسے اچھے ہیں، اے خداوند ابد۔ تو خود ہی زندگی ہے اور تجھی میں زندگی زندہ رہتی ...ہے ...... اے خداوند یکتا، تو وہ ہے جس کا مانند کوئی نہیں ......

زندگی کا آغاز

پیدا کرنے والا

زندگی بخشنے والا

رحم کے اندر بچہ کی صورت گری کرنے والا مصور

خداوند یکتا ہے بے مثل

اس نظم کی ابتدا اس سے ہوتی ہے کہ "آسمان کے افق میں تیرا نمودار ہونا بہت خوشنما ہے"

---

۵ مختصر تاریخ مصر قدیم از آرتھر ویگال ص۱۵۲

Marfat.com

تو زندہ آتون ہے، زندوں میں اولین ہے، تو مشرق کے افق میں طلوع ہوتا ہے تو سا[رى]
تیرے حسن سے معمور ہو جاتی ہے" یہاں لوگ آتون سے سورج مراد لیتے ہیں مگر بعد کے
سے یہ نتیجہ نکالنا پڑتا ہے مخاطب اصل میں جرم شمس نہیں بلکہ "وہ قوت ہے جو سورج کے
ہے اور سورج اس کا مظہر ہے۔

آتن کا معبد — اخناتن نے آتن کے لئے تل العمرنا میں ایک شاندار معبد تعمیر کیا تھا۔ آرتھر ویگال لک[ھتا ہے]
کہ اس معبد کی دیواروں پر جو کتبے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ خود اخناتن اپنے نئے [مذہب]

اخناتن بحیثیت معلم دین — کی خوبیوں کی تعلیم دیتا تھا، اور اس کے سرداروں کا یہ دعویٰ تھا کہ انھوں نے ان عقائد کو [اچھی طرح]
سمجھ لیا تھا اور اس شاہی غیب بیں (dreawer) نے جو کچھ ان سے کہا تھا وہ ا[ن کے]
دل نشین ہو گیا تھا۔ اخناتن کا مذہب ان دنوں کے تمام مذاہب سے بہت آگے بڑھا ہوا تھا
اس نے اپنے دماغ کو پرانے عقائد و اوہام سے اس قدر مکمل طور پر خالی کر دیا تھا کہ اس کے
کے بہت کم لوگ ایسے تھے جو اس کے خیالات کی بے آمیز صفائی کا ادراک کر سکتے"[1]

آتن کے معبد میں پوجنے کو کوئی مورت نہ تھی۔ — اس معبد میں پوجنے کے لئے کوئی مورت یا تصویر نہیں تھی۔ وہ شرک کا اس قدر مخالف [تھا]
کہ آمن دیوتا کے نام کو ملک بھر کے تمام کتبوں سے نکلوا ڈالا۔ اس نے اپنی ماں تی آئی کی

آمن سے اخناتن کا تنفر — قبر کھدوائی اور اس کے ایک کتبہ میں آمن حطب سوم کا جو نام تھا اس سے لفظ آمن مٹا دیا
اپنی آخری عمر میں اس نے حکم دیا کہ تمام دیوتاؤں کے نام کتبوں سے مٹوا دیئے جائیں مگر اس
کی پوری طرح تعمیل نہ ہوئی۔[2]

۲۹۴۔ ایشیائی ممالک سے مصریوں کا اخراج اور ان پر بنی اسرائیل کا تسلط

جس زمانہ میں اخناتن اپنے نئے دارالحکومت میں لوگوں کو توحید کی تعلیم دے رہا تھا اس کے ایشیائی

تل العمرنا کے خطوط — مقبوضات میں شورش روز بروز بڑھتی جاتی تھی۔ اخناتن کے شہر تل العمرنا کے کھنڈروں سے خطوط
کا ایک سلسلہ ہمارے زمانہ میں برآمد ہوا ہے۔ یہ خطوط مٹی کی پکائی ہوئی تختیوں پر میخی حروف

بابل و شام کی شورش — میں کندہ ہیں۔ بابل و شام اور دوسرے ممالک کے حکام نے یہ خطوط فرعون کے پاس بھیجے

اخناتن نے اس شورش کی پروا نہ کی۔ — تھے، ان سے ان ممالک کی شورش کا مفصل حال معلوم ہوتا ہے۔ شام کے ساحلی علاقہ میں
ایک شہر کے بعد دوسرے شہر کو اموری قوم مصریوں سے چھین رہی تھی۔ تیونپ کے باشندوں
نے اخناتن کو لکھا: "تیرا شہر تیونپ رو رہا ہے اور اس کے آنسو جاری ہیں مگر ہمارے لئے کوئی
مدد نہیں آتی، برسوں سے ہم اپنے آقا مصر کے بادشاہ کو خط بھیجتے رہے، مگر ہمارے پاس
جواب کا ایک لفظ بھی نہیں آیا۔" ببلوس کے وفادار ماتحت بادشاہ نے فوج بھیجنے کے لئے
لکھے مگر کوئی فوج نہیں آئی۔ امیر العسکر عبد خیبا نے جو یروشلم میں تعینات تھا لکھا "باد[شاہ]

[1] مختصر تاریخ مصر قدیم ص۱۵۱ [2] ص۱۵۶

Marfat.com

کہئے کہ اپنی زمین کی خبرلیں اور فوج بھیجیں۔اگر اس سال فوج نہیں آئی تو میرے خداوند
شاہ کا ملک تباہ ہوجائیگا۔ ان الفاظ کو بادشاہ کے سامنے رکھئے۔پوری سرزمین برباد ہوگئی
ہے"۔[۵۱]

"اس عرصہ میں ایک قوم جو حبیری کہلاتی تھی، اور جس کو علما عبریوں کے ساتھ تطبیق عبرانیوں یعنی قوم موسیٰ کا غلبہ
دیتے ہیں، جنوب سے شام میں ان کے غول کے غول گھسے آرہے تھے، بہت سے خطوں میں
سے وفادار محکوم شامیوں نے ان حبیریوں سے بچانے کی درخواست کی اور اطلاع دی
کہ وہ ہر طرف فتح پر فتح پا رہے ہیں۔جو قاصد یہ خطوط لائے انھوں نے اخناتن کو دیکھا کہ اخ ناتن نے اپنے مذہبی مشاغل
اپنے مذہبی مشاغل میں غرق ہے، محبت، صلح، اصلاح اور خوشی کا اپنے لوگوں کو وعظ کے مقابل شہنشاہی کی پروا
کہہ رہا ہے اور وہ شام کے حاکموں، اور سپہ سالاروں کی مشکلات سے بالکل بے پرواہے"[۵۲] نہ کی۔

"ان خطوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اخناتن کی پالیسی امن وامان کی تھی اور غالبًا جنگ کرنے اخ ناتن کا ضمیر جنگ سے
سے اس کا ضمیر اکتاتا تھا اور یہی وجہ تھی کہ فرعون نے جنگ نہ کی اور رفتہ رفتہ اس کے حامتی اکتاتا تھا۔
یا تو مارے گئے یا ان مقبوضات سے نکال دیئے گئے اور مصر کی شاہنشاہی کا خاتمہ ہوگیا"[۵۳]

قرآن میں مذکور ہے کہ ایک وقت حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل سے ایک شہر میں داخل
ہونے کے لئے کہا تو انھوں نے اس حکم کی تعمیل سے انکار کردیا۔اس پر خدا نے فرمایا کہ وہ ملک
ان پر چالیس برس تک حرام رہیگا اور وہ زمین میں سرگرداں پھرتے رہینگے ⑦ ۶ع مائدہ
چنانچہ بنی اسرائیل کے خروج مصر سے قریبًا پچاس برس بعد حضرت یوشع بن نون کے
زمانہ میں بنی اسرائیل نے فلسطین کو فتح کیا۔اس وقت مصر میں اخناتن کی حکومت تھی"ہم نے فلسطین پر بنی اسرائیل کا قبضہ
اس قوم کو جسے (مصر میں) کمزور کیا جاتا تھا اس زمین کے مشرقوں اور مغربوں کا وارث بنایا
جس کے اندر ہم نے برکت رکھی تھی۔اور (اے مخاطب) تیرے رب کا اچھا قول بنی اسرائیل کے
حق میں پورا ہوا کیوں کہ انھوں نے صبر کیا۔فرعون اور اس کی قوم جو کچھ کرتی تھی اور جو بیل
چڑھاتی تھی اسے غارت کردیا ⑧ ۹ع۔

اخناتن نے سترا برس کی حکومت کے بعد ۲۹ برس کی عمر میں انتقال کیا۔اس کے بعد
حکومت تھیبس میں واپس آگئی اور اخناتن کا بسایا ہوا شہر اور اس کا دین دونوں مٹ گئے۔

---

۵۱ مختصر تاریخ مصر قدیم ص۱۵۶ ۵۲ ص۱۵۸ ۵۳ ایضًا ص۱۵۶

باب ۳۴۔ شرک، گوسالہ پرستی اور قربانی گاؤ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ر ع ۱۶ سورہ اعراف پ۹

بنی اسرائیل سمندر پار گئے — انھوں نے حضرت موسیٰ کو کہا ہمارے لئے بھی ایک بت بنا دو

وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ
فَاَتَوْا عَلٰی قَوْمٍ یَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓی
اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا یٰمُوْسَی اجْعَلْ لَّنَآ
اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ
قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ (۹)

اور ہم بنی اسرائیل کو سمندر پار لے گئے تو وہ ایک
قوم کے پاس پہنچے جو اپنے چند بتوں کے پاس لگی بی
لوگوں نے کہا اے موسیٰ ہمارے لئے بھی ایک
بنا دو جیسے دیوتا ان کے ہیں۔ (موسیٰ نے) کہا تم
نادانی کرتے ہو (۹)

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِیْهِ وَبٰطِلٌ
مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (۱۰)

یہ لوگ جو کرتے ہیں وہ یقیناً نابود ہونے والا ہے
باطل ہے جو یہ کرتے ہیں (۱۰)

اللہ کے غیر کو کیسے معبود بنایا جا سکتا ہے۔

قَالَ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ
فَضَّلَكُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ (۱۱)

(موسیٰ نے) کہا کیا میں اللہ کے غیر کو تمھارا معبود ٹھیراؤں
حالانکہ اس نے تم کو سب جہانوں پر فضیلت دی ہے (۱۱)

فرعون کے لوگ سخت عذاب دیتے تھے۔

وَاِذْ اَنْجَیْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ
یَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ
یُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَیَسْتَحْیُوْنَ
نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِیْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ عَظِیْمٌ (۱۲)

اور یاد کرو جب ہم نے تم کو آل فرعون سے بچایا
تم کو بڑا عذاب دیتے تھے، اور تمھارے بیٹوں کو خوب
قتل کرتے تھے، اور تمھاری عورتوں کو زندہ چھوڑتے
تھے۔ اور اس میں تمھارے رب کی طرف سے بڑی
آزمایش تھی (۱۲)

ر ع ۱۸ سورہ اعراف پ۹

زیوروں کا بچھڑا

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰی مِنْۢ بَعْدِهٖ
مِنْ حُلِیِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ
اَلَمْ یَرَوْا اَنَّهٗ لَا یُكَلِّمُهُمْ وَلَا
یَهْدِیْهِمْ سَبِیْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ
وَكَانُوْا ظٰلِمِیْنَ (۱)

اور قوم موسیٰ نے ان کے بعد اپنے زیوروں سے ایک
بنایا، (وہ) ایک ڈھانچہ (تھا)، جس کی (بیل کی سی) آواز
ان (کی عقل) کو سوجھائی نہیں دیا وہ ان سے نہ تو بات کرتا
نہ تو ان کو راہ دکھاتا تھا۔ انھوں نے اسے (معبود) بنا
اور وہ ظالم تھے (۱)

جب وہ پچھتانے لگے۔ — بچھڑا پوجنے والے نادم ہوئے

وَلَمَّا سُقِطَ فِیْٓ اَیْدِیْهِمْ وَرَاَوْا
اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ
یَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَیَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ
مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (۲)

پس جب وہ ان کے ہاتھوں میں پھینکا گیا اور انھوں
نے دیکھا کہ وہ گمراہ ہو گئے تو کہنے لگے: اگر ہمارا رب
پر رحم نہ کریگا اور ہماری مغفرت نہ کریگا تو ہم ضرور گھ
اٹھانے والے ہونگے (۲)

حضرت موسیٰ غصہ کی حالت میں پہاڑ سے آئے۔

وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰٓی اِلٰی قَوْمِهٖ غَضْبَانَ
اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِیْ مِنْۢ بَعْدِیْ

اور جب موسیٰ اپنی قوم کے پاس غضبناک ہو کر افسوس کرتے
لوٹے، بولے تم لوگوں نے میرے بعد میری نیابت بری کی

Marfat.com

اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ
وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ ۭ
قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ
وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ڮ فَلَا تُشْمِتْ
بِيَ الْاَعْدَاۗءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ
الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ③

تم لوگوں نے اپنے رب کے حکم پر جلد بازی کی؟ ۔ اور الواح کو پھینک دیا اور اپنے بھائی کے سر کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔ (ان کے بھائی) نے کہا اے میری ماں کے بیٹے قوم نے مجھے کمزور کر دیا اور قریب تھا کہ مجھے قتل کر دیتے۔ دشمنوں کو میرے (دکھ) پر خوش نہ کرو اور مجھے ظالم قوموں میں شامل نہ کرو ③

الواح کو پھینک یا حضرت ہارون کے سر کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا

حضرت ہارون نے کہا مجھے ظالم قوموں میں شامل نہ کرو۔ لوگ مجھ قتل کر دینے پر تل گئے تھے

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ
وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ڮ وَاَنْتَ
اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ④

(موسیٰ نے) کہا اے میرے رب مغفرت فرما میری اور میرے بھائی کی اور ہم کو اپنی رحمت میں داخل فرما۔ تو سب رحم والوں سے بڑا رحیم ہے ④

حضرت موسیٰ نے اپنے لئے اور حضرت ہارون کے لئے دعائے مغفرت کی۔

و ۳ ع ۱۹ سورہ اعراف ۵۹/۷

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ
غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ
وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ①
وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا
مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا ۡ اِنَّ رَبَّكَ
مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ②

یقیناً جو لوگ بچھڑے بیٹھے ان کو ان کے رب کی طرف سے دنیا کی زندگی میں غضب اور ذلت پہنچے گی۔ افترا کرنے والوں کو ہم ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں ① اور جن لوگوں نے برے برے کام کئے پھر اس کے بعد توبہ کر لی اور ایمان لائے تو یقیناً تیرا رب اس کے بعد غفور ہے رحیم ہے ②

وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ
الْاَلْوَاحَ ښ وَفِيْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّ
رَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ③

اور جب موسیٰ کا غصہ تھما تو انھوں نے لوحوں کو اٹھا لیا۔ اور اس میں جو لکھا تھا اس میں ہدایت تھی اور رحمت تھی ان کے لئے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ③

حضرت موسیٰ نے الواح اٹھالی

و ۴ ع ۴ سورہ طٰہٰ ۵۸/۳

وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ
يٰمُوْسٰى ⑦
قَالَ هُمْ اُولَاۗءِ عَلٰٓي اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ
اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ⑧

اور اے موسیٰ تم اپنی قوم (کے پاس) سے (اس قدر) جلد کیوں آ گئے ⑦ (موسیٰ نے) کہا وہ لوگ یہ ہیں تو میرے نقش پا پر اور میں نے تیرے پاس آنے میں اے میرے رب جلدی کی اس لئے کہ تو راضی ہو ⑧

خدا نے پوچھا اے موسیٰ تم کیوں جلد آ گئے
موسیٰ نے کہا تجھے خوش کرنے کو

قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ
وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ⑨

فرمایا تو (سنو) ہم نے تمہارے بعد تمہاری قوم کو آزمائش میں ڈالا اور ان کو سامری نے بہکا دیا ⑨

خدا نے کہا تمہاری قوم کو سامری نے گمراہ کر دیا۔

فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ
اَسِفًا ڬ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ
وَعْدًا حَسَنًا ڛ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ
اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ

تب موسیٰ غصہ کی حالت میں افسوس کرتے ہوئے اپنی قوم کے پاس لوٹے۔ بولے اے میری قوم کیا تم سے تمہارے رب نے اچھا وعدہ نہیں کیا تھا؟ تو کیا تم پر زمانہ طویل ہو گیا یا تم نے یہ چاہا کہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے

موسیٰ غصہ ہو کر پہاڑ سے آئے لوگوں سے باز پرس کی۔

Marfat.com

غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَأَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِي ﴿١٠﴾

غضب اُترے، اس لئے تم نے میرے رسا
وعدہ کی خلاف ورزی کی۔ (۱۰)

لوگوں نے کہا سامری نے زیوروں میں سے بچھڑا نکالا۔

قَالُوا مَا أَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلَٰكِنَّا حُمِّلْنَا أَوْزَارًا مِّنْ زِينَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنَاهَا فَكَذَٰلِكَ أَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿١١﴾

لوگوں نے کہا ہم نے آپ کے ساتھ کئے ہوے
اپنے اختیار سے نہیں توڑا، بلکہ بات یہ ہوئی کہ
کے زیوروں کے بوجھ لدے تھے، پھر ہم نے ان کو
ایسا ہی سامری نے بھی کیا (۱۱)

لوگ بولے یہ ہے تمہارا خدا اور موسیٰ کا خدا۔

فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهُ خُوَارٌ فَقَالُوا هَٰذَا إِلَٰهُكُمْ وَإِلَٰهُ مُوسَىٰ فَنَسِيَ ﴿١٢﴾

پھر اس نے لوگوں کے لئے ایک بچھڑا نکالا (وہ) ایک ڈھا
جس میں (بیل کی سی) آواز تھی تب لوگ کہنے لگے یہ ہے تم
اور موسیٰ کا خدا پھر وہ (اسے) بھول گئے (۱۲)

أَفَلَا يَرَوْنَ أَلَّا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا وَلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ﴿١٣﴾

تو کیا ان لوگوں نے (اتنا بھی) نہ دیکھا کہ وہ (بچھڑا) ان
کسی بات کا جواب نہیں دیتا تھا اور ان کے حق میں
نقصان یا نفع کا مالک نہ تھا (۱۳)

ع ۵ سورہ طٰہٰ ۲۰

حضرت ہارون نے ان کو پہلے ہی نصیحت کی تھی تم بچھڑے کی وجہ سے خرابی میں پڑے۔

وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هَارُونُ مِنْ قَبْلُ يَا قَوْمِ إِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهِ ۖ وَإِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمَٰنُ فَاتَّبِعُونِي وَأَطِيعُوا أَمْرِي ﴿١﴾

اور ہارون نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اے میری قوم تم لو
اس کی وجہ سے خرابی میں پڑے۔ تمہارا رب تو رحمان
پس میرا اتباع کرو، اور میرے حکم کو مانو (۱)

قَالُوا لَن نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِينَ حَتَّىٰ يَرْجِعَ إِلَيْنَا مُوسَىٰ ﴿٢﴾

لوگوں نے کہا: ہم برابر اس کے پاس لگے رہینگے یہاں تک
کہ ہمارے پاس موسیٰ لوٹ آئیں (۲)

حضرت موسیٰ نے حضرت ہارون سے جواب طلب کیا

قَالَ يَا هَارُونُ مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَهُمْ ضَلُّوا ﴿٣﴾

(موسیٰ نے) کہا اے ہارون جب تم نے ان کو دیکھا کہ گمراہ
تو تم کو کس چیز نے روکا (۳)

أَلَّا تَتَّبِعَنِ ۖ أَفَعَصَيْتَ أَمْرِي ﴿٤﴾

کہ تم بھی میری پیروی نہ کرو، کیا تم نے (بھی) میرے حکم کی سرتابی کی (۴)

حضرت ہارون نے کہا ان لوگوں نے میری بات نہ مانی۔

قَالَ يَا ابْنَ أُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي ۖ إِنِّي خَشِيتُ أَن تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي ﴿٥﴾

(ہارون نے) کہا اے میری ماں کے بیٹے میری داڑھی نہ
اور نہ میرے سر کے بال (مجھے ڈر تھا کہ تم کہو گے تم
بنی اسرائیل کے درمیان پھوٹ ڈال دی اور میرے کہے
کا لحاظ نہ رکھا (۵)

حضرت موسیٰ نے سامری سے جواب طلب کیا

قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يَا سَامِرِيُّ ﴿٦﴾

(موسیٰ نے) کہا تو اب اے سامری تیرا کہنا کیا ہے (۶)

سامری کا جواب

قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهِ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ أَثَرِ الرَّسُولِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذَٰلِكَ سَوَّلَتْ لِي نَفْسِي ﴿٧﴾

(سامری نے) جواب دیا مجھے وہ سوجھی جو اوروں کو نہیں سوجھی
میں نے رسول کی خاک پا سے ایک مٹھی لی، پھر اسے میں نے
پھینک دیا میرے لئے میرے جی نے ایسی ہی صلاح دی (۷)

Marfat.com

قَالَ فَاذْهَبْ فَإِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ أَنْ تَقُولَ لَا مِسَاسَ ۖ وَإِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهُ ۖ وَانْظُرْ إِلٰى إِلٰهِكَ الَّذِي ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۖ لَّنُحَرِّقَنَّهُ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهُ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ⑧

نے) کہا تو جا تیرے لئے یہ ہے کہ زندگی بھر تو کہیگا
نہیں" اور تیرے لئے ایک ایسا وعدہ ہے جسے تو
پائیگا۔ اور اپنے (اس) معبود کی طرف دیکھ جس کے
تو لگا بیٹھا ہے۔ ہم اسے جلاتے ہیں پھر اسے ریزہ ریزہ
ادریا میں بکھیرتے ہیں ⑧

سامری کی یہ سزا کہ وہ کہتا پھرے "چھونا نہیں"
بچھوا جلایا گیا اس کے ریزے دریا میں بکھیرے گئے۔

إِنَّمَا إِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ⑨

ں کا خدا تو بس اللہ ہے جس کے سوا کوئی خدا نہیں
علم ہر شے کو گھیرے ہے ⑨

وَإِذْ وٰعَدْنَا مُوسٰى أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ وَأَنْتُمْ ظٰلِمُونَ ⑤

ع ۶ سورہ بقرہ $\frac{87}{2}$

ے بنی اسرائیل خیال کرو) جب ہم نے موسیٰ سے چالیس
کا وعدہ لیا، پھر تم لوگ ان (کے وعدہ کے مطابق چلے جانے)
بچھوا (پوجنے کے لئے) لے بیٹھے، اور تم لوگ ظالم تھے ⑤

چالیس دن کا وعدہ

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ⑥

ہم نے اس کے بعد تم سے درگذر کی تاکہ تم احسان
⑥

وَإِذْ اٰتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ⑦

یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ کو کتاب (توراۃ) اور فرقان (یعنی
حق میں فرق کا قانون) دیا تاکہ تم لوگ ہدایت پاؤ ⑦

کتاب
فرقان

وَإِذْ قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوبُوا إِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۚ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ⑧

(یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری
تم لوگوں نے بچھوا لے بیٹھ کر اپنی نفسوں پر ظلم کیا،
اپنے بنانے والے کی طرف پلٹو، پھر اپنے نفسوں کو
کرو۔ یہ تمھارے لئے تمھارے رب کے پاس بہتر
پھر وہ تمھاری طرف (مہربان ہوکر) پھرا۔ یقیناً وہ
بان ہوکر) پھرنے والا رحیم ہے ⑧

بچھوا پوجنے کی سزا
اپنے نفسوں کو قتل کرو۔

وَلَقَدْ جَاءَكُمْ مُوسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ وَأَنْتُمْ ظٰلِمُونَ ⑥

ع ۷ سورہ بقرہ $\frac{87}{2}$

یقیناً موسیٰ تم لوگوں کے پاس بیّن دلیلیں لے کر آئے
بھی تم ان کے بعد (پوجنے کو) بچھوا لے بیٹھے اور تم ظالم تھے ⑥

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُوا مَا اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَاسْمَعُوا ۖ قَالُوا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَأُشْرِبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ۚ قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُمْ بِهٖ إِيمَانُكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ⑦

ر یاد کرو) جب ہم نے تم سے اقرار لیا اور تم
ور کو بلند کیا کہ ہم نے تم کو جو دیا ہے اسے
سے پکڑو اور سنو۔ بولے ہم نے سنا
ہم نافرمانی کرینگے۔ اور ان کے کفر کی
سے ان کے دلوں میں ان کو بچھوا پلا دیا
⑦

رفع طور
ان کے دلوں میں ان کو بچھوا پلا دیا گیا۔

Marfat.com

سورہ بقرہ

گائے کے ذبح کرنے کا حکم
قوم نے اس حکم کو مذاق سمجھا۔

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ
يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً ۖ قَالُوا
أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۖ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ
أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ⑥

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تم کو حکم دیتا…
ایک گائے ذبح کرو، لوگ بولے کیا آپ ہم…
کرتے ہیں۔ (موسیٰ نے) کہا میں خدا کی پناہ میں…
کہ میں جاہلوں میں سے ہوں ⑥

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ
قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا فَارِضٌ
وَلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذَٰلِكَ ۖ فَافْعَلُوا
مَا تُؤْمَرُونَ ⑦

گائے کی عمر

لوگ بولے ہمارے لئے اپنے رب سے درخواست کیجئے…
ہم کو صاف صاف بتلائے وہ ہے کیا چیز؟ (موسیٰ نے)…
ہے وہ ایک گائے ہے، نہ بوڑھی نہ بچھی (بلکہ) اس کے بین…
پس تم کو جو حکم دیا جاتا ہے اسے بجا لاؤ ⑦

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا
مَا لَوْنُهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا
بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَوْنُهَا
تَسُرُّ النَّاظِرِينَ ⑧

گائے کا رنگ

لوگ بولے ہمارے لئے اپنے رب سے درخواست کیجئے
ہم کو صاف صاف بتلائیے اس کا رنگ کیا ہے۔ (موسیٰ…
وہ کہتا ہے کہ وہ ایک زرد گائے ہے، اس کا رنگ چکیلا ہے…
دیکھنے والوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے ⑧

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ
إِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّا إِنْ
شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ⑨

لوگ بولے ہمارے لئے اپنے رب سے درخواست کیجئے کہ ہم کو…
صاف بتلائیے کہ وہ ہو کیا چیز، کیونکہ اس گائے کو سمجھنا ہمارے…
مشکل ہو۔ اور اگر خدا نے چاہا تو ہم ہدایت پا لینگے ⑨

قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا
ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي
الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَا شِيَةَ فِيهَا
قَالُوا الْآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۚ فَذَبَحُوهَا
وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ⑩

وہ گائے زراعت اور آب کشی
کے کام کی نہیں
بے داغ ہے اس میں چتی
نہیں انھوں نے گاؤ ذبح کی

(موسیٰ نے) کہا: وہ کہتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے نہ…
سدھی ہوئی کہ زمین جوتے، اور نہ کھیت سینچتی، بے داغ…
اس میں کوئی چتی نہیں۔ لوگ بولے۔ اب آپ نے ٹھیک…
بتا دیا۔ تب لوگوں نے اسے ذبح کیا اور قریب تھا…
کہ وہ ایسا کرتے ⑩

سورہ بقرہ

ایک مقتول کے قاتل کے الزام
کو ایک دوسرے سے ٹالنا۔

وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادَّارَأْتُمْ
فِيهَا ۖ وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَا كُنْتُمْ
تَكْتُمُونَ ①

اور (یاد کرو) جب تم لوگوں نے ایک جان ماری پھر ایک…
ایک سے الزام ٹالنے لگے اور اللہ اسے ظاہر کرنے والا…
جو تم چھپاتے تھے ①

فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا ۚ كَذَٰلِكَ
يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَىٰ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ
لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ②

زندگی بخشنا

اس لئے ہم نے کہا اس (مردہ) کو اس (گائے) کے بعض…
مارو۔ اس طرح اللہ مرنے والوں کو زندگی بخشتا ہے۔ اور تم…
اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم لوگ سمجھو ②

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ فَهِيَ
كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً ۚ وَإِنَّ مِنَ الْحِجَا

پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے…
جیسے یا اور بھی سخت ہو گئے۔ اور یقیناً پتھروں…

لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۴﴾

بھی ہوتے ہیں جن میں سے نہریں پھوٹ بہتی ہیں اور پتھروں میں ایسا پتھر بھی ہوتا ہے جو پھٹ پڑتا ہے۔ اس میں سے پانی نکلتا ہے، اور ان پتھروں میں ایسا پتھر ہوتا ہے جو اللہ کے ڈر سے گر پڑتا ہے۔ اور تم لوگ جو کرتے ہو اس سے غافل نہیں ﴿۴﴾

شرک گوسالہ پرستی اور قربانی گاؤ

قرآنی بیان

ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر پار لے گئے تو وہ ایک ایسی قوم کے پاس پہنچے جو اپنے چند بتوں کی پوجا میں لگی بیٹھی تھی۔ لوگوں نے کہا اے موسیٰ ہمارے لئے بھی ایک دیوتا بنا دو جیسے دیوتا ان کے ہیں۔ موسیٰ نے کہا تم لوگ نادانی کرتے ہو ﴿۹﴾ یہ لوگ جو کرتے ہیں وہ یقیناً نابود ہونے والا ہے، اور باطل ہے جو یہ لوگ کرتے ہیں ﴿۱۰﴾ (موسیٰ نے یہ بھی) کہا کیا میں اللہ کے غیر کو تمہارا معبود بناؤں حالانکہ اس نے تم کو سب جہانوں پر فضیلت دی ہے ﴿۱۱﴾ اور یاد کرو جب ہم نے تم کو فرعون سے بچایا جو تم کو بڑا عذاب دیتے تھے، تمہارے بیٹوں کو خوب خوب قتل کرتے تھے، تمہاری بیٹیوں کو زندہ چھوڑتے تھے، اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی آزمائش تھی ﴿۱۲﴾ ق۔

بنی اسرائیل سمندر پار ہوئے ایک بت پرست قوم کو دیکھ کر حضرت موسیٰ سے بت بنوانے کو کہا۔ حضرت موسیٰ نے کہا تم نادان ہو، بت پرستی باطل ہے۔

اور اس کے بعد الواح دینے کے لئے) ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ لیا..... ﴿۵﴾ ق

چالیس راتوں کا چلہ

اور قوم موسیٰ نے ان کے (گئے) بعد اپنے زیوروں سے ایک بچھوا بنایا، (وہ) ایک ڈھانچہ جس کی (بیل کی سی) آواز تھی (وہ بچھوے کی آواز سن کر حیرت میں آئے اور بہک گئے) ان (کی عقل) کو سوجھائی نہیں دیا کہ (اگرچہ اس میں آواز تھی) وہ ان سے نہ تو بات کرتا تھا نہ ان کو راہ دکھاتا تھا۔ انہوں نے اسے (معبود) بنایا اور وہ ظالم تھے ﴿۱﴾ پھر جب وہ ان ہاتھوں میں پھینکا گیا (کہ وہ دیکھیں کیسی بے حقیقت چیز کی وہ عبادت کرنے لگے تھے) اور انہوں نے دیکھا کہ (واقعی) وہ گمراہ ہو گئے تو کہنے لگے اگر ہمارا رب ہم پر رحم نہ کریگا اور ہماری مغفرت نہ کریگا تو ہم ضرور گھاٹا اٹھانے والے ہونگے ﴿۲﴾ ق۔

قوم نے زیوروں کا بچھوا بنایا جس کی بیل کی سی آواز تھی۔ بنی اسرائیل آئندہ چل کر نادم

(الواح دینے کے بعد اس واقعہ کی خدا نے حضرت موسیٰ کو خبر دی اور کہا) اے موسیٰ تم اپنی قوم (کے پاس) سے اس قدر جلد کیوں آ گئے ﴿۷﴾ (موسیٰ نے) کہا وہ لوگ یہ ہیں میرے نقش پا پر، اور میں نے تیرے پاس آنے میں جلدی کی اے میرے رب اس لئے کہ تو راضی ہو ﴿۸﴾ فرمایا تو (سنو)

خدا نے طور پر حضرت موسیٰ کو اس واقعہ کی خبر دی

Marfat.com

ہم نے تمھارے بعد تمھاری قوم کو آزمائش میں ڈالا اور ان کو سامری نے بہکا دیا (۱) ...

حضرت موسیٰ غصہ ہو کر لوٹے قوم سے باز پرس کی۔

کی حالت میں افسوس کرتے ہوئے اپنی قوم کے پاس لوٹے، بولے اے میری قوم کیا
رب نے اچھا وعدہ نہیں کیا تھا؟ ..... (۱۰) ق تم لوگوں نے میرے بعد میری نیابت
کی۔ کیا تم لوگوں نے اپنے رب کے حکم پر جلد بازی کی؟ ..... (۳) ق کیا تم پر زمانہ طویل
تھا یا تم نے یہ چاہا کہ تم پر تمھارے رب کی طرف سے غضب اترے، اس لئے تم نے
(ساتھ کئے ہوئے) وعدہ کی خلاف ورزی کی (۱۰) لوگوں نے کہا ہم نے آپ کے (ساتھ کئے)

قوم نے کہا سامری نے زیوروں میں سے ایک بچھوا نکالا۔

وعدہ کو اپنے اختیار سے نہیں توڑا (بلکہ بات یہ ہوئی کہ) ہم پر قوم کے زیوروں کے بوجھ
تھے، پھر ہم نے ان (بوجھوں) کو پھینکا، ایسا ہی سامری نے بھی کیا (۱۱) پھر اس نے لوگوں
لئے (ان بوجھوں میں سے تلاش کرکے) ایک بچھوا نکالا (وہ) ایک ڈھانچہ (تھا) جس میں (بیل)

لوگ کہنے لگے یہ ہے تمھارا اور موسیٰ کا خدا۔

کی سی) آواز تھی۔ تب لوگ کہنے لگے یہ ہے تمھارا خدا اور موسیٰ کا خدا، پھر وہ (اسے) بھول گئے
(۱۲) (مطلب ان کے کہنے کا یہ تھا کہ ہم نے اے موسیٰ اسے تمھارا خدا سمجھ کر پوجا اور وعدہ ہمارا
صرف یہ تھا کہ ہم تمھارے ہی خدا کو پوجیں گے۔ مگر ان کی یہ معذرت معقول نہ تھی کیونکہ وہ عقل بھی رکھتے
تھے) تو کیا ان لوگوں نے (اتنا بھی) نہ دیکھا کہ وہ (بچھوا) ان کی کسی بات کا جواب نہیں دیتا تھا

حضرت ہارون نے ان کو گوسالہ پرستی سے منع کیا تھا۔

اور ان کے حق میں کسی نقصان یا نفع کا مالک نہ تھا (۱۳) ق اور ان سے ہارون نے پہلے ہی کہہ دیا تھا
کہ اے قوم تم لوگ اس کی وجہ سے خرابی میں پڑے۔ تمھارا رب تو رحمان ہے، پس میرا اتباع کرو

مگر قوم نے ان کی بات نہیں مانی تھی

اور میرا حکم مانو (۱) (مگر ان کے کہنے کا کچھ اثر نہ ہوا)۔ لوگوں نے کہا ہم برابر اس کے پاس لگے رہیں گے
یہاں تک کہ ہمارے پاس موسیٰ لوٹ آئیں (۲) (حضرت موسیٰ کو حضرت ہارون کی اس نصیحت
کا حال نہیں معلوم تھا، اس لئے انھوں نے قوم سے رخ پھیر کر اپنے بھائی (سے) کہا اے ہارون
جب تم نے ان کو دیکھا کہ گمراہ ہو گئے تو تم کو کس چیز نے روکا ۳ کہ تم (بھی) میری پیروی نہ کرو

حضرت موسیٰ نے الواح پھینک دی اور حضرت ہارون سے جواب طلب کیا

کیا تم نے (بھی) میرے حکم سے سرتابی کی (۴) ق اور (موسیٰ نے) الواح کو پھینک دیا اور اپنے
بھائی کے سر کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا (ان کے بھائی ہارون نے) کہا اے میری ماں کے بیٹے

حضرت ہارون نے کہا قوم نے میرا کہنا نہ مانا بلکہ مجھے قتل کر دینا چاہتی تھی۔

قوم نے مجھے کمزور کر دیا اور قریب تھا کہ مجھے قتل کر دیتے .... (۳) ق اے میری ماں کے بیٹے
میری داڑھی نہ پکڑو اور نہ میرے سر کے بال، مجھے ڈر تھا کہ تم کہو گے تم نے بنی اسرائیل کے
درمیان پھوٹ ڈال دی اور میرے کہنے کا لحاظ نہ رکھا (۵) ق پس دشمنوں کو میرے (دکھ) پر خوش

حضرت موسیٰ نے اپنے لئے اور بھائی کے لئے دعائے مغفرت کی۔

نہ کرو اور مجھے ظالم قوم میں شامل کرو (۳) موسیٰ نے کہا اے میرے رب میری مغفرت فرما
میرے بھائی کی۔ اور ہم کو اپنی رحمت میں داخل فرما۔ تو سب رحم والوں سے بڑا رحیم ہے (۴)

پھر حضرت موسیٰ نے الواح اٹھا لیں سامری سے جواب طلب کیا

اور جب موسیٰ کا غصہ تھما تو انھوں نے لوحوں کو اٹھا لیا۔ اور اس میں جو لکھا تھا اس میں ہدایت
تھی اور رحمت تھی ان کے لئے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں (۳) ق (اب موسیٰ نے سامری سے

Marfat.com

اب اے سامری تیرا کہنا کیا ہے ⑥ (سامری نے) جواب دیا مجھے وہ سوجھی جو اوروں کو نہیں — سامری سے جواب طلب کیا

میں نے رسول کی (یعنی خود آپ کی)، خاک پا سے ایک مٹھی لی، پھر اسے میں نے پھینک دیا — سامری کا جواب۔

آپ کی پیروی چھوڑ دی) میرے جی نے میرے لئے ایسی ہی صلاح دی ⑦ (موسیٰ نے) کہا تو — سامری کے حق میں حضرت

میرے لئے زندگی بھر (یہ ہے) کہ تو کہیگا "چھونا نہیں" اور تیرے لئے ایک ایسا وعدہ ہے جسے — موسیٰ کی بددعا

غلط نہ پائیگا۔ اور اپنے اس (معبود) کی طرف دیکھ جس کے پاس تو لگا بیٹھا ہے۔ ہم اسے جلاتے

پھر اسے ریزہ ریزہ کر کے دریا میں بکھیرتے ہیں ⑧ (پھر قوم سے کہا) تم لوگوں کا خدا تو بس

رب ہے جس کے سوا کوئی خدا نہیں اس کا علم ہر شئے کو گھیرے ہے ⑨ ق اے میری قوم تم لوگوں — بچھوا پوجنے کی سزا۔

نے بچھوا لے بیٹھکر اپنے نفسوں پر ظلم کیا، پس اپنے بنانے والے کی طرف پلٹو، پھر اپنے نفسوں

قتل کرو۔ یہ تمھارے لئے تمھارے رب کے پاس بہتر ہے۔ پھر اے بنی اسرائیل تم نے حکم کی

تعمیل کی اور) وہ تمھاری طرف (مہربان ہوکر) پھر یقیناً وہ (مہربان ہوکر) پھرنے والا ہے، رحیم

ہے ⑧ ق۔

(ایک روز حضرت) موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا ایک گائے ذبح کرو، تو لوگ بولے کیا — گائے ذبح کرنیکا حکم۔ اس حکم کو قوم نے مذاق سمجھ کر کئی سوالات کیے

آپ ہم سے مذاق کرتے ہیں۔

(موسیٰ نے) کہا میں خدا کی پناہ میں ہوں اس سے کہ میں جاہلوں میں سے ہوں ⑥

لوگ بولے ہمارے لئے اپنے رب سے درخواست کیجئے کہ وہ ہم کو صاف صاف بتائے وہ

ہے کیا چیز؟

(موسیٰ نے) کہا وہ کہتا ہے وہ ایک گائے ہے نہ تو بوڑھی نہ بچھی (بلکہ) اس کے بین بین۔ — گائے کی عمر

پس تم کو جو حکم دیا جاتا ہے اسے بجالاؤ ⑦

لوگ بولے ہمارے لئے اپنے رب سے درخواست کیجئے کہ ہم کو صاف صاف بتائیے کہ — گائے کا رنگ

اس (گائے) کا رنگ کیا ہے؟

(موسیٰ نے) کہا وہ کہتا ہے وہ ایک زرد گائے ہے، اس کا رنگ شوخ چکیلا ہے دیکھنے والوں

کو اچھی معلوم ہوتی ہے ⑧

لوگ بولے ہمارے لئے اپنے رب سے درخواست کیجئے ہم کو صاف صاف بتائے

وہ ہے کیا چیز؟ کیونکہ اس گائے کا سمجھنا ہمارے لئے مشکل ہے۔ اور اگر خدا نے چاہا تو ہم ہدایت

پا لینگے ⑨

(موسیٰ نے) کہا وہ کہتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے نہ تو سدھی ہوئی کہ زمین جوتے اور نہ — بے داغ، بے چتی زراعت اور آبپاشی میں کام نہ آنے والی گائے۔

کھیت سینچتی ہے، بے داغ ہے، اس میں کوئی چتی نہیں۔

لوگ بولے اب آپ نے ٹھیک ٹھیک بتا دیا۔

لوگوں نے ذبح کی۔ تب لوگوں نے اسے ذبح کیا اور قریب نہ تھا کہ وہ ایسا کرتے (۱۰) ف۔

قتل نفس کے الزام کی تفتیش اور جب تم لوگوں نے ایک جان ماری پھر تو ایک ایک سے الزام ٹالنے لگے اور ظاہر کرنے والا تھا جسے تم چھپاتے تھے (۱) پس پھر ہم نے کہا اس (شخص) کو اس (گائے) کے بعض سے مارو۔ اس طرح اللہ مرے ہوؤں کو زندگی بخشتا ہے اور تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم لوگ سمجھو (۲) ف۔

۲۹۵ف۔ بنی اسرائیل کی بت پرستی۔ غرق فرعون کے بعد جب بحر قلزم کو پار کر کے بنی اسرائیل جزیرہ نمائے سینا میں سے گذر رہے تھے وہاں کے لوگوں کو بت پرستی کرتے ہوئے دیکھ کر بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے فرمایش کی "اے موسیٰ ہمارے لئے بھی ایک دیوتا بنا دو جیسے دیوتا ان لوگوں کے ہیں"۔ حضرت موسیٰ نے جواب دیا تم لوگ کیسے بے وقوف ہو کیسی "نادانی کرتے ہو" (۹) "یہ لوگ جس چیز کی پرستش کرتے ہیں وہ یقیناً نابود ہونے والی ہے۔ اور باطل ہے جو یہ لوگ کرتے ہیں" (۱۰) "خدا نے تم کو سب جہانوں پر فضیلت دی ہے" کیونکہ تم حضرت ابراہیم کی اولاد میں ہو جس نے بت پرستی کے خلاف جہاد کیا تھا۔ پھر مجھ سے تم کیسے توقع کر سکتے ہو کہ "اللہ کے غیر کو تمہارا معبود ٹھیراؤں"۔ کیا ابھی سے تم بھول گئے کہ آل فرعون تم کو بڑا عذاب دیتے تھے، تمہارے بیٹوں کو خوب خوب قتل کرتے تھے"۔ "یہ تمہارے لئے تمہارے رب کی طرف سے بڑی آزمایش تھی"۔ جس خدا نے تم کو اس سے چھڑایا اسی سے مونھ موڑ کر غیر اللہ کی پرستش کرنا چاہتے ہو۔ ف۔

بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے ایک بت بنانے کی درخواست کی

حضرت موسیٰ کی نصیحت۔

بنی اسرائیل کی بت پرستی قرآن میں صرف اس قدر ہے کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے بت پوجنے کی اجازت مانگی مگر توراۃ اور زبور سے پایا جاتا ہے کہ کچھ لوگوں نے بعل فغور نام کے ایک دیوتا کی پرستش کی اور ان لوگوں کو خدا نے سزا دے کر نابود کر دیا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے اپنی آخری وصیت میں فرمایا "تم اس کلام میں جو میں تم کو دیتا ہوں کچھ زیادہ نہ کرنا اور نہ اس میں کم کرنا اور خداوند کے حکموں کو حفظ کر لینا" (۲) اس کے بعد حضرت موسیٰ نے کہا "جو کچھ کہ خداوند نے بعل فغور کے سبب کیا وہ تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ ان سب مردوں کو جو بعل فغور کے پیرو تھے خداوند نے تمہارے درمیان سے نابود کر دیا (۳) اور تم جنھوں نے بت پرستی نہیں کی بلکہ خدا سے لپٹے رہے وہ اب تک زندہ موجود ہیں (۴) ٹب استثنا۔

بت پرستی کی سزا۔

۲۹۶ف۔ بچھوے کا پتلا، سامری اور حضرت ہارون۔ قرآن مجید نے جس شخص کو گوسالہ پرستی پر قوم کو اکسانے کا مجرم قرار دیا ہے اس کا ذکر "السامری" کے لقب سے کیا۔

سامری

سامری قوم کا سب سے پہلے جس ملک میں سراغ ملا ہے وہ عراق ہے۔ حضرت ابراہیم کے قصہ

عراق میں بچھوے کا نقری سر ایک قبر میں ملا۔

بتایا گیا ہے کہ ان کی پیدائش کا شہر اُور کئی صدیوں تک سامری بادشاہوں کا پایہ تخت رہا
وہاں کی ایک سامری ملکہ کی قبر سے ایک بچھوے کا نقرئی سر ملا ہے جس سے اندازہ ہوتا
ہے کہ یہ قوم نہایت قدیم زمانہ کم از کم ۳۵۰۰ قبل مسیح ۲۰۰۰ قبل ابراہیم سے بچھوے کو پوجتی تھی
اور برکت کے لئے لوگ اس کے پتلے کو قبر میں مردے کے ساتھ دفن کرتے تھے۔

سامری قوم صرف عراق تک محدود نہ تھی، سرزمین فلسطین میں ایک پہاڑ تھا جسے ایام قدیم
میں جبل شومیر یا شمرون کہتے تھے۔ سینا میں طور کے پاس ایک پہاڑ ہے جس کا نام مصری تحریر میں
شومیر ملتا ہے، اس نام کا ترجمہ ہے سامری قوم۔ خالدیہ والوں کا مصر کے ساتھ بھی نہایت قدیم
زمانہ سے تعلق تھا۔

مصر میں بچھوؤں افیس اور منویس کو پوجا۔

مصر میں نہایت قدیم زمانہ سے افیس اور منویس نام کے بچھوے پوجے جاتے تھے۔ ابتدا
میں ایک عرصہ تک معین نشانیوں کے زندہ بچھوے تلاش کر کے پوجے جاتے تھے، ان کو آفتاب
صبح اور آفتاب شام کا اوتار سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اس قسم کے بچھوے مشکل سے ملتے تھے۔ چنانچہ پہلے
خانوادہ کے پانچویں فرعون یوسافیاس کے زمانہ میں افیس بچھوے کی تلاش شروع ہوئی مگر
پچاس برس بعد دوسرے خانوادہ کے پہلے فرعون بے زاؤ کو دلخواہ بچھوا ملا، اس لئے اسے بانتر
بنو تھرس (دیوتا کو پانے والا) لقب دیا گیا۔ اس طرح بار بار دشواریوں سے سابقہ پڑنے کی
وجہ سے بعد کو ان بچھوؤں کے پتلے پوجے جانے لگے۔

چالیس روز کا چلہ

حضرت ہارون کو نائب مقرر کرنا۔

حضرت موسیٰ چالیس روز کا وعدہ پورا کرنے کے لئے جب طور پر جانے لگے تو انھوں نے اپنی
قوم سے کچھ وعدہ لیا ⑩ ق۔ انھوں نے اپنے بھائی ہارون سے کہا میری قوم میں میری نیابت
کرنا اور اصلاح کرتے رہنا اور مفسدوں کی راہ نہ چلنا ① پ۹ اعراف ۱۴۲ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰ
کے ساتھ اس وقت کچھ مفسدین بھی تھے جن سے ان کو خطرہ تھا کہ وہ قوم کو بلکہ حضرت ہارون
کو بھی غلط راہ پر لے جانے کی کوشش کرینگے۔ توراۃ کی رو سے حضرت موسیٰ نے حضرت ہارون
کے علاوہ ایک اور شخص حور کو بھی اپنا نائب مقرر کیا تھا اور لوگوں سے کہا تھا کہ "ہارون اور حور تمھارے
ساتھ ہیں، اگر کسی کو کچھ کام ہو تو ان کے پاس جائے" ⑭ ب ۲۴ خروج۔

لوگوں نے ایک معبود بنا دینے کی حضرت موسیٰ کے نائبوں سے درخواست کی۔

ایک نائب نے زیوروں سے ایک بچھڑا ڈھالا اور کہا یہ تمھارا معبود ہے۔

جب حضرت موسیٰ کے پہاڑ سے لوٹنے میں دیری ہوئی تو لوگ ان دو نائبوں کے پاس آئے
اور کہا کہ "یہ مرد موسیٰ جو ہمیں مصر کے ملک سے نکال لایا، ہم نہیں جانتے کہ اسے کیا ہوا، ہمارے
لئے معبود بنا دیجئے کہ وہ ہمارے آگے آگے چلیں" ① ان دو نائبوں میں سے ایک نے کہا "سونے
کے زیور جو تمھاری جوروں، بیٹوں اور بیٹیوں کے کانوں میں ہیں توڑ کے لاؤ" ان لوگوں نے
ایسا ہی کیا، اور اس نے ان کے ہاتھوں سے زیور لئے اور ایک بچھڑا ڈھالکر اس کی صورت
کاریگروں کے ہتھیاروں سے درست کی اور لوگوں نے کہا اے اسرائیل یہ ہے تمھارا معبود جو تمہیں

Marfat.com

مصر سے نکال لایا" (۴) ۳۲ خروج۔

توراۃ بچھوا بنانے کا الزام حضرت ہارون پر لگاتی ہے مگر قرآن اس کی تردید کرتا ہے۔

ہم کو یقین ہے کہ یہ پتلا خود نے بنایا تھا مگر توراۃ میں یہ کام حضرت ہارون سے منسوب کیا گیا ہے۔ قرآن نے اس کی تردید کی ہے۔ توراۃ کا بیان ہے کہ جب حضرت موسیٰ نے حضرت ہارون سے جواب طلب کیا تو انھوں نے کہا "تم اس قوم کو جانتے ہو کہ بدی کی طرف مائل ہے" اس نے مجھے مجبور کر دیا اس لئے میں نے ان کی خواہش پوری کر دی (۲۲) ۳۲ خروج۔

بنی اسرائیل کے تین ہنرمند اشخاص۔

قرآن میں مذکور ہے کہ "قوم موسیٰ" یعنی حضرت موسیٰ کے قبیلہ نے بچھوا بنایا تھا۔ بنی اسرائیل میں تین اشخاص بظلی ایل، اُہُر اور الیاب بہت ہنرمند تھے۔ اللہ نے ان کے دلوں کو حکمت اور علم سے بھر دیا تھا۔ نقاشی، صورتگری اور حکاکی کے فنون کے بڑے ماہر تھے۔ آیندہ چل کر عبادت کے خیمہ کے لئے جو ظروف اور اسباب تیار کئے گئے وہ انہیں کے ہاتھوں اور نگرانی کے نتیجے تھے جس کے لئے لوگ ان کے پاس زر زیور لاکے دیتے تھے۔ ان میں سے اول الذکر دو شخص حضرت موسیٰ کے قبیلہ یہوداہ سے تھے۔

ایک بچھوا بناکر زیوروں میں پہلے سے رکھ دیا تھا سامری نے اس کو نکالا۔

قرآن کہتا ہے کہ کچھ لوگوں کے پاس قوم کے زیور تھے اسامری نے ان زیوروں میں سے ایک بچھوا نکالا تو لوگ بول اُٹھے کہ یہ ہے ہمارا معبود اور موسیٰ کا معبود جسے موسیٰ بھول گئے ہیں (۱۲) ۲۰۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان مذکرہ ہنرمندوں میں کسی نے ایک بچھوے کا پتلا بنا کر زیورات میں رکھدیا تھا اور سامری نے اس کو نکالا۔ یہ ان لوگوں کی ایک خفیہ سازش تھی جس میں یقیناً حضرت موسیٰ کا نائب ضرور شامل تھا۔

حضرت ہارون نے منع کیا مگر لوگوں نے کہا کہ حضرت موسیٰ کے واپس آنے تک بچھوے کی پوجا جاری رکھینگے۔

قرآن کا بیان ہے کہ حضرت ہارون کو جب بچھوے کی کیفیت معلوم ہوئی تو انھوں نے کہا کہ تم اس کی پرستش کرکے خرابی میں پڑ جاؤ گے، تم لوگ میرا کہنا مانو اور میری پیروی کرو۔ مگر لوگوں نے ہٹ دھرمی کی اور کہا کہ موسیٰ کے آنے تک ہم اس بچھوے سے لگے بیٹھے رہینگے۔ حضرت موسیٰ جب لوٹے تو حضرت ہارون پر برہم ہوئے اور پوچھا کیا تم نے بھی میرے حکم سے سرتابی کی؟

حضرت ہارون کے جواب سے حضرت موسیٰ کو تشفی ہوگئی۔

حضرت ہارون نے جواب دیا کہ میں نے بہت احتیاط سے کام لیا کیونکہ مجھے ڈر تھا کہ تم کہوگے کہ میں نے بنی اسرائیل کے درمیان پھوٹ ڈال دی اور تمھارے کہنے کا لحاظ نہ رکھا ۵۔ ان کا یہ حال تھا کہ وہ مجھ کو قتل کرنے پر بھی آمادہ ہوگئے تھے ۲۔ اس سے حضرت موسیٰ کو اطمینان ہوگیا اور انھوں نے اپنے لئے اور اپنے بھائی کے لئے خدا سے مغفرت چاہی۔

سامری کا جواب

۲۹ے۔ سامری کی سزا اور بچھوے کا انجام۔ سامری سے جب حضرت موسیٰ نے بازپرس کی اور پوچھا کہ "اے سامری تیرا کہنا کیا ہے (۹) اس نے جواب دیا مجھے وہ سوجھی جو اوروں کو نہیں سوجھی۔ میں نے رسول کی خاک پا سے ایک مٹھی لی، پھر میں نے اسے پھینک دیا، میرے جی نے میرے لئے ایسی ہی صلاح دی (۷) ۵۔

رسول

یہاں رسول سے مراد خود حضرت موسیٰ ہیں۔ عربی عبارت کا ترجمہ یہ ہے، "میں نے رسول"

اثر رسول

"اثر" میں سے مٹھی بھر بھر "قبضہ" کیا"۔ "اثر" پاؤں تلے کی مٹی کو اور اس نقش کو جو پاؤں سے مٹی پر بن جاتا ہے کہتے ہیں۔ کسی کی بات یا عمل کو نقل کرنے کو بھی اثر کہتے ہیں، چنانچہ سورۂ مدثر میں ایک کافر کا قول مذکور ہے کہ "نہیں ہے یہ مگر ایک جادو جو نقل کیا جاتا ہے (یوثر) ہے" ع ۱ مدثر ۲۹۔ ایک دوسری آیت میں آنحضرت صلعم کی زبانی کہا گیا ہے "لے آؤ میرے پاس کوئی کتاب اس سے پہلے کی یا علم سے کوئی روایت (اثارہ)" ۴ ع احقاف۔ حدیث رسول کو اسی معنے میں اثر رسول بھی کہتے ہیں۔

اثر رسول کو مٹھی میں پکڑنا

"قبض" کے معنی مٹھی سے پکڑنے کے ہیں۔ اس لئے قبضت قبضہ کے معنی ہیں "مٹھی بھر قبضہ کیا"۔ "قبض" کا لفظ بالکل مرادف ہے لفظ تمسک کا جس کے معنی ہیں "مٹھی سے پکڑنا" یا قبضہ کرنا۔

تمسک بالاثر

کسی کی بات پر عمل کرنے اور کسی کی پیروی کرنے کو تمسک بالحدیث اور تمسک بالاثر کہتے ہیں۔ اس لئے اس فقرہ سامری کے دو معنی ہو سکتے ہیں (۱) میں نے رسول کے پاؤں تلے سے ایک مٹھی بھر لی (۲) میں نے رسول کی پیروی کی۔ اس کے بعد ہے فنبذ تھا پھر میں نے اسے پھینک دیا

نبذ اثر اور نبذ کتاب

قرآن میں عمل بالکتاب چھوڑ دینے کو نبذ کتاب کہا گیا ہے {۵ ع ۱۲ بقرہ}۔ اس کے بعد سامری

سامری کا ارتداد

نے کہا "میرے دل نے مجھے یہی صلاح دی"۔ سامری کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ میں نے چند دنوں آپ کا اتباع کیا، پھر آپ کے دین سے میں پلٹ گیا، اور میرے جی نے مجھے ایسی ہی صلاح دی اگر ہم صرف لفظی ترجمہ ہی کو لیں تو یہ ایک ٹوٹکا تھا اور پاؤں تلے کی مٹی اٹھا کر پھینک دینے سے مراد اس کی پیروی چھوڑ دینا ہے۔

حضرت موسیٰ کی سزا کہ سامری عمر بھر ہوتا پھرے گا "چھونا نہیں"

حضرت موسیٰ نے سامری کو سزا یا سراپ یہ دی کہ اس سے کہا "جا تیرے لئے زندگی بھر یہ ہے کہ تو کہیگا چھونا نہیں" اور یہ ایک ایسا وعدہ ہے جسے تو غلط نہیں پائیگا" ۸ ف۔ یعنی تجھے کوئی ایسا روگ لگ جائیگا جس کی وجہ سے تو لوگوں سے کہیگا کہ مجھے چھونا نہیں، چھونے سے تکلیف ہوتی ہے اور تیرا ظاہری حال بھی ایسا ہوگا کہ لوگ تجھ سے دور ہی رہنا پسند کرینگے اور تو بالکل اچھوت ہو جائیگا۔

بچھڑے کو جلا کر اس کا کشتہ دریا میں بکھیر دیا گیا۔

باقی رہا بچھڑے کا پتلا جس کو میری پیروی چھوڑ کر تو پوجتا ہے، وہ ایسا ہے کہ ہم اسے جلا کر اس کا کشتہ دریا میں بکھیر دینگے۔

ایک مرتبہ خدا نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ ہم نے تم کو جو دیا ہے اس کو زور سے پکڑو اور سنو تو انھوں نے کہا ہم نے سنا مگر ہم نافرمانی کرینگے۔ ان کی اس ذہنیت کے متعلق خدا فرماتا ہے کہ "ان کے

کافروں کے دلوں میں بچھوا پلا دیا گیا۔

دلوں میں ان کی کفر کی وجہ سے بچھوا پلا دیا گیا" ۷ ف۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کا کفران کے دلوں میں ایسا سما گیا تھا گویا کہ ان کو بچھوا پلا دیا گیا ہے۔ صدقے جایئے قرآن کے کہ اس مضمون میں بھی توراۃ کے ایک بیان کی طرف اشارہ یا تلمیح ہے جہاں پر سچ مچ ان کو بچھوا پلا دیا گیا تھا اس کی تفصیل یہ ہے۔ "اور یوں ہوا کہ جب موسیٰ خیمہ گاہ کے پاس آیا اور بچھڑا اور راگ ناچ دیکھا

تب موسیٰ کا غضب بھڑکا اور انھوں نے تختیاں اپنے ہاتھوں سے پھینک دیں اور پہا
انھیں توڑ ڈالا (۱۹) اور انھوں نے اس بچھڑے کو جسے لوگوں نے بنایا تھا لیا اور اس کو
جلا دیا اور پیس کر خاک سا بنا دیا پھر اسے پانی پر چھڑک کر بنی اسرائیل کو پلایا (۲۰) ب

ف ۲۹۸ ۔ گوسالہ پرستی کی سزا۔ بچھڑے کا قصہ طٰہٰ اور اعراف دو مکی سورتوں میں تف
کے ساتھ ہے۔ مکہ میں ایک عرصہ تک آنحضرت صلعم کے مخاطب جو لوگ تھے وہ امم سا
اور انبیا کے حالات سے ناواقف تھے ان کو دوسری اقوام کے قصے سنا کر ان کو شرک کی
بتانا قرآن کا مقصود تھا۔ اس لئے ان سورتوں میں صرف قصہ ہی بیان کیا گیا ہے اور ک
شرعی سزا کا ذکر نہیں ہے۔

حضرت ہارونؑ نے بچھوا پوجنے سے منع کیا قوم نے ان کا کہنا نہ مانا

سورہ طٰہٰ میں ہے کہ حضرت ہارون نے حضرت موسیٰ کے آنے سے پہلے بچھوا پوجنے سے
منع کیا تھا اور کہہ دیا تھا کہ تم لوگ اس کی وجہ سے خرابی میں پڑ گئے مگر کچھ لوگوں نے ضد کی اور
کہا "ہم برابر اس کے پاس لگے رہینگے یہاں تک کہ ہمارے پاس موسیٰ لوٹ آئیں" (۲) ق جب

حضرت موسیٰ سے لوگوں نے کہا کہ جب ہم سے کہا گیا کہ زیور دیں جو پگھلا ہے وہ موسیٰ کا خدا ہے تو ہم نے اس کی پوجا کی۔

حضرت موسیٰ نے ان لوگوں سے دریافت کیا تو انھوں نے کہا ہم نے آپ سے جو وعدہ کیا تھا
کہ ہم آپ ہی کے خدا کو پوجینگے اسے ہم نے اپنے اختیار سے نہیں توڑا بلکہ جب سامری نے زیور
میں سے ایک بچھوا نکالا اور کہا گیا کہ یہ موسیٰ کا خدا ہے اور اسے موسیٰ بھول گئے ہیں تب ہم نے
بھی اس کو پوجا۔

ان کے ہاتھوں میں بچھوا پھینکا گیا وہ نادم ہوئے۔ مغفرت کے طالب ہوئے

سورۂ اعراف میں مذکور ہے کہ "جب وہ (بچھوا) ان کے ہاتھوں میں پھینکا گیا اور لوگوں
دیکھا کہ وہ گمراہ ہوگئے تو کہنے لگے اگر ہمارا رب ہم پر رحم نہ کریگا اور ہماری مغفرت نہ کریگا تو ہم
گھاٹا اٹھانے والے ہونگے" (۲) ق۔ اسی سورۃ میں قصہ کے اختتام پر خدا نے فرمایا "جن لوگوں
نے بچھوے کو لیا ان کو ان کے رب کی طرف سے دنیا کی زندگی میں غضب اور ذلت پہنچی
افترا کرنے والوں کو ہم ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں (۱) اور جن لوگوں نے برے برے کام کئے پھر

نادموں اور مغفرت مانگنے والوں کو خدا نے معاف کیا

اس کے بعد توبہ کرلی اور ایمان لائے تو یقیناً تیرا رب اس کے بعد غفور ہے، رحیم ہے" (۲) ق سال
سے معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے اپنی ندامت کا اظہار کیا اور مغفرت مانگی ان کو معاف
کر دیا گیا۔

*

جب آنحضرت صلعم مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ میں آئے تو یہاں آپ کو بنی اسرائیل سے سابقہ
پڑا جن کی ایک بڑی تعداد اطراف مدینہ میں آباد تھی۔ اس لئے مدنی سورتوں میں بنی اسرائیل کے
ساتھ مناظرہ کی آیتیں بہت ہیں سورہ بقرہ میں ایک آیت ہے: "اے بنی اسرائیل تم نے موسیٰ کے
پہاڑ پر چلے جانے کے بعد بچھوا لیا اور تم ظالم تھے" (۵) اسی سورۃ میں ہے کہ "(یاد کرو) جب
موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم تم لوگوں نے بچھوا لیکر اپنے نفسوں پر ظلم کیا پس

قتل نفس

...ے والے کی طرف پلٹو، پھر اپنے نفسوں کو قتل کرو" یہ تمہارے لئے تمہارے رب کے پاس بہتر ہے۔ پھر وہ تمہاری طرف (مہربان ہوکر) پھرا یقیناً وہ (مہربان ہوکر) پھرنے والا رحیم ہے (۸) ق۔

خودکشی حرام ہے

"اپنے نفسوں کو قتل کرو" کہنے کا مطلب خودکشی نہیں ہو سکتا کیونکہ خودکشی کرنا حرام ہے۔ حضرت موسیٰ نے کہا توبہ کرو پھر اپنے نفسوں کو قتل کرو" اس لئے مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ لوگ توبہ کرو پھر اپنے نفسوں (یعنی عزیز و اقارب) کو (جو توبہ نہ کریں) قتل کر ڈالو۔ مباہلہ کے متعلق قرآن میں ایک آیت ہے کہ عیسائیوں سے "کہو کہ آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنے نفسوں کو اور تمہارے نفسوں کو پھر التجا کریں، پھر جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں" (۷) ع آل عمران۔ یہاں انفس کا لفظ بیٹوں اور عورتوں کے سوا دوسرے رشتہ داروں کے لئے آیا ہے۔ اسی طرح سورہ بقرہ کی اس آیت میں بھی کہ اپنے نفسوں کو قتل کرو نفسوں سے مراد وہ عزیز و اقارب ہیں جو گوسالہ پرستی چھوڑنے پر راضی نہ تھے چنانچہ توراۃ میں وارد ہے کہ "موسیٰ نے کہا خداوند اسرائیل کے خدا نے فرمایا ہے کہ تم میں سے ہر مرد اپنی کمر پر تلوار باندھے اور ایک دروازہ سے دوسرے دروازہ تک تمام لشکرگاہ میں گذرتے پھرو اور ہر مرد تم میں سے اپنے بھائی کو اور ہر ایک اپنے دوست کو اور ہر ایک آدمی اپنے قریب کو قتل کرے (۲۷) اور بنی لاوی (قوم موسیٰ) نے موسیٰ کے کہنے کے موافق کیا۔ چنانچہ اس دن لوگوں میں سے قریب تین ہزار مرد مارے پڑے (۸) اور خداوند نے ان کے بچھڑے بنانے کے سبب سے..... ان پر موت بھیجی (۹) ۳۲ب خروج۔

انفس سے مراد رشتہ دار

توراۃ کی رو سے گوسالہ پرستی کی سزا۔

۲۹۹۔ قربانی گاؤ۔ حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل سے کہا "ایک گائے ذبح کرو"۔ گائے کی قربانی کے متعلق یہ پہلی فرمائش تھی۔ مصر میں گائے کی پرستش ہوتی تھی، اور جس مقام پر مصر سے نکلنے کے بعد بنی اسرائیل ٹھیرے ہوئے تھے یعنی طور کے قریب جبل عم شومیر کے پاس "زریں معبودہ ہاتور" کا ایک مشہور مندر تھا جس کو چوتھے خانوادہ کے پہلے فرعون نے تعمیر کیا تھا۔ گائے کی قربانی کا غیر متوقع طور پر حکم سن کر لوگ بولے "کیا آپ ہم سے مذاق کرتے ہیں" حضرت موسیٰ کی باتوں سے بنی اسرائیل کو خیال ہوا کہ کسی مخصوص گائے کی قربانی کے لئے کہا جا رہا ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ صاف صاف بتلایئے کہ وہ "گائے ہے کیا چیز؟ اس کا رنگ کیا ہے؟ اس کی خصوصیات کیا ہیں؟ اس کے جواب میں حضرت موسیٰ نے کہا کہ وہ گائے نہ تو بوڑھی ہے نہ بچی، بلکہ اس کے بین بین ہے، وہ زرد گائے ہے، اس کا رنگ چمکیلا ہے، وہ بے داغ ہے، اس میں کوئی چتی نہیں، وہ دیکھنے والوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے، وہ نہ تو سدھی ہوئی ہے کہ زمین جوتے اور نہ کھیت سینچتی ہے۔ اہل مصر جس گائے کی پرستش کیا کرتے تھے وہ ایسی ہی ہوتی تھی اور مشکل سے بڑی تلاش کے بعد میسر آتی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی اسرائیلی کے ہاتھ ایسی گائے

مصر میں گائے کی پرستش

سینا میں ہاتور کا مندر

گائے کی خصوصیات

ایک اسرائیلی کے پاس ایسی گائے تھی

Marfat.com

لگ گئی تھی۔ چونکہ بنی اسرائیل کے دلوں میں ابھی تک بچھوا رچا ہوا تھا اور گوسالہ پرستی ابھی حال ہی میں ہو چکا تھا، اس لیے یہ گمان ہو سکتا ہے کہ جن لوگوں کے قبضہ میں یہ گائے تھی وہ اس کو اپنے لئے باعث برکت سمجھتے تھے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ انھوں نے اس گائے کے اصلی مالک کو قتل کر کے حاصل کیا ہو۔

مجبوراً اس گائے کو قربان کرنا پڑا۔

حضرت موسیٰ نے اس مخصوص گائے کو ذبح کرنے کا حکم دیا بنی اسرائیل نہیں چاہتے تھے اس نادر گائے کو جسے بڑی تکلیف سے حاصل کیا تھا ذبح کریں مگر ان کو مجبوراً حکم کی تعمیل کرنی پڑی۔

ف ۳۰۰۔ ایک خون اور گائے۔ زرد گائے کے ذبح کرنے کا قصہ ختم کرنے کے بعد قرآن میں خدا نے فرمایا "اور جب تم لوگوں نے ایک جان ماری تو تم اس (کے بارہ) میں ایک دوسرے پر سے (الزام) ٹالنے لگے۔ (تم جانتے تھے کہ قاتل کون ہے) اور اللہ اسے ظاہر کرنے والا تھا جسے تم چھپاتے تھے ① پھر ہم نے کہا اس (مذکر) کو اس (مونث) کے بعض سے مارو۔ اس طرح اللہ مرنے والوں کو زندگی بخشتا ہے اور تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم لوگ سمجھو ② ف

بنی اسرائیل ذایک جان مار کا ایک پر سے الزام ٹالنے لگا مجرم کا سراغ لگا۔

خدا نے کہا اس کو اس کے بعض سے مارو۔

دوسری آیت میں مذکر اور مونث دو ضمیریں ہیں۔ ضمیر مونث کا مرجع گائے ہے جس کا سابق آیتوں میں ذکر ہے۔ سوال یہ ہے کہ مذکر ضمیر کس کی طرف پھرتی ہے جس کو گائے کے ٹکڑے مارنے کا حکم تھا۔ یہ امر قصہ طلب ہے۔

زرد گائے جس کے پاس ملی تھی وہ قاتل تھا۔

قربانی گاؤ کے قصہ میں حکم ہوا تھا کہ ایک خاص قسم کی گائے قربان کی جائے۔ ایسی گائے ایک شخص کے پاس پائی گئی، اور اس کی تحقیقات کی گئی کہ ایک ایسی گائے جو بہت نادر ہے اور جس کی پرستش کی جاتی تھی اس یہودی کے پاس کیسے آئی۔ معلوم ہوا کہ یہ گائے ایک غیر شخص کی تھی جسے قتل کر کے حاصل کیا گیا تھا۔ لوگ جانتے تھے کہ قاتل کون ہے مگر ہر ایک شخص اپنے اوپر سے الزام کو ٹال دیتا تھا اور قاتل کا نام نہیں بتاتا تھا۔ ایسے موقع پر ہم کو دیکھنا چاہئے کہ توراۃ میں سراغ رسانی کا طریقہ کیا ہے۔ کتاب استثنا میں یہ قانون لکھا ہوا ہے کہ اگر کسی کا خون ہو جائے اور قاتل کا پتہ نہ چلے اور لوگ الزام کو ایک دوسرے سے ٹالیں تو "جو شہر مقتول سے زیادہ نزدیک ہو اس شہر کے رئیس سے ایک بچھیا لیں جس سے ہنوز کوئی خدمت نہ لی گئی ہو اور جو جوئے تلے نہ آئی ہو ③ اور اس شہر کے رئیس بچھیا کو ایک بیہڑ وادی میں جو نہ جوتی گئی ہو اور نہ اس میں کچھ بویا گیا ہو لے جائیں اور وہاں اس بچھیا کی گردن کاٹیں ④ پھر اس شہر کے دفاع جن پر قاتل ہونے کا شبہہ ہو مذبوح بچھیا پر اپنے ہاتھ دھوئیں اور کہیں کہ ہم نے یہ خون نہیں کیا اور نہ ہماری آنکھوں نے دیکھا ⑦ ۲۱ ۔ ممکن ہے کہ خدا نے ایک خاص قسم کی گائے کو قربان کرنے کا جو حکم دیا اس کی دو غرضیں رہی ہوں۔ ایک یہ کہ گائے کی بنی اسرائیل قدر و منزلت

قاتل کا سراغ لگانے کا توراتی طریقہ۔

قربانی گاؤ کے حکم کی دو غرضیں گائے کی قدر و منزلت مٹانا۔

Marfat.com

تھے اسے مٹانے کے لئے انہیں کے ہاتھوں سے گائے ذبح کرائی جائے۔ دوسری یہ کہ گائے

قاتل کا سراغ لگانا۔

قربانی میں لوگ ٹال مٹول کریں تو اس سے پتہ چل جائے کہ مقتول کا قاتل کون ہے۔ توراۃ کا طریقہ تھا کہ مذبوح بچھیا کو مقتول سمجھ کر ہر شخص اس پر ہاتھ دھوکر یہ کہے کہ یہ خون میں نے نہیں کیا اور نہ میری آنکھوں نے کسی کو خون کرتے ہوئے دیکھا۔ قاتل تو اپنی بریت کے لئے ہمیشہ جھوٹی قسم کھاتا ہے کیونکہ جھوٹی قسم کا جو کچھ بھی خمیازہ ہو وہ موت کی سزا سے تو کم ہوگا۔ مگر جو شخص خود قاتل نہیں مگر قاتل کو جانتا تھا اس کے لئے جھوٹی قسم کھانا خوف ناک بات تھی۔ اس طرح لوگوں نے اپنی بریت کی قسم کھاتے ہوئے قاتل کا نام بتا دیا۔

قاتل سے قصاص

اب قاتل کو سزا دینے کی غرض سے خدا نے فرمایا کہ "اس (قاتل) کو اس (گائے) کے ٹکڑے سے مارو۔" اس گائے کو حاصل کرنے کے لئے قاتل نے اس کے مالک کو قتل کیا تھا اس لئے اسی گائے کے ٹکڑوں سے مار مار کر قاتل کو ہلاک کیا گیا اور یہ قصاص تھا۔

قرآن میں قصاص کا حکم دیتے ہوئے خدا نے فرمایا ان لکم فی القصاص حیوۃ یا اولی الالباب یعنی اے عقل والو قصاص میں تمہارے لئے زندگی ہے (۳) ۲۲ع سورہ بقرہ

قصاص مرنے والوں کو زندگی بخشتا ہے۔

اسی طرح زیر بحث آیت میں قاتل کو گائے کے ٹکڑوں سے مار ڈالنے کا حکم دے کر خدا نے فرمایا "اس طرح اللہ مرنے والوں کو زندگی بخشتا ہے" (۲) ۹ع۔

باب ۳۵ - نزول توراۃ اور صحرانوردی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱ سورہ ابراہیم ۵-۶ / ۱۴

تاریکیوں میں سے روشنی میں لانا

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَیّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ⑤

اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو اپنی آیتوں کے ساتھ بھیجا کہ (اپنی قوم) کو تاریکیوں سے روشنی میں لے آؤ اور ان کو اللہ کے (دنوں یعنی زمانہ کے حالات) کے ذریعہ نصیحت کرو۔ بے شک (اس میں) ہر صبر کرنے والے، شکر گذار کے لئے نشانیاں ہیں ⑤

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَیُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَیَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِیْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِیْمٌ ⑥

اور (یاد کرو وہ وقت) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا (کہ) اپنے اوپر اللہ کے احسان کو یاد رکھو کہ اس نے تم کو آل فرعون (سے) بچایا جو تم کو برا عذاب دیتے تھے، اور تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑتے تھے، اور اس (میں) تمہارے رب کی طرف سے بڑی مصیبت تھی ⑥

۲ ایضاً

خدا کا وعدہ

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ وَلَىِٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ ⑦

اور (یاد کرو) جب تمہارے رب نے تم کو جتایا کہ اگر تم شکر گذار رہے تو میں تم کو زیادہ دوں گا اور اگر تم نے ناشکری کی تو میرا عذاب سخت ہے ⑦

وَقَالَ مُوْسٰۤی اِنْ تَكْفُرُوْۤا اَنْتُمْ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ حَمِیْدٌ ⑧

اور موسیٰ نے (یہ بھی) کہا اگر تم لوگ اور زمین میں جو ہے، سب (مل کر) کفر کروگے تو یقیناً خدا بے نیاز (اور) خوبیوں والا ہے ⑧

۳ سورہ اعراف ۱۴۲-۱۴۳ / ۷

تیس راتوں کا وعدہ

چالیس راتیں

حضرت ہارون کا نائب مقرر ہونا

وَوٰعَدْنَا مُوْسٰی ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰی لِاَخِیْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ ⑭

اور موسیٰ سے ہم نے تیس راتوں کا وعدہ لیا اور دس (راتیں) اور ملا کر اسے مکمل کیا تو ان کے رب کی مدت چالیس راتیں پوری ہوئیں۔ اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے (کہا) میری قوم میں میری نیابت کرنا اور اصلاح کرتے رہنا اور مفسدوں کی راہ نہ چلنا ⑭

دیدار کی درخواست

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰی لِمِیْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَی الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ ۚ

اور جب موسیٰ ہماری مدت (پوری کرنے) (آئے) اور ان سے ان کے رب نے باتیں کیں تو انھوں (نے کہا) اے میرے رب مجھے دکھائی دے، میں تجھے دیکھوں (تو) فرمایا تم مجھے نہ دیکھوگے، لیکن پہاڑ کی طرف دیکھو اگر وہ اپنی جگہ ٹھہرا رہے تو تم مجھے دیکھ سکوگے

فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ
خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ
سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ
الْمُؤْمِنِيْنَ ②

ب ان کے رب نے پہاڑ پر تجلی فرمائی تو اسے ڈھایا
دیا۔ اور موسیٰ بیہوش ہوکر گرے، پھر جب ان کو
آیا کہنے لگے پاک ذات ہے تیری، میں تیری طرف
اور میں مومنوں میں اول ہوں ②

حضرت موسیٰ بیہوش ہوکر گرے ہوش آیا تو بہ استغفار کرنے لگے

قَالَ يٰمُوْسٰۤى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى
النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَبِكَلَامِىْ ۖ فَخُذْ مَاۤ
اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ③

ا اے موسیٰ میں نے تم کو اپنی پیغام بری اور اپنی ہم کلامی
لوگوں پر برگزیدہ کیا، سو اسے لو جو میں نے تم کو دیا
شکر گذاروں میں سے ہو ③

وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ
مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ ۚ فَخُذْهَا
بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا
بِاَحْسَنِهَا ۚ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ④

ہم نے ان کے لئے الواح میں ہر طرح کی نصیحت اور
مون کی تفصیل لکھ دی (فرمایا) تو اسے زور سے پکڑو،
اپنی قوم کو حکم دو کہ اس کی اچھی اچھی باتیں اختیار کریں۔
ب میں تم لوگوں کو فاسقوں کی بستی دکھاؤنگا ④

خدا نے حضرت موسیٰ کو الواح دیں

فاسقوں کی بستی۔

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِىَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ
فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۖ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ
اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ
الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا
سَبِيْلَ الْغَىِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ ذٰلِكَ
بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ⑤

اپنی آیتوں سے ان لوگوں کو پھرا ہی رکھونگا جو زمین میں
ق تکبر کرتے ہیں۔ اور اگر وہ ہر ایک نشانی دیکھ لیں تب
وہ اس پر ایمان نہ لائینگے۔ اور اگر سوجھ سمجھ کی راہ
یکھینگے تو اسے (اپنی) راہ نہ بنائینگے۔ یہ اس لئے ہوگا
وہ ہماری آیتوں کو جھٹلایا کرتے اور وہ ان
سے غافل رہتے تھے ⑤

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ
حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ
اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ⑥

ر جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو اور آخرت کی ملاقات
جھٹلایا ان کے اعمال اکارت گئے۔ کیا ان کو بدلا دیا
گا مگر اس کام کا جو وہ کرتے تھے ⑥

وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ
هُدًى لِّبَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا
مِنْ دُوْنِىْ وَكِيْلًا ②

ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اسے بنی اسرائیل کے لئے
ت نامہ بنایا کہ میرے سوا کسی اور کو (اپنا) کارساز
نا ②

ف ۴ ع سورہ اسرائیل ۱۷
ہدایت نامہ

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ
فِىْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى
لِّبَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ ①
وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا
لَمَّا صَبَرُوْا ۗ ...... ②

ہم نے موسیٰ کو کتاب (توراۃ) دی سو تم اس (اللہ)
ات میں شبہہ نہ کرو، اور اس (کتاب) کو ہم نے بنی
ئیل کے لئے ہدایت نامہ بنایا ①
ان میں سے ہم نے چند کو، چونکہ وہ صبر کرتے تھے ایسے
بنایا جو ہماری حکم سے رہنمائی کرتے تھے ...... ②

ف ۵ ع ۳ سورہ الم السجدہ
خدا کی ملاقات
ہدایت نامہ

Marfat.com

ف ۶ ع ۲ سورہ احقاف ۲۶/۴۶	وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا	اور اس (قرآن) سے پہلے موسیٰ کی
رحمت	وَّرَحْمَةً ط .... (۲)	والی اور رحمت تھی ط ...... (۲)
ف ۴ ع ۴ سورہ انبیا ۲۹/۲۱	وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ	اور ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فرقان (یعنی حق و
فرقان	وَضِيَآءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ (۷)	دیا اور روشنی اور نصیحت ڈرنے بچنے والوں کے
	الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ	ان کے لئے جو اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں
	مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ (۸)	(قیامت کی گھڑی کا خطرہ رکھتے ہیں (۸)
ف ع سورہ اعلیٰ ۳۰/۸۷	قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى (۱۴)	یقیناً کامیاب ہوا وہ جو پاک ہوا ۱۴
نماز	وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى (۱۵)	اور اس نے اپنے رب کا نام یاد کیا، پھر نماز پڑھی (۱۵)
	بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا (۱۶)	مگر تم لوگ دنیا کے جینے کو ترجیح دیتے ہو ۱۶
	وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى (۱۷)	حالانکہ آخرت بہتر اور زیادہ باقی رہنے والی ہے (۱۷)
صحف موسیٰ	اِنَّ هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى (۱۸)	یقیناً یہ بات اگلے صحیفوں میں ہے ۱۸
	صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى (۱۹)	ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں (۱۹)
ف ۹ ع ۳ سورہ نجم ۲۹/۵۳	اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِىْ صُحُفِ مُوْسٰى (۴)	کیا اسے خبر نہیں دی گئی اس کی جو صحیفوں میں ہے موسیٰ کے
صحف موسیٰ	وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِىْ وَفّٰٓى (۵)	اور ابراہیم کے، جنھوں نے پورا کیا ۵
	اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى (۶)	یہ کہ کوئی بوجھ والی دوسری کا بوجھ نہیں اٹھاتی ۶
	وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى (۷)	اور یہ کہ انسان کے لئے کچھ نہیں مگر جو اس نے دوڑ دھوپ
	وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى (۸)	اور یہ کہ اس کی دوڑ دھوپ دیکھی جائیگی (۸)
	ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى (۹)	پھر اسے پورا پورا بدلا دیا جائے گا ۹
	وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى (۱۰)	اور یہ کہ رب کو (تیرے رب کے پاس (آخر میں) پہنچنا ہے
	وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى (۱۱)	اور یہ کہ اسی نے ہنسایا اور رلایا ۱۱
	وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا (۱۲)	اور اسی نے مارا اور جلایا ۱۲
	وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى (۱۳)	اور اسی نے دونوں جفت نر و مادہ کو پیدا کیا ۱۳
	مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى (۱۴)	نطفہ سے جب وہ ٹپکایا جاتا ہے (۱۴)
	وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى (۱۵)	اور یہ کہ دوسری (بار) اٹھانا اس پر لازم ہے ۱۵
	وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى (۱۶)	اور یہ کہ اسی نے غنی اور محتاج بنایا ۱۶
	وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى (۱۷)	اور یہ کہ وہی شعریٰ (ستارے) کا رب ہے ۱۷
	وَاَنَّهٗٓ اَهْلَكَ عَادَا الْاُوْلٰى (۱۸)	اور یہ کہ اسی نے ہلاک کیا عاد اولیٰ کو ۱۸
	وَثَمُوْدَا فَمَآ اَبْقٰى (۱۹)	اور ثمود کو پھر باقی نہ چھوڑا ۱۹

Marfat.com

وَقَوْمَ نُوحٍ مِّن قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا هُمْ أَظْلَمَ وَأَطْغَىٰ ﴿٥٢﴾
وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَىٰ ﴿٥٣﴾
فَغَشَّاهَا مَا غَشَّىٰ ﴿٥٤﴾

...نوح کو پہلے۔ یقیناً یہ لوگ بڑے ظالم اور بڑے ... تھے ﴿٥٢﴾
...الٹی پلٹی (بستی) کو دے پٹکا ﴿٥٣﴾
...ڈھانپ لیا اسے جس نے ڈھانپ لیا ﴿٥٤﴾

ف ۱۱ ع ۲۱ سورہ اعراف ۵۹/۷

رفع طور

وعدہ طور

وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَأَنَّهُ ظُلَّةٌ وَظَنُّوا أَنَّهُ وَاقِعٌ بِهِمْ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿٩﴾

...جب ہم نے ان کے اوپر پہاڑ کو اٹھایا گویا وہ سائبان ... ان کو خیال ہوا کہ وہ ان پر گرا چاہتا ہے (تب ہم نے ...) جو ہم نے تم کو دیا ہے اسے زور سے پکڑو اور اس ... ہے اسے یاد رکھو تاکہ تم لوگ ڈرتے بچتے رہو ﴿٩﴾

و ۱۱ ع سورہ بقرہ ۸۷/۲

رفع طور

وعدہ طور

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿٢﴾
ثُمَّ تَوَلَّيْتُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ ۖ فَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَكُنتُم مِّنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٣﴾

...بنی اسرائیل یاد رکھو وہ وقت) جب ہم نے ... اقرار لیا اور تمہارے اوپر طور کو بلند کیا (فرمایا) ... جو تم کو دیا ہے اسے زور سے پکڑو اور اس میں جو ... اسے یاد رکھو تاکہ تم ڈرتے بچتے رہو ﴿٢﴾
...پھر تم نے اس کے بعد روگردانی کی، سو اگر تم پر ... فضل اور رحمت نہ ہوتی تو تم ضرور ... اٹھاتے ﴿٣﴾

و ۱۲ ع ۱۱ سورہ بقرہ ۸۷/۲

خدا نے پکا اقرار لیا
لوگ بولے ہم نے سنا مگر یہاں
لی کہ ہم نافرمانی کریں گے۔

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ وَاسْمَعُوا ۖ قَالُوا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَأُشْرِبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ۚ قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُم بِهِ إِيمَانُكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٤﴾

...یاد کرو) جب ہم نے تم سے اقرار لیا اور تم پر طور کو ... کہ ہم نے تم کو جو دیا ہے اسے زور سے پکڑو ... تم بولے ہم نے سنا اور ہم نافرمانی کریں گے۔ اور ... کفر کی وجہ سے ان کے دلوں میں ان کو بچھوا پلا دیا ... (اے محمد) کہو برا ہے وہ جس کا تم کو تمہارا ایمان حکم ... ہے اگر تم لوگ مومن ہو ﴿٤﴾

و ۱۳ ع ۶ سورہ فصلت ۶۴/۴۱

﴿١﴾ نیز ہود ۵۴/۱۱

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ ۗ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ﴿١﴾

...نے موسیٰ کو کتاب دی پھر اس میں اختلاف کیا گیا ... اللہ کی طرف سے ایک بات پہلے سے (طے) نہ ہوتی ... کے درمیان (اب تک) فیصلہ ہو چکا ہوتا، اور یقیناً ... کے بارہ میں شبہ ڈالنے والے شک میں ہیں ﴿١﴾

و ۱۴ ع ۴ سورہ صافات ۳۶/۳۷

موسیٰ اور ہارون اور ان کی قوم پر احسان۔
خدا کی مدد سے وہی غالب ہے

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ﴿١﴾
وَنَجَّيْنَاهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ﴿٢﴾
وَنَصَرْنَاهُمْ فَكَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ ﴿٣﴾

...ہم نے موسیٰ اور ہارون پر احسان کیا ﴿١﴾
...دونوں کو اور ان کی قوم کو بڑی تکلیف سے بچایا ﴿٢﴾
...لوگوں کی ہم نے امداد کی تو وہی غالب رہے ﴿٣﴾

Marfat.com

کتاب	وَآتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۴﴾	اور ان دونوں کو ہم نے صاف صاف بتا...
	وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۵﴾	اور ان دونوں کو سیدھی راہ دکھائی ﴿۵﴾
	وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۶﴾	اور باقی چھوڑا ان دونوں پر پچھلے لوگوں میں
سلام	سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۷﴾	کہ سلام ہے موسیٰ اور ہارون پر ﴿۷﴾
	اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸﴾	بھلے کام کرنے والوں کو ہم یوں بدلا دیتے ہیں
	اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹﴾	یقیناً وہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے تھے
۵ع سورہ قصص ۲۰	وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْ بَعْدِ	اور ہم نے پچھلے قرنوں کو ہلاک کر دینے کے بعد
کتاب	مَا اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ	کو کتاب دی، لوگوں کو سوجھانے والی، ہدایت
	لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ	والی، رحمت کے طور پر تاکہ لوگ نصیحت
	يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۱﴾	مانیں ﴿۱﴾
	وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ	اور (اے محمد) اس وقت مغربی جانب تم نہیں تھے
	اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ	جب ہم نے موسیٰ کے پاس فرمان بھیجا اور تم شاہدوں
	الشّٰهِدِيْنَ ﴿۲﴾	میں سے نہ تھے
	وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ	بلکہ ہم نے کئی قرنوں کو (موسیٰ کے بعد) پیدا کیا پھر ان
	عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ	پر مدت دراز ہوئی۔ اور نہ تم اہل مدین میں رہ کر ان کو
	اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ	ہماری آیتیں سناتے تھے، مگر بات یہ ہے کہ ہم رسول
	وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۳﴾	بھیجا کرتے ہیں ﴿۳﴾
	وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا	اور نہ تم اس وقت طور کے پہلو میں تھے جب ہم نے موسیٰ کو
	وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ	آواز دی تھی مگر یہ تمہارے رب کی رحمت ہے تاکہ تم ایک
	قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ	ایسی قوم کو خبردار کرو جن کے پاس تم سے پہلے کوئی
	لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴﴾	خبردار کرنے والا نہیں آیا تاکہ وہ نصیحت مانیں ﴿۴﴾
۱۲ع سورہ احزاب ۹۹/۳۳	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا	اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو ان جیسے نہ ہو جنھوں نے موسیٰ
قولی اذیت	كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ	کو اذیت دی، (ان کی شان کے خلاف کوئی بات کہی)
برأت	اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ۭ وَكَانَ	اللہ نے ان کو اس سے بری (ثابت) کیا جو انھوں نے کہا
	عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿۱﴾	اور اللہ کے پاس وہ باعزت تھے ﴿۱﴾
۱ع سورہ صف ۹۱/۶۱	وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ	اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم
	لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ	تم لوگ مجھے کس لئے اذیت دیتے ہو حالانکہ تم جانتے
	اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ	ہو کہ میں تمہارے پاس اللہ کا رسول ہوں۔

Marfat.com

فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ⑤

...وہ کجرو ہوئے تو اللہ نے ان کے دلوں کو کج
...اور اللہ فاسق لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا ⑤

حضرت موسیٰ کو اذیت دینے والوں کے دل ٹیڑھے ہوگئے

ف ۱۸ ع سورہ بقرہ ۸۴/۲

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى
نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ
وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ⑨
ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ⑩

...یاد کرو) جب تم لوگوں نے کہا اے موسیٰ ہم تم پر ایمان نہ
...یہاں تک کہ ہم اللہ کو علانیہ دیکھ لیں پھر تم کو کڑکے
...پکڑ لیا اور تم دیکھ رہے تھے ⑨
...ہم نے تمہاری موت کے بعد تم کو زندگی بخشی تاکہ
...لوگ شکر کرو ⑩

خدا کو دیکھنے کی درخواست

موت کے بعد زندگی

ف ۱۹ ع ۲۳ سورہ نساء ۱۵۳

يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ
كِتٰبًا مِّنَ السَّمَاۗءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى
اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً
فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ
ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ
الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا
مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ①

...اے محمد) اہل کتاب تم سے سوال کرتے ہیں کہ تم ان پر
...ان سے ایک کتاب اتار دو، تو موسیٰ سے (یہ لوگ) اس سے
...بڑا سوال کر چکے ہیں، چنانچہ انھوں نے کہا ہم کو اللہ کا علانیہ
...کرا دو، پس ان کو ان کے ظلم کے سبب کڑکے نے پکڑا۔
...انھوں نے ان کے پاس بینات کے آچکنے کے بعد
...بچھڑے کو لیا، پھر ہم نے اس سے درگذر کیا اور ہم نے
...موسیٰ کو کھلی سند دی ①

بڑا سوال

کڑکے نے پکڑ لیا

بینات آچکنے کے بعد بچھوا بنایا۔

ف ۲۰ ع ۱۹ سورہ اعراف ۱۵۵/۷

وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ
رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ
الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ
مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ؕ اَتُهْلِكُنَا بِمَا
فَعَلَ السُّفَهَاۗءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِىَ
اِلَّا فِتْنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاۗءُ
وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَاۗءُ ؕ اَنْتَ وَلِيُّنَا
فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ
خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ④
وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً
وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ؕ قَالَ
عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَاۗءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ
وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا
لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ

...موسیٰ نے اپنی قوم میں سے ستر آدمیوں کو ہماری مقرر
...کی ہوئی مدت کے لئے چنا۔ پھر جب ان کو زلزلے نے پکڑا
...موسیٰ نے کہا اے میرے رب اگر تو چاہتا تو ان کو اور
...پہلے ہی ہلاک کر دیتا۔ کیا تو ہم کو اس کے بدلے میں
...ہلاک کرے گا جو ہم میں سے بے وقوفوں نے کیا۔ وہ تو نہیں تھی
...تیری ہی آزمائش، تو جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے، جسے
...چاہتا ہے راہ پر لگاتا ہے۔ تو ہمارا مولیٰ ہے، پس ہماری
...مغفرت فرما اور ہم پر رحم فرما یقیناً تو مغفرت کرنے والوں
...سب سے بہتر ہے ④
...ہمارے لئے اس دنیا میں بھلائی لکھ دے اور آخرت
...یقیناً ہم نے تیری طرف رجوع کیا۔ فرمایا کہ میرا عذاب
...جس پر چاہتا ہوں اس کی مصیبت ڈالتا ہوں۔ اور
...میری رحمت تو وہ ہر چیز کو شامل ہے۔ پھر میں اسے
...روزگار رخاص کر) ان کے لئے جو ڈرتے بچتے رہیں گے اور زکوٰۃ

ستر آدمیوں کا اعتکاف

کپکپی

زلزلہ یا کپکپی

حضرت موسیٰ کی مناجات

دعائے رحم و مغفرت

وعدہ رحمت

Marfat.com

	وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ (۵)	دینگے، اور جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھینگے (۵)
نبی اُمّی کی بشارت	الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ	جو پیروی کرینگے ان پڑھ رسول کی جسے
	الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا	توراۃ وانجیل میں لکھا پائینگے، وہ ان کو
پاک	عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ	بھلے کام کا اور منع کریگا برے کام سے، اور
ناپاک	يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ	ان پر حلال کریگا اور خراب چیزوں کو حرام کریگا
	وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ	ان سے ان کے بوجھوں کو اور ان زنجیروں کو
	الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ	ان پر ہونگی اتاریگا۔ تو جو لوگ اس پر ایمان لا
	وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِينَ	اور اس کی رفاقت اور مدد کیئے اور اس ک
	آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا	کے پیچھے چلینگے جو اس کے ساتھ اتاری جائی
	النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ ۙ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (۶)	وہی لوگ فلاح پائینگے (۶)
ف ۲۱ ع ۲۰ سورہ اعراف ۵۹	وَقَطَّعْنَاهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أَسْبَاطًا أُمَمًا ۚ	اور ہم نے ان کو بارہ سبطوں میں تقسیم کیا، اور جب
بارہ سبط	وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ إِذِ اسْتَسْقَاهُ	موسیٰ سے ان کی قوم نے پانی مانگا، ہم نے وحی
	قَوْمُهُ أَنِ اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ ۖ	بھیجی کہ اپنے عصا سے پتھر کو مارو، (انھوں نے
بارہ چشمے	فَانْبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۖ	مارا) تو اس سے بارہ چشمے پھوٹ بہے، ہر
	قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَشْرَبَهُمْ ۚ وَظَلَّلْنَا	جماعت نے اپنے پینے کی جگہ جان لی۔
ابر کا سایہ	عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ	اور ہم نے ان پر ابر کا سایہ کیا، اور ہم نے ان پر
من وسلویٰ	وَالسَّلْوَىٰ ۖ كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا	من وسلویٰ اتارا کہ تم کو جو روزی ہم نے دی ہے اس میں
	رَزَقْنَاكُمْ ۚ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَٰكِنْ كَانُوا	سے پاک چیزیں کھاؤ۔ اور انھوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا
	أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (۳)	مگر اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے (۳)
ف ۲۲ ع ۶ سورہ بقرہ ۸۷/۲	وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ	اور ہم نے تم پر ابر کا سایہ کیا اور ہم نے تم پر من وسلویٰ
ابر کا سایہ - من وسلویٰ	الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ ۖ كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا	اتارا کہ ہم نے تم کو جو روزی دی ہے اس میں سے
	رَزَقْنَاكُمْ ۖ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَٰكِنْ كَانُوا	کھاؤ۔ اور انھوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا مگر اپنی جانوں
	أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (۱۱)	پر ظلم کرتے تھے (۱۱)
ف ۲۳ ع سورہ بقرہ ۸۷/۲	وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ فَقُلْنَا اضْرِبْ	اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا تو ہم نے (موسیٰ
	بِعَصَاكَ الْحَجَرَ ۖ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا	سے) کہا اپنے عصا سے پتھر کو مارو (انھوں نے مارا) تو اس
بارہ چشمے	عَشْرَةَ عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَشْرَبَهُمْ ۖ	بارہ چشمے پھوٹ بہے، ہر جماعت نے اپنے پینے کی جگہ جان
	كُلُوا وَاشْرَبُوا مِنْ رِزْقِ اللَّهِ وَلَا	(رفرمایا) اللہ کی روزی میں سے کھاؤ اور پیو اور زمین
	تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ (۱)	میں فساد مچاتے نہ پھرو (۱)

Marfat.com

وَإِذْ قُلْتُمْ يٰمُوسٰى لَنْ نَصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ مِنْ بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۚ قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنٰى بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ ۚ اهْبِطُوا مِصْرًا فَإِنَّ لَكُمْ مَا سَأَلْتُمْ ...... (۲)

اے بنی اسرائیل بیان کرو) جب تم لوگوں نے کہا کہ موسیٰ ہم (صرف) ایک کھانے پر صبر نہیں کریں گے، پس ے لئے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمارے لئے وہ ے جو زمین اگاتی ہے جیسے ترکاری اور ککڑی اور گیہوں مسور اور پیاز۔ (تب موسیٰ نے) کہا کیا تم لوگ اس بدلے جو بہتر ہے وہ لینا چاہتے ہو جو ادنیٰ ہے؟ ؤ کسی زراعتی جگہ میں اتر چلو تو جو تم نے مانگا ہے اسے گے ...... (۲)

بنی اسرائیل ایک کھانے سے اکتا گئے — غلہ کی فرمائش کی — خدا نے کہا کسی زراعتی جگہ میں اتر پڑو۔

ع ۲۴ سورہ طٰہٰ ۸۰/۲۰

يٰبَنِي إِسْرَائِيلَ قَدْ أَنْجَيْنَاكُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّورِ الْأَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى (۴)
كُلُوا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِي ۖ وَمَنْ يَحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِي فَقَدْ هَوٰى (۵)
وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى (۶)

ے بنی اسرائیل ہم نے تم کو تمہارے دشمن سے بچایا، ر تم سے طور کی داہنی جانب وعدہ لیا، اور تم پر من ر سلویٰ اتارا (۴)
ان پاک چیزوں میں سے جو ہم نے تم کو روزی دی ہیں ھاؤ، اور اس میں سرتابی نہ کرو، ورنہ تم پر میرا غضب اتریگا ور جس پر میرا غضب اترتا ہے وہ گر جاتا ہے (۵)
ور میں اس کے لئے بڑی مغفرت والا ہوں جو توبہ کرے اور ایمان ئے اور نیک کام کرے پھر راہ راست پر رہے (۶)

وعدہ طور — من وسلویٰ

ع ۲۵ سورہ فرقان ۳۵/۲۵

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهُ أَخَاهُ هٰرُونَ وَزِيرًا (۱)
فَقُلْنَا اذْهَبَا إِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيٰتِنَا فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيرًا (۲)

ور ہم نے موسیٰ کو کتاب (توراۃ) دی اور ان کے ساتھ ن کے بھائی ہارون کو وزیر بنایا (۱)
ر ہم نے کہا اس قوم کے پاس جاؤ جنھوں نے ہماری آیتوں جھٹلایا تھا اس لئے ہم نے ان کو تباہ کر دیا ہے (۲)

ایک تباہ شدہ قوم کے دیار میں جانے کا حکم

ع ۲۶ سورہ مائدہ ۲۰/۵

وَإِذْ قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهِ يٰقَوْمِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ أَنْبِيَاءَ وَجَعَلَكُمْ مُلُوكًا ۖ وَآتٰكُمْ مَا لَمْ يُؤْتِ أَحَدًا مِنَ الْعٰلَمِينَ (۱)
يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوا عَلٰى أَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خٰسِرِينَ (۲)
قَالُوا يٰمُوسٰى إِنَّ فِيهَا قَوْمًا جَبَّارِينَ ۖ

ر (یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری م اپنے اوپر اللہ کی مہربانی کو یاد کرو کہ اس نے تم انبیا پیدا کئے تھے اور تم کو ملوک بنایا تھا، اور تم کو وہ تھا جو سارے عالم میں کسی کو نہیں دیا (۱)
ے میری قوم مقدس سرزمین میں داخل ہو جو اللہ نے رے لئے لکھ دی ہے۔ اپنی پشتوں کی طرف نہ پلٹو ورنہ نقصان اٹھاؤ گے (۲)
ں نے کہا اے موسیٰ اس میں ایک بڑی جابر قوم ہے

انبیا، ملوک — حضرت موسیٰ — مقدس سرزمین میں داخل ہونے کا حکم دیا — ایک جابر قوم سے ڈر کر

Marfat.com

یہ حکم بنی اسرائیل نے نہ مانا	وَإِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَإِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَإِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿۳﴾	اور ہم اس میں ہرگز داخل ہوں گے یہاں تک … میں سے نکل جائیں، پس اگر وہ اس میں سے نکل … ہم اس میں ضرور داخل ہونگے ﴿۳﴾
دو اچھے مردوں کی صلاح	قَالَ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَإِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَإِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْا إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۴﴾	جو لوگ ڈرتے تھے ان میں سے دو مردوں نے ج… اللہ مہربان تھا کہا: اُن پر دروازہ سے داخل ہو… جب تم اس میں داخل ہوگے ضرور غالب رہوگے ا… پر بھروسا کرو اگر تم لوگ مومن ہو ﴿۴﴾
لوگوں نے حضرت موسیٰ سے کہا آپ اور آپ کا رب جاکر لڑیں	قَالُوْا يٰمُوْسٰى إِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا أَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۵﴾	لوگوں نے کہا: اے موسیٰ اس میں ہم ابد تک داخل ن… جب تک وہ اس میں ہیں، پس آپ جائیں اور آپ کا ر… جائے، پھر آپ دونوں جنگ کریں، ہم یہیں بیٹھے ہیں ﴿۵﴾
حضرت موسیٰ کی مایوسانہ دعا	قَالَ رَبِّ إِنِّيْ لَا أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِيْ وَأَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۶﴾	(موسیٰ نے) کہا: اے میرے رب میرا اختیار نہیں ہے مگ… خود اپنے اوپر اور اپنے بھائی پر، پس تو ہمارے درمیان ا… فاسق قوم کے درمیان فرق رکھ ﴿۶﴾
مقدس زمین چالیس برس کے لئے حرام کی گئی۔	قَالَ فَإِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِي الْأَرْضِ ۚ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۷﴾ ع	فرمایا: تو وہ اُن پر چالیس برس تک حرام رہیگی، وہ زمین میں سرگرداں پھرینگے۔ پس (اے موسیٰ) تم فاسق قوم پر افسوس نہ کرنا ﴿۷﴾

نزول توراۃ اور صحرا نوردی

قوم کو تاریکیوں سے روشنی میں لانے کا حکم۔

ہم نے موسیٰ کو اپنی آیتوں کے ساتھ (اس لئے) بھیجا کہ اپنی قوم کو تاریکیوں سے روشنی میں لے آؤ اور ان کو اللہ کے دنوں (یعنی زمانہ کے حالات) کے ذریعہ نصیحت کرو ﴿۵﴾ ل (چنانچہ انھوں نے نہ صرف پرانے واقعات بیان کئے بلکہ وہ سرگذشتیں بھی یاد دلائیں جو ا… انکی پیش آئی تھیں اور کہا کہ) تمھارے رب نے تم کو جتایا کہ اگر تم شکرگذار رہے تو میں تم کو زیادہ دونگا، اور اگر تم نے ناشکری کی تو میرا عذاب سخت ہے ﴿۱﴾ اور موسیٰ نے (یہ بھی) کہ… اگر تم لوگ اور زمین میں جو بھی ہے، سب (ملکر) کفر کروگے تو یقیناً خدا بے نیاز ہے (اُس… کفر کی پروا نہیں کرتا) اور خوبیوں والا ہے ﴿۲﴾ ل۔

(اب تک حضرت موسیٰ کا کام فرعون سے بنی اسرائیل کو چھڑالانا تھا، اب ان کو تاریکیوں سے روشنی میں لانے کے لئے اللہ کی طرف سے ہدایت کی ضرورت تھی، اس کے لئے پہاڑ پر…

Marfat.com

تیس راتوں کا وعدہ — چالیس راتیں

لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر اعتکاف کرنے کی ضرورت تھی) اور موسیٰ سے ہم نے تیس راتوں کا وعدہ لیا اور دس (راتیں اور) ملا کر اسے مکمل کیا تو ان کے رب کی مدت چالیس راتیں پوری ہوئیں۔

حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ نے نائب مقرر کیا۔

اور (پہاڑ پر جانے سے پہلے) موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا: میری قوم میں میری نیابت کرنا اور اصلاح کرتے رہنا اور مفسدوں کی راہ نہ چلنا (۱)

حضرت موسیٰ نے کہا اے میرے رب مجھے دکھائی دے

اور جب موسیٰ ہماری مدت (پوری کرنے) کے لئے آئے اور ان سے ان کے رب نے باتیں کیں تو انھوں نے کہا: اے میرے رب مجھے دکھائی دے، میں تجھے دیکھوں۔ فرمایا تم مجھے نہ دیکھو گے، لیکن پہاڑ کی طرف دیکھو، اگر وہ اپنی جگہ ٹھہرا رہے تو مجھے دیکھ سکو گے۔

خدا نے پہاڑ پر تجلی فرمائی تو وہ ڈھ گیا۔

پس جب ان کے رب نے پہاڑ پر تجلی فرمائی تو اسے ڈھایا ہوا کر دیا۔

حضرت موسیٰ بیہوش ہو کر گرے ہوش آنے پر توبہ کرنے لگے

اور موسیٰ بیہوش ہو کر گرے، پھر جب ان کو ہوش آیا کہنے لگے پاک ذات ہے تیری، میں تیری طرف پھرا اور میں مومنوں میں اول ہوں (۲) فرمایا اے موسیٰ میں نے اپنی پیغمبری اور اپنی ہم کلامی سے تم کو لوگوں پر برگزیدہ کیا، تو اسے لو جو میں نے تم کو دیا اور شکر گذاروں میں سے ہو (۳)

خدا نے حضرت موسیٰ کو الواح دیں

اور ہم نے ان کے لئے الواح میں ہر طرح کی نصیحت اور ہر مضمون کی تفصیل لکھدی۔ (فرمایا) تو اسے زور سے پکڑو اور اپنی قوم کو حکم دو کہ اس کی اچھی اچھی باتیں اختیار کریں

فرمایا تم کو فاسقوں کی بستی دکھاؤنگا۔

عنقریب میں تم لوگوں کو فاسقوں کی بستی دکھاؤنگا (۴) میں اپنی آیتوں سے ان لوگوں کو پھرا ہی رکھونگا جو زمین میں ناحق تکبر کرتے ہیں۔ اور اگر وہ ہر ایک نشانی دیکھ لیں تب بھی وہ اس پر ایمان نہ لائینگے۔ اور اگر سوجھ سمجھ کی راہ دیکھینگے تو اسے (اپنی) راہ نہ بنائینگے یہ اس لئے ہوگا کہ وہ ہماری آیتوں کو جھٹلایا کرتے اور وہ ان سے غافل رہتے تھے (۵) اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا ان کے اعمال اکارت گئے۔ کیا ان کو بدلا دیا جائیگا مگر اس کام کا جو وہ کرتے تھے (۶) ق۔

صحف موسیٰ

کیا اسے خبر نہیں دی گئی اس کی جو صحیفوں میں ہے موسیٰ کے اور ابراہیم کے، جنھوں نے پورا کیا ۞ یہ کہ کوئی بوجھ والی کسی دوسری کا بوجھ نہیں اٹھاتی ۞ ...... الخ (۲۲) ق۔

(پاک ہونے، اپنے رب کا نام لینے اور نماز پڑھنے والے کے لئے کامیابی ہے) یقیناً یہ بات اگلے صحیفوں میں ہے ۞ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں (۱۹) ق۔

کتاب موسیٰ (توراۃ)

اور ہم نے موسیٰ کو کتاب (توراۃ) دی اور اسے بنی اسرائیل کے لئے ہدایت نامہ بنایا کہ میرے سوا کسی اور کو (اپنا) کارساز نہ بنانا (۲) ق۔ اللہ کی ملاقات میں شبہہ نہ کرنا ...... (۱) اور ان (بنی اسرائیل) میں سے ہم نے چند کو چونکہ وہ صبر کرتے تھے ایسے پیشوا بنایا جو ہمارے حکم سے راہ نمائی کرتے (۲) ق۔ اور اس (قرآن) سے پہلے موسیٰ کی کتاب راہ بتانے والی اور رحمۃ تھی (۲) ق۔

سوجھانے والی ہدایت کرنے والی کتاب

اور ہم نے پچھلے قرنوں کو ہلاک کر دینے کے بعد موسیٰ کو کتاب دی لوگوں کو سوجھانے والی، ہدایت کرنے والی، رحمۃ کے طور پر تاکہ لوگ نصیحت مانیں (۱) ق۔

Marfat.com

فرقان۔
اور ہم نے موسیٰ کو فرقان (یعنی حق و باطل کا امتیاز) دیا اور روشنی اور نصیحت ڈر[illegible]
کے لئے یعنی ان کے لئے جو اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں اور وہ (قیامت کی)
کا خطرہ رکھتے ہیں (۸) ق۔

اور جب ہم نے ان کے اوپر پہاڑ کو اٹھایا گویا وہ سائبان تھا، اور ان کو خیال ہوا کہ
ان پر گرا چاہتا ہے (تب ہم نے فرمایا کہ) جو ہم نے تم کو دیا ہے اسے زور سے پکڑ و اور
میں جو کچھ ہے اسے یاد رکھو تاکہ تم لوگ ڈرتے بچتے رہو (۲) پھر تم نے اس کے بعد روگردانی
تو اگر تم پر اللہ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی تو تم ضرور خسارہ اٹھاتے (۳) ق[11]۔ اے بنی اسرائیل
یاد کرو جب ہم نے تم سے اقرار کیا اور تم پر طور کو بلند کیا (اور کہا) سنو۔ تم بولے ہم نے سنا
اور ہم نافرمانی کرینگے۔ اور ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں میں ان کو بچھوا پلا دیا گیا
(۷) ق[12]۔

یقیناً ہم نے موسیٰ اور ہارون پر احسان کیا (۱) اور ان دونوں کو اور ان کی قوم کو بڑی
تکلیف سے بچایا (۲) اور ان لوگوں کی ہم نے امداد کی تو وہی غالب رہے (۳) اور ان دونوں
صاف صاف بتانے والی کتاب کو ہم نے صاف صاف بتانے والی کتاب دی (۴) اور ان دونوں کو سیدھی راہ دکھائی
حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون پر سلام۔ (۵) اور باقی چھوڑا ان دونوں پر پچھلے لوگوں میں یہ کہ سلام ہے موسیٰ اور ہارون پر (۷) بھلا
کام کرنے والوں کو ہم یوں بدلا دیتے ہیں (۸) یقیناً وہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں
سے تھے (۹) ق[13]۔

اذیت
(ایک مرتبہ کوئی بات بول کر بنی اسرائیل نے) موسیٰ کو اذیت دی، پھر اللہ نے ان کو
اس سے بری (ثابت) کیا جو انھوں نے کہا تھا، اور اللہ کے پاس وہ باعزت تھے (۱) ق[16]۔
موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم تم لوگ مجھے کس لئے اذیت دیتے ہو حالانکہ تم
جانتے ہو کہ میں تمھارے پاس اللہ کا رسول ہوں۔ پھر جب وہ کجرو ہوئے تو اللہ نے ان کے
دلوں کو کج کر دیا۔ اور اللہ فاسق لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا (۵) ق[1]۔

حضرت موسیٰ سے قوم نے خدا کو دکھلانے کا مطالبہ کیا۔
(اے محمد) اہل کتاب تم سے سوال کرتے ہیں کہ تم ان پر آسمان سے ایک کتاب اتار دو،
تو موسیٰ سے (یہ لوگ) اس سے (بھی) بڑا سوال کر چکے ہیں، چنانچہ انھوں نے کہا، ہم کو اللہ کا
علانیہ دیدار کرادو (ہم تم پر ایمان نہ لائینگے۔ یہاں تک کہ ہم اللہ کو علانیہ دیکھ لیں .... (۹) ق[15]
ان کو کڑکے نے پکڑا
بس ان کو ان کے ظلم کے سبب کڑکے نے پکڑا ..... (۱) ق[19]۔

حضرت موسیٰ ستر آدمیوں کو مقرر مدت کے لئے ساتھ لے گئے
اور موسیٰ نے اپنی قوم میں سے ستر آدمیوں کو ہماری مقرر کی ہوئی مدت کے لئے چنا۔
ان کو زلزلے نے پکڑا
پھر جب ان کو زلزلے نے پکڑا تو (موسیٰ نے) کہا اے میرے رب اگر تو چاہتا تو ان کو اور مجھے پہلے
حضرت موسیٰ کی دعا،
ہی ہلاک کر دیتا۔ کیا تو ہم کو اس کے بدلے میں ہلاک کریگا جو ہم میں سے بے دقوفوں نے کیا

تو نہیں تھی مگر تیری ہی آزمایش، تو جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اجسے چاہتا ہے راہ پر لگاتا ہے۔ تو ہمارا مولیٰ ہے، پس ہماری مغفرت فرما اور ہم پر رحم فرما۔ یقیناً تو مغفرت کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے ④ اور ہمارے لیئے اس دنیا میں بھلائی لکھ دے اور آخرت میں۔ یقیناً ہم نے تیری طرف رجوع کیا۔ فرمایا کہ میرا عذاب تو میں جس پر چاہتا ہوں اس کی مصیبت ڈالتا ہوں۔ اور رہی میری رحمت تو وہ ہر چیز کو شامل ہے، پھر میں اسے لکھ دونگا (خاص کر) ان کے لیئے جو ڈرتے بچتے رہینگے، اور زکوٰۃ دینگے اور جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھینگے ⑤

اللہ جس پر چاہتا ہو عذاب لاتا ہے اسکی رحمت عام ہے۔

(اسی سلسلہ میں خدا نے موسیٰ سے فرمایا) جو پیروی کرینگے ان پڑھ رسول کی جسے (بنی اسرائیل) اپنے پاس توراۃ (میں اور نصاریٰ) انجیل میں لکھا پائینگے، وہ ان کو حکم دیگا بھلے کام کا اور منع کریگا برے کام سے، اور اچھی چیزیں ان پر حلال کریگا۔ اور خراب چیزوں کو حرام کریگا اور ان سے ان کے بوجھوں کو اور ان زنجیروں کو جو ان پر ہونگی اتاریگا۔ تو جو لوگ اس پر ایمان لائینگے اور اس کی رفاقت اور مدد کرینگے اور اس روشنی کے پیچھے چلینگے جو اس کے ساتھ اتاری جائیگی، وہی لوگ فلاح پائینگے ⑥ ق۔

نبی اُمّی کی بشارت

اور ہم نے ان (بنی اسرائیل) کو بارہ سبطوں میں تقسیم کیا، اور جب موسیٰ سے ان کی قوم نے پانی مانگا (اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیئے پانی مانگا ...... ① ق ۴۳) ہم نے وحی بھیجی کہ اپنے عصا سے پتھر کو مارو، (انھوں نے مارا) تو اس سے بارہ چشمے پھوٹ بہے، ہر جماعت نے اپنے پینے کی جگہ جان لی۔ اور ہم نے ان پر ابر کا سایہ کیا، اور ہم نے ان پر من وسلویٰ اتارا کہ تم کو جو روزی ہم نے دی ہے اس میں سے پاک چیزیں کھاؤ ...... ③ ق ۲ اللہ کی روزی میں سے کھاؤ اور پیو اور فساد مچاتے نہ پھرو ① ق ۲۳۔ اور اے بنی اسرائیل ہم نے تم کو تمھارے دشمن سے بچایا اور تم سے طور کے دائیں جانب وعدہ لیا، اور تم پر من وسلویٰ اُتارا ④ کہ ان پاک چیزوں میں سے جو ہم نے تم کو روزی دی کھاؤ اور اس میں سرتابی نہ کرو، ورنہ تم پر میرا غضب اُتریگا اور جس پر میرا غضب اُترتا ہے وہ گرا دیا جاتا ہے ⑤ اور میں اس کے لیئے بڑی مغفرت والا ہوں جو توبہ کرے اور ایمان رکھے اور نیک کام کرے پھر راہ راست پر رہے ⑥ ق ۲۰ (اے بنی اسرائیل خیال کرو) جب تم لوگوں نے کہا کہ اے موسیٰ ہم (صرف) ایک کھانے پر صبر نہیں کرینگے، پس ہمارے لیئے اپنے رب سے دعا کیجیئے کہ وہ ہمارے لیئے وہ نکالے جو زمین اگاتی ہے جیسے ترکاری اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز۔ (تب موسیٰ نے) کہا کیا تم لوگ اس کے بدلے جو بہتر ہے وہ لینا چاہتے ہو جو ادنیٰ ہے؟ اچھا تو کسی زراعتی شہر میں اتر پڑو تو جو تم نے مانگا ہے اسے پالوگے ...... ② ق ۲۔

بارہ سبطوں میں بنی اسرائیل کی تقسیم۔

بارہ چشمے

ابر کا سایہ۔ من وسلویٰ

طور کے پاس وعدہ

من وسلویٰ

بنی اسرائیل نے ایک کھانے سے اکتا کر غلّہ کی فرمایش کی فرمایا کسی زراعتی جگہ میں اُتر پڑو۔

اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور ان کے ساتھ ان کے بھائی ہارون کو وزیر بنایا ①

Marfat.com

ایک تباہ شدہ قوم کے مسکن تک جانے کا حکم
پھر ہم نے کہا اس قوم کے پاس جاؤ جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا، اس لئے ہم نے تباہ کر دیا ہے ② ق (جس کے متعلق کہا جا چکا ہے) عنقریب میں تم کو فاسقوں کی بستی دکھاؤں گا ④ ق۔

حضرت موسیٰ کا وعظ
انبیا - ملوک
مقدس زمین میں داخلہ کا حکم
بنی اسرائیل کا انکار
دو مرد جس پر خدا مہربان تھا
بنی اسرائیل نے کہا آپ جائیں اور آپ کا خدا جائے۔
حضرت موسیٰ کی دعا
چالیس برس سرگردانی کے

موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم اپنے اوپر اللہ کی مہربانی کو یاد کرو کہ اس نے تم میں انبیا پیدا کئے تھے اور تم کو ملوک بنایا تھا، اور تم کو وہ دیا تھا جو سارے عالم میں کسی کو نہیں دیا ① اے میری قوم مقدس زمین میں (چل کر) داخل ہو جو اللہ نے تمھارے لئے لکھدی ہے۔ اپنی پشتوں کی طرف نہ پلٹو ورنہ تم نقصان اٹھاؤ گے ② انھوں نے کہا اے موسیٰ اس میں ایک بڑی جابر قوم ہے، اور ہم اس میں ہرگز داخل نہ ہونگے یہاں تک کہ وہ اس میں سے نکل جائیں، پس اگر وہ اس میں سے نکل جائینگے تو ہم اس میں ضرور داخل ہونگے ③ جو لوگ ڈرتے تھے ان میں سے دو مردوں نے جن پر اللہ مہربان تھا کہا: ان پر دروازے سے داخل ہو تو جب تم اس میں داخل ہوگے ضرور غالب رہوگے۔ اور اللہ پر بھروسہ کرو اگر تم لوگ مومن ہو ④ لوگوں نے کہا اے موسیٰ اس میں ہم ابد تک داخل نہ ہونگے جب تک وہ اس میں ہیں، پس آپ جائیں اور آپ کا رب جائے، پھر آپ دونوں جنگ کریں، ہم یہیں بیٹھے ہیں ⑤ موسیٰ نے کہا اے میرے رب میرا اختیار نہیں ہے مگر خود اپنے اوپر اور اپنے بھائی پر۔ پس تو ہمارے درمیان اور فاسق قوم کے درمیان فرق رکھ ⑥ (فرمایا) تو وہ ان پر چالیس برس تک حرام رہیگی، وہ زمین میں سرگرداں پھرینگے۔ پس (اے موسیٰ) تم فاسق قوم پر افسوس نہ کرنا ⑦ ق ۲۶۔

ف ۳ اعتکاف

- مصر سے باہر جانے کے بعد حضرت موسیٰ نے طور پر چالیس روز کا اعتکاف کیا۔ دنیا کے بکھیڑوں سے ایک عرصہ تک الگ تھلگ بیٹھ کر خدا کی طرف لو لگانے سے روحانی قوت مستحکم ہوتی ہے، اور روحانی انکشافات اور فیضان الٰہی کے لئے آدمی کا دل و دماغ تیار ہو جاتا ہے۔ ہر پیغمبر کی بعثت اعتکاف ہی کی حالت میں ہوا کی ہے۔ پیغمبر آخرالزماں بھی غار حرا میں اعتکاف کیا کرتے تھے اور وہاں تحنث (یعنی گناہ سے بچانے والا عمل) کیا کرتے تھے۔ آپ کے خواب و خیال میں بھی یہ بات نہ تھی کہ خدا مجھے پیغمبری سے سرفراز کریگا۔ آپ پر پہلی وحی غار حرا میں اُتری۔

اعتکاف کی حالت میں دماغ روحانی فیضان کے لئے تیار ہوتا ہے۔
ہر پیغمبر کی بعثت بحالت اعتکاف ہوئی۔

حضرت موسیٰ جب مدین سے مصر کی طرف جا رہے تھے راستہ میں خدا نے ان سے کلام کیا اور ان کو اور ان کے بھائی کو فرعون کے پاس جانیکا حکم دیا۔ وہ مہم سر ہوگئی اور اب بنی اسرائیل کو شرک اور بے دینی کی تاریکیوں سے باہر نکالنے کا وقت آیا، تو ان کو احکام دینے کے لئے پہاڑ

...کر تیس روز کا اعتکاف کرنے کا حکم دیا گیا اور اس مدت میں حضرت موسیٰ نے اپنی طرف سے دس دن اور اضافہ کر دیئے۔

تیس روز کا وعدہ چالیس روز کا اعتکاف۔

۳۰۲۔ خدا سے دیدار دکھانے کی درخواست۔ جب حضرت موسیٰ طور پر اعتکاف میں تھے آپ کو یک بیک خیال آیا کہ میں نے خدا کی باتیں تو سنیں اور سن رہا ہوں، مگر میں نے خدا کو دیکھا نہیں ہے، ان کے دل میں خدا کو دیکھنے کا اشتیاق پیدا ہوا اور وہ بول اُٹھے "اے میرے رب مجھے دکھائی دے، میں تجھے دیکھوں" ق۔ خدا کوئی جسم نہیں رکھتا اور کسی انسان تک ایک بات پہنچانے کے لئے اسے مونہ کی ضرورت نہیں۔ خدا کی بات کو حضرت موسیٰ کے روحانی کان سن لیتے تھے۔ اور لوگ جو ارد گرد ہوتے تھے ان کے جسمانی کان اس بات کو نہیں سن سکتے تھے۔ حضرت موسیٰ کے ساتھیوں نے بھی حضرت موسیٰ سے کہا کہ تم کہتے ہو کہ خدا نے تم سے یہ کہا اور وہ کہا، ہم کو اس پر اعتبار نہیں آتا، "ہم تم پر ایمان نہیں لائینگے یہاں تک کہ ہم اللہ کو علانیہ دیکھ لیں" (۹) ق۔

حضرت موسیٰ کی درخواست دیدار۔

قوم موسیٰ کا مطالبہ دیدار الٰہی

خدا حضرت موسیٰ کے ذہن میں یہ بات بٹھانا چاہتا تھا کہ خدا ایسا نہیں ہے کہ اس کو جسمانی آنکھیں دیکھ سکیں، وہ ہر جگہ ہے، اور کوئی جگہ اس سے خالی نہیں روشنی اس کی ایک ادنیٰ تجلی ہے۔ فرمایا "پہاڑ کی طرف دیکھو" خدا نے پہاڑ پر تجلی فرمائی تو وہ ڈھے گیا۔ خدا نے فرمایا کہ دیکھو اس ادنیٰ تجلی سے تمھاری آنکھیں چکا چوند ہو گئیں اور تم بیہوش ہو کر گر پڑے اور وہ پہاڑ بھی اپنی جگہ تھما نہیں رہا۔ تو جب یہ حال ہے تو تم ہی سمجھو کہ تم مجھے کیسے دیکھ سکتے ہو۔ حضرت موسیٰ کہنے لگے "پاک ذات ہے تیری، میں (اب اپنے پانچوں حواس کے ساتھ) تیری طرف پھرا اور میں (پورے تیقن کے ساتھ) ایمان لانے والوں میں اول ہوں" (۲) ق

تجلی سے پہاڑ ڈھے گیا

حضرت موسیٰ بیہوش ہو کر گرے۔

خدا نے قرآن میں آنحضرت کی زبانی بنی اسرائیل سے خطاب کر کے فرمایا "جب تم لوگوں نے کہا اے موسیٰ ہم تم پر ایمان نہ لائینگے یہاں تک کہ ہم اللہ کو علانیہ دیکھ لیں، پھر تم کو کڑکے نے پکڑ لیا اور تم دیکھ رہے تھے (۹) پھر ہم نے تمھاری موت کے بعد تم کو زندگی بخشی تا کہ تم لوگ شکر کرو۔ (۱۰) ق۔ ایک اور آیت میں ہے کہ ان کو ان کے ظلم کے سبب کڑکے نے پکڑا۔ پھر انھوں نے ان کے پاس بینات کے آچکنے کے بعد بچھڑے کو لیا، پھر ہم نے اس سے درگذر کیا اور ہم نے موسیٰ کو کھلی سند دی (۱) ق۔ پچھلی آیت میں مذکور ہے کہ ان کو ان کے ظلم کے سبب سے کڑکے نے پکڑا۔ ہر نافرمانی کو اور ہر بے جا کام کو خدا اس کے کرنے والے کا ظلم قرار دیتا ہے، اور ظلم کے معنی ہیں "حد سے بڑھ جانا"۔ بنی اسرائیل کا یہ کہنا کہ خدا کو دیکھے بغیر ہم ایمان نہ لائینگے ان کا ظلم تھا۔

مطالبہ دیدار کرنے والوں کو کڑکے نے پکڑا۔

یہ کہنا کہ خدا کو دیکھے بغیر ہم ایمان نہیں لائینگے۔

قرآن میں ایک آیت ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ نفسوں کو ان کی موت کے وقت لے لیتا ہے (یتوفی) اور جو (نفس) (نہیں مرا (اس کو) اس کی نیند میں (لے لیتا ہے) پھر اس (نفس) کو

Marfat.com

روک لیتا ہے جس پر موت کا فیصلہ کرتا ہے، (نفس) اور دوسرے (نفس) کو ایک
تک چھوڑ دیتا ہے۔ ① ع زمر پ ۲۴۔ حضرت موسیٰ کی درخواست دیدار پر خدا نے پہاڑ
فرمائی وہ پہاڑ ڈھے گیا اور حضرت موسیٰ بیہوش ہو کر گرے۔ بنی اسرائیل کے مطالبہ پر بجلی نے ان کو آ پکڑا اور غالباً ان پر مردنی چھا گئی۔ کیونکہ اس کے بعد کی آیت میں خدا فرماتا ہے "ہم نے تمھاری موت کے بعد تم کو زندگی بخشی"۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نے ان کی جان کو متوفی تو کیا لیکن ان کو روک نہیں لیا بلکہ "ایک نامزد مدت تک چھوڑ دیا"۔ "تاکہ وہ لوگ شکر کریں"۔

بنی اسرائیل پر کڑکے سے مردنی چھا گئی۔

مردنی کے بعد زندگانی

اب ذرا دیکھیں کہ توراۃ اس کے متعلق کیا کہتی ہے: "موسیٰ نے کہا مجھے اپنا جلال دکھا ⑱ خدا بولا تم میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتے" "اس لئے کہ کوئی انسان نہیں جو مجھے دیکھے اور جیتا رہے ⑳ دیکھو یہ جگہ میرے پاس ہے اور تم اس چٹان کی درار میں کھڑے رہو ㉑ اور یوں ہوگا کہ میرے جلال کا گذر ہوگا...... جب تک میں گذر نہ جاؤں تم کو اپنی ہتھیلی سے ڈھانکے رہونگا ㉒ پھر اپنی ہتھیلی اٹھاؤنگا اور تم میرا پیچھا دیکھوگے مگر میرا چہرہ ہرگز دکھائی نہ دیگا ㉓ باب ۳۳ خروج۔

توراۃ کا بیان ہے حضرت موسیٰ نے خدا کا پیچھا دیکھا چہرہ نہ دیکھا

حضرت موسیٰ نے تو جلال دیکھنا چاہا خدا نے ان کو صرف اپنا پیچھا دکھایا، اور جس وقت خدا کا سارا جسم گذر رہا تھا خدا کی ہتھیلی اس درار پر تھی جس میں حضرت موسیٰ کھڑے تھے حضرت موسیٰ نے خدا کا آگا نہیں دیکھا کیونکہ خدا کے چہرہ کو دیکھ کر کوئی انسان زندہ نہیں رہ سکتا تھا خدا نے قرآن میں سچ فرمایا کہ بنی اسرائیل "کتاب کو اپنے ہاتھوں سے لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ یہ ہے اللہ کی طرف سے" ⑧ ع بقرہ پ ۱۔

حضرت موسیٰ نے اس موقع پر خدا کو نہیں دیکھا مگر ایک دوسری جگہ توراۃ کا بیان ہے کہ موسیٰ اور ہارون، اور ندب اور ابیہو اور ستر بزرگ اوپر گئے اور انھوں نے اسرائیل کے خدا کو دیکھا اور اس کے پاؤں کے تلے جیسے نیلم کے پتھر کی گچ کاری تھی اور اس کی شفافی جرم آسمان کے مانند تھی ⑩ اور بنی اسرائیل کے امیروں پر اس نے اپنا ہاتھ نہ رکھا، انھوں نے خدا کو دیکھا اور کھایا پیا ⑪ باب ۲۴ خروج۔

توراۃ کے مطابق ستر آدمیوں نے خدا کو دیکھا۔

توراۃ میں خدا کے ساتھ ہم کلامی کا ذکر اس طرح آیا ہے کہ "خدا موسیٰ سے روبرو ہم کلام ہوا جس طرح کوئی اپنے دوست سے کلام کرتا ہے ⑪ باب ۳۳ خروج۔ ایک دن حضرت موسیٰ اپنے خیمہ میں داخل ہوئے "تو ایسا ہوا کہ ستون سا بادل اترا، اور خیمہ کے دروازہ پر ٹھیرا اور موسیٰ کے ساتھ خدا ہم کلام ہوا ⑨ اور سب لوگوں نے ستون سا بادل خیمہ کے دروازہ پر ٹھیرا دیکھا اور سب کے سب اٹھے اور ہر ایک نے اپنے خیمہ کے دروازہ پر سجدہ کیا ⑩ باب ۳۳ خروج

توراۃ کے مطابق ابر کے ستون میں خدا نظر آیا۔

Marfat.com

۳۰۔ **لوحیں اور اخلاقی احکام** ۔ حضرت موسیٰ سے خدا نے فرمایا "میں نے اپنی پیغمبری اور اپنی ہم کلامی سے تم کو لوگوں پر برگزیدہ کیا، تو اسے لو جو میں نے تم کو دیا اور شکر گذاروں میں ہو (۴) اور ہم نے ان کے لئے الواح میں ہر طرح کی نصیحت اور ہر مضمون کی تفصیل لکھ دی (فرمایا) تو اسے زور سے پکڑو اور اپنی قوم کو حکم دو کہ اس کی اچھی اچھی باتیں اختیار کریں....."

الواح

(۱) ع۔ گوسالہ پرستی کی خبر سن کر حضرت موسیٰ غصہ کی حالت میں پہاڑ سے آئے اور الواح کو پھینک دیا اور اپنے بھائی کے سر کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا (۳) ع۱۸ اعراف ۵۹/۷ اور جب موسیٰ کا غصہ تھما تو انھوں نے لوحوں کو اٹھا لیا اور اس میں جو لکھا تھا اس میں ہدایت تھی اور رحمت تھی ان کے لئے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں (۳) ع۱۹ اعراف ۵۹/۷ ۔

حضرت موسیٰ نے لوحیں غصہ میں پھینک دیں۔ پھر اٹھالیں۔

الواح کا واقعہ توراۃ میں اس طرح مذکور ہے کہ خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ پہاڑ پر میرے پاس آؤ اور وہاں رہو، اور میں تم کو پتھر کی لوحیں اور شریعت اور احکام جو میں نے لکھے ہیں دونگا تاکہ تم انھیں سکھلاؤ (۱۲) موسیٰ نے بزرگوں سے کہا کہ دیکھو ہارون اور حور تمھارے ساتھ ہیں، اگر کسی کو کچھ کام ہو تو وہ ان کے پاس جائے (۱۴) تب موسیٰ پہاڑ کے اوپر گئے ..... (۱۵) اور موسیٰ پہاڑ پر چالیس دن رات رہے (۱۸) ب۲۴ اور خداوند نے جب موسیٰ سے کوہ سینا پر اپنا کلام تمام کر چکا شہادت کی دو لوحیں دیں اور وہ سنگین خدا کی انگلی سے لکھی ہوئی تھیں (۱۸) ب۳۱ اور جب وہ خیموں کے پاس آئے اور بچھوا اور راگ ناچ دیکھا تب موسیٰ کا غضب بھڑکا اور انھوں نے لوحیں اپنے ہاتھوں سے پھینک دیں اور پہاڑ کے نیچے توڑ ڈالیں (۱۹) ب۳۴۔ پھر خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ اپنے لئے پہلی لوحوں کے مطابق پتھر کی دو لوحیں تراشو اور میں ان لوحوں پر وہ باتیں جو پہلی لوحوں پر تھیں جنھیں تم نے توڑ ڈالا لکھونگا" (۱) چنانچہ لوحیں لے کر پہاڑ پر گئے اور خدا نے ان کو بہت سی باتیں کہیں" اور خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ تم یہ باتیں لکھو کیونکہ ان باتوں کے موافق میں تم سے اور اسرائیل سے عہد باندھتا ہوں (۲۷) اور وہ وہاں چالیس دن رات خداوند کے پاس تھے۔ وہ نہ روٹی کھاتے نہ پانی پیتے تھے اور انھوں نے اس عہد کے وہ دس حکم لوحوں پر لکھے (۲۸) اور جب موسیٰ شہادت کی دونوں لوحیں اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے کوہ سینا سے اترے تو ان کے چہرہ کا چمڑا خدا کے ساتھ ہم کلام ہونے سے چمکتا تھا (۲۹) ب۳۴ خروج ۔

توراۃ کا بیان۔

لوحیں خدا نے اپنی انگلیوں سے لکھی تھیں۔

حضرت موسیٰ نے یہ لوحیں توڑ دیں

خدا نے نئی لوحیں دینے کو پھر بلایا۔

اب کی بار خود حضرت موسیٰ نے لوحیں لکھیں۔

توراۃ کا بیان ہے کہ پہلی دو لوحیں خدا نے اپنی انگلیوں سے لکھی تھیں اور جب وہ ضائع ہوگئیں تو خدا نے فرمایا تھا کہ پتھر کی نئی لوحوں پر اپنی انگلی سے لکھدونگا مگر آگے چل کر خدا نے ان باتوں کو حضرت موسیٰ کے ہاتھوں سے لکھوایا۔ ان کے ہاتھوں سے لکھوانا بھی گویا خدا کا لکھنا ہے۔ آنحضرت صلعم لکھنا نہیں جانتے تھے مگر سیرت کی کتابوں میں لکھا ہے آپ نے مثلاً

"ہرقل کے پاس لکھ بھیجا (کتب)" اصل کاتب مضمون تحریر کا مصنف ہے نہ کہ ...

مضامین الواح مطابق توراۃ

توراۃ کی رو سے ان الواح میں دس احکام تھے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے

(۱) میرے حضور تیرے لئے دوسرا خدا نہ ہو	(۲) مورت یا کسی چیز کی صورت مت ...
(۳) تو خداوند اپنے خدا کا نام بے فائدہ مت لے	(۴) تو سبت کا دن پاک رکھ۔
(۵) اپنے ماں باپ کو عزت دے۔	(۶) تو خون مت کر۔
(۷) زنا مت کر	(۸) چوری مت کر۔
(۹) اپنے پڑوسی پر جھوٹی گواہی مت دے	(۱۰) اپنے پڑوس کے گھر کا لالچ نہ کر۔

خدا نے قرآن میں فرمایا ہے کہ ہم نے موسیٰ کو نو آیات دیئے ① ۱۲ع بنی اسرائیل ان آیات کا ترجمہ نشانی کر کے باب ۲ میں وہ نشانیاں جو حضرت موسیٰ کو دی گئی تھیں گنائی اور وہ صرف آٹھ تھیں۔ ہم نے وہاں بیان کیا کہ حضرت موسیٰ نے جو کہا تھا کہ تم لوگ مجھے سنگسار نہ کر سکو گے میں خدا کی پناہ میں ہوں تو ہم نے اس کو نویں نشانی بنایا تھا۔ اس آیت کے متعلق حدیث میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ چند یہودیوں نے آنحضرت صلعم سے دریافت کیا کہ نو آیات کیا ہیں تو اس کے جواب میں آپ نے الواح کے نو احکام سنائے اور کہا کہ یہ سب دنیا بھر کے لئے ہیں۔ اور بنی اسرائیل کے لئے دسواں حکم سبت میں بے اعتدالی نہ کرنا ہے۔ قرآن میں بھی آیا ہے کہ "ہم نے ان سے کہا سبت میں زیادتی نہ کرنا اور ہم نے ان سے پکا اقرار لیا" ② ۲۲ع سورہ نساء

مضامین الواح مطابق قرآن

یہ نو احکام اخلاقی تعلیم کے لئے کافی نہیں ہیں۔ اور یقین ہے کہ حضرت موسیٰ نے ان کے علاوہ بھی اور اخلاقی باتوں کی تعلیم دی ہوگی جن کا توراۃ میں کہیں پتہ نہیں چلتا۔ قرآن تمام کتابوں کا مہیمن یعنی محافظ ہے ⑤ ع مائدہ ۱۱۔ سورہ بنی اسرائیل میں خدا فرماتا ہے کہ "ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اسے بنی اسرائیل کے لئے ہدایت بنایا" ② ع اور تمہارے رب نے حکم دیا کہ (۱) اس کے سوا کسی کو نہ پوجو (۲) ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو..... (۳) قرابت والے کو اس کا حق دو اور محتاج کو اور مسافر کو..... (۴) فضول خرچی نہ کرو ..... (۵) اگر تم خدا کے فضل کی امید پر لوگوں کی مدد میں دیر کر رہے ہو تو ان سے نرمی کی بات بولو (۶) نہ اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا رکھو اور نہ تو اس کو پوری طرح کھول دو پھر خود ملامتی بنا ہوا اور ہارا ہوا بیٹھ جاؤ ع (۷) اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے مار نہ ڈالو (۸) زنا کے پاس نہ جاؤ (۹) اور اس جان کو نہ مارو جس کو مارنا اللہ نے منع کیا ہے مگر حق پر (۱۰) جس کو ظلم سے مارا جائے اس کے وارث کو قصاص کا حق ہے (۱۱) یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ان کی بہتری کے لئے (۱۲) عہد پورا کرو (۱۳) ماپ پورا بھر دو اور سیدھی

Marfat.com

...ی تولو (۱۴) جس بات کا تم کو علم نہ ہو اس کے پیچھے نہ پڑو (۱۵) زمین پر اتراتے نہ چلو ۴ع
...کے بعد خدا نے فرمایا (اے محمد) یہ ہیں وہ عقل کی باتیں جن کو تمھارے رب نے تمھاری
...ت وحی کی ⑨ ۴ع۔ یہ باتیں الکتاب (یعنی کتاب موسیٰ) میں مسطور تھیں ⑥ ۴ع بنی اسرائیل
سورہ انعام ۴۵ میں خدا نے فرمایا (اے محمد) تم کہو کہ آؤ میں تم کو سناؤں کہ تمھارے رب
...تم پر کیا حرام کیا ہے" ① اس کے بعد مذکورہ بالا احکام سے آٹھ احکام گنوائے ہیں سورہ
...اسرائیل میں فرمایا کہ زنا کے پاس نہ جاؤ، جہاں پر مذکور ہے کہ بے حیائی کے کاموں (فواحش)
...پاس نہ جاؤ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔ ایک اور حکم کو اس طرح بیان کیا ہے کہ "جب بات
...لو تو انصاف کی بولو" اگرچہ وہ قرابتمند ہی کے خلاف ہو" پہلے احکام میں صرف اتنا کہا
...یا تھا کہ عہد پورا کرو۔ انعام میں اس پر اضافہ ہوا ہے کہ اللہ کا عہد پورا کرو، اس کے بعد خدا نے
...فرمایا "یہ ہے جس کی اس نے تم کو وصیت کی تاکہ تم ڈرتے بچتے رہو ③ پھر ہم نے موسیٰ کو
...کتاب دی نیک کام کرنے والے پر (انعام) پورا کرنے کو اور ہر چیز کی تفصیل کے لیے اور ہدایت
کے لئے اور رحمت کے طور پر تاکہ لوگ اپنے رب کی ملاقات کا یقین رکھیں ④ ۴ع۔

۳۰۴۔ صحف موسیٰ اور توراۃ ۔ خدا نے حضرت موسیٰ کو اخلاقی احکام کا ایک ہدایت نامہ (صحف موسیٰ)
دیا جن میں چند بنیادی باتیں تھیں جن کے بغیر انسان کا جماعتی شیرازہ قائم نہیں رہ سکتا۔ یہ احکام
چند الواح پر لکھے گئے تھے۔ ان کے علاوہ اور جو ہدایتیں وقتاً فوقتاً حضرت موسیٰ پر نازل ہوئیں (توراۃ کی پانچ کتابیں)
ان کے مجموعہ کو صحف موسیٰ کہا گیا۔ اس کے علاوہ خدا نے حضرت موسیٰ کو دنیا کی پیدائش،
حضرت آدم کا قصہ، اور پیغمبروں کے قصص حضرت ادریس سے حضرت لوط تک کہ سنائے۔
یہ سب باتیں توراۃ کی پہلی کتاب پیدائش میں درج ہیں۔ فرعون کے ساتھ مصر میں جو معاملہ
گذرا اور خروج سے لیکر ارض موعود کے قریب پہنچنے تک کے واقعات دوسری کتاب خروج
میں جمع ہیں۔ کتاب احبار میں قربانیوں اور عبادتوں کے طریقے اور تفصیل درج ہے گنتی
کی کتاب میں بنی اسرائیل کی تنظیم کے متعلق احکام ہیں۔ پانچویں کتاب استثنا میں حضرت موسیٰ
کا آخری خطبہ اور وصیت نامہ ہے جس میں دوسری، تیسری اور چوتھی کتابوں کی بہت سی
باتیں بطور یاددہانی کے دہرائی گئی ہیں۔

۳۰۵۔ ستر شیوخ ۔ قصہ موسیٰ کے واقعات قبل خروج ترتیب کے ساتھ سورہ قصص
میں بیان ہوئے اور واقعات بعد خروج سورہ اعراف میں مسلسل بیان ہوئے ہیں۔ اعتکاف،
دیدار خدا کا مطالبہ، الواح اور قصہ گوسالہ کے بعد ستر آدمیوں کا ذکر ہے جن کو حضرت موسیٰ (ستر آدمی)
نے مقررہ وقت پر خدا کے پاس لے جانے کے لئے چنا تھا۔ اس موقع پر زلزلہ آیا تب حضرت (زلزلہ)
موسیٰ نے خدا سے فریاد کی کہ چند بے وقوفوں کی نازیبا حرکت کی بنا پر تو ہم سب کو ہلاک کریگا؟

ان آیات سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ چند بے وقوفوں کی کون سی حرکت تھی جس پر خدا کے
کا حضرت موسیٰ کو خوف ہوا تھا اور نہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ستر آدمی کس غرض سے بلا
تھے۔

توراۃ کا بیان

توراۃ کا بیان ہے کہ خدا نے "موسیٰ سے کہا کہ خداوند کے پاس چڑھ آؤ تم اور ہارون
اور ندب اور ابیہو اور بنی اسرائیل کے بزرگوں میں سے ستر شخص، تم لوگ دور سے سجدہ
کرنا (۱) اور موسیٰ اکیلے خداوند کے نزدیک آئے لیکن دوسرے لوگ نزدیک نہ آئیں
اور لوگ ان کے ساتھ نہ چڑھیں (۲) اور موسیٰ نے پہاڑ سے واپس آکر خداوند کی ساری باتیں
اور عدالتوں کا بیان لوگوں کے سامنے کیا اور ساری لوگوں نے متفق جواب دیا اور کہا کہ ساری
باتیں جو خداوند نے فرمائی ہیں ہم کرینگے (۳) .... پھر موسیٰ نے عہدنامہ لیا اور لوگوں
کو پڑھ سنایا وہ بولے کہ سب جو خداوند نے فرمایا ہے ہم کرینگے اور تابع رہینگے (۷) باب
خروج۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ عہدنامہ حاصل کرنے کے بعد کا ہے قرآن میں
ستر آدمیوں کا واقعہ الواح اور واقعہ گوسالہ پرستی کے بعد مذکور ہے۔ مگر توراۃ میں اس کو
قصہ الواح سے پہلے رکھا گیا ہے۔

قصہ دیدار خدا

اس سے پہلے بیان ہو چکا ہے کہ کچھ لوگوں نے خدا کے دیدار کا مطالبہ کیا تھا۔ قرآن نے اس
مطالبہ کا ذکر قصہ سے بالکل الگ دو مدنی سورتوں میں کیا ہے اس کے خلاف توراۃ کا بیان
ہے کہ ستر آدمیوں نے خدا کو دیکھا۔ قرآن کے مطابق جن لوگوں نے دیدار کا مطالبہ کیا تھا ان
کو کڑک نے آپکڑا۔ ان ستر آدمیوں کو اس کڑک سے کوئی علاقہ نہیں۔ ان کو زلزلہ سے سابقہ
پڑا ان سب کے کسی فعل کی بنا پر نہیں بلکہ چند بے وقوفوں کی حرکت کی بنا پر۔ پہلے گروہ
یعنی مطالبہ دیدار والوں کی نسبت خدا نے فرمایا کہ ان کو ان کی موت کے بعد زندگی بخشی
گئی۔ ان ستر بزرگوں کے متعلق حضرت موسیٰ کی دعا کے جواب میں خدا نے فرمایا "میرا عذاب تو
میں جس پر چاہتا ہوں اس کی مصیبت ڈالتا ہوں اور رہی میری رحمت تو وہ ہر چیز کو شامل
ہے، پھر میں اسے لکھ دونگا ان کے لئے جو ڈرتے بچتے رہینگے اور زکوٰۃ دینگے، اور جو
ہماری آیتوں پر ایمان رکھینگے (۵) ق۔

بارہ قبیلے

ف ۳۰۶۔ بارہ قبیلے۔ خدا نے فرمایا کہ ہم نے بنی اسرائیل کو بارہ سبطوں میں تقسیم کیا۔
(۳) ق۔ توراۃ اس کے متعلق کہتی ہے کہ ۲ خروج میں بنی اسرائیل کی مردم شماری کی
گئی۔ بنی اسرائیل کو بارہ قبیلوں میں تقسیم کر کے ہر قبیلہ کا ایک سردار مقرر ہوا۔ ان قبیلوں کو
خدا نے بارہ اسباط کہا ہے، اور وہ حضرت یعقوب کے بارہ بیٹوں سے منسوب ہیں۔
ف ۳۰۷۔ بنی اسرائیل کو شریعت کی پابندی کا حکم۔ خدا نے فرمایا "اے بنی اسرائیل

Marfat.com

نے تم کو تمھارے دشمن سے بچایا اور تم سے طور کے دائیں جانب وعدہ لیا (۴) ق ۲۰ توراۃ میں مذکور ہے کہ ایک دفعہ ستر آدمی حضرت موسیٰ کے ساتھ پہاڑ کے دامن تک گئے، حضرت موسیٰ پہاڑ پر چڑھ گئے اور وہاں سے واپس آکر انھوں نے عہدنامہ لوگوں کو پڑھ سنایا تو لوگ بولے کہ "سب جو خداوند نے فرمایا ہے ہم کرینگے اور ہم تابع رہینگے" (۷) ۲۴ خروج۔ قرآن کی اس آیت میں اسی عہد کا ذکر ہے۔

طور کے پاس وعدہ ستر آدمی

ایک موقع پر خدا نے فرمایا کہ "ہم نے ان (بنی اسرائیل) پر پہاڑ (جبل) کو اٹھایا گویا وہ سائبان تھا، اور ان کو خیال ہوا کہ وہ ان پر گرا چاہتا ہے (اور فرمایا کہ) جو ہم نے تم کو دیا ہے اسے زور سے پکڑو، اور اس میں جو کچھ ہے اسے یاد رکھو تاکہ تم لوگ ڈرتے بچتے رہو . . . . .

رفع طور

شریعت کو زور سے پکڑنے کا وعدہ۔

(۵) ق۔ ایک اور سورۃ میں "ہم نے تم سے اقرار لیا" فرمانے کے بعد کہا "اور تم پر طور کو بلند کیا جو ہم نے جو تم کو دیا ہے اسے زور سے پکڑو، اس میں جو کچھ ہے اسے یاد رکھو تاکہ تم ڈرتے بچتے رہو (۲) پھر تم نے اس کے بعد روگردانی کی، سو اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم ضرور خسارہ اٹھاتے (۳) ق ۱۱۔ اسی سورۃ میں آگے چل کر اسی واقعہ کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ یاد کرو "ہم نے تم سے اقرار لیا اور تم پر طور کو بلند کیا کہ ہم نے جو تم کو دیا ہے اسے زور سے پکڑو اور سنو، تم بولے ہم نے سنا اور ہم نافرمانی کرینگے" نافرمانی کا یہ ارادہ اس سبب سے تھا کہ "ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں میں ان کو بچھوا پلادیا گیا تھا" (۷) ق ۱۱۔

رفع طور کے وقت بنی اسرائیل بولے ہم نے سنا اور ہم نافرمان رہینگے۔

طور کے بائیں جانب انھوں نے پکا اقرار کیا تھا مگر اس پر قایم نہیں رہے بلکہ پھر گئے۔ خدا نے ان پر کوہ طور کو بلند کر کے کہا کہ جو احکام تم کو دیئے گئے ہیں ان کو زور سے پکڑو ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا سنو تو انھوں نے کہا کہ "ہم نے سنا اور" کوئی اقرار نہیں کیا بلکہ دل میں کہا "ہم نافرمانی کرینگے" اگر ان پر خدا کا فضل اور رحمت نہ ہوتی تو وہ ضرور خسارہ اٹھاتے۔

اس آیت کے دو ٹکڑے ہیں (الف) "اور تم پر طور کو بلند کیا (ب) ہم نے جو تم کو دیا ہے اسے زور سے پکڑو" ان دو ٹکڑوں کے بیچ میں کوئی لفظ ایسا نہیں ہے جو ان دونوں کو ملائے خود پہاڑ کا اٹھانا ہی ان کے لئے ایک طرح کی دھمکی تھی۔ ان کو خیال ہوا کہ وہ ان پر (ان کی نافرمانی کی وجہ سے) گرا چاہتا ہے" اس لئے ڈر گئے اور کہنے لگے کہ ہم نے سنا حالانکہ ان کے دل میں کفر کا بچھوا رچا ہوا تھا۔ اور وہ نافرمانی پر مائل تھے۔

ف ۳۰۸۔ **حضرت موسیٰ کو اذیت**۔ سولھویں اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ لوگوں نے حضرت موسیٰ کے متعلق کسی بات کا چرچا کیا تھا جس سے ان کو اذیت پہنچی تھی، پھر خدا نے ان کو اس عیب سے جو ان پر لگایا جاتا تھا بری کر دیا۔ خدا مسلمانوں سے فرماتا ہے کہ اُن

کچھ لوگوں نے حضرت موسیٰ کے خلاف تکلیف دہ بات کا چرچا کیا۔

لوگوں جیسے تم نہ بنو جنھوں نے حضرت موسیٰ کو اذیت دی تھی یعنی اپنے پیغمبر کے متعلق
سورہ احزاب کا سبب نزول — کی بات نہ بولو۔ یہ آیت سورۂ احزاب میں اتری ہے جس کا زیادہ حصہ اس جھگڑے کی
حضرت زینب کے ساتھ نکاح — اترا جو حضرت زینب کے ساتھ آنحضرت کے نکاح کے متعلق منافقوں نے پھیلایا تھا۔
کرنے پر منافقوں کا اعتراض — کی پھوپھیری بہن حضرت زینب کو ان کے پہلے شوہر حضرت زید بن حارثہ نے طلاق
تھی کیونکہ زینب ان کو ناپسند کرتی تھیں۔ حضرت زید بن حارثہ آنحضرت کے مولیٰ تھے
آنحضرت نے ان کو آزاد کیا تھا اور ان کو اپنا بیٹا کہا تھا۔ اس کے بعد آنحضرت نے حضرت
قرآن کا جواب — کے ساتھ نکاح کر لیا۔ اس پر کفار اور منافقین معترض ہوئے کہ اپنے مونھ بولے بیٹے کی مطلقہ کے
ساتھ نکاح کرنا نازیبا ہے۔ اس پر خدا نے ارشاد فرمایا کہ اپنی بیویوں کو اگر ماں بول دو تو وہ
تمھاری مائیں نہیں ہو جاتیں، اور خدا تمھارے مونھ بولوں کو تمھارے واقعی بیٹے نہیں بناتا
(۳) ع احزاب ۲۱/۹۹۔ عربی رواج کا لحاظ کرتے ہوئے آنحضرت کو حضرت زینب کے ساتھ
نکاح سے پس و پیش تھا تو خدا نے فرمایا "کافروں اور منافقوں کی صلاح نہ مانو..... (۱)
(خیال کرو) جب .... تم اپنے جی میں وہ چھپائے ہوئے تھے جسے اللہ ظاہر کرتا ہے اور
تم لوگوں سے ڈر رہے تھے حالانکہ اس کا زیادہ حقدار اللہ ہے کہ تم اس سے ڈرو۔ اس لئے جب
زید نے اس (عورت) سے ناتا توڑ ہی لیا تو ہم نے اسے تمھاری بی بی بنا دیا ..... (۳) ع
احزاب ۲۱/۹۹۔

طرز کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ پر بھی کسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کی وجہ
سے عیب لگایا گیا تھا۔ حضرت موسیٰ کے زمانہ میں غیر خاندان میں نکاح کرنا معیوب تھا۔ تاہم
ایک کوشی عورت کی بنا پر — حضرت موسیٰ نے ایک کوشی عورت کے ساتھ عام دستور کے خلاف نکاح کیا۔ یہ بات تورات
حضرت موسیٰ پر اعتراض کیا گیا — کے بیان بموجب حضرت موسیٰ کے بھائی ہارون اور ان کی بہن مریم تک کو ناگوار گذری اور
دونوں بھائی بہن ان پر "گرگڑ کرنے لگے، کیونکہ انھوں نے ایک کوشی عورت کی تھی" (۱) ۱۲ب عدد
جب حضرت ہارون اور حضرت مریم کا یہ حال تھا تو اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اوروں کا حال
معترضوں پر خدا کا عتاب — کیا ہوگا اور انھوں نے کیا کچھ نہ کہا ہوگا۔ خدا نے لوگوں کو ڈانٹا کہ "تم میرے بندہ موسیٰ کا شکوہ
کرتے ہوئے کیوں نہ ڈرے اور خداوند کے غضب کی آگ ان پر بھڑکی (۹) ۱۲ب عدد۔

دوسرے اقتباس میں جس اذیت کا ذکر ہے اس کا کسی خاص معین واقعہ سے تعلق نہیں حضرت
موسیٰ کے ہم عصر بنی اسرائیل نہایت ہی کج رو تھے، انھوں نے کئی بار نافرمانیاں کیں۔ خدا
ان کو فاسق قوم قرار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اس نے ان کے دلوں کو کج کر دیا اور خدا فاسق
لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔

احادیث میں آیا ہے کہ حضرت موسیٰ کبھی برہنہ نہاتے تھے، اس لئے خیال کیا گیا کہ ان

Marfat.com

ان داغدار بلکہ مبروص ہے۔ ایک روز نہاتے وقت ان کو لوگوں نے برہنہ دیکھ لیا اس طرح اللہ نے ان کو بری کیا اس سے جو وہ کہتے تھے بلکہ مفسرین اسی واقعہ کی طرف سورہ احزاب اور ...ت کی آیتوں کا اشارہ بتلاتے ہیں۔

۳۰۹۔ ابر کا سایہ۔ بنی اسرائیل ایک دو سال طور کے پاس رہے، اس کے بعد وہاں سے کوچ کیا تو ان کا گذر بیابان پر سے ہوا۔ بیابان میں سخت دھوپ پڑتی ہے اور میلوں تک مسافروں کو سایہ نہیں ملتا۔ بیابان میں بارش نہیں ہوتی، اس لئے بادل بھی شاذ و نادر ہی دکھائی دیتے ہیں۔ خدا نے بنی اسرائیل پر یہ مہربانی کی ان پر ابر کا سایہ کیا ق۔ اور ان کو دھوپ کی تکلیف سے بچایا۔ جامعین توراۃ نے ابر کے سایہ کی یہ توجیہ کی ہے کہ خود خدا دن کو ابر کے نقاب میں چھپا ہوا اور رات کو آگ کے ستون میں بنی اسرائیل کے ساتھ ساتھ چلتا تھا (۲۱) بـ۱۳ خروج۔ بادلوں میں خدا کا آنا توراۃ میں بار بار بیان ہوا ہے۔ آنحضرت جب مدینہ میں تشریف لائے تو وہاں کے یہودی مسلمانوں کو ابھارتے تھے کہ وہ جا کر اپنے رسول سے ہر قسم کے سوالات کریں تو خدا نے سورۂ بقرہ بـ۲۵ میں فرمایا "اے ایمان والو اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں پر مت چلو (۱۲) کیا وہ اسی کی راہ دیکھتے ہیں کہ اللہ ان پر ابر کے سائبانوں میں آئے اور فرشتے بھی اور تمام قصے طے ہو جائے (۱۴) ع۔ (اے محمد) بنی اسرائیل سے پوچھو ہم نے ان کو کتنی کھلی نشانیاں دیں (ان سب کو بھول گئے اور بس ابر کے سائبان کا قصہ تم کو یاد رہ گیا، اور تم خدا کی نعمت کو بدل دینا چاہتے ہو تو سن رکھو) جو کوئی اللہ کی نعمت کو بعد اس کے کہ وہ نعمت اس کے پاس پہنچ چکی ہو بدل ڈالیگا تو اس کے لئے اللہ کا عذاب سخت ہے" (۱) ع سورہ بقرہ بـ۲۶۔

ابر کا سایہ

توراتی توجیہ یہ ہے کہ بادلوں میں خدا آتا تھا اور بنی اسرائیل کے ساتھ ساتھ چلتا تھا۔

یہود مدینہ کو انتظار تھا کہ خدا ابر کے سائبانوں میں آئے

قرآنی جواب

۳۱۰۔ من و سلوی۔ بیابان میں کچھ اُگتا نہیں، زادِ راہ نہ ہو تو فاقہ کے سوائے کوئی چارہ نہیں۔ خدا نے بنی اسرائیل کے لئے من و سلویٰ اُتارا ق۔ توراۃ میں ہے کہ جب بنی اسرائیل بھوک سے بہت پریشان ہوئے تو خدا نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ بنی اسرائیل سے کہو کہ غروب سے پہلے تم گوشت کھاؤ گے اور صبح کو روٹی سے سیر ہو گے (۱۲) اور یوں ہوا کہ شام کو بٹیریں اوپر آئیں اور پڑاؤ کو چھپا لیا، اور صبح کو لشکر کے آس پاس اوس پڑی (۱۳) اور جب اوس پڑ چکی تو کیا دیکھتے ہیں کہ بیابان میں چھوٹی گول چیز ایسی سفید جیسے برف کا چھوٹا ٹکڑا زمین پر پڑی ہے (۱۴) بنی اسرائیل نے دیکھ کے آپس میں کہا مَنْ یعنی "کیا ہے"؟ ..... تب موسیٰ نے کہا یہ وہ روٹی ہے جو خدا وند نے کھانے کو تمھیں دی ہے (۱۵) اور اسرائیل کے گھرانے نے اس کا نام من رکھا، اور وہ دھنیے کے بیج کی طرح سفید اور اُس کا مزہ شہد میں ملی ہوئی پھلوری کا سا تھا (۳۱) بـ۱۶ خروج۔

من و سلویٰ

بٹیریں

جمی ہوئی اوس

من کا مزہ

Marfat.com

اُوس اور گھانس کا رس

۹ ایک عرب عالم نے جو ہندوستان تشریف لائے تھے اپنا ایک ذاتی تجربہ بیان کیا کہ
میں بعض جگہ جہاں کچھ رطوبت ہوتی ہے کمأت نامی ایک گھاس اُگتی ہے، اس پر جب
پڑتی ہے تو گھاس کا رس باہر نکل آتا ہے اور اُوس اور رس مل کر گوند جیسی لیسی بن جاتی ہے
ہے۔ اس کا مزا ترشی ملا ہوا شیریں ہوتا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ انھوں نے خود یہ چیز
اور ان کو خیال گذرا کہ ہو بہو یہی من ہے۔ جنوبی افریقہ کے ایک بیابان میں بھی اسی قسم
دریافت ہوئی جس کو بعض لوگوں نے من سے تطبیق دی ہے۔

من و سلوی سے بنی اسرائیل اُکتا گئے غلہ اور ترکاری کی فرمائش کی۔

بیابان کے سفر میں من و سلوی کھاتے کھاتے بنی اسرائیل اُکتا گئے۔ انھوں نے کہا "اے
موسیٰ ہم (صرف) ایک کھانے پر صبر نہیں کریں گے پس ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کیجئے
ہمارے لئے وہ نکالے جو زمین اُگاتی ہے، جیسے ترکاری اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور
پیاز۔ (تب موسیٰ نے) کہا کیا تم لوگ اس کے بدلے جو بہتر ہے وہ لینا چاہتے ہو جو ادنیٰ ہے
اچھا تو کسی زراعتی جگہ میں اتر پڑو تو جو تم نے مانگا ہے اسے (وہاں) پالوگے (۲) ق۲۳۔

خدا نے زراعتی جگہ میں جا بسنے کا حکم دیا۔

ف ۳۱۱۔ بارہ چشمے ۔ ایک وقت حضرت موسیٰ سے ان کی قوم نے پانی مانگا اور حضرت نے
خدا سے دعا کی تو خدا نے فرمایا "اپنے عصا سے پتھر کو مارو" انھوں نے مارا۔ تو اس سے بارہ
چشمے پھوٹ بہے، ہر جماعت نے اپنے پینے کی جگہ جان لی" (۳) ق۲۔ توراۃ اس قصہ کو اس
طرح بیان کرتی ہے کہ بنی اسرائیل نے بیابان سینا سے کوچ کیا اور رفیدیم میں ڈیرے ڈالے
وہاں لوگوں کے پینے کو پانی نہ تھا (۱) سو لوگ موسیٰ سے جھگڑنے لگے اور کہنے لگے کہ "ہم کو
پانی دو کہ ہم پئیں" (۲) خداوند نے موسیٰ کو فرمایا کہ لوگوں کے آگے جاؤ، اور بنی اسرائیل کے
بزرگوں کو اپنے ساتھ لو (۵) وہاں حُرِب کی چٹان کو اپنے عصا سے مارو اس سے پانی نکلیگا
(۶) چنانچہ موسیٰ نے یہی کیا اور اس جگہ کا نام مسّہ اور مریبہ رکھا (۷) ب۱۷۔ خروج۔ یہاں
چشموں کی تعداد مذکور نہیں مگر اس سے پہلے بنی اسرائیل ایلیم سے گذرے تو وہاں ان کو بارہ
چشمے اور ستر کھجور کے درختوں کا جھنڈ ملا تو انھوں نے اپنے خیمے وہیں ڈالے (۲۷) ب۱۵ خروج۔

بارہ چشمے

رفیدیم میں پتھر پر عصا مارا گیا اور پانی نکلا۔

ایلیم میں بارہ چشمے

ف ۳۱۲۔ مقدس سرزمین چالیس برس تک حرام ۔ خدا نے یہ فرمایا کہ "ہم نے موسیٰ کو کتاب
دی" یہ کہا کہ "ان کے ساتھ ان کے بھائی ہارون کو وزیر بنایا (۱) پھر ہم نے کہا اس قوم کے پاس
جاؤ جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو تباہ کر دیا" (۲) ق۱۹۔ اسی قوم کی بستی کے
بارہ میں حضرت موسیٰ سے الواح دیتے وقت خدا نے فرمایا "میں تم لوگوں کو فاسقوں کی بستی
دکھاؤں گا" (۴) ق۹

ایک فاسق قوم کی بستی میں جانے کا حکم۔

حضرت موسیٰ کا وعظ

بنی اسرائیل میں انبیا پیدا ہوئے

اس مہم پر چلنے کے لئے حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو یہ کہہ کر تحریص دی کہ اے میری قوم
اللہ نے تم پر کتنی مہربانیاں کی ہیں، اس نے تمھاری قوم میں بہت سے انبیا پیدا کئے۔ اور تم کو

Marfat.com

خدا نے بنی اسرائیل کو ملوک بنایا

بنایا"۔ اس اخیر فقرہ کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ مصر میں آنے سے پہلے تم پر کوئی بادشاہ نہیں تھا گویا تم سب ملوک تھے۔ مصر میں مصری قوم پر ہکسوس قوم کی حکومت تھی، اور تم سب اس قوم کا جز ہونے کی حیثیت سے وہاں کے ملوک تھے۔" اور تم کو خدا نے وہ دیا جو سارے عالم میں کسی کو نہیں دیا"۔ کیونکہ ساری دنیا میں شرک کی گمراہی پھیلی ہوئی تھی، آل ابراہیم ہی کا یہ امتیاز تھا کہ وہ توحید اور سچے دین کے حامل تھے اور انھوں نے توحید کی اشاعت میں لگاتار کوشش کی تھی۔

مقدس سرزمین میں داخل ہونے کا حکم

اس کے بعد حضرت موسیٰ نے کہا خدا نے مقدس سرزمین کو تمھارے لئے لکھ دیا ہے، وہاں چل کر اس میں داخل ہو، دیکھو کہیں پیچھے لوٹ نہ آنا ورنہ تم سخت نقصان اٹھاؤ گے۔

بنی اسرائیل کا بودا پن

ہکسوس کی حکومت کا خاتمہ ہو جانے کے بعد سو ڈیڑھ سو برس تک بنی اسرائیل پر بہت سی مصیبتیں آئیں اور ان کی اقتصادی حالت بھی بہت خراب ہوگئی۔ اس لئے ان کی طبیعتوں میں بہت بودا پن پیدا ہو گیا تھا اور وہ بار اٹھاتے ہوئے بہت ہچکچاتے تھے کبھی کھانے کو نہیں ملتا تھا تو کہتے تھے کہ غلامی بھلی کہ پیٹ بھر کھانا تو ملتا تھا۔ اس آزادی کی وہ کیا قدر

بنی اسرائیل کا مقدس زمین میں داخل ہونے سے انکار

کرتے جس میں فاقہ کشی ہو اور لوگوں سے جنگ وجدل کی ضرورت پڑے۔ حضرت موسیٰ کو انھوں نے صاف جواب دے دیا کہ اے موسیٰ اس سرزمین میں ایک بڑی جابر قوم آباد ہے وہ وہاں سے نکل جائے تو ہم اس میں داخل ہونگے۔

دو نیک مردوں کی صلاح

بنی اسرائیل میں دو بزرگ تھے جو لوگوں سے نہیں ڈرتے تھے بلکہ خدا سے ڈرتے تھے جن پر اللہ مہربان تھا، انھوں نے کہا کہ اللہ پر بھروسا کرو، تم سب مل کر ایک دم دروازہ کے اندر داخل ہو جاؤ گے تو تمہارا ہی غلبہ ہو جائیگا۔ وہاں جا کر بیٹھ جانا، دیکھیں تم کو کون باہر نکالتا ہے۔ لوگوں نے کہا نہیں نہیں، جب تک یہ لوگ اس میں ہیں ہم کبھی اس میں نہیں

بنی اسرائیل کی سرتابی

جائینگے۔ موسیٰ اور موسیٰ کا خدا جائے اور دونوں وہاں کے لوگوں سے جنگ کریں ہم یہیں بیٹھے رہینگے ق۲۶

حضرت موسیٰ کی مایوسانہ دعا

حضرت موسیٰ نے مایوس ہو کر خدا سے کہا۔ میرا اختیار فقط مجھ پر اور میرے بھائی پر ہے، دوسروں پر میرا کچھ اختیار نہیں۔ میری قوم فاسق قوم ہے، تو ہمارے اور اس کے درمیان فرق رکھ۔ تو مجھے فاسق قوم کے پاس جانے کو کہتا ہے۔ مگر میری اتنی تعلیم کے بعد بھی میری قوم

ارض مقدس چالیس برس کے لئے بنی اسرائیل پر حرام کر دی گئی

خود اب تک فاسق ہے۔ تو خدا نے فرمایا کہ چالیس برس تک یہ لوگ زمین میں سرگرداں پھرینگے تب ان کو عقل آئیگی۔ اس لئے وہ مقدس سرزمین ان پر چالیس برس تک حرام رہیگی۔ تم "اس فاسق قوم پر افسوس نہ کرو" ق۲۶۔

توراۃ میں بھی مذکور ہے کہ خدا نے فرمایا "تم لوگ چالیس برس تک اپنے گناہوں کو

Marfat.com

اٹھائے رہو گے (۳۴) ۱۴ عدد، چنانچہ "بنی اسرائیل چالیس برس تک من و سلویٰ
کھاتے رہے یہاں تک کہ وہ کنعان کی سرزمین کے کنارہ پہنچے (۳۵) ۱۶ خروج

Marfat.com

باب ۳۶- حضرت موسیٰ اور مجمع البحرین کا ذی علم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وقعہ ۹ سورۂ کہف ۴۴

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّىٰ أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ①

(ایک وقت آیا) جب موسیٰ نے اپنے جوان سے کہا کہ میں
تو لوں گا یہاں تک کہ دو دریاؤں کے ملاپ تک پہنچ جاؤں
برسوں چلتا رہوں ①

دو دریاؤں کے ملاپ تک جانیکا قصد

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ②

جب وہ دونوں ان دونوں (دریاؤں) کے درمیان ملاپ
پہنچے تو اپنی مچھلی کا ان کو خیال نہ رہا اور اس نے ایک سرنگ
دریا میں اپنی راہ بنالیا ②

ایک جگہ مچھلی بھول گئے

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَٰذَا نَصَبًا ③

جب دونوں آگے بڑھے (موسیٰ نے) اپنے جوان کو کہا ہمارا
ناشتہ لاؤ ہمیں اپنے اس سفر میں تکلیف اٹھانی پڑی ③

حضرت موسیٰ نے جوان سے ناشتہ مانگا۔

قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا ④

لگا کیا آپ نے دیکھا: جس وقت ہم نے چٹان کے پاس
لیا تھا مجھے مچھلی کا خیال نہ رہا اس کا (آپ سے) ذکر
نے سے مجھے غافل نہیں کیا مگر شیطان نے، اور وہ
مچھلی) عجب طرح سے دریا میں چلی گئی ④

جوان نے کہا مچھلی عجیب طرح سے دریا میں چلی گئی

قَالَ ذَٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۚ فَارْتَدَّا عَلَىٰ آثَارِهِمَا قَصَصًا ⑤

موسیٰ نے) کہا اسی کی تو ہمیں تلاش تھی۔ پھر دونوں الٹے
ؤں اپنے نقش پا پر لوٹے ⑤

فَوَجَدَا عَبْدًا مِنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا ⑥

ان دونوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ کو
جسے ہم نے اپنے پاس سے رحمت دی تھی اور اسے اپنے
نزدیک سے علم سکھایا تھا ⑥

ذی علم بزرگ سے ملاقات

قَالَ لَهُ مُوسَىٰ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰ أَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ⑦

اس سے موسیٰ نے کہا کیا میں تمہارے پیچھے چل سکتا ہوں اس
شرط پر کہ تم کو جو علم ہے اس میں سے کوئی سمجھ کی بات مجھے سکھا دو ⑦

حضرت موسیٰ نے ساتھ چلنے کی اجازت مانگی۔

قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ⑧

اس بندۂ خدا نے) کہا: تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے ⑧

وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا ⑨

اور تم ایسی بات پر کیسے صبر کرو گے جس کی تمہاری واقفیت گھیر نہ سکی ⑨

اس بزرگ نے کہا تم ایسی بات کو دیکھ کر صبر نہ کرو گے۔ جو تمہارے علم سے باہر ہوگی۔

قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا ⑩

موسیٰ نے) کہا: تم مجھے اگر اللہ نے چاہا صابر پاؤ گے اور میں
تمہارے کسی حکم کے خلاف نہ کروں گا ⑩

قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ⑪

جواب دیا تو اگر تم میرے پیچھے چلتے ہو تو کسی چیز کے بارہ میں مجھ سے
سوال نہ کرنا یہاں تک کہ اس کا ذکر تم سے خود میں کروں ⑪

مجھ سے سوال نہ کرنا۔

Marfat.com

ف ۲ تا ۸ سورۂ کہف ۴۲/۱۸

اس بزرگ نے ایک کشتی میں شگاف کر دیا۔

فَانْطَلَقَا ٭ حَتّٰٓى إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا ۖ قَالَ أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا ①

پھر دونوں آگے بڑھے یہاں تک کہ جب کشتی میں سوار (ہوئے تو) اس نے اس میں شگاف کر دیا (موسیٰ نے) کہا تم نے (اس کو) شگاف کر دیا کیا اس لئے کہ اس کے اہل کو ڈبو دو (تم نے) تو ایک نامناسب کام کیا ①

قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ②

جواب دیا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کرو گے ②

قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ③

(موسیٰ نے) کہا میری بھول پر مجھ سے بازپرس نہ کرو اور (میرے) معاملہ میں مجھ پر دشواری نہ ڈالو ③

ایک لڑکے کو مار ڈالا۔

فَانْطَلَقَا ٭ حَتّٰى إِذَا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ ۙ قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ ؕ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا ④

پھر دونوں آگے بڑھے یہاں تک کہ ایک لڑکے سے ملے پھر اسے قتل کر دیا۔ (موسیٰ نے) کہا کیا تم نے ایک بے گناہ جان کو کسی جان کے بغیر مار ڈالا، تم نے تو بہت برا کام کیا ④

قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ⑤

جواب دیا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے ⑤

قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ ۢ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا ⑥

(موسیٰ نے) کہا۔ اگر اب پھر میں تم سے کچھ پوچھوں تو مجھے ساتھ نہ رکھنا، تم میری جانب سے عذر کو پہنچے ⑥

ایک بستی کے لوگوں نے ان کو کھانا کھلانے سے انکار کر دیا بزرگ نے گرتی دیوار کو مضبوط کر دیا۔

فَانْطَلَقَا ٭ حَتّٰٓى إِذَآ أَتَيَآ أَهْلَ قَرْيَةِ ۨ اسْتَطْعَمَآ أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ ۖ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا ⑦

پھر دونوں آگے چلے یہاں تک کہ جب ایک بستی والوں کے ہاں پہنچے، اس بستی والوں سے کچھ کھانے کو مانگا تو انھوں نے ان کی ضیافت سے انکار کیا۔ پھر ان دونوں نے ایک دیوار پائی جو گرا چاہتی تھی تو اس (ذی علم) نے اسے کھڑی کر دیا (موسیٰ نے) کہا تم چاہتے تو اس کی مزدوری لے سکتے تھے ⑦

قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ ۚ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ⑧

اس نے کہا یہ ہے میرے اور تمھارے درمیان جدائی (کا وقت) میں تم کو اس کا بھید بتا دوں گا جس پر تم صبر نہ کر سکے ⑧

تین کاموں کے کرنے کی وجہ

کشتی میں شگاف۔

أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدْتُّ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا ⑨

وہ جو کشتی تھی سو چند مسکینوں کی تھی جو دریا میں کام کرتے ہیں، سو میں نے اسے عیب دار کر دینا چاہا، اور ان کے پیچھے ایک بادشاہ ہے جو ہر کشتی کو غصب کر لیتا ہے ⑨

لڑکے کا قتل۔

وَأَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ أَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ

اور وہ جو لڑکا تھا تو اس کے باپ اور ماں دونوں مومن

Marfat.com

...ں۔ سو ہم کو اندیشہ ہوا کہ ان دونوں کو سرکشی اور کفر سے عاجز کر دیگا (۱۰)	فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا (۱۰)	
اس لئے ہم نے چاہا کہ اللہ ان کو اس کے بدلے پاکیزگی میں اس سے اچھا اور رحم دلی میں شفیق تر لڑکا دے (۱۱)	فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا (۱۱)	
اور وہ جو دیوار تھی سو دو یتیم لڑکوں کی تھی جو شہر میں ہیں اور اس کے تلے ان کے لئے ایک خزانہ ہے۔ اور ان کا باپ ایک نیک مرد تھا۔ اس لئے تمھارے رب نے چاہا کہ وہ دونوں اپنی پختہ عمر کو پہنچیں اور اپنے خزانہ کو نکالیں۔ یہ مہربانی ہے تمھارے رب کی میں نے اسے اپنے جی کے حکم سے نہیں کیا۔ یہ ہے بھید اس کا جس پر تم صبر نہ کر سکے (۱۲)	وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ۭ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا (۱۲)	دیوار کا کھڑا کرنا۔

۳۱۳۔ **حضرت موسیٰ اور خضر۔** ذوالقرنین کے قصہ میں اس کے متعلق ایک شعر نقل کیا گیا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اس نے ایک مرشد کریم سے علم حاصل کرنے کے لئے سفر کیا۔ عرب میں ذوالقرنین کی جو کہانیاں مشہور تھیں ان میں سے ایک کا خلاصہ یہ ہے کہ آب حیات کی تلاش میں اس نے ایک مقام تک سفر کیا اور وہاں خضر سے ملاقات ہوئی۔ *(ذوالقرنین کی کہانی۔)*

سورہ کہف کئی سوالوں کے جواب میں اُتری جن میں سے ایک یہ تھا کہ ہم کو ذوالقرنین کا حال بتاؤ۔ اس سوال کے جواب میں سورۂ کہف کی وہ آیتیں اُتریں جن میں ذوالقرنین کا تذکرہ ہے [دیکھو باب ۳۵]۔ اس قصہ سے عین پہلے مجمع البحرین میں ایک ذی علم سے حضرت موسیٰ کے ملنے کا ذکر ہے۔ اس طرز بیان سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ مجمع البحرین کے ذی علم کا تذکرہ اور ذوالقرنین کا قصہ، دونوں قصے ایک ہی سوال کے جواب میں اُترے اور گویا خدا نے یہ بتایا کہ وہ جس نے مجمع البحرین تک جا کر ہمارے ایک نیک اور ذی علم بندہ سے ملاقات کی تھی ذوالقرنین نہیں تھا بلکہ وہ حضرت موسیٰ تھے اور وہ آب حیات کی جستجو میں نہیں بلکہ علم کی تلاش میں گئے تھے۔ *(قرآن نے بتایا کہ خضر سے ملنے کے لئے حضرت موسیٰ گئے تھے نہ کہ ذوالقرنین۔)*

حضرت موسیٰ اور مجمع البحرین کے ذی علم کا قصہ حضرت موسیٰ کے اور قصوں سے بالکل الگ تھلگ اور بے لگاؤ ہے۔ اس قصہ کی شکل چونکہ ذوالقرنین اور خضر کی کہانی سے ملتی جلتی ہے۔ اس لئے عہد تابعین میں یہ بحث پیدا ہو گئی تھی کہ یہ موسیٰ جن کا ذکر سورۂ کہف میں ہے کون تھے۔ ایک روز حضرت سعید بن جبیر نے اپنے استاد حضرت ابن عباس سے عراق کے قصہ گو نوف بکالی کا ذکر کیا اور کہا کہ وہ کہتا ہے کہ "موسیٰ بنی اسرائیل کے نبی اور تھے اور وہ موسیٰ اور تھے *(سورۂ کہف کے موسیٰ بنی اسرائیل کے پیغمبر ہی ہیں۔)*

Marfat.com

جنھوں نے خضر سے ملاقات کی تھی "حضرت ابن عباس نے کہا وہ غلط کہتا ہے، اور حضرت اُبیّ بن کعب کے حوالہ سے ایک حدیث سنائی، جس میں خود حضرت رسولؐ خدا نے اس شخص کا

یوشع بن نون۔

نام یوشع بن نون بتایا ہے جس کا ذکر قرآن پاک نے اس قصہ میں حضرت موسیٰ کے جوان کی حیثیت سے کیا ہے، اور مجمع البحرین کے ذی علم کا نام آنحضرت نے خضر بتایا۔ (بخاری تفسیر سورۂ کہف)۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ یہ موسیٰ وہی تھے جن کو خدا نے بنی اسرائیل کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا تھا۔

ف ۳۱۴ - مجمع البحرین کا سفر۔ حضرت موسیٰ کے ہم سفر کا نام حدیث میں یوشع بن نون کو ر ہے۔ قرآن ان کو اس وقت فتیٰ یعنی ۳۰ برس سے چالیس برس کا بتاتا ہے۔ حضرت یوشع کی عمر حضرت موسیٰ کی وفات کے وقت توراۃ کے بموجب ۸۰ برس کی تھی۔ سرزمین مقدس میں بنی اسرائیل ۴۵ سنہ خروج میں داخل ہوئے، اس سے ۴۰ برس پہلے ۵ سنہ خروج میں خدا نے بنی اسرائیل کو اس سرزمین میں داخل ہونے کا حکم دیا تھا لیکن قوم نے حکم کی تعمیل سے انکار کیا۔ اس لئے خدا نے فرمایا کہ یہ مقدس سرزمین "ان پر چالیس برس تک حرام رہیگی، وہ زمین میں سرگرداں پھرینگے" (۷) ع مائدہ ۱۱۱ -اس لئے چالیس برس تک بنی اسرائیل بیابان میں پھرتے رہے، آج ان کا ڈیرا یہاں تھا تو کل وہاں۔ ان چالیس برسوں کو ایام تیہ کہتے ہیں۔ انھیں ایام تیہ کی ابتدا میں ایک وقت آیا "جب موسیٰ نے اپنے جوان سے کہا میں دم نہ لونگا یہاں تک کہ دو دریاؤں کے ملاپ تک پہنچ جاؤں یا مدتوں چلتا رہوں" (۱) ف۔ اس مقام تک حضرت موسیٰ ایک خاص ذی علم سے کچھ علم حاصل کرنے کی غرض سے جا رہے تھے۔ اس ذی علم اور اس سے ملنے کی جگہ کا پتہ ان کو خود خدا نے دیا تھا۔

ہر بڑے دریا میں چھوٹے چھوٹے دریا آکر ملتے ہیں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک دریا پھٹ کر دو یا زیادہ شاخیں بن جاتا ہے۔ یہ بتانا مشکل ہے کہ یہ مجمع البحرین جہاں حضرت موسیٰ اور ذی علم بندہ خدا کی ملاقات ہوئی تھی کہاں واقع ہے۔ حضرت موسیٰ اپنے جوان کے ساتھ دو دریاؤں کے بیچ میں ملنے کی جگہ پر پہنچے، اور ایک چٹان کے پاس انھوں نے آرام لیا۔ پھر وہاں سے

وہی جگہ جہاں مچھلی دریا میں چلی گئی تھی ملاقات کی جگہ بتائی گئی تھی۔

جب آگے روانہ ہوئے تو مچھلی کو جوان کے ساتھ تھی بھول گئے۔ کچھ راہ چل کر حضرت موسیٰ جب تھک گئے تو انھوں نے اپنے جوان سے کہا ناشتہ لاؤ۔ جوان نے کہا کہ ہم جس چٹان کے پاس ٹھیرے تھے وہاں میں مچھلی بھول گیا، آپ سے اس کا یہ ذکر کرنا چاہتا تھا کہ عجیب طرح مچھلی نے دریا میں اپنی راہ لی مگر شیطان نے مجھے بھلا دیا۔ یہ سُن کر حضرت موسیٰ نے کہا یہ

خضر سے ملاقات

وہی جگہ ہے جہاں مجھے پہنچنا تھا، وہ دونوں اُلٹے پاؤں لوٹے" تو ان دونوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ کو پایا جسے ہم نے اپنے پاس سے رحمت دی تھی اور اپنے

Marfat.com

نزدیک سے علم دیا تھا (٦) ف۱۔

حدیث میں آیا ہے کہ یہ ذی علم بزرگ کپڑا اوڑھے کھڑے تھے۔ شاید ان کی چادر کا رنگ سبز تھا، اسی لئے وہ بزرگ خضر یا سبز پوش کہلائے۔

ف۳۱۵۔ علم کی تلاش۔ علم کی تھاہ نہیں نہ اس کی کوئی حد ہے۔ ہر پیغمبر نے اکثر سوالوں کے جواب میں یہ کہا ہے کہ مجھے اتنا ہی علم ہے جتنا خدا نے بتایا ہے، میں اس سے زیادہ نہیں جانتا' ہر چیز کا علم صرف خدا ہی کو ہے۔ حضرت موسیٰ خدا کے رسول تھے۔ خدا نے ان کو کتاب دی تھی۔ جس کے متعلق خدا نے فرمایا کہ اس میں ہر چیز کی تفصیل ہے اس لئے حضرت موسیٰ کو خیال آ سکتا تھا کہ اس زمانہ میں ان سے بڑھ کر کوئی دوسرا آدمی عالم نہیں۔ اس لئے اللہ نے ان کو مطلع کیا کہ ایک تم ہی نہیں بلکہ مجمع البحرین میں بھی ایک شخص ہے جس کو اللہ نے اپنے پاس سے علم اور رحمت دی ہے۔ تب ان کو خواہش ہوئی کہ اس بزرگ سے ملیں اور اس سے کچھ علم حاصل کریں۔ علم حاصل کرنے کے لئے بہت کچھ صبر و تحمل کی ضرورت ہے۔ بعض واقعات اور امور دیکھنے میں کچھ نظر آتے ہیں مگر حقیقت ان کی کچھ اور ہوتی ہے۔ حقیقت تک پہنچنے سے پہلے کوئی رائے قائم نہیں کرنا چاہیئے۔

> علم کی کوئی حد نہیں اگرچہ حضرت موسیٰ کو کتاب دی گئی تھی وہ نہیں کہہ سکتے تھے کہ ان سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں، اسی زمانہ میں ان کے علاوہ بھی ایک اور بزرگ تھے جن کو خدا نے علم اور رحمت دی تھی۔

حضرت موسیٰ نے اس ذی علم بزرگ سے درخواست کی کہ مجھے اپنے ساتھ رہنے کی اجازت دیجئے تاکہ آپ کے پاس جو علم ہے اس میں سے کچھ مجھے بھی حصہ ملے۔ اس بزرگ نے کہا کہ میرے ساتھ جب چلو گے تو تم دیکھو گے کہ مجھ سے بعض کام ایسے سرزد ہوں گے جن کا راز تم کو نہیں معلوم ہوگا اور ان کو دیکھ کر تم چپ نہیں رہ سکو گے اور بے صبری کے ساتھ فتویٰ دینے لگو گے۔ ذی علم بزرگ نے حضرت موسیٰ کو تاکید کی کہ جب تک میں خود بیان نہ کروں تم اپنی طرف سے مجھ سے سوال نہ کرنا۔ باوجود صبر کا وعدہ کرنے کے اس بزرگ کے تین عملوں پر حضرت موسیٰ نے اعتراض کیا اور جب ان کو ان کاموں کا بھید معلوم ہوا تو ان کو قائل ہونا پڑا کہ کسی واقعہ کی صرف ظاہری صورت پر کوئی ناطق فیصلہ دے دینا مناسب نہیں۔ یہ بہت بڑا سبق تھا جو انھوں نے اس بزرگ سے سیکھا۔

> حضرت موسیٰ کو اس بزرگ کی صحبت میں یہ سبق حاصل ہوا کہ کسی واقعہ کی صرف ظاہری صورت پر کوئی ناطق فیصلہ دینا مناسب نہیں۔

ف۳۱۶۔ خضر کے تین کاموں کی تاویل۔ حضرت خضر نے تین کام کئے۔ پہلے کام کی توجیہ انھوں نے یہ کی کہ اس دیار کا بادشاہ غریبوں کے مال کو غصب کر لیا کرتا تھا۔ حضرت خضر نے اس کشتی میں جس پر وہ سوار تھے شگاف ڈال کر اسے عیب دار کر دیا تاکہ بادشاہ اس کو غصب کرنے کے قابل نہ سمجھے۔ کسی طرح سے حضرت خضر کو معلوم ہو گیا تھا کہ ایک دیوار کے نیچے جس کے پاس سے ان کا گذر ہوا تھا ایک خزانہ مدفون ہے جس کے مالک ایک نیک مرد کے دو یتیم ہیں اس دیوار کو مضبوط کر دینے سے وہ خزانہ محفوظ رہ گیا اور کسی کو اس کی موجودگی کی خبر نہیں

> کشتی کو عیب دار کر دینے کی غرض۔

> دیوار کے نیچے یتیموں کا خزانہ

Marfat.com

ہوئی۔ یہ دونوں کام ہر طرح سے نہایت مہربانی کے تھے جو انھوں نے کئے۔

اسلامی شریعت اور موجودہ زمانہ میں قتل کی سزا قتل ہے بعض سنگین جرموں کی سزا بھی قتل ہے۔ مگر تمدن کے ابتدائی زمانہ میں اخلاقی جرم کی سزا اور ماں باپ کی شان میں گستاخی کرنے کی سزا بھی قتل تھی۔

اسلامی شریعت اور موجودہ زمانہ کے قانون میں قتل کی سزا قتل ہے۔ اس کے علاوہ جرم نہایت سنگین ہوتے ہیں جن سے حکومت کو سخت نقصان پہنچ سکتا ہے مثلاً ریاست کے ساتھ غداری، دشمن کے ساتھ ساز باز اور حکومت کے خلاف بغاوت۔ ان جرموں کی سزا بھی قتل ہے۔ مگر پرانے زمانہ میں جبکہ تمدن نے ابھی استحکام حاصل نہیں کیا تھا بعض اخلاقی جرموں کی سزا بھی قتل ہوتی تھی۔ چنانچہ توراۃ میں زنا کی سزا سنگساری تھی نیز ابتدائی زمانہ میں چھوٹے چھوٹے قصور بھی مثلاً ماں باپ کی شان میں گستاخی کرنا موجب قتل ہوتے تھے۔ چنانچہ توراۃ میں یہ قانون درج ہے کہ کوئی اگر اپنے باپ یا اپنی ماں کو مارے پیٹے وہ قطعی جان سے مارا جائے (۱۵) اگر کوئی اپنے باپ یا اپنی ماں پر لعنت کرے وہ قطعی مار ڈالا جائے (۱۷) باب ۲۱ خروج۔ جس لڑکے کو حضرت موسیٰ کے ذی علم ساتھی نے جان سے مارا تھا اسے بے جا

اس لڑکے کا قتل حفظ ماتقدم کے طور پر تھا۔

نہیں مارا تھا بلکہ وہ اس توراتی قانون بموجب واجب القتل تھا۔ کیونکہ اس کے والدین مومن تھے مگر اس لڑکے میں کفر اور سرکشی بہت بڑھی ہوئی تھی، علاوہ بریں اس کا اندیشہ تھا بلکہ حضرت خضر کو اپنے علم کی بنا پر یقین تھا کہ وہ اپنے والدین کو عاجز کر دیگا۔ اس لئے حفظ ماتقدم کے طور پر حضرت خضر نے اس لڑکے کو قتل کر دیا اور خدا سے دعا کی کہ اس کے والدین کو اس کے بدلے پاکیزگی میں اس سے اچھا اور رحم دلی میں اس سے شفیق تر لڑکا دے۔"

Marfat.com